تیسیر الباری
ترجمہ و تشریح
صحیح بخاری شریف
حضرت علامہ وحید الزمان
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور ۲ / پاکستان

نام کتاب ------ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

مؤلف ------ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ------ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالےٰ

تصحیح و تحقیق ------ مولانا عبدالصمد ریالوی

طابع ------ بشیر احمد نعمانی

ناشر ------ ضیاء - احسان پبلشرز لاہور

جلد ------ سوم

صفحات ------ ۶۸۸ (کاپیاں ۸۶)

تعداد ------ ایک ہزار

ایڈیشن ------ اوّل

تاریخ اشاعت ------ جون ۱۹۹۰ء

قیمت مکمل ------

مطبع ------

فہرست ابواب صحیح بخاری شریف مترجم اردو جلد سوم (گیارھواں پارہ)

تمت بالخیر

گیارہواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الشُّرُوْطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰى نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰى شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ۔

باب لوگوں سے زبانی شرط کرنا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی ان دونوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی اور ان میں ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے ابن جریج نے کہا مجھ سے یہ حدیث یعلی اور عمرو کے سوا اوروں نے بھی بیان کی وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا ہم عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر سے جو جا کر ملے تھے وہ موسیٰ پیغمبر تھے پھر اخیر تک حدیث بیان کی خضر نے (موسیٰ سے) کہا میں نے نہیں کہا تھا تم میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکتے اور موسیٰ نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا اور بیچ کا سوال شرط کے طور پر اور تیسرا جان بوجھ کر موسیٰ نے (خضر سے) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو نہ میرا کام مشکل بناؤ دونوں کو ایک لڑکا ملا خضر نے اس کو مار ڈالا پھر آگے چلے تو ایک دیوار دیکھی جو ٹوٹنے کو تھی خضر نے اس کو سیدھا کر دیا ابن عباس نے یوں پڑھا ہے ان کے آگے ایک بادشاہ تھا۔

ل یعنی بغیر اشہاد اور کتابت کے صرف زبانی کوئی شرط لگانا ۱۲ منہ ؎ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ ؎ یعنی جھکی گئی تھی ۱۲ منہ ؎ یعنی بجائے وراءہم کے ابن عباس کی قراءت میں یوں ہے امامہم معنے دونوں کا ایک ہے لڑکے کا نام جس کو خضر نے مار ڈالا جیسون یا جیسور تھا۔ اور لٹا کر اس کا گلا کاٹ ڈالا یا سر اکھاڑ کر پھینک دیا یا لات ماری یا اس کی ناف اکھیڑ لی وہ مر گیا۔ بادشاہ کا نام جلندی تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

٢- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

باب ولاء میں شرط لگانا[۱]

ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا بریرہؓ میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ (چاندی) پر کتابت کی ہے۔ ہر سال ایک اوقیہ دینا ٹھہرا ہے تو میری مدد کر۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیرے مالک پسند کریں تو میں نو اوقیہ ان کو ایک دم گن دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی بریرہؓ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے کہا انھوں نے نہ مانا آخر وہ ان کے پاس سے لوٹ کر آئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے اپنے مالکوں سے تمہارا پیغام بیان کیا وہ نہیں سنتے کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن لیا اور حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے سارا قصہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا تو بریرہؓ کو خرید لے اور ولاء کی شرط انہی کے لیے کرلے (کہ تم ہی لینا) ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔ حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف اور اس کی خوبی بیان کی پھر فرمایا بعضے آدمیوں کو کیا ہو گیا ہے (کچھ جنون تو نہیں ہے) وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ نہیں ہے۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ لغو ہے اگرچہ ایسی سو شرطیں ہوں اللہ کا جو حکم ہے وہی عمل کے زیادہ لائق ہے اور اللہ ہی کی شرط پکی ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے[۲]۔

بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمُزَارَعَةِ إِذَا شِئْتُ أَخْرَجْتُكَ.

باب اگر زمین کا مالک مزارعت میں یہ شرط لگائے کہ جب چاہے کاشتکار کو بے دخل کر دے[۳]

[۱] ولاء کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی مزارعت میں کوئی مدت معین نہ کرے بلکہ زمین کا مالک یوں شرط کرے کہ میں جب چاہوں گا تجھ کو بے دخل کر دوں گا۔ ۱۲ منہ

۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَبُوْ غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ لَمَّا فَدَعَ اَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلَى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِي اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّي نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهٖ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ

ہم سے ابو احمد (مرار بن حمویہ[۱]) نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یحییٰ ابو غسان کنانی نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے جب خیبر کے یہودیوں نے[۲] عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ دیے (ٹیڑھے کر دیے) تو حضرت عمرؓ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک پروردگار تم کو یہاں رکھے گا ہم بھی تم کو قائم رکھیں گے۔ اور عبداللہ بن عمر اپنا مال وہاں لینے گیا تو یہودیوں نے رات کو اس پر حملہ کیا اس کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تم ہی سمجھو خیبر کے یہودیوں کے سوا ہمارا کون دشمن ہے۔ وہی ہمارے دشمن ہیں ان ہی پر ہمارا گمان ہے میں ان کا وہاں سے نکال دینا مناسب سمجھتا ہوں جب حضرت عمرؓ نے یہ قصد کر لیا تو ابو حقیق یہودی کا ایک لڑکا ان کے پاس آیا، کہنے لگا اے امیر المؤمنین تم ہم کو نکالتے ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم کو وہاں ٹھہرایا تھا اور ہم سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور شرط کر لی تھی (کہ تم یہیں رہنا) حضرت عمرؓ نے کہا کیا تو سمجھتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گیا، آپؐ نے تجھ سے فرمایا تھا اس وقت تیرا کیا حال ہونا ہے جب تو خیبر سے نکالا جائے گا۔ راتوں رات تجھ کو تیری اونٹنی لیے پھرے گی۔ وہ کہنے لگا یہ تو ابو القاسم نے دل لگی سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے کہا اے خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے[۳] آخر حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو وہاں سے

---

[۱] بعضوں نے کہا یہ ابو احمد محمد بن یوسف بیکندی ہیں۔ بہر حال اس کتاب میں ان سے اور ان کے شیخ سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ ۱۲منہ

[۲] ہوا یہ کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن عمرؓ کو خیبر بھیجا اس لیے کہ وہ وہاں کی پیداوار وصول کریں یہودی مردودوں نے جو مسلمانوں سے جلتے ہیں ان کو دھکیل دیا یا گرا دیا اور ان کے جوڑوں پر مار لگائی ان کو ٹیڑھا کر دیا مروڑ دیا خدا کی مار ان خبیثوں پر یہ کون سی سپاہگری اور شجاعت ہے کہ لڑائی سے تو جان چرائیں بھاگتوں کے اگاڑی رہیں اور فریب سے بندگان خدا کو ناحق ایذا پہنچائیں نامردوں کا شیوہ یہی ہے ۱۲منہ

[۳] پیغمبروں کا فرمودہ دل لگی نہیں ہو سکتا بلکہ آپؐ نے آئندہ کی پیشگوئی فرمائی تھی جو اب پوری ہوئی، یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا۔ ۱۲منہ

لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْسِبُهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَصَرَهٗ۔

نکال دیا[۱]۔ اور پیداوار میں جو ان کا حصہ تھا اس کی قیمت ان کو دلوا دی کچھ نقد کچھ سامان دیا اونٹ پالان رسیاں وغیرہ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا میں سمجھتا ہوں انھوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر طور پر۔

بَابٌ الشُّرُوْطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ اَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوْطِ۔

جہاد میں شرطیں لگانا اور کافروں کے ساتھ صلح کرنے میں اور شرطوں کا لکھنا۔

۴ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتّٰى كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِّقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِّقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِّنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَاَلَحَّتْ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی کہا مجھ کو زہری نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے انھوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان سے ان دونوں میں ہر ایک دوسرے کی روایت کو سچ بتلاتا ہے۔ ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ کی صلح[۲] ہوئی اس زمانہ میں (مکہ کی طرف) نکلے ابھی رستے میں ہی تھے کہ آپؐ نے فرمایا خالد بن ولید قریش کے (دو سو) سوار لیے ہوئے غمیم میں ہے یہ قریش کا مقدمۃ الجیش (ہراول گارڈ) ہے تو تم داہنی طرف کا رستہ لو (تاکہ خالد کو خبر نہ ہو اور تم مکہ کے قریب پہنچ جاؤ) تو خدا کی قسم خالد کو انکی خبر ہی نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس کے سواروں نے گرد کی سیاہی دیکھی خالد دوڑا قریش کو ڈرانے کیلئے اور آنحضرت صلعم بھی چلے جب اس گھاٹی پر پہنچے جہاں سے مکہ پر اترتے ہیں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگ حل حل کہنے لگے[۳] لیکن وہ نہ ہلی لوگ کہنے لگے قصوا اڑ گئی، قصوا اڑ گئی[۴] آپ

---

[۱] اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کا مالک اگر کاشتکار کا کوئی قصور دیکھے تو اس کو بے دخل کر سکتا ہے گو وہ کام شروع کر چکا ہو مگر اس کے کام کا بدل دینا ہوگا جیسے حضرت عمر نے کیا بعضوں نے کہا مالک اسی وقت بیدخل کر سکتا ہے جب کاشت پوری ہو جائے اور فصل کاٹ لی جائے ۱۲ عینی [۲] یہ واقعہ ۶ھ ہجری کا ہے آپ پیر کے دن ذیقعدہ کے اخیر میں نکلے تھے۔ آپ کی نیت لڑائی کی نہ تھی بلکہ عمرے کی نیت تھی آپؐ کے ساتھ صرف سات سو آدمی تھے اور ستر اونٹ قربانی کے ہر دس آدمی میں ایک اونٹ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے آپ نے بسر بن سفیان کو بطور جاسوسی کے قریش کی خبر لانے کے لیے روانہ کیا تھا انہوں نے رستے میں آکر بیان کیا کہ قریش کے لوگ آپ کے آنے کی خبر سن کر ذی طوی میں آن کر بیٹھے ہیں اور خالد بن ولید انکے سواروں کو لیے ہوئے کراع الغمیم میں ہے اسکو غمیم بھی کہتے ہیں یہ مقام مکہ سے صرف دو منزل پر ہے ۱۲ منہ [۳] عرب لوگ حل حل اس وقت

بولتے ہیں جب اونٹ کو اٹھانا اور چلانا منظور ہوتا ہے ۱۲ منہ [۴] قصوا اس اونٹنی کا نام تھا جس پر آپ سوار تھے یہ تمام اونٹوں سے بھاگنے میں آگے رہتی آپ نے اس پر سوار ہو کر ہجرت سفر کی تھی ۱۲ منہ

فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَّلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُّعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوْا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَّعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُّقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَّلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ

نے فرمایا قصوا نہیں اڑی اور اس کی عادت بھی اڑنے کی نہ تھی، مگر جس خدا نے اصحاب الفیل کو روکا تھا اسی نے قصوا کو بھی روک دیا پھر فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مکہ والے مجھ سے کوئی ایسی بات چاہیں جس میں اللہ کے حرم کی بڑائی ہو تو میں اسکو منظور کر دوں گا۔ پھر آپ نے اس کو ڈانٹا وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ مکہ والوں کی طرف سے مڑ گئے اور حدیبیہ کے پرلے کنارے ایک گڑھے پر اترے جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا پانی اس میں سے لیتے تھے۔ انھوں نے پانی کو ٹھہرنے ہی نہیں دیا سب کھینچ ڈالا اور آپ سے پیاس کا شکوہ ہوا آپ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور فرمایا اس کو اس گڑھے میں گاڑ دو۔ قسم خدا کی (تیر گاڑتے ہی) اس کا پانی بڑے زور سے جوش مارنے لگا ان کے لوٹنے تک یہی حال رہا خیر لوگ اس حال میں تھے کہ بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کئی آدمیوں کو لیے ہوئے آن پہنچا۔ وہ تہامہ والوں میں[1] آپ کا خیر خواہ محرم راز تھا کہنے لگا میں نے کعب بن لوئی[2] اور عامر بن لوئی کو چھوڑا وہ حدیبیہ کے بہت پانی والے چشموں پر اترے ہیں ان کے ساتھ بچے والی اونٹنیاں ہیں[3] (یا بال بچے ہیں) وہ آپ سے لڑنا اور مکہ سے آپ کو روکنا چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم تو کسی سے لڑنے نہیں آئے ہیں صرف عمرے کی نیت سے آئے ہیں اور قریش کے لوگ لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں ان کو بہت نقصان پہنچا ہے اگر ان کی خوشی ہے تو میں ایک مدت مقرر کر کے ان سے صلح کرتا ہوں وہ دوسرے لوگوں کے معاملہ میں دخل نہ دیں اگر دوسرے

[1] تہامہ کہتے ہیں مکہ اور اس کے اطراف کی بستیوں کو یہ تہم سے نکلا ہے تہم کہتے ہیں گرمی کی شدت کو اور کھس کو یہ ایک بڑا گرم مقام ہے اسلیے اس کا نام تہامہ ہوا ۱۲ منہ [2] یہ قریش کے جد اعلی ہیں قریش کے لوگ جو مکہ میں تھے۔ انہی دونوں کی اولاد میں سے تھے ۱۲ منہ [3] عوذ مطافیل کے دو معنی ہیں ایک بچہ دار اونٹنیاں جو دودھیل ہوتی ہیں اور دوسرے بال بچے دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ ان چشموں پر زیادہ دن رہنے کے ارادے سے آئے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ نہیں کھائیں پئیں گے اور آپ سے لڑتے رہیں ۱۲ منہ۔

فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَّيُخَلُّوْا بَيْنِيْ
وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا
فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَ
اِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ
عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ
اللّٰهُ اَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَاُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُوْلُ
قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا قَالَ اِنَّا قَدْ
جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ
قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَّعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا
فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا
عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذَوُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا
سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا
فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَلَسْتُمْ
بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا
بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِيْ قَالُوْا لَا قَالَ اَلَسْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ اَنِّي اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا
بَلَّحُوْا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَنْ اَطَاعَنِيْ
قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ
رُشْدٍ اقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ قَالُوْا ائْتِهٖ
فَاَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهٖ
لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَيْ مُحَمَّدُ
اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ

لوگ مجھ پر غالب ہوئے تو ان کی مراد برآئی اگر میں غالب ہوا تو ان کی خوشی
چاہیں تو اس دین میں شریک ہو جائیں جس میں اور لوگ شریک ہوئے
(یعنی مسلمان ہو جائیں) نہیں تو (چند روز) ان کو آرام تو ملے گا۔ اگر وہ
یہ بات نہ مانیں تو قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو اس
دین پر ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو جائے اور اللہ ضرور اپنے
دین کو پورا کرے گا۔ بدیل نے یہ سن کر کہا میں آپ کا پیغام ان کو پہنچاتا ہوں
وہ قریش کے کافروں کے پاس گئے اور کہنے لگے میں اس شخص کے (آنحضرتؐ
کے) پاس سے آتا ہوں انھوں نے ایک بات کہی ہے کہو تو تم سے کہوں؟
ان کے جاہل بے وقوف کہنے لگے ہم کو کوئی ضرورت ان کی بات سننے
کی نہیں ہے جو عقل والے تھے کہنے لگے بھلا بتاؤ تو کیا بات سن کر آئے
بدیل نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ وہ
ان کو سنا دیا اتنے میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا کہنے لگا میری قوم
کے لوگو کیا تم مجھ پر باپ کی طرح شفقت نہیں رکھتے انھوں نے کہا کہ
بے شک رکھتے ہیں عروہ نے کہا کیا میں بیٹے کی طرح تمہارا خیر خواہ نہیں
ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں ہے عروہ نے کہا تم مجھ پر کوئی شبہ
رکھتے ہو[1] انھوں نے کہا نہیں عروہ نے کہا تم کو معلوم نہیں میں نے عکاظ
والوں کو تمہاری مدد کے لیے کہا تھا جب وہ یہ نہ کر سکے تو میں اپنے
بال بچے جن لوگوں نے میرا کہنا سنا ان کو لے کر تمہارے پاس آ گیا انھوں
نے کہا بے شک عروہ نے کہا اس شخص یعنے بدیل نے تمہاری بہتری کی
بات کہی ہے۔ مجھ کو محمدؐ کے پاس جانے دو قریش نے کہا اچھا جاؤ
عروہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنے
لگا۔ آپؐ نے اس سے بھی وہی گفتگو کی جو بدیل سے کی تھی۔ عروہ
یہ سن کر کہنے لگا محمدؐ بتلاؤ تو اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل تباہ کر دیا
(تو کون سی اچھی بات ہوئی) تم نے کسی عرب کے شخص کو سنا

[1] کہ میں باطناً تمہارا بدخواہ ہوں، اور ظاہر میں دوست ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَهْلَهٗ قَبْلَكَ وَاِنْ
تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى وُجُوْهًا وَّاِنِّىْ
لَاَرٰى اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا اَنْ يَّفِرُّوْا
وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ امْصَصْ بِبَظْرِ
اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا
قَالُوْا اَبُوْبَكْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْلَا
يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِىْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ
قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى
عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ
يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا
قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَىْ غُدَرُ
اَلَسْتُ اَسْعٰى فِىْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ
صَحِبَ قَوْمًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ
اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِىُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا
الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِىْ شَىْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ

ہے تم سے پہلے جس نے اپنی قوم کو تباہ کیا ہو اور جو کہیں دوسری بات
ہوئی (یعنے قریش غالب ہوئے) تو میں تو قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں
کے منہ دیکھتا ہوں یہ بھیل[1] لوگ ہی کریں گے تم کو چھوڑ کر چل دیں گے
یہ سنکر ابوبکر صدیقؓ کو غصہ آیا انہوں نے کہا بے جا لات[2] کا ٹنہ چاٹ
کیا ہم حضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے عروہ نے پوچھا یہ کون ہے ؟
لوگوں نے کہا یہ ابوبکرؓ ہیں عروہ نے کہا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جو
کا میں نے بدلہ نہیں کیا ہے تو میں تم کو جواب دیتا، خیر پھر عروہ باتیں
کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آنحضرت کی مبارک داڑھی تھام
لیتا۔ اس وقت مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے ہوئے آپ کے پاس سر پر
کھڑے تھے۔ ان کے سر پر خود تھا جب عروہ اپنا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی داڑھی (مبارک) کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتی
اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے اپنا ہاتھ آپ کی داڑھی سے الگ
رکھ۔ آخر عروہ نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا یہ کون شخص ہے
لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ عروہ نے کہا ارے دغا باز کیا میں
نے تیری دغا بازی کی سزا سے تجھ کو نہیں بچایا ہوا یہ تھا کہ مغیرہ[3]
جاہلیت کے زمانے میں کافروں کی ایک قوم کے پاس رہتے
تھے۔ پھر ان کو قتل کر کے ان کا مال لوٹ چلے آئے۔ اور
مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
تیرا اسلام تو قبول کرتا ہوں لیکن جو مال تو لایا ہے اس سے مجھ کو
غرض نہیں (کیونکہ وہ دغا بازی سے ہاتھ آیا ہے۔ میں نہیں لے سکتا)
خیر پھر عروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو دونوں

---

[1] بھیل یعنے مختلف قوموں کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان مختلف قوموں کے تھے یعنے رومی حبشی فارسی بھی تھے ۱۲ منہ
[2] لات مشرکوں کا بت تھا ابوبکر نے فرمایا اپنے معبود کی شرمگاہ چوس کہیں یہ خیال بھی نہ کرو کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چل دینگے حالانکہ لات کو ٹنا نہ تھا۔ ٹنا عورت کو ہوتا ہے ابوبکر کی مراد یہ تھی اپنی ماں کا ٹنا چوس تا رہ مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدل اس کے معبود کا نام لیا تاکہ اور زیادہ اسکی حقارت ہو ۱۲ منہ
[3] اس قوم کے لوگوں نے مغیرہ کی قوم پر حملہ کیا دونوں میں لڑائی ہونے والی تھی مگر عروہ نے بیچ بچاؤ کرایا ان کو دیت پر راضی کر دیا کہتے ہیں مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے ۱۲ منہ ۔

يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ
قَالَ فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ
فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا
أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ
وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ
إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَّهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ
أَيْ قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ
عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ
مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللهِ إِنْ
تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ
بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا
أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ
وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ
إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَّهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ
خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي
كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ
قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ

آنکھوں سے گھورنے لگا۔ راوی نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جب کھنکارا اور بلغم نکالا تو آپ کے اصحاب رضؓ
میں کسی نے بھی اپنے ہاتھ پر لیا اور اپنے منہ اور بدن پر مل لیا (بطور
تبرک کے) اور جب آپ نے کوئی حکم دیا تو لپک کر آپ کا حکم بجا
لانے کو چلے اور جب آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے
لیے قریب تھا کہ لڑ مریں اور جب آپؐ نے بات کی تو اپنی آوازیں پست
کرلیں اور ادب سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے تھے غرض عروہ اپنے ساتھیوں
کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا میں تو بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں
اور روم اور ایران اور حبش کے بادشاہ پاس بھی خدا کی قسم میں نے تو نہیں
دیکھا کہ کسی بادشاہ کے لوگ اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ان کے اصحاب کرتے ہیں[1]۔ اگر انھوں نے
تھوکا تو کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا
ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتا ہے تو لپکتے ہوئے فوراً ان کا حکم
بجا لاتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کے لیے قریب
ہوتا ہے لڑ مریں گے جب وہ بات کرتے ہیں یہ اپنی آوازیں دھیمی
کرلیتے ہیں ادب اور تعظیم سے ان کو گھور کر نہیں دیکھتے محمدؐ نے جو بات
کہی ہے وہ تمہارے فائدے کی ہے اس کو مان لو بنی کنانہ کا ایک شخص
بولا[2] مجھے ان کے پاس جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جا جب وہ آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے پاس آیا تو آپ بول اٹھے
یہ شخص جو آ رہا ہے ان لوگوں میں سے ہے جو بیت اللہ کی قربانی کی عظمت کرتے
ہیں تو قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو[3] وہ جانور اس کے سامنے لائے گئے اور

---

[1] آپ دین اور دنیا دونوں کے بادشاہ تھے دنیا کے بادشاہوں کی حقیقت ہی کیا ہے وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ان میں کوئی ذاتی فضیلت نہیں اگر کوئی ان کی تعظیم بھی کرتا ہے تو ڈر سے یا مطلب سے دل میں ہزاروں کوسنے دیتے ہیں اور پیٹھ پیچھے گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں پیغمبر صاحب کی تعظیم ہر مومن کے دل میں ہے اور مومن جان و مال آپ پر قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام حلیس بن علقمہ حارثی تھا وہ حبشیوں کا سردار تھا ۱۲ منہ [3] آپ کا مطلب یہ تھا کہ قربانی کا جانور دیکھ کر اس کا دل نرم ہوگا اور اپنی قوم سے جا کر سفارش کرے گا یہ لوگ عمرے کے لیے آئے ہیں ان کا کعبے سے روکنا مناسب نہیں ہے اور اس طرح بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔ ۱۲ منہ

لَهٗ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ
قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِهٰؤُلَاءِ اَنْ يُّصَدُّوْا
عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ رَاَيْتُ
الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ فَمَا اَرٰى اَنْ
يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ
لَهٗ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوْا
ائْتِهٖ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ
يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ
يُكَلِّمُهٗ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ
اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ
عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ
لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ
حَدِيْثِهٖ فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ
اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ
اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ
بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ
وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ
ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ

صحابہؓ نے لبیک پکارتے ہوئے اس کا استقبال کیا جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگا
سبحان اللہ ان لوگوں کو کعبے سے روکنا مناسب نہیں اور اپنی قوم والوں پاس لوٹ
گیا بولا اونٹوں کے گلے میں میں نے ہار پڑے کوہان چرے دیکھا میں تو بیت اللہ سے
ان کا روکنا مناسب نہیں جانتا پھر ان میں مکرز بن حفص ایک شخص تھا وہ
اٹھا وہ کہنے لگا مجھ کو جانے دو لوگوں نے کہا اچھا جا وہ جب آیا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بدکار شخص ہے خیر وہ آپ سے باتیں کرنے لگا اس کے بات کرتے
میں سہیل بن عمرو نامی ایک اور شخص قریش کی طرف سے آن پہنچا معمر نے کہا مجھ
کو ایوب نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے کہ جب سہیل بن عمرو آیا آپ نے
(فال نیک کے طور پر) فرمایا اب تمہارا کام سہل ہو گیا (بن گیا) معمر نے کہا
زہری نے کہا سہیل کہنے لگا اچھا لائیے ہمارے اور تمہارے درمیان ایک
صلح نامہ لکھا جائے آپ نے منشیؐ[1] کو بلایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
سہیل کہنے لگا رحمٰن میں نہیں جانتا کون ہے لیکن عرب کے دستور کے
موافق (شروع میں) باسمک اللّٰہم لکھوائیے جیسے پہلے آپ یہی لکھوایا کرتے
تھے[2] مسلمان (لوگوں کو ضد آئی وہ) کہنے لگے ہم تو قسم خدا کی بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم ہی لکھوائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منشی) سے فرمایا
باسمک اللّٰہم ہی لکھ پھر یوں لکھوایا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ کے
رسول اتنا لکھوانا تھا کہ سہیل بولا خدا کی قسم اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ اللہ
کے رسول ہیں تو آپکو کعبے سے کبھی نہ روکتے نہ آپسے لڑتے یوں لکھوائیے جس
پر محمد عبداللہ کے بیٹے یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں
اگر تم مجھ کو جھٹلاتے ہو خیر محمد بن عبداللہ ہی لکھو زہری نے کہا آپنے جو جھگڑا نہ
کیا وہ اس وجہ سے کہ آپ پہلے فرما چکے تھے[3] قریش مجھ سے کوئی ایسی بات چاہیں
گے جس سے اللہ کے ادب والی چیزوں کی تعظیم ہو تو میں بے تامل منظور کروں
گا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے یہ لکھوایا محمدؐ عبداللہ کے

[1] یہ منشی جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؓ تھے ۱۲ منہ [2] یعنی نبوت سے پہلے آپ خطوں میں باسمک اللّٰہم لکھواتے تھے ۱۲ منہ
[3] جب آپؐ کی اونٹنی قصواء رستے میں بیٹھ گئی تھی۔ ۱۲ منہ۔

اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن
اکتب محمد بن عبداللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی
اکتب محمد بن عبداللہ قال الزھری وذلک
لقولہ لا یسألونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات
اللہ الا اعطیتھم ایاھا فقال لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ان تخلوا بیننا وبین البیت
فنطوف بہ فقال سھیل واللہ لا تتحدث العرب
انا اخذنا ضغطۃ ولکن ذلک من العام المقبل
فکتب فقال سھیل وعلی انہ لا یاتیک منا
رجل وان کان علی دینک الا رددتہ الینا
قال المسلمون سبحان اللہ کیف یرد الی المشرکین
وقد جاء مسلما فبینما ھم کذلک اذ دخل
ابوجندل بن سھیل بن عمرو یرسف فی قیودہ
وقد خرج من اسفل مکۃ حتی رمی بنفسہ بین
اظھر المسلمین فقال سھیل ھذا یا محمد اول
ما اقاضیک علیہ ان تردہ الی فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انا لم نقض الکتاب بعد قال فواللہ
اذا لم اصالحک علی شیء ابدا قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاجزہ لی قال ما انا بمجیزہ لک
قال بلی فافعل قال ما انا بفاعل قال مکرز
بل قد اجزناہ لک قال ابوجندل ای معشر
المسلمین ارد الی المشرکین وقد جئت مسلما
الا ترون ما قد لقیت وکان قد عذب عذابا

بیٹے نے اس پر صلح کی کہ تم لوگ ہم کو بیت اللہ میں جانے دو گے، ہم
وہاں طواف کریں گے۔ سہیل نے کہا (یہ نہیں ہو سکتا) اگر ہم تم
کو ابھی جانے دیں تو سارے عربوں میں یہ چرچا ہو جائے گا ہم دب گئے
لیکن تم سال آیندہ آؤ (حج کرو) خیر پھر لکھنا شروع ہوا تو سہیل
نے کہا یہ شرط بھی لکھو ہم میں سے اگر کوئی شخص گو تمہارے دین پر ہو
تمہارے پاس آ جائے تو تم اس کو ہمارے پاس پھیر دو گے مسلمانوں
نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر آئے، اور
مشرکوں کے حوالے کر دیا جائے۔ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے اتنے
میں سہیل بن عمرو کا بیٹا ابوجندل پاؤں میں بیڑیاں پہنے ہوئے
آہستہ چلتا ہوا آیا[1] وہ مکہ کے نشیب کی طرف سے نکل بھاگا تھا
اس نے اپنے تئیں مسلمانوں پر ڈال دیا (ان کی پناہ چاہی) سہیل
نے کہا محمد یہ پہلا شخص ہے جو شرط کے موافق تم کو پھیر دینا چاہیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو صلحنامہ پورا
لکھا بھی نہیں گیا (ابھی اس شرط پر عمل کیسے ہو سکتا ہے) سہیل نے کہا
تو پھر صلح ہی نہیں کرنے کا کبھی نہیں کرنے کا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا خاص ابوجندل کی پروانگی دے[2]
سہیل نے کہا میں کبھی نہیں دینے کا آپ نے فرمایا نہیں دے
وہ بولا نہیں دیتا مکرز بولا اچھا ہم پروانگی دیتا ہوں۔
(لیکن اس کی بات نہ چلی[3]) آخر ابوجندل کہنے لگا
(یہ کیا غضب ہے) میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور
کافروں کے حوالے کیا جاتا ہوں۔ دیکھو مجھ پر
کیا کیا سختیاں ہوئی ہیں۔ اور اس کو اللہ
کی راہ میں سخت تکلیف دی گئی تھی۔ حضرت عمر
خطابؓ کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میں آنحضرت صلعم

[1] چونکہ بیڑیاں پاؤں میں پڑی تھیں اس لیے جلدی چل نہیں سکتا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی اور جو کوئی مسلمان ہو کر آئے گا اس کو لے لینا مگر ابوجندل کو جانے دے اسکو چھوڑ دے ۱۲ منہ [3] کیونکہ مکرز کو اختیار نہ تھا صلحنامہ سہیل کی رائے پر لکھا جاتا تھا ۱۲ منہ۔

شَدِيدًا إِلَى اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ
نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتَ نَبِيَّ
اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا
عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ
فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَسْتُ
أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ
تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ
قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَ
مُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ
حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ
فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ
لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ
يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ
بِغَرْزِهِ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ
كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ
بِهِ قَالَ بَلَى أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ
قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ
الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ أَعْمَالًا
قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ
قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ

کے پاس آیا میں نے کہا کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں آپ
نے فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن
ناحق پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا بے شک میں نے کہا تو پھر ہم
اپنے دین کو کیوں ذلیل کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول
ہوں اور میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا وہ میری مدد کرے
گا میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ ہم کعبے پاس پہنچیں گے، اور
طواف کریں گے آپ نے فرمایا بے شک مگر میں نے یہ
کب کہا تھا کہ اسی سال یہ ہوگا میں نے کہا حقیقت میں آپ نے
یہ تو نہیں فرمایا تھا آپ نے فرمایا تو تم کعبے کے پاس (ایک دن
ضرور) پہنچو گے اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں
حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا یہ اللہ کے سچے پیغمبر
نہیں ہیں انھوں نے کہا بے شک ہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور
ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں انھوں نے کہا کیوں نہیں میں نے
کہا پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔ ابوبکر نے کہا بھلے آدمی
وہ اللہ کے پیغمبر ہیں اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتے، اللہ
ان کا مددگار ہے جو آپ حکم دیں بجا لا کیونکہ خدا کی قسم آپ حق
پر ہیں میں نے کہا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ
پاس پہنچیں گے طواف کریں گے ابوبکر نے کہا بیشک لیکن آپ نے
کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہوگا میں نے کہا نہیں یہ تو نہیں کہا تھا انھوں
نے کہا تو ایک دن تم کعبے پاس پہنچو گے طواف کرو گے۔ زہری نے
کہا حضرت عمرؓ نے کہا یہ جو بے ادبی کی میں نے گفتگو کی اس گناہ کو
اتارنے کے لیے میں نے کئی نیک عمل کیے[1]۔ خیر جب صلحنامہ
لکھ کر پورا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

[1] بطور کفارے کے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان الحسنات یذھبن السیئات" گو عمرؓ کی نیت بخیر تھی انکو یہی منظور تھا کہ اسلام کی ذلت نہ ہو مگر آنحضرتؐ کا باربار اصرار کرنا اور اپنی رائے پر اڑے رہنا انھوں نے گناہ سمجھا جیسے تو یہ کی دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ (بقیہ آگے)

مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ ذٰلِكَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ اِحْدٰهُمَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

اصحابؓ سے فرمایا اٹھو اونٹوں کی نحر کرو۔ سر منڈواؤ کوئی یہ سُن کر نہ اٹھا یہاں تک کہ تین بار آپؐ نے یہی فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو آپؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے۔ اور اُن سے لوگوں کی شکایت کی، ام سلمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ لوگ ایسا کریں۔ تو ایسا کیجئے کہ آپؐ کسی سے کچھ نہ کہیے اٹھ کر اپنے اونٹوں کو نحر کر ڈالئے اور حجام کو بلوا کر حجامت بنوائیے، آپؐ اٹھے اور کسی سے بات نہیں کی۔ اپنے اونٹوں کو نحر کیا اور اصلاح ساز کو بلا کر سر منڈایا، جب لوگوں نے آپؐ کو ایسا کرتے دیکھا سب اٹھے اور نحر کیا اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے، قریب تھا کہ ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو ہلاک کریں خیر اس کے بعد چند مسلمان عورتیں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیںؑ، اللہ نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری مسلمانو جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کو جانچو اخیر آیت بعصم الکوافر تک ؑ حضرت عمرؓ نے اس دن اپنی دو مشرک عورتوں کو طلاق دے دی۔ ان میں سے ایک سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا۔ اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ کو لوٹ گئے اس کے بعد (مکہ سے) ایک شخص ابو بصیرؑ نامی مسلمان ہو کر آنحضرتؐ کے پاس آیا وہ قریشی تھا، قریش لوگوں نے اسکو واپس بلانے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجاؑ، اور

بقیہ حاشیہ

نے کہا رائے کو دین میں لغو سمجھو یعنی اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرو اس کے خلاف جو رائے ہو اسکو پہاڑ میں جھونکو اس قول سے حضرات مقلدین کو سبق لینا چاہئیے حضرت عمر کی رائے برخلاف حدیث لغو اور قابل کفارہ اور استغفار ٹھہری تو دوسرے مولویوں کی رائے حدیث کے برخلاف کیوں لغو اور پوچ نہ ہوگی ۱۲ منہ ؎۱ صحابہ کا نہ اٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نیت سے نہ تھا معاذ اللہ بلکہ وہ یہ سمجھ کر دیر کیے کہ شاید اللہ کی طرف سے کوئی نیا حکم آپ پر اترے جس سے یہ تجویز منسوخ ہو جائے اور انکا احرام نہ ٹوٹے ۱۲ منہ ؎۲ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ عورتیں حدیبیہ میں آئیں بلکہ آپ کے لوٹ جانے کے بعد مدت صلح کے اندر یہ عورتیں آئی تھیں ۱۲ منہ۔ ۱۲۱۰۱۲۔ ؎۳ یعنی کافر عورتوں سے نکاح کا تعلق نہ رکھو۔ ۱۲ منہ ؎۴ ابو بصیر کا نام عتبہ یا عبید تھا ۱۲ منہ ؎۵ یہ دو شخص خنیس بن جابر اور ایک اسکا غلام کوثر تھے ۱۲ منہ۔

وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا
الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ
فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ
مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ
وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا
فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ
لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ
أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ
حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ
الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا
فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ
فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ
أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ
أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ[1] مِسْعَرُ حَرْبٍ
لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ
أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ
الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ
ابْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ
لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ
إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ
عِصَابَةٌ فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ

کہنے لگے جو عہد ہم میں اور آپ میں ہے اس کے موافق عمل کیجئے
آپ نے ابو بصیر کو ان دو شخصوں کے ساتھ کر دیا وہ اس کو لے کر نکلے
جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک درخت کے تلے ٹھہر کر کھجوریں جو ان
کے ساتھ تھیں کھانے لگے ابو بصیر نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا
قسم خدا کی تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نے سونت کر
کہا بے شک عمدہ ہے۔ میں اس کو آزما چکا ہوں۔ ابو بصیر نے کہا ذرا مجھے
دیکھنے دو۔ اس نے دیدی۔ ابو بصیر نے اس کو مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ اس کا
ساتھی ڈر کے مارے بھاگا۔ مدینہ پہنچا مسجد میں بھاگتا ہوا آیا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جب
وہ آپ کے پاس پہنچا تو کہنے لگا۔ قسم خدا کی میرا ساتھی مارا گیا۔ اور میں
بھی نہیں بچوں گا۔ اتنے میں ابو بصیر بھی آپہنچا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہ
آپ کا عہد اللہ نے پورا کر دیا۔ آپ نے مجھے پھیر دیا۔ مگر اللہ نے مجھ کو ان
سے نجات دلوائی۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مادر بخطا
لڑائی بھڑکانا چاہتا ہے۔ اگر کوئی اس کی مدد کرے۔ یہ سنتے ہی ابو بصیر
سمجھ گیا۔ کہ آپ پھر اس کو لوٹا دیں گے۔ اور سیدھا نکل کر
سمندر کے کنارے پہنچا۔ ابو جندل بھی مکہ سے بھاگ کر ابو بصیر
سے آن کر مل گیا۔ اب جو قریش کا آدمی مسلمان ہو کر نکلتا وہ
ابو بصیر کے پاس چلا جاتا۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ ایک
جتھا جم گیا، انھوں نے قسم خدا کی یہ شروع کیا کہ قریش کا جو
قافلہ شام کے ملک کو آجاتا اس کو رستے میں وہ
روکتے اور لوٹ مار کرتے، آخر قریش نے
(مجبور ہو کر) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اللہ اور ناطہ رشتہ کی قسمیں دے کر کہلا
بھیجا کہ آپ ابو بصیر کو بلا بھیجیں اور اب سے

[1] یہ ویل امہ کا ترجمہ ہے۔ ہم کو اس سے بہتر ترجمہ نہیں ملا۔ لفظی معنے یہ ہیں! اس کی ماں کی کمبختی یعنے بد نصیب پیدا ہوا۔ اپنی ماں کا نام بدنام کیا ۱۲ منہ

لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَ أَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعٰوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ

جو شخص[1] مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے اس کو امن ہے (آپ واپس نہ دیجئے) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بصیر کو بلا لیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح کی یہ آیت اتاری وہی خدا ہے جس نے عین مکہ کے بیچا بیچ تم کو ان پر فتح دے کر ان کے (کافروں کے) ہاتھ تم سے روک دیے اور تمہارے ہاتھ ان سے اخیر آیت حمیۃ الجاہلیۃ تک حمیۃ الجاہلیہ (بات کے بیچ نادانی کی ہٹ) وہ یہ تھی کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ مانا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھنے دی اور مسلمانوں کو کعبے میں جانے سے روک دیا اور عقیل نے زہری سے روایت کی عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو عورتیں مسلمان ہو کر آتی تھیں ان کو جانچتے تھے (ان کا امتحان لیتے تھے) زہری نے کہا اور ہم کو یہ حدیث پہنچی[2] جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا کہ کافروں کی بیبیاں جو ہجرت کر کے مسلمانوں پاس آ جائیں تو مسلمان کافروں کو وہ خرچہ پھیر دیں جو انھوں نے ان بیبیوں پر کیا ہے اور یہ حکم بھی کیا ہے کہ مسلمان کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھیں تو حضرت عمرؓ نے اپنی دو جوروؤں یعنی قریبہ بنت ابی امیہ اور بنت جرول کو طلاق دے دی پھر معاویہ نے قریبہ سے نکاح کر لیا اور ابو جہم نے بنت جرول سے اس کے بعد ایسا ہوا کہ کافروں نے اس خرچہ کے ادا کرنے سے انکار کیا جو مسلمانوں نے اپنی عورتوں پر کیا تھا تب اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ کی) یہ آیت اتاری اگر تمھاری کچھ عورتیں کافروں کے پاس چلی جائیں اور تم کو کافر ان کا خرچہ نہ دیں تمھاری باری آن پہنچے تو اس کا تدارک یہ ہے کہ کافروں کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کریں اور ان سے کوئی مسلمان نکاح کرے تو ان کا مہر ان عورتوں کو نہ دے بلکہ وہ مہر ان مسلمانوں کو دیا جائے جن کی عورتیں کافروں کے

---

[1] خدا کی قدرت دیکھو جس شرط پر کافر بہت خوش ہوئے تھے اور مسلمان رنجیدہ اسی شرط پر کافر نادم ہوئے اور اس سے ہاتھ دھونا پڑا ۱۲ منہ۔

[2] عینی نے کہا اس سے یہ مطلب ہے کہ ابو بصیر کا قصہ عقیل کی روایت میں زہری سے مرسل ہے اور معمر کی روایت میں موصول ہے مسور تک اور معمر کی متابعت ابن اسحاق نے کی ہے اور عقیل کی اوزاعی نے۔ ۱۲ منہ۔

ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صِدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرِ بْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

۵۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض وَعَطَاءٌ إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ۔

۶۔ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رض فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ

پاس بھاگ گئی ہوں اور ہم تو نہیں جانتے کہ کوئی عورت ایمان لانے اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہو گئی ہو۔ اور زہری نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ ابو بصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر مدت صلح کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گیا اس وقت اخنس بن شریق نے (مکہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھا کہ ابو بصیر کو آپ بھیج دیجئے پھر یہی حدیث بیان کی اخیر تک

باب قرض میں شرط لگانا

اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمٰن بن ہرمز سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک شخص کا ذکر کیا[1] (بنی اسرائیل میں) اس نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں اس نے ایک مدت مقرر کر کے اس کو دیں اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عطا بن ابی رباح نے کہا[2] اگر قرض میں مدت کرے تو یہ جائز ہے۔

باب مکاتب کا بیان اور جو شرطیں اللہ کی کتاب کے مخالف ہیں اُن کا جائز نہ ہونا

اور جابر بن عبد اللہ نے کہا[3] مکاتب غلام لونڈی اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی اور عبد اللہ بن عمرؓ یا حضرت عمرؓ نے کہا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو بار شرط لگائے امام بخاری نے کہا یہ قول دونوں سے مروی ہے عبد اللہ بن عمرؓ اور عمرؓ سے[4]۔ ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انھوں نے عمرہ سے انھوں نے عائشہؓ سے انھوں نے کہا بریرہؓ ان کے پاس آئی اپنی کتابت میں مدد چاہنے کو

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے باب التجارۃ فی البحر میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] یہ دونوں اثر کتاب القرض میں گذر چکے ہیں [4] اس کو سفیان ثوری نے کتاب الفرائض میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ قول بھی کتاب العتق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ۔

انھوں نے کہا اگر تو چاہتی ہے تو میں تیری کتابت کا روپیہ دیئے دیتی ہوں لیکن تیری ولاء میں لوں گی خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انھوں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے اس کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا اگرچہ سو بار وہ شرط لگائے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْاِقْرَارِ وَالشُّرُوْطِ الَّتِيْ يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَاِذَا قَالَ مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ۔

باب اقرار میں شرط لگانا یا استثناء کرنا جائز ہے!

اور ان شرطوں کا بیان جو لوگوں میں عموماً جاری ہیں[۵۱] (معاملات وغیرہ میں) اور اگر کوئی یوں کہے مجھ پر فلانے کے سو درہم نکلتے ہیں مگر ایک یا دو تو ننانوے یا اٹھانوے درہم دینا ہوں گے۔

۸۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِّكَرِيِّهٖ اَدْخِلْ رِكَابَكَ فَاِنْ لَّمْ اَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا اَوْ كَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَّنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَّقَالَ اِنْ لَّمْ اٰتِكَ الْاَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِّلْمُشْتَرِيْ اَنْتَ اَخْلَفْتَ

۵۲ اور عبداللہ بن عوف نے ابن سیرین سے نقل کیا ایک اونٹ والے سے کہا تو اپنے اونٹ لا کر[۵۳] باندھ دے اگر میں فلاں دن تک تیرے ساتھ سفر نہ کروں تو تجھ کو سو درہم دوں گا پھر اس دن تک نہ نکلا تو شریح قاضی نے یہ حکم[۵۴] دیا کہ جس نے خوشی سے کوئی شرط اپنے اوپر لگائی نہ زور زبردستی سے تو وہ اس کو پوری کرنا ہو گی اور ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے نقل کیا[۵۵] ایک شخص نے اناج بیچا اور خریدار نے یہ اقرار کیا اگر میں بدھ تک تیرے پاس نہ آؤں (اپنا مال قیمت دے کر نہ لے جاؤں) تو بیع باقی نہ رہے گی پھر وہ بدھ تک نہ آیا شریح قاضی نے

---

۵۱ مثلاً بیع میں یہ شرط کہ مال فلانی جگہ حوالہ کرنا یا غلہ میں یہ شرط کہ کاٹ کر دینا یا صاف کر کے ۱۲ منہ ۵۲ یعنی اگر یوں کہا سو نکلتے ہیں مگر ایک کم ننانوے دینا ہوں گے اور جو یوں کہا مگر دو تو اٹھانوے دینا ہوں گے اور ایسا استثناء یعنے قلیل کا کثیر سے بالاتفاق درست ہے، اختلاف اس استثناء میں ہے جو کثیر کا قلیل سے ہو جمہور نے اس کو بھی جائز رکھا ہے مگر مالکیہ نے ناجائز کہا ہے ۱۲ منہ ۵۳ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب اصل میں یوں ہو ادخل رکابک اور بعضے نسخوں میں یوں ہے ارحل رکابک یعنے اپنے اونٹوں کو لے جا ۱۲ منہ ۵۴ اس کو سعید بن منصور نے وصل ۱۲ منہ ۵۵ تو آپ نے سو میں سے ایک کا استثناء کیا معلوم ہوا کثیر میں سے قلیل کا استثناء درست ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

نَقَضَى عَلَيْهِ ۔

خریدار کے خلاف فیصلہ کیا اور کہا تو نے اپنا وعدہ خلاف کیا۔

۹ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل کے ننانویں ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرلے وہ بہشت میں جائے گا۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْوَقْفِ

باب وقف میں شرط لگانے کا بیان

۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے آئے (کہ اس زمین کو کیا کروں) اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے خیبر میں ایک زمین پائی جس سے بڑھ کر عمدہ مال میں نے کبھی نہیں پایا تو آپ مجھ کو کیا مشورہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین وقف کردے اسکی آمدنی خیرات ہوتی رہے۔ راوی نے کہا تو حضرت عمرؓ نے اسے وقف کردیا اس شرط پر کہ وہ زمین نہ بیع ہوسکے گی نہ ہبہ نہ کسی کو ترکے میں ملے گی جو آمدنی ہو وہ محتاجوں اور ناطے والوں اور غلام لونڈیوں کے چھڑانے اور اللہ کی راہ یعنی مجاہدین کی خدمت اور مسافروں اور مہمانوں میں خرچ کی جائے اور جو کوئی اس زمین کا متولی ہو وہ اتنا کرسکتا ہے کہ دستور کے موافق اس کی آمدنی میں سے کھائے اور کھلائے مگر دولت نہ جوڑے ابن عوف نے کہا میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے بیان کی انھوں نے کہا غیر متمول کا یہ معنی ہے کہ اپنے لیے دولت نہ اکٹھا کرے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب وصیتوں[1] کے بیان میں

---

[1] وصیت کہتے ہیں مرتے وقت آدمی کا کچھ کہہ جانا کہ میرے بعد ایسا کرنا فلانے کو یہ دینا فلانے کو یہ۔ وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کیلئے وصیت کی ہو اسکو موصیٰ لہ کہتے ہیں اور جس بات کی وصیت کی ہو اسکو وصیت اور موصیٰ بہ کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ الْوَصَایَا

وَقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِیَّۃُ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَانِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ فَمَنْ بَدَّلَہٗ بَعْدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَہٗ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَھُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جَنَفًا مَیْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا ہے

باب وصیت کے بیان میں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مرد کی وصیت اس کے پاس لکھی رہنی چاہئیے[1] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جب تم میں کوئی مرنے لگے اور مال (یا بہت مال) چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ ناطے والوں کیلئے دستور کے موافق وصیت کرنا تم پر فرض ہے[2] پرہیز گاروں کو ایسا کرنا ضرور ہے پھر جو شخص وصیت سنے پیچھے اس کو بدل ڈالے تو اس کا گناہ انھیں پر ہوگا جو بدل ڈالیں بیشک اللہ (سب کچھ) سنتا جانتا ہے اور جس کو یہ ڈر ہو جائے کہ موصی نے طرفداری یا حق تلفی کی[3] پھر وہ موصیٰ لہ اور وارثوں میں میل کرا دے (وصیت کم کرکے) تو اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے جنفاً کے معنے ایک طرف جھک جانا اسی سے ہے متجانف یعنی جھکنے والا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرتؐ نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ دو راتیں اس طرح گذارے کہ اس کی

[1] یہ مضمون خود باب کی حدیث میں آگے آتا ہے مگر اس میں مرء کا لفظ ہے اور رجل کے لفظ سے یہ حدیث نہیں ملی شاید امام بخاری نے اس کو بالمعنے روایت کیا کیونکہ مرء رجل ہی کو کہتے ہیں اور رجل کی قید باعتبار اکثر کے ہے ورنہ عورت اور مرد دونوں کی وصیت صحیح ہونے میں کوئی فرق نہیں اسی طرح نابالغ کی بھی وصیت صحیح ہے جب وہ عقل اور ہوش رکھتا ہو ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالک کا یہی قول ہے، لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے امام احمدؒ نے ایسے لڑکے کی عمر کا یہ اندازہ کیا ہے کہ سات برس کا ہو یا دس برس کا ۱۲ منہ

[2] یہ آئت میراث کی آئت اترنے سے پہلے کی ہے اس وقت وصیت کرنا فرض تھا جب میراث کی آئت اتری تو وصیت کی فرضیت جاتی رہی اور یہ آئت منسوخ ہوگئی وارث کے لئے وصیت کرنا منع ہوگیا جیسے عمر بن خارجہ کی حدیث میں ہے ان اللہ قد اعطیٰ کل ذی حق حقہٗ فلا وصیۃ لوارث اخرجہ اصحاب السنن اور غیر وارث کے لیے وصیت جائز یا مستحب رہ گئی ۱۲ منہ

[3] مطلب یہ ہے کہ وصیت بدلنا گناہ ہے مگر جس صورت میں موصی نے خلاف شرع وصیت کی ہو، اور ثلث سے زائد کسی کو دلا کر وارثوں کا حق تلف کیا ہو تو یہ منع نہیں کہ اس کو سمجھا کر اس میں اور وارثوں میں صلح کرا دے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

۱۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رض هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللهِ۔

وصیت اس کے پاس لکھی نہ رکھی ہو امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق عمرو بن عبداللہ نے انھوں نے عمرو بن حارث سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے یعنے اُمّ المومنین جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت نہ روپیہ چھوڑا نہ اشرفی نہ غلام نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز ایک نقرہ خچر (دلدل) چھوڑا اور ہتھیار اور کچھ زمین جسکو آپؐ وقف کر گئے تھے[۲]

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی انھوں نے کہا نہیں (مال وغیرہ کی کوئی خاص وصیت نہیں کی) میں نے کہا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی یا ان کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا ہے عبداللہ نے کہا کہ آپؐ نے یہ وصیت کی کہ اللہ کی کتاب پر چلتے رہنا[۳]۔

[۱] ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وصیت مستحب ہے لیکن بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے اس شخص کیلئے جس کے پاس مال و دولت یا اور کوئی شے قابل وصیت ہو اور ظاہر حدیث سے وجوب نکلتا ہے منذری نے کہا جس پر اللہ کا کوئی حق لازم ہو مثلاً زکوٰۃ یا حج وغیرہ اس پر وصیت کرنا واجب ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی اپنی صحت کی حالت میں آپؐ نے یہ زمین وقف کر دی تھی پھر وفات کے وقت بھی اس کی تاکید فرما دی تھی۔ بعضوں نے کہا وجعلہا صدقۃ کی ضمیر تینوں چیزوں کی طرف پھرتی ہے یعنی خچر، ہتھیار اور زمین سب کو وقف کر دیا تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا ۱۲ منہ [۳] باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی اللہ کی کتاب پر چلنے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سارے احکام کو شامل ہے جب تک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر قائم رہے اور قرآن اور حدیث پر چلتے رہے انکی دن دگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی جب سے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور قیاس کو اصل بنایا پھوٹ پڑ گئی اور کافر ان پر غالب ہو گئے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے تین باتوں کی وصیت کی یہود کو جزیرہ عرب سے نکال دینا کافروں کی خاطر مدارت کرنا جیسے میں کرتا ہوں تیسری بات راوی نے بیان نہ کی شاید عبداللہ بن ابی اوفی کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو دوسری روایت میں ہے لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا انھوں نے کہا نہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ عَلِيًّارض كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْقَالَتْ حَجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حَجْرِيْ فَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عون سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے اسود بن یزید سے انھوں نے کہا لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ ذکر کیا کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے انھوں نے کہا آپؐ نے ان کو کب وصی بنایا میں تو آپؐ کو اپنے سینے یا گود سے ٹیکائے تھی آپؐ نے طشت منگوایا اسی وقت میری گود میں جھُک گئے میں نہیں سمجھی کہ آپ گذر گئے تو آپؐ نے علیؓ کو کب وصی بنایا[1]۔

بَابٌ اَنْ يَّتْرُكَ وَرَثَتَهٗ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَكَفَّفُوا النَّاسَ۔

باب اگر اپنے وارثوں کیلئے مال دولت چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ انکو نادار چھوڑے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں!

۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَآءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَاِنَّكَ مَهْمَا اَنْفَقْتَ مِنْ نَّفَقَةٍ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ الَّتِيْ تَرْفَعُهَآ اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجۃ الوداع میں) مجھ کو پوچھنے کو آئے میں مکہ میں تھا آپؐ اسکو برا سمجھتے تھے کوئی آدمی وہاں مرے جہاں سے وہ ہجرت کر چکا ہو آپنے فرمایا اللہ عفراء کے بیٹے پر رحم کرے (سعد بن خولہؓ پر)[2] میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں آپنے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپنے فرمایا نہیں میں نے کہا تہائی مال کی آپنے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو کھاتا پیتا چھوڑ جائے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ انکو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ بات یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے جو خرچ کرے وہ خیرات ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے اور عجب نہیں کہ اللہ تجھ کو عمر دے تیرے سبب سے بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو نقصان پہنچائے اِن دنوں سعد

---

[1] حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے لے کر وفات تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس رہے میری ہی گود میں انتقال کیے اگر حضرت علیؓ کو وصی بناتے یعنے اپنا خلیفہ مقرر کرتے جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی ۱۲ منہ

[2] ابن سعد کی ماں کا نام خولہ تھا انہی کو عفراء بھی کہتے تھے۔ بعضوں نے کہا عفراء ان کی ماں کا لقب تھا بعضوں نے کہا یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سعد بن خولہ ہے جیسے زہری نے روایت کیا یہ سعد بن خولہ مکہ ہی میں مر گئے تھے ۱۲ منہ۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ۔

کی اولاد کوئی نہ تھی ایک بیٹی تھی۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ۔

اور امام حسن بصری نے کہا ذمی کافر کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں) فرمایا جو اللہ نے اتارا اس کے موافق ان کا (یعنی کافروں کا) فیصلہ کر۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا اگر لوگ تہائی سے بھی کم چوتھائی کی وصیت کیا کریں تو بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی کی وصیت کر اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رضـ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلٰى عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ

ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن علی نے کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے انھوں نے ہاشم بن ہاشم سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے اپنے باپ ابی وقاصؓ سے انھوں نے کہا میں (اتفاق سے مکہ میں) بیمار ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے وہ مجھے الٹے پاؤں نہ پھیرائے (مکہ میں نہ مارے) آپ نے فرمایا شاید اللہ یہ بلا

ـلـہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے اچھے ہوگئے ان کے کئی فرزند پیدا ہوئے عمر اور ابراہیم اور یحییٰ اور اسحاق اور عبداللہ اور عبدالرحمان اور عامر اور عمران اور صالح اور عثمان اور بارہ بیٹیاں، افسوس سعد بن ابی وقاصؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے جاں نثار اور وفادار تابعدار تھے اور ان کا بیٹا عمر بن سعد جوری کا حاکم تھا دنیا میں غرق ہوگیا اور یزید پلید کا طرفدار ہو کر حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا۔ سے پسر نوح بابدان بہ نشست ٭ خاندان نبوتش گم شد ۱۲ منہ ـلـہ حافظ نے بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ذمی اور مسلمان کا ایک ہی حکم ہے کسی کی وصیت تہائی مال سے زیادہ نافذ نہ ہوگی امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے کہ وصیت تہائی مال سے زیادہ میں نافذ نہ ہوگی۔ اگر میت کے وارث نہ ہوں تو باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا اور حنفیہ کا یہ قول ہے کہ اگر وارث ہوں یا نہ ہوں اور وہ اجازت دیں تو ثلث سے زیادہ میں بھی وصیت نافذ ہو سکتی ہے ابن بطال نے کہا امام بخاری نے امام حسن بصری کا قول لا کر حنفیہ پر رد کیا ہے اور اسی لیے قسمہ آن کی یہ آئت لائے وان احکم بینہم بما انزل اللہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی بما انزل اللہ میں داخل ہے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

تَاسًا قُلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اُوْصِيَ وَاِنَّمَا لِيَ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِيْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَ فَاَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ۔

تجھ پر سے ٹال دے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچائے میں نے کہا میں وصیت کرنا چاہتا ہوں ایک بیٹی کے سوا اور کوئی مجھ کو اولاد نہیں ہے میں آدھے مال کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا آدھا بہت ہے میں نے کہا تو تہائی کی کردوں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت یا بڑا حصہ ہے سعد نے کہا (اس حدیث کے بموجب) لوگ تہائی مال کی وصیت کرنے لگے جو جائز رکھی گئی۔

بَابٌ[1] قَوْلِ الْمُوْصِيْ لِوَصِيِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِيْ وَمَا يَجُوْزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى۔

باب وصیت کرنے والا اپنے وصی سے یوں کہہ سکتا ہے میری اولاد کا خیال رکھیو اور وصی دعویٰ کر سکتا ہے

١٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ[2]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انھوں نے امام مالکؒ سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں انھوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے (مرتے وقت) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی نے جو لڑکا جنا ہے وہ میرا ہے اسکو تو لے لیجیو[1] جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی وصیت کر گیا تھا کہ اس کو لے لینا۔ اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا (واہ واہ اچھی ٹھہری) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اسکو جنا ہے خیر دونوں چلتے ہوئے آنحضرتؐ پاس پہنچے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اس کیلئے وصیت کر گیا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرا ہے جس کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور بدکار کے لیے پتھروں کی سزا ہے بعد اسکے آپ نے ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ کو یہ حکم دیا کہ اس بچے سے پردہ کیا کر کیونکہ اسکی صورت عتبہ سے ملتی تھی اسنے مرتے تک بھی حضرت

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عتبہ نے کہا میرے لڑکے کا خیال رکھیو اس کو لے لیجیو اور سعد نے جو اپنے بھائی کے وصی تھے اس کا دعویٰ کیا ۱۲ منہ

[2] اس بچے کا نام عبدالرحمن تھا حالانکہ آپؐ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ زمعہ کا بیٹا ہے تو سودہؓ کا بھائی ہوا مگر چونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی آپ نے احتیاطاً حضرت سودہؓ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا قسطلانی نے کہا یہ حکم استحبابا تھا۔ ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۳ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

باب اگر بیمار اپنے سر سے ایسا اشارہ کرے جو صاف سمجھ میں آئے تو اس پر حکم دیا جائے گا

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا دو پتھروں سے سر کچل ڈالا لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا (جو مر رہی تھی) تجھے کس نے مارا فلاں نے یا فلاں نے جب اس یہودی کا نام لیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا پھر اس یہودی کو پکڑ لائے اُس نے اقرار کیا آپؐ نے حکم دیا اس کا بھی سر پتھر سے کچلا گیا [۱]

بَابُ ۱۴ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

باب وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں [۲]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انھوں نے ورقاء سے انھوں نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے کہا (شروع اسلام میں) مال تو اولاد کا حق ہوتا اور ماں باپ کے لیے وصیت کی جاتی پھر اللہ نے جو چاہا منسوخ کر دیا، اور مرد کو عورت کا دُہرا حصہ دلایا اور ماں باپ کو ہر ایک کا چھٹا حصہ [۳] اور جورو کو آٹھواں یا چوتھا حصہ، خاوند کو آدھا یا چوتھا۔

بَابُ ۱۵ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب مرتے وقت خیرات کرنا چنداں افضل نہیں ہے، (جیسے صحت میں افضل ہے)

۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے

---

[۱] آپ نے اس لڑکی کا بیان جو سر کے اشارے سے تھا شہادت میں قبول کیا اور یہودی کی گرفتاری کا حکم دیا گو قصاص کا حکم صرف شہادت کی بناء پر نہیں دیا گیا بلکہ یہودی کے اقبال پر ہمارے زمانہ میں اہل قانون نے بھی شہادت وقت مرگ کو بہت معتبر اور قوی سمجھا ہے کیونکہ آدمی اکثر مرتے وقت سچ ہی کہتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ مضمون صراحتہً ایک حدیث میں وارد ہے جسکو اصحاب سنن وغیرہ نے ابو امامہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے مگر اس کے اسناد میں کلام ہے اس لیے امام بخاری اسکو نہ لا سکے امام شافعی نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔ اور فخر الدین رازی نے اسکا انکار کیا ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی جب میت کی اولاد ہو جورو کو آٹھواں حصہ جب میت کی اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصہ اسی طرح خاوند کو آدھا حصہ اگر اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصہ ۱۲ منہ۔

أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَأْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

انھوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انھوں نے ابوزرعہ سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا ایک شخص (نام معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ کونسی خیرات افضل ہے آپؐ نے فرمایا وہ جو تو بھلا چنگا ہو کر مال کی خواہش تونگری کی امید محتاجی کا ڈر رکھ کر کرے اور اتنی دیر مت لگا کہ حلق میں دم آجائے (مرنے لگے) اسوقت یوں کہے فلانے کو اتنا دینا فلانے کو اتنا دینا، اب تو فلانے کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا)۔

بَابُ ۱۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا کہ وصیت اور قرضے کی ادا کے بعد حصے بٹیں گے

وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا وَّعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَطَاوُسًا وَّعَطَآءً وَّابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوْا إِقْرَارَ الْمَرِيْضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَالْحَكَمُ إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَأَوْصٰى رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنْ لَّا تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ الْفَزَارِيَّةُ عَمَّآ أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ لِمَمْلُوْكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ جَازَ۔

اور منقول ہے کہ شریح قاضی اور عمر بن عبدالعزیز اور طاؤس اور عطاء اور عبدالرحمٰن بن اذینہ ان لوگوں نے بیماری میں قرض کا اقرار درست رکھا ہے[۱] اور امام حسن بصری نے کہا سب سے زیادہ آدمی کو اس وقت سچا سمجھنا چاہیئے جب دنیا میں اسکا آخری دن اور آخرت میں پہلا دن ہو[۲] اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عتیبہ نے کہا[۳] اگر بیمار وارث سے یوں کہے کہ میرا اس پر کوئی قرضہ نہیں تو یہ ابراء صحیح ہوگا اور رافع بن خدیج (صحابی) نے یہ وصیت کی کہ ان کی جورو فزاری کے دروازے میں جو مال بند ہے وہ نہ کھولا جائے[۴] اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں تو تجھ کو آزاد کر چکا تھا تو جائز ہے[۵]۔

---

[۱] شریح اور عطاء اور طاؤس اور ابن اذینہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور عمر بن عبدالعزیز کا اثر حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [۲] اسکو دارمی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر یہ اقرار کرے کہ فلانے کا مجھ پر اس قدر قرضہ ہے تو یہ اقرار صحیح ہوگا ۱۲ منہ [۳] ان دونوں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] یعنی کوئی ان کی جورو سے متعرض نہ ہو بعض نے کہا کہ خاوند کے مرنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ اسی کا سمجھا جائے گا گو خاوند نے اسکی شہادت نہ دی ہو۔ حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [۵] حافظ نے کہا مجھ کو یہ اثر موصولاً نہیں ملا۔ جمہور علماء اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مرض موت میں ایسا کہنے سے تہائی مال سے وہ آزاد ہوگا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور شعبی نے کہا اگر عورت مرتے وقت یوں کہے کہ میرا خاوند مجھ کو مہر دے چکا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہوگا[۱] اور بعضے لوگ[۲] (حنفیہ) کہتے ہیں بیمار کا اقرار کسی وارث کیلئے دوسرے وارثوں کی بدگمانی کی وجہ سے صحیح نہ ہوگا[۳] پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ امانت اور بضاعت اور مضاربت کا اگر بیمار اقرار کرے تو صحیح ہے[۴] حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۵] تم بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مسلمانوں (دوسرے وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[۶] منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ جسکی امانت ہے[۷] اسکو پہنچا دو اس میں وارث یا غیر وارث کی کوئی خصوصیت نہیں ہے[۸] اسی مضمون میں عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے۔

۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

ہم سے سلیمان بن داؤد ابو الربیع نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] اب عورت کے وارث خاوند سے مہر کا دعویٰ نہ کر سکیں گے۔ حافظ صاحب اور عینی اور قسطلانی کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ [۲] عینی نے کہا صاحب توضیح نے کہا بعض الناس سے امام ابو حنیفہ مراد ہیں کرمانی نے کہا حنفیہ مراد ہیں اور یہ تشنیع ابو حنیفہ پر بے ادبی ہے میں کہتا ہوں امام ابو حنیفہ صاحب علیہ الرحمۃ کیا معصوم تھے کہ انکی غلطی بیان کرنا بے ادبی ہو اور اگر امام ابو حنیفہ مجتہد اور امام تھے تو امام بخاری علیہ الرحمۃ بھی مجتہد اور ان سے زیادہ حدیث کے پہچاننے والے تھے اور بعض الناس کہنا کوئی گالی نہیں ہے کہ بے ادبی میں داخل ہو ۱۲ منہ [۳] عینی نے کہا صحیح نہ ہونے کی وجہ وہ نہیں ہے جو امام بخاری نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقصان ہے اور مالکیہ بھی حنفیہ کے ساتھ متفق ہیں اور شافعیہ میں سے رویانی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور شریح اور حسن بن صالح سے منقول ہے کہ مریض کا اقرار کسی وارث کے لیے صحیح نہیں مگر اپنی عورت کے مہر کا اقرار صحیح ہوگا اور قاسم اور سالم اور ثوری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابن منذر نے کہا کہ شافعیؒ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور امام احمدؒ کا بھی وہی قول ہے اور امام بخاریؒ سے تعجب ہے کہ انھوں نے خاص حنفیہ پر طعن کیا میں کہتا ہوں امام بخاریؒ خود مجتہد مطلق ہیں اور انھوں نے حنفیہ کا نام نہیں لیا۔ انھوں نے اوزاعی اور اسحاق اور ابو ثور کا مذہب اختیار کیا جو بیمار کا اقرار مطلقاً صحیح جانتے ہیں حافظ نے کہا شافعیہ کے نزدیک بھی یہی راجح ہے ۱۲ منہ [۴] عینی نے کہا امانت اور مضاربت کا اقرار اسلئے صحیح ہے کہ دین میں لزوم ہوتا ہے ان چیزوں میں لزوم نہیں میں کہتا ہوں گو لزوم نہ ہو مگر وارثوں کا نقصان تو ان میں بھی محتمل ہے جیسے دین میں اور جب علت موجود ہے تو حکم بھی وہی ہونا چاہیے تھا اسلیے اعتراض امام بخاریؒ کا صحیح ہے ۱۲ منہ [۵] اس حدیث کو امام بخاریؒ نے کتاب الادب میں وصل کیا یہ حدیث لاکر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا جو بدگمانی ناجوازی کی علت قرار دیتے ہیں عینی نے کہا ہم بدگمانی کو تو علت ہی قرار نہیں دیتے پھر یہ استدلال بیکار ہے اور اگر مان لیں تو بھی حدیث سے بدگمانی منع ہے اور یہ گمان بدگمانی نہیں ہے میں کہتا ہوں جب ایک مسلمان کو مرتے وقت جھوٹا سمجھا تو اس سے بڑھکر اور کیا بدگمانی ہوگی [۶] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں بھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۷] حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ مریض پر جب کسی کا دین ہو تو اسکا اقرار کرنا چاہیے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب ہوگا اور جب اقرار کرنا واجب ہوا تو اسکا اقرار معتبر بھی ہوگا ورنہ اقرار کے واجب کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے اور آیت سے یہ نکالا کہ دین بھی دوسرے کی گویا امانت ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو پس وارث کیلئے اقرار کرنا صحیح ہوگا عینی کا یہ اعتراض کہ دین کو امانت نہیں کہہ سکتے اور آیت میں امانت کی ادائی کا حکم ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ امانت سے یہاں لغوی امانت مراد ہے یعنی دوسرے کا حق نہ شرعی امانت اور دین لغوی امانت میں داخل ہے اس آیت کا شان نزول اس آیت پر دلالت کرتا ہے کہ آپؐ نے عثمان بن طلحہ شیبی سے کعبہ کی کنجی لی اور اندر گئے اس کنجی کو حضرت عباسؓ نے مانگا اسوقت یہ آیت اتری آپؐ نے وہ کنجی پھر شیبی کو دے دی جو آج تک ان کے خاندان میں چلی آتی ہے ۱۲ منہ [۸] اس کو امام احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ۔

بَابُ تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۔

وَيُذْكَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوْصِي الْعَبْدُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ ۔

۲۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ

سے آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ اور جب اسکے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

باب اللہ تعالیٰ کے (سورہ نساء میں) یہ فرمانے کی تفسیر کہ حصوں کی تقسیم وصیت اور دین کے بعد ہو گی!

اور منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا اور اسی سورت میں) یہ فرمانے کی اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچاؤ تو امانت (قرض) کا ادا کرنا نفل وصیت کے پورا کرنے سے زیادہ ضرور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] کہ صدقہ وہی عمدہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور ابن عباس نے کہا[2] غلام بغیر اپنے مالک کی اجازت کے وصیت نہیں کر سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے[3]

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی مشہور) نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپنے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر آپنے دیا پھر فرمانے لگے حکیم یہ دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں خوشنما اور مزے میں شیریں ہے لیکن جو کوئی اسکو سیر چشمی سے لے اسکو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر حرص کے ساتھ اسکو لے اسکو برکت نہ ہوگی اسکی مثال ایسی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے عرض کیا یارسول اللہ قسم اسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو آج سے آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز کبھی نہیں لینے کا مرتے تک (پھر حکیم کا یہ حال رہا) کہ

[1] اس کو امام بخاریؒ نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ دین کا ادا کرنا وصیت پر مقدم ہے اس لیے کہ وصیت مثل صدقے کے ہے۔ اور جو شخص مدیون ہو وہ مالدار نہیں ہے ۱۲ منہ [2] اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب العتق میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ يَدْعُوا حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ابوبکر صدیقؓ انکا سالیانہ وظیفہ دینے کیلئے انکو بلاتے وہ اسکو لینے سے انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی اپنی خلافت میں انکو بلایا ان کا وظیفہ دینے کیلئے لیکن انھوں نے انکار کیا حضرت عمرؓ کہنے لگے مسلمانو تم گواہ رہنا میں حکیم کو اسکا حق جو لوٹ کے مال میں اللہ نے رکھا ہے دیتا ہوں وہ نہیں لیتا غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر کسی شخص سے کوئی چیز قبول نہیں کی (اپنا وظیفہ بھی بیت المال سے نہ لیا) یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے [1]

۴۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا ابن عمرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے (اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا)

[1] یہ حدیث اوپر بھی کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب کی وجہ مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش قبول کرنے کو ادنیٰ درجہ ٹھہرایا اور اپنا قرض وصول کرنے کو ادنیٰ درجہ نہیں فرمایا اور وصیت ایک بخشش ہے تو معلوم ہوا کہ دین وصیت پر مقدم ہے [2] یہ حدیث اوپر کتاب العتق میں گذر چکی ہے اسکی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا ہے غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہوا حالانکہ وہ مال غلام ہی کا کمایا ہوا ہے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہوئے لیکن مالک کا حق مقدم کیا گیا کیونکہ وہ زیادہ قوی ہے۔ اسی طرح دین اور وصیت میں دین مقدم کیا جائے گا کیونکہ دین کی ادائی فرض ہے اور وصیت ایک قسم کا تبرع یعنے نفل ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بَابٌ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الْأَقَارِبُ۔

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ۔

٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ

باب اگر کسی نے اپنے عزیزوں پر کوئی چیز وقف کی یا ان کیلئے وصیت کی تو کیا حکم ہے عزیزوں سے کون لوگ مراد ہونگے[1]

اور ثابت نے انسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال انھوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا (جو ابوطلحہ کے چچا کی اولاد تھے) اور محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا[3] مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے ثمامہ سے انہوں نے انسؓ سے ثابت کی طرح روائت کی اس میں یوں ہے اپنے قرابت کے محتاجوں کو دے انسؓ نے کہا تو ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا وہ مجھ سے زیادہ ابوطلحہ کے قریبی رشتے دار تھے اور حسان اور ابی کی قرابت ابوطلحہ سے یوں تھی کہ ابوطلحہ کا نام زید ہے وہ سہیل کے بیٹے وہ اسود کے وہ حرام کے وہ عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار کے اور حسان ثابت کے بیٹے وہ منذر کے وہ حرام کے تو دونوں حرام میں جاکر مل جاتے ہیں جو تیسرا دادا ہے تو حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار حسان اور ابوطلحہ کو ملا دیتا ہے اور ابی بن کعب چھٹی پشت میں یعنے عمرو بن مالک میں ابوطلحہ سے ملتے ہیں ابی کعب کے بیٹے وہ قیس کے وہ عبید کے وہ زید کے وہ معاویہ کے وہ عمرو بن مالک بن نجار کے تو عمرو بن مالک حسان اور ابوطلحہ اور ابی تینوں کو ملا دیتا ہے اور بعضوں[4] نے (امام ابویوسف، امام ابوحنیفہ کے شاگرد نے) کہا، عزیزوں کے لیے وصیت کرے تو جتنے مسلمان باپ، دادا گذرے ہیں وہ سب داخل ہوں گے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انسؓ سے سنا انھوں نے

[1] اس میں اختلاف ہے شافعیہ نے کہا ان میں وارث داخل نہ ہوں گے بعضوں نے کہا داخل ہونگے امام ابوحنیفہ نے کہا عزیزوں سے محرم ناطہ دار مراد ہونگے باپ کی طرف کے ہوں یا ماں کی طرف کے ۱۲ منہ [2] اسکو خود امام بخاری نے تفسیر سورہ آل عمران میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اسکو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ

سَمِعَ اَنَسًا رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ۔

بَابُ ۱۹ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَآءُ وَالْوَلَدُ فِي الْاَقَارِبِ۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَا

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا (جب انھوں نے اپنا باغ بیرحا، اللہ کی راہ میں دینا چاہا) میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دے ابوطلحہ نے کہا بہت خوب ایسا ہی کرونگا پھر ابوطلحہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کردیا اور ابن عباسؓ نے[1] کہا جب (سورہ شعرا کی) یہ آیت اُتری اور اپنے قریب کے ناطے والوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے خاندانوں بنی فہر بنی عدی کو پکارنے لگے (ان کو ڈرایا) اور ابوہریرہؓ نے کہا[2] جب یہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو (اللہ سے ڈرو)

باب کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہونگے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا جب سورہ شعراء کی یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اور اپنے نزدیک کے ناطے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا تو آپؐ نے یہ فرمایا کہ قریش کے لوگو![3] یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل) مول لے لو (بچا لو) میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آنے کا (یعنی اسکی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کرسکنے کا) عبدمناف کے بیٹو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا عباسؓ عبدالمطلب کے بیٹے میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آنے کا صفیہ میری پھوپھی میں اللہ کے سامنے تمھارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ فاطمہؓ بیٹا تو چاہے جو میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنے کا، ابوالیمان کے ساتھ اس حدیث کو اصبغ

---

[1] اسکو امام بخاری نے مناقب قریش اور تفسیر سورہ شعراء میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے کے باب میں وصل کیا ۱۲ منہ

[3] پہلے آپنے قریش کے کل لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپکی قوم کے لوگ تھے پھر عبد مناف اپنے چوتھے دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنے چچا اور پھوپھی یعنی دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنی اولاد کو اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ قرابت والوں میں عورتیں داخل ہیں کیونکہ حضرت صفیہ اپنی پھوپھی کو بھی آپنے مخاطب کیا اور بچے بھی کیونکہ حضرت فاطمہؓ بچہ تھیں اتنی کم سن بچی تھیں آپنے انکو بھی مخاطب فرمایا ۱۲ منہ۔

أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

نے بھی عبداللہ بن وہب سے انھوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا۔

بَابٌ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ

باب کیا وقف کرنے والا وقفی چیز سے کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے[۱]

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رض لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ۔

اور حضرت عمرؓ نے[۲] وقف میں یہ شرط لگائی کہ جو اسکا اہتمام کرے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور کبھی خود وقف کرنے والا بھی مہتمم ہوتا ہے کبھی دوسرا شخص اسی طرح شخص یا اونٹ یا اور کوئی چیز اللہ کی راہ میں وقف کر دے تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسے دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں گو ایسی شرط نہ کرے[۳]

۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (جسکا نام معلوم نہیں ہوا) دیکھا وہ ایک قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (پیدل چل رہا تھا) اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کی یا رسول اللہ وہ قربانی کا اونٹ ہے آپنے تیسری یا چوتھی بار یوں فرمایا ارے کم بخت سوار ہو جا۔

۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکے لیے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ یہ قربانی کا جانور (وقفی) ہے آپنے دوسری یا تیسری بار فرمایا کمبخت سوار ہو جا[۴]

---

[۱] البتہ اٹھا سکتا ہے جب اس چیز کو خود اپنے اوپر اور نیز دوسروں نیز وقف کر دیا ہو یا وقف میں ایسی شرط کر لی ہو یا اس میں سے ایک حصہ اپنے لیے خاص کر لیا ہو یا متولی کو کچھ دلایا ہو اور خود ہی متولی ہو قسطلانی نے کہا شافعیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اپنی ذات پر وقف کرنا باطل ہے ۱۲ منہ [۲] یہ اثر کتاب الشروط میں موصولاً گزر چکا ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حضرت عمرؓ نے اسمیں سے کھانے کی اجازت دی تو خود وقف کرنیوالے کو بھی اس میں سے کھانا یا کچھ فائدہ لینا درست ہوگا کس لیے کہ کبھی وقف کرنیوالا خود اس جائداد کا متولی ہوتا ہے ۱۲ منہ [۳] اسمیں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی چیز فقیروں پر وقف کی اور وقف کرنیوالا فقیر نہیں ہے تو اس کو فائدہ اٹھانا درست نہیں البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اسکی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے یہی مختار ہے ۱۲ [۴] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وقفی چیز سے خود وقف کرنیوالا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے جانور پر مکان کو بھی قیاس کر سکتے ہیں اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۲۱ اِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

لِاَنَّ عُمَرَ رضـ اَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ اَنْ وَّلِيَهٗ عُمَرُ اَوْ غَيْرُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِيْ اَقَارِبِهٖ وَعَمِّهٖ۔

باب اگر وقف کرنے والا مال وقف کو (اپنے ہی قبضے میں رکھے) دوسرے کے حوالے نہ کرے تو جائز ہے[۱]

کیونکہ حضرت عمرؓ نے کہا جو شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں کی کہ عمرؓ خود ولی ہوں یا اور کوئی[۲] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا میں مناسب سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دے انھوں نے کہا بہت خوب اور اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں کو بانٹ دیا۔

بَابٌ ۲۲ اِذَا قَالَ دَارِيْ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَآءِ اَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ اَوْ حَيْثُ اَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ حِيْنَ قَالَ اَحَبُّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَآءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَاَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

باب اگر کسی شخص نے یوں کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور فقیروں وغیرہ کا ذکر نہیں کیا، تو وقف جائز ہوا۔ اب اس کو اختیار ہے ناطے والوں کو دے، یا جن کو چاہے۔

کیونکہ جب ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا بہت پیارا مال بیرحاء ہے (ایک باغ) اور وہ اللہ کیلئے صدقہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکھا اور بعضے لوگ (شافعیہ) یہ کہتے ہیں وقف جب تک درست نہ ہوگا جب تک یہ بیان نہ کرے کن پر وقف کرتا ہوں اور یہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ ۲۳ اِذَا قَالَ اَرْضِيْ اَوْ بُسْتَانِيْ صَدَقَةٌ عَنْ اُمِّيْ فَهُوَ جَائِزٌ وَاِنْ لَّمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ۔

باب اگر کوئی یوں کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے، تو جائز ہوگا۔ گو یہ بیان نہ کرے کہ کن لوگوں پر صدقہ ہے۔

۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم نے انہوں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں ابن عباس رضؓ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ کی ماں مرگئیں

[۱] اسمیں اختلاف ہے جمہور علما کا یہی قول ہے مالکیہ اور ابن ابی لیلیٰ اور امام محمد کے نزدیک وقف اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جبتک واقف کو اپنے قبضے سے نکالکر دوسرے کے قبضے میں نہ دے جمہور کی دلیل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے افعال ہیں ان سبھوں نے اپنے اوقاف کو اپنے ہی قبضے میں رکھا تھا اسکا نفع خیرات کے کاموں میں صرف کرتے ۱۲ منہ [۲] تو معلوم ہوا حضرت عمرؓ خود بھی ولی رہ سکتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جب عمر ولی ہو سکے تو انکو اس میں سے کھانا بھی درست ہوگا اور باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ [۳] حدیث بھی اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا۔

بَابٌ ۲۴ اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهٖ اَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ اَوْ دَوَابِّهٖ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

بَابٌ ۲۵ مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهٖ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ۔

وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ

(عمرہ بنت مسعودؓ) وہ اسوقت موجود نہ تھے[1] جب آئے تو انھوں نے کہا یارسول اللہ میری ماں گذر گئیں میں مرتے وقت موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو ان کو ثواب پہنچے گا آپ نے فرمایا ہاں سعد نے کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف[2] انکی طرف سے صدقہ ہے۔

باب اگر کسی نے اپنی کوئی چیز یا لونڈی غلام یا جانور صدقہ یا وقف کردیا تو جائز ہے[3]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا ہم سے لیث نے انھوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی ان کے باپ عبداللہ بن کعب نے بیان کیا میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے یارسول اللہ اللہ نے جو میری توبہ قبول کی[4] اس کی خوشی میں سارا مال اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دے یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا میں نے عرض کیا بہت خوب میں خیبر میں اپنا حصہ رہنے دیتا ہوں[5]۔

باب اگر صدقہ کے لئے کسی کو وکیل کرے، اور وکیل اس کا صدقہ پھیر دے۔

اور اسمٰعیل (بن جعفر یا ابن ابی اویس) نے کہا مجھ کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں انس نے یہ روایت کی جب یہ آیت (سورہ آل عمران کی) اتری تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اسکو خرچ نہ کرو تو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس

---

[1] غزوہ دومۃ الجندل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہوئے تھے ۱۲ منہ [2] مخراف اس باغ کا نام تھا یا مخراف کا معنی بہت میوہ دار [3] مطلب یہ ہے کہ مال منقولہ یا مشترک کا بھی وقف درست ہے امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ [4] یہ کعب بن مالکؓ وہ شخص ہیں جو اپنے دو ساتھیوں سمیت جنگ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں نکلے تھے ایک مدت تک ان پر عتاب رہا آخر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی اس کا مفصل قصہ کتاب المغازی میں آئے گا ۱۲ منہ [5] وہ خیرات نہیں کرتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سارا مال خیرات کر دینا مکروہ ہے اور مال منقولہ کا وقف کرنا بھی جائز ہے ۱۲ منہ۔

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَمْوَالِ اِلَيَّ بَيْرُحَآءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا فَهِيَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُوْ بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ فَضَعْهَا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ يَا اَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ اِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ اُبَيٌّ وَّحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهٗ مِنْهُ مِنْ مُّعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ تَبِيْعُ صَدَقَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَلَا اَبِيْعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِيْ جَدِيْلَةَ الَّذِيْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ۔

وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اس کو خرچ نہ کرو تو ابو طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہو اسکو خرچ نہ کرو اور میرے جتنے مال ہیں ان سب میں بیرحا مجھ کو زیادہ پیارا ہے بیرحا ایک باغ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے وہاں سایہ میں بیٹھا کرتے وہاں کا پانی پیا کرتے خیر ابو طلحہؓ نے کہا یہ بیرحا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں صدقہ ہے اس کے ثواب کی اور ذخیرہ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپؐ جہاں مناسب جانیے اس کو خرچ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑا فائدہ دینے والا مال ہے (آخرت میں بڑا ثواب دیگا) یہ مال ہم نے قبول کیا اور پھر تجھ کو پھیر دیا[۱] تو اپنے ناطے والوں کو دے ڈال ابو طلحہؓ نے وہ باغ اپنے ناطے والوں کو دے دیا انسؓ نے کہا ان میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت بھی تھے حسان نے معاویہ کی خلافت میں اپنا حصہ ان کے ہاتھ بیچ ڈالا لوگوں نے کہا تم ابو طلحہؓ کا صدقہ بیچتے ہو انھوں نے جواب دیا میں کھجور کا ایک صاع روپیوں کے ایک صاع کے بدل بیچتا ہوں[۲] انسؓ نے کہا یہ باغ بنی جدیلہ کے محل کے پاس تھا جس کو معاویہ نے (بطور قلعہ کے) بنایا تھا۔

بَابُ ۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا جب وارثوں کو مال بانٹتے وقت ناطے والے اور یتیم اور مسکین آجائیں تو انکو بھی (ترکے میں سے) کچھ چٹا دو[۳]۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُو النُّعْمَانِ

ہم سے محمد بن فضل ابو النعمان نے کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ابو طلحہؓ نے صدقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وکیل کیا تھا آپ نے ان کا صدقہ لے کر پھر واپس کر دیا ۱۲ منہ [۲] یعنی ایسی قسمت پھر کہاں ملے گی گویا کھجور چاندی کے ہم وزن بک رہی ہے کہتے ہیں صرف حسان کا حصہ اس باغ میں معاویہ نے ایک لاکھ درہم کو خریدا چونکہ ابو طلحہؓ نے یہ باغ معین لوگوں پر وقف کیا تھا لہٰذا ان کو اپنا حصہ بیچنا درست ہوا بعضوں نے کہا ابو طلحہ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر ان کو احتیاج ہو تو بیچ سکتے ہیں ورنہ مال وقف کی بیع درست نہیں ۱۲ منہ [۳] اور اگر چٹانا نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر نرمی سے ٹال دو جو لوگ خود وارث ہوں ان کو تو یتیم اور مسکین اور دور کے ناطے والوں کو جو وارث نہیں ہیں تقسیم کے وقت کچھ دینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں جیسے وارث کا ولی اس کو یہ حکم تھا کہ نرمی سے انکو جواب دے دو یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس صدقہ کا وجوب جاتا رہا اور یہ آیت منسوخ ہو گئی بعضوں نے کہا اب بھی یہ حکم باقی ہے اور یہ آیت منسوخ نہیں ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ۔

ابوبشر جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہو گئی (میراث کی آیت سے) قسم خدا کی یہ منسوخ نہیں ہوئی یہ کن لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں سستی کی ترکے کے لینے والے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو خود وارث ہو اسکو تو چٹانے کا حکم ہے دوسرا جو خود وارث نہیں اس کو نرمی سے جواب دینے کا حکم ہے۔ وہ یوں کہے میاں میں تم کو دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔

بَابٌ ۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُتَوَفّٰى فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

باب جو شخص ناگہانی موت مر جائے اسکی طرف سے خیرات کرنا مستحب ہے اور میت کی نذر پوری کرنا

۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے کہا یا رسول اللہ میری ماں (عمرہ) ناگہانی موت سے مر گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ (ناگہانی نہ مرتی) بات کر سکتی تو ضرور کچھ خیرات کرتی کیا میں اسکی طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے خیرات کر لے۔[1]

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ سعد بن عبادہ (خزرج کے سردار) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہنے لگے یا رسول اللہ میری ماں گذر گئی اسکے ذمہ ایک نذر تھی آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر دے۔

بَابٌ ۲۸ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

باب وقف اور صدقہ پر گواہ کرنا

۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے دوسری روایت میں ہے سعد نے پوچھا کون سی خیرات افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا اس کو امام نسائی نے نکالا ۱۲ منہ۔

قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلٰی اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَی ابْنِ
عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ
اَخَا بَنِیْ سَاعِدَةَ تُوُفِّیَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ
فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ
یَنْفَعُهَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِیَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَیْهَا

بَاب ۲۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاٰتُوا الْیَتٰمٰی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ

وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰی اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا
كَبِیْرًا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ۔

۳۵ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ
الزُّهْرِیِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ
اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رض وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا
فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
قَالَتْ عَائِشَةُ هِیَ الْیَتِیْمَةُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا
فَیَرْغَبُ فِیْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَیُرِیْدُ اَنْ
یَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰی مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ
نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِیْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ
وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ
عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

دی انکو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلیٰ بن مسلم نے خبر دی انھوں نے عکرمہ سے
سُنا جو ابن عباس کے غلام تھے وہ کہتے تھے ہم کو ابن عباسؓ نے خبر دی کہ
سعد بن عبادہ جو بنی سعدہ میں سے تھے[۱] انکی ماں اسوقت مرگئیں جب وہ
گھر میں نہ تھے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول
اللہ میری ماں مرگئی میں اس وقت موجود نہ تھا اگر میں کچھ اسکی طرف سے
خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا (ثواب پہنچے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں سعد
نے کہا تو میں آپکو گواہ کرتا ہوں میرا باغ مخراف اسکی طرف سے صدقہ ہے[۲]۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کا مال انکو دے دو اور ستھرے مال کے بدل گندہ مال مت لو[۳]

اور انکا مال اپنے مال میں گڈمڈ کرکے مت چکھو یہ بڑا گناہ ہے اور جو
تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو (دوسری) عورتیں جو تم
کو بھلی لگیں ان سے نکاح کرلو۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے
زہری سے انھوں نے کہا عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے انھوں نے حضرت
عائشہؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا جو تم کو ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف
نہ کرسکو گے تو نکاح کرو دوسری عورتیں جو تم کو بھلی لگیں حضرت عائشہؓ نے
کہا یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اسکی خوبصورتی اور مالداری
دیکھ کر اسکو نکاح میں لانا چاہے مگر اس مہر سے کم پر جو ویسی لڑکیوں کا ہونا
چاہیے تو ایسی حالت میں اس کو نکاح کرنا منع ہوا جب تک پورا مہر
انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے اور دوسری غیر عورتیں نکاح کرنے کا حکم
ہوا حضرت عائشہؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد پھر لوگوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تب اسی
سورۂ نساء کی دوسری آیت اتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ

[۱] بنی ساعدہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے ۱۲ منہ [۲] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے وقف اور صدقہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی اپنی خراب چیز یتیم
کے مال میں شریک کردی اچھی چیز لے لی ایسا نہ کرو کیونکہ یتیم کے مال تمہارے لیے حرام اور گندے ہے۔ اور تمہاری چیز گو خراب ہو مگر حلال اور ستھری ہے ۱۲ منہ۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِي هٰذِهِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

بَابُ ۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِيبًا لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا حَسِيبًا يَعْنِي كَافِيًا۔

بَابُ ۳۱ وَمَا لِلْوَصِيِّ أَنْ يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ۔

۳۶- حَدَّثَنَا هٰرُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ

یفتیکم فیہن حضرت عائشہؓ نے کہا جو اللہ نے اس آیت میں بیان کر دیا کہ اگر یتیم لڑکی خوبصورت مالدار ہو اور لوگ اس سے نکاح کرنا چاہیں اور ویسی لڑکی کا پورا مہر نہ دیں تو جیسے اگر یہ لڑکی خوبصورت اور مالدار نہ ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے دوسری عورت سے نکاح کرتے ویسی ہی جب وہ خوب صورت اور مالدار ہے اور اس کا پورا مہر نہیں دیتے تو بھی اسکو چھوڑ دیں۔ البتہ جب انصاف سے اس کا پورا مہر اور پورا حق ادا کریں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں

باب اللہ تعالیٰ (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا یتیموں کو آزماؤ جب وہ جوان ہو جائیں اور تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال انکے سپرد کر دو اور انکے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ جو شخص خود مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق ان میں سے کھا سکتا ہے پھر جب تم یتیموں کے مال انکے حوالے کرو تو گواہ کر لو اور بس ہے حساب لینے والا ماں باپ اور ناطے والے جو مال چھوڑ مریں گے اس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصہ ہے تھوڑا مال ہو یا بہت (ہر حال میں شرع کے موافق) حصہ مقرر ہے۔ حسیبا کے معنی کافی [2]

باب وصی کو یتیم کے مال میں تجارت اور محنت کرنا درست اور اپنی محنت کے موافق اسمیں سے کھا سکتا ہے

ہم سے ہارون بن اشعث نے بیان کیا کہا ہم سے ابو سعید نے جو بنی ہاشم کا غلام تھا کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے ایک مال (زمین) کو وقف کر دیا اس کا نام ثمغ

۱ اس میں سے کچھ نہ کھائے اللہ اسکی خبر گیری کرے ۱۲ ۲ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ ترکے میں صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے عورتوں کا کوئی حصہ نہیں ملتا تھا اللہ نے یہ بری رسم باطل کر دی اور عورت مرد سب کا حصہ مقرر کر دیا ۱۲ منہ۔

ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ۔

وہاں کھجور کا باغ تھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عمدہ مال حاصل کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ صدقہ کر دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل مال کو صدقہ کر دے نہ وہ بکے نہ ہبہ ہو سکے نہ میراث ہو، البتہ اس کا میوہ (اللہ کی راہ میں) خرچ ہو خیر حضرت عمرؓ نے اسکو صدقہ کر دیا اسطرح پر کہ اسکی آمدنی مجاہدین اور بردوں کے آزاد کرانے اور محتاجوں اور مہمانوں کی خدمت اور مسافروں اور ناطے والوں میں صرف کی جائے اور جو کوئی اسکا اہتمام کرے اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے [۱] اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے مگر دولت نہ جوڑے۔

۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے باپ عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا (سورہ نساء کی) یہ آیت جو مالدار ہو وہ تو (یتیم کے مال سے) بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں اتری ہے جب وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اسکے مال سے لے سکتا ہے۔

بَابٌ ۳۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا کہ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں ضرور دہکتی آگ میں دھکیلے جائیں گے

۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبٰو وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید مدنی سے انہوں نے ابوغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق مارنا، سود کھانا، یتیم کا مال اڑا جانا)

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو حدیث میں وقف کا ذکر ہے مگر یتیم کے مال کو اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ۔

وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

بَابُ ۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْشَآءَ اللهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَأَعْنَتَكُمْ لَأَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ وَعَنَتْ خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى أَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ أَحَبَّ الْأَشْيَآءِ إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ أَنْ يَّجْتَمِعَ إِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ فَيَنْظُرُ وَالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْيَتٰمٰى قَرَأَ وَاللهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلٰى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ۔

کافروں سے مقابلہ کے دن بھاگنا، پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اے پیغمبر تجھ سے یتیموں کے باب میں پوچھتے ہیں کہدے (جہانتک ہوسکے) انکا سنوارنا اچھا ہے اگر ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارتا ہے اگر اللہ چاہے تو تم کو مشکل میں پھانس دے یعنی تکلیف اور تنگی میں ڈال دے اسی سے (سورۂ طٰہٰ میں) ہے عنت یعنی جھک گئے منہ اس خدا کیلئے جو زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا امام بخاری کہتے ہیں اور سلیمان بن حرب نے[۵۱] ہم سے کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا انھوں نے ایوب سے انھوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کو کوئی وصی بناتا تو وہ کبھی انکار نہ کرتے[۵۲] اور محمد بن سیرین (تابعی) کو یہ بہت پسند تھا[۵۳] کہ یتیم کے مال کا بندوبست کرنے کے لیے اس کے ولی اور خیر خواہ لوگ جمع ہوں اور جو بات اس کے لئے مفید ہو سوچیں اور طاؤس بن کیسان (تابعی) سے[۵۴] جب کوئی یتیموں کے مقدمہ میں کچھ پوچھتا تو وہ (سورہ بقرہ کی) یہ آیت پڑھتے اور اللہ جانتا ہے کون بگاڑتا ہے کون سنوارنا چاہتا ہے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا[۵۵] یتیم چھوٹا ہو یا بڑا اس کا ولی اس کے حصے میں سے جیسے اسکے لائق ہے ویسا اس پر خرچ کرے۔

---

[۵۱] یہ حدیث موصول ہے معلق نہیں ہے کیونکہ سلیمان بن حرب امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور تعجب ہے عینی سے کہ انہوں نے حافظ صاحب پر یہ اعتراض جمایا کہ اس حدیث کا موصول ہونا کسی لفظ سے نہیں پایا جاتا حالانکہ اس میں صاف قال لنا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے سلیمان سے سنا اور یہ امام بخاری کی کمال احتیاط ہے کہ انہوں نے ایسے مقاموں میں حدثنا یا اخبرنا نہیں کہا کیونکہ سلیمان نے امام بخاری کو یہ روایت بطور تحدیث کے نہ سنائی ہوگی بلکہ وہ کسی اور سے مخاطب ہوں گے اور امام بخاری نے سن لی ہوگی ۱۲ منہ [۵۲] کیونکہ یتیموں کی خبرگیری اور پرورش کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اسی طرح کسی مسلمان کا وصی بن جانا اس کے مرنے کے بعد اسکی جائداد کا اہتمام کرنا کہ غیر مستحق لوگ اس کو نہ اڑا دیں ۱۲ منہ [۵۳] یہ اثر موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [۵۴] اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۵] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا چھوٹے بڑے سے مطلب یہ ہے کہ کوئی یتیم غریب اور ادنیٰ خاندان کا ہوتا ہے کوئی شریف اور امیر اور بڑے خاندان کا تو جیسا جس کے لائق ہو ویسا ہی اس پر خرچ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ الحمد للہ رب العالمین۔

بَابٌ ۳۴ اِسْتِخْدَامِ الْيَتِيْمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ اِذَا كَانَ صَلَاحًا لَّهٗ وَنَظَرِ الْاُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيْمِ۔

باب یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا جس میں اس کی بھلائی ہو اور ماں اور ماں کے خاوند (سوتیلے باپ) کا یتیم پر نظر ڈالنا (اسکی بھلائی کی تدبیر کرنا گو وہ وصی نہ ہوں)

۳۹ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَاَخَذَ اَبُوْطَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے پاس کوئی بھی خدمت گار نہ تھا ابوطلحہ (جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے) انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرتؐ پاس لے گئے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسؓ ایک سمجھدار چھوکرا ہے وہ آپؐ کی خدمت میں رہے گا۔ انسؓ کہتے ہیں پھر میں سفر اور حضر دونوں میں آپکی خدمت کرتا رہا آپؐ نے (دس برس کی مدت میں) کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام ایسا کیوں کیا جب میں کوئی کام کر چکا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لیے یوں نہیں فرمایا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا[1]۔

بَابٌ ۳۵ اِذَا وَقَفَ اَرْضًا وَّلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُوْدَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ۔

باب اگر کسی نے ایک زمین وقف کی (جو مشہور اور معلوم ہے) اس کی حدیں بیان نہیں کیں تو یہ جائز ہوگا اسی طرح ایسی زمین کا صدقہ دینا۔

۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبَّ مَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں مال یعنی کھجور کے درخت رکھتے تھے ان سب باغوں میں انکو بیر حا باغ بہت پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر اس میں جایا کرتے

[1] اللہ اکبر اس حسن اخلاق کا کوئی ٹھکانا ہے بجز پیغمبر کے اور کس سے اتنی نفس کشی نہیں ہو سکتی آدمی کا کبھی نہ کبھی اپنے خدمتگار پر غصہ آہی جاتا ہے اور سخت کلام نکال بیٹھتا ہے۔ انسؓ کی بھی دانائی اور عقلمندی نکلتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مرضی شناس تھے کہ کوئی کام ایسا نہ کرتے جس سے آپ غصے ہوں۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے لیکن ماں کا یتیم پر نظر ڈالنا اس سے نکلتا ہے کہ ابوطلحہ آخر ام سلیم انسؓ کی والدہ سے پوچھ کر انہی کے صلاح اور مشورے سے انس کو آپ پاس لائے ہوں گے۔

يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَائِحٌ۔

وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے انسؓ نے کہا پھر جب (سورہ آل عمران) کی یہ آیت اتری تم کو نیکی کا درجہ اس وقت نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہے اس کو خرچ نہ کرو تو ابوطلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ اللہ یوں فرماتا ہے تم کو نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں ملنے کا جب تک جو مال تم کو پیارا ہے۔ اس کو (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو اور میرے پاس جتنے مال ہیں ان سب میں بیرحاء مجھ کو بہت پیارا ہے اس کو میں اللہ کی راہ میں صدقہ دیتا ہوں مجھے امید ہے اللہ پاس اس کا ثواب اور ذخیرہ ملنے کی اس لیے آپ جہاں مناسب جانیں اس باغ کو خرچ کریں آپ نے فرمایا شاباش یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے یا بڑا چلتا ہوا مال ہے[1] یہ شک عبدالرحمٰن بن مسلمہ ساوی کو ہوئے ذکر رابح فرمایا یا رائح) اور میں نے تیرا کہنا سنا میں مناسب جانتا ہوں تو یہ باغ اپنے ناطے والوں کو بانٹ دے ابوطلحہ نے عرض کیا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے فرزندوں میں تقسیم کر دیا اسمٰعیل بن ابی اور عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک سے رائح روایت کیا ہے[2]

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی ہم سے زکریا بن اسحاق نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرو بن دینار نے انھوں نے عکرمہؓ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مر گئی ہے اگر میں اسکی طرف سے کچھ خیرات کروں تو اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا میرا ایک باغ ہے پر میوہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں اسکی طرف سے میں نے وہ صدقہ کر دیا۔

بَابٌ ۳۶ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ۔

باب اگر کئی آدمیوں نے اپنی مشترک زمین جو مشاع تھی، (تقسیم نہیں ہوئی تھی) وقف کر دی تو جائز ہے

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے

[1] یعنی ہر کوئی ایسے مال کا طلب گار رہے ۱۲ منہ [2] انھوں نے شک نہیں کی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ ابوطلحہ نے بیرحاء کو صدقہ کر دیا اس کے حدود بیان نہیں کیے کیونکہ بیرحا باغ مشہور اور معروف تھا ہر کوئی اس کو جانتا تھا اگر ایسی زمین کو صدقہ یا وقف کرے جو مشہور اور معروف نہ ہو تب تو اسکی حدود بیان کرنا ضروری ہیں ۱۲ منہ [3] انصار کا ایک قبیلہ ہے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ۔

أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ۔

ابی التیاح (یزید بن حمید) انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ میں) مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول کرلو انہوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے [۱]

بَابُ ۳۷ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ۔

باب وقف کی سند کیونکر لکھی جائے۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی (اس کا نام ثمغ تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ایک زمین میرے ہاتھ آئی ہے ایسا عمدہ مال کبھی مجھ کو نہیں ملا آپ اس کے باب میں کیا مشورہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا تو چاہے تو اصل جائداد کو روک رکھ [۲] اور اس کا فائدہ خیرات کر حضرت عمرؓ نے اسی طرح اس زمین کو صدقہ کیا ان شرطوں پر کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے نہ ہبہ نہ ترکہ میں کسی کو ملے اس کی آمدنی محتاجوں اور رشتہ داروں اور بردوں کے چھڑانے اور مجاہدین اور مہمانوں اور مسافروں میں خرچ کی جائے جو کوئی اس کا اہتمام کرے وہ اس میں سے دستور کے موافق کھا سکتا ہے یا کسی دوست کو کھلا سکتا ہے بشرطیکہ وہ دولت نہ جوڑے [۳]

بَابُ ۳۸ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ۔

باب مال دار اور محتاج اور مہمان سب پر وقف کر سکتا ہے۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے

---

[۱] گویا بنی نجار نے اپنی مشترک مشاع زمین مسجد کے لیے وقف کر دی تو باب کا مطلب نکل آیا لیکن ابن سعد نے طبقات میں واقدی سے یوں روایت کی ہے کہ آپ نے یہ زمین دس دینار کی خریدی اور ابوبکر صدیق نے یہ قیمت ادا کی اس صورت میں بھی باب کا مطلب نکل آئے گا اس طرح سے کہ پہلے بنی نجار نے اسکو وقف کرنا چاہا اور آپ نے ان پر انکار نہ کیا۔ واقدی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے قیمت اس لیے دی کہ دو یتیم بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا ۱۲ منہ [۲] یعنی اصل جائداد کو نہ بیع یا ہبہ نہ کر سکے اسی کو وقف کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے وقف کی یہ شرطیں لکھوا دیں مگر امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جسکو ابو داؤد نے نکالا اس میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ شرطیں معیقیب کے قلم سے لکھوا دیں ۱۲ منہ۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رض وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالضَّيْفِ ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک جائداد ہاتھ آئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس کو تصدق (وقف) کر دے حضرت عمرؓ نے اس کو محتاجوں اور مسکینوں اور ناطے والوں؎ اور مہمانوں پر صدقہ (وقف) کر دیا۔

بَابُ ۳۹ وَقْفِ الْاَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

باب مسجد کے لئے زمین کا وقف کرنا

۴۵ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا میں نے اپنے باپ (عبدالوارث) سے سنا کہا ہم سے ابوالتیاح نے بیان کیا مجھ سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا تم اپنے اس باغ کا مجھ سے مول چکا لو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو اللہ ہی سے اس کا مول لیں گے۔

بَابُ ۴۰ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوْضِ وَالصَّامِتِ ۔

باب جانور اور گھوڑے اور سامان اور نقد چاندی سونا وقف کرنا

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْمَنْ جَعَلَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدَفَعَهَا اِلٰى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتَّجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ هَلْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذٰلِكَ الْاَلْفِ شَيْئًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِيْنِ قَالَ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا

زہری نے کہا اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں اور اپنے ایک غلام کو جو سوداگری کرتا تھا دیں ان کا فائدہ محتاجوں اور ناطے والوں کیلئے تصدق کیا کیا وہ شخص اشرفیوں میں سے کھا سکتا ہے گو اس نے اس نفع کو محتاجوں پر تصدق نہ کیا ہو جب بھی اس میں سے نہیں کھا سکتا؎

۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ایک گھوڑا دے ڈالا یہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمرؓ نے دیا تھا اس لیے کہ آپ جہاد میں کسی کو اس پر

---

۵۱ ان میں مالدار اور نادار سب آگئے تو باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ ۵۲ کیونکہ جب وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گویا صدقہ کر دیں اب صدقے کا مال اپنے خرچ میں کیونکر لا سکتا ہے اس اثر کو ابن وہب نے اپنی موطا میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

فَأُخْبِرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيعُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ۔

سوار کریں پھر حضرت عمرؓ کو خبر لگی کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا اس نے اسکو بازار بیچنے کے لیے کھڑا کیا ہے حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مول لینے کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا اس کو ہرگز مول نہ لے اور اپنا صدقہ نہ لوٹا[1]۔

بَابُ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

باب جو شخص وقفی جائداد کا اہتمام کرے وہ اپنی اُجرت اس میں سے لے سکتا ہے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ میرے وارث ہیں وہ روپیہ اشرفی اگر میں چھوڑ جاؤں وہ میری بیبیوں کا خرچ اور جائیداد کا اہتمام کرنے والے کا خرچ نکالنے کے بعد صدقہ ہے[2]

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مَنْ وَلِيَهُ وَيُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی جو کوئی اس جائداد کا بندوبست کرے وہ خود بھی کھا سکتا ہے اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے پر دولت نہ جوڑے۔

بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ۔

باب اگر کسی شخص نے کنواں وقف کیا اور یہ شرط لگائی کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے گا اس میں سے پانی لیگا یا زمین وقف کی اور دوسروں کی طرح خود بھی اس سے فائدہ لینے کی شرط کر لی تو یہ درست ہے

وَأَوْقَفَ أَنَسٌ دَارًا فَكَانَ إِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا

اور انس بن مالکؓ نے مدینہ میں ایک گھر وقف کیا تھا جب مدینہ آتے

---

[1] گو حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے اس لیے یہ قیاس صحیح نہیں اب یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا اس لیے صحیح نہیں ہو سکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھوڑا ملا تھا اسکو بیچنے کے لیے بازار میں کیونکر کھڑا کر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ جو کوئی وقفی جائداد کا انتظام کرے اس کا متولی ہو وہ اپنی محنت کا واجبی معاوضہ جائیداد میں سے دلا پانے کا مستحق ہوگا ۱۲ منہ [3] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ
مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ
بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ
وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيْبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰى
لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ
عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ
اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمٰنَ رض
حَيْثُ حُوْصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ
اَنْشُدُكُمْ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ
رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ
الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا
قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِيْ وَقْفِهٖ لَا جُنَاحَ عَلٰى
مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْ يَلِيْهِ الْوَاقِفُ
وَغَيْرُهٗ فَهُوَ وَاسِعٌ لِّكُلٍّ ۔

تو اس میں اترتے اور زبیر بن عوامؓ نے اپنے گھروں کو[۱] وقف کر دیا تھا ان
کی جس بیٹی کو طلاق دیا جاتا تو کہتے اس میں رہ مگر خراب نہ کر نہ تیرا کوئی نقصان
کرا اور جو خاوند والی بیٹی ہوتی اس کو وہاں رہنے کا حق نہیں اور ابن عمر نے[۲]
اپنے باپ عمرؓ کے گھر رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا اور عبدان
نے کہا[۳] مجھ سے میرے باپ عثمان نے بیان کیا انہوں نے شعبہ سے
انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو عبدالرحمن سے جب حضرت
عثمانؓ کو مصر کے باغیوں نے گھیر لیا تو وہ بالاخانے پر برآمد ہوئے اور
ان (مردود باغیوں) سے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں نہیں میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا
تم نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مدینہ میں
مسلمانوں کو پانی کی تنگی تھی) جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اس کو بہشت
ملے گی میں نے اس کو کھود دیا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی
جیش عسرۃ کا سامان کر دے[۴] وہ بہشتی ہے میں نے اس کا سامان کر دیا.
ابو عبدالرحمن نے کہا یہ سن کر صحابہؓ نے[۵] ان کی تصدیق کی اور حضرت عمرؓ
نے اپنی وقفی جائیداد[۶] کے لیے کہا جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس
میں سے کھا سکتا ہے اور خود وقف کرنے والا منتظم ہوتا ہے کبھی کوئی اور
ہر ایک کے لیے یہ جائز ہے ۔

[۱] اسکو دارمی نے اپنی مسند میں وصل کیا خاوند والی بیٹی کو اس میں رہنے کی اس لیے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر رہ سکتی ہے یہ اثر ترجمہ باب سے اس طرح مطابق ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ان کی کنواری بھی ہوگی اور صحبت سے پہلے اسکو طلاق دیا گیا ہوگا تو اس کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا وہاں رہنا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن سعید نے وصل کیا یہ وہ گھر تھا جس کو حضرت عمرؓ وقف کر گئے تھے تو اثر ترجمہ باب کے مطابق ہوگیا ۱۲ منہ [۳] عبدان امام بخاری کے شیخ تھے تو یہ تعلیق نہ ہوگی اور دارقطنی اور اسمٰعیلی نے اس کو وصل بھی کیا ہے دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں خرید کر کے وقف کر دیا کھدانا مذکور نہیں ہے لیکن شاید حضرت عثمانؓ نے اس کو کچھ وسیع کرنے کے لیے کھدوایا بھی ہو یہ روایت لا کر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا ڈول اس میں ڈالے اس کو بہشت میں اس سے بھی عمدہ کنواں ملے گا نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں بیس ہزار پچیس ہزار کو خریدا ۱۲ منہ [۴] جیش عسرہ یعنی تنگی کا لشکر مراد وہ لشکر ہے جو جنگ تبوک میں آپ کے ساتھ گیا تھا اس جنگ کا سامان مسلمانوں کے پاس بالکل نہ تھا حضرت عثمانؓ آنحضرت کے اس ارشاد پر سب سامان اپنی ذات سے فراہم کر دیا سبحان اللہ رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [۵] یعنی گواہی دی کہ حضرت عثمان سچ کہتے ہیں حضرت علیؓ اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص نے تصدیق کی تھی ۱۲ منہ [۶] یہ اثر اوپر گزر چکا ہے ۔ ۱۲ منہ ۔

بَابٌ ۴۳ اِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ۔

۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوْا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ۔

بَابٌ ۴۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللهِ اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا فَاٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَا اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللهَ وَاسْمَعُوْا وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ

باب اگر وقف کرنے والا یوں کہے ہم اسکی قیمت اللہ ہی سے لیں گے، تو وقف درست ہو جائے گا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے ٹھہرا لو انہوں نے کہا ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے۔

باب (سورہ مائدہ میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانو جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو آپس کی گواہی مصیبت کے وقت تم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے یا عزیزوں میں سے دو معتبر شخصوں کی ہونا چاہئے یا اگر تم سفر میں ہو وہاں موت۔، کی مصیبت آن پڑے تو غیر ہی یعنی کافر یا جن سے قرابت نہ ہو دو شخص سہی (میت کے وارث تو) ان دونوں گواہوں کو عصر کی نماز کے بعد تم روک لو اگر تم کو (ان کے سچا ہونے میں شبہ ہو) تو وہ اللہ کی قسم کھائیں ہم اس گواہی کے بدل دنیا کمانا نہیں چاہتے جس کیلئے گواہی دیں وہ اپنا رشتہ دار ہو اور نہ ہم خدا واسطے گواہی چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم خدا کے قصور وار ہیں پھر اگر معلوم ہو واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے تو دوسرے وہ دو گواہ کھڑے ہوں جو میت کے نزدیک کے رشتہ دار ہوں (یا جن کو میت کے دو نزدیک کے رشتہ داروں نے گواہی کے لائق سمجھا ہو) وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں ہماری گواہی پہلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور ہم نے کوئی ناحق بات نہیں کہی ایسا کیا ہو تو بیشک ہم گنہگار یہ تدبیر ایسی ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی زیادہ امید پڑتی ہے یا اتنا تو ضرور ہو گا کہ وصی یا گواہوں کو ڈر رہے گا ایسا نہ ہو انکے قسم کھانے کے بعد پھر وارثوں کو قسم دی جائے اور اللہ سے ڈرتے رہو اسکا حکم سنو اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا امام بخاری نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے انہوں نے محمد بن ابی قاسم سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے

بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ ابْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بنی سہم کا[1] ایک شخص تمیم داری[2] اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا وہ ایسے ملک میں جاکر مرگیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا یہ دونوں شخص اسکا متروکہ لے کر مدینہ میں آئے اس کے اسباب میں چاندی کا ایک گلاس گم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی (انھوں نے قسم کھالی) پھر ایسا ہوا وہ گلاس مکہ میں ملا جن کے پاس ملا انہوں نے کہا ہم نے یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اسوقت میت کے دو عزیز (عمرو بن عاص اور مطلب) کھڑے ہوئے انہوں نے قسم کھائی ہماری گواہی تمیم اور عدی کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے یہ گلاس میت ہی کا ہے ابن عباس نے کہا انہی کے باب میں یہ آیت اتری (جو اوپر گذری) یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اخیر آیت تک۔

بَابٌ ۴۵ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ.

باب وصی میت پر جو قرضہ ہو وہ ادا کرسکتا ہے گو دوسرے وارث حاضر نہ ہوں

۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ

ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق سے انہوں نے کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن ابومعاویہ نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے کہا کہ عامر شعبی نے بیان کیا مجھ سے جابرؓ بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا انکے باپ احد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور چھ بیٹیاں اور قرضہ چھوڑ گئے خیر جب انکے باغ کی کھجور کاٹنے کا وقت آپہنچا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ سے عرض کیا یارسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ میرے والد احد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور بہت سا قرضہ اپنے پر چھوڑ گئے ہیں میں یہ چاہتا ہوں (آپ تشریف لائیں) قرضخواہ آپ کو دیکھیں (شائد کچھ قرض میں تخفیف کریں) آپ نے فرمایا اچھا جا اور ہر قسم کی کھجور الگ الگ ڈھیر کریں گیا ایسا ہی کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے گیا، قرض خواہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اور بھڑک گئے لگے اسی وقت اور زیادہ تقاضا کرنے

[1] بنی سہم ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام بزیل تھا یا بدیل ۱۲ منہ [2] تمیم داری مسلمان تھے مشہور ہیں اور عدی بن بداء نصرانی تھا ۱۲ منہ [3] یہ شک امام بخاری کو ہوئی ۱۲ منہ

اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً۔

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ۴۶ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ

جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا (اور میری پریشانی) تو آپ سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھرے پھر اس پر بیٹھ گئے فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا اور ماپ ماپ کر اس میں سے دینا شروع کیا اللہ نے میرے والد کا کل قرضہ ادا کرا دیا اور میں تو قسم خدا کی اس پر راضی تھا کہ اللہ میرے باپ پر کا قرضہ ادا کرے چاہے میں اپنی بہنوں پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاؤں لیکن جتنے ڈھیر وہاں تھے سب بچ گئے خدا کی قسم اور میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے وہ ایسا ہی رہا کہ جیسے ایک کھجور بھی اسکی کم نہ ہوئی [۱]۔

کتاب: جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان!

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں) فرمایا اللہ نے مسلمانوں سے انکی جان اور مال خرید لیے ہیں جنت کے بدل وہ اللہ کی راہ میں (کافروں) لڑتے ہیں مارتے ہیں مارے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے توراۃ انجیل قرآن (تینوں کتابوں) میں [۲] اور اللہ سے بڑھکر کون قول کا پکا ہے اسے مسلمانوں یہ جو تم نے بیچ کھوچ کی ہے اسکی خوشی مناؤ اخیر آیت وبشر المومنین تک ابن عباس نے کہا اس آیت میں اللہ کی حدود سے اس کے احکام کی اطاعت مراد ہے [۳]۔

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے کہا میں نے ولید بن عیزار سے سنا

---

[۱] جابرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلیے لے گئے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ نرمی کریں گے وہ اور زیادہ پیچھے پڑے کہ ہمارا سب قرضہ ادا کرو انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابر پاس تشریف لائے ہیں تو اگر جابر سے کل قرضہ ادا نہ ہو سکے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کریں گے یا ذمہ واری لے لیں گے ۱۲ منہ [۲] سبحان اللہ یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جابرؓ جو اپنے باپ کے وصی تھے انہوں نے باپ کا قرض ادا کیا اس وقت دوسرے وارث انکی بہنیں موجود نہ تھیں ان قرض خواہوں نے اپنا آپ نقصان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی بار سمجھایا کہ تم اپنے قرضے کے بدل یہ ساری کھجور لے لو پر انہوں نے کھجور کو کم سمجھ کر قبول نہ کیا ۱۲ منہ [۳] حالانکہ انجیل میں جہاد کا حکم نہیں مگر انجیل میں توراۃ کا صحیح اور سچی کتاب ہونا مذکور ہے تو توراۃ کے سب احکام گویا انجیل میں موجود ہیں ۱۲ منہ [۴] اسی آیت میں آگے یہ ہے والحافظون لحدود اللہ ابن عباس نے اسکی تفسیر امام بخاری نے نقل کر دی اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ۔

الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رض سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ

انہوں نے سعد بن ایاس شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (دین کے) کاموں میں سب سے افضل کونسا کام ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا کام آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں خاموش ہو رہا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھتا تو آپ بیان کرتے۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت (فرض) نہیں رہی البتہ کافروں سے جہاد کرنا اور نیت بخیر رکھنا باقی ہے[1] اور جب تم کو کہا جائے جہاد کیلئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی عمرہ نے انہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشؓ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد تمام نیک عملوں سے افضل ہے کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں آپ نے فرمایا مگر افضل جہاد کرو ناوہ کیا ہے حج جسمیں گناہ نہ ہو[2]۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حجادہ نے کہا مجھ

[1] یعنی قیامت تک جہاد فرض رہے گا دوسری حدیث میں ہے جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا قیامت تک مجھ سے جہاد ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اخیر میں میری امت دجال سے مقابلہ کرے گی جہاد اسلام کا ایک رکن اعظم ہے اور فرض کفایہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں تو ان کے پاس والوں پر اسی طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس کے ترک سے سب گنہگار ہوتے ہیں اسی طرح جب کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھ آئیں تو ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر بھی ہمارے زمانہ میں چند دنیا دار خوشامد خورے جھوٹے دغاباز مولویوں نے کافروں کی خاطر سے عام مسلمانوں کو بہکا دیا ہے کہ اب جہاد فرض نہیں رہا ان کو خدا سے ڈرنا اور توبہ کرنا چاہئیے جہاد کی فرضیت قیامت تک باقی رہے گی البتہ یہ ضرور ہے کہ امام عادل سے پہلے بیعت کی جائے اور کافروں کو حسب وعدہ نوٹس دی جائے اگر وہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں اسوقت اللہ پر بھروسا کر کے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ اور فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کسی شریعت میں جائز نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ حضرت عائشہؓ نے جہاد کو سب عملوں سے افضل کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا ۱۲ منہ رح۔

أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ۔

ابو حصین نے خبر دی ان سے ذکوان نے بیان کیا ان سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نا معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلائیے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا ایسا کوئی کام میں نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تو یہ کر سکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو مسجد میں جائے برابر نماز میں کھڑا رہے ذرا دم نہ لے برابر روزے رکھے جائے کبھی افطار نہ کرے اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے[1] ابوہریرہؓ نے کہا مجاہد کا گھوڑا جو رسی میں بندھا ہوا زغن مارتا ہے تو مجاہد کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۴۷ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

باب سب لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ صف میں) فرمایا مسلمانو! میں تم کو وہ سوداگری بتلاؤں جو تکلیف کے عذاب سے تم کو چھڑا دے تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہیں اور اچھے گھروں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے بیان کیا ان سے ابوسعید خدریؓ نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون شخص سب لوگوں میں افضل ہے۔ آپ نے فرمایا وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے[2]

[1] مطلب آپ کا یہ تھا کہ مجاہد جب جہاد کے لئے نکلتا تو اس کا سونا بیٹھنا چلنا گھوڑے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہوتا ہے تو جہاد کے برابر دوسری کون عبادت ہو سکتی ہے۔ البتہ کوئی برابر عبادت میں مصروف رہے ذرا دم نہ لے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہو سکتا ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی جہاد سے بھی افضل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایام عشر میں عبادت کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ان حدیثوں میں تناقض نہیں ہے بلکہ سب اپنے محل اور موقع پر دوسرے تمام اعمال سے افضل ہیں۔ مثلاً جب کافروں کا زور بڑھ رہا ہو تو جہاد سب عملوں سے افضل ہو گا۔ جب جہاد کی ضرورت نہ ہو تو ذکر الٰہی سب سے افضل ہو گا۔

[2] حقیقت میں ایسا مسلمان دوسرے سب مسلمانوں سے افضل ہو گا کیونکہ جان اور مال دنیا کی سب چیزوں میں آدمی کو بہت محبوب ہے۔ تو اس کا اللہ کی خرچ کرنے والا سب سے بڑھ کر ہو گا بعضوں نے کہا لوگوں سے عام مسلمان مراد ہیں ورنہ علماء اور صدیقین مجاہدین سے بھی افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں کفار اور ملحدین اور مخالفین دین سے مباحثہ کرنا اور ان کے اعتراضات کا جو وہ دین اسلام پر کریں جواب دینا اور ایسی کتابوں کا چھاپنا اور چھپوانا بھی جہاد ہے۔ ۱۲ منہ؎

يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

لوگوں نے عرض کیا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مسلمان جو کسی پہاڑ کی گھاٹی (غار آباد مقام) میں رہ جائے، اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے ان کو محفوظ رکھے [1]

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں جو شخص جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے [2] اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی دن کو روزہ دار رہے۔ رات کو نماز میں کھڑا رہے اور اللہ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ذمہ لیا ہے اگر اس کو مارے گا تو بحساب (کتاب) بہشت میں لیا جائے گا ورنہ سلامتی کے ساتھ ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کو گھر لوٹائے گا۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب جہاد اور شہادت کیلئے مرد اور عورت دونوں کا دعا کرنا [3]

وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ۔

اور حضرت عمرؓ نے کہا [4] یا اللہ مجھ کو اپنے پیغمبر کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت نصیب کر۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) ام حرام بنت ملحان (انس کی خالہ ام سلیم کی

---

[1] جب آدمی لوگوں میں رہتا ہے تو ضرور کسی نہ کسی کی غیبت کرتا ہے۔ یا غیبت سنتا ہے یا کسی پر غصہ کرتا ہے۔ اس کو ایذا دیتا ہے تنہائی اور عزلت میں اس کے شر سے سب لوگ بچے رہتے ہیں۔ اس حدیث سے اس نے دلیل لی جو عزلت اور گوشہ نشینی کو اختلاط سے بہتر جانتا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے اور حق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے باختلاف اشخاص اور احوال اور زمانہ اور موقع جس شخص سے مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی فائدے پہنچتے ہوں اور وہ لوگوں کی برائیوں پر صبر کر سکے اس کے لئے اختلاط افضل ہے اور جس شخص سے اختلاط میں گناہ سرزد ہوتے ہوں اور اس کی صحبت سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہو اس کے لئے عزلت افضل ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی نیت کا حال خدا ہی کو خوب معلوم ہے کہ وہ مخلص ہے۔ یا نہیں۔ اگر مخلص ہے تو وہ مجاہد ہوگا۔ ورنہ جو کوئی دنیا کے مال اور جاہ اور ناموری کے لئے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ہے ۱۲ منہ

[3] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مرد یہ دعا کر سکتا ہے۔ یا اللہ تو مجھ کو مجاہدین میں کر مجھ کو شہادت نصیب کر ایسے ہی عورت بھی یہ دعا کر سکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس کے بعد خلفاء راشدین کے زمانوں میں بھی عورتیں مجاہدین کے ہمراہ رہتیں ان کے کھانے پینے کے اہتمام کرتیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی اور دوا دارو کرتیں۔ افسوس ہے مسلمانوں کی کم ہمتی پر انہوں نے عورتوں کو کیا مردوں کو ایسا بزدل کر دیا ہے۔ کہ جنگ کے نام سے ان پر لرزہ آتا ہے۔ نصاریٰ کی عورتیں ان مسلمان مردوں سے بدرجہا بہتر ہیں جو گھوڑے کی سواری اور نشان اندازی مردوں کی طرح کرتی ہیں۔ اور جنگ میں ریڈ کراس کا نشان نصب کر کے زخمیوں کے دوا دارو مرہم پٹی کرتی ہیں ۱۲ منہ

[4] یہ اثر اوپر موصولاً گذر چکا ہے۔ کتاب الحج میں حضرت عمرؓ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مدینہ میں ابولؤلؤ پارسی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ ۱۲ منہ

يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ
أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ
تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً
فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى
الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي
مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ
وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي
عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي
مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ
مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

بَابٌ ۴۹ دَرَجَاتُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ

يُقَالُ هٰذِهِ سَبِيلِي وَهٰذَا سَبِيلِي۔

۵۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ

بھی ۱؎ پاس تشریف لے جایا کرتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں ان کے خاوند عبادہ
بن صامت (صحابی) تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس
گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں ۲؎ آپ
سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ
آپ ہنس کیوں رہے ہیں آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ
لوگوں کو دیکھا وہ اس سمندر کے بیچا بیچ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کو اس طرح
سوار ہیں گویا بادشاہ ہیں تختوں پر یا جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار
ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی نے کی میں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے
اللہ مجھ کو بھی ان میں شریک کرے آپ نے ان کے لئے دعا کی پھر اپنا سر رکھ کر
سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنس کیوں
رہے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کو
جا رہے تھے اس طرح میرے سامنے لائے گئے جیسے پہلے بیان ہوا یعنی جیسے بادشاہ
تختوں پر سوار میں نے عرض یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمایئے اللہ مجھکو بھی انہیں
شریک کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی خیر معاویہ کی خلافت
میں ایسا ہوا کہ ام حرام (اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ) سمندر میں سوار
ہوئیں (یہ پہلا جہاد تھا روم کے نصاریٰ پر) اور جب سمندر سے اتریں تو جانور
پر سے گر کر مر گئیں ۳؎

باب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے سبیل کا لفظ عربی میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے ۴؎

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے ہلال

۱؎ ام حرام رشتہ میں آپ کی خالہ ہوتی تھیں اور محرم تھیں بعضوں نے کہا محرم نہ تھیں لیکن انس رضؓ آپ کے خادم تھے اور وہ انس کی سگی خالہ تھیں پس جیسے آپ ام سلیم پاس جایا کرتے جو انس کی والدہ تھیں ایسے ہی ام حرام کے پاس بھی جاتے کیونکہ عرب میں یہ عادت ہے کہ مخدوم خادم کے گھر والوں میں جایا کرتا ہے خاص کر معمر عورتوں میں اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ام حرام سے تنہائی کرتے اگر تنہائی بھی ہو تو آپ معصوم تھے دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ ۲؎ اُس وقت جو جب جہاد سے لوٹ کر آ رہے تھے۔ گو ام حرام خود نہیں لڑیں مگر اللہ کی راہ میں نکلیں اور نص قرآنی اور حدیث کی رُو سے جو کوئی جہاد کے لئے نکلے اور راہ میں اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے تو ام حرام کو شہادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پوری ہوئی ۱۲ منہ ۳؎ چونکہ حدیث میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا تھا تو امام بخاری نے اس مناسبت سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے ھذہ سبیلی اور ھذا سبیلی دونوں طرح کہتے ہیں بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت اور ہے وقال ابو عبداللہ غزی واحدھا غاز ھم درجات لھم درجات یعنی سورۂ آل عمران رکوع ۱۶ میں جو غزی کا لفظ آیا ہے۔ تو غزی غازی کی جمع ہے۔ اور ھم درجات کا معنی لھم درجات ہے یعنی ان کے لئے درجے ہیں ۱۲ منہ

هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اسی ملک میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا (جہاد کا موقع نہ پائے)[1] لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں آپ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان زمین میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے جب تم بہشت مانگو فردوس کا سوال کرو فردوس بہشت کا سب سے اونچا اور بیچ کا حصہ ہے یحییٰ بن صالح نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے اور بہشت کی نہریں فردوس ہی سے پھوٹی ہیں اس حدیث کو محمد بن فلیح نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا اس میں یوں ہے اس کے اوپر پروردگار کا عرش ہے[2]

٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے سمرہؓ سے انہوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں دیکھا دو شخص آئے اور مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لے گئے پھر ایک عمدہ گھر میں لے گئے جس سے بڑھ کر عمدہ اور خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا انھوں نے کہا یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے[3]

بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ۔

باب اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی اور بہشت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت

٦٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن دوسرے فرائض ادا کرتا رہے اور اسی حال میں مرجائے تو آخرت میں اس کو بہشت ملے گی گو اس کا درجہ مجاہدین سے کم ہوگا ۱۲ منہ [2] یعنی محمد بن فلیح کی روایت میں شک نہیں ہے جیسے یحییٰ بن صالح کی روایت میں ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں یوں کہا بہشت کی نہریں سے وہ چار نہریں پانی اور دودھ اور شہد اور شراب کی مراد ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ ۱۲ منہ [3] یہ حدیث بڑی طول کے ساتھ کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو (دوپہر تک) یا شام کو دوپہر کے بعد غروب تک چلنا ساری دنیا سے اور جو دنیا میں ہے بہتر ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک کمان (ایک ہاتھ) برابر جگہ ان سب (دنیا کی چیزوں) سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے۔ اور ڈوبتا ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو کچھ چلنا اور شام کو کچھ چلنا دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب سے افضل ہے [۱]

بَابُ الْحُورِ الْعِينِ وَصِفَتِهِنَّ

باب بڑی آنکھ والی حوروں کا بیان اور ان کی صفت

يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ أَنْكَحْنَاهُمْ۔

جن کو دیکھ کر آنکھ حیران ہو گی ان کی آنکھ کی سیاہی بھی بہت تیز اور سپیدی بھی بہت تیز ہو گی (اور سورۂ دخان میں) اللہ نے جو فرمایا وَزَوَّجْنَاهُمْ یعنی ان کا نکاح کر دیا۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمروؒ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے حمید سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو بندہ مر جائے اور اللہ کے پاس اس کی کچھ بھی نیکی جمع ہو وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری دنیا اور جو اس میں ہے سب کچھ مل جائے مگر شہید پھر دنیا میں آنا چاہتا ہے کیونکہ وہ شہادت کا ثواب دیکھ کر چاہتا ہے پھر دنیا میں آئے اور وہ دوبارہ اللہ کی راہ میں مارا جائے حمید نے کہا میں نے انسؓ سے سنا انہوں نے

[۱] کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور فانی چیز کیسی ہی عمدہ ہو باقی چیز کے برابر نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

بَابُ ۵۲ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور بہشت میں ایک کمان یا کوڑے برابر جگہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو جھانکے (ان کی طرف رُخ کرے) تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہک جائے اور حور کی اوڑھنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے [۱]

باب شہادت کی آرزو کرنا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاؤں اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں ہر ٹکڑی کے ساتھ نکلتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے جاتی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا (غزوۂ موتہ میں) پہلے زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ شہید ہو گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے

---

[۱] بعضے ملحد بیدین اور برہم سماج والے کافر اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں پر ٹھٹھا لگاتے ہیں اور طرح طرح کے استبعاد اس میں پیدا کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر حور کے چہرے میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے تو سورج سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی اسی طرح اگر اس کی خوشبو سے زمین آسمان مہک جائے تو خود حور میں کتنی خوشبو ہوگی۔ بس ایسی روشنی اور ایسی خوشبوئی میں آدمی کیسے ٹھہر سکے گا ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہو سکتا نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے بہت سی چیزیں ہم دنیا میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھیں گے دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب آدمی دنیا میں نہیں اُٹھا سکتا پر آخرت میں آدمی کو ایسی طاقت دی جائے گی۔ کہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل کرے گا۔ اور پھر زندہ رہے گا۔ ۱۲ منہ

رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

پھر (ان تینوں کے بعد) خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا حالانکہ میں نے ان کو امیر نہیں بنایا تھا[1] اللہ نے ان کو فتح دی اور فرمایا کہ ہم کو ان کا ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا (وہ ایسے عیش اور آرام میں ہیں) یا یوں فرمایا کہ ان کو ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے[2]

بَابُ ۵۳ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

باب اگر کوئی جہاد میں سواری سے گر کر مر جائے تو اس کا بھی شمار مجاہدین میں ہو گا اسکی فضیلت

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَقَعَ وَجَبَ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا جو شخص اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے پھر موت ان کو آن لگے تو اس کا ثواب اللہ پر قائم ہو گیا یعنی واجب ہو گیا[3]

۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ مِثْلَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے انہوں نے کہا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنسے آپ نے فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سبز دریا پر جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں اس طرح سوار ہو رہے تھے میں نے عرض کیا اللہ سے دُعا فرمائیے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے آپ نے دُعا کی اور پھر دوسری بار سو گئے پھر اسی طرح ہنستے ہوئے جاگے میں نے وہی پوچھا جیسے پہلے پوچھا تھا[4] آپ نے وہی جواب دیا[5] جیسے پہلے دیا تھا۔ میں نے عرض کیا دعا فرمائیے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا

---

[1] ہوا یہ تھا ۸ھ ہجری میں آپ نے غزوہ موتہ کے لئے ایک لشکر روانہ کیا زید بن حارثہ کو ان کا سردار مقرر کیا فرمایا اگر وہ شہید ہوں تو جعفر کو سردار مقرر کرنا اگر وہ بھی شہید ہوں۔ تو عبداللہ بن رواحہ کو اتفاق سے یہ تینوں سردار یکے بعد دیگرے جنگ میں شہید ہوئے اور خالد بن ولید کو ان کے لئے کوئی حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تھا۔ افسری کا جھنڈا اُٹھا لیا اور کافروں سے یہاں تک لڑے کہ اللہ نے ان کو فتح دی دوسری روایت میں آپ نے خالد کی نسبت فرمایا سیف من سیوف اللہ ۱۲ منہ

[2] کیونکہ زید بن حارثہ آپ کے پروردہ اور متبنی تھے اور جعفر تو عم زاد بھائی تھے اور عبداللہ بن رواحہ خاص جانثار اور مخلص صحابی تھے آپ کو مقتضائے بشریت ان کی جدائی پر رنج ہوا یا ان کی عیال اور اطفال کا خیال کر کے ۱۲ منہ

[3] کہتے ہیں ایک شخص ضمرہ نامی جو مسلمان تھا کہ میں رہ گیا تھا جب یہ آیت اتری الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا تو اس نے مین بیماری میں اپنے لوگوں سے کہا مجھ کو مدینہ لے چلو وہ اس کو لے کر چلے رستے میں گزر گیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ

[4] یعنی آپ کیوں ہنسے ۱۲ منہ

[5] میری اُمت کے کچھ لوگ بڑی شان اور شوکت کے ساتھ بادشاہوں کی طرح سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ۱۲ منہ

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ۔

بَابُ ۵۴ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللهِ

۶۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَأُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ

تو پہلے لوگوں میں ہو چکی (اب ان میں کیسے شریک ہوگی) خیر ام حرام اپنے خاوند عبادۃ بن صامت کے ساتھ معاویہ رض کی خلافت میں جب مسلمان پہلی بار سمندر سوار ہوئے ہیں جہاد کے لئے نکلیں جب جہاد سے لوگ لوٹ آرہے تھے تو شام کے ملک میں اترے ام حرام کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا اس نے ان کو گرا دیا وہ مر گئیں [1]

باب جس کو خدا کی راہ میں تکلیف پہنچے (کوئی عضو پر صدمہ ہو)

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر لوگوں کو (جو قاری تھے) بنی عامر کی طرف بھیجا جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان) نے کہا تم ٹھہرو میں آگے جاتا ہوں اگر دیکھوں گا وہاں امن ہے یہاں تک کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنا دوں (تو بہتر) ورنہ تم میرے نزدیک رہنا (میری خبر رکھنا) خیر وہ آگے گئے تو بنی عامر نے ان کو امن دیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو سنانے لگے اتنے میں انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اس نے ایک برچھا ایسا مارا کہ میرے ماموں کے بدن پار نکل گیا انہوں نے کہا اللہ اکبر میں تو کعبے کے مالک کی قسم اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ (شہادت پائی) پھر ان کے ساتھیوں پر پل پڑے اور سب کو مار ڈالا صرف ایک شخص کعب بن یزید انصاری رہ گیا وہ ایک پہاڑ پر چڑھ گیا ہمام نے کہا میں سمجھتا ہوں اس کے ساتھ اور ایک شخص بھی (عمرو بن امیہ ضمری) بچ رہا حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور ان قاریوں کا حال بیان کیا کہ وہ اپنے مالک سے مل گئے۔

[1] ترجمہ باب اس طرح نکلا کہ ام حرام باوجود دیکہ جانور سے گر کر مریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجاہدین میں داخل رکھا فرمایا انت من الاولین ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا اس میں حفص بن عمر (امام بخاری کے شیخ) نے غلطی کی اور صحیح یوں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے ایک بھائی یعنی حرام بن ملحان کو اور ستر آدمیوں کے ساتھ بنی عامر کو بھیجا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری تھے۔ اور آپ نے دین کی تعلیم کے لئے بنی عامر کے پاس بھیجے تھے۔ خود ان کی درخواست پہ لیکن بنی سلیم نے رستے میں دغا کی اور ان غریب قاریوں کو ناحق قتل کیا بنی سلیم کا سردار عامر بن طفیل تھا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ آمِينَ ثُمَّ آمِينَ

نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ وَبَنِيْ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مالک ان سے راضی اور وہ اپنے مالک سے راضی انس نے کہا ایک مدت تک ہم قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے ان بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا[۱] پھر اس کا پڑھنا موقوف ہو گیا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے چالیس دن تک رعل اور ذکوان اور بنی لحیان اور بنی عصیہ[۲] پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی بددعا کی فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (جنگ احد میں) تشریف رکھتے تھے آپ کی انگلی زخمی ہو گئی (خون) بھر آیا آپ نے فرمایا[۳] ایک انگلی ہے تیری ہستی ہی تو خدا کی راہ میں زخمی ہوئی۔

بَابٌ ۵۵ مَنْ يُّجْرَحُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو، اس کی فضیلت

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے[۴] وہ قیامت کے دن اسی طرح زخمی آئے گا رنگ تو خون کا رنگ ہو گا اور خوشبو مشک کی سی۔

بَابٌ ۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ براءۃ میں یہ فرمانا اے پیغمبر کافروں سے کہہ دے تم ہم کو کیا ہونستے ہو ہمارے لئے تو دونوں میں سے کوئی بھی ہوا اچھا ہی ہے۔[۵] اور لڑائی ڈول ہے، کبھی ادھر کبھی ادھر[۶]

---

[۱] یہ آیت بھی ان آیتوں میں سے ہے جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی تو گویا یہ ہے ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی قسطلانی نے کہا منسوخ التلاوۃ آیت کا چھونا محدث کو اور جنب کو اس کا تلاوت کرنا اس میں اختلاف ہے بعضوں نے منع کیا ہے۔ بعضوں نے جائز رکھا ۱۲ منہ [۲] یہ سب بنی سلیم کی شاخیں ہیں ۱۲ منہ [۳] گو یہ کلام موزوں ہے پر اس کو شعر نہیں کہیں گے کیونکہ شعر میں شاعر کا قصد ضرور ہے اور بے اختیار جو کلام موزوں نکل جائے اس کو شعر نہیں کہتے ۱۲ منہ [۴] یعنی اللہ کو خوب معلوم ہے کہ خالص اس کی رضامندی کے لئے کون لڑتا ہے اور اس میں ریا اور ناموری کا شائبہ ہے یا نہیں امام نووی نے کہا جو شخص باغیوں یا راہزنوں کے ہاتھ سے زخمی ہو یا دین کی تعلیم اور تلقین میں اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے ہمارے زمانہ میں ایک مولوی سید عبداللہ صاحب نہایت موحد اور دیندار آدمی تھے ان بیچاروں کو عین رمضان کے مبارک مہینے میں جب وہ روزہ دار تھے عصر کے وقت اہل بدعات نے پتھر مار مار کر زخمی کیا ایک پتھر ایسا مارا کہ ان کی آنکھ باہر نکل پڑی مگر انہوں نے اف تک نہ کی اور خوش ہو کہنے لگے الحمد للہ اللہ کی راہ میں میری آنکھ تصدق ہوئی یہ مولوی صاحب شاہ عبداللہ صاحب غزنوی کی صحبت سے کئی بار مشرف ہو چکے تھے اور ایک بار سفر حج میں بھی ہمراہ تھے چند سال گزرے کہ انہوں نے شہر حیدرآباد میں انتقال کیا اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واجمع بیننا وبینہ فی البرزخ والمحشر آمین ۱۲ منہ [۵] مسرت سو یعنی انتظار کرتے ہو دو دو باتوں میں یعنی شہادت یا فتح یہ مسرات ہمارے لئے اچھی ہے۔ ۱۲ منہ [۶] یعنی کبھی مسلمان غالب کافر مغلوب کبھی کافر غالب مسلمان مغلوب ۱۲ منہ

۷۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَّدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے ان سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تم لوگ اس پیغمبر سے لڑائی میں کیسے رہتے ہو تو نے کہا ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے اور کبھی ادھر کبھی ادھر تو پیغمبروں کو اللہ اسی طرح آزماتا ہے پھر انجام ان کا اچھا ہوتا ہے [۱]

بَابٌ ۵۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔

باب اللہ کا (سورہ احزاب میں) یہ فرمانا مسلمانوں میں بعضے تو ایسے جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا اب کوئی تو ان میں سے اپنا کام پورا کر چکے (شہید ہو گئے) اور کوئی انتظار میں ہیں غرض انھوں نے اپنی بات نہیں بدلی [۲]

۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَّانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ

ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے انھوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے پوچھا **دوسری سند** ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے زیاد نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ پہلے ہی جنگ میں جو آپ نے مشرکوں سے کی میں نہ تھا اگر اللہ نے اب مجھ کو مشرکوں سے کسی جنگ میں شریک کیا تو اللہ خود ملاحظہ فرمالیگا میں کیا کرتا ہوں جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر کہنے لگے یا اللہ مسلمانوں نے جو کیا اس سے تو میں معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں [۳] پھر جنگ کے لئے آگے بڑھے۔

---

[۱] کبھی فتح کبھی شکست لیکن اخیر میں ان کو کامیابی ہوئی ہے اور پیغمبر کے مخالفین ذلیل اور خوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۲] مراد وہ عہد ہے جو احد کے دن کیا تھا یا لیلۃ العقبہ میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں گے اور مرتے تک جہاد سے منہ نہ موڑیں گے بعضے تو اپنا فرض ادا کر چکے شہید ہو گئے جیسے انس بن النضر عبد اللہ انصاری حمزہ طلحہ وغیرہ بعضے شہادت کے منتظر ہیں جیسے ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے۔ کہ میں دونوں کے کام سے ناراض ہوں مشرک تو کم بخت ناپاک کافر ہیں وہ جو ناحق پر لڑ رہے ہیں ان سے تو میں دل سے بیزار ہوں اور مسلمان جن کو حق پہ لڑنا چاہیے تھا وہ بھاگ نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں اس میں شریک نہیں ہوں۔ ۱۲ منہ

وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ
تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ
ابْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ
دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَّثَمَانِينَ
ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ
فَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا
عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرٰى
أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ
كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا
بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ
أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔

۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً
مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا

سامنے سے سعد بن معاذ آئے انس کہنے لگے سعد سعد میں تو بہشت
میں جانا چاہتا ہوں قسم نضر کے مالک کی[1] میں تو احد (پہاڑ) کے پاس سے
بہشت کی مہک پا رہا ہوں سعد بن معاذ نے کہا یا رسول اللہ انس رضی نے جو
مردانگی کی میں ویسی نہ کر سکا انس بن مالک کہتے ہیں ہم نے (جنگ کے بعد)
دیکھا انس بن نضر کو اسّی پر کئی زخم تلوار برچھے تیر کے لگے تھے اور جب وہ
شہید ہو چکے تو مشرکوں نے (کیا ستم کیا) ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے
کوئی ان کو پہچان نہ سکا ان کی بہن نے انگلیوں کے پوریں دیکھ کر پہچانا انس بن
مالک نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت من المومنین رجال صدقوا ما
عاھدوا اللہ علیہ اخیر تک انہی کے حق میں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں
جنہوں نے ان کا سا کام کیا تھا اتری ہے انس بن مالک نے کہا انس بن نضر کی
بہن ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا تھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے (شرع کے موافق) قصاص کا حکم دیا انس بن نضر نے عرض کیا
یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ربیع کا تو
دانت نہیں توڑا جائے گا پھر (خدا کی قدرت) اس عورت کے وارث دیت
پر راضی ہو گئے قصاص معاف کر دیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں اگر وہ اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں
تو اللہ ان کو سچا کرے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے
دوسری سند مجھ سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی
ابو بکر نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے میں سمجھتا ہوں انہوں نے محمد بن عتیق سے
انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے خارجہ بن زید سے کہ زید بن ثابت رضی
نے بیان کیا میں نے کئی کئی ورقوں سے نقل کر کے قرآن کو جمع کیا سورۂ
احزاب کی ایک آیت مجھ کو کہیں نہ ملی جو میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا آخر وہ آیت

[1] نضر ان کے والد کا نام تھا ۱۲ منہ

اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔

صرف ایک ہی صحابی[1] خزیمہ بن ثابت انصاری پاس مجھ کو ملی یہ خزیمہ وہ ہیں جن کی اکیلے کی گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ میں دو شخصوں کی گواہی کے برابر کی تھی۔ وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ[2]

بَابٌ ۵۸ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنا

وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔

اور ابوالدرداء صحابی نے کہا[3] جو تم جنگ کرتے ہو تو اپنے عملوں کی بدولت[4] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ صف میں) فرمایا مسلمانو ایسی بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کہ منہ سے تو کہو اور کر کے نہ دکھاؤ[5] بیشک اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایسا جم کر لڑتے ہیں جیسے ٹھوس دیوار۔

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار فزاری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص (نام نامعلوم[6]) لوہے سے منہ چھپائے ہوئے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں پہلے کافروں سے لڑوں یا پہلے مسلمان ہوں آپ نے فرمایا مسلمان ہو پھر لڑ خیر وہ مسلمان ہو گیا پھر لڑائی کی یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا دیکھو اس نے عمل تو تھوڑا ہی کیا اور ثواب بہت پایا۔

---

[1] اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ قرآن ایک شخص کی روایت پر جمع ہوا ہے کیونکہ یہ آیت سُنی تو بہت سے آدمیوں نے تھی جیسے حضرت عمرؓ اور ابی بن کعبؓ اور ہلالؓ بن امیہ اور زید بن ثابت وغیرہم نے مگر اتفاق سے لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ ملی ۱۲ منہ [2] یہ خاص خزیمہ کے لئے آپ نے حکم دیا تھا ہوا یہ کہ آپ نے ایک شخص سے کوئی بات فرمائی اس نے انکار کیا خزیمہ نے کہا میں اس کا گواہ ہوں آپ نے فرمایا تجھ سے تو گواہی طلب نہیں کی گئی اور گواہی دیتا ہے خزیمہ نے کہا یا رسول اللہ آسمان سے جو حکم اُترتے ہیں ان پر تو آپ کی تصدیق کرتے ہیں یہ کونسی بڑی بات ہے آپ نے خزیمہ کی شہادت پر فیصلہ کر دیا اور ان کی شہادت دو مردوں کی شہادت کے برابر رکھی ۱۲ منہ [3] اس کو دینوری نے مجالست میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی نیک اعمال کو جہاد میں بڑا دخل ہے نیک اعمال ہی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے اور قلب میں قوت اور ہمت اور شجاعت ۱۲ منہ [5] ہوا یہ کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے بعضے مسلمان دون کے لئے لگے لن ترانیاں کرنے لگے اگر ہم کو معلوم ہو اللہ کو کونسا کام پسند ہے تو ہم فوراً بجا لائیں جب اللہ نے یہ آیت اُتاری اِن اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ اخیر تک تو لگے جہاد میں ششِ و پنج کرنے آگے پیچھے ہونے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ [6] بعضوں نے کہا یہ شخص عمرو بن ثابت انصاری تھا ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا (ابوہریرہؓ لوگوں سے پوچھا کرتے بھلا بتلاؤ تو وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور بہشت میں پہنچ گیا پھر کہتے تھے یہ شخص عمرو بن ثابت ہے۔ ۱۲ منہ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى وَلِوَالِدَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ

بَابٌ ۵۹ مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔

باب کسی کو اچانک تیر آ لگے (معلوم نہ ہو کس نے مارا) اور مر جائے

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد ابو احمد نے کہا ہم سے شیبان نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا ام ربیع براء کی بیٹی[1] جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ آپ بیان فرمائیے حارثہ کہاں ہے اور حارثہ بدر کے دن مارے گئے تھے ان کو ناگہانی تیر آ لگا (معلوم نہیں کس نے مارا) اگر وہ بہشت میں ہے تو مجھ کو صبر آ جائے گا (چلو آرام میں تو ہے ورنہ میں اس پر خوب روؤں آپ نے فرمایا حارثہ کی ماں بہشت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ (باغ) فردوس میں ہے[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۶۰ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا۔

۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب جو شخص اللہ کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے اُس کی فضیلت!

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے ابو وائل سے انھوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ کوئی لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے لئے کوئی اپنی بہادری بتلانے کو تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو (توحید پھیلے شرک مٹے) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے[3]

---

[1] یہ غلط ہے اور صحیح ام ربیع نضر کی بیٹی ہے۔ یہ انس بن مالک کی پھوپھی تھیں ۱۲ منہ [2] یہ سن کر ام حارثہ ہنستی ہوئی گئیں اور کہنے لگیں حارثہ مبارک ہو مبارک ہو پہلے حارثہ کی ماں یہ سمجھی کہ جب حارثہ دشمن کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا تو وہ شہید نہیں ہوا شاید اس کو بہشت نہ ملے ۱۲ منہ [3] یعنی اصل نیت اعلاء کلمۃ اسلام کی ہونی چاہیے نہ لوٹ کی خواہش یا ناموری کی رغبت یا حمیت یا شجاعت کے اظہار کے لئے اگر پہلے امر کے ساتھ یعنی ترقی دین کی نیت کے ساتھ ضمناً ان امور کا بھی خیال ہو تو کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن۔

بَابٌ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔

باب اللہ تعالیٰ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے اسکا ثواب

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ) میں فرمایا ماکان لاہل المدینۃ[1] اخیر تک ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین تک

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مبارک نے کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی کہا مجھ کو ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں گرد آلود ہوں اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں۔[2]

بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ

۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَاءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

باب اللہ کی راہ میں جن لوگوں پر گرد پڑی ہو اُن کی گرد پونچھنا[3]

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انھوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن عباس نے ان سے اور (اپنے بیٹے) علی بن عبداللہ سے کہا تم دونوں ابوسعید خدری کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو عکرمہ اور علی کہتے ہیں ہم دونوں ان کے پاس گئے وہ اور ان کا ایک (رضاعی)[4] بھائی دونوں اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے جب ابوسعید نے ہم کو دیکھا تو آئے (چادر اوڑھ کر) گوٹھ مار کر بیٹھے لگے حدیث بیان کرنے کہ ہم مسجد نبوی بنتے وقت ایک ایک اینٹ لا رہے تھے

---

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے مدینہ والوں کو اور جوان کے آس پاس گنوار رہتے ہیں یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہیں اور اس کی جان کی فکر نہ کر کے اپنی جان بچانے کی فکر میں رہیں اس لئے کہ ان لوگوں کو یعنی جہاد کرنے والوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ہر ہر کے بدل ان پانچوں کاموں میں ان کا نیک عمل خدا کے پاس لکھ لیا جاتا ہے۔ بیشک اللہ نیکوں کی محنت برباد نہیں کرنے کا اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ اللہ کی راہ میں اگر آدمی ذرا بھی چلے اور پاؤں پر گرد پڑے تو بھی ثواب ملے گا ۱۲ منہ

[2] جب اللہ کی راہ میں پاؤں گرد آلود ہونے سے یہ اثر ہو کر دوزخ کی آگ چھوتے بھی نہیں تو وہ لوگ کیسے دوزخ میں جائیں گے۔ جنہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں کوشش کی اگر ان سے کچھ قصور بھی ہو گئے ہوں تو اللہ جل جلالہ سے امید معافی ہے اس حدیث سے مجاہدین کو خوش ہونا چاہیے کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے ۱۲ منہ

[3] بعضے نسخوں میں عن الناس کے بدل عن الراس ہے یعنی سر سے گرد پونچھنا مطلب امام بخاری کا اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں جو گرد بدن یا کپڑے پر پڑے اس کا پونچھنا مکروہ نہیں ۱۲ منہ

[4] ابوسعید کا حقیقی اور علاتی اور اخیافی بھائی قتادہ بن نعمان کے سوا کوئی نہ تھا لیکن قتادہ علی بن عبداللہ کی پیدائش سے پہلے گزر گئے تھے تو ضرور رضاعی بھائی مراد ہوگا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ۔

عمار دو اینٹیں لاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے سے گزرے اور ان کے سر سے گرد پونچھی فرمایا ہائے عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے عمار ان کو اللہ کی اطاعت کے طرف بلائے گا وہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے [1]

بَابٌ ۶۳ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ۔

باب لڑائی اور گرد و غبار کے بعد غسل کرنا۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگِ خندق سے لوٹے اور ہتھیار اتارے اور غسل کیا اسی وقت حضرت جبرئیل آن پہنچے ان کے سر پر گرد عمامہ کی طرح جم گئی تھی کہنے لگے محمدؐ تم نے ہتھیار کھول ڈالے خدا کی قسم میں نے تو اب تک نہیں کھولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اچھا خیر یہ کہو کہ اب کہاں چلیں انھوں نے ایک طرف اشارہ کیا یعنی بنی قریظہ کی طرف حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آپ بنی قریظہ کی طرف نکلے (ان سے لڑنے کو) [2]

بَابٌ ۶۴ فَضْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔

باب اُن لوگوں کی فضیلت جن کے باب میں سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتری

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اے پیغمبر جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ مت سمجھنا وہ اپنے پروردگار پاس زندہ ہیں ان کو (بہشت سے) روزی ملتی ہے اور اللہ نے اپنے فضل سے جو ان کو دے رکھا ہے اس پر خوش ہیں۔ اور جو لوگ بے ڈر اور بے غم ہو جائیں گے

---

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باغی لوگوں سے معاویہ اور ان کے لشکر والے مراد ہیں عمار امام برحق یعنی حضرت علی مرتضیٰؓ کی طرف تھے اور باغیوں کو امام کی اطاعت کی طرف بلاتے تھے جو پروردگار کی اطاعت ہے بعضوں نے کہا باغی گروہ سے مکے کے کافر مراد ہیں جنہوں نے عمار کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر نکال دیا تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ واقعہ مراد ہوتا تو یدعوہم بصیغہ مستقبل آپؐ نہ فرماتے دوسرے یہ گروہ تو کافر تھا ان کو باغی فرماتا کیا ضرور تھا تیسرے ان گروہ والوں نے عمار کو قتل نہیں کیا اور حدیث میں تقتلہ کا لفظ صاف موجود ہے اس لئے یقیناً معاویہ کا گروہ مراد ہے دوزخ کی طرف یہ نہیں ثابت ہوتا کہ معاویہ یا ان کے گروہ والے ابدالآباد دوزخ میں رہیں گے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی تھی اور خطائے اجتہادی میں عفو کی امید ہے بلکہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ مجتہد اگر خطا کرے تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا اس صورت میں دوزخ کی طرف بلانے کا یہ مطلب ہوگا کہ فی الواقع وہ جدھر لوگوں کو بلاتے تھے وہ امام برحق کی نافرمانی اور مخالفت تھی جو دوزخ میں جانے کا سبب ہے گو وہ اس کو اپنی اجتہادی فلطی سے دوزخ کی طرف بلانا نہیں سمجھتے تھے اور اسی لئے وہ دوزخی نہوں گے ۱۲ منہ

[2] بنی قریظہ یہودی تھے انہوں نے عین وقت پر دغا دی عہد شکنی کی مسلمانوں پر تنگی وقت دیکھ کر عہد کا کچھ خیال نہ کیا اور ابوسفیان کی مدد کرنے لگے مسلمانوں کو دوسری طرف سے ستانے لگے ابوسفیان بھاگ گیا تو اللہ کا یہ حکم ہوا کہ بنی قریظہ کو سزا دے لو اس وقت ہتھیار کھول لو ۱۲ منہ

وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اللہ کی نعمت اور فضل پر پھول رہے ہیں اور اس پر کہ اللہ مسلمانوں کا ثواب نہیں کھوتا

۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ غَدَاةً عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ اُنْزِلَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انھوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالک رضی سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بنی سلیم کے) ان لوگوں پر جنہوں نے بیر معونہ والوں (ستر قاریوں) کو مار ڈالا تھا تیس دن تک صبح کے وقت بددعا کی یعنی رعل اور ذکوان اور عصیہ قبیلے والوں پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی انس رضی نے کہا جو مسلمان بیر معونہ پر مارے گئے تھے ان کے باب میں قرآن کی ایک آیت اُتری تھی جس کو ہم (ایک مدت تک) پڑھتے رہے پھر اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا وہ آیت یہ تھی بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ [1]

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ فَقِيْلَ لِسُفْيٰنَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے احد کے دن صبح کو بعضے لوگوں نے (جیسے جابر کے والد عبداللہ نے) شراب پیا تھا پھر جنگ میں کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے لوگوں نے سفیان سے لقینا ربنا فرضی عنا پوچھا کیا اس دن اخیر وقت بھی پیا تھا انھوں نے کہا یہ تو اس حدیث میں نہیں ہے [2]

بَابٌ ۶۵ ظِلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں

۸۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْءَ بِاَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انھوں نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا انھوں نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے (جنگ احد کے) دن میرے باپ کا لاشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا

[1] اس آیت کا ترجمہ ابھی اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس دن شام کو شراب پیا تھا بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے۔ جنگ احد جب ہوئی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہ تھی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا شہید کی فضیلت اس باب سے نکلی کہ شراب کا نشہ شہید کو کچھ مضر نہ ہوا مگر جب شراب حرام نہ تھا تو اس کا نشہ مضر ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس لئے صحیح یہ ہے امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے جابر کے والد سے کلام کیا جابر رضی نے یہ آرزو کی میں پھر دنیا میں بھیج دیا جاؤں پھر یہ عرض کیا میرا حال میرے ساتھیوں کو پہنچا دے۔ اس وقت یہ آیت اُتری ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهٖ فَنَهَانِىْ قَوْمِىْ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِىْ اَوْلَا تَبْكِىْ مَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ اَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَمَا قَالَهٗ۔

گیا کافروں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے جنازہ آپ کے سامنے رکھا گیا تو میں (گھڑی گھڑی) اپنے باپ کا منہ کھولتا لوگوں نے مجھے منع کیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا چلانا سنا معلوم ہوا عمرو کی بیٹی (مقتول کی بہن فاطمہ جابر کی پھوپھی) یا عمرو کی بہن (مقتول کی پھوپھی ہے) آپ نے فرمایا تو روتی کیوں ہے یا مت رو عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کیے رہے امام بخاری نے کہا میں نے صدقہ سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک انھوں نے کہا کبھی سفیان نے یوں بھی کہا ہے

بَابٌ ٦٦ تَمَنِّى الْمُجَاهِدِ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا

باب شہید کا دنیا میں پھر جانے کی آرزو کرنا۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَدٌ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص بہشت میں جاتا ہے وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری زمین کی دولت ملے البتہ شہید دنیا میں آنے کی اور دس بار اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی آرزو کرتا ہے۔ کیوں کہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔

بَابٌ ٦٧ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ۔

باب بہشت کا تلواروں کے نیچے ہونا

وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِّسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِى الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِى النَّارِ قَالَ بَلٰى۔

اور مغیرہ بن شعبہ نے کہا[1] ہم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام بھیجا کہ مسلمانوں میں جو کوئی (اللہ کی راہ میں) مارا جائے وہ بہشت میں جائے گا اور حضرت عمرؓ نے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا ہم میں سے جو قتل ہوں وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور کافر جو قتل ہوں دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے

---

[1] یعنی حتی رفع کا لفظ زیادہ کیا ہے علی بن مدینی احمد حمیدی اور ایک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس روایت کو خود امام بخاری نے باب الجزیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے عمرہ حدیبیہ کے قصے میں وصل کیا ۱۲ منہ

مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهٗ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ تَابَعَهُ الْاُوَيْسِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ۔

ابو اسحاق نے انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابو النضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے اور ان کے منشی تھے انھوں نے کہا عمر بن عبید اللہ کو عبد اللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے لکھ بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) یہ جان رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے[1] معاویہ بن عمرو کے ساتھ اس حدیث کو عبد العزیز اویسی نے بھی ابن ابی الزناد سے انہوں نے موسےٰ بن عقبہ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۶۸ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

باب جس نے جہاد کے لئے اولاد کی آرزو کی

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت سلیمان نے جو حضرت داؤد کے بیٹے تھے یوں کہا آج رات میں اپنی سو عورتوں یا ننانوے عورتوں پاس ضرور گھوم آؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) اور ہر ایک عورت ایک بیٹا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے رفیق نے کہا انشاء اللہ لیکن حضرت سلیمان نے انشاء اللہ نہ کہا (بھول گئے) پھر ان سو یا ننانوے عورتوں میں سے صرف ایک کو پیٹ رہا وہ بھی ادھورا بچہ جنی قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہتے تو سب عورتوں کے بچے جیتے سوار ہو کر جہاد کرتے۔

بَابٌ ۶۹ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

باب لڑائی میں بہادری اور بزدلی (نامردی) کا بیان

۸۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ

ہم سے احمد بن عبد الملک بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید سے انھوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر اور سب

[1] یعنی بہشت لازم ہے جہاد کو اور جو کوئی جہاد کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔ چونکہ تلوار لڑائی کا بڑا ہتھیار ہے (اس لئے اسی کو خاص کیا اب جن جن ہتھیاروں سے لڑائی ہوتی ہے جیسے توپ تفنگ وغیرہ ان کے تلے بھی بہشت ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور امام مسلم نے ۱۲ منہ۔

وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا۔

زیادہ سخی تھے ایک بار ایسا ہوا مدینہ والے (رات کو) کچھ آواز سن کر گھبرا گئے کچھ لوگ ادھر گئے سب سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار تشریف لے گئے فرمانے لگے یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے[۱]

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جبیر میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد جبیر بن مطعمؓ (صحابی) نے ایک بار ایسا ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی تھے آپ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے (گنوار) لوگ آپ سے لپٹ گئے کوئی کچھ مانگے کوئی کچھ اتنا آپ کو مجبور کیا کہ ببول کے درخت کی طرف دھکیل دیا آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھہر گئے فرمایا میری چادر تو دو اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کے شمار میں بیل بکری اونٹ وغیرہ ہوں جب بھی میں تم کو بانٹ دوں گا نہ تم مجھ کو بخیل پاؤ گے[۲] نہ جھوٹا نہ بزدلا (نامرد)

بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

باب بُزدلی (نامردی) سے پناہ مانگنا

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے کہا میں نے عمرو بن میمون اودی سے سنا اُنھوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے مکتب کا استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے سعد کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز

---

[۱] یعنی بے تکان چلا ہی جاتا ہے کہیں رکتا یا اڑتا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بنفس نفیس بکہ و تنہا آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا سبحان اللہ شجاعت ایسی سخاوت ایسی حسن و جمال ظاہری ایسا کمالات باطنی ایسے قوت ایسی کہ نو بیویوں پاس ایک ہی شب میں ہو آتے وہ بھی اس وقت جب آپ کی عمر شریف پچاس سے متجاوز ساٹھ کے لگ بھگ تھی رحم و کرم ایسا کہ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا جس نے معافی چاہی معاف کر دیا عبادت اور خدا ترسی ایسی کہ رات رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے تدبیر اور رائے ایسی کہ چند ہی روز میں عرب کا ملک شرک کی نجاست سے پاک کر دیا بڑے بڑے بہادروں اور اکھڑوں کو نیچا دکھا دیا کیا ان کمالات کو دیکھ کر بھی کسی کو آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک رہتا ہے لے یہودیو اور نصرانیو! جیسے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو پیغمبر برحق جانتے ہو تو حضرت محمدؐ کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہئیے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بلا وجہ انکار کرنا تری ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے توبہ کرو اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ منہ

[۲] بخل کے ساتھ کذب اور جبن لازمی ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق اور شجاعت ۱۲ منہ

الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

بَابٌ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهِ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَ

کے بعد اس دعا کو پڑھ کر پناہ لیتے تھے وہ دعا یہ ہے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی (نامردی) سے اور پناہ مانگتا ہوں نکمی (خراب) عمر تک لوٹ جانے سے[1] اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے (یعنی دجال) سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے عبدالملک نے کہا میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد سے بیان کی تو انھوں نے اس کی تصدیق کی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہا میں نے انس بن مالک رضؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی (بے طاقتی) اور کاہلی (سستی) اور نامردی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کی خرابی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

باب جو شخص اپنی لڑائی کے کارنامے بیان کرے[2]

اس باب میں ابوعثمان نے سعد سے روایت کی[3]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انھوں نے محمد بن یوسف سے انھوں نے سائب بن یزید سے انھوں نے کہا میں طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود اور عبدالرحمٰن بن عوف صحابیوں کے ساتھ رہا میں نے ان میں سے کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا صرف طلحہ سے سنا وہ جنگ احد کا حال بیان کرتے تھے[4]

باب جہاد کیلئے نکل کھڑا ہونا واجب ہے، اور جہاد کی نیت رکھنے کا وجوب اور اللہ تعالیٰ نے سورہ براءت میں فرمایا مسلمانو! ہلکے

---

[1] یعنی اس قدر بوڑھا ضعیف ہونے سے کہ عقل اور حواس میں فتور آ جائے عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی بچپنی میں ضعیف اور نادان ہوتا ہے ایسا ہی بہت بوڑھا ہو کر بھی اسی حالت میں عود کرتا ہے ۱۲ منہ [2] دوسرے مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے ان کو شوق دلانے کے لئے تو یہ جائز ہے نہ ریا اور ناموری کی نیت سے ۱۲ منہ [3] یہ روایت مغازی میں آئے گی کہ سعد نے کہا پہلے میں خدا کی راہ میں مجھ کو تیر لگا ۱۲ منہ [4] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس جنگ میں صرف طلحہ اور سعد رہ گئے تھے اور طلحہ رضؓ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا انہوں نے مشرکوں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ۱۲ منہ ؎

جَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلٰى قَوْلِهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ۔

۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

بَابُ ۳۷ الْكَافِرُ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ۔

۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

ہو یا بھاری نکل کھڑے ہو[۱] اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو اگر تم جانو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر سہل سے کچھ فائدہ ملنے والا ہوتا اور سفر بھی بیچ بیچ کا تو (اے پیغمبر) وہ ضرور تیرے ساتھ رہتے پر ان کو تو یہ راہ (تبوک) کی دور معلوم ہوئی اور اب قسم کھائیں گے اخیر آیت تک اور اللہ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو جب تم سے کہا جاتا ہے جہاد کے لئے نکلو تو تم کو کیا ہو گیا ہے زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے بدل دنیا کی زندگی پر خوش ہو اخیر آیت واللہ علی کل شیء قدیر تک ابن عباسؓ سے منقول ہے[۲] یہ جو قرآن شریف میں ہے (سورہ نساء میں) فانفروا ثبات اس کا معنی یہ ہے جدا جدا ٹکڑیاں بن کر نکلو ثبات کا مفرد ثبۃ ہے

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جس دن مکہ فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے (وہ قیامت تک قائم رہے گی) اور جب تم سے کہا جائے جہاد کیلئے نکلو (فوراً) نکل کھڑے ہو۔

باب اگر کفر کی حالت میں مسلمانوں کو مارے اور پھر مسلمان ہو جائے، اسلام پر مضبوط رہے، اور اللہ کی راہ میں مارا جائے

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دیگا (دنیا میں) ایک کو دوسرے نے قتل کیا ہوگا اور دونوں بہشت میں جائیں گے پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا) پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

[۱] یعنی جوان ہو یا بوڑھا مالدار ہو یا مفلس مجرد ہو یا عیال دار بیکار ہو یا باکار ۱۲ منہ [۲] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ

٩٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْهِمْ لِيْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَاْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ اَسْهَمَ لَهٗ اَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهٗ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنِيْهِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيْدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عنبسہ بن سعید نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ خیبر میں تھے لوگ خیبر کو فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی (لوٹ کے مال میں) حصّہ دلائیے سعید بن عاص کا بیٹا (ابان) کہنے لگا یا رسول اللہ اسکو حصّہ نہ دلائیے ابوہریرہؓ نے کہا یہ ابان تو نعمان بن قوقل کا قاتل ہے[۱] (جس کو جنگ احد میں ابان نے قتل کیا تھا ابان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا) ابان نے یہ سن کر کہا اس جانور سے تعجب ہے[۲] یعنے ابوہریرہؓ سے ابھی تو پہاڑ کی چوٹی سے اُترا ہے[۴] (بکریاں چراتے چراتے یہاں آگیا ہے) اور ایک مسلمان کے قتل کا مجھ پر الزام لگاتا ہے (اس کو یہ خبر نہیں کہ) اللہ نے میری وجہ سے اس کو عزت دی (شہادت نصیب کی) اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا (اگر میں اُس وقت مارا جاتا تو دوزخی ہوتا) عنبسہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضؓ کو حصہ دلایا نہیں۔ سفیان نے کہا یہ حدیث مجھ سے (عمرو بن یحییٰ سعیدی نے بیان کی انہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے امام بخاری نے کہا سعیدی کا نام عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔

---

[۱] معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے اور جہاد کرنے سے کفر کے سبب گناہ اُتر جاتے ہیں امام احمد اور بہام کی روایت سے یہ صراحت نکلتی ہے کہ دو شخصوں میں ایک مومن تھا ایک کافر پس اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو عمدًا قتل کرے پھر قاتل توبہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہوگا ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس کی توبہ صحیح ہے اور آیت ومن قتل مؤمنًا متعمّدًا بطریق تغلیظ ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور خلود سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے اللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن غنم صحابی ہیں توقل ان کے دادا ثعلبہ کا لقب تھا وہ احد کے دن ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے کہتے ہیں انہوں نے اس دن یہ دعا کی تھی یا اللہ سورج ڈوبنے سے پہلے میں بہشت میں چلتا پھروں یہ دعا قبول ہوئی اور وہ شہید ہوئے ۱۲ منہ [۳] حدیث میں وبر کا لفظ ہے وبر ایک جانور ہے بلی سے کچھ چھوٹا اسکی دم لمبی نہیں ہوتی اس کا کھانا حلال ہے عرب لوگ اس کو غنم بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ [۴] حدیث میں قدوم ضان کا لفظ ہے بعضوں نے کہا قدوم ضان ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جو دوس کے ملک میں ہے۔ یعنی ابوہریرہؓ کی قوم میں ۱۲ منہ ۔

بَابُ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

۹۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا يَصُوْمُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهُ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى۔

بَابٌ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۹۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ

باب جہاد کو روزے پر مقدم رکھنا (یعنے نفلی روزوں پر)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سُنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ (زید بن سہل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد کی وجہ سے (نفلی) روزہ نہیں رکھا کرتے تھے (تا کہ طاقت کم نہ ہو) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے انکو افطار کی حالت میں نہیں دیکھا سوا عید فطر اور عید ضحیٰ کے ہمیشہ روزے رکھے

باب اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانیکے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں[1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے سمی سے اُنھوں نے ابوصالح سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ شخص ہیں جو طاعون سے مرے جو پیٹ کے عارضے جو ڈوب کر جو مکان گر کر جو اللہ کی راہ میں مارا جائے

ہم سے بشیر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے اُنھوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے[2]

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نساء میں) فرمانا مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہیں ہیں اور جہاد سے بیٹھ رہیں اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مال اور جان سے

---

[1] امام بخاری جو حدیث اس باب میں لائے اس میں تو سات صورتیں مذکور نہیں ہیں لیکن انھوں نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو امام مالک نے موطا میں نکالی جابر بن عتیک سے اس میں یوں ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں اور چونکہ اس کا اسناد امام بخاری کی شرط پر نہ تھا اس لئے اسکو نہ لا سکے دوسری روایتوں میں جو جل کر مرجائے یا ذات الجنب میں مرے یا عورت زچگی میں یا آدمی اپنے مال اور عزت کی حفاظت میں یا سفر میں یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے وہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ

[2] تو اس سے بھاگنا مکروہ اور منع ہے طاعون ایک مشہور بیماری ہے یعنی گلے یا بغل میں ایک ورم ہو جاتا ہے اور بخار آ کر آدمی دو روز میں مرجاتا ہے انگریز لوگ اس کو پلیگ اور بیوبانگ فیور کہتے ہیں آج کل یہ بیماری ہندوستان کے اکثر حصوں میں پھیلی ہے اور حضرت مجدد کے زمانہ میں یعنی جہانگیر بادشاہ کے عہد حکومت میں بھی یہ بیماری ہندوستان میں بڑے زور شور کے ساتھ آچکی ہے ۱۲ منہ

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُّ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

جہاد کریں بیٹھ رہنے والوں (جو معذور نہ ہوں ایک درجے کی فضیلت دی ہے اور سب سے اچھا وعدہ کیا ہے اور جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے بڑھ کر ثواب دیا اخیر آیت غفورا رحیما تک۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب (سورۂ نساء کی) یہ آیت لایستوی القاعدون من المومنین[1] اُتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا وہ ہڈی لیکر آئے اسپر یہ آیت لکھی عبداللہ بن ام کلثوم جو اندھے تھے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اندھے پن کا شکوہ کیا اسوقت یوں اُترا لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد زہری نے کہا مجھ سے صالح بن کیسان نے بیان کیا اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے انھوں نے کہا میں نے مروان بن حکم تابعی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھا میں اس کے بازو (پہلو) میں بیٹھ گیا اس نے کہا کہ زید بن ثابت نے اس کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (سورۂ نساء کی یہ آیت لکھوائی لایستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون فی سبیل اللہ۔ اتنے میں عبداللہ بن ام کلثوم آپکے پاس آئے آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے انھوں نے کہا یارسول اللہ میں (معذور ہوں) اگر جہاد کی طاقت ہوتی تو بیشک میں جہاد کرتا وہ آنکھوں سے اندھے تھے تب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتارنا شروع کی اس وقت آپ کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی آپ کی ران (وحی کے اثر سے) ایسی بوجھل ہوگئی میں سمجھا کہاں میری ران ٹوٹ جاتی ہے پھر وحی موقوف ہوئی اللہ نے یہ لفظ اتارا غیر اولی الضرر[2]

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

باب کافروں سے لڑتے وقت صبر کرنا

۹۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن

---

[1] پہلے یہ آیت یوں اُتری تھی لایستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون اخیر تک اس میں غیر اولی الضرر یہ الفاظ نہ تھے ۱۲ منہ [2] اللہ تعالیٰ نے جو لوگ معذور ہیں جیسے لولے لنگڑے اپاہج اندھے ان کو نکال لیا کیونکہ وہ اگر بیٹھ رہیں تو ان کا درجہ کم نہیں ہو سکتا کس لئے کہ وہ جہاد کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ منہ

بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن ابوالنضر سے کہ عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے عمرو بن عبیداللہ کو ایک خط لکھا میں نے ان کا خط پڑھا اس میں یہ لکھا تھا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ. تو صبر کرو[1]

بَابٌ ٧٨ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ۔

باب مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا اور

اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں) فرمایا اے پیغمبر مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کا شوق دلا

٩٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأٰى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ۔ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ۔

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انھوں نے حمید سے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے (جو مدینہ کے گرد کھودی جا رہی تھی) دیکھا تو مہاجرین اور انصار سردی کے دنوں میں صبح صبح اس کو کھود رہے ہیں ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جو یہ کام کر لیتے جب آپ نے ان کی محنت اور بھوک کی حالت دیکھی تو یہ شعر فرمایا[2] درحقیقت جو مزہ ہے آخرت کا ہے مزہ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا[3] انھوں نے یہ شعر جواب میں پڑھے۔

اسے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

بَابٌ ٧٩ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

باب۔ خندق کھودنے کا بیان[4]

١٠٠ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

ہم سے ابومعمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا انصار اور مہاجرین مدینہ کے گرد خندق (کھائی) کھود رہے تھے اور اپنی پیٹھ پر مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی اسلام پہ قائم سدا

[1] مقابلہ سے منہ نہ موڑو بشرطیکہ کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں اگر دو چند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانا درست ہے گو لڑنا اور جمے رہنا افضل ہے ۱۲ منہ [2] یہ عبداللہ بن رواحہ کے شعر ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اور جو کلام بغیر قصد کے موزون نکل آئے وہ شعر نہیں کہلاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاعر نہ تھے ۱۲ منہ [3] پردیسیوں سے مراد مہاجرین ۱۲ منہ [4] یہ جنگ شوال ۵ھ ہجری میں ہوئی ۱۲ منہ

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ کر ان کو جواب دے رہے تھے ـ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ کر دے بابرکت تو انصار اور مہاجر لے خدا

۱۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا.

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب خندق کھودی گئی) تو (بنفس نفیس) مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ (مصرع) پڑھتے جاتے تھے ع تو ہدایت گر نہ کرتا تو نہ ملتی ہم کو راہ

۱۰۲ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ٭ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَصَلَّيْنَا ٭ فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا ٭ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا ٭ إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ٭ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا ٭

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا میں نے غزوہ احزاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خود اپنی ذات (بابرکت) سے مٹی ڈھو رہے تھے اور آپکے گورے گورے پیٹ کو مٹی نے چھپا لیا تھا آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎ تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات ٭ کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ ٭ اب اتار ہم پر تسلی اور شہ عالی صفات ٭ پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات ٭ بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم چڑھ آئے ہیں ٭ جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات[1] ٭

بَابٌ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

باب جو شخص عذر سے جہاد میں شریک نہ ہو۔

۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تبوک کی لڑائی سے لوٹے دوسری سند ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں (جنگ تبوک میں) آپ نے فرمایا کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (جہاد کو نہیں آئے) مگر ہم جس گھاٹی یا میدان میں چلے وہ (گویا) ہمارے ہمراہ تھے کیونکہ عذر کی وجہ سے رک گئے (جہاد کا ثواب انکو مل گیا) اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے یوں کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے حمید سے موسیٰ بن انس سے[2] اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی جب وہ ہم کو گمراہ کرنے اور شرک اور کفر میں پھنسانے کی تدبیر کرتے ہیں تو ہم انکی بات نہیں مانتے [2] اس سند میں حمید اور انس کے درمیان موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے لیکن امام بخاری نے اگلی سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

بَابُ ۸۱ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

بَابُ ۸۲ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا

سے پھر یہی حدیث نقل کی امام بخاری نے کہا پہلی سند جس میں موسیٰ کا واسطہ نہیں ہے صحیح ہے

باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے خبر دی ان دونوں نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ دوزخ سے ستر برس کی راہ دور رکھے گا۔

باب اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنے کی فضیلت

مجھ سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک جوڑا (کسی چیز کا)[1] خرچ کرے اس کو قیامت کے دن بہشت کے ہر دروازے کے چوکیدار بلائیں گے ادھر سے آؤ ادھر سے آؤ یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا شخص کسی دروازے سے بھی جائے اس کو نقصان نہیں آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تم انہی لوگوں میں ہوگے (جو بہشت کے ہر دروازے سے بلائے جائیں گے

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا میں اپنے بعد جس بات کا تم پر بہت ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی برکتیں (مال و دولت روپیہ پیسہ اناج وغیرہ) تم پر کھل جائیں گے (مالدار ہو جاؤ گے) پھر آپ نے دنیا کی آرائش کا بیان

[1] مثلاً دو روپیہ دو اشرفیاں دو کپڑے دو گھوڑے دو اونٹ دو تلواریں دو بندوقیں وغیرہ ۱۲ منہ

فَبَدَأَ بِأَحَدِهِمَا وَثَنَّى بِالْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوحَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا أَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلَاثًا إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَمَنْ لَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالْآكِلِ الَّذِي لَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

شروع کیا ایک بات بیان کی پھر دوسری (سنتے ہیں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یارسول اللہ کیا بھلائی (نعمت دنیا کی مال و دولت) سے برائی پیدا ہوگی یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ پر وحی آرہی ہے لوگ بھی ایسے خاموش تھے جیسے ان کے سروں پر چڑیاں ہیں (وہ انکا شکار کرنا چاہتے ہیں) پھر آپ نے اپنے منہ سے پسینا پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں گیا کیا مال (دولت) بھلائی ہی ہوتی ہے بھلائی ہی ہوتی ہے تین بار فرمایا بھلائی سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے[1] دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری گھانس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری دوب چرتا ہے کوکھیں بھرتے ہی سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے لید پیشاب کرتا ہے پھر (اس کے ہضم ہو جانے کے بعد) اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا بھرا شیریں ہے اور مسلمان شخص اچھا رفیق ہے بشرطیکہ اس کو اللہ کی راہ (جہاد میں) اور یتیموں اور محتاجوں میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑا لے اس کی مثال اس بیمار شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

بَابُ ۸۳ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ۔

باب جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے یا اس کے پیچھے اس کے گھر بار کی خبر رکھے اس کی فضیلت۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین بن فلان کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے کہا مجھ سے بسر بن سعید نے کہا مجھ سے زید بن خالد جہنی (صحابی) نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جہاد کے لئے کسی غازی کا سامان کر دے اس نے گویا خود جہاد کیا (اتنا ہی ثواب ملے گا) اور جس نے غازی کے گھر کی اس کے پیچھے خبر رکھی اس نے گویا خود جہاد کیا۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے اسحاق

---

[1] یعنی دنیا کا مال و دولت جو ضرورت سے زیادہ ہو کوئی عمدہ چیز اور نعمت نہیں بلکہ خدا کی آزمائش ہے اکثر آدمی اس کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اس صورت میں مال و دولت آفت ہے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے ۱۲ منہ۔

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا فِي الْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيْ۔

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ اَتَى اَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ اَنْ لَا تَجِيْءَ قَالَ الْاٰنَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِيْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ انْكِشَافًا مِّنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ

بن عبداللہ سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اپنی بی بیوں کے کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے مگر ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی (حرام بن ملحان) میرے کام میں مارا گیا [۱]

باب لڑائی کے وقت خوشبو لگانا

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے اُنھوں نے موسیٰ بن انس سے اُنھوں نے یمامہ کے جنگ کا ذکر کیا [۲] تو کہا میرے باپ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ثابت بن قیس رحمہ اللہ پاس آئے [۳] وہ اپنی رانیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے [۴] انس نے ان سے پوچھا چچا تم جنگ میں کیوں نہیں آتے اُنھوں نے کہا بھتیجے ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن وغیرہ پہن کر مجاہدین کی صف میں آن بیٹھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس جنگ میں ذرا مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ثابت نے لوگوں سے کہا ہٹ جاؤ ہم کو جگہ دو ہم کافروں سے لڑیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں ایسا نہیں کرتے تھے (صف سے سرکتے نہ تھے بلکہ لڑتے رہتے) تم نے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈالی (ان سے بھاگنے لگے وہ حملہ کرنے لگے) اس حدیث کو حماد نے ثابت سے

[۱] اوپر قصہ گذر چکا ہے کہ حرام بن ملحان ان ستر لوگوں میں جو بیر معونہ پر دغا سے مارے گئے شریک تھے بعضوں نے کہا ام سلیم آپ کی رضاعی خالہ تھیں بعضوں نے کہا یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ حرام بن ملحان اللہ کی راہ میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر بار عزیز اقربا کی خبر رکھی ۱۲ منہ [۲] جو مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے ۱۲ سنہ ہجری ابوبکر صدیق کی خلافت میں ہوئی یمامہ ایک شہر تھا یمن کا جو طائف سے دو منزل پر واقع ہے ۱۲ منہ [۳] یہ انصار کے خطیب تھے مشہور شخص ہیں ۱۲ منہ [۴] معلوم ہوا ران ستر نہیں ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۵] طبرانی کی روایت میں ہے کہ ثابت بن قیس دو سفید کپڑے کفن کے پہن کر خوشبو لگا کر میدان جنگ میں آئے اس وقت مسلمانوں کو شکست ہو چکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں بیزار ہوں ان کافروں کے کام سے اور مسلمانوں نے جو کیا اس سے معذرت کرتا ہوں پھر کافروں پر حملہ کیا اور یہانتک لڑے کہ شہید ہو گئے ان کی زرہ کسی نے چرالی تھی خواب میں ایک شخص نے ان کو دیکھا انھوں نے بیان کیا کہ میری زرہ فلاں مقام میں رکھی ہوئی ہے اور چند وصیتیں کیں لوگوں نے زرہ اسی مقام میں پائی اور ان کی وصیتیں پوری کیں سبحان اللہ شجاعت اور بہادری صحابہ پر ختم تھی میدان جنگ میں جان بکف ہو کر جاتے اور پہلے ہی سے مرنے کی تیاری کر لیتے اگر صحابہ یہ شجاعت اور بہادری نہ کرتے اور اپنے خون نہ بہاتے تو آج دنیا میں اسلام کا وجود نہ ہوتا رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ۔

روایت کیا انہوں نے انس رضؓ سے

بَابٌ ۸۵ فَضْلِ الطَّلِيْعَةِ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

باب جاسوسی ٹکڑی کی فضیلت (جو دشمن کی خبر لاتی ہے)

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے جابرؓ سے انھوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا بنی قریظہ کی خبر کون لاتا ہے[1] سب چپ ہو رہے زبیر نے کہا میں لاتا ہوں پھر آپ نے فرمایا بنی قریظہ کی خبر کون لاتا ہے۔ زبیر نے کہا میں لاتا ہوں آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (سچا مددگار) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

بَابٌ ۸۶ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيْعَةُ وَحْدَهٗ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ اَظُنُّهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

باب جاسوسی کے لئے ایک آدمی بھی جا سکتا ہے

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چاہا کہ بنی قریظہ کی خبر لائیں) صدقہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ خندق کے دن کا ذکر ہے تو زبیرؓ اٹھ کھڑے ہوئے (خبر لانے کا ذمہ لیا) پھر آپ نے یہی درخواست کی زبیر مستعد ہو گئے پھر آپ نے لوگوں سے یہی درخواست کی زبیر مستعد ہو گئے تب آپ نے فرمایا دیکھو) ہر پیغمبر کا ایک سچا مددگار (حواری) ہوتا ہے میرا مددگار زبیرؓ[2] ہے عوام کا بیٹا (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے)

بَابٌ ۸۷ سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ۔

۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبٌ

باب دو آدمیوں کا مل کر سفر کرنا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن شہاب نے انھوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے کہا میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (اپنے وطن کی طرف) لوٹا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ایک ساتھی سے

---

[1] ادھر تو ابو سفیان فوجیں لے کر مسلمانوں پر چڑھ آیا تھا ادھر یہ خبر پہنچی کہ بنی قریظہ کے یہودی بھی ان سے مل گئے اس بغلی گھونسے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت تردد ہوا فرمایا کون ان کی خبر لاتا ہے ۱۲ منہ

[2] یہ جو بعض روایتوں میں ہے کہ حذیفہ خبر لائے تھے یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ حذیفہ قریش کے کافروں کی خبر لائے تھے اور زبیرؓ بنی قریظہ کی ۱۲ منہ

إِلَى أَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

(جو مالک کے چچازاد بھائی تھے) فرمایا دونوں سنتے میں اذان اور اقامت کہنا (یعنی دونوں میں سے کوئی) اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امام ہے[1]

بَابُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

باب گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے[2]

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيمَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت رہے گی۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيمَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن اور سعید بن ابی السفر سے انھوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عروہ بن جعد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے برکت بندھی ہے سلیمان بن حرب نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے حصین اور سعید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا ابن الجعد کے بدل میں بن ابی الجعد کہا اور سلیمان کی طرح مسدد نے بھی ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے عروہ بن ابی الجعد سے روایت کیا[3]

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس ابن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس لئے اس کو لائے کہ ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو شخص سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین شخص جماعت ہیں اس حدیث کی رو سے بعضوں نے دو شخصوں کا سفر مکروہ رکھا ہے امام بخاری نے اس حدیث سے اس کا جواز نکالا معلوم ہوا کہ ضرورت سے دو آدمی بھی سفر کر سکتے ہیں مگر بے ضرورت مکروہ ہے اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

[2] گھوڑا بڑا شریف جانور ہے اور آدمی کے بعد سب جانوروں سے اس کا درجہ زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ برکت گھوڑے کے لئے لازمی ہے اور جو شخص گھوڑا رکھے گا پروردگار اس کو برکت دے گا بشرطیکہ نیت بخیر ہو ۱۲ منہ [3] مسدد نے بھی ابوالجعد کہا ابن مدینی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا کہ ابوالجعد کا نام سعد تھا سلیمان کی روایت ابونعیم کے مستخرج میں اور مسدد کی روایت ان کے مسند میں ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۸۹ اَلْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

بَابٌ ۹۰ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بَابٌ ۹۱ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ

باب امام (یعنی بادشاہ) عادل ہو یا ظالم (بشرطیکہ مسلمان ہو) کے ساتھ ہو کر جہاد قیامت تک قائم رہے گا

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے [1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ذکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے کہا ہم سے عروہ ابن ابی الجعد نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت بندھی ہے یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں لوٹ کا مال ملتا ہے [2]

باب جو شخص (جہاد کی نیت سے) گھوڑا رکھے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انفال میں) فرمایا (کافروں سے لڑنے کا سامان تیار رکھو جہاں تک ہو سکے اور گھوڑے باندھ کر رکھے)

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی کہا میں نے سعید مقبری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کے وعدے کو (جو اس نے مجاہدین کے لئے کیا ہے) سچا سمجھ کر جہاد کے لئے گھوڑا باندھ رکھے تو اس کی کھائی پلائی لید پیشاب سب اس کے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے

باب گھوڑے گدھے کا نام رکھنا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے انہوں نے

---

[1] اور گھوڑا اسی واسطے متبرک ہے کہ وہ آلۂ جہاد ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد بھی قیامت تک ہوتا رہے گا امام بخاری ابوداؤد کی یہ حدیث نہ لا سکے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد گو کبیرہ گناہ کرتا ہو اور انسؓ کی یہ حدیث کہ جہاد جب سے اللہ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا اخیر میری امت دجال سے لڑے گی کسی ظالم کے ظلم یا عادل کے عدل سے جہاد باطل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ان کی شرط کے موافق نہ تھیں ۱۲منہ

[2] تو آپ نے امام عادل کی قید نہیں لگائی پس ترجمہ باب نکل آیا کہ بادشاہ عادل اور فاسق دونوں کے ساتھ ہو کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے ۱۲منہ

[3] یعنی سب کا ثواب ملے گا دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے دانے کے لئے جتنے جو دانے کرے گا ہر جو کے بدل یا ہر دانہ کے بدل ایک نیکی اس کی لکھی جائے گی یہ جب ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے نہ فخر اور ناموری اور شہرت اور ریاء کے لئے ۱۲منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَقَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا۔

ابو حازم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حدیبیہ کے سال) اور اپنے چند ساتھیوں سمیت جو احرام باندھے تھے پیچھے رہ گئے لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا ابو قتادہ نے اس کو نہیں دیکھا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ابو قتادہ کو نہ بتلایا یہاں تک کہ ابو قتادہ نے خود اس کو دیکھ لیا جو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا[۵۱] اور اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا میرا کوڑا دے دو انہوں نے انکار کیا (کیونکہ وہ احرام باندھے تھے) آخر انہوں نے (خود اتر کر) لے لیا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو زخمی کر کے گرا دیا پھر ابو قتادہ نے اس میں سے کھایا ان کے دوسرے ساتھیوں نے بھی کھایا (جو احرام باندھے تھے کیونکہ انہوں نے اس میں کچھ مدد نہیں کی تھی) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے تو آپ نے پوچھا اس میں کا کچھ گوشت ہے ابو قتادہ نے کہا ایک ران ہے آپ نے وہ لے لی اور اس میں سے نوش کیا[۵۲]

۱۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسی نے کہا ہم سے ابی بن عباس بن سہل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا (سہل بن سعد ساعدی) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا اس کو لحیف (یا لخیف) کہتے[۵۳]

۱۲۱ - حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن آدم سے سنا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق (عمرو بن عبید اللہ) سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواصی میں سوار تھا اس گدھے کا نام عفیر تھا[۵۴] آپ نے فرمایا معاذ تجھ کو معلوم ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کو پوجیں اور اس کے

---

[۵۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہ حدیث اوپر کتاب الحج میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۳] بعض روایتوں میں لخیف ہے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ گھوڑے کا نام رکھا گیا ۱۲ منہ [۵۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ شرک نہ کرتا ہو اللہ اسکو عذاب نہ کرے (ہمیشہ کیلئے دوزخ میں نہ رکھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں آپ نے فرمایا نہیں وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے [۱]

۱۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی (دشمن آن پہنچا) آپ ہمارے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جس کو مندوب کہتے تھے اور (لوٹ کر آئے) فرمایا ہم نے ڈر کی تو کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے۔

بَابٌ ۹۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ۔

باب بعضا گھوڑا منحوس ہوتا ہے۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے مالک سے انہوں نے ابی حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد الساعدی سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے تین ہی چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔

بَابٌ ۹۳ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ وَّقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً

باب گھوڑا رکھنے والے تین طرح کے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اور گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری اور آرائش کیلئے بنایا [۳]

۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے

[۱] اور دوسرے اعمال خیر میں کوشش کم کردیں گے ایک روایت میں ہے کہ معاذ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کی ۱۲ منہ [۲] یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ کوئی چیز نہیں اگر کوئی چیز ہو تو گھر اور گھوڑے اور عورت میں ہوگی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے نکالا کہ دو شخص حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ابو ہریرہؓ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ تین چیزوں میں نحوست ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں سن کر حضرت عائشہؓ بہت غصے ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ آپ نے جاہلیت والوں کا یہ خیال فرمایا تھا کہ وہ ان چیزوں میں نحوست کے قائل تھے علماء نے اس میں اختلاف کیا کہ واقعی ان چیزوں میں نحوست کوئی شے ہے یا نہیں اکثر نے انکار کیا ہے کیونکہ دوسری صحیح حدیث ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوت کوئی چیز ہے اور نہ ترہ تیزی اور بعضوں نے کہا نحوست سے یہ مراد ہے کہ گھوڑا بدذات شریر کاٹنے والا ہو یا عورت بدزبان بدخو ہو یا گھر تنگ ہو اور گندہ ہو اور ابو داؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا یا رسول اللہ ہم ایک گھر میں جا کر رہے تو ہمارا شمار کم ہو گیا مال گھٹ گیا آپ نے فرمایا ایسے برے گھر کو چھوڑ دو ۱۲ منہ [۳] اس آیت سے بعضوں نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کے گوشت کی حرمت پر دلیل دی ہے حالانکہ یہ آیت حرمت کی دلیل نہیں ہو سکتی اسکی دلیل یہ ہے کہ یہ آیت مکہ میں اتری اور بستی کے گدھوں کا گوشت خیبر میں حرام ہوا امام بخاری نے یہ آیت لا کر اسطرف اشارہ کیا کہ اگر زیب و زینت کیلئے بھی کوئی گھوڑا رکھے تو جائز ہے بشرطیکہ تکبر اور غرور نہ کرے اور گناہ کا کام ان سے نہ لے ۱۲ منہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلَى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

بَابٌ ۹۴ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ

۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عُقَيْلٍ لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ

زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لئے تو ثواب ہیں اور کسی کے لئے نہ ثواب نہ عذاب اور کسی کے لئے عذاب ہیں جس کے لئے ثواب ہیں وہ وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) ان کو باندھے ان کی رسی رمنے یا چمن میں ہی کر دے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر انہوں نے رسی تڑالی اور ایک زغن یا دو زغن مارے تو ان کی لید اور ان کے قدم سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اگر وہ ندی پر جا کر خود پانی پی لیں گو مالک کی نیت پلانے کی نیت نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی جس کے لئے عذاب ہیں وہ شخص ہے جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لئے باندھے [۱] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ بن ناجیہ نے) گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا مگر ایک یہ آیت ہے جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو دیکھے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھے گا [۲]

باب جہاد میں دوسرے جانور کو مارنا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعقیل (بشیر بن عقبہ) نے کہا ہم سے ابوالمتوکل ناجی (علی بن داؤد) نے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آیا میں نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا ہو وہ مجھ سے بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک سفر (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ابوعقیل راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں یہ سفر جہاد کا تھا یا عمرے کا تھا [۳] خیر جب ہم مدینہ کو لوٹے تو آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے

[۱] اس روایت میں اس کا ذکر چھوڑ دیا جس کے لئے نہ ثواب ہیں نہ عذاب دوسری روایت میں اس کا بیان ہے وہ وہ شخص ہے جو اپنی تونگری کی وجہ سے اور اس لیے کہ کسی سے سواری نہ مانگنی پڑے باندھے پھر اللہ کا حق فراموش نہ کرے یعنی شکے ماندے محتاج کو ضرورت کے وقت سوار کرے کوئی مسلمان رعایت مانگے تو اس کو دے ۱۲ منہ [۲] اس جامع آیت کو بیان فرما کر لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ عموم آیات اور احادیث سے استدلال کر سکتے ہیں ۱۲ منہ [۳] لیکن اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوہ تبوک کا تھا ابن اسحاق نے کہا غزوہ ذات الرقاع کا سفر تھا ۱۲ منہ

اَنْ يَّتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَلْيَعْجَلْ قَالَ جَابِرٌ فَاَقْبَلْنَا وَاَنَا عَلٰى جَمَلٍ لِّيْ اَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَّالنَّاسُ خَلْفِيْ فَبَيْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهٗ بِسَوْطِهٖ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيْرُ مَكَانَهٗ فَقَالَ اَتَبِيْعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِيْ طَوَائِفَ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاقٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَعْطُوْهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ۔

بَابُ ۹۵ الرُّكُوْبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُوْلَةِ مِنَ الْخَيْلِ۔

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ لِاَنَّهَا اَجْرٰى وَاَجْسَرُ۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهٗ

وہ آگے بڑھ کر اپنے گھر والوں میں جلدی سے پہنچ جائے جابرؓ نے کہا یہ سن کر ہم (جلدی) چلے میں ایک کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا لوگ میرے پیچھے رہ گئے میں اسی طرح جا رہا تھا اتنے میں وہ اونٹ ماندہ ہو کر اڑ گیا آپ نے فرمایا جابر اپنا اونٹ تھام لے پھر آپ نے ایک کوڑا اس کو مارا وہ کود کر چل نکلا[۱] اور اونٹوں سے آگے بڑھ گیا آپ نے فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے عرض کیا ہاں بیچتا ہوں جب میں مدینہ پہنچا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط[۲] کے ایک کونے میں باندھ دیا میں نے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ حاضر ہے آپ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے فرمانے لگے یہ ہمارا اونٹ ہے ہمارا اونٹ پھر آپ نے اونٹ کی قیمت میں سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو پھر مجھ سے پوچھا تو نے قیمت بھر پائی میں نے عرض کیا جی ہاں بھر پائی آپ نے فرمایا قیمت بھی لے اپنا اونٹ بھی لے (دونوں تیرے ہیں)

باب شریر یا سخت جانور اور نر گھوڑے پر سوار ہونا

اور راشد بن سعد (تابعی)[۳] نے کہا صحابہ نر گھوڑے پر سوار ہونا اچھا سمجھتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے مدینہ میں لوگوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا ایک گھوڑا جس کو مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا آپ اس پر سوار

---

[۱] حضرت جابر سے روایت ہے آپ نے فرمایا ذرا اس کو بٹھا میں نے بٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی تو مجھ کو دے میں نے دی آپ نے اس لکڑی سے اس کو کئی ٹھونسے دیئے بعد اس کے فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے بڑے اونٹ یعنی جابر کے اونٹ کو مارا ۱۲ منہ

[۲] بلاط وہ پتھر کا فرش جو مسجد کے سامنے تھا ۱۲ منہ [۳] عینی اور حافظ قسطلانی کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ایک روایت میں یوں ہے کہ صحابہ شخون وغیرہ میں مادیاں کو بہتر سمجھتے تھے اور صفوف اور قلعوں پر حملہ کرنے میں نر گھوڑے کو عینی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ نر گھوڑے پر سواری منقول ہے اسی طرح صحابہ سے صرف سعد سے یہ منقول ہے کہ وہ مادیاں پر سوار ہوتے ۱۲ منہ

وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہوئے فرمایا ہم نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے۔ ۱؎

بَابُ ۹۶ سِهَامِ الْفَرَسِ۔

باب گھوڑے کو (لوٹ کے مال میں سے) کیا حصہ ملے گا

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهٖ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهٖ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَلَا يُسْهَمُ لِاَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگائے اور سوار کا ایک حصہ (تو سوار کو تین حصے ملے پیدل کو ایک حصہ) امام مالک نے کہا عربی اور ترکی گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ نے فرمایا گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لیے بنایا ۲؎ اور ہر سواری کو ایک ہی گھوڑے کا حصہ دیا جائے گا (گو اس کے پاس متعدد گھوڑے ہوں)

بَابُ ۹۷ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْحَرْبِ

باب اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچ کر چلائے

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سہل ابن یوسف نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا ایک شخص نے (نام نامعلوم جو قیس قبیلے کا تھا) براء بن عازبؓ (صحابی) سے کہا تم حنین کے دن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا بے شک گو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بھاگے ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ (جن سے مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز لوگ تھے پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان لوٹ پر پڑ گئے (ان کو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کئے (تیروں کی تاب نہ لا کر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے

۱؎ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی میں نر اور مادیاں دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا ان وجدناہ میں جو ضمیر مذکر ہے اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وہ نر گھوڑا تھا اور باب کا یہ مطلب کہ شریر جانور پر سوار ہونا اس سے نکالا کہ نر اکثر مادیاں کی نسبت تیز اور شریر ہوتا ہے اگرچہ مادیاں نر سے زیادہ شریر اور سخت ہوتی ہیں ۱۲ منہ ۲؎ تو اللہ تعالٰے نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں کی عربی اور ترکی سب گھوڑوں کو برابر حصہ ملے گا یعنے سوار کو تین حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ اکثر اماموں اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سوار کو دو حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ ۱۲ منہ

إِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۞ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں نے دیکھا آپ اپنی سپید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام تھامے ہوئے آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے (بیت) ہوں میں پیغمبر[۱] بلا شک وخطر؛ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر[۲]

بَابُ ٩٨ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ۔

باب جانور پر رکاب یا غرز لگانا

۱۲۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب اپنا پاؤں اونٹنی کی رکاب پر رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے احرام باندھتے (لبیک پکارتے)

بَابُ ٩٩ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ۔

باب گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار ہونا (زین وغیرہ کچھ نہیں)

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے (جس رات کو مدینہ والے ڈر گئے) آپ سامنے سے ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار تشریف لائے اس پر زین نہ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔

بَابُ ١٠٠ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ

باب مٹھے گھوڑے پر سوار ہونا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک بار مدینہ والوں کو ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو مٹھا تھا یا اس میں مٹھا پن تھا

---

[۱] یعنی میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو کچھ فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے اس لیے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۲] گو یہ کلام موزوں ہے مگر چونکہ بلا قصد آپ سے صادر ہوا اس لیے اس کو شعر نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [۳] غرز بھی وہی رکاب بعضوں نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غرز اونٹ میں بعضوں نے کہا رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور غرز چمڑے کی ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ یہ حسن و جمال اور یہ شجاعت اور بہادری ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنا بڑے شہسواروں کا کام ہے ۱۲ منہ

لِاَبِیْ طَلْحَۃَ کَانَ یَقْطِفُ اَوْکَانَ فِیْہِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَکُمْ ھٰذَا بَحْرًا فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَا یُجَارٰی۔

جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز چلتے پایا پھر اس گھوڑے کے برابر کوئی گھوڑا نہیں چل سکتا تھا[1]۔

بَابُ السَّبْقِ بَیْنَ الْخَیْلِ۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا قَبِیْصَۃُ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَجْرَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ وَاَجْرٰی مَا لَمْ یُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی قَالَ عَبْدُاللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰہِ قَالَ سُفْیٰنُ بَیْنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ خَمْسَۃُ اَمْیَالٍ اَوْ سِتَّۃٌ وَبَیْنَ ثَنِیَّۃَ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ مِیْلٌ۔

باب گھوڑ دوڑ کا بیان۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے عبیداللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا جو گھوڑے شرط کے لئے تیار کیئے تھے ان کی تو حا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک رکھی[2] اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک رکھی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا عبداللہ بن ولید نے کہا سفیان ثوری نے ہم سے بیان کیا کہا مجھ سے عبیداللہ نے[3] سفیان ثوری نے کہا حفیا اور ثنیہ الوداع میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ اور مسجد زریق میں ایک میل کا۔

بَابُ اِضْمَارِ الْخَیْلِ لِلسَّبْقِ

باب شرط کیلئے گھوڑا تیار کرنا[4] (اضمار کرنا[5])

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضَمَّرْ وَکَانَ اَمَدُھَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط کرائی جو اضمار نہیں کیئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے لیکر مسجد بنی زریق تک ٹھہرائی[6]

---

[1] یا تو ممتاز یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہو گیا کہ گھوڑا اس کے برابر چل نہ سکتا ۱۲ منہ [2] حفیا اور ثنیۃ الوداع دونوں مقاموں کے نام ہیں مدینہ سے [illegible] کیلئے تیار کیے گئے یعنی ان کا اضمار کیا گیا اضمار اسکو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر اس کا دانہ کم کر دیا جائے اور ایک کوٹھڑی میں جھول ڈال کر بند رہنے دیں تاکہ خوب پسینہ کرے اور اس کا گوشت کم ہو جائے اور شرط میں دوڑنے کے لائق بن جائے ۱۲ منہ [3] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان ثوری کا سماع عبیداللہ سے ہو جائے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے ترجمہ باب کا یہ مطلب رکھا ہے کہ شرط کے لئے اضمار کا فرض نہ ہونا اس صورت میں باب کی حدیث باب کے مطابق ہو جائے گی ۱۲ منہ [5] اضمار کی تفسیر ابھی بیان ہو چکی ہے ۱۲ منہ [6] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے باب میں تو اضمار شدہ گھوڑوں کی شرط مذکور ہے اور اس حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا اس کا جواب یہ کہ امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لا کر اس کے دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس حدیث میں دوسرا لفظ ہے کہ جن گھوڑوں کا اضمار ہوا تھا آپ نے ان کی شرط کرائی حفیہ سے ثنیہ تک جیسے اوپر گزرا ۱۲ منہ

أَمَدَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ۔

بَابٌ ۱۰۳ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى كَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا۔

بَابٌ ۱۰۴ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

عبداللہ بن عمر نے بھی ایسے گھوڑوں کی شرط کرائی تھی امام بخاری نے کہا اس حدیث میں امد سے مراد حد اور انتہا ہے (اور سورۂ احقاف میں جو فطال علیہم الامد ہے وہاں بھی امد سے یہی مراد ہے)

باب جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے ان کو کہاں تک دوڑایا جائے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی شرط کرائی جن کا اضمار ہوا تھا ان کو حفیا سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد ثنیۃ وداع پر رکھی[1] ابواسحاق کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا ان میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں ہوا تھا ان کو ثنیۂ وداع سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد بنی زریق کی مسجد رکھی ابواسحاق نے کہا میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا ایک میل یا کچھ ایسا ہی اور عبداللہ بن عمر نے بھی گھوڑا دوڑایا تھا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان

عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصواء اونٹنی پر اپنی خواصی میں بٹھلایا[2] اور مسور بن مخرمہ (صحابی) سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء نہیں اڑ گئی[3]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابواسحاق (ابراہیم) انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا[4]

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے

---

[1] یعنی حفیا اور ثنیۃ وداع ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الشروط میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] اس تعلیق کو ابوداؤد نے وصل کیا کہتے ہیں قصواء اور عضباء دونوں ایک ہی اونٹنی کے نام تھے اور اسی کا نام جدعاء بھی تھا اور شہباء بھی وحی اترنے کے وقت آپ کو یہی اونٹنی سنبھالتی اور کوئی اونٹنی نہ اٹھا سکتی اس کے سوا اور بھی آپ کی کئی اونٹنیاں تھیں ۱۲ منہ

زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ کسی اُونٹ سے پیچھے نہیں رہتی تھی (یا حمید نے یوں کہا وہ پیچھے رہ جانے کے قریب ہوتی) اخیر ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک پاٹھے (نوجوان) اُونٹ پر بیٹھ کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمانوں پر یہ شاق گزرا آپ نے ان کی ناراضی پہچان لی اللہ یہ ضرور کرتا ہے دنیا میں جب کوئی بلند ہو جاتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا دکھاتا ہے موسیٰ نے اس حدیث کو[۱] طول کے ساتھ حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۱۰۵ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کا بیان[۲]

قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ۔

اس کا ذکر انس رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں کیا[۳] ابو حمید (عبدالرحمن) بن سعد ساعدی نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے آپ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا تھا[۴]۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان نے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا مگر ایک سفید خچر اور ہتھیار[۵] اور کچھ زمین ان کو بھی آپ خیرات کر گئے تھے۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سفیان نے بیان کیا

---

[۱] ابو حمید کی حدیث میں جس خچر کا بیان ہے یہ اور خچر تھا اور جنگ حنین میں آپ جس خچر پر سوار تھے وہ فروہ بن نفاثہ نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام بخاری نے قصہ حنین میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے۔ ایلہ ایک شہر تھا ساحل بحر پر مصر اور مکہ کے بیچ میں یہاں حجاز کی حد ختم ہوتی ہے اور شام کی حد شروع ہوتی ہے مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلہ پر یہ شہر واقع تھا وہاں کے بادشاہ کا نام یوحنا بن روبہ تھا ۱۲ منہ [۴] اس کا نام دُلدل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہ خچر زندہ رہا تھا زمین کیا تھی فدک کا آدھا حصہ اور وادی القریٰ کا تہائی حصہ اور خیبر کے خمس میں سے آپ کا حصہ اور بنی نضیر میں سے جو آپ نے چن لی تھی انہی چیزوں کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت میں مانگا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے ۱۲ منہ۔

الْبَرَاءِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيٰنَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے ان سے کہا ابو عمارہ (یہ براء کی کنیت ہے) تم حنین کے دن بھاگ نکلے تھے اُنہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ نہیں بھاگے اور لوگ بھاگ نکلے) ہوا یہ کہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری (لوٹ پر لگ گئے) ہوازن کے کافروں نے ان کو تیروں پر دھر لیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث (آپ کے چچا زاد بھائی) اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ شعر گا رہے تھے

ع ہوں میں پیغمبر بلا شک و خطر ؛ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر[1]

بَابُ ۱۰۶ جِهَادِ النِّسَاءِ۔

باب عورتوں کا جہاد کیا ہے ؟

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے معاویہ بن اسحاق سے اُنہوں نے عائشہ بن طلحہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنینؓ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے (اسی میں تم کو جہاد کا ثواب ملے گا) اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا اُنہوں نے معاویہ سے پھر یہی حدیث نقل کی[2]

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے معاویہ سے یہی حدیث اور سفیان نے حبیب بن ابی عمرہ سے یہی روایت کی اُنہوں نے عائشہ بنت طلحہ سے اُنہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بیبیوں نے آپ سے جہاد کو پوچھا آپ نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے[3]

بَابُ ۱۰۷ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ۔

باب دریا میں سوار ہو کر عورت کا جہاد کرنا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے

---

[1] یعنی عبدالمطلب کا جو آپ کے دادا تھے عرب میں انہی کا نام زیادہ مشہور تھا اس لئے دادا کا بیٹا اپنے تئیں فرمایا جیسے ضمام نے پوچھا تھا تم میں عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے ۱۲ منہ [2] یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصولاً مذکور ہے ۱۲ منہ [3] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ قبیصہ نے اس کو بھی روایت کیا ہے وہ موصول ہے ۱۲ منہ

مُعٰوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَاَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ اَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ۔

کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام (ملحان کی بیٹی) پاس تشریف لے گئے (جو انس کی خالہ تھیں) وہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ کیوں آپ ہنسے کیوں ہیں فرمایا میری اُمت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کے لئے سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال (دنیا یا آخرت میں) ایسی ہے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے دُعا کی یا اللہ اس کو بھی ان لوگوں میں کر پھر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے پھر ویسا ہی پوچھا آپ ہنستے کیوں ہیں آپ نے پھر وہی فرمایا ام حرام نے کہا دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا تو اگلے لوگوں میں ہے ان پچھلوں میں نہیں انسؓ کہتے ہیں پھر ام حرامؓ[۵] نے عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ نکاح کیا اور بنت قرظہ (فاختہ معاویہؓ کی جورو) کے ساتھ سمندر میں سوار ہوئیں (جب ۲۸ ہجری میں انہوں نے جزیرہ قبرص پر جہاد کیا) جب لوٹ کر آ رہی تھیں تو اپنے جانور پر چڑھنے لگیں جانور نے انکی گردن توڑ ڈالی گر کر گئیں

باب ۱۰۵ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ فِي الْغَزْوِ دُوْنَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ۔

باب آدمی جہاد میں اپنی ایک بی بی کو لے جائے، ایک کو نہ لے جائے (یہ درست ہے)

۱۴۲ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے سنا ان چاروں نے حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کیلئے نکلنے لگتے تو اپنی بیویوں کا قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے کر نکلتے ایک جہاد میں (غزوہ بنی مصطلق میں) ایسا ہوا آپ نے ہم پر قرعہ ڈالا میرا نام نکلا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئی

[۵] یہ دوسری روایت کے خلاف پڑتا ہے جس میں یہ ہے کہ وہ اسی وقت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں شاید انہوں نے طلاق دے دیا ہوگا۔ اور ام حرام نے دوبارہ ان سے نکاح کیا ہوگا ۱۲ منہ۔

فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِىْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِىْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے جب پردے کا حکم اتر چکا تھا [1]

بَابُ ۱۰۹ غَزْوِ النِّسَآءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

باب عورتوں کا جنگ کرنا اور مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا

۱۴۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِىْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِىْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب احد کی لڑائی ہوئی تو مسلمان شکست پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے مگر میں نے حضرت عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا وہ دونوں پنڈلیاں کھولے ہوئے (کپڑا اوپر اٹھائے ہوئے) جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلاکر پھر لوٹ کر جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں پھر پلاتیں میں ان کے پاؤں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا [2]

بَابُ ۱۱۰ حَمْلِ النِّسَآءِ الْقِرَبَ اِلَى النَّاسِ فِى الْغَزْوِ۔

باب جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھا کر مردوں کے پاس لے جانا۔

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِىْ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِىَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِىٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سَلِيْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سَلِيْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِيْطُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ چادر بچ رہی جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے ان میں کسی نے (نام نامعلوم) کہا امیرالمومنین یہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دیجئے یعنی علیا حضرت ام کلثوم کو جو حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمرؓ کی بی بی تھیں حضرت عمرؓ نے کہا ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہے وہ انصاری عورت تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمر کہنے لگے یہ ام سلیط جنگ احد کے دن مشکیں لاد لاد کر ہمارے لئے لاتی امام بخاری نے کہا حدیث میں تزفر کا معنے یہ ہے سیتی تھی [3]

---

[1] معلوم ہوا کہ پردے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے جیسے بعضے جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے ۱۲ منہ [2] اس وقت جان پر بنی ہوئی تھی شاید انس کی نظر بے قصد ان کی پنڈلی پر پڑ گئی ہو گی دوسرے اس وقت حجاب کا حکم نہ اترا ہو گا [3] یہ صحیح نہیں تَزْفِرُ کا معنی یہ ہے کہ اٹھا کر لاتی تھی جیسے ہم نے اوپر ترجمہ کیا ہے قسطلانی نے کہا امام بخاری نے یہ معنی ابو صالح کاتب لیث کی تقلید سے نقل کر دیا حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف یہاں سے معلوم کرنا چاہئے حضرت عمر یہ چادر حضرت ام کلثوم کو دے دیتے مگر اس خیال سے نہ دی کہ وہ ان کی بی بی تھیں اور غیر عورت کو جس کا حق زیادہ تھا مقدم رکھا۔ ۔۔۔۔ سبحان اللہ رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

بَابُ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الْجَرْحٰى فِي الْغَزْوِ

باب عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دارو کر سکتی ہیں

۱۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحٰى وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِينَةِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے انہوں نے بشر بن مفضل نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتے زخمیوں کو مرہم پٹی کرتے اور جو لوگ مارے جاتے ان کی لاشیں مدینہ کو لاتے۔

بَابُ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى

باب عورتیں مردوں اور زخمیوں کو لے کر جا سکتی ہیں۔

۱۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِينَةِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع بنت معوذ سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے ہمارا کام یہ ہوتا لوگوں کو پانی پلانا ان کی خدمت کرنا اور مردوں کو اور زخمیوں کو مدینہ تک لے آنا

بَابُ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

باب تیر کا بدن سے نکالنا۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انھوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انھوں نے کہا (غزوہ اوطاس میں میرے چچا) ابو عامر کو گھٹنے میں ایک تیر لگا ان کے پاس گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال لے میں نے اس کو کھینچ کر نکالا تو خون بہنے لگا (پیپ بند ہی نہیں ہوتی) آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ کو خبر کی آپ نے (یہ سمجھ کر کہ ابو عامر نہیں بچنے کا) یوں دعا کی یا اللہ عبید ابو عامر کو بخش دے [۱]

بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب اللہ کی راہ میں (جہاد میں) چوکی پہرہ دینا

۱۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی جاگتے رہے جب مدینہ میں پہنچے تو فرمایا کاش میرے نیک یاروں میں سے کوئی میرا پہرہ دے

[۱] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ کر آپ کا قاعدہ تھا جس کیلئے مغفرت کی دعا فرماتے وہ شہید ہوتا ۱۲ منہ

قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِیْ صَالِحًا يَحْرُسُنِی اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ وَزَادَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ كَانَ فِی الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِی السَّاقَةِ كَانَ فِی السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَآئِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ وَقَالَ تَعْسًا كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ فَاَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ طُوْبٰی فُعْلٰی مِنْ كُلِّ شَیْءٍ طَيِّبٍ وَهِیَ يَاءٌ حُوِّلَتْ اِلَی الْوَاوِ وَهِیَ مِنْ يَطِيْبُ -

(رات کو میری حفاظت کرے جاگتا رہے اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آپ نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص میں اس لئے آیا کہ آپ کے پاس پہرہ دوں آپ سو رہے (ان کے لئے دعا کی[1]

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبکرؓ نے خبر دی انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ چادر کا بندہ کمل کا یہ سب تباہ اور برباد ہوئے جن کا حال یہ ہے اگر ان کو ملے تو خوش نہیں تو ناراض اس حدیث کو اسرائیل نے ابوحصین سے مرفوع نہیں کیا اور عمرو بن مرزوق نے ہم سے بڑھا کر بیان کی انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور کمل کا بندہ تباہ ہوا اگر اس کو دیا جائے تب تو خوش جو نہ دیا جائے غصے ایسا شخص تباہ سرنگوں ہو اس کو کانٹا لگے تو خدا کرے پھر نہ نکلے مبارک وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے بال بکھرے پاؤں خاک آلود جا رہا ہو اگر اس سے کہے پہرہ دے تو پہرہ دے اگر کہو پچھلے لشکر میں رہو تو وہاں رہے جو حکم ہو اس کی تعمیل کرے (اس بیچارے کا یہ حال ہو اگر وہ اندر آنے کی اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے (اس کی غربت کی وجہ سے) امام بخاری نے کہا اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین سے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا اور قرآن میں جو آیا ہے تعسا دسرہ ذعد میں فتعسا ہے یعنی خدا انکو گرائے ہلاک کرے طوبیٰ بروزن فعلی طیب سے نکلا یعنی ہر ستھری چیز اصل میں طیبیٰ تھا یا کو واؤ سے بدل دیا یطیب بھی اسی سے ہے۔

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ کر آپ کا قاعدہ یہ تھا جس کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے وہ شہید ہوتا ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے یہانتک کہ ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی ترمذی نے حضرت عائشہ رضہ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوکی پہرہ رکھتے تھے جب یہ آیت اُتری واللہ یعصمک من الناس تو آپ نے چوکی پہرہ اُٹھا دیا حاکم اور ابن ماجہ سے مرفوعًا نکالا جہاد میں ایک رات چوکی پہرہ دینا ہزار راتوں کی عبادت اور ہزار دنوں کے روزے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۵ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

۱۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ۔

۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

۱۵۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں جریر بن عبداللہ بجلی (صحابی) کے ساتھ رہا (سفر میں) وہ مجھ سے عمر میں بڑے تھے لیکن میری خدمت کرتے تھے (جریر کہتے تھے میں نے انصار کو ایک بات کرتے دیکھا میں تو جہاں کسی انصار کو پاتا ہوں اس کی تعظیم کرتا ہوں [۱]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عمرو ابن ابی عمرو سے جو مطلب بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے آپ فرماتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا جنگ خیبر میں آپ کی خدمت کرتا رہا جب آپ وہاں سے لوٹے (مدینہ کے قریب پہنچے) اور احد پہاڑ دکھلائی دیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں
پھر ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے اس کو اس طرح حرام کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا یا اللہ ہماری صاع اور مد میں برکت دے

ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا انہوں نے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے مورق عجلی سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ہم (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں کوئی روزہ دار تھا کوئی بے روزہ (بڑا سایہ جو کوئی کرتا وہ یہی کہ اپنا کمبل تان لیتا خیر جو لوگ روزہ دار تھے انہوں نے تو کام کاج نہیں کیا جو بے روزہ تھے انہوں نے ہی اونٹوں کو اٹھایا (پانی پلایا) کام کاج کیا خدمت کی

---

[۱] وہ بات یہ تھی کہ انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے معلوم ہوا جو کوئی اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے اس کی خدمت کرنا عین سعادت ہے بہ ظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے عینی نے کہا مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ صحبت سفر میں ہوئی اور سفر عام ہے جہاد کے بھی سفر کو تو باب سے مطابقت ہوگی [۲] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲

ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

(ڈیرے وغیرہ لگائے) آپ نے فرمایا آج تو (بڑا) ثواب بے روزہ لوٹ لے گئے[1]

بَابُ ۱۱۶ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِي السَّفَرِ۔

باب جو شخص سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اُٹھاوے اس کی فضیلت۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے اُنہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی کے ہر ہر پور یا ہر ہر جوڑ پر ایک ایک صدقہ لازم ہے جو کوئی دُوسرے کی مدد کرکے اس کو جانور پر چڑھا دے یا اس کا سامان اسپر لا دے[2] تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اچھی بات کہنا نماز کے لئے ایک ایک قدم جو اُٹھائے یہ بھی صدقہ ہے کسی کو رستہ بتلانا یہ بھی صدقہ ہے

بَابُ ۱۱۷ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اِلٰۤى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

باب اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ پر رہنا کتنا بڑا ثواب ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا مسلمانوں صبر کرو اور دشمنوں سے صبر میں زیادہ رہو اور مورچے پر جمے رہو اخیر آیت تک

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابوالنضر ہاشم بن قاسم سے سنا کہا ہم سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا اُنہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے اُنہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے پر رہنا ساری دنیا اور دمافیہا سے بہتر ہے اور تم میں کسی کے کوڑے رکھنے کے موافق جگہ بہشت میں ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور شام کو جو آدمی اللہ کی راہ میں چلے یا صبح کو چلے تو وہ ساری دنیا ومافیہا سے بہتر ہے[3]

بَابُ ۱۱۸ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

باب اگر بچے کو خدمت کیلئے جہاد میں ساتھ لے جائے۔

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ عَمْرٍو

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب ابن عبدالرحمن نے

---

[1] یعنی روزہ داروں سے زیادہ ان کو ثواب ملا معلوم ہوا کہ جہاد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ روزہ داروں کو بالکل ثواب نہیں ملا ان کو بھی روزے کا ثواب ضرور ملا ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ دوسرے کی سواری پر چڑھا دینا یا سامان لا د دینا اتنا ثواب ہے تو اپنی سواری پر کسی مسلمان کو لے جانا اس کا سامان رکھ لینا کتنا ثواب ہوگا ۱۲ منہ [3] کیونکہ دنیا فانی ہے اور بے ثبات ہے اور بہشت باقی اور دائمی ہے کوڑے کو اس لئے بیان کیا کہ کوڑا آلۂ جہاد ہے اور بہت ادنیٰ آلہ جب اس کے بدل بہشت میں جگہ ملے گی وہ ساری دنیا سے افضل ہو اور آلات کا ثواب کتنا ملے گا قیاس کرنا چاہیے ۱۲ منہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِاَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ حَتّٰى
اَخْرُجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ مُرْدِفِيْ وَاَنَا غُلَامٌ
رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ كَثِيْرًا يَّقُوْلُ
اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ
ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ
لَهٗ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ
زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوْسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا
سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا
فِيْ نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اٰذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى
الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ
بَعِيْرِهٖ فَيَضَعُ رُكْبَتَهٗ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا
عَلٰى رُكْبَتِهٖ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا اَشْرَفْنَا
عَلَى الْمَدِيْنَةِ نَظَرَ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا
وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ

انہوں نے عمرو بن عمرو سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کیلئے
تجویز کرو تاکہ میں خیبر کا سفر کروں[1] ابو طلحہ مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر نکلے
اس وقت میں گبرو جوانی کے قریب تھا آپ جب سفر میں اترے تو میں آپکی
خدمت کرتا میں نے آپ کو یہ دعا کرتے بہت سنا یا اللہ میں تیری پناہ
چاہتا ہوں فکر اور غم[2] عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضداری کے
بوجھ اور ظالموں کے غلبے سے پھر ہم خیبر پہنچے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ قموص
فتح کرا دیا تو لوگوں نے صفیہ بنت حی بن اخطب کی بیٹی کی خوبصورتی آپ سے بیان
کی ان کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا وہ دلہن تھیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو خاص اپنے لئے چن لیا انکو لیکر روانہ ہوئے جب ہم سد الصہباء (ایک
مقام ہے) پہنچے تو وہاں وہ حیض سے پاک ہوئیں آپ نے ان سے صحبت کی پھر
ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس[3] بنا کر رکھا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ تیرے آس
پاس ہیں ان کو دعوت دیدے بس یہی کھانا آپ کا ولیمہ تھا جو صفیہ کے نکاح میں
آپ نے کیا (روٹی گوشت نہ تھا) بعد اس کے ہم مدینہ کو روانہ ہوئے (میں نے
رستے میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر
ایک گول گردہ کمل کا (پردہ کے لئے) بنا دیتے پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ
جاتے اور زانو جھکا دیتے صفیہؓ آپکے زانو پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ
جاتیں خیر ہم (برابر منزل بمنزل) چلتے رہے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو
آپ کو احد پہاڑ دکھائی دیا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے
محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر مدینہ کو دیکھ کر آپ
نے یوں دعا کی یا اللہ ان دونوں پتھریلے کناروں میں جو ہے میں اس
کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ حرام کیا تھا یا اللہ

[1] خیبر کی جنگ تو ۷ھ ہجری میں ہوئی انسؓ اس سے پیشتر آپکی خدمت کر رہے تھے کیونکہ وہ خود کہتے ہیں میں نے نو دس برس آپ کی خدمت کی اگر خیبر کی جنگ سے ان کی خدمت شروع ہو تو صرف چار برس ان کی خدمت کی مدت ہوگی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں ساتھ لیجانے کے لئے کوئی خادم چھوکرا تجویز کرو انسؓ گو پہلے سے خدمت کر رہے تھے مگر مدینہ میں نہ سفر میں ۱۲ منہ [2] حدیث میں ہم اور حزن ہے ہم اس کام کے لئے ہوتا ہے جو ابھی واقعہ نہیں ہوا لیکن ہونے والا ہے اور حزن اس کام پر جو ہو چکا ۱۲ منہ [3] میں وہ کھانا جو کھجور گھی پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے ۱۲ منہ

بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

بَابُ ۱۱۹ رُكُوبِ الْبَحْرِ۔

۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

بَابُ ۱۲۰ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي[2] أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ۔

۱۵۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

مدینہ والوں کے صاع اور مد میں برکت دے۔

باب جہاد کے لئے سمندر میں سوار ہونا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالک سے اُنھوں نے کہا مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے (آپ سو گئے) جاگے تو ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا وہ جیسے بادشاہ تخت (رواں) پر سوار ہوتے ہیں اس طرح شان وشوکت سے) سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دُعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو ان میں ہوگی پھر آپ سو گئے پھر جاگے تو ہنستے ہوئے عرض آپ نے دو تین بار ایسا ہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول دعا فرمائیے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی پھر ایسا ہوا) کہ عبادہ بن صامتؓ نے ان سے نکاح کیا وہ ان کو (روم کے) جہاد میں لے گئے جب جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اس وقت جانور ان کے سامنے سواری کو لایا گیا مگر وہ گر پڑیں ان کی گردن پس گئی (مر گئیں)[1]

باب لڑائی میں کمزور ناتوان (جیسے عورتیں بچے بوڑھے اندھے معذور غریب مسکین اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا (ان سے دعا کرانا)

اور ابن عباسؓ نے کہا[2] مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا قیصر روم کے بادشاہ نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اچھے امیر لوگوں نے اس پیغمبر کی پیروی کی یا غریب کمزور لوگوں نے تو نے کہا غریب کمزور لوگوں نے تو پیغمبروں کے تابعدار (شروع شروع میں ایسی ہی لوگ ہوتے ہیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انھوں نے

---

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث شروع کتاب باب بدء الوحی میں مفصلاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ رض اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ۔

طلحہ سے اُنہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے کہا ایکبار سعد بن ابی وقاص نے یہ خیال کیا کہ وہ دوسرے صحابہؓ سے بڑھ کر ہیں (شجاعت اور دولت میں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خیال تمہارا صحیح نہیں) تم کو جو مدد ہوتی ہے یا روزی ملتی ہے وہ غریب کمزور لوگوں کی وجہ سے [1]

۱۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحٰبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے سُنا انہوں نے جابر سے اُنہوں نے ابوسعید خدریؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ فوج در فوج لوگ جہاد کریں گے آن سے پوچھا جاویگا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے انکی بھی فتح ہوگی [2] پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اُٹھائی ہو جواب دیا جائیگا ہاں پس اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائیگی اور فتح ہو جائیگی پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ تم سے پوچھا جائیگا کیا تمہاری جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ کے اصحاب کی صحبت کے لوگوں کی صحبت سے استفادہ کیا ہو جواب دیا جائیگا ہاں موجود ہیں اُن کی برکت سے دعا مانگی جائیگی

بَابٌ ۱۲۱ لَا يُقَالُ فُلَانٌ شَهِيْدٌ۔

باب قطعی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے (کیونکہ نیت اور خاتمہ کا حال معلوم نہیں) اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں [3] جہاد کرتا ہے اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ۔

۱۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اُنہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کا ایک جنگ میں مقابلہ ہوا (جنگ خیبر یا جنگ احد میں)

[1] ان لوگوں کی اللہ کا رحم ہوتا ہے تم ان کے طفیل میں بچ جاتے ہو تو انکا درجہ تم سے زیادہ ہوا جس کو پیا پہنچے وہی سہاگن ہر بادشاہ کو لازم ہے کہ جب جنگ کیلئے جائے تو درویشوں کے لشکر رکھے دعا کا لشکر اور دغا یعنی جنگ کا لشکر ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی دوسری حدیث میں ہے کہ سب زمانوں میں یہی تین زمانے بہتر ہیں اللہ رافضیوں کو ہدایت کرے ان کے اعتقاد پر تو تمام صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے معاذ اللہ اگر ایسا ہو تو پھر صحابہؓ بدترین خلائق ٹھہرتے ہیں نہ خیر الخلائق اور انکا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ خیر القرون یہ رافضی اللہ اور اسکے رسول سے نہیں شرماتے درحقیقت اس کے پیغمبر کی توہین کرتے ہیں کیا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی سالہا سال کی صحبت میں اتنا بھی اثر نہ تھا جتنا ایک ادنیٰ درویش صالح کی صحبت میں اثر ہوتا ہے۔ کسی درویش کا یہ حال نہیں گذرا کہ اس کے مرتے ہی اسکے سارے مرید منحرف ہوگئے ہوں کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ۱۲ منہ [3] جبتک حدیث سے ثابت نہ ہو جیسے قطعی طور پر کسی کو بہشتی نہیں کہہ سکتے مگر ان لوگوں کو جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہیں امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جسکو امام احمد نے نکالا تم اپنے جنگوں میں کہتے ہو فلاں شہید ہوا ایسا نہ کہو یوں کہو جو خدا کی راہ میں مر جائے۔ یہ دوسری روایت میں ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ انکو ہتھیار لگتا ہے وہ شہید نہیں ہیں ۱۲ منہ [4]

حدیث اوپر کتاب الجہاد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ فَقَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

اور لڑائی ہوئی جب آپ اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف پھرے اور مشرک اپنی فوج کی طرف تو آپ کے صحابہ میں ایک شخص تھا وہ کیا کرتا مشرکوں کے جس اکیلے دوکیلے کو پاتا اس کا پیچھا کرتا اور تلوار کا وار لگاتا ایک شخص (سہل) نے کہا آج تو ہمارے کام کوئی اتنا نہیں آیا جتنا یہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے جان لو یہ سن کر صحابہؓ میں سے ایک شخص نے کہا (اکثم بن ابی الجون نے) میں اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہوں (دیکھوں تو وہ دوزخ کا کونسا کام کرتا ہے) خیر وہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ کہیں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ ہی دوڑ جاتا آخر ایسا ہوا لڑتے لڑتے وہ بہت زخمی ہوگیا جلدی مرنے کے لئے اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پر دونوں چھاتیوں کے بیچ میں پھر تلوار پر زور ڈالا اور اپنے تئیں ہلاک کیا جو شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے ساتھ گیا تھا وہ اس کے پاس سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں آپ نے پوچھا کہہ تو کیا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کے لئے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا تھا میں تم کو اس کا حال معلوم کرانے کے لئے اس کے ساتھ رہتا ہوں خیر میں اس کے ساتھ نکلا جب وہ بہت سخت زخمی ہوا تو اس کے جلدی مرنے کے لئے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک سینے سے لگائی پھر اس پر زور دیا اور اپنے تئیں مار ڈالا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک آدمی (ساری عمر) بہشت والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ خراب ہو جاتا ہے) اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں (ساری عمر) دوزخ والوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) [1]

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جب کسی شخص کے خاتمے کا حال معلوم نہیں اس کی نیت کہ وہ خالص خدا کے لئے لڑتا ہے یا مال و دولت ناموری کے لئے تو کسی کو قطعی شہید نہیں کہہ سکتے مگر علماء سلف اور خلف نے اس مسلمان کو جو اللہ کی راہ میں مارا جائے یا ظلم سے مارا جائے شہید کہا ہے اور انہوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ شہید کو غسل نہ دیں گے قسطلانی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قطعی طور پر شہید یعنی بہشتی نہ کہنا چاہیے گو احکام شریعت جاری کرنے کیلئے اس کو شہید کہیں گے ۱۲

بَابُ ۱۲۲ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا فَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ۔

بَابُ ۱۲۳ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

باب تیر اندازی کی فضیلت اور اللہ کا (سورہ انفال میں) یہ فرمانا اور کافروں کے مقابلے کیلئے تم سے جہاں تک ہو سکے زور تیار کرو اور گھوڑے باندھ کر اللہ کے دشمن کو ڈراؤ[1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انھوں نے یزید بن ابی عبید سے انھوں نے کہا میں نے سلمہ بن اکوع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی لوگوں سے گذرے جو دو گروہ ہو کر تیر مار رہے تھے (تیر کی مشق کر رہے تھے) آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بچو (عرب لوگ حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں) تیر اندازی کرو تمہارے باپ اسمٰعیل تیر انداز تھے اور میں اس گروہ کی طرف ہوتا ہوں یہ سن کر دوسرے گروہ نے ہاتھ روک لئے آپ نے پوچھا کیوں تیر نہیں چلاتے انھوں نے کہا کیونکر چلائیں آپ تو دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے آپ نے فرمایا اچھا میں دونوں فریق کے ساتھ ہوں تیر چلاؤ[2]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے انھوں نے حمزہ بن اسید سے انھوں نے اپنے باپ ابواسید (مالک بن ربیعہ) سے انھوں نے کہا جب بدر کے دن ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی اور انھوں نے بھی صف باندھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے نزدیک (تیر کی زد پر) آ جائیں اس وقت تیر مارو[3]

باب برچھے کی مشق کرنا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوہریرہؓ

---

[1] یہ آیت لا کر امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا کہ زور تیر اندازی ہے تین بار یہی فرمایا ہمارے زمانہ میں زور تفنگ اور توپ اندازی ہے جہاں تک ہو سکے ہر مسلمان کو بندوق اور توپ کا نشانہ مارنے اور عمدہ عمدہ بندوقیں اور توپیں تیار رکھنے میں مصروف رہنا چاہیئے ۱۲ منہ [2] یعنی دونوں کا خیر خواہ ہوں اور دونوں کے لئے دعا کرونگا ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے کمال عطا فرمائے تھے آپ فنون جنگ سے بھی بجد واقف تھے اور فوج کی کمانڈ بذات خود کرتے تھے عمدہ اور لائق جنرل اپنی فوج کو اسی وقت فیر کا حکم دیتے ہیں جب دشمن زد پر آ جائے ورنہ گولی بارود بے فائدہ ضائع کرنا نادانوں کا کام ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمنوں کو دیکھتے ہی گھبرا کر تیر کی بارش نہ کرو۔ ورنہ تیر برباد جائیں گے۔ بلکہ اطمینان سے کھڑے رہو جب دیکھو کہ وہ تیر کی آڑ پر آن پہنچے اس وقت تیر مارو ۱۲ منہ۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ۔

بَابُ ۱۲۴ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ

۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ۔

۱۶۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

سے اُنھوں نے کہا ایسا ہُوا کہ حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھے[1] کھیل رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے یہ دیکھ کر کنکروں کی طرف جھکے اور ان پر کنکر مارے آپ نے فرمایا ان کو کھیلنے دے عمرؓ علی نے عبدالرزاق سے انھوں نے معمر سے اتنا زیادہ کیا کہ یہ کھیل مسجد میں ہو رہا تھا۔

باب ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا[2]

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے اُنھوں نے کہا ابوطلحہ اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی آڑ ایک سپر سے کرتے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے جب وہ تیر مارتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں جا کر گرتا ہے۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے اُنھوں نے ابوحازم سے اُنھوں نے سہل بن سعدؓ ساعدی سے انھوں نے کہا جب (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپ کے مبارک سر پر توڑا گیا (مردود ابن ہشام اور ابن قمیہ نے پتھر مارے) آپ کا منہ خون آلود ہو گیا بیچ کا دانت توڑا گیا (عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا[3]) تو حضرت علیؓ (زخم دھلانے کے لئے) بار بار ڈھال میں پانی لاتے[4] اور علیا حضرت فاطمہ دھوتیں جب اُنھوں نے دیکھا پانی سے اور زیادہ خون بہہ رہا ہے تو ایک بوریے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر زخم میں بھر دیا تو خون بند ہو گیا

---

۱ بعضے نسخوں میں یہ نہیں ہے بحرابھم یعنی اپنے برچھے سے اور حافظ اور عینی کے نسخوں میں یہ لفظ نہ تھا اُنھوں نے باب کی مطابقت یوں بیان کی کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے قسطلانی نے کہا حافظ اور عینی کا یہ قول عجیب ہے کیونکہ کئی نسخوں میں یہ لفظ اس حدیث میں بھی موجود ہے ۱۲ منہ ۲ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں ڈھال کا استعمال جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں ۱۲ منہ

۳ یہ مردود سعد بن ابی وقاص کا بھائی تھا اس نے پاس پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا حاطب ابن ابی بلتعہ نے ایک تلوار سے اس کی گردن اڑا دی عبداللہ بن قمیہ مردود نے پتھر مارے اور کہنے لگا میری طرف سے یہ لو میں قمیہ کا بیٹا ہوں آپ نے فرمایا اللہ تجھے تباہ کرے ایسا ہی ہوا کہ ایک پہاڑی بکرے نے مل کر اس کے سینگوں سے ایسا مارا کہ ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے مسلمانو! اپنے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کی مصیبتوں پر خیال کرو اور اللہ کی راہ میں تکلیف اور صدمہ پہنچے اس کو اپنی سعادت اور نبوت کی میراث سمجھو ۱۲ منہ ۴ یہیں سے ترجمہ باب ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَّكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے اُنھوں نے حضرت عمرؓ سے اُنھوں نے کہا بنی نضیر کے مال باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دیئے مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کو گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تو ایسے مال (بموجب حکم شرع خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (مسلمانوں کا ان میں حصہ نہ تھا) آپ اس میں سے اپنی بیویوں کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچتا وہ ہتھیار جانور لڑائی کے سامان میں خرچ کرتے[1]

۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضـ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا اُنھوں نے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؓ سے **دُوسری سند** ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا مجھ سے عبداللہ بن شداد نے بیان کیا کہا میں نے حضرت علیؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے سعد کے بعد پھر کسی کے لئے نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو (جنگ احد کے دن) میں نے دیکھا آپ سعد سے یوں فرماتے تھے تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر فدا (صدقے ہوں)

بَابُ ۱۲۵ الدَّرَقِ۔

باب ڈھال کا بیان[2]

۱۶۷ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضـ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہ عمرو بن حارث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا اُنھوں نے عروہؓ سے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس

---

[1] ہتھیار میں ڈھال بھی آگئی اس طرح حدیث باب کے مطابق ہوگئی ۱۲ منہ [2] مگر صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ جنگ خندق میں ...... آپ نے حضرت زبیر سے بھی یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے شائد حضرت علی کو اس کی خبر نہ ہوئی ۱۲ منہ [3] یہ باب اوپر گذر چکا ہے تو یہ تکرار ہوگی بعضوں نے کہا تکرار نہیں ہے ورق سے چمڑے کی ڈھال مراد ہے اور اوپر مجن کا ذکر ہوا ہے جو لوہے کی ڈھال کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا عَمِلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا فَقَالَتْ وَكَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ۔

وقت (انصار کی) دو چھوکریاں بعاث کی لڑائی کی شعریں گا رہی تھیں[1] آپ منہ پھیر کر بچھونے پر لیٹ رہے (گانا موقوف نہیں کیا[2]) اتنے میں ابوبکرؓ آئے اُنھوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہنے لگے اللہ کے پیغمبر کے پاس شیطانی آواز کا کیا کام ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو گانے دے[3] جب ابوبکرؓ دوسرے کام میں لگے تو میں نے ان چھوکریوں کو اشارہ کیا وہ چل دیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں یہ عید کا دن تھا حبشی اپنے سپر اور برچھوں سے کھیل رہے تھے[4] یا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا آپ نے خود ہی فرمایا تو یہ تماشا دیکھنا چاہتی ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپ کی گال پر تھا اور آپ حبشیوں سے فرما رہے تھے بنی ارفدہ کھیلو تماشا کرو[5] میں تماشہ دیکھتے دیکھتے خود ہی تھک گئی آپ نے پوچھا بس میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اچھا جا احمد بن ابی صالح نے ابن وہب سے فلما عمل کی جگہ فلما غفل روایت کیا ہے[6]

باب ۱۲۶ ۔ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ

باب تلوار کی حمائل اور تلوار کا گلے میں لٹکانا۔

۱۶۸ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ثابت سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ بہادر تھے ایک بار ایسا ہوا رات کو مدینہ والے (دشمن کے ڈر سے) گھبرا گئے اور آواز کی طرف چل دھرے دیکھا

[1] یہ لڑائی اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی تھی ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے دف بجا رہی تھیں ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ابوبکرؓ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (یعنی تہوار خوشی کا دن) یہ ہماری عید ہے معلوم ہوا خوشی اور سرور کے دن جیسے شادی بیاہ عید عقیقہ ولیمہ ختنہ وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے ایک جماعت اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے مگر حنفیہ اسکو مطلقاً حرام کہتے ہیں اور ہمارے علماء میں سے شیخ ابن قیم بھی حرمت کی طرف گئے ہیں لیکن شیخ ابن حزمؒ اباحت کی طرف گئے ہیں اور دف پر اور باجوں کو بھی قیاس کیا ہے بالجملہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اسمیں تشدد اور غلو کرنا انصاف سے بعید ہے ایک جماعت صوفیہ نے بھی غنا اور مزامیر کو شروط کے ساتھ سُنا ہے وہ شروط یہ ہیں گانے والا مرد ہو اور اجنبی عورت نہ ہو مضامین فحش اور خلاف شرع نہ ہوں بلکہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت پیدا ہو آنحضرتؐ نے انصار کی لڑکیوں سے فرمایا جو گاتی بجاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے نکلی تھیں اعلموا ان اللہ یحبکن اور قرآن شریف میں جو لہو الحدیث آیا ہے بہت سے تابعین نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے مگر اسی آیت میں آگے ہے لیضل عن سبیل اللہ ایسے غنا کو کون منع نہیں کرتا جو اللہ کی راہ سے بہکائے اور کفر اور فسق و فجور کی طرف جائے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [5] بنی ارفدہ حبشیوں کو کہتے ہیں دکن کی زبان میں حبشی کو سدی کہتے ہیں ۱۲ منہ [6] یعنی جب ابوبکر غافل ہو گئے مطلب دونوں کا ایک ۱۲ منہ

الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے آرہے ہیں آپ ان سے پہلے ہی آپ اکیلے روانہ ہو گئے تھے آپ نے بات کی تحقیق کر لی ہے ابو طلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار ہیں گلے میں تلوار ہے فرما رہے ہیں کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمانے لگے یہ گھوڑا (تو مٹھا نہیں ہے) ہم نے دیکھا دریا کی طرح بیتکان تیز جاتا ہے یا دریا ہے

بَابٌ ۱۲۷ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ

باب تلوار میں زیور لگانا۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيْدَ

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو امامہ سے سنا وہ کہتے تھے یہ ملکوں کی فتح ان لوگوں نے کی ہے جنکی تلواروں میں سونے چاندی کا زیور نہ تھا کچے چمڑے (یا اونٹ کی گردن کے پٹھے) اور سیسہ اور لوہا ہی زیور تھا۔[۵]

بَابٌ ۱۲۸ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ۔

باب سفر میں دوپہر کو سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سنان بن ابی سنان دؤلی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا ان سے جابر بن عبد اللہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (یعنی غزوہ ذی امر جو ہجرت کے تیسرے سال ہوا) جب آپ لوٹے تو جابر بھی آپ کے ساتھ لوٹے اتفاق سے ایک جنگل میں دوپہر ہو گئی جس میں ببول کے (یا کانٹے دار) بہت درخت تھے آپ وہاں اتر پڑے لوگ بھی اِدھر اُدھر درختوں کے سایہ میں اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ہم لوگ (ذرا) سو گئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں آپ کے پاس ایک گنوار (غورث) بیٹھا ہے آپ نے فرمایا اس گنوار نے میری تلوار مجھ پر سونت لی میں سو رہا تھا جاگا تو دیکھا ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو

[۵] اکثر علماء نے تلوار کا زیور اسی طرح اور ہتھیاروں کا چاندی سے بنانا درست رکھا ہے لیکن سونے سے جائز نہیں رکھا اور بعضوں نے اس سے بھی منع کیا ہے ۱۲ منہ

وَهُوَ فِي يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

بَابٌ ۱۲۹ لُبْسِ الْبَيْضَةِ۔

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِيْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

بَابٌ ۱۳۰ مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

۱۷۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهٗ وَبَغْلَةً وَّاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

بَابٌ ۱۳۱ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْاِسْتِظْلَالِ۔

۱۷۳ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

کون بچا سکتا ہے میں نے تین بار کہا اللہ پھر آپ نے اس گنوار کو کچھ سزا نہیں دی وہ بیٹھا رہا[۱]

باب خود پہننا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا حال پوچھا گیا جو احد کے دن آپ کو لگا تھا انھوں نے کہا آپ کا مبارک چہرہ زخمی کیا گیا اور بیچ کا دانت اور جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑا گیا[۲] پھر حضرت فاطمہ خون دھوتی تھیں اور حضرت علی اس کو بند کرتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا خون تو اور بڑھ رہا ہے تو انھوں نے بوریے کا ٹکڑا لیا اس کو جلا کر راکھ کیا پھر وہ زخم میں بھر دیا جب خون تھم گیا۔

باب مرنے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں[۳]

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انھوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے عمرو بن حارث سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ہتھیار چھوڑے اور ایک سفید خچر اور کچھ زمین اسکو بھی آپ صدقہ کر گئے

باب اگر حاکم دوپہر کے وقت کہیں اترے تو لوگ ان سے جدا ہو سکتے ہیں۔ درختوں کے سایہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے

---

[۱] ابن اسحاق نے مغازی میں یوں روایت کیا کہ کافروں نے اس گنوار سے جس کا نام دعثور تھا یہ کہا کہ اس وقت محمد اکیلے پڑے ہیں انکو مار لے وہ ایک تلوار لیکر آیا اور آپکے سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب آپ کو کون بچاتا ہے آپنے فرمایا اللہ یہ فرمانا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل آن پہنچے اور اسکے سینے پر ایک گھونسا دیا تلوار اسکے ہاتھ سے گر پڑی آپنے اٹھالی اور فرمایا اب تجھ کو کون بچاتا ہے اسنے کہا کوئی نہیں آپنے فرمایا خیر چلا جا کہتے ہیں یہ گنوار مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی خطابی نے کہا اس گنوار کا نام غورث بن حارث تھا ۱۲ منہ

[۲] چہرے پر زخم تو ابن قمیئہ نے دیا اور دانت عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا اور خود عبداللہ بن ہشام نے جیسے اوپر گذر چکا باب سے یہ نکلتا ہے کہ خود کا استعمال جائز ہے ۱۲ منہ

[۳] جاہلیت کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اسکے ہتھیار توڑ ڈالتے اسکا اسباب جلا دیتے اسکے جانور مار ڈالتے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ سب کام منع ہیں کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے بلکہ ان چیزوں کو اللہ کی راہ میں دے دیا جائے اب تک ہندوستان میں یہ رائج ہے کہ خاوند کے مرجانے پر عورت ہاتھ کی چوڑیاں توڑتی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ اَبِیْ سِنَانٍ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِیْ وَادٍ كَثِیْرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاهِ یَسْتَظِلُّوْنَ فِی الشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَیْفَهٗ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ وَّهُوَ لَا یَشْعُرُ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَیْفِیْ فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّیْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ یُعَاقِبْهُ۔

کہا ہم سے سنان بن ابی سنان اور ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے جابرؓ نے دوسری سند ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے سنان بن ابی سنان دؤلی سے ان کو جابرؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور اتفاق سے دوپہر کا وقت ایک کانٹے دار جنگل میں آن پہنچا، لوگ الگ الگ جنگل میں درختوں کے سایہ میں پھیل گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت کے تلے اترے اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور سو گئے جب جاگے دیکھا تو ایک شخص بے خبری میں آپ پاس آگیا ہے آپؐ نے لوگوں سے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا اب تم کو کون بچائے گا میں نے کہا اللہ تو اس نے تلوار میان میں کر لی وہ یہ بیٹھا ہے، پھر آپؐ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

باب ۱۳۲ مَا قِیْلَ فِی الرِّمَاحِ

وَیُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِیْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِیْ وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ۔

باب بھالوں (نیزوں) کا بیان

اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا میری روزی بھالے کے سائے کے تلے ہے[1] اور جو میرا حکم نہ مانے (مسلمان نہ ہو) اس پر ذلت اور خواری ڈالی گئی (جزیہ)

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو النضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے نافع سے جو ابو قتادہ انصاری کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ سے وہ (حدیبیہ کے سال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مکہ کے ایک رستے میں اپنے چند یاروں کے ساتھ جو احرام ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے خیر ابو قتادہ نے ایک گورخر دیکھا وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اپنے یاروں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دینا انہوں نے نہ اٹھایا پھر کہا یار ذرا بھالا اٹھا دو[2] لیکن

۱؎ اس حدیث کو امام احمد نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ میرا پیشہ سپہ گری ہے دشمنوں کو نیچا دکھانا اور دولت کمانا دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سوداگری جہاد ہے۔ ۱۲ منہ ۲؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ۔

انہوں نے ایک نہ سُنی آخر ابوقتادہ نے خود اتر کر) اپنا بھالا لیا اور گورخر پر حملہ کیا اس کو مار ڈالا اب اس کے ساتھیوں میں بعضوں نے تو اس کا گوشت کھایا بعضوں نے (اس خیال سے کہ احرام میں شکار منع ہے) نہ کھایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا ہے جو اس نے تم کو کھلایا اور زید بن اسلم سے روایت ہے انھوں نے عطاء بن یسار سے اُنھوں نے ابوقتادہ سے گورخر کا یہی قصہ جیسے ابوالنضر نے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا قِيْلَ فِيْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيْصِ فِي الْحَرْبِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں زرہ پہننا۔

اسی طرح کرتہ (لوہے کا)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1] خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (پھر اس سے زکوٰۃ مانگنا بے جا ہے)

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد نے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بدر کے دن) ایک خیمے میں تھے آپ نے یوں دُعا کی یا اللہ میں تیرے اقرار اور تیرے وعدے کو تجھ سے چاہتا ہوں[2] یا اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے تو خیر آج کے دن سے تیری پوجا بند ہو جائے گی (اور بُت پجتے رہیں گے[3]) ابوبکر صدیقؓ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ بس کیجئے آپ اپنے پروردگار سے دُعا کی حد کر دی خیر آپ زرہ پہنے ہوئے[4] خیمے سے) نکلے اور (سورہ قمر کی) یہ آیت پڑھتے جاتے تھے اب کوئی دم میں کافر دل کا یہ گرد

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الذبائح میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی تو اپنا وعدہ اپنے فضل و کرم سے پورا کر وعدہ یہ تھا کہ یا تو قافلہ ہاتھ آئے گا یا کافروں پر فتح ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے وعدے پر کامل یقین تھا مگر مسلمانوں کی بے سامانی اور قلت اور کافروں کے سامان جنگ اور کثرت کو دیکھ کر بمقتضائے بشریت آپ کو تردد ہوا ۱۲ منہ [4] یعنی دنیا میں آج تیرے خالص پوجنے والے یہی تین سو تیرہ آدمی ہیں اگر تو ان کو بھی ہلاک کر دے گا تو تیری مرضی چونکہ میرے بعد پھر کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تو قیامت تک شرک ہی شرک رہے گا اور تجھے کوئی نہ پوجے گا ایسی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو زیبا تھی جو پروردگار کے چہیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں کہ بارگاہ خداوندی میں اس طرح عرض کرے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک دعا ایسی ہی کی تھی (اتھلکنا بما فعل السفھاء منا الآیۃ) ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ۔

شکست پاتا ہے اور کافر ٹو کدم بھاگتے ان کے وعدے کا اصل دن تو قیامت ہے وہاں پوری سزا ملے گی اور قیامت (کافروں کے لئے) بڑی سخت اور نہایت تلخ ہے وہیب نے خالد حذاء سے یہی روایت کی اس میں اتنا زیادہ ہے (بدر کے دن)

۱۷۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے اسود سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ (ابو الشحم) یہودی پاس تیس صاع جو کے بدل گرو تھی اور یعلی نے اعمش سے یوں روایت کی لوہے کی زرہ اور معلی نے یوں کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے اس میں یوں کہ آپ نے لوہے کی زرہ اُس کے پاس گرو کر دی تھی ۔

۱۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهٖ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو زکوٰۃ نہیں دیتا) اور زکوٰۃ دینے والے کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں[1] ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں (کرتہ تنگ ہو) تو زکوٰۃ دینے والا جب زکوٰۃ دیتا ہے اس کا کرتہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر (چلنے میں) گھسٹتا جاتا ہے اور بخیل جب دینے کا قصد کرتا ہے (جان پر بن جاتی ہے) وہ کرتہ سمٹ جاتا ہے ایک چھلہ دوسرے چھلے سے بھڑ جاتا ہے اور ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں[2] ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ زور لگاتا ہے کسی طرح یہ کرتہ ذرا ڈھیلا ہو وہ ذرا ڈھیلا نہیں ہوتا۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ سخی محمود ہے اور اس نے لوہے کا کرتہ پہنا تو اس کا جواز نکلا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ سخی کا دل تو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش اور کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل اول تو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے جبراً و قہراً کچھ دے بھی تو دل تنگ اور رنجیدہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ؛

بَابُ ۱۳۴ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ

۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَخُفَّيْهِ۔

باب سفر اور لڑائی میں جبّہ پہننا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح سے انھوں نے مسروق سے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا انھوں نے کہا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں) حاجت کے لئے تشریف لے گئے وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں پانی لیکر پہنچا آپ شام کے ملک کا ایک جبّہ پہنے ہوئے تھے[1] آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا پھر اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے وہ تنگ تھیں آخر آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال لیے اور ان کو دھویا اور سر اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۱۳۵ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔

۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ

باب لڑائی میں حریر (زرا ریشمی) کپڑا پہننا[2]

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انھوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو خارشت (کھجلی) کی وجہ سے ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی[3]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہؓ سے انھوں نے انسؓ سے دوسری سند ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی آپ نے ان کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی انس رضہ نے کہا میں نے ان کو جہاد میں

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس مسئلہ میں اختلاف ہے مالک اور ابوحنیفہ نے مطلقاً اس کا پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں رکھا اور شافعی اور ابویوسف نے کہا ضرورت کے لئے جائز ہے خارشت یا جوؤں اور اہل حدیث کے نزدیک لڑائی میں بھی جائز ہے بلکہ ابن ماجشون نے کہا مستحب ہے دشمن کو ڈرانے کے لئے بعضے نسخوں میں فی الحرب کی جگہ العدو ہے تو ترجمہ یہ ہوگا خارشت میں ریشمی کپڑا پہننا مگر اس صورت میں اس باب کو کتاب الجہاد سے کو تعلق نہ رہے گا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث لاکر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے بیان کیا کہ یہ اجازت جہاد میں ہوئی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہ اجازت سفر میں تھی اب دوسری روایت میں اجازت کی علت جوئیں خود میں اس روایت میں کھجلی دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جوئیں پڑی ہوں گی پھر جوؤں کی وجہ سے کھجلی پیدا ہو گئی ہوگی کہتے ہیں ریشمی کپڑا خارشت کھو دیتا ہے اور جوؤں کو مار ڈالتا ہے۔ ۱۲ منہ

فَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزْوَةٍ۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِي قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ۔

۱۸۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَخَّصَ اَوْ رُخِّصَ لِحِكَّةٍ بِهِمَا۔

بَابٌ ۱۳۶ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۱۸۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَاَلْقَى السِّكِّينَ۔

بَابٌ ۱۳۷ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

۱۸۵ - حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ اَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ اُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا

کپڑا پہنے دیکھا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنھوں نے شعبہ سے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی اُن سے انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے میں نے قتادہؓ سے سُنا اُنھوں نے انسؓ سے کہ آپ نے عبدالرحمٰن اور زبیر کو کھجلی کی وجہ سے اس کی اجازت دی۔

باب چھُری کا استعمال درست ہے۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ جب نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی۔[1]

باب نصاریٰ سے لڑنے کی فضیلت

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا مجھ سے ثور بن یزید نے اُنھوں نے خالد بن معدان سے ان سے عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا وہ عبادہ بن صامت صحابی کے پاس گئے عبادہ حمص کے بندر میں ایک مکان میں اُترے ہوئے تھے ام حرام (ان کی بی بی بھی) ان کے ساتھ تھیں عمیر نے کہا تو ام حرام نے ہم سے حدیث بیان کی اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے

[1] یہ حدیث کتاب الوضوء میں گذر چکی ہے اور یہاں امام بخاری اسکو اس لئے لائے کہ جب چھری کا استعمال درست ہوا تو جہاد میں بھی اسکو ساتھ رکھ سکتے ہیں وہ بھی ایک ہتھیار ہے

أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا۔

میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پر سوار ہو کر جہاد کریگا اس کے لیے تو بہشت واجب ہوگئی ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی اس میں ہوں گی آپ نے فرمایا تو بھی اس میں ہوگی پھر آپ نے فرمایا میری اُمّت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا اس کی بخشش ہوگی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی ان میں ہوں گی آپ نے فرمایا نہیں [1]

باب ۱۳۸ قِتَالِ الْيَهُودِ۔

باب یہود سے لڑائی ہونے کا بیان

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم (اخیر زمانہ میں) یہودیوں سے لڑو گے ان میں کوئی پتھر کی آڑ میں جاکر چھپ جائے گا تو پتھر (بحکم الٰہی) بول اُٹھے گا اے خدا کے بندے (مسلمان) یہ یہودی میرے پیچھے بیٹھا ہے اس کو مار ڈال (یہ حضرت عیسٰی کے زمانہ میں ہوگا)

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی اُنھوں نے عمارہ بن قعقاع سے اُنھوں نے ابوزرعہ سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جبتک تم یہود سے نہ لڑو گے یہانتک کہ پتھر بول اُٹھیگا جس کی آڑ میں یہودی (چھپا) ہوگا اے مسلمان یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر۔

[1] پہلا جہاد معاویہ کیساتھ ہوا جزیرہ قبرص فتح کرنے کو اسی میں ام حرام شریک تھیں ۲۸ھ ہجری میں دوسرا جہاد جو قسطنطنیہ پر ہوا یزید بن معاویہ اس لشکر کا سردار تھا اس میں بھی بہت سے صحابہ شریک تھے جیسے ابن عمرؓ اور ابن عباس اور ابن زبیرؓ اور ابوایوبؓ انصاری یہ ۵۲ھ ہجری میں ہوا اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے جیسے مہلب نے کہ یزید کی خلافت صحیح تھی اور وہ بہشتی ہے میں کہتا ہوں سبحان اللہ اس حدیث سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے کیونکہ جب یزید قسطنطنیہ پر چڑھ کر گیا تھا اسوقت تک معاویہ زندہ تھے انہی کی خلافت تھی اور معاویہ کی خلافت تا حیات باتفاق علماء صحیح تھی کس لئے کہ امام برحق جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت انکو تفویض کی تھی اب لشکر والوں کی بخشش ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر فرد بھی بخشا جائے اور بہشتی ہو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص خوب بہادری سے لڑا تھا اور آپ نے فرمایا وہ دوزخی ہے اور بہشتی اور دوزخی ہونے میں خاتمہ کا اعتبار ہے جیسے اوپر حدیث میں گزر چکا یزید نے گو یہ پہلا اچھا کام کیا کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کی مگر خلیفہ ہونیکے بعد تو اس نے وہ وہ گن پیٹ سے نکالے کہ معاذ اللہ امام حسین کو قتل کرایا اہل بیت کی اہانت کی جب سر مبارک امام حسین کا آیا تو مردود کہنے لگا میں نے بدر کا بدلہ لیا مدینہ منورہ پر چڑھائی کی حرم محترم میں گھوڑے بندھوائے مسجد نبوی اور قبر شریف کی توہین کی مکہ پر چڑھائی کی وہاں منجنیق لگائی عبداللہ بن زبیر کو شہید کرایا حجاج ظالم اپنے غلام کے ہاتھ سے ایک لاکھ صحابہؓ اور تابعین اور بزرگوں کو ناحق قتل کرایا گیا ان گناہوں کے بعد بھی کوئی یزید کو مغفور اور بہشتی کہہ سکتا ہے قسطلانی نے کہا یزید امام حسینؓ کے قتل سے خوش اور راضی تھا اور اہل بیت کی اہانت پر بھی اور یہ امر متواتر ہے اس لئے ہم اس کے باب میں توقف نہیں کرتے

باقی بر صفحہ ۱۲۹

بَابُ ۱۳۹ قِتَالِ التُّرْكِ.

۱۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

۱۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ.

بَابُ ۱۴۰ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ

۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

باب ترکوں سے لڑائی کا بیان

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری سے سُنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے تم ان لوگوں سے لڑوگے جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں (یا ان کے بال بہت لمبے ہونگے اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑوگے جن کے منہ چوڑے چوڑے[1] گویا ڈھالیں ہیں چمڑا جمی ہوئی[2]

ہم سے سعید بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انھوں نے صالح ابن کیسان انھوں نے اعرج سے انھوں نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اسوقت تک نہ آئے گی جبتک تم ترکوں سے نہ لڑوگے جن کی آنکھیں چھوٹی منہ سُرخ ناکیں موٹی پھیلی ہوئیں ان کے منہ ایسے ہوں گے جیسے پر تہ بتہ چمڑا لگی ہوئیں اور قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جبتک تم ان لوگوں سے لڑو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں۔

باب ان لوگوں سے لڑائی کا بیان جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جبتک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں کی جوتیاں پہنے گے اور قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جبتک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جن کے منہ تہ بتہ ڈھالوں کی طرح

---

[1] ترک سے مراد یہاں وہ قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد میں علی العموم تاتار کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے عہد تک کافر تھے یہانتک کہ ہلاکو خاں ترک نے عرب پر چڑھائی کر کے خلافت عباسیہ کا کام تمام کیا اس کے بعد کچھ ترک مشرف باسلام ہوئے اسی خاندان میں اب سلطان عبدالحمید خاں بادشاہ روم ہیں اور اکثر ترک ابتک کافر ہیں بعضے نصرانی اور بعضے بودہ بعضے بت پرست یعنے تاتار اور روسی تاتار کا سک قلماق وغیرہ یہ سب ترک ہیں وہب بن منبہ نے کہا ترک یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں جب سد بنائی گئی تو یہ لوگ غائب تھے وہ دیوار کے اسی طرف چھٹ گئے اسی لئے انکا نام ترک ہوگیا یعنی متروک ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ صفت ترکوں کی مذکور ہے ۱۲ منہ [3] یعنی بہت گندے (ور کٹے منہ جس ڈھال پر چمڑا جمایا جاتا ہے وہ خوب موٹی ہو جاتی ہے حدیث میں مطرقہ ہے یا مطرقہ معنی ایک ہی ہے یحییٰ بن سعید قطان نے جب امام جعفر صادق علیہ السلام میں کلام کیا تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر یحییٰ کو فر میں ایسا کہتے وصبتہ النعال المطرقۃ یعنے انکو خوب موٹے جوتے لگائے جاتے ہیں ۱۲ منہ بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹ بلکہ ان کے ایمان میں بھی ہم کو کلام ہے اللہ کی لعنت امیر اور اس کے مددگاروں پر انتہی البتہ معاویہ کی بخشش کی امید اور ایک بزرگ نے خواب میں یہ دیکھا کہ پہلے جنت پا امیر بارگاہ الہی میں گئے فرمایا الحمدللہ میرے موافق حکم ہوا پھر معاویہ گئے لوٹ کر آئے تو کہنے لگے الحمدللہ یہ بخشے گئے

قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہوں گے سفیان نے کہا ابوالزناد نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا چھوٹی آنکھ والے موٹی ناک والے منہ ایسے جیسے ڈھالیں چمڑا لگی ہوئی تہ بتہ

بَابٌ ۱۴۱ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ۔

باب شکست کے بعد امام کا سواری سے اترنا اور باقیماندہ لوگوں کی صف باندھ کر اللہ سے مدد مانگنا۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ؛ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحٰق نے کہا میں نے براءؓ سے سنا ان سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا کیا تم لوگ ابوعمارہ (براء کی کنیت ہے) حنین کے دن بھاگ نکلے تھے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں خدا کی قسم کبھی نہیں بھاگے ہوا یہ کہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان بے ہتھیار لوگ نہتے (ان کافروں کے مقابلے پر) آئے جو ہوازن اور بنی نصر کے بڑے تیرانداز گروہ میں سے تھے جن کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا خیر ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جنہوں نے خطا نہیں کی اور (مسلمان) بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ اپنے نقرہ خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی باگ تھامے چل رہے تھے آپ (مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر) خچر پر سے اُتر پڑے اور اللہ سے مدد مانگی پھر فرمانے لگے ؎ میں ہوں پیغمبر بلا شک و خطر ؛ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر پھر اپنے اصحاب کی صف جمائی (اور کافروں کو شکست دی)

بَابُ ۱۴۲ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ۔

باب مشرکوں (اور کافروں) کے لئے بددعا کرنا۔ اللہ ان کو شکست دے، ان کو ہلا دے۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی ہم سے ہشام نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن سیرین سے اُنھوں نے عبیدہ سلمانی سے اُنھوں نے حضرت علیؓ سے اُنھوں نے کہا جب جنگ احزاب (خندق) کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر اور قبریں

وَبُيُوتَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رضہ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَاَرْسَلُوْا فَجَاءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ

آگ سے بھر دے[1] اُنھوں نے ہم کو بیچ والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عبداللہ بن ذکوان سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قنوت کی دعا میں یوں فرماتے تھے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ کمزور مسلمانوں (بچوں عورتوں) کو چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس دے[2] یا اللہ ان پر ایسی سخت قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانے میں مصر والوں پر بھیجی تھی

ہم سے احمد بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے اُنھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں کے لئے بد دعا کی فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اُتارنے والے جلد حساب لینے والے یا اللہ ان کافروں کے گروہوں کو شکست دے یا اللہ ان کو شکست دے ان کے قدم اکھیڑ دے (ڈگمگا دے)

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنھوں نے ابو اسحاق سے اُنھوں نے عمرو بن میمون سے اُنھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنھوں نے کہا (ایک بار) ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو (مردود) ابوجہل اور قریش کے چند لوگوں نے کیا صلاح کی کہ ایک اونٹنی مکہ کی ایک طرف کاٹی گئی تھی اُنھوں نے کسی کو بھیج کر اس کی جھلی (جس میں بچہ ہوتا ہے اور خون) منگوائی اور آپ پر ڈال دی (آپ سجدے ہی میں رہے) حضرت فاطمہؓ آئیں اُنھوں نے وہ اُٹھا کر پھینکی (جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے کافروں کو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں کو سمجھ لے یا اللہ قریش کے کافروں کو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام

[1] جو زندہ ہیں ان کے گھر جو مرگئے ان کی قبریں۔ [2] مضر ایک قبیلے کا نام ہے وہ سخت کافر تھے مسلمانوں کو ستاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے کبخت روکتے۔ ترجمہ

وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أُمَيَّةُ ابْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

باب ۱۴۳ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ۔

اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے (یہ سب مردود اس صلاح میں شریک تھے) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں مرا پڑا دیکھا ابو اسحٰق راوی نے کہا ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا اس حدیث کو یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے دادا ابو اسحاق سے روایت کیا اس میں ابی بن خلف کی بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں (شک کے ساتھ) امیہ یا ابی ہے اور صحیح امیہ ہے[1]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مردود) سلام کے بدل السام علیک یعنی آپ مریں کہنے لگے میں نے ان پر لعنت کی آپ نے پوچھا یہ کیا میں نے کہا کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا آپ نے فرمایا کیا تم نے میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی وعلیکم کہا (یعنی تم ہی مرو)[2]

باب مسلمان اہل کتاب کو دین کی بات بتلائے یا ان کو قرآن سکھائے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انھوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انکو عبداللہ بن عباسؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو ایک خط لکھا (اس میں اسلام کی دعوت دی اور یہ بھی لکھا اگر تو نہ مانے تو دوسری رعایا کا وبال بھی تجھ ہی پر پڑے گا[3]

[1] کیونکہ ابی بن خلف کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے جنگ بدر میں مارا تھا یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] صحیح علیکم ہے بغیر واو کے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث تفصیل کے ساتھ شروع کتاب میں گذر چکی ہے اس خط میں آپ نے قرآن کی آیت بھی لکھی تھی تو باب کا مطلب ثابت ہو گیا یعنے اہل کتاب کو قرآن سکھانا امام مالک نے اس کو منع کہا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ نے اس کو جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۴۴ الدُّعَآءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

باب مشرکوں کا دل ملانے کے لئے ان کے لئے ہدایت کی دُعا کرنا۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا کہ طفیل بن عمرو دوسی اپنے (اسی یا نوّے) ساتھیوں کو لئے ہوئے (خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ دوس قبیلہ والوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لئے بد دعا کیجئے لوگوں نے کہا اب دوس تباہ ہوئے آپ نے فرمایا اللہ دوس کو ہدایت کر ان کو میرے پاس لے آ[1]

بَابُ ۱۴۵ دَعْوَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ۔

وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔

باب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر دعوت دی جائے اور کس بات پر ان سے لڑائی کی جائے[2]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لکھنا ایران اور روم کے بادشاہوں کو اور لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا[3]

۱۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رضؓ يَقُوْلُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَؤُوْنَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَنَقَشَ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے کہا میں نے انس سے سُنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا روم کے لوگ وہی خط پڑھتے ہیں اسی کا اعتبار کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آخر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں (اس وقت) اس کی سپیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں

[1] ابوہریرہؓ بھی دوس قبیلے کے تھے لوگوں نے بد دعا کی درخواست کی تھی آپ نے دُعا فرمائی ایسا ہی ہوا کہ دوس کے لوگ خوشی سے آن کر مسلمان ہوگئے یہ کوئی نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب نے بعض لوگوں کے لئے بد دعا بھی فرمائی حالانکہ اولیاء اللہ نے کسی دشمن کے لئے بد دعا نہیں کی تو اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہوا اولیاء اللہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار اور پس خوار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں بموجب حکم الٰہی عمل کرتے تھے جہاں دعا کا حکم ہوتا دعا فرماتے جہاں بد دعا کا حکم ہوتا بد دعا فرماتے اسی سے وہ نکتہ بھی حل ہو گیا کہ بعضے بزرگوں نے دعا کا مرتبہ ادنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ محبوب کا جو فعل ہو عاشق کا یہ کام ہے کہ اسی کو پسند کرے یہ ہم ایسے لوگوں کے باب میں ہے نہ کہ پیغمبروں کے باب میں پیغمبروں کو پروردگار کا اتنا تقرب ہوتا ہے کہ اولیاء اس کے پاسنگ بھی نہیں پہنچ سکتے پیغمبر جو کچھ کرتے ہیں بمرضی و اشارہ الٰہی کرتے ہیں جب دعا کا حکم ہوتا ہے دُعا کرتے ہیں جب صبر اور سکوت کی مرضی پاتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں حضرت ایوبؑ نے اٹھارہ برس صبر کیا جب دُعا کی مرضی پائی اس وقت دُعا کی حاصل کلام یہ ہے کہ نبوت کا مرتبہ ولایت کے مرتبہ سے کہیں اعلیٰ ہے اور جس نے ولایت کو اعلیٰ سمجھا ہے اس نے صریح غلطی کی ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ مضمون شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے کہ لڑو ان سے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں اور باب کی حدیث سے بھی یہ اس طرح نکلتا ہے کہ آپ نے روم والوں کو اسلام کی طرف بلایا ۱۲ منہ [3] بعضوں کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور بعضوں نے کہا اگر ان کو دعوت پہنچی ہو تب تو ضروری ہے ورنہ نہیں یہ مطلب باب کی حدیث سے نکلتا ہے جو لوگ کہتے ہیں دعوت ضرور نہیں وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو غفلت میں جا کر لوٹا ۱۲ منہ

۱

نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

۲۰۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ یَدْفَعُہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَہٗ کِسْرٰی خَرَّقَہٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَیْہِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

باب ۱۴۶ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِلَی الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّۃِ وَاَنْ لَّا یَتَّخِذَ بَعْضُہُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ ۔

۲۰۱ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلَیْہِ مَعَ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیِّ وَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ وَکَانَ قَیْصَرُ لَمَّا

اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (عبداللہ بن حذافہ کو دے کر) کسریٰ بادشاہ ایران کی طرف بھیجا آپ نے (عبداللہ بن حذافہ) کو حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو دے وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں سعید بن مسیب نے (اس حدیث میں) یوں کہا کہ (یہ خبر سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کے لئے بد دعا کی اللہ کرے وہ بالکل پھاڑ ڈالے جائیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو اسلام اور نبوت (آپ کی پیغمبری ماننے) کی دعوت دینا اور اس بات کی کہ وہ ایک دوسرے کو اللہ کو چھوڑ کر خدا نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں) فرمایا کسی بندے کو یہ شایان نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور شریعت عطا فرمائے آخر آیت تک[1]

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر (روم کے بادشاہ کو) دعوت اسلام کا ایک خط لکھ کر دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور دحیہ سے فرمایا یہ خط بصریٰ[2] کے حاکم حارث بن شمر کو پہنچا دے وہ قیصر کو پہنچا دے گا اور قیصر کا یہ حال گزرا کہ جب ایران کی فوجوں کو اللہ نے اس پر سے سرکا دیا[3] تو وہ حمص (ایک شہر ہے شام میں) سے بیت المقدس کو اللہ نے جو عنایت کی اس کا شکریہ کرنے گیا خیر قیصر کو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط (بیت المقدس)

۱؎ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے پھر وہ یوں کہے تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ وہ تو یوں کہے گا اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم اللہ کی کتاب پڑھاتے پڑھتے رہے ۱۲ منہ

۲؎ بصریٰ ایک شہر تھا شام اور حجاز کے بیچ میں ۱۲ منہ ۳؎ ہوا یہ تھا کہ ایران کی فوجوں نے روم پر چڑھائی کر کے شام وغیرہ سب چھین لیا تھا اور قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے روم کا بادشاہ محصور ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے روم والوں کو مدد کی اور ایرانی شکست پا کر بھاگے روم والوں نے اپنا سب ملک واپس لے لیا ۱۲ منہ

كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِّمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهُ اِلْتَمِسُوْا لِيْ هٰهُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهِ لِاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُوْلُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَاءَ فَاُدْخِلْنَا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ قَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِاَصْحَابِهِ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّاْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ

ہی میں پہنچا تو اس نے پڑھ کر کہا یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا (قریش) کوئی شخص ہو تو تلاش کرو میں اس سے آپ کا حال پوچھوں گا ابن عباس نے کہا ابوسفیان نے مجھ سے بیان کیا وہ اس وقت قریش کے اور کئی آدمیوں کے ساتھ شام کے ملک میں تھا جو سوداگری کو وہاں گئے تھے اس زمانہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے مشرکوں میں صلح تھی ابوسفیان نے کہا ہم کو قیصر کا ایلچی شام کے کسی مقام میں ملا وہ مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو لیکر چلا جب ہم بیت المقدس میں پہنچے تو ہم کو قیصر کے پاس لے گئے دیکھا تو وہ دربار میں بیٹھا ہے سر پر تاج رکھے ہوئے اس کے گرد اگرد روم کے سردار جمع ہیں اس نے اپنے مترجم سے کہا ان لوگوں سے پوچھو ان میں اس شخص کا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے کون نزدیک کا رشتہ دار ہے ابوسفیان نے کہا میں ان سب میں اس کا نزدیک کا رشتہ ہوں قیصر نے پوچھا تجھ میں اور اس میں کیا رشتہ ہے میں نے کہا وہ میرے چچا کا بیٹا ہے[1] اور اس وقت قافلہ میں میرے سوا اور کوئی عبد مناف کی اولاد والا نہ تھا خیر قیصر نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اور اس نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے ایک بازو کھڑا کرو بعد اس کے اپنے مترجم سے کہنے لگا اس کے ساتھیوں سے کہو کہ میں اس شخص سے اس کا کچھ حال پوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اگر یہ جھوٹ بولے تو کہہ دینا جھوٹا ہے ابوسفیان نے کہا اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو قیصر نے جب آپ کا حال مجھ سے پوچھا تھا میں جھوٹ کہہ دیتا مگر مجھے یہی شرم آئی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا بتلائیں گے اس لئے میں نے سچ سچ بیان کیا قیصر نے اپنے مترجم سے کہا (پہلے) اس سے یہ پوچھو کہ وہ جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اس کی ذات کیسی میں نے کہا وہ بڑا شریف ہے (اچھے خاندان والا) کہنے لگا اچھا پھر یہ دعوے پیغمبری کا اس سے پہلے تم میں کسی نے کیا تھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا تم نے اس دعوے سے پہلے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا

[1] کیونکہ ابوسفیان چوتھی پشت یعنی عبد مناف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے ۱۲ منہ

هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ
يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيدُونَ
أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ
سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ
قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ
قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ
بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ
أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ
قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ
عَلَيْهِ الْأُخْرَى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ
نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا
كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ
وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ
قُلْتُ ذَالِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ
فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ
تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ
مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ
قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ
لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ
أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ
مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ
يَتَّبِعُونَهُ أَمْ

اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا
بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی کر رہے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا
غریب لوگ کہنے لگا اچھا اس کے تابعدار لوگ روز بروز بڑھ رہے ہیں یا
کم ہو رہے ہیں میں نے کہا بڑھ رہے ہیں کہنے لگا اچھا کوئی ان میں ایسا بھی ہو
جو اس کے دین میں آکر پھر اس کو برا جان کر پھر گیا ہو میں نے کہا نہیں کہنے
لگا اچھا وہ دغا بازی (عہد شکنی) کرتا ہے میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم سے اور
اس سے ایک مدت تک صلح ٹھہری ہے دیکھئے وہ اس میں دغا بازی کرتا ہے
ہم کو تو ڈر ہے ابوسفیان نے کہا بس اس کے سوا اور کوئی بات آپ کی برائی
کی مجھ کو نہیں ملی جو میں شریک کرتا اور مجھ کو اس پر اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے
کا ڈر نہ ہوتا کہنے لگا اچھا تم سے اس سے کبھی لڑائی ہوئی ہے میں نے کہا ہاں
ہوئی ہے کہنے لگا پھر لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے میں نے کہا ڈولوں کی
طرح کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس پر کہنے لگا
اچھا وہ تم کو حکم کیا دیتا ہے میں نے کہا وہ یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ ہی کو اکیلے
پوجو اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ اور ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے آئے
ہیں ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور نماز صدقہ پاکدامنی وعدہ وفائی
امانت داری کا بھی حکم دیتا ہے جب قیصر یہ باتیں پوچھ چکا تو اپنے مترجم سے
کہنے لگا اس شخص سے کہو میں نے تجھ سے اس کی ذات پوچھی تو نے کہا وہ بڑا شریف ہے
اور پیغمبر اپنی قوم میں شریف ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا یہ
دعوی[1] تم لوگوں میں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا تو نے کہا نہیں اس سے میرا مطلب
یہ تھا کہ اگر اس سے پہلے کسی نے ایسا دعوی کیا ہوتا تو میں خیال کرتا یہ اگلی
بات کی پیروی کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی جا چکی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دعوے
سے پہلے تم نے کبھی اسکو جھوٹ بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب
وہ بندوں پر جھوٹ نہیں لگاتا تو اللہ پر کیوں جھوٹ لگانے لگا اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے
باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں اس سے میرا یہ مطلب تھا کہ اگر اس کے باپ
دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتو میں کہوں کہ وہ پیغمبری کا دعوی کرکے اپنے باپ دادا کی بادشاہت

[1] یعنی پیغمبری کا دعویٰ ۱۲ منہ

ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَآؤُهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ
الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ
فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ
حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً
لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا
فَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تَخْلُطُ بَشَاشَتُهُ
الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ
فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُوْنَ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ اَنْ قَدْ
فَعَلَ وَاَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهٗ تَكُوْنُ دُوَلًا يُدَالُ
عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُوْنَ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ
بِمَاذَا يَاْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ يَاْمُرُ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ
وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُكُمْ وَيَاْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ
وَالْوَفَآءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ
صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلٰكِنْ
لَمْ اَظُنَّ اَنَّهٗ مِنْكُمْ وَاِنْ يَّكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ
اَنْ يَّمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ اَرْجُوْ اَنْ
اَخْلُصَ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ
لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَاِذَا فِيْهِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا بڑے آدمی اس کے پیرو ہوتے ہیں یا غریب
لوگ تو نے کہا غریب لوگ اور پیغمبروں کے پیرو (پہلے) ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے
تجھ سے پوچھا اس کے تابعدار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا بڑھ رہے
ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت گذرتی ہے پورے ہونے تک اور میں نے تجھ سے پوچھا
کیا کوئی اس کے دین میں آکر پھر برا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں ایمان کا یہی
حال ہے جب اس کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں نکلتی) کوئی اس کو
برا نہیں جانتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ دغا کرتا ہے تو نے کہا نہیں اور پیغمبر
ایسے ہی ہوتے ہیں دغا نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم کی اس سے
لڑائی ہوئی تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور لڑائی کا انجام دونوں طرح ہوتا ہے
کبھی وہ تم پر غالب ہوتا ہے کبھی تم اس پر غالب ہوتے ہو اور پیغمبر وں کا اللہ
(دنیا کی مصیبتیں ڈال کر) اسی طرح امتحان کرتا ہے پھر اخیر میں وہی کامیاب
ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے تو نے کہا اللہ
کو پوجنے کا اس کے ساتھ شرک نہ کرنیکا اور تمہارے باپ دادا جن کو پوجتے
تھے ان کے پوجنے سے منع کرتا ہے اور تم کو نماز اور صدقہ اور پاکدامنی اور وعدہ
وفائی اور امانت داری کا حکم دیتا ہے تو وہ پیغمبر جس کو میں جانتا ہوں کہ وہ
نکلے گا[1] ایسا ہی ہوگا مگر مجھ کو یہ گمان تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں ہوگا (یعنی
عربوں میں) اب تو جو کہتا ہے وہ اگر سچ ہے تو وہ زمانہ قریب ہے جب یہ پیغمبر
اس ملک کا مالک ہو جائیگا جو اس وقت میرے پاؤں تلے ہے (یعنی شام کے
ملک کا) اور اگر مجھے یہ امید ہوتی کہ میں اس تک بچ کر پہنچ جاؤں گا تو میں ضرور
اس سے ملنے کی کوشش کرتا اور اگر میں وہاں ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا[2]
(خدمت کرتا) ابوسفیان نے کہا پھر قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط
منگوایا وہ پڑھا گیا اس میں یہ لکھا تھا شروع اللہ کے نام سے جو بہت
مہربان ہے رحم والا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے
ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا رئیس ہے جو سیدھے رستے پر چلے اس پر

[1] یعنی اگلی آسمانی کتابیں دیکھ کر ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ دنیا کے بادشاہ یہی کام کرتے ہیں کہ دین کے بادشاہوں کے پاؤں دھوئیں ان کے خادم بنیں ۱۲ منہ

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ
تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ
تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتٰبِ
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا
نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ
فَلَمَّا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ
حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا
أَدْرِي مَاذَا قَالُوا وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ
خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ أَمِرَ
أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ
يَخَافُهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا
مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ
قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ۔

٢٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ
رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ
لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُو
أَنْ يُعْطَى فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ

سلام اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تو
سلامت رہیگا اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دیگا اگر تو مسلمان نہ ہو تو غریب رعیت
کا بھی گناہ تجھ پر پڑے گا اور (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت تھی کتاب والو اس
بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ
پوجیں اور اس کا ساجھی کسی کو نہ بنائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں کوئی ایک
دوسرے کو خدا نہ ٹھہرائے (اس کی ہر بات بلا دلیل مان لے) پھر اگر کتاب والے
یہ بات نہ مانیں تو مسلمانوں تم کہو گواہ رہنا ہم تو (اللہ کے) تابعدار ہیں
ابوسفیان نے کہا جب قیصر یہ گفتگو کر چکا تو اس کے گرد جو روم کے سردار
بیٹھے تھے انھوں نے پکارا کیا غل مچایا میں ان کی بات نہیں سمجھا[1] اور ہم کو باہر
چلے جانے کا حکم دیا گیا ہم باہر کئے گئے جب میں باہر نکلا اور اپنے ساتھیوں سے
تنہائی ہوئی تو میں نے ان سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے (پیغمبر صاحب) کا بڑا
درجہ ہو گیا بنو اصفر (رومیوں) کا اس سے ڈرتا ہے ابوسفیان نے کہا
خدا کی قسم اس روز سے میں ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم ضرور غالب ہونگے یہانتک کہ اللہ نے میرا دل بھی اسلام پر لگا
دیا اور پہلے میں اسلام کو برا جانتا تھا[2]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی
حازم نے انھوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے خیبر کے
دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں کل (سرداری کا)
جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر فتح کرا دے گا[3] یہ سن کر لوگ
کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ کس کو جھنڈا ملتا ہے صبح کو سب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید تھی مجھ کو جھنڈا ملیگا
آپ نے پوچھا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں

[1] کیونکہ ابوسفیان رومی زبان نہیں جانتا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارہ کتاب بدء الوحی میں گذر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ
[3] ایک روایت میں ہے کہ وہ بڑا حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوبکرؓ صدیق کو جھنڈا دے کر بھیجا
لیکن خیبر کا قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا جب بھی وہ قلعہ فتح نہیں ہوا تب یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ

فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يَغْزُ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

آپ نے فرمایا ان کو بلا ؤ وہ آئے آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب لگا دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے[1] کچھ عارضہ ہی نہ تھا حضرت علیؓ نے پوچھا ہم ان سے لڑیں یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپ نے فرمایا ذرا دم لے جبتک ان کے مقام تک پہنچ جائے پھر ان کو اسلام کی دعوت دے[3] اور جو جو باتیں ان کو کرنا ضروری ہیں وہ بتلا دے قسم خدا کی اگر تیری وجہ سے ایک آدمی دین کے سچے رستے پر آجائے وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بہتر ہے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحٰق نے انھوں نے حمید سے انھوں نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر جہاد کرتے تو ان پر صبح تک لوٹ (یوٹ حملہ) نہ کرتے صبح کو اگر ان لوگوں میں اذان سنتے تو ان کو نہ لوٹتے (کیونکہ وہ مسلمان نکلتے) اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو صبح ہو جانے پر ان کو لوٹتے[3] انس نے کہا ہم خیبر میں رات کو جا کر پہنچے دوسری سند اور ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انھوں نے حمید سے انھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے (پھر وہی حدیث بیان کی۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے حمید سے انھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف نکلے وہاں رات کو پہنچے آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح ہونے تک ان کو نہ لوٹتے خیر جب صبح ہوئی تو صبح کو یہودی پھاوڑے ٹوکریاں لے کر نکلے۔ (زراعت پیشہ تھے) جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد ہیں قسم خدا کی محمد لشکر سمیت آن پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیبر (آج) خراب ہوا ہم لوگ (پیغمبر یا مسلمان) جہاں کسی قوم کے آنگن میں اترے جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوتی ہے۔

[1] یعنی تر کر بات نکلتا ہے۔ [2] لال اونٹ عرب میں کالے اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو لڑائی کے لئے دعوت کو شرط نہیں جانتے

٢٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ١٤٧ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

٢٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا۔

٢٠٧ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدل (جیسے حد یا قصاص ہیں) اور ان کا حساب اللہ پر رہے گا اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]

باب لڑائی کا مقام چھپانا (دوسرا مقام بیان کرنا) اور جمعرات کے دن سفر کرنا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنھوں نے عقیل سے اُنھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب اپنے باپ کعب کو کھینچ کر چلایا کرتے (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) وہ کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالکؓ سے سنا جب (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے (آپ کے ساتھ نہ جا سکے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد کا قصد فرماتے تو (مصلحت کے لئے) دوسرا مقام بیان کرتے[2]

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کم اتفاق ہوتا کہ کسی جہاد کا قصد کریں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں جب غزوہ تبوک کو جانے لگے تو ان دنوں سخت گرمی کے دن تھے اور سفر بھی دور دراز جنگل کا دشمنوں کی تعداد بہت تھی اس لئے آپ نے صاف صاف مسلمانوں سے بیان

---

[1] عمرؓ کی روایت کو کتاب الزکوٰۃ میں اور ابن عمرؓ کی روایت کو کتاب الایمان میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ

[2] تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو وہ اپنا بندوبست کرے ایسے مقام میں جھوٹ بولنا بھی درست ہے ۱۲ منہ

وَمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

کر دیا کہ تبوک پر جانا چاہتا ہوں) تاکہ وہ اپنے دشمن کے مقابلہ کے موافق تیاری کریں اور جس طرف جانا چاہتے تھے وہ کہہ دیا اور عبداللہ بن مبارک نے یونس سے روایت کی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ نے خبر دی کہ کعب بن مالکؓ کہتے تھے کم ایسا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلیں[1]

مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے اور آپ کو یہ پسند تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں۔

بَابُ ۱۴۸ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

باب ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے ایوب سختیانی سے اُنھوں نے ابوقلابہ سے اُنھوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں (اور حج کے لئے سفر کیا) ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (قصر کیا) اور میں نے لوگوں سے سُنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام پکار رہے تھے۔

بَابُ ۱۴۹ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ۔

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

باب چاند کے اخیر پر سفر کرنا[2]

اور کریب نے ابن عباسؓ سے[3] روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج وداع کے لئے) مدینہ سے اس وقت نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے (ہفتے کے دن) اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذی حجہ کے چار دن گذر چکے تھے۔

۲۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنھوں نے امام مالکؒ سے اُنھوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ

---

۱ ایک حدیث میں ہے بارک اللہ یوم السبت والخمیس اسی لئے علماء نے ہفتہ یا جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلنا مسنون رکھا ہے ۱۲ منہ

۲ یعنی یہ جائز ہے کچھ برا نہیں جیسے بعضے جاہل سمجھتے ہیں کہ چاند کے عروج میں سفر کرنا چاہیئے نہ نزول میں ۱۲ منہ ۳ یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گذر چکی ہے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

سے سُنا وہ کہتی تھیں ہم حجۃ الوداع کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نکلے اس وقت ذیقعدکی پانچ راتیں باقی رہی تھیں لیکن چاند ۲۹ کا ہو گیا تو چار ہی باقی تھیں اور ہمارا قصد حج ہی کا تھا جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص اپنے ساتھ قربانی نہ لایا ہو وہ جب طواف اور سعی کر چکے تو احرام کھول ڈالے حضرت عائشہ رض نے کہا ذیحجہ کی دسویں تاریخ گائے کا گوشت ہمارے پاس لائے پوچھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے دگائے قربانی کی یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی لہ اُنھوں نے کہا خدا کی قسم عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث بیان کی۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْحَادِيْ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّانِيْ عَشَرَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

گیارہواں پارہ تمام ہوا۔ اب بارھواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ اس کو پورا کرے۔

لہ یہ قاسم بن محمد حضرت عائشہ رض کے بھتیجے اور بڑے فقیہ تھے ۱۲ منہ

بارھواں پارہ !

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بَابُ ۱۵۰ الْخُرُوْجِ فِيْ رَمَضَانَ

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ ۱۵۱ التَّوْدِيْعِ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب رمضان کے مہینے میں سفر کرنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد کے لئے) رمضان کے مہینے میں (مدینہ سے) نکلے اور روزہ بھی رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (ایک مقام ہے مکہ سے دو منزل پر) پہنچے وہاں زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے ابن عباسؓ سے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی [۱]

باب مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا [۲]

اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو [۳] عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک فوج میں بھیجا [۴] اور قریش کے دو آدمیوں کا نام لے کر (ہبار [۵] بن اسود اور نافع بن عبد عمرکا) فرمایا اگر ان کو پانا تو آگ میں

---

[۱] اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ عبیداللہ سے سماع کی اس میں زہری نے تصریح کی ہے اور پہلی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے امام بخاری نے کہا زہری اور ان کے ہم مذہبوں کا یہی قول ہے کہ رمضان کے اثنا میں سفر پیش ہونے سے افطار درست نہیں ہوتا اور چاہیے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر فعل کو لیا جائے یعنی آخری فعل آپ کا یہ ہے کہ آپ نے کدید میں پہنچ کر افطار کیا تو معلوم ہوا کہ رمضان میں اگر سفر پیش آئے تو افطار کرنا درست ہے اس مسئلہ کا بیان اوپر کتاب الصوم میں گذر چکا ہے یہاں اس حدیث کے لانے سے اس شخص کا رد منظور ہے جس نے رمضان میں سفر مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ

[۲] یعنی سفر کے وقت رخصت کرنا سنت ہے خواہ مسافر مقیم کو رخصت کرے یا مقیم مسافر کو اور حدیث سے پہلا امر ثابت ہوتا ہے اور دوسرے کو اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

[۳] اس کو نسائی اور اسمٰعیلی نے وصل کیا اور خود امام بخاری نے بھی اگر دوسرے طور سے ۱۲ منہ

[۴] اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے ۱۲ منہ

[۵] ہبار ہبار بن خالد جیسے ابن ہشام نے نقل کیا یا ہبار اور نافع بن قیس جیسے بلاذری نے نقل کیا ان مردوں نے حضرت زینب آپ کی صاحبزادی کو راہ میں ایک برچھ سے ٹھونسا مارا ان کا حمل گر گیا ایسے بدمعاشوں کو جو غریب عورتوں پر حملہ کریں سخت سزا دینا چاہیے اس لئے آپ نے پہلے آگ میں جلانے کا حکم دیا پھر قتل کا حکم دیا ۱۲ منہ

سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ اَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

بَابُ ۱۵۲ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْاِمَامِ۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

بَابُ ۱۵۳ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآءِ الْاِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ۔

۲۱۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَطَاعَنِيْ

جلا دینا ابوہریرہؓ نے کہا پھر ہم آپ پاس رخصت ہونے کو آئے جب نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا پہلے میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ ان دو شخصوں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ اللہ ہی کا عذاب ہے آگ میں جلانا اسی کو سزاوار ہے تم کو ان کو پکڑ پاؤ تو قتل کر ڈالنا [۱]

باب امام (بادشاہ یا حاکم) کی اطاعت کرنا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انھوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے انھوں نے عبیداللہ سے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بادشاہ یا حاکم کی بات سننا اور حکم ماننا ضرور ہے۔ (واجب ہے) جب تک خلاف شرع نہ ہو اگر شرع کے خلاف حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا [۲]

باب امام (یا بادشاہ اسلام) کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس کو اپنا بچاؤ کرنا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے اعرج نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہم لوگ گو دنیا میں پیچھے آئے ہیں لیکن (آخرت میں سب سے) آگے ہوں گے اور اسی سند سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا

[۱] معلوم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے پہلے آپ نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا پھر وحی آئی ہوگی تو آپ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا قسطلانی نے کہا پستو یا کھٹمل کا بھی انگار میں جلانا مکروہ ہے اسی حدیث کی رو سے میں کہتا ہوں حضرت علیؓ سے لوطی کا جلانا منقول ہے اور شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور عرنیین کی حدیث میں جو آپ نے گرم سلائیاں آنکھوں میں چلوائیں وہ قصاصاً تھا یا منسوخ ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق بڑا بادشاہ حق تعالیٰ ہے اس کے حکم کے خلاف میں کسی کا حکم نہ سننا چاہیے اگر کوئی بادشاہ خلاف شرع کام کا حکم دے تو اس کو سمجھانا چاہیے مانے تو بہتر ورنہ سب مسلمانوں کو مل کر ایسے نالائق بادشاہ کو معزول کرنا چاہیے امام حسین علیہ السلام یہی فرماتے تھے کہ یزید کے احکام شرع کے خلاف ہیں اور اسی وجہ سے مرتے تک اس کی اطاعت قبول نہ کی اہل حدیث اپنے امام کے طریق پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے ۱۲ منہ ۔

نَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ۔

جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے (مسلمان) حاکم کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور امام (یا بادشاہ اسلام) دین کی سپر ہے اُس کی آڑ میں (یعنی اس کے ساتھ ہو کر) لڑنا چاہیے اور اس کو بچا کر (دین کو یا سب مسلمانوں کو) بچانا چاہیے[1] اگر وہ اللہ سے ڈرے گا اور انصاف کرے گا تو اس کا ثواب ملے گا اور اگر بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا[2]

بَابُ ۱۵۴ الْبَیْعَةِ فِی الْحَرْبِ اَنْ لَّا یَفِرُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَی الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب لڑائی سے نہ بھاگنے پر بعضوں نے کہا مر جانے پر بیعت کرنا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح) میں فرمایا بیشک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ درخت (شجرہ رضوان) کے تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے[3]

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَی الشَّجَرَةِ الَّتِیْ بَایَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ نَافِعًا عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعَهُمْ عَلَی الْمَوْتِ فَقَالَ لَا بَایَعَهُمْ عَلَی الصَّبْرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا ہم حدیبیہ کے دوسرے سال جو لوٹ کر آئے تو ہم میں سے دو آدمیوں کی رائے بھی ایک نہیں ہوئی کہ یہی وہ درخت ہے (کیکر یا ببول کا) جس کے تلے ہم نے بیعت کی تھی یہ اللہ کی رحمت تھی جویریہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا آپ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی مر جانے پر انھوں نے کہا نہیں صبر پر[5]

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زیدؓ سے انہوں

[1] یعنی امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہوتی ہے کوئی کسی پر ظلم نہیں کرنے پاتا دشمنوں کے حملہ سے اسی کی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے تو اس بچاؤ کو قائم رکھنا چاہیے اس کی رد کرنا چاہیے ۱۲ منہ [2] رعایا اس کے گناہ میں نہ پکڑی جائے گی اگر رعایا مجبور ہو اور اس کو معزول نہ کر سکتی ہو ۱۲ منہ [3] مراد وہ بیعت ہے جو صحابہ نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی یہ ایک ہزار پانسو چالیس آدمی تھے سلمہ بن اکوع بھی اُن میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مرنے پر بیعت کی تھی یعنی مرتے تک لڑائی سے منہ نہ موڑنے پر ۱۲ منہ [4] بلکہ ہر ایک آدمی الگ الگ ایک ایک درخت کو بتلاتا تھا کہ یہ درخت تھا دوسرا کہتا تھا نہیں یہ درخت تھا اللہ تعالیٰ کی اس میں کچھ حکمت تھی اور اس درخت کو بھلا دیا ورنہ جاہل لوگ اس کی تعظیم یا پرستش کرتے حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ ایک درخت کی زیارت کو آتے جاتے ہیں اس کو شجرہ رضوان سمجھ کر آپ نے اس کو کٹوا ڈالا ۱۲ منہ [5] یعنی لڑائی میں ثابت قدم رہیں گے بھاگیں گے نہیں دونوں کا مطلب ایک ہی ہے جیسے آگے کی روایت میں آتا ہے کہ موت پر بیعت کی ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے کہا جب حرہ کا زمانہ آیا[1] تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا عبداللہ بن حنظلہ (جو انصار کے سردار بنے تھے) لوگوں سے موت پر بیعت کر رہے ہیں اُنھوں نے کہا موت پر تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کسی سے بیعت نہیں کرنے کا۔

۲۱۵ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے اُنھوں نے سلمہ بن اکوع سے اُنھوں نے کہا میں نے (حدیبیہ کے دن) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں ایک درخت کے سایہ میں چلا گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہُوا تو آپ نے فرمایا...... اکوع کے بیٹے تو بیعت نہیں کرتا میں نے کہا یا رسول اللہ میں بیعت کر چکا ہوں آپ نے فرمایا پھر سہی میں نے دوسری بار پھر آپ سے بیعت کی یزید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا ابو مسلم (یہ ان کی کنیت ہے) تم نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی اُنھوں نے کہا مرجانے پر (اور کس بات پر)

۲۱۶ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ ؎

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنھوں نے حُمید سے اُنھوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے ؎

ہم تو پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت کر چکے
جان جب تک ہے لڑیں گے کافروں سے ہم سدا

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (یہ شعر پڑھے۔ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ؛ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا

۲۱۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رض قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا اُنھوں نے محمد بن فضیل سے سُنا اُنھوں نے عاصم سے اُنھوں نے ابو عثمان (نہدی) سے اُنھوں نے مجاشع بن مسعود سلمیؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میں اور میرا

[1] یعنی ۶۳ھ میں یزید پلید اس وقت حاکم تھا اس کا قصہ یہ ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ اور کئی مدینہ والے یزید پلید کو دیکھنے گئے اس کے حرکات ناشائستہ یعنی خلاف شرع پائے تو مدینہ والوں نے اس کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو سردار بنا کر ایک عظیم الشان لشکر مدینہ پر روانہ کیا اس لشکر نے وہ وہ ظلم مدینہ والوں پر کئے کہ خدا کی پناہ ایک ہزار سات سو معتبر صحابہ اور تابعین کو قتل کیا اور دس ہزار عام لوگوں کو اور عورتوں اور بچوں کو بھی زندہ نہ چھوڑا کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی وہاں گھوڑے بندھوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کا بھی کچھ خیال نہ کیا ان کے گھر میں لوٹ لئے معاذ اللہ ۱۲ منہ

اَنَا وَاَخِیْ فَقُلْتُ بَایِعْنَا عَلَی الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَایِعُنَا قَالَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ۔

بَابُ ۱۵۵ عَزْمِ الْاِمَامِ عَلَی النَّاسِ فِیْمَا یُطِیْقُوْنَ۔

۲۱۸- حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ اَتَانِی الْیَوْمَ رَجُلٌ فَسَاَلَنِیْ عَنْ اَمْرٍ مَا دَرَیْتُ مَا اَرُدُّ عَلَیْهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا مُؤْدِیًا نَشِیْطًا یَخْرُجُ مَعَ اُمَرَائِنَا فِی الْمَغَازِیْ فَیَعْزِمُ عَلَیْنَا فِیْ اَشْیَاءَ لَا نُحْصِیْهَا فَقُلْتُ لَهٗ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَسٰی اَنْ لَا یَعْزِمَ عَلَیْنَا فِیْ اَمْرٍ اِلَّا مَرَّةً حَتّٰی نَفْعَلَهٗ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ یَزَالَ بِخَیْرٍ مَا اتَّقَی اللّٰهَ وَاِذَا شَكَّ فِیْ نَفْسِهٖ شَیْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَاَوْشَكَ اَنْ لَا تَجِدُوْهُ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا اَذْكُرُ مَا غَبَرَ

بھائی (مجالد) دونوں آئے جب مکہ فتح ہو چکا تھا) میں نے کہا ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ تو جو لوگ ہجرت کر چکے انہی کے لئے گزر گیا میں نے کہا تو پھر کس بات پر آپ ہم سے بیعت لیتے ہیں آپ نے فرمایا اسلام اور جہاد پر۔

باب بادشاہ کی اطاعت وہیں تک واجب ہے جہاں تک تک ہو سکے (ممکن ہو)

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے ——— انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آج میرے پاس ایک شخص آیا (نا معلوم) اس نے ایک بات پوچھی جس کا جواب میں نہیں سمجھا کیا دوں وہ کہنے لگا بتلاؤ تو ایک شخص زبردست (یا ہتیار بند) خوشی خوشی ایک مسلمان افسر کے ساتھ جہاد کے لئے نکلا اب وہ افسر ایسی ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جو اس سے نہیں ہو سکتیں میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا تجھے کیا جواب دوں گا [1] مگر اتنا کہتا ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہادوں میں رہے) آپ جس کام کے لئے ہم کو ایک ہی بار قطعی طور سے حکم دیتے تو ہم (فوراً) بجا لاتے [2] اور تم میں سے ہر شخص ہمیشہ اچھا رہے گا جب تک اللہ سے ڈرتا ہے اور جب اس کو کسی بات میں شک ہو کہ جائز ہے یا ناجائز ہے تو کسی (عالم) شخص سے پوچھ لے [3] وہ اس کی تسلی کر دے گا اور وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے عام لوگ (جن کے فتوے سے تسلی ہو یعنی صحابہؓ) نہ پاؤ گے قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جو دنیا باقی ہے (یا جو گذر گئی) اس کی مثال ایسی ہی بیان کرتا ہوں جیسے

[1] حالانکہ جواب کچھ مشکل نہ تھا مگر ابن مسعودؓ زمانہ کی خرابی سے ڈرے اگر یہ کہہ دیں کہ افسر کے حکم کی اطاعت ضرور نہیں ہے تو لوگ اس فتوے کا بہانہ کر کے واجبی کاموں میں بھی اپنے افسروں کی نافرمانی شروع کر دیں گے اور سارا انتظام درہم برہم ہو جائیگا اگر یہ کہیں کہ ہر بات افسر کی ماننا ضرور ہے تو شرع کے برخلاف ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی رو سے جہاں تک ممکن ہو اور معصیت نہ ہو وہیں تک افسر کی اطاعت لازم ہے ۱۲ منہ [2] عبداللہ بن مسعودؓ نے گول گول جواب دیا انکا مطلب یہی ہے کہ افسر کا حکم جب شریعت کے خلاف نہ ہو تو اسکی لازم اور ضروری ہے ۱۲ منہ [3] عبداللہ بن مسعود نے قرآن کے موافق حکم دیا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور یہ تخصیص نہیں کہ فلاں عالم سے پوچھے یا فلاں عالم سے بلکہ عامی کا کام یہ ہے کہ جس کسی عالم کو دیندار اور پرہیزگار اور خدا ترس سمجھے اسی سے دین کا مسئلہ پوچھ لے ۱۲

مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ۔

ایک گڑھے (کنڈے) میں پانی بھرا ہوا اچھا نتھرا پانی تو لوگ پی گئے اور گندلا رہ گیا[1]

بَابُ ۱۵۶ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو لڑائی شروع نہ کرتے تو ٹھہر جاتے سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرتے۔

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم ابو النضر سے جو عمرو بن عبیداللہ کے غلام اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا عبیداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) نے عمر بن عبیداللہ کو خط لکھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا لڑائی میں دیر کی جب سورج ڈھل گیا اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ سنایا لوگو دشمن سے بھڑنے کی آرزو نہ کرو (صلح پسند رہو) اور اللہ سے سلامتی مانگو اور جب بھڑ جاؤ (لڑائی آن پڑے) تو پھر صبر کئے رہو (بھاگو نہیں) اور یہ سمجھ رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہیں (شہید ہوتے ہی داخل بہشت) پھر یوں دعا کی یا اللہ قرآن اتارنے والے بادل چلانے والے فوجوں کو شکست دینے والے ان کافروں کو بھگا دے اور ہم کو ان پر فتح دے۔

بَابُ ۱۵۷ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

باب اگر کوئی جہاد میں سے لوٹنا چاہے یا جہاد میں نہ جانا چاہے تو امام سے اجازت لے کر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا پکے مسلمان وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی جماؤ کے کام میں ہوتے ہیں[2] تو بے اجازت وہاں سے چل نہیں دیتے اخیر آیت تک

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں گیا آپ پیچھے

[1] اگر غبر کا معنی گذشتہ لیں تو نتھرے پانی سے تشبیہ ہوگی اور جو باقی رہے کے معنی لیں تو گندے سے تشبیہ ہوگی مطلب یہ ہے کہ اچھے اچھے پرہیزگار لوگ تو گزر گئے اور برے لوگ رہ گئے ۱۲ منہ [2] جماؤ کا کام جیسے جہاد مجلس شورہ یا مجلس وعظ وغیرہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ
يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ
قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ
قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ
قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ
أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ
غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ
إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ
قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ
فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى
أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ
فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي
حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا
فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا
تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُوُفِّيَ
وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ
أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ
عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَ
تُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ
بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيرَةُ

سے آگر مجھ سے مل گئے ہیں ایک پانی لادنے والے اونٹ پر سوار تھا وہ تھک
گیا تھا چلتا ہی نہ تھا آپ نے فرمایا جابر تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے میں نے
عرض کیا وہ تھک گیا ہے یہ سن کر آپ اس کے پیچھے گئے اس کو ڈانٹا دیا
لات ماری[1] اور اس کے لئے دعا کی پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے
چلتا رہا (ایسا تیز ہو گیا) آپ نے پوچھا اب تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے کہا
اب تو اچھا ہے آپ کی برکت سے اچھا ہو گیا آپ نے پوچھا اس کو بیچتا ہے
مجھے شرم آئی کیونکہ میرے پاس پانی لانے کو دوسرا اونٹ نہ تھا مگر میں نے
کہہ دیا جی بیچتا ہوں آپ نے فرمایا تو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے اس شرط
پر بیچا کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا اخیر میں اس پر سوار رہا
جب مدینہ کے قریب پہنچا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ابھی شادی
ہوئی مجھے (آگے بڑھ کر گھر جانے کی) اجازت دیجئے آپ نے اجازت دی[2]
میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا مدینہ کو چلا جب مدینہ پہنچا تو میرے ماموں (ثعلبہ
یا عمرو یا جد بن قیس) سے (اور اونٹ کا حال پوچھنے لگے میں نے بیان
کر دیا انھوں نے مجھ کو ملامت کی (ایک اونٹ تیرے پاس تھا وہ بھی بیچ
ڈالا اب پانی کس پر لائے گا اور جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
(آگے بڑھنے کی اجازت لی تھی آپ نے یہ پوچھا تھا تو نے کنواری سے شادی
کی یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی
وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد
(جنگ احد میں) شہید ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی میری (نو) بہنیں ہیں میں نے
یہ اچھا نہیں سمجھا کہ انہی کی سی ایک چھوکری بیاہ لاؤں نہ وہ ان کو تعلیم دے
نہ تربیت کرے (ان کے ساتھ کھیل میں شریک رہے) یہ سمجھ کر میں نے بیوہ
(جہاندیدہ) عورت کی جو ان کی تعلیم اور تربیت کرے خیر جب آپ مدینہ شریف
لائے تو دوسرے روز میں اونٹ لیکر پہنچا آپ نے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی
سرفراز کیا مغیرہ راوی نے کہا ہمارے نزدیک بیع میں یہ شرط

[1] یہ مسلم اور امام احمد کی روایت ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ جابر رض اجازت لیکر جدا ہوئے ۱۲ منہ

هٰذَا فِيْ قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرٰى بِهٖ بَأْسًا۔

بَاب ۱۵۸ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ

فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَاب ۱۵۹ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ۔

فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۱۶۰ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

بَاب ۱۶۱ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ۔

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهٗ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُوْنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّهٗ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

لگانا اچھا ہے کچھ برا نہیں[1]

باب تازی شادی کی ہو اور وہ جہاد میں جائے۔

اس باب میں جابرؓ کی حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو ابھی گزر چکی)

باب اگر تازی شادی کی ہو تو اپنی بی بی سے صحبت کر کے جہاد میں جائے[2]

اس باب میں ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[3]

باب گھبراہٹ کے وقت خود امام کا لپک کر لوگوں سے آگے جانا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا مدینہ والوں کو ایک بار ڈر پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آگے جا کر آئے) فرمایا میں نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے۔

باب ڈر کے وقت جلدی کرنا گھوڑے کو دوڑانا۔

ہم سے فضل بن سہل نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا (ایک بار) لوگ ڈر گئے (دشمن آن پہنچا) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک مٹھے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے اس کو دوڑاتے ہوئے (بستی کے باہر) نکل گئے لوگ آپ کے پیچھے سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے (آپ لوٹ کر آئے) فرمایا کچھ نہیں مت ڈرو یہ گھوڑا تو دریا ہے اس روز سے وہ کسی گھوڑے کے پیچھے نہیں رہا۔

[1] تاکہ بالغ فلاں مکان تک اس پر سوار رہے گا۔ یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے اور جابرؓ کے ماموں تو یہ سن کر بہت شرمندہ ہوئے ہوں گے کہ جابرؓ کو اونٹ بھی ملا اور زر بھی ملا کہتے ہیں کہ ماموں جد بن قیس تھا جو دل میں منافق تھا شعلہ اور غیرت تھوڑی سچے مسلمان تھے ۱۲ منہ [2] تاکہ کوئی بی بی کا اشتیاق دل میں باقی نہ رہے ۱۲

[3] جو آگے مذکور ہو گی کہ ایک پیغمبر جہاد کو گئے اور فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی شخص نہ نکلے جس نے نکاح کیا ہو اور ابھی صحبت نہ کی ہو ۱۲ منہ۔

بَابُ ۱۶۲ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيْلِ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِيْنَكَ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِي قُلْتُ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَّالِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَّأْخُذُوْنَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوْا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُوْنَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتّٰى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيْهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَّبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

باب کسی کو اجرت دیکر اپنی طرف سے جہاد کرانا اور اللہ کی راہ میں سواری دینا

مجاہد نے ابن عمرؓ سے کہا ؔمیں جہاد کو جانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کچھ روپیہ سے تیری مدد کردوں مجاہد نے کہا اللہ کے فضل سے میں مالدار ہوں ابن عمرؓ نے کہا مالدار ہے تو اپنے لئے ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا کچھ روپیہ جہاد میں خرچ ہو[۲] اور حضرت عمرؓ نے کہا کچھ لوگ ایسے ہیں جو بیت المال سے جہاد کے لئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں کرتے[۳] جو کوئی ایسا کرے گا ہم اس سے روپیہ بھر لیں گے اور طاؤس اور مجاہد نے کہا[۴] کہا اگر کوئی اللہ کی راہ میں (جہاد) کے لئے تجھے کچھ دے تو (وہ تیری ملک ہوگئی) جو چاہے کر اپنے گھر والوں کو دے سکتا ہے

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے امام مالکؒ سے سُنا انہوں نے زید بن اسلم سے پوچھا زید نے کہا میں نے اپنے باپ سے سُنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا[۵] پھر اس کو (بازار میں) بکتا پایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کو مول لے لوں آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت لوٹا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ادریس نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے ایک سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر دیکھا تو وہ بازار میں بک رہا ہے انہوں نے چاہا اس کو مول لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو مت خریدا اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ سے ابو صالح (ذکوان زیات)

---

[۱] اس کو خود امام بخاری نے غزوہ فتح میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] شافعیہ نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اجرت لیکر کسی کی طرف سے جہاد کرے لیکن مالکیہ اور حنفیہ نے مکروہ رکھا ہے مگر جب بیت المال میں روپیہ نہ ہو اور مسلمان ناتوان ہوں تو جائز ہے البتہ غازی کی اعانت اور امداد گو وہ مالدار ہو سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ [۳] روپیہ کھا کر بیٹھ جاتے ہیں اس کو ابن ابی شیبہ اور امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

اَبُوْصَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ۔

نے بیان کیا کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سُنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمّت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا (جو جہاد کے لئے نکلتا) لیکن سواری کہاں اور اتنی سواریاں کہ سب لوگوں کو ان پر سوار کردوں جب میں نکلوں گا تو لوگوں کا پیچھے رہ جانا (میرے ساتھ نہ چلنا) مجھ پر گراں گذرے گا اور مجھے تو یہ پسند ہے اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں اور پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں۔

بَابٌ ۱۶۳ مَاقِيْلَ فِيْ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا بیان[1]

۲۲۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اُٹھایا کرتے تھے اُنھوں نے حج کا ارادہ کیا تو اپنے بالوں میں کنگھی کی[2]

۲۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا فِيْ صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْقَالَ لَيَاْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَوْقَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے اُنھوں نے یزید بن ابی عبید سے اُنھوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہ حضرت علیؓ غزوہ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا تھا پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں گا (صرف آنکھیں دُکھنے کے سبب سے یہ نہیں ہو سکتا) اور نکل کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبّت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول سے محبّت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر

[1] حدیث میں لواء کا لفظ ہے لواء اور رایۃ دونوں ایک ہیں ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ کا رایہ سیاہ تھا اور لواء سفید اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے بعضوں نے کہا لواء جو نیزے پر ایک کپڑا لگا دیا جاتا ہے اور گرہ نہیں دی جاتی رایۃ وہ جو گرہ دیکر باندھا جاتا ہے جس کو علم بھی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ جھنڈا لشکر کا جو سردار ہوتا وہ تھامے رہتا اور آپ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا ۱۲ منہ [2] یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جس کو اسمٰعیلی نے پورے طور سے نکالا اس میں یوں ہے کہ اُنھوں نے سر کے ایک طرف کنگھی کی تھی ان کا غلام کھڑا ہوا اور اس نے ہدی کے جانور کو ہار پہنا دیا اُنھوں نے جب یہ دیکھا کہ ہدی کی تقلید ہو گئی تو حج کی لبیک پکاری اور سر کے دوسرے طرف کنگھی نہ کی یہ قیس سعد بن عبادہ کے بیٹے تھے جو خزرج کے قبیلے کے سردار تھے ۱۲ منہ

يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رض هٰهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ۔

بَابُ ۱۶۴ الْأَجِيرِ۔

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُقْسَمُ لِلْأَجِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَخَذَ مِائَتَيْنِ وَأَعْطَى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ أَوْثَقُ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ

فتح کرائے گا دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آن موجود ہوئے ہمیں ان کے آنے کی اُمید نہ تھی لوگوں نے کہا یہ علیؓ آن پہنچے آپ نے جھنڈا انہی کو دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے نافع بن جبیر سے اُنھوں نے کہا میں نے عباسؓ سے سُنا وہ حضرت زبیر سے کہہ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ اس جگہ جھنڈا گاڑ دے[1]

باب جو مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہو[2]

امام حسن بصری اور محمد بن سیرین نے کہا مزدور کو بھی لوٹ کے مال میں سے حصہ دیا جائے گا[3] اور عطیہ بن قیس نے ایک شخص کا گھوڑا اس اقرار پر لیا کہ لوٹ کے مال میں سے جو حصہ ملے گا وہ آدھوں آدھ تقسیم ہوگا پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار آیا عطیہ نے دو سو دینار خود لے اور دو سو دینار اس کو دیئے جس کا گھوڑا تھا۔[4]

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن جریج نے اُنھوں نے عطاء بن ابی رباح سے اُنھوں نے صفوان بن یعلٰے سے اُنھوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہؓ سے اُنھوں نے کہا میں غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا میں نے ایک جوان اونٹ (اللہ کی راہ میں) چڑھنے کو دیا تھا یہ میرے نزدیک سب نیک کاموں میں عمدہ تھا میں نے ایک شخص کو اجرت پر رکھا[5] (ایک) شخص (خود یعلی) سے لڑا ایک نے دوسرے کا ہاتھ منہ سے کاٹا[6] اس نے

---

[1] قسطلانی نے کہا یہ حدیث پورے طور سے غزوہ فتح میں مذکور ہوگی اس سے یہ نکلا کہ جھنڈا بغیر بادشاہ کے حکم نہ گاڑا جائے اور جہاں وہ بتلائے گاڑا جائے کیونکہ جھنڈا خالص اس کے فرودگاہ کی نشانی ہے ۱۲ منہ [2] ایسے مزدور کو مال غنیمت میں حصہ ملے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ نہ ملیگا اور دوسرے علماء کہتے ہیں ملیگا ۱۲ منہ [3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے نکالا ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ میں بوڑھا تھا میرے ساتھ کوئی خدمتگار بھی نہ تھا تو میں نے ایک شخص کو مزدوری پر ٹھہرایا اور اس کے لیے دو حصے مقرر کیے جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگا میں حصہ وصہ نہیں جانتا میری مزدوری ٹھہرا دو میں نے تین دینار اس کی مزدوری ٹھہرا دی ۱۲ منہ [6] مسلم کی روایت میں ہے کہ یعلی نے کاٹا اور مزدور نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلی کا دانت نکل پڑا ۱۲ منہ

نَاقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا
فَقَالَ أَيَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا
يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

بَابُ ۱۶۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلِهِ عَزَّ
وَجَلَّ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَا أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ۔

قَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ
فَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَقَدْ ذَهَبَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ
وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ
عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا
فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ

(جو ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت نکال لیا پھر کاٹنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا (فریاد کی) آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہیں دلایا فرمایا وہ
ہاتھ تیری نذر کر دیتا تو اونٹ کی طرح (مزے سے) اس کو چبا ڈالتا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک مہینے کی راہ
سے اللہ نے میرا رعب (کافروں کے دلوں میں) ڈال کر میری مدد کی اور
اللہ تعالیٰ کا (سورۃ آل عمران میں) فرمانا اب ہم کافروں کے دل میں رعب
ڈال دیں گے کیونکہ اُنھوں نے اللہ کے ساتھ شریک کیا اخیر آیت تک
اس باب میں جابرؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی [۱]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے اُنھوں نے عقیل سے
اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ابو ہریرہؓ سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی باتیں دے کر بھیجا گیا جو جامع
ہیں (یعنی لفظ تھوڑے معنی بہت جیسے اکثر آیتیں اور حدیثیں) اور رعب سے
مجھ کو مدد دی گئی [۲] میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی
کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں [۳] ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور تم یہ خزانے نکال رہے ہو

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے
زہری سے اُنھوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو ابن عباسؓ
نے بیان کیا ان سے ابو سفیان نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا
وہ شام کے ملک میں تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا جب
پڑھ چکا تو بڑا غل ہوا پکار مچ گیا اور ہم (دربار سے) باہر نکال دیئے گئے
میں نے اپنے ساتھیوں سے (مکہ والوں) کو کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا تو

[۱] یہ روایت اوپر کتاب التیمم میں گذر چکی موصولاً ۱۲ منہ [۲] اس روایت میں ایک مہینے کی راہ سے یہ مذکور نہیں ہے لیکن جابرؓ کی روایت جو امام بخاری نے کتاب التیمم میں نکالی اس میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [۳] خزانوں سے مراد کسریٰ اور قیصر کے خزانے ہیں جن کو مسلمانوں نے لوٹا یا زمین کی پیداوار مال گذاری معدنیات وغیرہ یہ حدیث آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے آپ نے جیسے بشارت دی تھی ویسا ہی ہوا مسلمانوں نے آپ کے بعد روم ایران مصر شام فتح کیا ۱۲ منہ۔

أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ۔

بَابُ ۱۶۶ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَتْنِي أَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ

بڑا درجہ ہو گیا بنی اصفر کا بادشاہ اس سے ڈرتا ہے [۲]

باب جہاد میں خرچ (توشہ وغیرہ) ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں) فرمایا زاد خرچ لینے ساتھ رکھو اچھا توشہ یہی ہے کہ بھیک مانگنے سے بچے [۳]

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے اور فاطمہ بنت منذر نے بیان کیا دونوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انھوں نے کہا میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو ہجرت کرنے لگے آپ کا توشہ تیار کیا مگر نہ توشہ باندھنے کے لئے کوئی کپڑا تھا نہ پانی کا مشکیزہ باندھنے کو آخر میں نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم باندھنے کو کوئی کپڑا نہیں ہے میری کمر باندھنے کا کپڑا ہے ابوبکرؓ نے کہا اسی کو دو ٹکڑے کرکے ایک سے مشکیزہ باندھ دے اور دوسرے سے توشہ میں نے ایسا ہی کیا (راوی نے کہا) اس لئے اسماء کو ذات النطاقین کہنے لگے [۴]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی اُنہوں نے عمرو بن دینار سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی اُنھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانیوں کا گوشت مدینہ تک سفر خرچ کرتے تھے [۵]

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی ان سوید بن نعمانؓ نے بیان کیا وہ خیبر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

[۱] ابو کبشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد تھے ابو سفیان نے جو اس وقت تک کافر تھا تحقیر کی راہ سے آپ کو ابو کبشہ کا بیٹا ۱۲ منہ [۲] شام کا ملک جہاں اس وقت ہرقل تھا مدینہ سے ایک مہینہ کی راہ ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک مہینے کی راہ سے ہرقل پر پڑا اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] حالانکہ یہ آیت حج کے سفر میں اُتری ہے مگر الفاظ عام ہیں اور حج کی طرح جہاد کا سفر بھی ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی دو کمر بند والی یہ اُن کا لقب پڑ گیا ایسی سعادت کسی کو نصیب ہوتی ہے مردود حجاج بن یوسف ظالم اسماء کو تحقیر سے ذات النطاقین کہنے لگا اسماء نے وہ دندان شکن جواب دیا کہ منہ چاپتا رہ گیا ۱۲ منہ [۵] اگرچہ یہ جہاد کا سفر نہ تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا تو باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا

۲۲۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ۔

بَابٌ ۱۶۷ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ

نکلے جب صہباء میں پہنچے جو ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک وہاں عصر کی نماز پڑھی پھر آپ نے کھانے منگوائے تو صرف ستو آپ پاس لائے گئے[۱] ہم نے اسی کو چبا لیا اور کھا پی کر فراغت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی اور مغرب کی نماز پڑھی۔

ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انھوں نے یزید بن ابی عبید سے انھوں نے سلمہ بن اکوع سے انھوں نے کہا (ایک سفر میں) لوگوں کے توشے کم رہ گئے[۲] محتاج ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دیدی پھر حضرت عمرؓ ان کو ملے لوگوں نے یہ بیان کیا انھوں نے کہا اونٹ کاٹ ڈالو گے تو پھر جیو گے کیسے (چلتے چلتے ہلاک) ہو جاؤ گے بعد اس کے حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھا لیں گے تو پھر جئیں گے کیسے یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دے اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لیکر حاضر ہوں (سب لیکر حاضر ہوئے) آپ نے دعا کی اور اس پر برکت ڈالی[۳] پھر ان کے برتن منگوائے لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کیا (برتن بھر لئے) جب فارغ ہوئے (سب کے برتن بھر گئے) تو آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں[۴]

باب توشہ اپنی گردن پر آپ اٹھانا[۵]

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انھوں نے ہشام سے انھوں نے وہب بن کیسان سے انھوں نے جابرؓ سے انھوں نے کہا ہم ایک جہاد کے لئے نکلے (رجب ۸ھ ہجری میں) تین سو آدمی تھے

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ آپ جہاد کے سفر میں توشہ یعنے ستو ہمراہ لے گئے تھے ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] یعنے سب توشے پر جو اکھٹا کیا گیا تھا ۱۲ منہ [۴] یہ معجزہ دیکھ کر آپ نے خود اپنی رسالت کی گواہی دی کیونکہ معجزہ اللہ کا فعل ہے ۱۲ منہ [۵] یعنی جب تھوڑا ہو تو شخص سفر میں اپنا توشہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ

زَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا فَفَنِیَ زَادُنَا حَتّٰی کَانَ الرَّجُلُ مِنَّا یَأْکُلُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَیْنَ کَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِیْنَ فَقَدْنَاهَا حَتّٰی اَتَیْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا حُوْتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَکَلْنَا مِنْهَا ثَمَانِیَةَ عَشَرَ یَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا۔

اپنا توشہ اپنی گردن پر لئے ہوئے تھے رستے میں ہمارا توشہ ختم ہوگیا یہاں تک کہ ہم میں کا ہر شخص ہر روز ایک ہی کھجور کھانے لگا ایک شخص (ابوالزبیر) نے کہا ابو عبداللہ (یہ جابر کی کنیت ہے) بھلا ایک کھجور کدھر اور آدمی کدھر (اونٹ کے منہ میں زیرہ) ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا انھوں نے کہا جب یہ بھی نہ ملی اس وقت ہم کو قدر عافیت معلوم ہوئی (ایک ہی کھجور غنیمت تھی) چلتے چلتے ہم سمندر کے کنارے پہنچے دیکھا تو ایک (مری مچھلی کو دریا نے نکال کر باہر پھینک دیا ہم اسی کو جتنا دل چاہا (پیٹ بھر کر) اٹھارہ دن تک کھاتے رہے

بَابٌ ۱۶۸ اِرْدَافِ الْمَرْاَةِ خَلْفَ اَخِیْهَا

باب عورت کا اپنے بھائی کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہونا

۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِاَجْرِ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّلَمْ اَزِدْ عَلَی الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِیْ وَلْیُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَنْ یُّعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ فَانْتَظَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلٰی مَکَّةَ حَتّٰی جَاءَتْ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم سے عثمان بن اسود نے کہا ہم سے ابن ابی ملیکہ نے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے (حجۃ الوداع میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب لیکر لوٹ رہے ہیں اور میرا فقط حج ہوا ہے آپ نے فرمایا جا عبدالرحمن اپنے ساتھ تجھ کو اونٹ پر بٹھالے گا اور عبدالرحمن سے فرمایا اس کو تنعیم سے عمرہ کرالا اور آپ مکے کی بلند جانب میں (جہاں سے مدینہ کو جاتے ہیں) حضرت عائشہ کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ (عمرہ کرکے) آگئیں

۲۳۸ - حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ اَمَرَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ وَاُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عمرو بن اوس سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤں۔

بَابٌ ۱۶۹ الْاِرْتِدَافِ فِی الْغَزْوِ وَالْحَجِّ۔

باب جہاد اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا میں حج

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

بَابُ ۱۷۰ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَاءَهُ۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَقَالَ يُوْنُسُ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَّمَعَهٗ بِلَالٌ وَّمَعَهٗ عُثْمٰنُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمٰنُ فَمَكَثَ فِيْهَا نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَهٗ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ۔

بَابُ ۱۷۱ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کے سفر میں ابوطلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھا اور لوگ لبیک میں حج اور عمرہ دونوں کو پکار رہے تھے (قران کر رہے تھے)[۵۳]

باب ایک گدھے پر دو آدمیوں کا چڑھنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان نے اُنھوں نے یونس بن یزید سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے عروہ سے اُنھوں نے اسامہ بن زیدؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر پالان رکھ کر اس پر چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اسامہ کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھا لیا[۵۴]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے مجھ کو نافع نے خبر دی اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہُوا تو اس کے بالائی جانب سے ایک اونٹنی پر سوار اسامہ بن زید کو اپنے ساتھ بٹھائے تشریف لائے بلال آپ کے ساتھ تھے اور عثمان بن طلحہ کعبے کے کلید بردار آپ نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا اور عثمان کو حکم دیا کعبے کی کنجی لا (وہ لایا) آپ نے کعبہ کھولا اور اندر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ بھی تھے وہاں دیر تک ٹھہرے رہے (نماز پڑھتے رہے دُعا کرتے رہے) پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے لئے ایک پر ایک لپکے سب سے پہلے عبداللہ بن عمرؓ اندر پہنچے بلالؓ کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی اُنھوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کتنی رکعتیں پڑھیں۔

باب جو رکاب پکڑ کر کسی کو سواری پر چڑھا دے یا کچھ ایسی ہی مدد کرے

ہم سے اسحاق بن منصور بن بہرام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنھوں نے ہمام سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے

---

[۵۳] اس حدیث میں صرف حج کا سفر مذکور ہے جہاد کو اسی پر قیاس کیا دونوں عبادت کے سفر ہیں ۱۲ منہ [۵۳] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ [۵۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کس لئے کہ اونٹنی بھی ایک جانور ہے جب اس پر دو آدمیوں کا چڑھنا درست ہُوا تو گدھے کو بھی اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خَطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے آدمی کے ہر جوڑ یا ہر ہڈی پر ایک ایک صدقہ نکلتا ہے اور لازم ہوتا ہے (پروردگار کے شکر یہ میں) دو آدمیوں کا انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے کسی آدمی کی مدد کر کے اس کو جانور پر چڑھادے یا اس کا اسباب اس پر لاد دے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی ایک صدقہ ہے اور نماز کیلئے جتنے قدم اٹھائے ہر قدم ایک صدقہ ہے اور رستے میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹادے یہ بھی صدقہ ہے۔

بَابُ ۱۷۲ اَلسَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب مصحف اپنی لکھا ہوا قرآن لے کر دشمن کے ملک میں جانا (منع ہے[۱])

اور ایسا ہی مروی ہے محمد بن بشر سے[۲] انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو لے کر دشمن کے ملک کا سفر کرنے سے منع کیا ہے۔

باب لڑائی کے وقت میں اللہ اکبر کہنا

بَابُ ۱۷۳ اَلتَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے اسوقت یہودی گردنوں پر کدالیں لئے ہوئے نکلے جب انہوں نے آپ کو

[۱] دشمن یعنے کافروں کے ملک میں لکھا ہوا قرآن لے جانا منع ہے کہیں کافر اس کی بے حرمتی نہ کریں بعضوں نے کہا اگر مسلمانوں کا بڑا لشکر ہو جس کے مغلوب ہونے کا ڈر نہ ہو تو منع ہے اسی طرح قرآن کا بیچنا کافر کے ہاتھ منع ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس سے امام بخاری کی یہ غرض نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا جائز ہے کیوں کہ مصحف کی روایات ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں رکھا ہے پس ایسا استدلال امام بخاری کی شان سے بعید ہے بلکہ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ باب کی حدیث میں جو قرآن کو لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع ہے اس سے مراد مصحف ہے یعنی لکھا ہوا قرآن نہ وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

قَالُوْا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَلَجَئُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّآ اِذَآ اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا تَابَعَهٗ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيٰنَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

بَابُ ۱۷۴ مَا يُكْرَهُ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيْرِ۔

۲۴۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَآ اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّهٗ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى جَدُّهٗ۔

بَابُ ۱۷۵ التَّسْبِيْحِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا۔

۲۴۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

دیکھا تو کہنے لگے محمد لشکر سمیت آن پہنچے محمد لشکر سمیت آن پہنچے آخر بھاگ کر قلعہ میں چل دیئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا ہم جہاں کسی قوم کی زمین میں اُترے تو ان کی صبح منحوس ہوتی ہے جو ڈرائے گئے تھے اور خیبر میں ایسا ہوا ہم کو (لوٹ میں) پالو گدھے ملے ہم نے ان کا گوشت (کھانے کو) پکایا اتنے میں آپ کے منادی نے پکارا (لوگو) اللہ اور اس کا رسول گدھوں کے گوشت سے تم کو منع کرتے ہیں یہ منادی سن کر ہانڈیاں اوندھا دی گئیں جو ان میں تھا سب گر گیا عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی سفیان سے روایت کیا اس میں بھی یوں ہے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے

باب بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے

ہم سے محمد بن یوسف (بیکندی یا فریابی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عاصم سے اُنھوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے اُنھوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہنچے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پکار کر) کہتے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ نے فرمایا لوگو اتنا چلاؤ نہیں آہستگی اور نرمی اختیار کرو تم کیا اس کو پکارتے ہو جو بہرہ ہے یا غائب ہے (تم کو نہیں دیکھتا تمہاری بات نہیں سنتا) وہ تو تمہارے ساتھ ہے سنتا ہے اور نزدیک ہے [1]

باب جب کسی نشیب میں اُترے تو سبحان اللہ کہنا۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں

[1] قسطلانی نے طبری سے نقل کیا اس حدیث سے ذکر بالجہر کی کراہت ثابت ہوئی اور اکثر سلف صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے میں کہتا ہوں تحقیق اس باب میں یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرنا چاہیے جہاں جہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہر کرنا بہتر ہے جیسے اذان میں اور باقی مقاموں میں آہستہ ذکر کرنا بہتر ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں جس جہر سے آپ نے منع فرمایا وہ بہت زور کا جہر ہے جس سے لوگ پریشان ہوں نہ جہر متوسط بالجملہ بہت زور سے نعرے مارنا اور ضربیں لگانا جیسے بعضے درویشوں کا معمول ہے سنت کے خلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی الٹے پیروں اور فقیروں کی پیروی پر مقدم ہے۔ ۱۲ منہ

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنھوں کہا ہم (حج کے یا جہاد کے سفر میں) جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب نشیب میں اُترتے تو تسبیح کہتے

بَابُ ۱۷۶ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا۔

باب جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہنا۔

۲۷۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے اُنھوں نے شعبہ سے اُنھوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے جابرؓ سے اُنھوں نے کہا ہم جب (بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔

۲۷۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا اُنھوں نے صالح بن کیسان سے اُنھوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنھوں نے عبداللہ ابن عمر سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے سے لوٹتے میں سمجھتا ہوں یوں کہا جب جہاد سے لوٹتے تو آپ جب کسی گھاٹی (ٹیکری) یا کنکریلی زمین پر پہنچتے تین بار اللہ اکبر کہتے[1] پھر یوں فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ اخیر تک اللہ کے سوا جو اکیلا ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اس کی بادشاہت ہے، اسی کو سب تعریف سزاوار ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی پوجا کرنے والے سجدہ کرنیوالے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کیا (مسلمانوں کو فتح دی، اور اپنے بندے (حضرت محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو (جو غزوہ خندق میں جمع ہو گئے تھے) اکیلے آپ ہی نے شکست دی صالح بن کیسان نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمر نے (آئبون کے بعد) انشاء اللہ نہیں کہا انہوں نے کہا نہیں

بَابُ ۱۷۷ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ۔

باب مسافر کو اس عبادت کا جو وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا ثواب ملنا (گو سفر میں نہ کر سکے)

۲۷۴۹ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

بْنُ هٰرُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔

عوام بن حوشب نے کہا ہم سے ابراہیم ابو اسمٰعیل سکسکی نے کہا میں نے ابوبردہ بن ابی موسٰی سے سنا وہ اور یزید بن ابی کبشہ سفر میں تھے تو یزید سفر میں روزہ رکھتے ابوبردہ نے کہا میں نے (اپنے والد) ابوموسٰی اشعری سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں تو اس کے لئے اتنا ہی عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ گھر میں یا صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا[1]

بَابُ ۱۷۸ السَّيْرِ وَحْدَهٗ۔

باب اکیلے جانا سفر کرنا[2]

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيٰنُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک کام کے لئے[3]) خندق کے دن لوگوں کو بلایا زبیر نے کہا میں حاضر ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیر نے کہا حاضر ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیرؓ نے کہا حاضر ہوں آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (یعنی وفادار محرم راز) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے سفیان نے کہا حواری مددگار[4]

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر لوگ جانتے تنہائی

[1] ابن بطال نے کہا یہ حکم نوافل سے متعلق ہے کیونکہ فرائض سفر اور بیماری کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے ابن منیر نے کہا اگر بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی عاجز ہو جائے تو اس حدیث کے رو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملیگا جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی بیٹھ کر پڑھے تو قیام کا ثواب اس کے لئے لکھا جائیگا ۱۲ منہ [2] اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے اور دو دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہیں امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے جاسوسی وغیرہ کے لئے اکیلے سفر کرنا درست ہے بعضوں نے کہا اگر راہ میں کچھ ڈر نہ ہو تو اکیلے سفر کرنے میں قباحت نہیں اور ممانعت کی حدیث اس پر محمول ہے جب ڈر ہو ۱۲ منہ [3] وہ کام یہ تھا کہ کافروں کی خبر کون لاتا ہے جو خندق کے باہر گھیرے پڑے تھے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا حضرت عیسٰی کے ماننے والوں کو حواری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ سفید پوشاک پہنتے قتادہ نے کہا حواری وہ جو خلافت کے لائق ہو یا وزیر یا تدبیر اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح ثابت کیا کہ حضرت زبیر اکیلے کافروں کی خبر

فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ.

بَابُ ۱۷۹ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَعْجَلْ

۲۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

۲۵۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

۲۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ

میں جو خرابی ہے تو رات کو کوئی سوار سفر نہ کرتا۔

باب سفر میں جلد چلنا

ابو حمید ساعدی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک سفر میں) فرمایا میں مدینہ میں جلد پہنچنا چاہتا ہوں جو شخص جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے

ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی اُنھوں نے کہا اسامہ بن زید سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس کس چال پر چلتے یحییٰ نے کہا عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں سن رہا تھا[۱] لیکن میں اس کا کہنا بھول گیا غرض اسامہ نے کہا آپ ذرا تیز چلتے جب کشادہ جگہ پاتے تو دوڑاتے نص اونٹ کی چال جو عنق سے تیز ہوتی ہے[۲]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا میں مکہ کے رستے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ان کو صفیہ بنت ابی عبید[۳] (ان کی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر پہنچی وہ جلد چلنے لگے[۴] جب شفق ڈوب گئی (تو اونٹ سے) اُترے مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا (عشاء کے وقت) اور کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھ لیتے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے سمی سے جو ابو بکرؓ کے غلام تھے اُنھوں نے ابو صالح سے اُنھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر کیا ہے گویا عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کو نہ نیند برابر آتی ہے نہ کھانا پینا برابر ملتا ہے پھر جب کوئی

---

[۱] یعنی جس وقت لوگوں نے اسامہ سے یہ پوچھا تھا میں سن رہا تھا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے نص اور عنق دونوں اونٹ کی چالیں ہیں عنق ذرا دھیمی نص ذرا تیز ۱۲ منہ [۳] یہ صحابیہ تھیں ثقیف کے قبیلے سے مختار بن ابی عبید ان کا بھائی تھا جس نے عمر بن سعد اور قاتلین امام حسین سے جوش لیا تھا آخر میں بگڑ گیا اور گمراہی کی باتیں کرنے لگا کہتے ہیں یہ صفیہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں ۱۲ منہ [۴] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

بَابٌ ۱۸۰ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ۔

۲۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

۲۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

بَابٌ ۱۸۱ الْجِهَادُ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ۔

۲۵۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ

(اپنا کام جس کے لئے سفر کیا) پورا کر چکے تو جلدی اپنے گھر والوں میں آ جائے۔

باب اگر اللہ کی راہ میں سواری کے لئے گھوڑا دے پھر اس کو بکتا پائے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا پھر اس کو (بازار میں) بکتا ہوا پایا انھوں نے چاہا مول لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مت مول لے اور اپنا صدقہ مت پھیر۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیدیا جس کو دیا تھا اس نے بیچنا چاہا اس کو خراب کر ڈالا میں نے چاہا پھر مول لے لوں میں سمجھا یہ سستا دے دیگا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اگر ایک روپیہ کو بھی گھوڑا ملے تو مت لے کیونکہ صدقہ دے کر اس کو پھیر لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو کھائے جاتا ہے۔

باب ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا[1]

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابو العباس شاعر سے سنا اور حدیث کی روایت میں اس پر تہمت نہ تھی (گو شاعر تھا مگر حدیث کی روایت میں سچا تھا) کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا ایک شخص (جاہمہ بن عباس یا معاویہ بن جاہمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ۲ ماں باپ کی اطاعت اور ان سے سلوک کرنا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے اس لئے جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ اگر ماں باپ مسلمان ہوں اور وہ جہاد کی اجازت نہ دیں تو جہاد میں جانا حرام ہے اگر جہاد فرض عین ہو جائے تب ماں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں اور دادا دادی نانا نانی کا حکم ماں باپ کا سا ہے ۱۲ منہ

نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

کہنے لگا جی ہاں آپؐ نے فرمایا تو جا انہی میں جہاد کرلے[1]

بَابُ ۱۸۲ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ۔

باب اونٹ کی گردن میں گھنٹہ وغیرہ جس سے آواز نکلے لٹکانا کیسا ہے[2]

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے ان سے ابوبشیر انصاریؓ نے بیان کیا وہ بعضے سفروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (معلوم نہیں کہ کونسا سفر تھا) عبداللہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوبشیر نے کہا لوگ اپنے آرام کے ٹھکانے میں تھے (خواب گاہ میں) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ (زید بن حارثہ کے ہاتھ) یہ پیغام کہلا بھیجا کسی اونٹ کی گردن میں جو تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا جو گنڈا (ہار) ہو وہ کاٹ ڈالا جائے[3]

بَابُ ۱۸۲ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً وَكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ۔

باب ایک شخص اپنا نام مجاہدین میں لکھوا دے پھر اس کی جورو حج کو جانے لگے اور کوئی عذر پیش آئے تو اس کو اجازت دی جا سکتی ہے (کہ جہاد میں نہ جائے)

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ فَقَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی مرد کسی (غیر) عورت سے تنہائی نہ کرے نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا

---

[1] یعنی ان کی خدمت بجالا یہی تیرا جہاد ہے اسی سے امام بخاری نے مطلب نکالا کہ ماں باپ کی رضامندی جہاد میں جانے کے واسطے لینا ضروری ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی خدمت جہاد پر مقدم رکھی کہتے ہیں حضرت ادریس قرنیؒ کی والدہ ضعیفہ زندہ تھیں اور یہ انکی خدمت میں معروف تھے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ اور صحابیت کے شرف سے محروم رہے ۱۲ منہ

[2] اکثر علما نے اسکو مکروہ رکھا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ فرشتے ان رفیقوں کے ساتھ نہیں رہتے۔ جن میں گھنٹا ہو بعضوں نے کہا یہ گھنٹہ تانت کے گنڈوں میں نظر نہ لگنے کیلئے ڈلتے ہیں تو منع فرمایا اسلئے کہ نظر کو تانت دفع نہیں کر سکتا بعضوں نے کہا اسلیے کہ کہیں دوڑتے میں جانور کا گلا نہ گھٹ جائے ایک روایت میں ہے جو داڑھی میں گرہ دے یا تانت کو گلے میں ڈلے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں اختلاف یہ ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی بعضوں نے کہا اگر ضرورت ہو تو جائز ہے حافظ نے کہا جن تعویذوں میں اللہ کا نام یا قرآن کی آئتیں ہوں ان کا لٹکانا درست ہے۔ ۱۲ منہ

[3] ممکن ہے کہ یہ سفر جہاد کا ہو اور آپؐ نے گھنٹہ وغیرہ کاٹ ڈالنے کے لیے اس لیے حکم فرمایا ہو کہ دشمن کو ہمارے آنے کی خبر نہ ہو جائے ۱۲ منہ۔

يَا رَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً فَقَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

بَابُ ۱۸۴ الْجَاسُوسِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ. اَلتَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ.

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ

ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ فلانے فلانے جہاد میں میرا نام لکھا گیا لیکن میری جورو حج کو جا رہی ہے آپ نے فرمایا جا اپنی جورو کے ساتھ حج کر[1]

باب جاسوسی کا بیان[2] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمانو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ[3] جاسوس تجسس سے نکلا ہے یعنی کسی بات کو کھود کر نکالنا۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے میں نے ان سے یہ حدیث دو بار سنی کہا مجھ کو حسن بن محمد نے خبر دی کہا مجھ کو عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ (ایک مقام کا نام ہے مدینے سے بارہ میل پر) وہاں تم کو ایک عورت (سارہ یا کنود) اونٹ پر سوار ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے لو یہ سن کر ہم گھوڑوں کو دوڑاتے چلے روضہ خاخ میں پہنچے دیکھا تو واقعی ایک عورت اونٹ پر سوار جا رہی ہے ہم نے اس سے کہا چل خط نکال وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا اب خط نکال کر دیتی ہے یا ہم تیرے کپڑے اتار دیں[4] جب اس نے (مجبور ہو کر) اپنے جوڑے سے ایک خط نکال کر دیا ہم وہ خط لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ والے چند مشرکوں کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے ارادوں کا بیان[5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے پوچھا حاطب یہ تو نے کیا کیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمائیے (میرا حال اچھی طرح سن لیجئے) میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں آ کر مل گیا اصل قریش نہیں ہوں[6] اور دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ ہیں ان سب کی کہ والوں

[1] کیونکہ اسکی جورو کے ساتھ دوسرا مرد جا نہیں سکتا اور جہاد میں اسکے بدل دوسرا شخص شریک ہو سکتا ہے تو آپ نے ضروری کام کو غیر ضروری پر مقدم رکھا ۱۲ منہ [2] یعنی کافروں کی جاسوسی کرنا منع ہے جیسے حاطب نے کی تھی کہ مشرکوں کو مسلمانوں کے آنے کی خبر دے دی البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور جنگ کا کام بغیر جاسوسی کے چل ہی نہیں سکتا ۱۲ منہ [3] اس آیت سے امام بخاری نے کافروں کی جاسوسی کی ممانعت نکالی کیونکہ جاسوس جن کا جاسوس ہوتا ہے ان کا دوست ہوتا ہے ان کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے ۱۲ منہ [4] ایک ترجمہ یوں ہے نہیں تو کپڑے اتار ۱۲ منہ [5] مضمون خط کا یہ تھا اما بعد قریش کے لوگو تم کو معلوم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر لیے ہوئے تمہارے سر پر آتے ہیں اگر آپ اکیلے آئیں تو بھی اللہ آپکی مدد کریگا، اپنا وعدہ پورا کریگا لہ باقی آگے)

تَوَلَّمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيٰنُ وَاَيُّ اِسْنَادٍ هٰذَا۔

سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے ان کا گھر بار مال اسباب بچا ہوا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ کوئی احسان ہی ان پر پیدا کروں کیونکہ رشتہ داری تو ہے نہیں جس کی وجہ سے میرے ناطے والے بچے رہیں میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا کہ میں (خدانخواستہ) کافر ہوں یا مرتد نہ میں مسلمان ہو کر پھر کفر کو پسند کرتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن ماردوں آپ نے فرمایا وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے اور تجھے معلوم نہیں شاید اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا اب تم جا ہو جیسے اعمال کرو میں تم کو بخش چکا سفیان نے کہا اس حدیث کی سند بھی کیسی عمدہ سند ہے۔

بَابُ ۱۸۵ الْكِسْوَةِ لِلْاُسَارٰى۔

باب قیدیوں کو کپڑا پہنانا۔

۲۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اُتِيَ بِاُسَارٰى وَّاُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ الَّذِيْ اَلْبَسَهٗ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا جب بدر کا دن ہوا اور کافروں کے قیدی حاضر کئے گئے حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) کو بھی لائے وہ ننگے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدن کے موافق کوئی کرتا تلاش کیا دیکھا تو عبداللہ بن ابی (منافق) کا کرتا ان کے بدن پر ٹھیک تھا آپ نے وہی کرتہ ان کو پہنا دیا اور یہی سبب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اتار کر عبداللہ بن ابی کو (اس کے مرے بعد) پہنا دیا ابن عیینہ نے

بقیہ حاشیہ اہم تم اپنا بچاؤ کرلو بعد الاسلام ۱۲ منہ ۵ یعنی نسب کی رو سے میں قریشی نہیں ہوں کہ میرے عزیز و اقربا ان میں ہوتے جو میرے رشتہ داروں کی محافظت کرتے ۱۲ منہ **حواشی صفحہ ہٰذا** ۱ حضرت عمرؓ نے قانون شرعی اور قاعدہ سیاست اور ملک داری کے مطابق رائے دی جو کوئی اپنی قوم یا سلطنت کی دشمنوں کو خبر پہنچائے وہ سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ غیب کی بات یعنی دل کی نیت معلوم کرا دیتا حضرت عمرؓ کو اس کا علم نہ تھا ۱۲ منہ ۲ شاید کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے علم کے موافق فرمایا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس کا یقین تھا ۱۲ منہ ۳ یعنی مغفورین میں تمہارا نام شریک ہو چکا اعمال جیسے چاہو ویسے کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر تم شرک یا کفر بھی کرو گے تو کچھ نقصان نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ جو خطائیں تم سے ہونگی وہ سب معاف کر دی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم تھا کہ اہل بدر شرک اور کفر میں نہیں پڑیں گے ایسا ہی ہوا وہ بدری صحابہ جیتک ایمان پر قائم بلکہ نیک اعمال میں مصروف رہے انکا خاتمہ اچھا ہوا رضی اللہ عنہم اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو بدری جلیل الشان صحابہ کی نسبت برے خیال کرتے ہیں حالانکہ وہ قطعی بہشتی ہیں ؎ چراغے راکہ ایزد برفروزد ٭ اگرکس زند ریشش بسوزد ۱۲ منہ ۴ جس کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں ۱۲ منہ

كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُّكَافِئَهٗ۔

بَابُ ۱۸۶ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُّفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطٰى غَدًا فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ۔

کیا عبداللہ بن ابی کا احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا آپنے اس کے احسان کا بدلہ کردینا چاہا (تاکہ منافق کا احسان نہ رہے)

باب جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو اس کی فضیلت

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے انھوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انھوں نے کہا مجھ کو سہل بن سعد انصاری صحابی نے خبر دی انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کل میں ایسے شخص کو (سرداری کا) جھنڈا دوں دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ خیبر کو فتح کرا دے گا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے (ور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں یہ سن کر لوگ رات بھر اس خیال میں رہے دیکھو کس کو جھنڈا ملتا ہے ہر شخص امیدوار تھا صبح کو آپنے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں (خیرہ آئے) آپنے ان کی آنکھوں پر تھوک دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی وہ بالکل اچھے ہوگئے جیسے کوئی عارضہ بھی نہ تھا پھر آپنے جھنڈا ان کے حوالے کیا انھوں نے پوچھا کیا میں ان سے لڑوں جبتک وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں آپنے فرمایا چپکے چلا جا اور ان کے مقام پر اتر پڑ پھر ان کو مسلمان ہونے کے لئے کہہ اور اسلام میں جو جو باتیں ضروری ہیں (ارکان اسلام) وہ ان کو بتلا دے قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ ایک شخص کو راہ پر لادے (ایمان کی توفیق دے) وہ تیرے حق میں لال لال اونٹوں سے بڑھ کر ہے[1]

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے سبحان اللہ کسی شخص کو راہ پر لانا اور کفر سے ایمان پر لگا دینا کتنا بڑا اجر رکھتا ہے مسلمانوں کو چاہیے اور وعظ اور تعلیم اور تلقین میں کوشش بلیغ کرتے رہیں کیونکہ یہ پیغمبروں کی میراث ہے اور چپ ہوکر بیٹھ رہنا اور زبان اور قلم کو روک لینا عالم کیلئے غضب کی بات ہے ہمارے زمانہ کے مولوی اور مشائخ جو گھروں میں آرام سے بیٹھ کر چرب لقموں پر ہیتھے مارتے ہیں اور خلاف شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جاہلوں کو نصیحت نہیں کرتے امراء اور دنیا داروں کی خوشامد میں غرق ہیں پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن کیا جواب دیں گے اللہ تعالیٰ نے جو علم اور درویشی کی نعمت عطا فرمائی اس کا شکر یہی ہے کہ وعظ نصیحت میں سرگرم رہیں اور تعلیم اور تلقین اپنا وظیفہ کریں دیہات کے مسلمانوں کو جو دینی مسائل اور اعتقادات سے ناواقف ہیں انکو واقف کریں اور کافر ملکوں میں جاکر اسلام کی دعوت پھیلائیں افسوس ہے کہ نصاریٰ تو اپنا باطل خیال یعنی تثلیث پھیلانے کیلئے ہر گاؤں اور بستی اور رستے اور مجمع میں وعظ کہتے پھریں اور مسلمان سچے اعتقاد یعنی توحید پر ہوکر زبان بند رکھیں اور سچا دین پھیلانے میں کوشش نہ کریں اگر سچے دین کے پھیلانے میں کوئی مصیبت پیش آنے تو اسکو عین سعادت اور برکت اور کامیابی سمجھنا چاہیے دیکھو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام میں کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں زخمی ہوئے سر پھوٹا دانت ٹوٹا گالیاں کھائیں یا اللہ تیری راہ میں اگر ہم کو گالیاں پڑیں تو وہ عمدہ اور شیریں لقموں سے زیادہ ہمکو لذیذ ہیں اور تیرا سچا دین پھیلانے میں اگر ہم مارے جائیں یا پیٹے جائیں تو وہ ان دنیادار بادشاہوں کی خلعت اور سرفرازی سے کہیں بڑھ کر ہے یا اللہ مسلمانوں کی آنکھ کھول دے کہ وہ بھی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانے میں کوشش شروع کریں گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں دین کی کتابیں اور رسالے چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم کریں آمین یارب العالمین۔

بَابٌ ۱۸۷ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ۔

بَابٌ ۱۸۸ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

بَابٌ ۱۸۹ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ۔

بَيَاتًا لَيْلًا لَنُبَيِّتَنَّهٗ لَيْلًا بَيَّتَ

باب قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیریں پہنے ہوئے بہشت میں داخل ہوتے ہیں (یعنی مسلمان ہوتے ہیں)[1]

باب یہود یا نصاریٰ مسلمان ہو جائیں تو ان کا ثواب

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن حی ابوحسن نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوبردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا ابوموسیٰ اشعری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملیگا ایک تو اس کو جس کی ایک لونڈی ہو وہ جس کی اچھی تعلیم اور تربیت کرے ادب تمیز سکھلائے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا دوسرے اس یہودی یا نصرانی کو جو اپنے پیغمبر پر ایمان رکھتا تھا پھر آنحضرت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے مسلمان ہو جائے اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا تیسرے اس غلام کو جو اللہ اور اپنے سردار دونوں کا حق ادا کرے۔ یہ حدیث بیان کر کے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بن محنت تجھ کو سنا دی اور اس سے کم حدیث سننے کے لئے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتے

باب اگر کافروں پر شبخون (چھاپہ) ماریں اور بے قصد عورتیں بچے بھی قتل کئے تو کچھ قباحت نہیں[2]

قرآن میں جو بیاتاً (سورہ اعراف میں) اور لنبیتنہ (سورہ نمل میں) بیت سورہ نساء

---

[1] تو بہشت سے مراد اسلام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں زنجیریں کر پہنتے تھے لڑائی میں قید ہو کر پا زنجیر آئے پھر خوشی سے مسلمان ہو گئے بہشت پائی ۱۲ منہ [a] یعنی خدا کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دلسوزی سے بجا لاوے ۱۲ منہ [2] یعنی غفلت میں شبخون کے وقت عورت بچے کی تمیز نہ ہو سکے یا بغیر عورتوں بچوں کے مارے کے مردوں تک پہنچ سکیں ایسی حالت میں عورتوں کا مارا جانا کچھ گناہ نہیں لیکن قصداً عورتوں بچوں کا مارنا منع ہے جیسے دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

لَیْلًا۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَھْلِ الدَّارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِّسَآئِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ قَالَ ھُمْ مِّنْھُمْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ عُبَیْدَ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِی الذَّرَارِیِّ کَانَ عَمْرٌو یُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ ھُمْ مِّنْھُمْ وَلَمْ یَقُلْ کَمَا قَالَ عَمْرٌو ھُمْ مِّنْ اٰبَآئِھِمْ۔

میں آیا ہے ان سب لفظوں کا وہی مادہ ہے جو یبیتون کا ہے۔[۱]

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوا یا ودان میں میرے رستے سے گزرے[۲] آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں سے لڑائی ہے اگر شبخون میں ان کی عورتیں بچے مارے جائیں تو کیسا آپ نے فرمایا عورتیں بچے بھی آخر انہی میں کے ہیں[۳] اور میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے محفوظ چراگاہ (رکھنا) اللہ اور رسول کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتی[۴] اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے روایت کی انہوں نے عبیداللہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے کہا صعب بن جثامہ نے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کے باب میں ہم سے حدیث بیان کی سفیان نے کہا عمرو بن دینار ہم سے یہ حدیث ابن شہاب سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بیان کرتے تھے پھر ہم نے زہری سے اس حدیث کو یوں سنا انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے صعب بن جثامہ سے یعنی متصلاً بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا آخر عورتیں بچے انہی میں کے ہیں اور عمرو بن دینار کی طرح یوں نہیں حدیث کیا کہ آخر عورتیں بچے بھی اپنے باپ دادا کی اولاد میں ہیں[۵]

بَابُ قَتْلِ الصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ

باب لڑائی میں بچوں کا مارنا کیسا ہے

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضؓ اَخْبَرَہٗ اَنَّ امْرَاَۃً وُّجِدَتْ فِیْ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] یبیتون باب کی حدیث میں ہے امام بخاری کی عادت ہے کہ جب کوئی لفظ ایسا حدیث میں آتا ہے جس کے مشتقات یا مواد قرآن میں بھی ہوں تو قرآن کے لفظوں کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ جو آدمی صحیح بخاری سمجھ کر پڑھے وہ قرآن کے الفاظ بھی بخوبی سمجھ لے ۱۲ منہ [۲] ابوا ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ۲۳ میل دور واقع ہے اور ودان بھی ایک مقام ہے ابوا سے آٹھ میل پر ۱۲ منہ [۳] یعنی وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر بلا قصد ماری گئیں تو کچھ گناہ نہیں ہے کہ عورت اور بچوں کو قصد کر کے مارے ۱۲ منہ [۴] عربوں کا قاعدہ تھا کہیں آباد اور سرسبز جنگل میں پہنچتے تو کتے کو اشارہ کرتے وہ بھونکتا جہاں تک اسکے بھونکنے کی آواز جاتی وہ جنگل اپنے لئے محفوظ کر لیتے کوئی دوسرا اپنا جانور اس میں چرا نہ سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ موقوف کیا جو سراسر ظلم ہے اور فرمایا کہ محفوظ رمنہ اللہ یا اسکے رسول کا ہو سکتا ہے اور امام یا حاکم بھی رسول کا قائم مقام ہے دوسرے لوگ رمنہ چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے ۱۲ منہ [۵] تو وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر عورت یا بچہ مقابلہ کرتا ہو تب تو ان کا مار ڈالنا بالاتفاق درست ہے۔ ۱۲ منہ

بَعْضِ مَغَازِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ

کی ایک لڑائی (غزوہ فتح) میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

بَابُ ۱۹۱ قَتْلِ النِّسَاءِ فِی الْحَرْبِ۔

باب لڑائی میں عورتوں کا مارنا کیسا ہے

۲۶۷- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابواسامہ حماد بن اسامہ سے پوچھا کیا تم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں ایک عورت کو دیکھا گیا وہ قتل کی گئی تھی آپ نے عورتوں بچوں کے قتل سے منع فرمایا (ابواسامہ نے کہا ہاں [1]

بَابُ ۱۹۲ لَا یُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ۔

باب اللہ کے عذاب (انگار) سے کسی کو عذاب نہ کرنا [2]

۲۶۸- حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ بُكَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّیْ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا (اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے آپ نے (پہلے) یوں فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پاؤ تو ان کو آگ میں جلا ڈالنا پھر جب ہم (مدینہ سے) نکلنے لگے تو آپ نے یوں فرمایا میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخصوں کو پاؤ تو آگ میں جلا ڈالنا مگر آگ سے اللہ کے سوا اور کسی کو عذاب نہیں کرنا چاہیے تو اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر ڈالو [3]۔

۲۶۹- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ حضرت علیؓ نے کچھ

---

[1] یہ ابواسامہ کا جواب امام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث نکالی اس میں صاف مذکور ہے کہ ابواسامہ نے اقرار کیا ہاں ۱۲ منہ [2] بعضے صحابہ نے اس کو مطلقاً منع جانا ہے گو بطور قصاص کے ہو بعضوں نے جائز رکھا ہے جیسے حضرت علی اور خالد بن ولید سے منقول ہے مہلب نے کہا یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ بطور تواضع کے ہے ہمارے زمانہ میں تو آلات حرب توپ اور بندوق اور گولا اور ٹارپیڈو وغیرہ سب انگار ہی انگار ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعمال درست ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اور ان شخصوں کے نام اور ان کے قصور بھی بیان ہو چکے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ۔

لوگوں کو آگ سے جلوا یا[1] یہ خبر عبداللہ بن عباس کو پہنچی انہوں نے کہا اگر میں حضرت علیؓ کی جگہ (خلیفہ) ہوتا تو کبھی ان کو نہ جلواتا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب نہ دو البتہ قتل کروا ڈالتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے۔ (اسلام سے پھر جائے اس کو مار ڈالو

بَابٌ ۱۹۳ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً

فِيْهِ حَدِيْثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى اَلْاٰيَةَ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ محمد میں یہ فرمانا قیدیوں کو مفت رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر[2]

اس باب میں ثمامہ کی حدیث ہے[3] اور اللہ تعالیٰ کا سورۂ انفال میں یہ فرمانا پیغمبر کو یہ سزاوار نہیں کہ قیدی اپنے پاس رکھے جب تک کہ کافروں کا خوب ستیاناس نہ کرے۔

بَابٌ ۱۹۴ هَلْ لِّلْاَسِيْرِ اَنْ يَّقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِيْنَ اَسَرُوْهُ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ

فِيْهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اگر کوئی مسلمان کافروں کی قید میں ہو تو اس کو خون کرنا کافروں سے دغا اور فریب کر کے اپنے تئیں چھڑا لینا جائز ہے

اس باب میں مسور بن مخرمہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یہ لوگ سبائیہ تھے عبداللہ بن سبا یہودی کے تابعدار جو مسلمانوں کو خراب کرڈالنے کیلئے ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا اور اندر کافر تھا اس مردود نے اپنے تابعداروں کو یہ تعلیم کی تھی کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ آدمی نہیں ہیں خدا ہیں بعضے کہتے ہیں یہ بتوں کی پرستش کرتے تھے رافضیوں میں ایک فرقہ نصیری ہے جو حضرت علیؓ کو خدا کے بزرگ اور امام جعفر صادق کو خدا کے نور کہتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔ [2] پوری آیت یوں ہے جب تم کافروں کو خوب قتل کر چکو انکا زور توڑ دو اب قیدیوں کے باب میں تم کو اختیار ہے خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو خواہ فدیہ لیکر بعضے سلف کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں ہے اب ان میں بعضے یوں کہتے ہیں کہ قیدیوں کا قتل کرنا درست نہیں یا تو مفت چھوڑ دئے جائیں یا فدیہ لے کر لیکن جمہور علما کا یہ قول ہے کہ امام کو تین باتوں میں اختیار ہے جیسے مناسب سمجھے ولیا کرے یا قیدیوں کو قتل کرے یا فدیہ لے کر چھوڑ دے یا مفت احسان رکھ کر چھوڑے اور مالکیہ کے نزدیک مفت چھوڑنا درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک فدیے کر بھی احسان کرنا درست نہیں میں کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں چند نیچریوں نے پادریوں کا اعتراض دفع کرنے کے لئے اپنے زعم میں یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام میں قیدیوں کا قتل جائز نہیں کیونکہ قرآن میں دو ہی صورتیں مذکور ہیں اما منا بعد واما فداء ان کو یہ خبر نہیں کہ واما کبھی حرف منع جمع کے لئے آتا ہے نہ منع خلو کے لئے جیسے کہتے ہیں ہذا الشیٔ اما شجر واما حجر تو یہ ممکن ہے کہ نہ شجر ہو نہ حجر ہو بلکہ شئی ثالث ہو دوسرے خود قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے قیدی چھوڑ دینے پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عتاب فرمایا مرضی الٰہی یہ تھی کہ وہ قتل ہوں جیسے حضرت عمرؓ کی رائے تھی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم تیسری ثمامہ کی حدیث اور کئی حدیثوں سے قیدیوں کے قتل کا جواز نکلتا ہے پر یہ تقدیر تسلیم کہ اما اما حصر کے لئے ہے یہ مقید ہو گا شرط کے ساتھ یعنی فاذا اثخنتموہم کے ساتھ تو جب تک کافر خوب قتل نہ ہولیں اور ان کا زور ٹوٹ نہ لے اس وقت تک قیدیوں کے قتل میں کوئی قباحت نہ ہوگی البتہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور خوب قتل ہو چکے بعد امام کو دو ہی باتوں کا اختیار رہیگا خواہ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑے یا یوں ہی چھوڑ دے قتل کرنا جائز نہ ہوگا جیسے حسن اور عطا سے منقول ہے ۱۲ منہ۔ [3] اس حدیث کو امام بخاری نے کئی جگہ اس کتاب میں نکالا ہے ثمامہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایک خون کا بدلہ دوسرے لوگ لیں گے اگر احسان رکھ کر چھوڑ دیں گے تو میں شکر گزار رہونگا اگر روپیہ مانگتے ہیں تو جتنا مانگئے حاضر ہے

بَابٌ ۱۹۵ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ۔

٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

بَابٌ ۱۹۶

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سے سلے

باب اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلائے تو اس کے بدل وہ بھی آگ سے جلایا جائے

ہم سے معلےٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس انہوں نے کہا عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مسلمان ہو گئے) ان کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو دودھ پلوائیے (یہ ہماری دوا ہے) آپ نے فرمایا دودھ میں کہاں سے لاؤں تم ایسا کرو صدقے کے اونٹوں میں جا رہو گئے ان کا دودھ موت پی کر تندرست اور موٹے تازے ہوئے تو چرواہے (لیار) کو مار کر اونٹ بھگالے گئے اسلام سے بھی پھر گئے کوئی شخص فریاد کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا آپ نے سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا بیس سوار تھے ان کے سردار کرز بن جابر فہری تھے ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں (آگے پیچھے سے) کٹوائے پھر لوہے کی سلائیاں گرم کرا کر ان کی آنکھوں میں پھر دائیں اور ان کو مدینہ کی پتھریلی گرم زمین میں ڈال دیا پانی مانگتے تھے کوئی پانی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ مر گئے[1] ابو قلابہ نے کہا ان لوگوں نے خون کیا چوری کی (ڈاکہ مارا) اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے مرتد ہو گئے اور ملک میں دھندا مچایا[2]

باب[3] ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ

---

[1] جو اوپر گزر چکی ہے جس میں ابو بصیر کا قصہ ہے کہ وہ کافروں کو پکڑے گئے تھے انہوں نے ایک کی تلوار دیکھنے کو مانگی اور اسی سے اس کو قتل کیا دوسرا کافر ڈر کے مارے بھاگ گیا ۱۲ منہ [2] تو ایسے شریر پاجیوں نمک حراموں کو سخت سزا دینا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور بندگان خدا ان کے ظلم سے محفوظ رہیں اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں گرم سلائیاں آنکھوں میں پھرنے کا ذکر ہے جو آگ میں مگر یہ کہاں مذکور ہے کہ انہوں نے بھی مسلمان کو آگ سے عذاب دیا تھا اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو نبی نے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا ۱۲ منہ [3] یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پہلے ہی باب کی یہ ایک فصل ہے۔

الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ.

کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ہوا کہ ایک پیغمبر (عزیر یا موسیٰ علیہما السلام) کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے اللہ کی اتنی خلقت جلا دی جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔[1]

باب ۱۹۷ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ

باب گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا

۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا مجھ سے جریر ابن عبداللہ بجلی نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ[2] کو تباہ کر کے مجھ کو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا خثعم قبیلے میں جس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے جریر نے کہا میں سنکر احمس کے[3] ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا وہ گھوڑے کی سواری خوب جانتے تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اتنے زور سے مارا اور یہ دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو راہ بتانیوالا اور راہ پایا ہوا کر دے غرض جریر وہاں گئے اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص بولا ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کو آپ پاس بھیجا یہ خبر بیان کرنے کو یہ شخص جس کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا بنا کر بھیجا ہے میں آپ پاس اسوقت آیا جب ذوالخلصہ

[1] کہتے ہیں یہ پیغمبر ایک بستی پر سے گزرے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالکل تباہ کر دیا تھا انہوں نے عرض کیا پروردگار اس بستی میں تو قصور بے قصور ہر طرح کے لوگ اور لڑکے بچے جانور سب ہی تھے تو نے سب ہلاک کر دیا پھر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا انہوں نے غصے ہو کر چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کے معروضہ کا جواب ادا کیا کہ تو نے کیوں بے قصور چیونٹیوں کو ہلاک کیا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ آگ سے عذاب کرنا درست ہے جیسے ان پیغمبر نے کیا قسطلانی نے کہا اس حدیث سے دلیل لی اس نے جو موذی جانور کا جلانا جائز سمجھتا ہے اور ہماری شریعت میں چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مار ڈالنے کی ممانعت وارد ہے ۱۲ منہ [2] ذوالخلصہ ایک مذہبت خانہ تھا جس کو یمن میں خثعم والوں نے کعبے کے مقابل تیار کیا تھا ۱۲ منہ [3] احمس وہ قبیلہ جس میں جریر تھے ۱۲ منہ۔

قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

کو کھویا کل یا خارشی اونٹ کی طرح دجلا بھنا کر دیا جریر نے کہا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لئے پانچ بار برکت کی دعا کی۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیئے[1]۔

بَابُ ۱۹۸ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک سو رہا ہو تو اس کا مار ڈالنا درست ہے

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ۔

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن زکریا نے ابن ابی زائدہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصار آدمیوں کو ابورافع سلام بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ان میں سے ایک شخص عبداللہ بن عتیک) اس کے قلعہ میں گھس گیا اور جہاں جانور بند کرنے تھے وہاں بیٹھ رہا رات ہو گئی ابورافع کے لوگوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا پھر دیکھا تو ایک گدھا گم تھا اس کے ڈھونڈنے کو لوگ باہر نکلے عبداللہ کہتا ہے میں بھی ان کے ساتھ نکلا میرا مطلب یہ تھا ان کو یہ معلوم ہو میں بھی قلعہ کے لوگوں میں ہوں ان کے ساتھ ہو کر گدھے کو ڈھونڈ رہا ہوں خیر گدھا ان کو مل گیا وہ پھر قلعہ میں آئے میں بھی ان کے ساتھ آ گیا انہوں نے رات کیوقت دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک موکھے میں رکھ لیا میں دیکھ رہا تھا جب وہ سو گئے تو کنجیاں میں نے ہاتھ کریں اور ابورافع جس مکان میں تھا اس کا دروازہ جو مقفل تھا کھول کر ابورافع پاس گیا وہ سو رہا تھا) میں نے اس کو آواز دی اس نے

[1] معلوم ہوا دشمن کے باغات بستیاں کھیت گھر جلانا درست ہے اور اوزاعی اور لیث اور ابو ثور نے اس کو مکروہ جانا ۱۲ منہ۔ یہ جب کہ اس کو دعوت پہنچ چکی ہو اور وہ کفر اور شرک پر اڑا رہے یا اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہو چکی ہو جیسے ابورافع یہودی تھا جو کعب بن اشرف کی طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتا تھا آپ کی ہجو کرتا اور مشرکین کو آپ سے لڑنے کے لئے برانگیختہ کرتا۔ ۱۲ منہ

فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُسْتَغِيثٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي قَالَ مَا لَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ.

۲۷۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ

دی[1] اس نے جواب دیا میں نے آواز پر تلوار کا وار کیا اس نے چیخ ماری میں باہر نکل آیا پھر دوبارہ لوٹ کر آیا جیسے میں اس کی مدد کرنے آیا ہوں میں نے آواز بدل کر کہا ابورافع اس نے کہا ارے کیا کہتا ہے مادر بخطا ابورافع سمجھا کہ یہ میرا کوئی نوکر چاکر ہے میں نے پوچھا کیا ہوا اس نے کہا میں نہیں جانتا کوئی یہاں آیا اس نے مجھ پر وار کیا یہ سنکر میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ میں رکھی اور سارے بدن کا) اس پر زور لگایا ہڈی تک اس نے توڑ ڈالی بعد اس کے میں نکلا مگر دہشت زدہ اور زینہ پر گر گیا کہ اتر کر چل دوں گھبراہٹ میں گر پڑا میرے پاؤں پر صدمہ پہنچا خیر گزری کہ ہڈی نہیں ٹوٹی پھر میں قلعہ سے نکل کر اپنے ساتھیوں پاس پہنچا جو قلعہ کے باہر ٹھہرے ہوئے تھے میں نے کہا میں تو یہاں سے جانے والا نہیں جب تک رونے والی عورت کی جو موت کی خبر دیتی ہے آواز نہ سن لوں ابورافع کی موت کا یقین ہو جائے تھوڑی ہی دیر میں میں نے اس کے مرنے کی خبریں سنیں رونے والی کہہ رہی تھیں ابورافع حجاز والوں کا سوداگر گزر گیا جب میں وہاں سے ہٹا تو مجھے کچھ بھی درد معلوم نہیں ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو خبر دی[2]

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے ابی زائدہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصاری لوگوں کو ابورافع یہودی پاس بھیجا عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں گھس گئے اور سوتے میں اس کو مار ڈالا۔

---

[1] عبداللہ ابورافع کی آواز پہچانتے تھے وہاں اندھیرا تھا انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو میں دوسرے کسی کو مار ڈالوں اس لئے انہوں نے ابورافع کو پکارا اور اس کی آواز پر ضرب لگائی تو ابورافع کو عبداللہ نے جگایا، مگر یہ جگانا صرف اس کی جگہ معلوم کرنے کیلئے تھا ابورافع وہیں پڑا رہا تو گویا سوتا ہی رہا اس لئے باب کی مطابقت حاصل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ صراحت ہے کہ عبداللہ نے ابورافع کو سوتے میں مارا ۱۲ منہ [2] کہ ابورافع کا کام تمام ہو چکا کوئی یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب نے اس طرح سے غفلت میں ایک شخص کو کیونکر قتل کروا دیا یہ جو نبوت کے حسن واخلاق اور رحم وکرم سے بعید ہے کیونکہ یہ ابورافع کافروں کو جنگ پر ابھارتا تھا اور جانتا ہے کہ بہت نفوس انسانی لڑ بھڑ کر ہلاک ہوں اس لئے موذی کا قتل جائز ہو جس کے قتل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچی ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۱۹۹ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ

باب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرنا

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابواسحٰق فزاری نے اُنھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے کہا[۱] مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) کا خط آیا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو (کیونکہ جنگ خطرناک ہے) اور ابو عامر (عبدالملک بن عمرو) نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا اُنھوں نے ابوالزناد سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو مت کرو جب ہو جائے تو صبر کیے رہو (بھاگو نہیں)

بَابٌ ۲۰۰ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا

باب لڑائی مکر اور فریب کا نام ہے[۲]

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی اُنھوں نے ہمام سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسرے (ایران کا بادشاہ) گذر گیا اب اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر (ہرقل روم کا بادشاہ) ضرور مرے گا اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا (روم اور ایران دونوں تم لے لوگے۔)

---

[۱] بعضے نسخوں میں اس کے بعد یوں عبارت ہے قال حدثنی سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ کنت کاتبا لہ قال کتب الیہ عبداللہ بن ابی اوفی رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم وقال موسیٰ بن عقبۃ حدثنی سالم ابوالنضر پھر اخیر تک وہی عبارت ہے جو متن میں مذکور ہے اس حدیث کا ترجمہ اوپر مذکور ہو چکا ہے یعنی مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہ جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے اُنھوں نے کہا میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس سے ان کے پاس ایک خط آیا جب وہ خارجیوں سے لڑنے کیلئے نکلے میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے سلامتی چاہو اور جب تم دشمن سے بھڑ جاؤ تو صبر کیے رہو اور یہ جانے رہو کہ بہشت تلواروں کے سایہ تلے ہے پھر آپ نے یوں دعا کی یا اللہ کتاب (قرآن) اُتارنے والے بادل چلانے والے فوجوں کو بھگانے والے انکو بھگادے اور ہم کو ان پر فتح دے اور موسیٰ بن عقبہ نے یوں کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا ۱۲ منہ

[۲] یعنی لڑائی میں مکر اور تدبیر اور دشمن کو دھوکا دینا درست ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عہد توڑے یا دغا بازی کرے وہ تو حرام ہے تدبیر اور مکر اور حیلہ ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لڑائی فریب دینے والی ہے یا لڑائی میں آدمی کو ایک ہی بار دھوکا اور فریب دیا جاتا ہے دوسری بار عقلمند آدمی ہوشیار ہو جاتا ہے

فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً

۲۷۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور وہاں کے خزانے اللہ کی راہ میں بانٹے جائیں گے اور آپ نے لڑائی کو مکر اور فریب فرمایا[1]

ہم سے ابو بکر بن اصرم نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے اُنھوں نے ہمام بن منبہ سے اُنھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی کیا ہے داؤں (مکر اور دھوکا) ہے

ہم سے ابن الفضل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن عیینہ نے عمرو سے سنا جابر بن عبداللہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی "مکر، داؤں اور دھوکا ہے۔"

بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ

باب لڑائی میں جھوٹ بولنا (مصلحت) کے لئے درست ہے[2]

۲۷۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنھوں نے عمرو بن دینار سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کو کون مارتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ستا رکھا ہے[3] محمد بن مسلمہ (انصاری) نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں یہ سن کر محمد بن مسلمہ کعب پاس گئے اور کہا دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت کرنے) اس شخص نے (یعنی پیغمبر صاحب نے) ہم کو ایک مصیبت میں پھنسا دیا ہے (کہتا ہے نماز پڑھو روزہ رکھو) اب ہم سے زکوٰۃ بھی مانگتا ہے کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور مصیبت میں پڑو گے[4] محمد بن مسلمہ نے کہا (یار کریں کیا) ہم اس کی پیروی کر چکے اب ایکدم الگ ہو جانا

[1] غزوہ خندق میں مسلمانوں کیخلاف یہود اور قریش اور غطفان سب متفق ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن مسعود کو بھیج کر ان میں نا اتفاقی کرادی اس وقت یہ فرمایا کہ لڑائی مکر اور فریب ہی کا نام ہے یعنی اس میں داؤ کرنا اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے ۱۲ منہ

[2] ترمذی کی روایت میں ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے مرد کا اپنی جورو سے اسکو راضی کرنے کو اور لڑائی میں اور دو آدمیوں میں صلح کرانے کو اب اختلاف ہے اس میں کہ صریح جھوٹ بولنا ان مقاموں میں درست ہے یا تعریض یعنی ایسا کلام کہنا جس سے مخاطب ایک معنے سمجھے وہ جھوٹ ہو لیکن متکلم دوسرا مراد لے یعنی اور وہ سچ ہو ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقاموں میں توریہ کرتے آپکو ایک مقام میں جانا منظور ہوتا تو دوسرے مقام کا حال لوگوں سے دریافت فرماتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ آپ وہاں جانا چاہتے ہیں نووی نے کہا تعریض بہتر ہے صریح جھوٹ سے ۱۲ منہ

[3] ابو رافع کی طرح یہ مردود بھی مسلمانوں کی دشمنی پر تلا ہوا تھا پیغمبر صاحب کی ہجو کیا کرتا اور مشرک کو دین اسلام سے بہتر بتاتا مشرکوں کو مسلمانوں سے لڑنے کی ترغیب دیتا ان کی روپیہ سے مدد کرتا ۱۲ منہ

[4] (یعنی) ابھی تو عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ محمد بن مسلمہ نے جاتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں جو مناسب ہوگا آپکی نسبت شکایت کے کلمے کہونگا آپ نے اجازت دے دی تھی محمد بن مسلمہ کی اس سے یہ غرض تھی کہ کعب کو میرا اعتبار پیدا ہو ورنہ وہ پہلے ہی چونک جاتا اپنی حفاظت کا بندوبست کر لیتا بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں کیونکہ محمد بن مسلمہ کا کوئی جھوٹ اس میں مذکور نہیں ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں صاف یہ مذکور ہے کہ انہوں نے چلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں آپکی شکایت کرونگا جو چاہوں وہ کہونگا آپ نے اجازت دی اس میں جھوٹ بولنا بھی آ گیا ۱۲ منہ ؛

أَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى مَا يَصِيْرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

بھی تو برا معلوم ہوتا ہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوتا ہے غرض اسی قسم کی باتیں بنا بنا کر محمد بن مسلمہ نے کعب پر قابو پائی اور اس کو قتل کیا۔[۱]

باب ۲۰۲ الْفَتْكِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ

حربی کافر کو اچانک دھوکے سے مارنا

۲۸۰- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ أَشْرَفَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِيْ فَأَقُوْلَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون مارتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں آپ نے فرمایا ہاں اُنھوں نے کہا تو پھر مجھ کو اجازت دیجئے (جو چاہوں سچ جھوٹ) آپ نے فرمایا اجازت دی۔

باب ۲۰۳- مَا يَجُوْزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَّخْشٰى مَعَرَّتَهٗ۔

باب اگر کسی سے فساد یا برائی کا اندیشہ ہو تو اس سے مکر اور فریب کر سکتے ہیں

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِيْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ

لیث بن سعد نے کہا[۲] مجھ سے عقیل نے بیان کیا اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سالم بن عبداللہ سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ رکھ کر ابن صیاد پاس تشریف لے گئے[۳] لوگوں نے کہا وہ کھجوروں کے درخت میں ہے آپ جب وہاں پہنچے تو شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے (تاکہ وہ دیکھ نہ سکے۔) ابن صیاد اس وقت ایک چادر اوڑھے کچھ گُھن بُھن کر رہا تھا اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور پکار اُٹھی ابن صیاد یہ محمد آپہنچے

---

[۱] محمد بن مسلمہ نے بیان کیا یار تیرے سر سے کیا عمدہ خوشبو آتی ہے وہ مردود کہنے لگا میرے پاس ایک جورو رہی ایسی ہے جو سارے عرب میں افضل ہے محمد بن مسلمہ نے کہا یار اپنے بال مجھ کو سونگھنے دے اس نے کہا لو سونگھو اُنہوں نے اس کے بال پیچھے سے مضبوط تھامے اور ساتھیوں کو اشارہ کیا ہاں لو اُنھوں نے تلوار کا وار کیا سر اُڑا دیا چلو جس کم جہاں پاک خسر الدنیا والآخرۃ یار محمد خاں حاکم قندھار نے کفار سکھ کی طرف دار ہو کر مولانا اسمٰعیل صاحب شہید سے ایسی بے ادبی کی معاذ اللہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ بھی ایسا نہیں کرنے کا مولانا نے کہلا بھیجا کہ ہمارے تمہارے درمیان قرآن ہے تم بھی مسلمان ہم بھی مسلمان قرآن پر چلو مردود کیا کہنے لگا قرآن کیا چیز ہے مولانا نے اپنے لوگوں سے کہا شام کو اس کو بتا دیں گے اور کچھ رات گئے پانسو آدمی اپنے ساتھ لیکر اس کے ڈیرے پر پہنچے اور ایک دم بندوقوں اور قرابینوں کی اس پر داغ کیئے یار محمد خاں صاحب مع اپنے یاروں اور نابکاروں کے ملک عدم کو سدھارے قرآن شریف کی بے ادبی کرنے کی سزا پائی ۱۲ منہ

[۲] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

[۳] اس کا قصہ آگے آئے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی اخیر زمانہ کا دجال ہے چونکہ آپ کو اس کے شر اور فساد کا ڈر تھا تو داؤں کرکے اپنے تئیں چھپا کر اس کے پاس گئے تاکہ اس کی باتیں سن لیں یہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا صَافِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ بَیَّنَ۔

وہ چونک اُٹھا آپ نے فرمایا اگر یہ اس کو خبر نہ کرتی تو وہ کھولتا (اس کی باتوں سے اس کا حال کھل جاتا)[1]

بَابٌ۲۰۴ الرَّجَزِ فِی الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِیْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

باب لڑائی میں شعر پڑھنا اور کھائی کھودتے وقت آواز بلند کرنا۔

فِیْہِ سَھْلٌ وَّاَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْہِ یَزِیْدُ عَنْ سَلَمَۃَ۔

اس باب میں سہلؓ اور انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع سے[2]

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَھُوَ یَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰی وَارَی التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِہٖ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ الشَّعْرِ وَھُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِاللہِ۔

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا
اِنَّ الْاَعْدَآءَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا
یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم حنفی نے کہا ہم سے ابواسحاق سے اُنہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ خندق میں دیکھا آپ خود بنفس نفیس مٹی اُٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کے سامنے سینے کے بال گرد سے چھپ گئے تھے آپ کے جسم مبارک پر بال بہت تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ۔

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں ملتی نجات
کیسے پڑھتے ہم نمازیں کیسے دیتے ہم زکوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات
بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں
جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم انکی بات

آپ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے تھے[3]

بَابٌ۲۰۵ مَنْ لَّا یَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ۔

باب جو شخص گھوڑے پر اچھی طرح نہ جمتا ہو اس کے لئے دُعا کرنا۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللہِ بْنِ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ

---

[1] معلوم ہوجاتا درحقیقت وہ آخری زمانہ کا دجال ہے یا اور کوئی شخص ہے ۱۲ منہ [2] سہل کی روایت غزوہ خندق میں اور انسؓ کی حفر خندق میں اور سلمہ کی غزوہ خیبر میں خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر خندق کھودنے کے باب میں گزر چکی ۱۲ منہ

نُمَیرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ جَرِیْرٍ رض قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْہِیْ وَلَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّیْ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا۔

بن ادریس نے اُنھوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنھوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنھوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں مسلمان ہُوا مجھ کو گھر میں آنے سے نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی کہ یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور سیدھی راہ بتلانے والا اور راہ پانے والا کر دے۔

بَابٌ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِاِحْرَاقِ الْحَصِیْرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَۃِ عَنْ اَبِیْھَا الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِی التُّرْسِ

باب چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا اور عورت کو اپنے باپ کے منہ کا خون دھونا اور ڈھال میں پانی بھر کر لانا

۲۸۳- حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوْا سَھْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِیَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ کَانَ عَلِیٌّ یَجِیْءُ بِالْمَاءِ فِیْ تُرْسِہٖ وَکَانَتْ یَعْنِیْ فَاطِمَۃَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَاُخِذَ حَصِیْرٌ فَاُحْرِقَ ثُمَّ حُشِیَ بِہٖ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو جنگ احد میں) زخم لگا تھا اس کی کیا دوا کی گئی تھی سہل نے کہا اب لوگوں میں اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہ رہا (کیونکہ دوسرے صحابہ سب گذر گئے تھے) حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے اور حضرت فاطمہ رض آپ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی لے کر اس کو جلایا پھر آپ کے زخم میں بھر دیا۔

بَابٌ مَا یُکْرَہُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِی الْحَرْبِ وَعُقُوْبَۃِ مَنْ عَصٰی اِمَامَہٗ وَقَالَ اللّٰہُ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ قَالَ قَتَادَۃُ الرِّیْحُ الْحَرْبُ

باب جنگ میں جھگڑا کرنا مکروہ ہے اور جو کوئی افسر (سردار) کی نافرمانی کرے اس کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ انفال میں فرمایا) آپس میں پھوٹ نہ کرو ورنہ بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جائے گی قتادہ نے کہا وتذھب ریحکم میں ریح سے مراد لڑائی ہے[۱]

۲۸۴- حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَّاَبَا مُوْسٰی

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے اُنھوں نے شعبہ سے اُنھوں نے سعید بن ابی بردہ سے اُنھوں نے اپنے باپ ابوبردہ سے اُنھوں نے سعید کے دادا ابوموسیٰ اشعری رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[۱] اس حدیث سے باب کے تینوں مطلب نکل آئے ۱۲ منہ [۲] یعنی اختلاف کرنے سے جنگی طاقت تباہ ہو جائے گی اور دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے ۱۲ منہ

إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

نے معاذ رضؓ اور ابو موسیٰ رضؓ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا فرمایا لوگوں پر آسانی کرنا سختی نہ کرنا ان کو خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اتفاق رکھنا اختلاف نہ کرنا

۲۸۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَ

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب رضؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن پچاس پیدل آدمیوں کا افسر عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا اور تاکید فرما دی تم اپنی جگہ سے نہ سرکنا گو تم دیکھو چڑیاں ہم کو اچک لے جا رہی ہیں[1] جبتک میں تم سے کہلا نہ بھیجوں۔ خیر (جنگ شروع ہوئی) مسلمانوں نے کافروں کو (مار کر) بھگا دیا براء کہتے ہیں میں نے خود مشرک عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑے اُٹھائے ہوئے پازیبیں پنڈلیاں کھولے ہوئے بھاگی جا رہی تھیں (کافروں کی شکست کا) یہ حال دیکھ کر عبداللہ رضؓ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا یارو اب لوٹ کا مال اڑاؤ تمہارے لوگ تو غالب آچکے (اب ڈر کیا ہے) کس بات کے منتظر ہو عبداللہ بن جبیر نے کہا تم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بھول گئے (کہ یہاں سے ہرگز مت سرکنا) اُنھوں نے کہا اجی ہم تو واللہ لوگوں کے پاس جا کر لوٹ کا مال اُڑائیں گے جب لوگوں کے پاس آئے تو ان کے منہ کافروں نے پھیر دیئے اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے آئے (سورۂ آل عمران میں) پیغمبر تم کو پیچھے کھڑا بلا رہا تھا اس سے یہی مراد ہے[2] غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا[3] اور کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس کافروں کا

[1] یعنی ہم لوگ بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اچک اچک کر کھا رہے ہوں یہ مقام جہاں آپ نے عبداللہ بن جبیر رضؓ کو مقرر کیا تھا بڑا نازک مقام تھا وہاں سے مسلمانوں پر عقب سے حملہ ہو سکتا تھا اگر عبداللہ بن جبیر کے ساتھی اس مقام کو نہ چھوڑتے تو خالد بن ولید کافروں کا لشکر لیکر کبھی عقب سے حملہ نہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کی شکست نہ ہوتی ۱۲ منہ

[2] آپ فرما رہے تھے اللہ کے بندو! بھاگے کیوں جاتے ہو میرے پاس آؤ کافروں پر حملہ کرو ۱۲ منہ

[3] ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ اور علی رضؓ اور عبدالرحمن رضؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام اور ابو عبیدہ بن جراح اور حباب بن منذر اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ
أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ
وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ
أَبُو سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ
قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ
قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ
يَا عَدُوَّ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ
وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوؤُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ
بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي
الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ
أَخَذَ يَرْتَجِزُ اُعْلُ هُبَلُ اُعْلُ هُبَلُ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُ أَعْلَى وَ
أَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ
قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَقُولُ لَهُ قَالُوا قُولُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا

نقصان کیا تھا ستر کو قید کیا تھا اور ستر کو قتل (جب یہ کیفیت گذری)
تو ابوسفیان نے تین بار یہ آواز دی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں
(زندہ) ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا کوئی جواب نہ دے
پھر اس نے تین بار پکارا کیا لوگوں میں (ابوبکرؓ) ابوقحافہ کے بیٹے (زندہ)
ہیں پھر تین بار یوں کہا کیا (عمر) خطاب کے بیٹے لوگوں میں (زندہ ہیں)
پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا یہ تو سب قتل ہو چکے اسوقت
حضرت عمرؓ کو تاب نہ رہی اور (بے اختیار) کہہ اٹھے ارے خدا کے دشمن
یہ سب جن کا تونے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے
اس وقت ابوسفیان بولا اچھا بدر کے دن کا آج بدلہ ہوا اور لڑائی
تو ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ادھر کبھی اُدھر) دیکھو تمہارے مردوں کے
ناک کان کاٹے گئے ہیں میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں اس کو
برا بھی نہیں سمجھا[1] پھر لگا فخریہ (مصرعہ پڑھنے) ع اونچا ہو جا اے ہبل
تو اونچا ہو جا اے ہبل[2] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا
تم اس کو جواب نہیں دیتے اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں
آپ نے فرمایا یوں کہو: سب سے اونچا ہے وہ خدا اور سب سے بیگا وہ اجل[3]
پھر ابوسفیان نے یہ مصرعہ پڑھا: اپنا عزیٰ[4] ہے تمہارے پاس عزیٰ
کہاں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جواب نہیں دیتے
صحابہؓ نے عرض کیا کیا جواب دیں آپ نے فرمایا تم یوں کہو: اپنا مولیٰ
ہے خدا تم پاس ہے مولیٰ کہاں[5]

---

[1] یعنی گو مثلہ کرنیکا جو نامردی اور بزدلی کی دلیل ہے میں نے حکم نہیں دیا تھا مگر میں اسکو برا بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں مشرکوں نے غصے سے مسلمانوں کو جو شہید ہوئے ناکیں کاٹ لیں تھیں اور پیٹ پھاڑ ڈالے تھے اور حضرت امیر حمزہؓ جو شیر ژیان کی طرح کافروں کو مار رہے تھے دھوکے سے مارے گئے وحشی نے چھپ کر ان پر وار کیا وہ گر گئے ابوسفیان کی بی بی ہندہ نے اپنے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے اس کی نعش کا مثلہ کیا اور انکا کلیجہ نکال کر چبایا اور ان کی نعش پر کھڑی ہوئی اور فخریہ شعر پڑھے ۱۲ منہ [2] ہبل ایک بت کا نام تھا کعبے کے بتوں میں سے جو مشرکوں نے وہاں رکھے تھے گویا ابوسفیان نے ہبل کو مبارکباد دی کہ آج تیرا غلبہ ہوا اور تیرے مخالف یعنی خدا پرست لوگ مغلوب ہوئے واہ رے عقل ہبل بے چارہ بے جان اس کو کیا خبر ۱۲ منہ [3] یعنی بزرگ اور بڑا اجلال سے صیغہ افعل التفضیل ۱۲ منہ [4] عزیٰ بھی ایک بت کا نام تھا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے اپنے سردار سے اختلاف کیا اور انکا کہنا نہ مانا مورچہ سے ہٹ گئے اس لئے سزا پائی ۱۲ منہ [6] کذا فی الیونینیۃ بقطع الھمزۃ فی الموضعین ۱۲ کذا بھامش الاصل

باب ۲۰۸ اِذَا فَزِعُوْا بِاللَّيْلِ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

باب اگر رات کو دشمن کا ڈر پیدا ہو (تو حاکم خبر لیوے)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن و جمال میں سب لوگوں میں زیادہ تھے اسی طرح سخاوت میں اسی طرح شجاعت (بہادری) میں ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والے رات کو ایک آواز سن کر ڈر گئے (لوگ خبر لینے کو نکلے) دیکھا تو سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تلوار لٹکائے ہوئے چلے آ رہے ہیں آپ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمایا اس گھوڑے کو تو میں نے دیکھا دریا ہے دریا[1]

باب ۲۰۹ مَنْ رَاَى الْعَدُوَّ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا صَبَاحَاهُ حَتّٰى يُسْمِعَ النَّاسَ

باب دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے یا صباحاہ پکارنا[2] تاکہ لوگ سن لیں (اور مدد کو آئیں)

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَقُوْلُ

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ابی عبید نے خبر دی انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا میں مدینہ سے غابہ[3] کی طرف جا رہا تھا غابہ کی طرف جا رہا تھا جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام (رباح) ملا میں نے کہا ارے تو یہاں کیسے اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں پکڑے گئے میں نے پوچھا کون لے گیا اس نے کہا غطفان[4] اور فزارہ کے لوگ یہ سن کر میں چیخیں ماریں یا صباحاہ یا صباحاہ اور مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جتنے لوگ تھے ان کو آواز سنا دی پھر میں دوڑتا چلا ڈاکوؤں کو جا ملا وہ اونٹنیاں پکڑے ہوئے تھے میں ان کو تیر مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا: میں ہوں سلمہ ابن اکوع جان لو: آج یا جی سب[5] مریں گے مان لو:

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ [2] عرب کا قاعدہ ہے کوئی آفت آتی ہے تو زور سے پکارتے ہیں یا صباحاہ یعنی یہ صبح مصیبت کی ہے جلد آؤ اور ہماری مدد کرو ۱۲ منہ [3] غابہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے کئی میل پر شام کی طرف وہاں درخت بہت تھے وہیں کے جھاؤ سے منبر نبوی بنایا گیا تھا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ [4] غطفان اور فزارہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ منہ [5] الیوم یوم الرضع جمع ہے راضع کی راضع بخیل یا جی جس کے دودھ میں پاجی پن تھا یعنی اس کی ماں کمینی تھی کہتے ہیں ایک بخیل پاس مہمان آیا تو اس نے اپنی بکری کا دودھ منہ لگا کر تھن سے پی لیا اسکو یہ ڈر ہوا کہیں دودھ دوہنے کی آواز مہمان سن لے اور دودھ میں شریک ہو جائے جب سے راضع کمینے بخیل کو کہنے لگے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے آج معلوم ہو جائیگا کس شریف کا دودھ پیا اور

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ

خیر میں نے وہ اونٹنیاں ان سے چھین لیں اور ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسواروں کے ساتھ مجھ کو ملے میں نے عرض کیا ڈاکو پیاسے ہیں میں نے (مارے تیروں کے) پانی بھی نہیں پینے دیا[۲] جلدی ان کے پیچھے فوج روانہ کیجئے[۳] آپ نے فرمایا اکوع کے تو ان پر غالب ہو چکا اب جانے دے (درگذر کر) وہ تو اپنی قوم میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے[۴]۔

بَابٌ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ.

باب وار کرتے وقت یوں کہنا اچھالے میں فلانے کا بیٹا ہوں۔

وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

سلمہ بن اکوع نے (ڈاکو کو تیر لگایا) کہا لے میں اکوع کا بیٹا ہوں

۲۸۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا اُنھوں نے اسرائیل سے اُنھوں نے ابو اسحٰق سے اُنھوں نے کہا ایک شخص نے (جو قیس قبیلے کا تھا نام نامعلوم) براء بن عازب سے پوچھا کہنے لگا ابا عمارہ تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے ابو اسحاق نے کہا میں سن رہا تھا براء نے یہ جواب دیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب مشرکوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ فرمانے لگے میں ہوں پیغمبر بلا شک و خطر اور عبد المطلب کا ہوں پسر۔

بَابٌ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ.

باب کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قلعہ سے اُتر آئیں۔

۲۸۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ رہ نے اُنہوں نے سعد بن ابراہیم سے اُنہوں نے ابو امامہ سہل بن حنیف سے

---

[۱] آپ تیر چلاتا رہا ۱۲ منہ [۲] وہ پانی پینے ٹھہرے ہوں گے فوج کے لوگ انکو پالیں گے اور پکڑ لائیں گے ابن سعد کی روایت میں ہے کہ سلمہ نے کہا میرے ساتھ سو آدمی دیجئے تو میں ان کو مع انکے سامان اور اسباب کے گرفتار کر لاتا ہوں ۱۲ منہ [۳] یہ آپ کا فرمانا معجزہ تھا بعد میں جو خبر آئی اس سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ اس وقت اپنے قبیلے یعنی غطفان میں پہنچ گئے تھے ۱۲ منہ [۴] یہ اسی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو اوپر گذری اس کو سلمہ نے نکالا مطلب یہ ہے کہ لڑائی کے وقت جب دشمن پر وار کرے تو ایسا کہنا جائز ہے اور یہ اس فخر اور تکبر میں داخل نہیں جو منع ہے ۱۲ منہ [۵] تو اس مسلمان کا حکم نافذ ہو جائے گا اگر حاکم منظور کرے ۱۲ منہ

هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

بَابٌ ۲۱۲ قَتْلِ الْأَسِيرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ

۲۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.

بَابٌ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

اُنہوں نے ابوسعید خدریؓ سے اُنھوں نے کہا جب بنی قریظہ یہودی (جو مدینہ میں ایک قلعہ میں تھے) سعدؓ بن معاذ کے حکم پر (اور ان کے فیصلے پر راضی ہوکر (اپنے قلعہ سے) اُتر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (یعنے سعد کو) بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہوکر آئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپنے (انصاری لوگوں سے) فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (ان کو سواری سے اُتارو[1]) خیر وہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر بیٹھے آپنے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہوکر (قلعہ سے) اُترے ہیں سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں لڑنے والے (جوان) لوگ ہیں وہ تو قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں آپنے فرمایا تونے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے[2]

باب قیدی کا قتل اور کسی کو کھڑا کرکے نشانہ بنانا[3]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے انس بن مالکؓ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر پر خود لگائے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب خود اُتارا تو ایک شخص (ابوبرزہ اسلمی) آیا اس نے کہا یارسول اللہ (عبداللہ یا عبدالعزیٰ) بن خطال کعبے کے پردے پکڑے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا اس کو وہیں مار ڈالو[4]

باب اپنے تئیں قید کرا دینا اور جو شخص قید نہ کرائے اس کا حکم اور قتل کے وقت دوگانہ پڑھنا.

[1] اس حدیث کی شرح آگے آئے گی بعضوں نے اس حدیث سے قیام تعظیمی کے درست ہونے پر دلیل لی ہے بعضوں نے کہا سعد کچھ بیمار تھے ان کو سواری سے اُترنے کے لئے دوسرے کی مدد درکار تھی اس لئے آپنے صحابہ کو حکم دیا کہ کھڑے ہو کر ان کو اُتار لو ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے ایک روایت میں یوں ہے تونے وہ حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا ۱۲ منہ [3] جس کو عربی میں قتل صبر کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جاندار آدمی ہو یا جانور اس کو کسی جھاڑ درخت وغیرہ سے باندھ دینا اور تیر (یا گولی) کا نشانہ بنانا اس باب کو لاکر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں رکھتے ۱۲ منہ [4] یہ عبداللہ بن خطل کمبخت اسلام سے مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کرکے کافروں میں مل گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی ہجو رنڈیوں سے گوایا کرتا قسطلانی نے کہا یہ حدیث اس حدیث کی مخصص ہے کہ جو شخص مسجد حرام میں آجائے وہ بے ڈر ہے اور اس سے یہ نکلا کہ مسجد حرام میں حد اور قصاص لیا جاسکتا ہے امام ابوحنیفہ نے اس کے خلاف کیا ہے ۱۲ منہ

۲۹۱- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سُفْيَانَ ابْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالْهَدَاَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوا مَاْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهُ لَجَئُوا اِلٰى فَدْفَدٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا وَاَعْطُونَا بِاَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ اَمِيرُ السَّرِيَّةِ اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی وہ بنی زہرہ کے حلیف تھے[۱] اور ابوہریرہؓ کے یار اُنہوں نے کہا ابوہریرہؓ کہتے تھے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بطور جاسوسی ٹکڑی کے (یا جھ آدمیوں کو) خبر لینے کے لئے روانہ کیا ان کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے[۲] یہ لوگ گئے جب ہداۃ مقام میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے بیچ میں ہے تو کسی نے بنی لحیان کو خبر کر دی جو ہذیل قبیلے کی ایک شاخ ہیں۔ اُنھوں نے دو سو تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے یہ لوگ ان کا نشان ڈھونڈھتے چلے ایک جگہ اُنھوں نے کھجوریں کھائیں تھیں جو مدینہ سے ساتھ لی تھیں اُنھوں نے وہاں کھجوریں یا گٹھلیاں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ مدینہ کی کھجوریں ہیں اور عاصم اور ان کے ہمراہیوں کے پیچھے ہوئے جب عاصم نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیکری پر پناہ لی کافروں نے (جو دو سو تھے) ان کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم (ٹیکری پر سے) اُتر آؤ اور اپنے تئیں ہمارے سپرد کر دو (قید ہو جاؤ) ہم اقرار کرتے ہیں پکا اقرار تم کو ماریں گے نہیں یہ سُن کر عاصم بن ثابت نے جو ٹکڑی کے سردار تھے یہ کہا میں تو خدا کی قسم کافر کی امان پر نہیں اُترنے کا یا اللہ ہماری خبر ہمارے پیغمبر صاحب کو پہنچا دے آخر ان کافروں نے تیر کی بارش شروع کر دی اور عاصم سمیت سات کو شہید کیا (یا تین کو شہید کیا) تین جو بچ رہے وہ کافروں کے اقرار پر بھروسا کر کے اُتر آئے انہی میں خبیب اور زید بن

---

[۱] بنی زہرہ ایک قبیلہ ہے حلیف اس کو کہتے ہیں جو قسم کھا کر کسی قوم کا دوست بن جائے ان میں شریک ہو جائے ۱۲ منہ [۲] عاصم بن عمر کی والدہ جمیلہ عاصم ابن ثابت کی بیٹی تھیں بعضوں نے کہا یہ عاصم بن عمر کے ماموں تھے اور جمیلہ ان کی بہن تھیں خیر ان چھ آدمیوں کو آپ نے عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر بھیجا تھا وہ جنگ احد کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمارے ساتھ چند صحابہؓ کو کر دیجئے جو ہم کو دین کی تعلیم کریں آپ نے مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن بکیر اور عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق کو ان کے ساتھ کر دیا رستے میں بنو لحیان کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور دغا سے مار ڈالا ۱۲ منہ ۔

رحمہ اللہ تعالیٰ

بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبُ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دِثْنَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ فِي هٰؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبٰى فَقَتَلُوْهُ فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دِثْنَةَ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا فَأَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَأَخَذَ ابْنًا لِيْ وَأَنَا غَافِلَةٌ حِيْنَ أَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُّهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِيْ وَجْهِيْ فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُوْلُ

دثنہ اور ایک شخص اور تھے (عبداللہ بن طارق) جب کافروں کے اقرار پر آگئے تو اُنھوں نے دغا دی اور کمانوں کے چلّے (تانت) کھول کر ان کی مشکیں کسیں تیسرا شخص (عبداللہ بن طارق) کہنے لگا (بسم اللہ ہی غلط) یہ پہلی دغا ہے میں تو تمہارے ساتھ نہیں جانے کا میں ان کی پیروی چاہتا ہوں جو شہید ہوئے کافروں نے ان کو کھینچا ساتھ لیجانے کی کوشش کی مگر اس نے کسی طرح نہ مانا آخر اُنھوں نے اس کو مار ڈالا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو پکڑے گئے ان دونوں کو (غلام بناکر) مکہ میں (مشرکوں کے ہاتھ) بیچ ڈالا خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا[1] بدر کے دن خبیبؓ نے ان کے باپ حارث کو قتل کیا تھا غرض خبیب چند دنوں تک ان کے پاس قید رہے ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عبیداللہ بن عیاض نے بیان کیا ان سے حارث کی بیٹی (زینب) کہتی تھی جب حارث کی اولاد خبیب کو قتل کرنے لگی تو خبیبؓ نے زینبؓ سے ایک اُسترہ مانگا پاکی کرنے کو زینبؓ نے دے دیا اس وقت (اتفاق سے) میرا ایک بچہ مجھے خبر نہ تھی خبیبؓ کے پاس آگیا میں نے دیکھا تو وہ بچہ (ابوالحسین کم سن ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور اُسترہ ان کے ہاتھ میں ہے یہ حال دیکھ کر گھبرا گئی خبیب نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان لیا میں گھبرا رہی ہوں[2] اور پوچھا کیا تو یہ سمجھتی ہے میں اس بچہ کو مار ڈالوں گا یہ کبھی نہیں ہو سکتا زینب کہتی ہے میں نے خبیب کی طرح کوئی نیکبخت قیدی نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے ایک روز دیکھا وہ لوہے میں جکڑے ہوئے انگور کا خوشہ جو ان کے ہاتھ میں تھا کھا رہے تھے ان دنوں مکہ میں میوہ بالکل نہ تھا (تو قیدی کو کون دیتا) زینب کہتی تھی یہ اللہ کی روزی تھی جو خبیبؓ نے اس کو عنایت فرمائی (دنیا میں بہشت کا میوہ کھانے کو بھیجا)[3] خیر جب خبیب کو

---

[1] اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خرید اور اپنے باپ کے بدل اسکو قتل کیا ۱۲ منہ [2] زینب یہ سمجھی کہ اب خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے کہ میں قتل کیا جاتا ہوں تو جان سے اُٹھا ہوا شخص اس وقت بچہ ہی کو مار ڈالے تو کیا تعجب ہے، اور اُسترہ بھی اس کے ہاتھ میں ہے ۱۲ منہ [3] یہاں سے اولیاء اللہ کی کرامت ثابت ہوتی کہ حضرت مریم کی بھی ایسی ہی کرامت قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ

إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا۔ ؎

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا۔

بَابٌ ۲۱۴ فِكَاكُ الْأَسِيرِ۔

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

قتل کرنے کے لئے حرم کے باہر لے گئے تو انھوں نے (خبیب) درخواست یہ کی کہ دو رکعت نماز مجھ کو پڑھ لینے دو انھوں نے اجازت دی خبیب نے دوگانہ ادا کیا پھر (اپنے قاتلوں سے) کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں مارے جانے سے ڈرتا ہوں تو میں اپنا دوگانہ لمبا کرتا (قرأت کو طول دیتا) یا اللہ ان کافروں کو ایک ایک کر کے ہلاک کر پھر یہ شعر پڑھے۔

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں
مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں
میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں لہ، وہ اگر چاہے نہ ہونگا میں زبوں؛
تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائے گا۔ اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

خیر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے ان کو مار ڈالا اور خبیب نے یہ طریقہ نکالا جو مسلمان اس طرح اسیر ہو کر مارا جائے وہ ایک دوگانہ ادا کرے اللہ تعالیٰ نے عاصم جس دن قتل ہوئے ان کی دعا قبول کر لی ۲؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اپنے اصحاب کو خبر کر دی ان کی مصیبت بیان کر دی ان کے مارے جانے کے بعد قریش کے چند کافروں نے کسی کو عاصم کی لاش پر بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائے جس کو وہ پہچانیں ہوا یہ تھا کہ عاصم نے بدر کے دن قریش کے ایک رئیس (عقبہ بن ابی معیط) کو مار ڈالا تھا (اس لئے قریش کے کافر جلے ہوئے تھے) اللہ تعالیٰ نے عاصم کی لاش پر بھڑوں کا ایک جھنڈ قائم کر دیا انھوں نے قریش کے آدمیوں سے عاصم کو بچا لیا وہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا نہ کاٹ سکے۔

باب مسلمان قیدی کو جس طرح ہو سکے چھڑانا واجب ہے ۳؎

اس باب میں ابو موسیٰؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ۴؎ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انھوں نے

لہ قیدی یعنی اس کی رضامندی اور اس کی راہ میں مارا جاتا ہوں ۱۲ منہ ۲؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر کر دی ۱۲ منہ ۳؎ روپیہ دے کر یا اور کسی تجویز سے یا معاوضہ سے ۱۲ منہ ۴؎ ابو موسیٰ کی حدیث خود امام بخاری نے باب الاطعمہ اور باب النکاح میں وصل کی ۱۲ منہ

جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْاَسِيْرَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ۔

منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو (پوچھنے کو جاؤ)

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رض هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ اِلَّا مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا فَهْمًا يُّعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے ان سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا تم لوگوں یعنی اہل بیت کے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں (جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہیں کیا)؟ انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن میں نہ ہو) البتہ سمجھ ایک دوسری چیز ہے جو اللہ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب نکالے) یا جو اس ورق میں ہے میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی کا چھڑانا اور مسلمان کا کافر کے بدلے نہ مارا جانا[۲]

بَابُ ۲۱۵ فِدَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

باب مشرکوں سے فدیہ لینا

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل ابراہیم نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انصار کے کچھ لوگوں نے (ان کا نام معلوم نہیں ہوا) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

---

[۱] یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے اس سے ان شیعہ لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت سی آیتیں تھیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام نہیں کیا بلکہ خاص حضرت علیؓ اور اپنے اہل بیت کو بتلائیں یہ صریح جھوٹ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اکیلے بے یار و مددگار مشرکوں میں پھنسے ہوئے تھے اس وقت تو آپ نے کوئی بات چھپائی ہی نہیں اللہ کا پیغام بے خوف و خطر سنا دیا جن میں مشرکین کی اور ان کے معبودوں کی کھلی کھلی برائیاں تھیں پھر جب صدہا صحابہ آپ کے جاں نثار اور فدائی موجود تھے آپ کو کسی کا کچھ بھی ڈر نہ تھا آپ اللہ کا پیغام کیسے چھپا کر رکھتے اب رہیں وہ روایتیں جو شیعہ اپنی کتابوں میں اہل بیت علیہم السلام سے نقل کرتے ہیں تو ان میں اکثر جھوٹ اور غلط اور بناوٹی ہوئی ہیں ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے قسطلانی نے کہا جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے لیکن امام ابو حنیفہ نے ایک ضعیف روایت سے جس کو دار قطنی نے نکالا یہ کہا ہے کہ مسلمان ذمی کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا ۱۲ منہ

اِسْتَأْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ فَإِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْ هَا فَأَعْطَاهُ فِيْ ثَوْبِهِ

کیا یا رسول اللہ آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے[1] عباس بن عبدالمطلب کو ان کا فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو[2] اور ابراہیم بن طہمان نے[3] عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بحرین سے (جو عمان اور بصرے کے درمیان ایک شہر ہے) تحصیل کا روپیہ آیا اس وقت حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو بھی دلوایئے میں نے اپنا فدیہ دیا اور (اپنے بھتیجے) عقیل کا آپ نے فرمایا لیو اُن کے کپڑے میں روپیہ ڈال دیئے۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ جَاءَ فِيْ أُسَارَىٰ بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعمؓ سے وہ (جب کافر تھے) بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہتے تھے میں نے سنا آپ نے مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھی۔

بَابُ ۲۱۶ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ۔

باب اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بے امان لئے چلا آئے (تو اس کا مار ڈالنا درست ہے)

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهُ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالعمیس (عتبہ بن عبداللہ) نے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا مشرکوں کا ایک جاسوس[5] سفر میں آپ کے پاس آگیا اور آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا پھر کھسک گیا (چل دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ڈھونڈ کر مار ڈالو سلمہ نے اس کو قتل کیا آپ نے انہی کو اس کا سامان دلایا۔

---

[1] حضرت عباسؓ انصار کے بھانجے نہ تھے ان کی والدہ نتیلہ انصاری نہ تھیں بلکہ حضرت عباسؓ کے والد عبدالمطلب انصار کے بھانجے تھے کیوں کہ ان کی ماں سلمٰی بنی نجار میں سے تھیں جب باپ بھانجے ہوئے تو ان کے بیٹے کو بھی بھانجا کہہ دیا ۱۲ منہ [2] پورا فدیہ تو آپ جانتے تھے حضرت عباسؓ مالدار ہیں اور مسلمان اس وقت مال کی بہت احتیاج رکھتے تھے تو اپنے چچا کی بھی آپ نے کوئی رعایت نہیں کی مسلمانوں نے کہا بھی جب بھی آپ نے نہ مانا عدالت اور تقویٰ اس کا نام ہے ۱۲ منہ [3] ابراہیم بن طہمان کی یہ روایت ابواب المساجد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [5] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۱۷ يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّونَ۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ۔

باب ذمی کافروں کو بچانے کے لئے لڑنا ان کا غلام لونڈی نہ بنانا[1]

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) یہ کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ پورا کرے ذمی کافر سے جو عہد ہوا ہے وہ وفا کرے اور ان کو بچانے کے لئے (دوسرے کافروں سے) لڑے اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے (جتنا ہو سکے اتنا ہی جزیہ لے)

بَابٌ ۲۱۸ جَوَائِزِ الْوَفْدِ

بَابُ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

باب جو کافر دوسرے ملکوں سے (ایلچی بن کر) آئیں ان سے سلوک کرنا[2] باب ذمیوں کے سفارش اور ان سے کیسا معاملہ کیا جائے

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن پھر رونے لگے اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں رنگ گئیں اس کے بعد کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہوگئی آپ نے (جو صحابہ)

---

[1] ذمی وہ کافر جو مسلمان کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیہ دیتے ہیں ایسے کافروں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے البتہ اگر عہد توڑ ڈالیں اور مسلمانوں کو دغا دیں تب تو ان کو مارنا ان کا لونڈی غلام بنانا درست ہے ۱۲ منہ [2] ان کو وفد کہتے ہیں یعنی وہ جماعت جو اپنے ملک والوں کی طرف سے بطور سفارت کے آتی ہے اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی بعضے نسخوں میں یہ باب مؤخر اور باب ہل یستشفع الی اہل الذمۃ مقدم ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کے مطابق ہے اور باب ہل یستشفع سے اس کی مطابقت مشکل ہے میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان دونوں باب کے لئے ابن عباسؓ کی حدیث بیان کی وفد کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کا تو اس میں صاف ذکر ہے اب ذمیوں کی سفارش تو اس کی نفی امام بخاری نے آپ کے اس فرمانے سے نکالی کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب کے باہر کر دو تو معلوم ہوا ان کی سفارش نہ سننا چاہیئے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپ نے کیا یعنی اخراج اس کا بھی اس حدیث میں ذکر ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ الْخَمِيْسَ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ
بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ
أَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ
فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ
إِلَيْهِ وَأَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثٍ أَخْرِجُوا
الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيْزُوا
الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ
الثَّالِثَةَ وَقَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ
الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَامَةُ
وَالْيَمَنُ وَقَالَ يَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ أَوَّلُ تِهَامَةَ

بَابُ ۲۱۹ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ۔

۲۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

حجرہ شریف میں حاضر تھے آپ نے) فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں (تم میرے بعد اس پر چلتے رہو تو) کبھی گمراہ نہ ہو یہ سن کر صحابہ نے جھگڑا شروع کیا آپ نے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کرنا زیبا نہیں صحابہ کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری کی شدت سے) بڑا رہے ہیں[1] آپ نے فرمایا چلو مجھ کو نہ چھیڑو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم کرانا چاہتے ہو آخر آپ نے مرتے وقت تین باتوں کی وصیت کی ایک یہ کہ مشرکوں کو (سارے) عرب کے جزیرے سے نکال دینا[2] دوسرے جو جماعتیں پیغام لیکر آئیں اُن سے ایسا ہی سلوک کرتے رہنا جیسے میں کرتا رہا (ان کی خاطرداری ضیافت وغیرہ) راوی کہتا ہے تیسری بات میں بھول گیا[3]۔ یعقوب بن محمد زہری نے کہا[4]۔ میں مغیرہ بن عبدالرحمن سے عرب کے ملک کو پوچھا انہوں نے کہا مکہ مدینہ یمامہ میں اور یعقوب نے یہ بھی کہا کہ تہامہ (یعنی مدینہ کا علاقہ) عرج سے شروع ہوتا ہے۔

باب جب باہر کی سفارتیں آئیں تو حاکم کا آراستہ ہونا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

---

[1] ہجر کے معنی یہی ہیں کہ بیماری میں بیہودہ کلام نکال رہے ہیں مگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شان کے لائق نہیں آپ بیماری غیر بیماری ہر حال میں جیتے تک ہذیان اور بیہودہ گوئی سے محفوظ تھے بعض روایتوں میں ہجرا استفہام ہے یعنی کیا پیغمبر صاحب کی باتیں ہذیان ہیں آپ سے اچھی طرح پوچھ لو گویا ان لوگوں کا کلام ہے جو کہتے تھے کتاب لکھی جانا چاہیئے انہوں نے مخالفین سے یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیماری کا ہذیان جانتے ہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا یہ کلام حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور قرینہ بھی یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ہو وہ کتاب لکھی جانے کے مخالف تھے اس صورت میں ہجر کے معنی یہ ہونگے کہ کیا آپ دنیا کو چھوڑنے والے ہیں آپ وفات پا جائیں گے حضرت عمرؓ کو گھبراہٹ اور رنج میں یہ خیال سما گیا تھا کہ آپ کو موت نہیں آسکتی اس حالت میں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے قسطلانی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے جیسے امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تو اپنے باپ اور بھائی کو بلا بھیج میں ڈرتا ہوں کہیں کوئی اور خلافت کی آرزو کرے اور اللہ اور مسلمان سوا ابوبکرؓ کے اور کسی کی خلافت نہیں مانتے ۱۲ منہ [2] عرب میں کہیں مشرک نہ رہنے پائیں دوسری روایت میں یوں ہے عرب میں دو دین نہ رہیں عرب کا ملک طول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جدہ سے شام تک ہے اور اس کو جزیرہ اس لئے فرمایا کہ تین طرف سے سمندر اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ وصیت حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں پوری کی اور کافروں کو عرب کے ملک سے نکال باہر کیا مگر افسوس ہے کہ تیرھویں صدی ہجری میں پھر نصاریٰ نے غلبہ کیا اور اب وہ عرب کے کئی شہروں پر حکومت کر رہے ہیں جیسے عدن اور عراق وغیرہ امام شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کافر ذمی ہو یا حربی مکہ اور مدینہ اور یمامہ میں نہ رہنے پائے اسی طرح مکہ کے حرم یا مسجد حرام میں بھی کافر کو نہ گھسنے دیا جائے مگر کسی ضرورت سے وہاں کافر جائے جیسے سفارت یا صلح وغیرہ کیلئے تو چار دن سے زیادہ نہ ٹھہرے اور امام ابوحنیفہ نے کافر کا حرم میں داخل ہونا جائز رکھا ہے عینی نے کہا مسجد حرام میں بھی ذمی کا داخل ہونا ان کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ [3] وہ یہ تھی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] عرج ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے ۷۸ میل پر ۱۲ منہ

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ.

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک سنگین ریشمی جوڑا (چادر اور تہبند) بازار میں بکتے دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خرید لیجئے اور عیدیں اور جب باہر کی سفارتیں آتی ہیں آپ ان کو پہن کر زیب دیا کیجئے[1] آپ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں چندروز جب تک اللہ کو منظور تھا حضرت عمرؓ خاموش رہے پھر ایسا ہوا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجی وہ اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یا یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر آپ نے یہ قبا مجھ کو کیسے بھیجی آپ نے فرمایا اس لئے بھیجی کہ تو اس کو بیچ لے اور قیمت اپنے کام میں لائے (یا یوں فرمایا تو اس کو اپنے کسی کام میں لائے)

بَابُ ۲۲۰ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ۔

باب بچہ سے کیونکر کہیں مسلمان ہو جا

۳۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ چند اصحاب سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے دیکھا تو وہ بنی مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے محلوں پاس بچوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد (جوان نہیں ہوا تھا) جوانی کے قریب تھا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر ہی نہیں ہوئی کھیل میں دیوانہ تھا یہاں تک آپ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا پھر آپ نے فرمایا (ابن صیاد) کیا تو

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ

اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں [1] اُس نے آپ کی طرف دیکھا اور (سوچ کر) کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں (یعنی عرب لوگوں) کے پیغمبر ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا سچ کہہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر سب کا سب گڈمڈ ہوا (جیسے کاہن ہوتے ہیں ایک سچ تو سو جھوٹ) آپ نے فرمایا اچھا جب جانے بتلا (میرے دل میں) کون سی بات ہے جو میں نے تیرے لئے چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا دخ ہے [3] آپ نے فرمایا دور پرے ہٹ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ سکتا ہے (بس کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہی ہوتی ہیں) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے اس کی گردن مار دوں (آئندہ دجال کا ڈر نہ رہے) آپ نے فرمایا کیا فائدہ اگر یہ واقعی دجال ہے تب تو تو اسکو مار ہی نہیں سکے گا اور جو دجال نہیں ہے تو اس کا ناحق خون کرنا تجھے حق میں اچھا نہیں [4] دوسری روایت میں ابن عمرؓ سے اسی سند سے (یوں) ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں ان درختوں میں گئے جہاں ابن صیاد تھا جب آپ وہاں پہنچے تو کھجور کی شاخوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ کو یہ منظور تھا کہ ابن صیاد کو کچھ دھوکہ دے کر اس

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ بچہ سے اس طرح پوچھ سکتے ہیں اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام آپ کو ابن صیاد سے چند باتیں کرنا منظور تھیں آپ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے رسول اللہ کہاں سے ہوا تو شاید وہ چڑ جاتے اور اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لئے ایسا عمدہ جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکل آیا گو صاف طور سے انکار نہیں ہے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا تصور کیا يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ تو ابن صیاد سے ساری آیت تو نہ بتلائی گئی دخان کے لفظ میں سے اس نے صرف دخ بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے سنی سنائی ایک آدھ بات لے مرتے ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات پر شیطان کا مطلع ہو جانا خلاف قیاس ہے تو شاید آپ نے یہ آیت لکھوا کر ہاتھ میں چھپائی ہوگی ۱۲ منہ [4] حالانکہ ابن صیاد نے نبوت کا دعوے کیا تھا اور اس وجہ سے وہ قتل ہو سکتا تھا مگر چونکہ وہ اس وقت نابالغ تھا دوسرے اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ میری نبوت کی گواہی دیتے ہیں یا نہیں اس لئے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ

فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

کی کچھ باتیں سن لیں وہ آپ کو نہ دیکھے ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے لیٹا تھا کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ شاخوں کی آڑ میں چھپ کر آ رہے ہیں ایک بارگی پکار اٹھی ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا وہ فوراً اٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا اگر اس کی ماں نہ بولتی تو وہ اپنا حال کھولتا اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے (اسی سند سے) روایت ہے انہوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسے چاہیے ویسی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوحؑ نے بھی ڈرایا تھا مگر میں تم کو ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی وہ (مردود) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے[1]

بَابٌ ۲۲۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا مسلمان ہو جاؤ تم (جزیہ اور آخرت کے عذاب سے) بچے رہو گے

یہ سعید مقبری نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے[2]

---

[1] کیونکہ کانا ہونا عیب ہے اور پروردگار ہر عیب سے پاک ہے وہ تو تمام ہنروں اور خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہے یہ تو بڑے دجال کا ذکر ہے جو قیامت کے قریب آئیگا اور بہت لوگوں کو گمراہ کریگا اللہ تعالیٰ اسکے فتنے سے محفوظ رکھے حدیث میں جو دجال کا نکلنا ہے وہ اس دور سے ہے ایک حدیث میں ہے میرے بعد تیس شخص جھوٹے دجال پیدا ہونگے ہر ایک یہ گمان کریگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں ہمارے زمانہ میں دجال کے پیش خیمہ کئی شخص ظاہر ہو چکے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا صدہا مسلمان انکے فریب میں آگئے اور بہت سے آئے ہیں الا اصحاب حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو ہر نزاع میں فیصل بناتے ہیں وہ انکے دام میں نہ آسکنے ہیں نہ آئیں گے ان پیش خیموں میں ایک شخص علی گڑھ میں ظاہر ہوا جس نے بہشت دوزخ فرشتوں سب کا انکار کیا پیغمبروں کے معجزوں کو شعبدہ اور طلسم قرار دیا قرآن کی آیتوں کی ایسی تفسیر کی جو صحابہ اور تابعین کے خلاف اہل الحاد اور باطنیہ کے طور پر ایک شخص دلی میں پیدا ہوا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی اور ساری سیرت میں ایک معجزے کا بھی ذکر نہیں کیا شروع میں لکھتا ہے کہ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا سمجھو اسکے احکام پر عمل کرو معاذ اللہ ایک شخص قادیان میں نکلا وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور مہدی موعود اب حضرت عیسیٰ دنیا میں نہیں آئیں گے حدیث میں جن عیسیٰ کا آنا مذکور ہے اس سے مراد میں ہوں کہتا ہے مجھ پر وحی آتی ہے ایک عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے وہ کہتا ہے حدیث کوئی قابل اعتبار نہیں بس قرآن ہی سے جو ثابت ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے اس نے ایک نئی طرز کی نماز بھی نکالی ہے ایک شخص حیدر آباد میں ہے جو کہتا ہے کہ عذاب قبر وغیرہ کوئی چیز نہیں اور مومن دوزخ میں جائیگا نہیں اور عذاب قبر کی حدیثیں لائق اعتبار نہیں ایک اور شخص بعینہ خارجیوں کے حلیہ پر جو حدیث میں مذکور ہے سر گھٹا ہوا بڑی داڑھی تو ند نکلی یہ کہتا ہے کہ قرآن یا حدیث کا ترجمہ کرنا حرام اور ناجائز ہے جب اس سے پوچھا کہ تو آخر قرآن اور حدیث اپنے شاگردوں کو جو ہندی ہیں کس طرح پڑھاتا ہے کیا عربی زبان ہی میں ان سے گفتگو کرتا ہے یا ترجمہ کرتا ہے تو لاجواب ہو گیا ایک اور شخص یہ کہتا ہے اگر قرآن اور حدیث کے ترجمے بعضے اردو ان پر عمل کرنا جائز نہیں اس سے آدمی غیر مقلد ہو جاتا ہے سب لوگوں کو ہدایہ درمختار کنز وغیرہ فقہ کی کتابیں پڑھنا چاہیئے اور ابو حنیفہ کے قول کے خلاف حدیث یا آیت ملے جب بھی ہم ابو حنیفہ کے قول پر چلیں گے وہ ہم سے زیادہ قرآن اور حدیث جانتے انہوں نے جب اس آیت یا حدیث پر عمل نہیں کیا تو ضرور کوئی وجہ ہوگی مسلمانو! ہوشیار رہو یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں قرآن اور صحیح بخاری شریف کو رات دن دیکھو اور ان پیش خیموں کی بات نہ سنو ایک اور شخص نے یہ کہتا ہے کہ شریعت تو عام لوگوں کے واسطے ہے جو لوگ خدا رسی سمجھاتے ہیں انکو شریعت پر چلنے کی ضرورت نہیں ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور عابد اور معبود خدا اور بندے میں کوئی فرق نہیں معاذ اللہ یہ سب دجالی فرقے ہیں خدا انکی شر سے محفوظ رکھے ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث آگے باب الجزیہ میں موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۲۲ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ.

۳۰۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي.

۳۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ

باب اگر کچھ کافر دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں تو ان کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ انہی کو ملے گی [1]

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے امام علی بن حسین سے انہوں عمرو بن عثمان بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا میں نے حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کل آپ (مکہ میں پہنچ کر) کہاں اتریں گے آپ نے فرمایا ارے عقیل نے کوئی مکان ہمارے لئے چھوڑا بھی ہے [2] (کوئی نہیں چھوڑا سب بیچ کر چلے گئے) پھر فرمایا ہم کل بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر کی باتوں پر قسم کھائی تھی ہوا یہ کہ بنی کنانہ اور قریش نے مل کر حلف سے یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ خرید و فروخت کریں گے نہ ان کو اپنے گھروں میں آنے دیں گے (جب تک وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کر دیں) زہری نے کہا خیف کہتے ہیں وادی (یعنی نالہ یا ٹیلہ) کو

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو جس کو ہنیا کہتے تھے سرکاری رمنے پر مقرر کیا اور اس سے فرمایا ہنیا مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رہنا (ان پر ظلم نہ کرنا) اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہو جاتی ہے اور اس رمنے میں اس کو چرانے دے (جو بیچارہ) تھوڑی سی اونٹنیاں یا تھوڑی سی بکریاں رکھتا ہو (غریب ہو) اور عبدالرحمٰن بن عوف اور (عثمان بن عفان کے

---

[1] یہ باب لا کر امام بخاری نے حنفیہ کا رد کیا وہ کہتے ہیں اگر حربی کافر مسلمان ہو کر دار الحرب میں رہے پھر مسلمان اس ملک کو فتح کریں تو جائیداد غیر منقولہ یعنی زمین باغ وغیرہ اس کو نہ ملے گی سب مسلمانوں کا ملک ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ ابو طالب عبدالمطلب کے بڑے بیٹے تھے ان کی وفات کے بعد جاہلیت کی رسم کے موافق کل ملوک املاک پر ابو طالب نے قبضہ کر لیا جب ابو طالب مرے تو ان کے انتقال کے کچھ دن بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ تو مدینہ منورہ ہجرت کر آئے عقیل اس وقت ایمان نہ لائے تھے وہ مکہ میں رہے انہوں نے تمام مکانات بیچ کر اس کا روپیہ خوب اڑایا اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس طرح نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہونے کے بعد بھی ان مکانوں اور جائیداد کی بیع قائم رکھی اور عقیل کی ملکیت تسلیم کر لی تو جب عقیل کے تصرفات اسلام سے پہلے نافذ ہوئے تو اسلام کے بعد بطریق اولیٰ نافذ رہیں گے ۱۲ منہ

فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا.

جانوروں کو نہ چرنے دے[1] تو خیران کے جانور اگر تباہ بھی ہو جائیں تو دوسری جائیداد ہے، باغات زراعت اس سے کام چلا سکتے ہیں اور تھوڑی اونٹنیاں اور تھوڑی بکریاں والے ان کے جانور تباہ ہو جائیں گے تو اپنے بال بچے میرے پاس لائیں گے کہیں گے امیر المومنین امیر المومنین (ان کو پالو) تیرا باپ نہ تھا[2] کیا میں ان کو چھوڑ دوں گا (وہ مرتے رہیں) پھر پانی گھانس دینا مجھ پر سہل ہے چاندی سونا دینے سے[3] خدا کی قسم یہ جانوروالے سمجھتے ہیں کہ میں نے (سرکاری رمنہ محفوظ کر کے) ان پر ظلم کیا ہے شہران کے ملک ان کا (زمین ان کی) جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس پر لڑتے رہے اسلام کے زمانہ میں وہ اس پر لڑتے رہے اسلام کے زمانہ میں بھی انہی کی رہی بیشک اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر جہاد کے جانور نہ ہوتے جن پر میں مجاہدین کو سوار کرتا ہوں تو میں بالشت برابر زمین ان کی محفوظ نہ کرتا[4]

بَابُ ۲۲۳ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ

باب لوگوں کی اسم نویسی کرنا

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں جس جس نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اس کا نام لکھو حذیفہ کہتے ہیں ہم نے ان کے نام لکھے[5] تو ایک ہزار پانسو مرد ہوئے اس وقت ہم کہنے لگے اب ہم کو کیا ڈر رہے ہم ایک ہزار پانسو ہیں حذیفہؓ نے کہا پایا ایک زمانہ یہ ہے ہم اپنے تئیں دیکھتے ہیں بلا میں گرفتار ہیں ہم میں کوئی ڈرتے ڈرتے اکیلے نماز پڑھ لیتا ہے[6]

---

[1] یہ دونوں صاحب مالدار تھے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جانوروں کو مقدم نہ کر بلکہ غریبوں کے جانوروں کو پہلے چرنے دے ۱۲ منہ [2] یہ محاورہ ہے عرب کا خفگی کے وقت کہتے ہیں لا ابالک ۱۲ منہ [3] بلکہ جیسے پہلے کوئی رمنہ سرکار کیطرف سے محفوظ نہ تھا ویسے ہی اب رہتے باب کا ترجمہ اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی انہی کی رہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد غیر منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد اسی کے ملک میں رہتی ہے گو وہ کافر دار الحرب میں ہے ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں یہ اسم نویسی جنگ احد کیوقت کی گئی یا جنگ خندق کیوقت یا صلح حدیبیہ میں ۱۲ منہ [5] حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا شمار پورے ہونے پر بے ڈر ہو گئے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کوئی کوٹھڑی کونے میں ڈر کے مارے اپنی نماز اکیلے پڑھ لیتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں نکال سکتا یہ حذیفہ نے اس زمانہ میں کہا جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز میں اتنی دیر کرتا کہ معاذ اللہ آخر بعض متقی لوگ اول وقت اکیلے نماز پڑھ لیتے پھر جماعت میں بھی اسکے ڈر سے شریک ہو جاتے یہ نہ کر سکتے کہ ولید کو تنبیہ کریں اسکو اول وقت نماز پڑھنے کیلئے مجبور کریں خیر ولید کا زمانہ تو پھر غنیمت تھا وہ اخیر ہی وقت سہی نماز کیلئے آتا تو تھا ہمارے زمانہ میں تو ماشاء اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور وزیر ساری عمر میں نماز کا نام نہیں لیتے البتہ انکے مرنے پر جنازے کی نماز تو ان پر ادا کیجاتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ اسی قسم کی ناہنجار اور بد دین بادشاہوں کو مسلمان مزے مزے سے ظل اللہ اور ظل سبحانی اور خلیفہ رحمانی پکارتے ہیں خاک پڑے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی پر ۱۲ منہ [6] یعنی جب انکے جانور مر جائینگے تو بیت المال سے نقد روپیہ دینا ہوگا ۱۲ منہ

۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ۔

۳۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بَابٌ ۲۲ إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

۳۰۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یہ ہے کہ پانسو مرد ہوئے ابومعاویہ کی روایت میں یوں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک [1]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میرا نام فلاں فلاں [2] جہاد میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے لیکن میری جورو حج کو جا رہی ہے (آپ کیا فرماتے ہیں) آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی جورو کے ساتھ (پہلے) حج کر

باب کبھی گناہ گار آدمی سے اللہ دین کی مدد کراتا ہے [3]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرتؐ کے ساتھ (جنگ) [4] میں حاضر تھے آپ نے ایک شخص (نام نامعلوم) کے حق میں جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا یہ دوزخی ہے جب لڑائی کا سامنا ہوا تو یہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہو گیا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ جس کو آپ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا آپ نے فرمایا چلو فی النار والسقر ہوا اس پر بعضے لوگوں کو شک پیدا ہونے کو تھی [5] وہ انہی باتوں میں مصروف تھے اتنے میں یہ خبر آئی کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہو گیا تھا رات

[1] معاویہ کی روایت کو امام مسلم اور امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا ۱۲ منہ [2] اس سے اسم نویسی کا جواز نکلا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [3] گنہگار سے یہاں کافر مراد ہے ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں یہ واقعہ جنگ احد کا ہے اور اس شخص کا نام قزمان تھا جو ظاہر میں مسلمان پر دل میں منافق تھا مگر ابوہریرہؓ تو جنگ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے وہ جنگ احد میں کیسے ساتھ ہو سکتے ہیں تو ضرور اور کوئی جہاد مراد ہوگا بعضوں نے کہا غزوہ خیبر مراد ہے مگر غزوہ خیبر میں بھی ابوہریرہؓ لڑائی ختم ہونے کے بعد آئے تھے ۱۲ منہ [5] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچ فرماتے ہیں یا کیا یہ شیطان نے انکے دل میں وسوسہ ڈالا اور بظاہر یوں بہکایا کہ ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں اسطرح لڑ کر مارا جائے کیونکر دوزخی ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [6] اکثم بن ابی الجون نے ۱۲

عَلٰی ذٰلِكَ اِذْ قِیْلَ اِنَّهٗ لَمْ یَمُتْ وَلٰكِنْ بِهٖ جِرَاحًا شَدِیْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّیْلِ لَمْ یَصْبِرْ عَلَی الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی بِالنَّاسِ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ

بَابُ ۲۲۵ مَنْ تَاَمَّرَ فِی الْحَرْبِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ۔

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَیْهِ مَا یَسُرُّنِیْ اَوْ قَالَ مَا یَسُرُّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ اِنَّ عَیْنَیْهِ لَتَذْرِفَانِ۔

بَابُ ۲۲۶ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

کو اس سے رہا نہ گیا زخموں کی تکلیف سے اس نے اپنے تئیں آپ مار لیا (خود کشی کی) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں منادی کی دیکھو بہشت میں وہی جائیگا جو مسلمان ہے اور (کبھی) اللہ اس دین کی گنہگار شخص سے مدد کرائے گا۔[۱]

باب دشمن کا ڈر ہو اور ضرورت کے وقت کوئی شخص فوج کی سرداری کرے امام سے اذن نہ لیوے تو جائز ہے

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا اور فرمایا کہ (جنگ موتہ میں) سرداری کا جھنڈا زید بن حارثہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا حکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دے دیا تھا) پھر خالد بن ولید نے یہ جھنڈا سنبھالا حالانکہ ان کی سرداری کا حکم نہیں دیا گیا تھا وہ آپ ہی ضرورت دیکھ کر سردار بن گئے) اللہ نے ان کو فتح دی اور یوں فرمایا مجھ کو یا جو لوگ شہید ہوئے[۲] ان کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ ہمارے پاس (دنیا میں) رہتے[۳] آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

باب کمکی فوج روانہ کرنا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی اور سہل

---

[۱] یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے مدد نہ لیں گے کیونکہ وہ خاص ہے ایک موقع سے اور جنگ حنین میں صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ تھے وہ مشرک تھے دوسرے یہ کہ یہ شخص بظاہر تو مسلمان تھا مگر آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا کہ یہ منافق ہے اور اس کا خاتمہ برا ہوگا ۱۲ منہ [۲] یہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں دنیا میں کیا خاک آرام تھا ۱۲ منہ

ابْنُ عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ بَعْدَ ذَلِكَ۔

بن یوسف نے ان دونوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان (قبیلے) کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم مسلمان ہوگئے ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں آپ ان کے مقابل ہم کو مدد دیجئے آپ نے (ان کی مدد اور تعلیم کے لئے) ستر انصاریوں کو بھیجا انس نے کہا ہم ان کو قاری کہا کرتے تھے (کیونکہ قرآن بہت پڑھا کرتے تھے) دن کو جنگل سے لکڑیاں لاتے (اور بیچ کر فقیروں کو کھلاتے) رات کو نماز پڑھتے رہتے خیر جب یہ لوگ قاریوں کو لے کر بیر معونہ پہنچے جو ایک مقام ہے مکہ اور عسفان کے درمیان تو ان سے دغا کی ان کو مار ڈالا[1] تو آپ ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھتے رہے رعل اور ذکوان اور بنی لحیان کے لئے بد دعا کرتے رہے قتادہ نے کہا[2]

ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا صحابہ ان لوگوں کے باب میں قرآن کی یہ آیت (ایک مدت تک) پڑھتے رہے ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہم اس سے خوش پھر بعد اس کا پڑھنا موقوف ہوگیا۔

بَابُ ٢٢٧ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا۔

باب جو شخص دشمن پر غالب ہو کر ان کے ملک میں تین دن ٹھہرا رہے

۳۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ

ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انس بن مالک نے ابو طلحہ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو ان کے مقام میں

[1] کہتے ہیں یہ راوی کی غلطی ہے ان قاریوں کو عامر بن طفیل نے قتل کیا اس نے بنی سلیم کے آدمی ان پر جمع کئے اور رعل اور ذکوان اور بنی لحیان نے عاصم اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا خبیب کو بھیجا جس کا قصہ اوپر گزر چکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں واقعوں کی خبر شاید ایک ساتھ پہنچی اس لئے آپ نے دونوں پر بد دعا کی ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے اس کو بیان کیا اس لئے قتادہ کا سماع انس سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تین رات ٹھہرتے روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبد الاعلیٰ نے بھی روایت کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ ۲۲۸ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيمَةَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ۔

باب سفر میں اور جہاد میں لوٹ کا مال تقسیم کرنا

وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ۔

اور رافع بن خدیج نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے اونٹ اور بکریاں پائیں آپ نے (تقسیم میں) ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ (ایک مقام ہے طائف اور مکہ کے درمیان) سے عمرے کا احرام باندھا جہاں پر آپ نے حنین کی لوٹ بانٹی[۲]

بَابٌ ۲۲۹ إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ۔

باب اگر مشرک مسلمانوں کا مال لوٹ جائیں پھر مسلمان غالب ہوں کوئی اپنا مال پائے

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن نمیر نے کہا[۳] ہم سے عبیداللہ عمری نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا ایک گھوڑا بھاگ نکلا اس کو کافر پکڑ لے گئے پھر مسلمان ان پر غالب ہوئے (عبداللہ کا گھوڑا ملا) وہ گھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبداللہ کو دلایا گیا اور عبداللہ کا ایک غلام (یرموک کی لڑائی میں) بھاگ گیا روم کے کافروں سے مل گیا پھر مسلمان غالب ہوئے (وہ غلام پکڑا گیا) خالد بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

---

[۱] اس روایت کو امام بخاری نے کتاب الذبائح میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] جنین ایک وادی ہے مکہ سے تین میل پر جہاں بڑی لڑائی ہوئی تھی ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے جعرانہ میں عین سفر میں لوٹ کا مال تقسیم کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

کے بعد وہ غلام عبداللہ کو دلا دیا[1]

۱۲ ۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم کے کافروں میں مل گیا پھر خالد بن ولید ان کافروں پر غالب ہوئے تو وہ غلام عبداللہ کو پھیر دیا اسی طرح ایک گھوڑا بھی عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا روم کے کافروں میں جا ٹھہرا خالد ان پر غالب ہوئے تو وہ گھوڑا عبداللہ کو پھیر دیا۔

۱۳ ۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے جب مسلمانوں اور روم کے کافروں سے جنگ ہوئی ان دنوں فوج کے سردار خالد بن ولید تھے جن کو ابو بکر صدیقؓ نے مامور کیا تھا خیر وہ گھوڑا دشمن نے لے لیا جب دشمن کو شکست ہوئی گھوڑا پھر ملا تو خالد نے عبداللہ کو وہ گھوڑا پھیر دیا۔

بَابُ ۲۳ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

باب فارسی یا اور کوئی عجمی زبان بولنا[2]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ ۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ روم میں) فرمایا یہ بھی اس کی قدرت کی نشانی ہے کہ تمہاری زبانیں اور رنگ الگ الگ ہیں اور سورہ ابراہیم میں فرمایا ہم نے جو پیغمبر جس قوم کی طرف بھیجا وہ اسی کی زبان والا[3]

۱۴ ۳۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن میناء نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ

---

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہلحدیث یہی کہتے ہیں کہ کافر مسلمان کی کسی مال کے مالک نہیں ہو سکتے اور جب کسی مسلمان کا مال انکے پاس ملے وہ اس مسلمان کو دلا جائیگا خواہ مال تقسیم ہو چکا ہو یا نہ ہوا ہو اور امام احمد اور مالک کے نزدیک تقسیم کے بعد اس کو نہیں دلایا جائیگا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کافر جب مال لوٹ لیجائیں اور اپنے ملک پہنچ جائیں تو وہ اس مال کے مالک ہو جاتے ہیں امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری کا اس باب کے لانے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک زبان کا سیکھنا اور بولنا درست ہے کیونکہ سب زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں بعض لوگوں نے جو یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے تسکنیات در دیگند یہ موضوع اور باطل ہے ۱۲ منہ [3] اور دوسری آیت میں ہے وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر تو معلوم ہوا کہ ہر ایک زبان پیغمبر کی زبان ہے کیونکہ اس قوم میں جو پیغمبر آیا ہو گا وہ انہی کی زبان بولتا ہو گا ان آیتوں سے یہ ثابت ہوا کہ انگریزی یا تلنگی یا مرہٹی یا روسی یا فرانسیسی یا جرمنی زبانیں سیکھنا اور بولنا درست ہے اور جس نے

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ۔

۳۱۵- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ۔

۳۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كِخْ كِخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ

علیہ وسلم کو بھوکا پا کر چکے سے) عرض کیا یا رسول میں نے ایک بکری کا بچہ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے آپ اور دو چار آدمی اور تشریف لے چلیں (کھالیں) کیونکہ سب آدمیوں کو تو کھانا کافی نہ ہوگا۔ یہ سن کر آپ نے زور سے پکار دیا خندق والو جابرؓ نے تمہارے لئے سوُر (ضیافت) تیار کی ہے[1] آؤ چلو جلدی چلو۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے باپ سعید بن عمرو سے انہوں نے ام خالد بن سعید سے انہوں نے کہا میں اپنے باپ خالد بن سعید کے ساتھ زرد کرتہ پہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا سنہ سنہ عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ حبشی زبان ہے یعنی اچھی ہے اچھی ام خالد نے کہا پھر میں مہر نبوت سے (جو آپ کے دونوں مونڈوں کے درمیان تھی) کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا آپ نے فرمایا بچی ہے کھیلنے دے پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر اور جونا کر (یا دوسرا کپڑا پہن) پھر پرانا کر اور جونا کر پھر پرانا کر اور جونا کر (یعنی تیری عمر دراز ہو) عبداللہ بن مبارک نے کہا ام خالد اتنا زندہ رہیں کہ ان کا ذکر مذکور ہونے لگا[2]۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ امام حسن علیہ السلام نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں اٹھا کر رکھ لی آپ نے فارسی زبان میں کہا کخ کخ[3] (یعنی چھی چھی) تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ (بنی ہاشم) صدقہ (زکوٰۃ) کا مال نہیں کھاتے۔

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے سوُر فارسی لفظ ہے اس کے معنی دعوت مہمانی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سنہ سنہ فرمایا جو حبشی زبان ہے بعضے نسخوں میں حتی دکن ہے یعنی ام خالد اتنے دنوں زندہ رہیں کہ وہ کپڑا پہنتے پہنتے کالا ہو گیا ۱۲ منہ [3] کخ کخ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانٹنے کے لئے کہتے ہیں جب وہ غلاظت کا کوئی کام کریں ۱۲ منہ

بَابُ ۲۳۱ الْغُلُولِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ

باب لوٹ کے مال میں تقسیم سے پہلے کچھ چرا لینا اور اللہ تعالےٰ نے (سورۃ آلِ عمران میں) فرمایا جو کوئی لوٹ کے مال میں چوری کرے گا وہ چوری کی چیز قیامت کے دن لئے ہوئے آئے گا (اپنے اوپر لادے ہوئے)

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ابوحیان (یحییٰ بن سعید) سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوزرعہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپ نے لوٹ کے مال میں چوری کرنے کا بیان کیا اس کو بڑا گناہ فرمایا اس کی سزا بڑی فرمائی آپ نے فرمایا دیکھو ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھوں وہ مَیں مَیں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یارسول اللہ میری مدد کرو میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں میں نے تو (دنیا میں اللہ کا حکم) تجھ کو پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو جو بڑبڑا رہا ہو یارسول اللہ میری فریاد سنیئے (اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑا دیجئے) میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا میں نے تو تجھ کو (اللہ کا حکم) پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور مجھ سے کہے یارسول اللہ میری مدد کیجئے میں جواب دوں میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو تم کو (اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری نہ کیجیو) یا اپنی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لادے ہو جو (ہوا سے) اڑ رہے ہوں اور کہے یارسول اللہ میری خبر لیجئے میں کہوں میں اب تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھ کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا ایوب سختیانی نے بھی ابوحیان سے یہی روایت کیا ہے گھوڑا لادے دیکھوں جو ہنہنا رہا ہو[1]

---

[1] ایوب کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۲۳۲ الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

باب لوٹ کے مال میں ذراسی چوری کرنا اور عبداللہ بن عمرو (صحابی) نے باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے چرانے والے کا اسباب جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے (اس روایت سے جس میں جلانے کا ذکر ہے)[1]

۳۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر ایک شخص معین تھا جس کا نام کرکرہ تھا (وہ جبشی تھا تہامہ کے حاکم نے آپ کو تحفہ بھیجا) وہ مرگیا تو آپ نے فرمایا دوزخ میں گیا لوگوں نے اس کو جا کر دیکھا (اس کے اسباب کی تلاشی لی) تو لوٹ کے مال میں کی ایک کملی اس میں پائی جو اس نے چرائی تھی[2] امام بخاری نے کہا محمد بن سلام نے (ابن عیینہ سے نقل کیا اور) کہا یہ لفظ کرکرہ ہے بفتح کاف اور اسی طرح منقول ہے[3]

بَابُ ۲۳۳ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ.

باب لوٹ کے اونٹ یا بکریاں (تقسیم سے پہلے) ذبح کرنا مکروہ ہے

۳۱۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج (صحابیؓ) سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

[1] اس کو ابوداؤد نے حضرت عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو اس نے لوٹ کے مال میں چوری کی تو اس کا سامان جلا دو اور امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا لوٹ کے مال میں ایک ذراسی چیز کی بھی چوری حرام ہے اور اس کے سبب سے آدمی دوزخ میں جائے گا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائے گا ۱۲ منہ [3] یعنی اس شخص کا نام کرکرہ تھا بفتح کاف اول وثانی اور بعضوں نے کرکرہ بکسر کاف اول وثانی نقل کیا ہے بعضوں نے بفتح کاف اول وکسر کاف ثانی ۱۲ منہ

بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

لوگ بھوک کے تھے ہم نے لوٹ میں اونٹ بکریاں حاصل کیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لشکر کے) پچھلے حصے میں تھے لوگوں نے (بھوک کے مارے ،جلدی کی (جانور کو کاٹ کر) ہانڈیاں چڑھادیں آپ جب تشریف لائے تو حکم دیا ہانڈیاں اوندھا دی گئیں (شوربا بہا دیا گیا گوشت تقسیم کردیا ہوگا) پھر آپ نے تقسیم شروع کی ایک اونٹ کے بدل دس بکریاں رکھیں اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں پاس گھوڑے کم تھے (ورنہ ان کا تعاقب کرتے) لوگ اس کے پیچھے چلے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص (نام نامعلوم یا خود رافع) نے ایک تیر مارا اللہ نے اس کو روک دیا اسوقت آپ نے فرمایا دیکھو ان گھریلو جانوروں میں بھی بعضے جانور جنگلی جانوروں کیطرح وحشی ہوجاتے ہیں جب کوئی اس طرح بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو (تیر مار کر گرا دو) (عبایہ کہتے ہیں) میرے دادا رافع نے عرض کیا کل ہم کو امید ہے یا ڈر ہے دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں[1] کیا ہم کھپانچ[2] سے کاٹ لیں آپ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور (ذبح کے وقت) اللہ کا نام اس پر لیا جائے تو ایسا جانور کھالے مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں اس کی وجہ میں بیان کرتا ہوں دانت ہڈی ہے (وہ جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے نجس ہوجائے گی) اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں[3]

بَابُ ۲۳۴ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

باب فتح کی خوش خبری دینا

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لِيْ

ہم سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلیؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

[1] رافع کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ تلوار سے ہم جانوروں کو اسلئے کاٹ نہیں سکتے کہ کل پرسوں جنگ کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو تلوار بن کند (منڈ) ہوجائیں تو کیا ہم کھپانچ سے کاٹ لیں اسمیں بھی دھار ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی بانس کی کھپانچ جس سے تیر بنتا ہے ۱۲ منہ [3] حبشی اس وقت کافر تھے تو آپ نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْهِ خَثْعَمُ يُسَمّٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ مِنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ مُسَدَّدٌ فِيْ خَثْعَمَ۔

سے فرمایا ذوالخلصہ (یمن کے کعبے) کو تباہ کر کے مجھ کو خوش نہیں کرتا اس گھر کو خثعم قبیلے نے (کعبے کے مقابل) بنایا تھا اس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے خیر میں اپنے قبیلے احمس کے ڈیڑھ سو سوار لے گیا۔ وہ سب کے سب اچھے سوار تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (سواری میں کچا ہوں) آپ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور راہ بتلانے والا راہ پایا ہوا کر دے آخر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو توڑ کر جلا دیا پھر آپ کو خوشخبری کہلا بھیجی جریر کا پیغام جو لایا تھا (حصین بن ربیعہ) وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں اس وقت آپکے پاس چلا جب میں نے خارشتی اونٹ کی طرح [1] اس کو بنا کر چھوڑ دیا آپ نے احمس کے سواروں کو پانچ بار دعا دی مسدد نے اس حدیث میں یوں کہا ذوالخلصہ خثعم قبیلے میں ایک گھر تھا [2]

بَابُ ۲۳۵ مَا يُعْطَى الْبَشِيْرُ۔

باب خوشخبری دینے والے کو انعام (بخشش) دینا

وَاَعْطٰى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِيْنَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ۔

اور کعب بن مالک کو جب توبہ قبول ہونے کی خوشخبری [3] دی گئی تو انہوں نے (خوش ہو کر) دو کپڑے انعام میں دیئے۔

بَابُ ۲۳۶ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

باب مکہ فتح ہوئے بعد وہاں سے ہجرت فرض نہیں رہی [4]

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے

[1] خارشتی اونٹ بال وغیرہ جھڑ کر کالا اور دبلا پڑ جاتا ہے اسی طرح ذوالخلصہ جل بھن کر چھت وغیرہ سب گر کر کالا پڑ گیا تھا [2] باب کا مطلب اسطرح نکلا کہ جریر نے کام پورا کر کے آپ کو خوشخبری بھیجی ۱۲ منہ [3] یہ خوشخبری سلمہ بن اکوع یا حمزہ بن عمرو اسلمی نے دی تھی اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ہر شہر کا حکم مکہ کا سا ہے جب مسلمان اس کو فتح کر لیں تو پھر وہاں سے ہجرت فرض نہ رہے گی اب رہا کافروں کا ملک تو جس ملک میں مسلمان اپنے دین کے فرائض اور واجبات آزادی سے ادا نہ کر سکیں اور ہجرت پر قادر ہوں تو ہجرت فرض ہے ورنہ مستحب ہے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے فرمایا اب ہجرت نہ رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت سے (مثلاً علم حاصل کرنے کو) ہجرت کرنا اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے مجاشع سے انہوں نے کہا مجاشع اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ یہ مجالد آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا مکہ فتح ہوئے بعد ہجرت کہاں رہی مگر میں اسلام پر اس سے بیعت لینا چاہتا ہوں

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار اور ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہؓ پاس گیا وہ ثبیر پہاڑ پر (جو مزدلفہ میں ہے) ٹھہری ہوئی تھیں انہوں نے کہا جب سے اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کروایا ہجرت موقوف ہو گئی

بَابٌ ۲۳۵ إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ۔

باب ذمی یا مسلمان عورتوں کے ضرورت کے وقت بال دیکھنا درست ہے اسی طرح ان کا ننگا کرنا جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب طائفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم ابن بشیر نے کہا ہم کو حصین بن عبدالرحمان نے خبر دی انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی سے جو عثمانی تھے (حضرت عثمان کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے) انہوں نے حبان

جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ

بن عطیہ سے کہا جو علوی تھے (حضرت علیؓ کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے)[۱] تمہارے صاحب (یعنی حضرت علیؓ) کو اس قدر خونریزی کرنے کی جرأت جس وجہ سے ہوئی ہے اس کو میں جانتا ہوں[۲] میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر بن عوامؓ کو روانہ کیا فرمایا روضہ خاخ میں جاؤ وہاں ایک عورت تم کو ملے گی (سارہ جو ذمی کافر تھی) حاطب نے ایک خط اس کو دیا ہے (وہ خط لے آؤ) خیر ہم روضہ خاخ میں پہنچے (وہ عورت ملی) اس سے پوچھا کہنے لگی حاطب نے مجھ کو کوئی خط نہیں دیا ہم نے کہا تو خط نکال کر دے نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے آخر اس نے اپنے نیفے میں سے وہ خط نکال کر دیا[۳] (ہم وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے) آپ نے حاطب کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی نہ فرمایئے میں کافر نہیں ہوں اور اسلام کی محبت تو میرے دل میں اور بڑھ گئی (چہ جائیکہ کفر کی رغبت ہو) بات یہ ہے کہ آپ کے جتنے اصحاب ہیں ان کے حمایتی مکہ میں موجود ہیں جو ان کا گھر بار مال اسباب بچاتے ہیں میرا حمایتی کوئی وہاں نہ تھا تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ مکہ کے کافروں پر

---

[۱] سلف اہلسنت اسمیں مختلف تھے کہ حضرت علیؓ اور عثمانؓ دونوں میں کون افضل ہیں اکثر نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ افضل ہیں ایک جماعت نے یہ اختیار کیا ہے کہ حضرت علیؓ افضل ہیں لیکن شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی فضیلت تو بالاتفاق مسلم تھی کذا قیل میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اصول دین میں سے نہیں ہے اور بعض علماء اور پچھلے متکلمین نے زبردستی اسکو اصول اور عقائد میں شریک کر دیا محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد تمام صحابہ میں افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ ہیں اور ہر ایک کے فضائل احادیث صحیحہ میں ثابت ہیں اور کثرت فضائل تو حضرت علیؓ ہی کیلئے ہیں جتنی حدیثیں انکی فضیلت میں وارد ہیں اتنی کسی صحابی کیلئے نہیں ہیں اب ان چاروں کی افضلیت بمعنی کثرت ثواب ایک دوسرے پر تو اسکا علم اللہ اور اسکے رسول ہی کو ہے ہم لوگوں کو اسکے پہچاننے کی یا فیصلہ کرنیکی خواہ مخواہ کوئی تکلیف نہیں دی گئی گو صحابہ سے اس باب میں روایتیں ہیں اور خود حضرت علیؓ سے بھی منقول ہے انہوں نے کہا جو کوئی مجھ کو ابوبکرؓ اور عمرؓ پر فضیلت دے میں اسکو مفتری کیطرح کوڑے ماروں گا مگر شارع علیہ السلام سے اس باب میں کوئی نص صریح نہیں ہے اور حضرت علیؓ کا قول انکسار پر محمول ہو سکتا ہے دوسرے کسی صحابی کے قول یا فعل سے عقائد کا مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ فروعات میں صحابی کا قول حجت ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے تو اصول عقائد میں کیونکر حجت ہو گا رہا اجماع کا دعویٰ تو اس کا ثبوت دشوار ہے ہاں اکثر اہلسنت کا اتفاق کہہ سکتے ہیں تو حق یہی ہے کہ یوں کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ چاروں خلفاء خیر الناس ہیں بعد ان چاروں خلفاء کے پھر باقی عشرہ مبشرہ کا درجہ ہے پھر اصحاب بدر کا پھر اصحاب بیعۃ رضوان کا پھر دوسرے صحابہ کا رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [۲] ابوعبدالرحمان سلمی کا یہ کلام صریح بے ادبی ہے حضرت علیؓ نے آپ نے جو خوارج اور باغیوں کو قتل کیا وہ بموجب امر الٰہی تھا سو جسے کہ آپ کو اپنے بہشتی ہونے کا یقین تھا اور اس یقین کے بھروسے پر آپ خلاف شرع کام کرتے رہے اللّٰھم اغفر لابی عبدالرحمٰن ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ اپنے جوڑے میں سے نکال کر دیا یہ اسکے خلاف نہیں کیونکہ شاید جوڑے میں سے نکال کر نیفہ میں رکھ لیا ہو یا بالعکس پھیر دیا ہو یا جوڑا اس کا اتنا نیچا ہو کہ نیفے کے تلے پہنچتا ہو اور اس نے خط وہاں چھپایا ہو ۱۲ منہ

لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِیْ جَرَّأَهٗ۔

کوئی احسان ہی کرکے اپنا گھر بار بچالوں آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم دیجئے میں اس کی گردن ماردوں یہ منافق ہوگیا آپ نے فرمایا عمرؓ تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے شاید بدر والوں کو دیکھا اور فرمایا تم جو چاہو کرو (تمہاری مغفرت ہوچکی) ابوعبدالرحمٰن نے کہا آنحضرت علیؓ کو اسی ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو خونریزی پر) دلیر بنادیا ہے [۱]

بَابٌ ۲۳۸ اِسْتِقْبَالُ الْغُزَاةِ

باب غازیوں کے استقبال کو جانا (جب وہ جہاد سے لوٹ کر آئیں)

۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَّحُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے اور حمید بن اسود نے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے عبداللہ بن زبیرؓ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا تم کو وہ قصہ یاد ہے جب ہم تم عبداللہ بن عباسؓ تینوں آگے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے (آپ جہاد سے لوٹے آرہے تھے) عبداللہ بن جعفر نے کہا ہاں یاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور ابن عباسؓ کو اپنے ساتھ سوار کرلیا اور تم کو چھوڑ دیا

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰی ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہ سائب بن یزید کہتے تھے ہم سب بچے ثنیۃ الوداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو گئے (جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے)۔

بَابٌ ۲۳۹ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ

باب جہاد سے لوٹتے وقت کیا کہے

۳۲۷ - حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

[۱] ابوعبدالرحمٰن کا کلام محض لغو ہے حضرت علیؓ کی خدا ترسی اور پرہیزگاری سے وہ شاید زیادہ واقف نہ تھے بھلا وہ خون ناحق کرتے یہ ان کی شان سے بعید تھا امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ضرورت کے وقت عورت کی تلاشی لینا اس کا برہنہ کرنا درست ہے ۲ امنہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلٰثًا قَالَ اٰيِبُوْنَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ حَامِدُوْنَ لِرَبِّنَا سَاجِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ أَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهَا عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے) لوٹتے تین بار اللہ اکبر کہہ کے یوں فرماتے اللہ چاہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے سجدہ کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ (فتح ونصرت کا) سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کے لشکر کو اسی نے اکیلے شکست دی [1]

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن سے مالک سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ عسفان سے لوٹے [2] (غزوہ بنی لحیان میں جو ۶ھ ہجری میں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حی کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھا لیا تھا اس کا پاؤں پھسلا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ دونوں گر پڑے یہ حال دیکھ کر ابوطلحہ جھٹ اونٹ پر سے (کود پڑے) اپنے تئیں گرا دیا اور کہنے لگے میں آپ کے صدقے (آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی) آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے ابوطلحہ اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر آئے [3] اور وہی کپڑا حضرت صفیہ پر ڈال دیا پھر دونوں کے لئے سواری درست کی دونوں سوار ہوئے اور ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے جب مدینہ دکھلائی دینے لگا تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے برابر یہی (کلمے) مدینہ پہنچنے تک فرماتے رہے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشیر بن مفضل نے کہا ہم سے

---

[1] ہم لوگ ظاہر میں برائے نام ہیں حقیقت میں سب اسی کے کرشمے ہیں وہی فتح اور شکست دینے والا ہے نہ سامان سے کچھ ہوتا ہے نہ اسباب سے نہ کثرت فوج سے ۱۲ منہ [2] یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ جب آپ خیبر سے لوٹے کیونکہ حضرت صفیہ آپ کو جنگ خیبر میں ملیں جو ۷ھ ہجری میں ہوئی جنگ بنی لحیان ۶ھ ہجری میں حضرت صفیہ کے ساتھ کہاں سے آئیں ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

یحییٰ بن اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا وہ اور ابوطلحہؓ (جنگ خیبر سے لوٹتے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے آپ کے ساتھ ام المومنین صفیہ بھی تھیں آپ ان کو اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے رستے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا (ٹھوکر کھائی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی ام المومنین دونوں نیچے آ رہے ابوطلحہ نے یوں کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے بھی اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ کے پاس آئے کہنے لگے یا نبی اللہ اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم عورت کی خبر لو ابوطلحہ کپڑا منہ پر ڈال حضرت صفیہ کی طرف گئے اور وہی کپڑا ڈال دیا ان کو چھپانے کو پھر وہ کھڑی ہوئیں ابوطلحہ نے اونٹنی کو مضبوط کسا (پالان مضبوط باندھی) دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے سامنے پہنچے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (یہ راوی کی شک ہے) تو آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے برابر مدینہ پہنچنے تک یہی (کلمے) فرماتے رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ ۲۴۰ الصَّلٰوةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے (مسجد میں جاکر) نماز پڑھے[1]

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں

[1] یعنی ایک دوگانہ اس شکریہ کا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر مع الخیر لایا افسوس لوگوں نے سنت پر چلنا تو چھوڑ دیا اور واہیات خرافات میں پھنس گئے کوئی سفر سے آتے وقت تیل ماش بھیجتا ہے کوئی بھینسا صدقہ نکالتا ہے ۱۲ منہ

شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۲۳۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

نے محارب بن دثار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا جابرؓ مسجد میں جا اور دو رکعتیں (نفل) پڑھ

ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا عبیداللہ بن کعب سے انہوں نے کعب بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دن چڑھے سفر سے لوٹ کر آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے

بَابُ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ لِمَنْ يَّغْشَاهُ۔

باب جب مسافر سفر سے لوٹ کر آئے تو (لوگوں کو) کھانا کھلائے (دعوت کرے) اور عبداللہ بن عمر مہمانوں کی خاطر روزہ نہ رکھتے تھے[۱]

۲۳۲- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اشْتَرٰى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (غزوہ تبوک یا ذات الرقاع سے) لوٹ کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ نحر کیا یا ایک گائے کاٹی معاذ بن معاذ عنبری[۲] نے شعبہ سے یوں روایت کی انہوں نے محارب

---

[۱] جب سفر سے لوٹ کر آتے تو لوگ انکو مبارک باد دینے کیلئے آتے ان کے ساتھ کھانے پینے کیلئے عبداللہ چند روز تک روزہ نہ رکھتے عبداللہ کا قاعدہ تھا کہ سفر میں مطلق روزہ نہ رکھتے نہ فرض نہ نفل اور حضر میں اکثر نفلی روزہ رکھا کرتے رات کو بہت کم سوتے ہمیشہ تہجد ادا کرتے اتباع سنت کا وہ شوق تھا کہ سر مو سنت سے تجاوز نہ کرتے بدعت سے اس قدر نفرت تھی ایک مسجد میں گئے وہاں کسی نے الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکاری جیسے اس زمانہ میں بھی بعضے بدعتیوں کا قاعدہ ہے جماعت کھڑی ہوتے وقت الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب العید پکارتے ہیں عبداللہ نے کہا اس بدعتی کی مسجد سے نکل چلو ۱۲ منہ [۲] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ محارب کا سماع جابرؓ سے معلوم ہو جائے معاذ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ۔

انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ ایک درہم یا دو اوقیہ دو درہم کے بدل خرید اجب آپ صرار میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو آپ نے ایک گائے کاٹنے کا حکم دیا ؎۱ سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا پھر جب مدینہ میں آئے آپ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ اور آپ نے اونٹ کی قیمت مجھ کو دلوادی ۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِيْنَةِ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں سفر سے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نفل پڑھ ؎۲ صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک جانب (مدینہ سے تین میل پر پورب کی طرف)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابٌ ۲۴۲ فَرْضِ الْخُمُسِ۔

باب خمس کے فرض ہونے کا بیان ؎۳

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو امام زین العابدین علی بن حسین نے ان کو امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے کہا جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب نے کہا بدر کی لوٹ میں سے جو حصہ مجھ کو ملا اس میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خمس ؎۴ میں سے ایک جوان اونٹنی

؎۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ ؎۲ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلی ہی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اس کی مناسبت سے اس کا ذکر کر دیا ۱۲ منہ ؎۳ خمس کہتے ہیں پانچویں حصے کو کافروں کے مال میں سے جو لوٹ ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور یتیموں وغیرہ کے لئے نکالا جاتا ہے جس کا بیان اس آیت میں ہے واعلموا انما غنمتم من شئی فان للّٰہ خمسہ وللرسول اخیر تک ۱۲ منہ ؎۴ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

اَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاْتِيَ بِاِذْخَرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهُ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَالُوْا فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَّعَهٗ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

مجھ کو عنایت فرمائی[1] جب میں نے یہ چاہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت فاطمہ زہراؓ سے صحبت کروں تو میں نے بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) کے ایک سنار سے (نام نامعلوم) یہ ٹھہرایا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر گھانس (جنگل سے) لائیں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا خیر میں اپنی اونٹنیوں کا سامان جمع کر رہا تھا جیسے پالان تھیلے رسیاں وغیرہ اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کے حجرے کے بازو بیٹھی تھیں جب میں سامان فراہم کرکے لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے ہیں اور کوکھیں پھاڑ کران کی کلیجیاں نکال لی ہیں یہ حال دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا میں بے اختیار رو دیا میں نے پوچھا یہ کس کا کام ہے لوگوں نے کہا حمزہ بن عبدالمطلب کا وہ اس گھر میں موجود ہیں انصار کے ساتھ (شراب) پی رہے ہیں میں وہاں سے چلا اور (سیدھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اسوقت آپ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرا دیکھ کر تاڑ لیا کہ میں بڑے صدمے میں ہوں آپ نے پوچھا علی کہہ تو کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج کا سا مصیبت کا دن کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور بیٹھے اس گھر میں کئی یاروں کے ساتھ شراب اڑا رہے ہیں یہ سن کر آپ نے چادر منگوائی اور اوڑھ کر پیادہ چلے میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے پیچھے تھے اس گھر پر

---

[1] یہ اونٹنی اس مال میں کی تھی جو عبداللہ بن جحش کی ماتحتی فوج نے حاصل کی تھی یہ بدر کی جنگ سے دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے اس وقت تک خمس کا حکم نہیں اترا تھا لیکن عبداللہ بن جحش نے لوٹ کے چار حصے تو فوج والوں میں تقسیم کئے اور پانچواں حصہ اپنی رائے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھ چھوڑا اور اللہ تعالی کو یہی تقسیم پسند آئی اور قرآن شریف میں ایسا ہی حکم اترا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرِدَآئِہٖ فَارْتَدٰی ثُمَّ انْطَلَقَ یَمْشِیْ وَاتَّبَعْتُہٗ اَنَا وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ حَتّٰی جَآءَ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ حَمْزَۃُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَہُمْ فَاِذَا ھُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْمُ حَمْزَۃَ فِیْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَۃُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّۃٌ عَیْنَاہُ فَنَظَرَ حَمْزَۃُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی رُکْبَتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی سُرَّتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی وَجْہِہٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَۃُ ھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِّاَبِیْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ ثَمِلَ فَنَکَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَقِبَیْہِ الْقَہْقَرٰی وَخَرَجْنَا مَعَہٗ۔

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَآ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رض اَخْبَرَتْہٗ اَنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْسِمَ لَھَا مِیْرَاثَھَا مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَھَآ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَجَرَتْ اَبَابَکْرٍ

پہنچے جہاں حمزہ تھے آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی وہ لوگ شراب پی رہے تھے آپ نے حمزہ کو ان کی حرکت پر[1] ملامت کرنا شروع کی دیکھا تو وہ بالکل متوالے آنکھیں سرخ حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کی ناف کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا پھر کیا کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو[2] یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ حمزہؓ بالکل متوالے ہیں (ان کو ہوش نہیں) اور آپ وہاں سے الٹے پاؤں لوٹے ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹ آئے[3]

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی ان کو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی علیا حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگنے لگیں یعنی اپنا حصہ اس ترکے میں سے دلایا جائے یعنے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دلا دیئے (جیسے فدک وغیرہ) ابوبکر صدیق نے یہ جواب دیا (میں کیوں کر تمہارا حصہ تقسیم کر سکتا ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے یہ سن کر

[1] یعنی اونٹنیاں کاٹ ڈالنے پر ۱۲ منہ [2] حضرت حمزہؓ اس وقت بالکل نشے میں تھے اور شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوا تھا نشہ میں آدمی کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے بے ادبی کا کلام ان کے منہ سے نکل گیا یہ جو کہا میرے باپ کے غلام ہو یہ اس معنی کر کہا کہ حمزہ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور عبدالمطلب عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابو طالب حضرت علیؓ کے والد کے باپ تھے بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش آنے کے بعد حمزہ سے اونٹنیوں کا تاوان دلایا علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حلال چیز سے اگر کسی کو نشہ ہو جائے تو اسکا حکم مجنون کا سا ہے اور اگر وہ ایسی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا لیکن اگر کسی کا مال تلف کر ڈالے تو تاوان لازم ہوگا ۱۲ منہ

فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

حضرت فاطمہؓ غصے ہوئیں اور انہوں نے ابوبکرؓ سے ترک ملاقات کی اور وفات تک ان سے نہ ملیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں [۱] حضرت عائشہؓ نے کہا حضرت فاطمہؓ اپنا حصہ اس مال میں سے مانگتی تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا تھا خیبر اور فدک [۲] اور مدینہ کے صدقہ میں سے [۳] ابوبکرؓ نے نہ دیا وہ کہنے لگے میں کوئی بات چھوڑنے والا نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جیسا آپ کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرتا رہوں گا میں ڈرتا ہوں آپ کی کوئی بات چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤں [۴] پھر حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت میں) مدینہ کا صدقہ تو حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے حوالے کر دیا لیکن خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے روک رکھا اور کہا کہ یہ دونوں جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی حقوق اور مصارف کے لئے جو آپ کو پیش آتے رکھی تھیں یہ جائیدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ (حاکم) ہو [۵] زہری نے

[۱] بعد اسکے اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وفات کے وقت بشارت دی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ کو مل جاؤ گی ایسا ہی ہوا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اسلیئے اسکا خلاف کیونکر کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہؓ کی ناراضی اس پر مبنی تھی کہ انکو اس حدیث کی خبر نہ تھی وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے یہ خیال کرتی تھیں پیغمبروں کے لوگ وارث ہوتے ہیں جیسے فرمایا وَوَرِثَ سلیمان داؤد اور فرمایا رب ہب لی ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب حدیث شریف کی رو سے یہ وراثت علم اور نبوت کی ہوگی نہ مال و دولت کی بعضوں نے کہا حضرت فاطمہ کی ناراضی بوجہ نازک مزاجی اور صاحب زادگی کے تھی اور خصوصاً ایسی حالت میں پدر بزرگوار کا سایہ ابھی ابھی اٹھا تھا اس کا صدمہ بے حد تھا دوسری روایت میں ہے کہ مرتے تک انہوں نے ابوبکرؓ سے بات نہیں کی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ترکے کے مقدمہ میں انہوں نے مرتے تک پھر گفتگو نہیں کی حافظ نے کہا یہ تاویل صحیح نہیں ہے فغضبت کا لفظ یہ کہتا ہے کہ کہا انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے بوجہ غصے کے پھر بات ہی نہیں کی بیہقی نے روایت کیا کہ حضرت فاطمہ کی بیماری میں ابوبکر صدیقؓ ان کی عیادت کو گئے اور حضرت فاطمہ کو راضی کیا وہ راضی ہو گئیں ۱۲ منہ [۲] فدک ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر وہاں کی زمین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے رکھی تھی ۱۲ منہ [۳] خاص مدینہ میں یہ جائیدادیں آپ کی تھیں بنی نضیر کے کھجور کے باغات مخیریق کے سات باغات انصار کی دی ہوئی اراضی وادی القریٰ کی تہائی زمین وغیرہ ۱۲ منہ [۴] تو ابوبکر صدیقؓ نے جائیداد کی تقسیم کر دینے سے انکار کیا اگر حضرت فاطمہؓ کا حصہ اس میں سے الگ کر دیتے تو پھر آپکی بی بیوں کا حصہ اور حضرت عباسؓ کا بھی حصہ الگ الگ کر دینا پڑتا اور وہ طرز عمل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس جائیداد میں تھا اسکا پورا کرنا ممکن نہ رہتا ابوبکر صدیقؓ کا مطلب یہ تھا کہ سب کام اور سب مصارف اسی طرح جاری رہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات دنیوی میں کیا کرتے تھے اور یہ انکی کمال احتیاط اور پرہیزگاری تھی ۱۲ منہ [۵] حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں ان جائیدادوں سے آپ کی بی بیوں کے اور دوسری ضروری مصارف کرتے رہے لیکن حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں فدک بطور مقطعہ کے مروان کو دے دیا حضرت عثمانؓ بہت غنی تھے ان کو یہ حاجت نہ تھی کہ فدک سے اپنے مصارف چلاتے تو انہوں نے مروان کو جو انکا عزیز تھا یہ جائیداد دے دی ۱۲ منہ

کہا آج تک اسی پر عمل ہے کہ یہ دونوں جائیداد دین حاکم کے قبضے میں رہتی ہیں [1]

۲۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ

ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے زہری نے کہا پہلے محمد بن جبیر نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی مالک نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب دن چڑھ گیا اور دھوپ گرم ہو گئی تو حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا میرے پاس آیا کہنے لگا امیر المومنین تجھ کو بلاتے ہیں چل میں اس کے ساتھ روانہ ہوا حضرت عمرؓ پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بوریا بچھائے بوریے پر کوئی بچھونا نہ تھا ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیکا دیئے ہوئے بیٹھے تھے میں نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا انہوں نے کہا تمہاری قوم میں سے [2] چند گھر والے ہمارے پاس (مدینہ میں) آئے ہیں میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلایا ہے تم ان کو بانٹ دو میں نے عرض کیا امیر المومنین یہ کام کسی اور سے لیجئے تو بہتر ہے انہوں نے کہا (بھلے) آدمی لے (بانٹ دے اسمیں کیا قباحت ہے) خیر میں انہی کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ان کا دربان برفا آیا اور کہنے لگا عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور زبیر بن عوامؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ آئے ہیں آپ کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا آنے دے خیر وہ آئے انہوں نے سلام کیا بیٹھے، برفا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علیؓ اور عباسؓ آئے ہیں انہوں نے کہا آنے دے وہ

---

[1] بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت زیادہ آئی ہے قال ابو عبداللہ اعتراک افتعلت من عروتہ فاصبتہ ومنہ یعروہ واعترانی یعنی امام بخاری نے کہا اعتراک جو قرآن (سورۃ ہود) میں آیا ہے وہ باب افتعال سے ہے اس کا مجرد عروتہ یعنی میں نے اس کو پایا اسی سے یعروہ اور اعترانی نکلا ہے چونکہ اس حدیث میں تعروہ کا لفظ آیا تھا لہذا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اس لفظ کی تفسیر کر دی جو اس سے نکلا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی بنی نضیر میں سے جو ہوازن کی قوم میں سے تھے ان کے ملک میں قحط سالی ہوئی تھی تو کچھ لوگ بھاگ کر مدینہ میں آئے تھے ۱۲ منہ

عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا
وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ
وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ
أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ قَالَ عُمَرُ تَيْدَكُمْ أَنْشُدُكُمْ
بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ
ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا
اللّٰهَ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي
أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ
يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ
خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ
مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ
قَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا
هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ
مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ
فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ

بھی آئے دونوں نے سلام کیا اور بیٹھے حضرت عباسؓ کہنے لگے
امیرالمومنین میرا اور ان کا (حضرت علیؓ کا) جھگڑا فیصلہ کر دیجئے
دونوں صاحب اس جائیداد کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے
جو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے مال میں سے
دلائی تھی حضرت عثمان اور ان کے ساتھی کہنے لگے ہاں امیرالمومنین
ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے (ٹنٹا
چکا کر) بے فکر کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا ٹھہرو دم لو میں تم سے
اس خدا کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں قسم دے کر
یہ پوچھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے (یا نہیں)
ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے
یہ سن کر حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی بولے بیشک آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اسوقت حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی
طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اب میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے (یا نہیں) انہوں نے
کہا بے شک فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب میں اس معاملہ
کی شرح بیان کرتا ہوں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت
میں سے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خاص رعایت
رکھی ہے جو اور کسی کے لئے نہیں رکھی پھر (سورۃ حشر کی) یہ آیت
پڑھی۔ وما افاء اللہ علی رسولہ منہم اخیر علی کل شئی قدیر تک تو یہ جائیداد (بنی
(بنی نضیر خیبر فدک وغیرہ) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں
مگر قسم خدا کی یہ جائیدادیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر
اپنے لئے چھوڑ نہیں رکھی نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی
لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں جو جائیداد بچ رہی
اس میں سے آپ اپنی بی بیوں کا سال بھر کا خرچہ کیا کرتے [1] بعد

[1] یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ اس جَو کے بدلے گروی تھی جو آپ نے اپنی بی بیوں کے خرچ کے لئے لیا تھا کیونکہ آپ سال بھر کا خرچ ان جائیدادوں سے نکالتے پھر دوسرے مصارف میں آنے تو م

أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ
ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ
تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ
نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا
عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا
بَكْرٍ فَكُنْتُ أَنَا وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا
سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ
فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَ
كَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي
يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَ
جَاءَنِي هٰذَا يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ
أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا
صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ
إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا
عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ
فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اس کے جو باقی رہتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (جہاد کے
سامان فراہم کرنے میں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی زندگی میں ایسا
ہی کرتے رہے حاضرین (یعنی حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھی)
تم کو خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں پھر
حضرت عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ سے کہا کیوں تم کو بھی خدا کی قسم کیا تم یہ
نہیں جانتے (انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے
یوں کہا اللہ نے اپنے پیغمبر کو دنیا سے اٹھا لیا تو ابوبکر صدیقؓ کہنے لگے
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں اور انہوں نے یہ
جائیدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جو جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ان کی آمدنی سے کرتے رہے وہ کرتے رہے خدا جانتا ہے کہ ابوبکرؓ
سچے نیک سیدھے راہ پر حق کے تابع تھے پھر اللہ نے ابوبکرؓ کو بھی
اٹھا لیا میں ابوبکرؓ کا جانشین بنا میں نے اپنی حکومت کے شروع شروع
میں دو برس تک ان جائدادوں کو اپنے ہی قبضے میں رکھا اور جیسا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کرتے رہے ویسا ہی میں بھی
کرتا رہا خدا اس بات کا گواہ ہے کہ میں ان جائیدادوں کی نسبت
سچا نیک سیدھی راہ پر حق کے تابع رہا پھر تم دونوں میرے پاس
آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے تم دونوں ایک تھے عباسؓ تم نے
یہ کہا کہ میرے بھتیجے کے مال سے میرا حصہ دلاؤ اور انہوں نے یعنی
علیؓ نے یہ کہا میری بی بی کا حصہ[1] ان کے باپ کے مال میں سے
مجھ کو دو میں نے تم دونوں سے یہ کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں
وہ صدقہ ہے پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائیدادوں
کو تمہارے قبضے میں دے دوں تو میں نے تم سے کہا دیکھو

[1] یعنی حضرت علیؓ نے اپنی بی بی حضرت فاطمہ زہراؓ کا حصہ مانگا جو ان کو اپنے والد بزرگوار یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں پہنچتا تھا اگرچہ حضرت فاطمہؓ کے وارث امام حسن اور امام حسین علیہ السلام بھی تھے مگر صغر سنی کی وجہ سے ان کے ولی حضرت علیؓ ہی تھے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ
فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا
فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ
هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا
بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَا
نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ
فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَإِنْ
عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي
أَكْفِيكُمَاهَا۔

اگر تم چاہو[1] تو میں یہ جائیدادیں تمہارے سپرد کئے دیتے ہوں لیکن اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہوگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی حکومت کے ابتدا سے کرتا رہا تم نے (اس شرط کو قبول کر کے) درخواست کی کہ جائیداد ہم کو دیدیں میں نے اسی شرط پر دے دیں حاضرین (یعنی حضرت عثمان اور ان کے ساتھی) کہو میں نے یہ جائیدادیں اسی شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا نہیں انہوں نے کہا بیشک اسی شرط پر تم نے دی ہیں پھر حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں میں نے اسی شرط پر یہ جائیدادیں تم کو حوالہ کی ہیں یا نہیں انہوں نے کہا بے شک۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو پھر مجھ سے کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو (کیا جائیداد کو تقسیم کرانا چاہتے ہو) قسم اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں میں تو اسکے سوا اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہاں یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اسکا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کر دو میں اسکا بھی کام دیکھ لوں گا۔

بَابُ ۲۴۳ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّينِ

باب، لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا دین (ایمان) میں داخل ہے

۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ بَيْنَنَا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوجمرہ ضبعی سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس (قبیلے) کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ہم لوگ ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں ہمارے

[1] یہاں کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ابوبکر صدیقؓ نے اسی حدیث کی بنا پر یہ جائیداد حضرت فاطمہؓ کے حوالے نہیں کی حالانکہ وہ ناراض بھی ہوئیں تو پھر حضرت عمرؓ نے حدیث شریف کے خلاف کیوں کر کیا اور ابوبکر صدیق کے طریق کو کیونکر موقوف کیا کیونکہ حضرت عمرؓ نے جائیداد کو تقسیم نہیں کیا بلکہ اس کا منتظم اپنے بدل حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو کر دیا حضرت عمرؓ اس کو مناسب سمجھے اس لئے کہ خلافت کے کام بہت ہو گئے تھے ان جائیدادوں کی نگرانی کی فرصت نہ تھی دوسرے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو خوش کر دینا بھی مقصود تھا اور حضرت بی بی صاحبہ نے ابوبکر صدیقؓ سے تقسیم کی درخواست کی تھی جو حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ نے منظور نہ کی اور کیسے منظور کر سکتے تھے ۱۲ منہ

وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

اور آپ کے بیچ میں مضر کا فر بستے ہیں تو ہم صرف ادب والے مہینے میں (جس میں لوٹ مار نہیں ہوتی) آپ تک پہنچ سکتے ہیں ہم کو ایسی ایک بات بتلا دیجئے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں (جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) آپ نے انگلیوں پر ان کو گنا اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ نماز درستی سے ادا کرنا۔ زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا جو مال لوٹ میں پیدا کرو اس میں سے پانچواں حصہ (حاکم اسلام کو) ادا کرنا[1] اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور کریدی ہوئی لکڑی کے برتن اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے[2]

بَابُ ۲۴۳ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بی بیوں کے خرچہ کا بیان

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث میرے بعد ایک اشرفی بھی نہ بانٹیں (میراث کر تقسیم نہ کریں) میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میرے کارندے اور بی بیوں کا خرچ نکال کر باقی سب صدقہ ہے۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ

ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی

[1] یہ پانچ باتیں ہو گئیں اور شاید توحید کی شہادت کو چھوڑ کر جو باتیں مذکور ہیں وہ مراد ہیں وہ چار ہی ہیں [2] یہ حدیث پہلے پارے میں مع شرح گزر چکی ۱۲ منہ

شَيْءٌ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

بَابٌ ۲۴۵ مَا جَاءَ فِيْ بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوْتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رضـ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ

جس کو کوئی جگر والا (جاندار) کھا کر بسر کرے البتہ مچان پر (یا محراب یا موکھے پر) آدھے وسق جو پڑے تھے ہیں اسی میں سے کھاتی رہی ایک مدت گزر گئی میں نے ان کو ماپا جب وہ ختم ہو گئے [1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں سفیان ثوری سے کہا مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہا میں نے عمرو بن حارث سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جائیداد نہیں چھوڑی (یعنی نقد روپیہ پیسہ وغیرہ) مگر اپنے ہتھیار اور نقرہ خچر اور کچھ زمین اسکو بھی آپ فرما گئے تھے کہ وہ صدقہ ہے [2]

باب آپکی بی بیوں کے گھروں کا بیان اور گھروں کا ان کی طرف نسبت دینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا اپنے گھروں میں عزت سے رہو اور (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اذن لئے نہ جاؤ [3]

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا اور محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر اور یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ نے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دوسری بی بیوں سے آپ نے اجازت چاہی بیماری میں میرے گھر رہیں کہ انہوں نے اجازت دی۔

---

[1] اللہ نے اس جو میں برکت دی تھی جب حضرت عائشہ نے اس کو ماپا تو گویا توکل میں فرق آیا برکت جاتی رہی یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ غلہ ماپو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ خریدتے وقت یا بیچتے وقت یا جتنا اس میں سے نکالو وہ ماپ لو سب کو مت ماپو اللہ پر بھروسہ رکھو اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ کو یہ جو کچھ ترکے میں نہیں ملے تھے بلکہ ان کا خرچہ بیت المال پر تھا اگر یہ خرچہ بیت المال کے ذمہ نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد وہ جو ان سے کیسے چلتے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ کی بی بیوں کا خرچہ اسی زمین سے دیا جاتا تھا جس کو آپ صدقہ فرما گئے تھے ۱۲ منہ [3] پہلی آیت میں گھروں کی نسبت بی بیوں کی طرف فرمائی اور دوسری آیت میں انہی گھروں کو پیغمبر کے گھر فرمایا اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو جیسے آپ کی وفات کے بعد اپنے خرچہ کا حق تھا ویسے ہی اپنے اپنے حجروں پر بھی ان کا حق تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے دیا اور کسی اور سے ان پر نکاح حرام کر دیا ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ منہ

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رض تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ نَوْبَتِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِہٖ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاکٍ فَضَعُفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَمَضَغْتُہٗ ثُمَّ سَنَنْتُہٗ بِہٖ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع نے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سُنا حضرت عائشہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میں میرے حلق اور سینے کے بیچ میں ہوئی اللہ نے (مرتے وقت) میرا آپ کا تھوک بھی ملا دیا ہوا یہ کہ عبدالرحمٰن رض ایک مسواک لے کر آئے آپ (بیماری کے ضعف سے) اس کو چبا نہ سکے میں نے چبا کر آپ کے دانتوں پر ملی۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ صَفِیَّۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُہٗ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فِی الْمَسْجِدِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ قَرِیْبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَبُرَ عَلَیْهِمَا ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَقْذِفَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے امام علی بن حسین زین العابدین رض سے ان سے حضرت صفیہ رض نے بیان کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مسجد میں آئیں آپ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف میں تھے جب وہ لوٹ جانے کے لئے اُٹھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ (ان کو گھر پہنچانے کے لئے) کھڑے ہوئے مسجد کے قریب پہنچے جہاں ام المومنین ام سلمہ رض کا دروازہ تھا تو وہاں دو انصاری مرد (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) ملے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کر کے آگے نکل گئے آپ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہرو (یہ عورت میری بی بی ہے) وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ اور آپ کا فرمانا ان پر شاق گذرا آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں (رگ و پے) میں پہنچتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (وسوسہ نہ ڈالے)

ل۵ حضرت عائشہ رض کے بھائی ۱۲ منہ ل۲ کیونکہ وہ دونوں سچے مومن تھے ان کو یہ رنج ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال فرمایا کہ ہم آپ بدگمانی کریں گے ۱۲ منہ ل۵ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک بیگانہ عورت کو ساتھ لئے کیسے جاتے ہیں اس وسوسے کی وجہ سے وہ تباہ ہو جاتے آپ نے انکا ایمان بچا لیا پیغمبر کی نسبت ایک ذری سی بدگمانی کرنا بھی کفر اور باعث زوال ایمان ہے افسوس ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے جو اپنے کو مسلمان کہتا ہے حضرت عیسٰی علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف کیا کیا بری باتیں منسوب کیں اور اپنا ٹٹو کا نادر نسخ میں بنایا ظاہر میں نہ وہ نصاریٰ کا بہانہ کرتا ہے یہ عجیب ہے دہی مثل ہوئی پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی ایسے ہی بعضے مولوی جو اپنے تئیں سنت جماعت کہتے ہیں (بقیہ آگے)

۳۴۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حِبَّانَ عَنْ وَّاسِعِ بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے اُنھوں نے عبید اللہ عمری سے اُنہوں نے محمد بن یحییٰ ابن حبان سے اُنھوں نے واسع بن حبان سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا میں ام المومنین حفصہؓ کے گھر پر چڑھا[۱] میں نے دیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کی طرف پیٹھ کئے شام کی طرف منہ کئے حاجت پوری کر رہے ہیں۔

۳۴۵- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انسؓ بن عیاض نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی[۲] (اوپر دیواروں پر) نہ چڑھتی

۳۴۶- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ رض فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلٰثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے اُنھوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا[۳] (یعنے پورب کی طرف) تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سر نمود ہوگا۔

۳۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ اِنْسَانٍ يَّسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایکبار ایسا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں اُنہوں نے ایک مرد کی آواز سُنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کوئی مرد ہے جو آپکے گھر میں جانا چاہتا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلاں شخص ہے حفصہؓ

بقیہ حاشیہ رافضیوں کے رد کا بہانہ کر کے حضرت علیؓ اور اہل بیت کرام کی نسبت دو کلے زبان سے نکالتے ہیں اور اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ سنی کہلانے کو رہے پکے خارجی مردود ہیں اللہ بچائے اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس لفظ سے نکالا کہ دروازے کو ام المومنین ام سلمہ کا دروازہ کہا ۱۲ منہ حواشی صفحہ ھٰذا [۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث باب المواقیت میں گذر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ حجرے کو حضرت عائشہؓ کا حجرہ کہا تو باب کا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب یہیں سے نکلا اکثر دین کے فساد مشرقی ممالک سے نکلے ہیں دجال بھی وہیں سے نکلے گا ۱۲ منہ [۴] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

کا دودھ چچا (نام نامعلوم) دودھ سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو خون (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔

بَابٌ ۲۴۶ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَمِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعَرِهِ وَنَعْلِهِ وَاٰنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ أَصْحَابُهُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور تلوار اور پیالہ اور مہر کا بیان اور آپ کے بعد جو خلیفہ گذرے اُنہوں نے یہ چیزیں استعمال کیں ان کو تقسیم نہیں کیا اور آپ کے موئے مبارک اور نعلین اور برتنوں کا بیان جن کو آپ کے اصحاب وغیرہ نے آپ کی وفات کے بعد متبرک سمجھا [1]

۳۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ

ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ عبد اللہ نے اُنھوں نے ثمامہ سے اُنھوں نے انسؓ سے جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کو بحرین کی طرف (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر مہر لگائی مہر میں تین سطریں کندہ تھیں ایک سطر میں محمدؐ ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ [2]

۳۴۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبد اللہ اسدی نے کہا ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے اُنھوں نے کہا انسؓ نے دو پرانی جوتیاں ہم کو نکال کر بتائیں جن پر دو تسمے لگے تھے پھر ثابت نے مجھ سے بعد بیان کیا انس کہتے ہیں وہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں [3]

۳۵۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رض كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هٰذَا نُزِعَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد المطلب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنھوں نے حمید بن ہلال سے اُنھوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے اُنھوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے ہم کو ایک پیوندی کی ہوئی کملی نکال کر بتائی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے آنحضرت صلی

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل چیزیں متبرک تھیں اس باب سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے پیغمبروں اور اولیاء کی چیزوں سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ امر خلاف شرع نہیں ہے خود قرآن شریف سے ثابت ہے فیه سکینة من ربکم وبقیة مما ترك اٰل موسیٰ واٰل هارون گو ہم کو یہ سند صحیح ثابت نہ ہو کر یہ بال اور جوتا یا کوئی اور چیز فلاں پیغمبر یا فلاں ولی کی ہے مگر جب ایک جم غفیر اس امر کے ناقل ہوں تو اسکی اہانت یا تذلیل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] یہ مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اس کا نقش اس طرح تھا محمد رسول الله باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت ابوبکرؓ استعمال کرتے رہے ابوبکر صدیق رضؓ کے بعد یہ مہر حضرت عمرؓ پاس رہی ان کے بعد حضرت عثمانؓ پاس پھر ان کے ہاتھ سے اریس کنویں میں گر پڑی ہر چند ڈھونڈا پانہ ملی اسی روز خلافت کے انتظام میں فرق آنے لگا ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کا بیان انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئیگا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي يَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ۔

اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ سلیمان بن مغیرہ نے حمید سے انھوں نے ابوبردہ سے اتنا زیادہ کیا حضرت عائشہؓ نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن کے ملک میں بنتا ہے اور ایک کملی انہی کملوں سے جن کو تم ملبدہ (یعنی موٹا یا پیوند دار) کہتے ہو۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انھوں نے ابوحمزہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (پانی پینے کا) پیالہ ٹوٹ گیا آپ نے جہاں ٹوٹا تھا وہاں چاندی کی زنجیر سے جوڑ لیا عاصم کہتے ہیں میں نے وہ پیالہ دیکھا اور (تبرکاً) اس میں پانی پیا۔

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ

ہم سے سعید بن محمد جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے میرے باپ نے ان سے ولید بن کثیر نے انھوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے انھوں نے ابن شہاب زہری سے انھوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے بیان کیا جب وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آئے تو ان سے مسور بن مخرمہؓ ملے اور کہنے لگے آپکو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمائیے میں بجالاؤں میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں تب مسور نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو آپ پاس ہے وہ آپ مجھ کو دیدیجئے میں ڈرتا ہوں کہیں یہ لوگ (بنی امیہ ظالم) زبردستی آپ سے چھین نہ لیں خدا کی قسم اگر آپ مجھ کو دیں دینگے تو جان جانے تک تو اس کو کوئی کبھی مجھ سے نہ لے سکے گا (پھر مسور نے ایک قصہ بیان کیا) (حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا۔

لے قسطلانی نے کہا شاید آپ نے بنظر تواضع یا اتفاقاً اس کملی کو اوڑھ لیا ہوگا نہ یہ کہ آپ قصداً پیوندی کی موٹی کملی اوڑھا کرتے کیونکہ عادت شریف یہ تھی کہ جو کپڑا میسر آتا اس کو پہنتے غرض یہ ہے کہ خواہ مخواہ اچھے کپڑے ہوتے ہوئے پرانی پھٹی کملی اوڑھے رہنا جیسے ہمارے زمانہ کے بعضے درویشوں کا شعار ہے سنت کے موافق نہیں سنت یہ ہے کہ جو کپڑا اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے ان کو پہنے اور شکر حق بجالائے ؎ نیقری بجز خدمت خلق نیست ؛ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست مولانا فضل الرحمان قدس سرہ فرماتے تھے اچھا کھاؤ اچھا پہنو تاکہ لوگ تم کو دنیا دار سمجھیں کہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ اور دل خدا کی یاد میں مصروف رکھو ؎ اندروں با یار باش و از بروں بیگانہ باش ؛ ایں چنیں زیبا روش کم بود اندر جہاں ۱۲ منہ

بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاَنَا اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ. فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا۔

حضرت فاطمہؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ اسی منبر پر فرما رہے تھے ان دنوں میں جوان ہو گیا تھا کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے (جگر ہے) مجھے ڈر ہے وہ کسی گناہ میں نہ پڑ جائے[1] پھر آپ نے بنی عبد شمس قبیلے کے ایک داماد (یعنی عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اس کے رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ جو وعدہ کیا پورا کیا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جو چیز (نکاح ثانی) حلال ہے اس کو حرام کر دوں یا حرام کو حلال بلکہ میرا مطلب یہ ہے قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں جگہ ایک (ایک مرد پاس) کبھی نہیں اکٹھا ہوں گی[2]

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ ذَاكِرًا عُثْمٰنَ رض ذَكَرَهٗ يَوْمَ جَاءَهٗ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمٰنَ فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ اِذْهَبْ اِلٰى عُثْمٰنَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ اَغْنِهَا عَنَّا فَاَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ اَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ. سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انھوں نے منذر بن یعلی سے انھوں نے محمد بن حنفیہ سے انھوں نے کہا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمانؓ کو برا کہنے والے ہوتے تو اس دن کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمان کے عاملوں کے (جو زکوٰۃ تحصیلتے ہیں) شکایت کرنے ان کے پاس آئے انھوں نے مجھ سے کہا عثمان پاس جا (یہ زکوٰۃ کا پروانہ لیتا جا) کہہ یہ پروانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا ہے تم اپنے عاملوں کو حکم دو اس کے موافق عمل کریں جب وہ پروانہ لیکر حضرت عثمانؓ پاس آیا انہوں نے کہا ہم کو اس کی حاجت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس کی نقل موجود ہے) میں نے جا کر حضرت علی رض سے بیان کیا انہوں نے کہا اچھا جہاں سے یہ پروانہ لیا وہیں اس کو رکھ دے[3]

---

[1] یعنی علیؓ دوسری جورو لائیں اور حضرت فاطمہؓ سوکن پنے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خاوند کو ستائیں ان کی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہہ بیٹھیں ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کر لیں جب حضرت علی رض نے آپ کا یہ ارشاد سنا تو فوراً یہ ارادہ ترک کیا اور جبتک حضرت فاطمہ رض زندہ رہیں انہوں نے دوسری بی بی نہیں کی قسطلانی نے کہا آپ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبر کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی میں جمع کرنا حرام ہے مسور بن مخرمہ نے یہ قصہ اس لئے بیان کیا کہ امام زین العابدین کی فضیلت معلوم ہو کر وکس کے پوتے ہیں حضرت فاطمۃ الزہرا کے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن کا ایک ٹکڑا فرمایا اس حدیث سے علماء نے جناب فاطمہ زہرا کو سارے جہاں کی باقی لگ

الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهٖ إِلٰى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ

بَابُ ۲۴۷ اَلدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ

۳۵۴ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا

حمیدی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے کہا میں نے منذر ثوری سے سُنا اُنھوں نے محمد بن حنفیہ سے کہ والد نے مجھ کو ایک پروانہ دے کر حضرت عثمان رضؓ پاس بھیجا اور کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زکوٰۃ کا بیان ہے۔

باب اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں (جیسے ضیافت سامان جہاد کی تیاری وغیرہ) اور محتاجوں کے لئے تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفہ والوں (محتاجوں) اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہ رضؓ کے آرام پر مقدم رکھی جب اُنھوں نے قیدیوں میں سے ایک خدمتگار آپ سے مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا جو آٹا گوندھنے اور پیسنے میں ہوتی ہے آپ نے ان کا کام خدا پر رکھا

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو حکم نے کہا میں نے ابن ابی لیلےٰ سے سُنا کہا مجھ سے حضرت علی رضؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ کو چکی پیسنے کی تکلیف بہت ہوئی پھر ان کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے ہیں وہ آپ پاس تشریف لائیں ایک لونڈی یا غلام خدمت کیلئے آپ سے مانگی تھیں اتفاق سے آپ نہ ملے اُنھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے بیان کر دیا حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا (جب آپ تشریف لائے) حضرت علی رضؓ کہتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (رات ہی کو) ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے آپ کو دیکھ کر ہم نے اُٹھنا چاہا آپ نے فرمایا لیٹے رہو آپ میرے اور حضرت فاطمہ کے

بقیہ حاشیہ: عورتوں سے افضل کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت مریم کے بعد بعضوں نے کہا حضرت عائشہ رضؓ ان سے افضل ہیں ۱۲ منہ ۳ؔ ہوا یہ تھا کہ محمد بن حنفیہ کے پاس ایک شخص نے حضرت عثمان رضؓ کو بُرا کہا اُنہوں نے کہا خاموش لوگوں نے پوچھا کیا تمہارے باپ یعنی حضرت علی رضؓ حضرت عثمان کو بُرا کہتے تھے تب محمد بن حنفیہ نے یہ قصہ بیان کیا یعنی اگر حضرت علی رضؓ انکو بُرا کہنے والے ہوتے تو اس موقع پر کہتے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ کا لکھوایا ہوا پروانہ حضرت علی رضؓ پاس رہا اُنھوں نے اس سے کام لیا امام بخاری نے زرہ اور عصا اور بالوں کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کی حالانکہ ترجمہ باب میں ان کا ذکر ہے ممکن ہے کہ اُنھوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہ اور ابن عباسؓ اور انس کی حدیثوں کی طرف جو دوسرے بابوں میں مذکور ہیں حضرت عائشہ کی حدیث یہ ہے کہ وفات کے وقت آپکی زرہ ایک یہودی پاس گرو تھی ابن عباس رضؓ کی حدیث یہ ہے کہ آپ حجر اسود کو ایک لکڑی سے چومتے تھے انس رضؓ کی حدیث کتاب الطہارت میں گذری اس میں ابن سیرین کا یہ قول کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں اور پیالہ پر باقی برتنوں کو قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ حاشیہ صفحہ ھذا ۱ؔ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع محمد بن سوقہ سے اور محمد بن سوقہ کا منذر سے بصراحت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

اَخَذْ تُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَّاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ۔

بیچ میں بیٹھ گئے) میں نے آپکے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپنے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی۔ (لونڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم نے مانگی[1]

بَابُ ۲۴۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ يَعْنِىْ لِلرَّسُوْلِ قَسْمَ ذٰلِكَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِىْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ انفال میں) یہ فرمانا جو کچھ تم لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے یعنے رسول اس کو تقسیم کریگا (کیونکہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو بانٹنے والا ہوں خزانچی اور دینے والا اللہ ہے[2]

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِىْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ اِنَّ الْاَنْصَارِىَّ قَالَ حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِىْ فَاَتَيْتُ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے سلیمان اور منصور اور قتادہ سے ان سبھوں نے سالم بن ابی الجعد سے سُنا اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ رضؓ سے اُنھوں نے کہا ہماری قوم انصار میں ایک شخص (انس رضؓ بن فضالہ) کا لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا شعبہ نے منصور سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اس بچہ کو اپنی گردن پر اُٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور

[1] اللہ تم کو ان کلمات کی وجہ سے ایسی طاقت دیگا کہ تم کو خادم کی احتیاج نہ رہیگی اپنا کام آپ کر لوگی بظاہر یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اس میں یہ کہاں بیان ہے کہ آپنے صُفّہ والوں اور بیودں کو مقدم کیا لیکن امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں یوں ہے قسم خدا کی مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو دوں اور صفہ والوں کو محروم کروں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیچ کھا رہے ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے جو انپر خرچ کروں ان قیدیوں کو بیچ کر انکی قیمت ان پر خرچ کرونگا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی کہ بیٹی جو سارے جہان میں سب سے زیادہ آدمی کو محبوب ہوتی ہے اس تک کا خیال نہ کیا درمحتاجوں کی آسائش اور خبر گیری اس پر مقدم رکھی حضرت امام سفیان ثوریؒ سے منقول ہے۔ عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پھل چن رہے تھے لوگوں نے کہا امام صاحب آج تو عید کا دن ہے سب لوگ اچھے کپڑے پہن کر عید گاہ کو جا رہے ہیں اور آپ یہاں ایک ٹوکرہ لیئے پھل چن رہے ہیں یہ کیا معاملہ اُنھوں نے جواب دیا میں بھی کپڑے وغیرہ بدل کر عید کی نماز کے لئے نکلا تھا مگر راہ میں ایک بیوہ کا گھر ملا تھا اس کا یتیم بچہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی ماں سے یہ ضد کر رہا تھا کہ آج سب بچوں کے لئے مٹھائیاں کھلونے آئے ہیں مجھ کو بھی کھلونے دلا مٹھائی دلا بیوہ ماں اس کو تسلی دیتی جاتی ہے لیکن وہ نہیں مانتا یہ حال دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف رکھی عید گاہ جانا بالائے طاق رکھا اور جنگل میں اس درخت کے تلے ایک ٹوکرہ لے کر آگیا ہوں یہ پھل چن کر بیچونگا اور اس کی قیمت سے کچھ کھلونے کچھ مٹھائی اس بچہ کے لئے خریدونگا سبحان اللہ انسانی ہمدردی اس کا نام ہے ۱۲ منہ [2] قرآن شریف میں خمس کے مصارف چھ مذکور ہیں اللہ اور رسول اور ناطے والے اور یتیم اور مسکین اور مسافر اور علماء کا مذہب ہے کہ اللہ کا ذکر محض تعظیم کیلئے ہے اور خمس کے پانچ ہی حصے کیئے جائیں گے ایک حصہ اللہ اور رسول کا جو حاکم وقت لے گا اور باقی چار حصے ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کی خدمت میں خرچ ہوں گے اور ابو العالیہ کہتے ہیں کہ چھ حصے کیئے جائیں گے اللہ کا حصہ کعبہ میں رکھ دیا جائے گا وہاں کی خدمت میں صرف ہوگا بعضوں نے کہا بیت المال میں رکھا جائیگا اب پھر اسمیں اختلاف ہے کہ رسول اپنے حصے کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں امام بخاری کا یہ مذہب ہے کہ مالک نہیں ہوتے بلکہ اس کی تقسیم آپ کی طرف مفوض ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ

بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمٰنَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

سلیمان کی روایت میں یوں ہے اس انصاری کا ایک لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو[1] کیونکہ میں (اللہ کی طرف سے قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا ہوں (اس لئے میری کنیت ابو قاسم ہے میں تم کو تقسیم کرتا ہوں حصین کی روایت میں یوں ہے میں قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ تم میں تقسیم کر دوں۔

قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي۔

عمرو بن مرزوق نے کہا[2] ہم کو شعبہ نے خبر دی اُنھوں نے قتادہ سے اُنہوں نے کہا میں نے سالم سے سُنا اُنہوں نے جابرؓ سے کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا (تو اس کے باپ کو ابو القاسم کہیں) آپ نے فرمایا میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنھوں نے اعمش سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے اُنہوں نے کہا ہم لوگوں (یعنے انصار) میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اُس نے اس کا نام قاسم رکھا انصار کہنے لگے ہم تو تجھ کو ابو قاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے[3] یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصاری کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت ابو القاسم نہیں پکارنے کے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرنے کے آپ نے فرمایا انصار نے اچھا کیا میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں[4]

۳۵۷ حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے

---

[1] اس میں کئی مذہب ہیں میں یہ کہ آپ کی کنیت رکھنا محض ناجائز ہے مطلقاً اہل ظاہر کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں آپکی حیات میں ناجائز تھا بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی بعضوں نے کہا محمد یا احمد کے نام کے ساتھ ابو القاسم کنیت رکھنا منع ہے نہ صرف کنیت ۱۲ منہ

[2] یہ بخاری کے شیخ ہیں اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

[3] یعنی ابو القاسم پکار کر تجھ کو خوش نہیں کرنے کے جیسے تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھ کو ابو قاسم کہیں اسی لئے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے ۱۲ منہ

[4] امام بخاری نے سفیان ثوری کی روایت لا کر اس امر کو قوت دی کہ انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا اس میں راویوں نے شعبہ سے اختلاف کیا ہے جیسے ابو الولید کی روایت (اوپر گذری) اُنھوں نے یہ کہا ہے کہ انصاری نے محمد نام رکھنا چاہا تھا ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِيْ وَاَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے اُنھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے معاویہ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور میں بانٹنے والا اور یہ اُمّت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہانتک کہ اللہ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) اور وہ غالب ہی ہوں گے [۱]

---

۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال نے اُنھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم کو دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں (اللہ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں جس کے لئے حکم ہوتا ہے اس کو دیتا ہوں۔

۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاسْمُهٗ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَّتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے اُنہوں نے ابن ابی عیاش سے انکا نام نعمان تھا اُنہوں نے خولہ بنت قیس انصاریہ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو (جو مسلمانوں کا حق ہے) بے جا اُڑاتے ہیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے [۲]

---

[۱] اس حدیث کا ذکر اوپر کتاب العلم میں ہو چکا ہے مگر الفاظ میں کچھ فرق ہے یہ جو فرمایا یہ اُمّت یعنی اسلامی اُمّت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہیگی یہانتک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہونگے اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دو تین صدیوں سے مسلمان برابر مغلوب ہو رہے ہیں اور نصاریٰ اور دوسرے مخالفین ان پر غالب ہو رہے ہیں اب تو یہ حال ہے کہ ساری دنیا میں تقریباً نصاریٰ کا غلبہ ہو گیا ہے شاید عرب یا افغانستان کے چند جنگل اور پہاڑ ایسے رہے ہوں کہ جہاں نصاریٰ کا تدخل ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ اب بھی ایک جماعت اہل حدیث کی بلاد عرب اور نواحی افغانستان میں ہے جو اپنے دشمنوں پر غالب ہے کسی کی محکوم نہیں دوسرا جواب یہ ہے کہ غلبہ سے مراد مطلق غلبہ ہے خواہ شمشیر و سنان سے ہو خواہ حجت اور زبان سے مسلمان گو آجکل جنگ میں مغلوب ہو رہے ہیں پر حجت اور تقریر میں کسی مخالف فریق سے مغلوب نہیں ہے بلکہ سب پر غالب ہیں تیسرا جواب یہ ہے کہ جو مغلوب ہیں وہ پکے مسلمان نہیں ہیں اور جو پکے مسلمان ہیں وہ مغلوب نہیں ہیں چوتھا جواب یہ ہے کہ امر الٰہی سے وہ وقت مراد ہے جب نصاریٰ کا غلبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اس وقت تک برابر مسلمان غالب رہے ہوا واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] جیسے ہمارے زمانے کے بادشاہ اور نواب جو غریب رعایا کی محنت کا پیسہ اپنی ذاتی لہو و لعب اور کھیل تماشا اور نفسیاتی حظوظ میں صرف کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن بڑا حساب دینا ہو گا اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں گنہگار مسلمان دوزخ میں نہیں جائیں گے ہمارے پیر مرشد حضرت مجدد صاحب نے بھی ایک مکتوب میں اپنا خیال یہی لکھا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهِ وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تمہارے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا اللہ نے تم سے بہت لوٹوں کا وعدہ کیا ہے اب یہ جلدی تم کو دلا دی تو یہ لوٹ کا مال (قرآن کی رو سے) سب لوگوں کا حق ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیا کہ کون کون اس کے مستحق ہیں[1]

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عامر سے انہوں نے عروہ بارقی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک خیر اور برکت (آخرت ہیں) اور لوٹ (دُنیا) میں بندھی ہوئی ہے

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مرجائیگا تو اس کے بعد (دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا (بلکہ اس کی سلطنت تم لے لوگے) اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد (دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس (پروردگار کی) جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے (دولت) اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے[2]

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے جریر سے سنا انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے جابر بن سمرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ مرجائے گا تو اب دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مرجائے گا تو دوسرا قیصر کوئی نہیں بیٹھنے کا قسم اس (پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ

[1] یعنی قرآن مجمل ہے اس کی رو سے تو ہر لوٹ میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہے مگر حدیث شریف سے اس کی تشریح ہوگی کہ ہر لوٹ کا مال ان لوگوں کا حق ہوگا جو لڑے اور یہ لوٹ حاصل کرے اس میں سے پانچواں حصہ حاکم وقت مسلمانوں کے عموی مصالح کے لئے نکال لے گا امام بخاری کی اس تقریر سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن شریف کے عمل کرنے کے لئے کافی سمجھتے ہیں کہتے ہیں حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں ۱۲ منہ [2] مجاہدین کو دو گے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سلطنتیں چھین لیں اور ان کا خزانہ لوٹا ۱۲ منہ

كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

کئے جائیں گے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو سیار بن ابی سیار نے خبر دی کہا ہم سے یزید فقیر نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے لوٹ کے مال حلال کیے گئے [۲]

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنھوں نے ابوالزناد سے اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے جہاد ہی کی نیت سے نکلے اللہ کی کلام (اس کے وعدے) کو سچ جان کر تو اللہ اس کا ضامن ہے یا تو اس کو (شہید کر کے) بہشت میں لے جائیگا [۳] یا اس کو ثواب اور لوٹ کا مال دلا کر اس کے گھر لوٹا لائے گا

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللهُ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے اُنھوں نے معمر سے اُنھوں نے ہمام بن منبہ سے اُنھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے کہا (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (یوشع علیہ السلام) نے جہاد کیا اُنھوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص (جہاد کے لئے) نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی اس سے صحبت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں ان کے چھت نہ پائے ہوں (دیواریں تیار کی ہوں) یا جس نے گابھن (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں مول لی ہوں اُن کے جننے کا منتظر ہو خیر وہ جہاد کے لئے گئے اور ایک گاؤں (اریحا) کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا یا نزدیک تھا اُنھوں نے سورج کو (مخاطب کر کے) کہا تو بھی (خدا کا) تابع فرمان

[۱] مجاہدین کو دوگے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سلطنتیں چھین لیں اور انکا خزانہ لوٹا ۱۲ منہ [۲] اور اگلی اُمتوں کے لئے حلال نہ تھی پادری جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں کہ اُنہوں نے لوگوں کے مال لوٹے اور ان کو لونڈی غلام بنایا تو یہ طعن لغو ہے جب آپکی پیغمبری ہزاروں دلیلوں سے ثابت اور آفتاب سے زیادہ روشن ہے تو اللہ نے اگر ایک حکم خاص آپ کو دیا اسمیں کونسا استبعاد ہے خود پادری اقرار کرتے ہیں کہ اگلی شریعتوں میں متعدد بی بیاں کرنا جائز تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منع ہوا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے انجیل شریف میں کہیں دوسری بی بی کرنا منع نہیں ہے پر اگر مان لیا جائے تو جیسے اگلا حکم اللہ نے حضرت عیسیٰ کی شریعت میں منسوخ کر دیا ایسا ہی اگر کوئی حکم ہمارے پیغمبر صاحب کی شریعت میں بدل دیا تو اس کے نہ ماننے کی اسپر طعنہ کرنیکی کیا وجہ ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی بلا حساب و کتاب اور بلا موازنہ اعمال شہید کی خصوصیت ہے۔

فَحَبَسَهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا.

میں بھی اسی کا تابعدار ہوں (پھر یوں دعا کی) یا اللہ سورج کو روک دے[1] وہ روک دیا گیا یہانتک اُنھوں نے فتح حاصل کی اور لوٹ کے مالوں کو اکٹھا کیا (آسمان سے) آگ آئی پر ان کو نہ جلایا[2] اُنھوں نے کہا تم میں کسی نے (مال غنیمت میں) چوری کی ہے اب تم میں ہر قبیلے میں سے ایک شخص مجھ سے ہاتھ ملائے (ایسا ہی ہوا) ایک شخص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا اُنھوں نے کہا تیرے ہی قبیلے والوں نے چوری کی ہے اپنے قبیلے والوں کو لا وہ ہاتھ ملائیں (ایسا ہی ہوا) تو دو تین شخصوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گئے (آخر مجبور ہو کر چوری کا مال) گائے کے سر کے برابر سونا لیکر آئے اس کو رکھا تب آگ آئی اور سب کو جلا دی پھر اللہ تعالی نے ہم مسلمانوں کی کم طاقتی اور عاجزی ملاحظہ فرما کر ہمارے لئے لوٹ کے مال درست کر دیے[3]

بَابٌ ۲۵۰ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

باب لوٹ کا مال ان لوگوں کو ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوں

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرحمن بن مہدی نے خبر دی اُنھوں نے امام مالک سے اُنھوں نے زید بن اسلم سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے کہا اگر پچھلے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بستی فتح کرتا فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو بانٹ دیا تھا[4]

---

[1] اس کی حرکت موقوف کر دے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد حرکت ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا حال کے حکیم یہ کہتے ہیں کہ سورج مرکز عالم ہے اور زمین اور سب سیارے اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی کشش اور اپنے ثقل کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ قائم ہیں اگر یہ مذہب صحیح ہو تو سورج کو روک دینے سے یہ مطلب ہوگا کہ زمین کو ساکن کر دے اور اس کا ساکن کرنا گویا سورج کا روک دینا ہے کیونکہ سورج ایک ہی مقام پر نظر آئیگا اور زمین کی تیز حرکت کی وجہ سے جو چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ بات نہ رہیگی ۱۲ منہ [2] نسائی اور ابن حبان کی روایت میں یوں ہے وہ لوگ جب کچھ لوٹ کا مال حاصل کرتے تو اللہ اسپر ایک آگ بھیجتا وہ آگ اس مال کو کھا لیتی (یعنی جلا دیتی) ۱۲ منہ [3] کم طاقتی اور عاجزی سے یہ مراد ہے کہ مسلمان مفلس اور نادار تھے اور خدا کی بارگاہ میں عاجزی اور فروتنی سے عاجز ہوتے تھے پروردگار کو انکی عاجزی پسند آئی اور یہ سرفرازی ہوئی کہ لوٹ کے مال انکے لئے درست کر دیے گئے ہم ان بیوقوف پادریوں سے پوچھتے ہیں جو لوٹ کا مال لینا بڑا عیب جانتے ہیں کہ تمہارے مذہب والے نصاری تو دوسرے کی ملک کے ملک اور خزانے ہضم کر جاتے ہیں ڈکار تک نہیں لیتے جس ملک کو فتح کرتے ہیں وہاں سب معزز کاموں پر اپنی قوم والوں کو مامور کرتے ہیں اہل ملک کا ذرا لحاظ نہیں رکھتے پھر یہ لوٹ نہیں تو کیا ہے لوٹ سے بدتر ہے لوٹ تو گھڑی بھر ہوتی ہے اور ظلمی انتقام تو صدہا برس تک ہوتا رہتا ہے معاذ اللہ انجیل شریف کی وہی مثال ہے اپنی آنکھ کا تو شہتیر نہیں دیکھتے اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہیں ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا کہ جو ملک مسلمان فتح کریں وہ فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے شافعیہ کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے خواہ تقسیم کر دے خواہ خراجی ملک کے طور پر رہنے دے لیکن یہ خراج اسلامی قاعدے کے موافق مسلمانوں ہی پر خرچ کیا جائے باقی آیندہ

بَابٌ ۲۵۱ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ۔

۳۶۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رض قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ مَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

باب اگر کوئی لوٹ حاصل کرنے کے لئے لڑے دیگر نیت ترقی دین کی بھی ہو، تو کیا ثواب کم ہو گا [۱]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابو وائل سے سُنا کہا ہم سے ابو موسیٰ اشعری رض نے بیان کیا اُنھوں نے کہا ایک گنوار (لاحق بن ضمرہ باہلی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! کوئی شخص لوٹ کے لئے لڑتا ہے کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا تذکرہ کریں (ناموری کے لئے) کوئی اس لئے کہ لوگ اس کی بہادری دیکھیں تو اللہ کی راہ میں کونسا لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے [۲]

بَابٌ ۲۵۲ قِسْمَةِ الْإِمَامِ مَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ

۳۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ

باب امام کے پاس جو کافر لوگ تحفہ بھیجیں اس کا بانٹ دینا اس میں سے کسی کے لئے جو حاضر نہ ہو چھپا رکھنا۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ایوب سختیانی سے اُنہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیبا کی (ریشمی) قبائیں جن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے تحفہ آئیں آپ نے اپنے چند اصحاب کو تقسیم کر دیں اور ایک قبا مخرمہ بن نوفل کے لئے اٹھا رکھی پھر مخرمہ اپنے بیٹے مسور کو لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہوئے (آپ اندر تھے) اُنھوں نے اپنے بیٹے مسور سے کہا اندر جا) آپ کو میرے نام سے بلا لا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کی آواز سن لی آپ وہ قبا لئے ہوئے اس کے گھنڈی ٹکے سامنے کئے ہوئے [۳] باہر آئے اور فرمانے لگے ابو مسور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۶ یعنی محتاجوں اور یتیموں کی خبر گیری جہاد کے سامان اور اسباب کی تیاری میں غرض ملک کا محاصل بادشاہ کی ملک نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں اور غازیوں کا مال ہے بادشاہ بھی بطور ایک سپاہی کے اس میں سے اپنا خرچ لے سکتا ہے یہ ہے شرعی انتظام اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج ان کو یہ روز بد دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ھذا [۱] امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ جہاد میں اگر اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت ہو اور ضمناً یہ غرض بھی ہو کہ لوٹ کا مال بھی ملے تو اس سے ثواب میں کچھ فرق نہیں آتا جیسے جنگ بدر میں صحابہ قافلہ لوٹنے کی غرض سے نکلے تھے البتہ اگر صرف لوٹ مار کی غرض ہو دین کی ترقی مقصود نہ ہو تو ثواب کم کیا بلکہ کچھ ثواب نہ ملیگا ۱۲ منہ [۲] گو کمنا لوٹ کا بھی خیال ہو ۱۲ منہ

[۳] گھنڈی ٹکے سامنے اس لئے کہ مخرمہ ان کو دیکھ کر خوش ہوں ۱۲ منہ

هٰذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اے ابوالمسور میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی اور مخرمہ کے مزاج میں ذرا تیزی تھی[1] اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے[2] اور حاتم بن وردان نے کہا[3] ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں آئیں (پھر یہی حدیث ذکر کی ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اس کو ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۲۵۴ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذٰلِكَ فِي نَوَائِبِهِ

باب بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیداد آپ نے کیونکر تقسیم کی اور اپنی ضرورتوں میں ان کو کیسے خرچ کیا۔

۲۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن اسود نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ (سلیمان) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا آپ فرماتے تھے (انصار میں) کوئی شخص چند کھجور کے درخت آپ کے لئے خاص کرتا تھا (گزرانتا تھا) جب آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی تو یہ درخت پھیرنے لگے[4]

بَابٌ ۲۵۵ بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ

باب اللہ تعالیٰ نے غازی لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے بادشاہان اسلام کے ساتھ ہو کر لڑے کیسی برکت اور فراغت دی تھی اس کا بیان

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا میں نے ابواسامہ سے پوچھا کیا تم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا ہاں عبداللہ بن زبیر نے کہا جب جمل کے دن[6] حضرت زبیرؓ (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے

---

[1] غصہ تھا جلدی سے گرم ہو جاتے جیسے اکثر تنگ مزاج لوگ ہوتے معلوم ہوا کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تحفے بھیجیں انکا لینا امام کو درست ہے اور اس کو اختیار ہے جو چاہے خود رکھے جو چاہے جس کو دے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے ادب میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حاتم بن وردان کی روایت کو خود امام بخاری نے باب شہادۃ الاعمیٰ میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو خود امام بخاری نے باب الہبہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [5] جب مہاجرین اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر نادار اور محتاج تھے انصار نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت گزرانتے تھے جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات میں لڑے بھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں آئے تو وہ آپ کا مال تھے مگر آپ نے ان میں سے کئی باغ مہاجرین پر تقسیم کئے اور انکو یہ حکم دیا کہ اب انصار کے باغ اور درخت جو انہوں نے تم کو دیئے تھے انکو واپس کر دو اور کئی باغات آپ نے خاص اپنے لئے رکھے باقی آئندہ

فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي أَفَتَرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا فَاقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى

مجھ کو بلایا میں ان کے پہلو میں کھڑا ہوا انھوں نے کہا آج جو مارا جائیگا وہ یا ظالم ہوگا یا مظلوم[۱] اور میں تو سمجھتا ہوں میں آج مارا جاؤنگا مجھے بڑی فکر اپنے قرض کی ہے تو کیا سمجھتا ہے کیا قرض ادا کرکے میرے مال میں سے کچھ بچے گا خیر بیٹا ایسا کیجیو میرا مال بیچ کر قرض ادا کر لو تہائی مال کی انہوں نے وصیت کی اور تہائی کی تہائی عبداللہ کے بیٹوں یعنے اپنے پوتوں کو دلائی (چونکہ عبداللہ کثیر الاولاد تھے) انھوں نے کہا قرض کے ادا کے بعد جو بچ رہے اسکی تہائی (یعنی تہائی کی تہائی اپنی اولاد کو دیجیے ہشام راوی کہتے ہیں عبداللہ بن زبیر کے بعضے بیٹے اپنے (چچاؤں یعنی) زبیر کے بیٹوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد اور زبیر کے مرتے وقت) سب نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں[۲] عبداللہ بن زبیر نے کہا زبیر مجھ کو اپنے قرض کے ادا کرنیکی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے بیٹا اگر تو قرض ادا کرنیسے عاجز ہو جائے تو میرے مالک کی مدد چاہنا عبداللہ نے کہا میں نہیں سمجھا تو میں نے پوچھا مالک کون باوا انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ عبداللہ کہتے ہیں قسم خدا کی میں جب زبیر کا قرض ادا کرنے میں کسی مشکل میں پھنس گیا تو میں نے یوں ہی دعا کی زبیر کے مالک اس کا قرضہ ادا کرادے اللہ نے ادا کرا دیا پھر ایسا ہی ہوا زبیر (اس دن) مارے گئے[۳] اور نقد روپیہ اشرفی انھوں نے نہیں چھوڑا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۸ اس میں سے جہاد کا سامان کیا جاتا اور دوسرے ضروریات مثلاً آپکی بی بیوں کا خرچہ وغیرہ پورے کیئے جاتے امام بخاری نے یہ حدیث ذکر کرکے اس پورے قصے کی طرف اشارہ کیا جس سے باب کا مطلب بخوبی نکلتا ہے ۱۲ منہ [۶] جس دن حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں بڑی جنگ ہوئی اس جنگ میں حضرت زبیر رضؓ حضرت عائشہ رضؓ کے ہمراہ تھے یہ واقعہ ۳۶ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ

حواشی صفحہ ھذا [۱] ہر فریق یہ سمجھتا تھا کہ وہ حق پر ہے اور دوسرا فریق ناحق پر تو جو حق پر مارا گیا وہ مظلوم ہوا جو ناحق پر وہ ظالم ٹھہرا بعضوں نے کہا ہر شخص اپنے خیال میں مظلوم تھا اور اپنے دشمن کے خیال میں ظالم ہوا یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتل حضرت علیؓ کے لشکر میں شریک ہوگئے تھے حضرت عائشہ رضؓ اور ان کے ساتھ والے یہ چاہتے تھے کہ بلا تحقیق اور بلا دریافت یہ قاتل حوالے کر دیئے جائیں تاکہ ان کو قتل کی سزا دی جائے حضرت علیؓ یہ فرماتے تھے کہ جبتک اچھی طرح دریافت اور تحقیق نہ ہولے میں اسی طرح تمہارے نام لینے پر لوگوں کو کیونکر حوالے کردوں تم انکا ناحق خون کر دو بس جھگڑا تھا جو سمجھانے سے طے نہ ہوا دونوں طرف والوں کو جوش تھا آخر نوبت بہ شمشیر پہنچی باقی خلافت کی کوئی تکرار نہ تھی حضرت عائشہؓ کیساتھ جو صحابہ تھے وہ سب حضرت علیؓ کی خلافت تسلیم کر چکے تھے بلکہ آپ سے بیعت کر چکے تھے ۱۲ منہ [۲] بیٹوں کے نام یہ تھے عبداللہ عروہ منذر عمرو خالد مصعب حمزہ عبید جعفر پہلے تین بیٹے اسماء بنت ابی بکر کے بطن سے تھے باقی اپنی بیبیوں کے بطن سے بیٹیوں کے نام یہ تھے خدیجہ ام الحسن عائشہ حفصہ زینب حبیبہ سودہ ہند رملہ ہیں تین بیٹیاں اسماء کے بطن سے باقی اور بی بیوں کے بطن سے تھیں ۱۲ منہ [۳] جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت علی رضؓ نے زبیر رضؓ کو بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد دلائی کہ زبیر ایک دن ایسا ہوگا تم علیؓ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے زبیر یہ حدیث سنتے ہی میدان جنگ سے لوٹ گئے رستے میں ایک مقام پر سوگئے باقی صفحہ ۲۳۰ پر

باقی صفحہ ۲۳۰ پر

عَشَرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رض قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسِبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا

البتہ زمینیں چھوڑیں ایک زمین غابہ کی تھی اور گیارہ گھر مدینہ میں دو گھر بصرے میں ایک گھر کوفہ میں ایک گھر مصر میں عبداللہ کہتے ہیں زبیر پر جو قرضہ ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال امانت رکھواتا تو وہ کہتے امانت نہیں اس کو قرض سمجھ کیونکہ میں ڈرتا ہوں تیرا مال تلف ہو جائے تو قرض کی صورت میں اس کا تاوان دوں گا امانت میں تجھ کو کچھ نہیں ملے گا[1] اور زبیر نے زندگی بھر حکومت نہیں قبول کی نہ تحصیلدار ہونا منظور کیا البتہ یہ تو تھا کہ لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے یا ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض کے (تو جو کچھ مال ان کے ہاتھ آیا وہ غنیمت کا مال تھا) عبداللہ بن زبیر نے کہا (ان کے شہید ہونے کے بعد) میں نے ان کا کل قرضہ جوڑا (حساب کیا) تو وہ بائیس ۲۲ لاکھ نکلا پھر حکیم بن حزام (صحابی رض) عبداللہ بن زبیر رض سے ملے اور پوچھنے لگے میرے بھتیجے میرے بھائی (یعنی زبیر رض) پر کتنا قرضہ نکلا (عبداللہ نے کسی مصلحت سے اظہار مناسب نہ جانا) چھپایا اور کہا ایک لاکھ حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ تمہاری جائیداد سے یہ قرضہ ادا ہو سکے عبداللہ نے کہا اگر بائیس لاکھ کا قرضہ ہو تب کیا ہو گا حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم اتنا قرضہ ادا کر سکو گے خیر اگر تم سے ادا نہ ہو سکے تو مجھ سے مدد لینا عبداللہ کہتے ہیں زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں لی تھی عبداللہ نے سولہ لاکھ پر اس کو بیچا اور کھڑے ہو کر کہا دیکھو جن لوگوں کا قرض زبیر رض پر ہو وہ غابہ میں آ کر ہم سے ملیں عبداللہ بن جعفر وہاں آئے ان کے چار لاکھ زبیر رض پر قرض تھے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رض سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کئے دیتا ہوں (عبداللہ بن جعفر رض بڑے سخی تھے) عبداللہ بن زبیر نے کہا ہم معاف کرانا نہیں چاہتے عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر چاہو تو میں مہلت دیتا ہوں عبداللہ بن زبیر نے کہا میں یہ بھی نہیں چاہتا تب عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا میرے قرض کے بدل غابہ کی کچھ زمین مجھ کو دے دو عبداللہ بن زبیر رض نے کہا اچھا اتنی زمین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۹ عمرو بن زمرود نے وادی السباع میں سوتے میں انکو قتل کر دیا ان کا سر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے زبیر رض کا قاتل جہنمی ہے ۱۲ منہ حاشی صفحہ ہذا [1] یہ انکی کمال خیر خواہی تھی مسلمانوں کے ساتھ امانت کا مال اگر امین پاس تلف ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں

قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا نَقَضَى دَيْنَهُ فَأَدَّاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعٰوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعٰوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةُ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعٰوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ

قال عمرو بن عثمان قد اخذت منه سهما بمائة الف

یہاں سے وہاں تک غرض عبداللہ نے غابہ کی زمین و ہانکے گھر سب بیچا اور پورا قرض ادا کر دیا ساڑھے چار حصے غابہ کی جائیداد میں سے بچ رہے اس وقت عبداللہ بن زبیرؓ معاویہ کے پاس گئے ان کے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر عبداللہ بن زمعہ بیٹھے تھے معاویہؓ نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت آئی عبداللہ نے کہا ہر حصے کی ایک لاکھ انہوں نے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں عبداللہ نے کہا ساڑھے چار حصے منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک حصہ لاکھ روپے کو میں لیتا ہوں عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں لاکھ کو عبداللہ بن زمعہ نے کہا ایک میں لیتا ہوں لاکھ کو معاویہؓ نے کہا اب کیا باقی رہا عبداللہ نے کہا ڈیڑھ حصہ رہ گیا معاویہؓ نے کہا ڈیڑھ لاکھ کو وہ میں نے لیا عبداللہ بن جعفر نے جو حصہ لیا تھا وہ معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ کو بیچا غرض جب عبداللہ بن زبیر کا سارا قرض ادا کر چکے تو اب زبیر کے بیٹے ان سے کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم کرو عبداللہ نے کہا خدا کی قسم ابھی تو میں تقسیم نہیں کرنے کا جبتک حج کے چار موسم گذر نہ جائیں اور میں ہر موسم میں یہ منادی نہ کرلوں کہ زبیر پر جس کا قرضہ ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اب دیتے ہیں اور ہر سال عبداللہ (حج کے موسم پر) ایسے ہی منادی کرتے رہے جب چار برس گذر گئے (اور کوئی قرضخواہ نہ آیا) تو عبداللہ نے ترکہ تقسیم کر دیا زبیر کی چار بی بیاں تھیں باوجودیکہ تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا جب بھی ہر بی بی کو بارہ بارہ لاکھ ہاتھ آئے اور کل جائیداد زبیرؓ کی پانچ کروڑ دو لاکھ ہوئی[1]

بَابٌ ۲۵۵ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ

باب اگر امام کسی شخص کو سفارت پر بھیجے یا (اپنے شہر ہی میں) ٹھہرے رہنے کا حکم دے تو اس کو (لوٹ کے مال میں حصہ ملیگا یا نہیں

۱۷۰ — حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمٰنُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے کہا حضرت عثمانؓ جو بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ جب ہر بی بی کو ۱۲ بارہ لاکھ ملے کیونکہ اس صورت میں آٹھواں ۴۸۰۰۰۰۰ ہوگا اور وصیت اور قرض کو ملا کر کل جائیداد کی مقدار پانچ کروڑ اٹھانویں لاکھ ہوتی ہے تو صحیح یہ ہے کہ ہر بی بی کو دس دس لاکھ ملے اس صورت میں حساب برابر آجاتا ہے بعضوں نے کہا ۱۲ لاکھ صحیح ہیں اور ۲ یا ۹ لاکھ جو بڑھ گئے وہ اس جائیداد کے منافع اور آمدنی کے بابت تھے کیونکہ کئی سال تک تقسیم میں دیر ہوئی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ ؎

(دیکھتے وقت) آپ نے فرمایا تھا تم کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کو ملے گا جو جنگ بدر میں شریک ہوا اور اتنا ہی حصّہ بھی ملے گا ؎

بَابُ ۲۵۶ مِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ تَمْرَ خَيْبَرَ

باب اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصّہ مسلمانوں کی ضرورت کے لئے ہے وہ واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے اپنے دودھ ناتے کی وجہ جو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ سے درخواست کی (ان کے مال قیدی واپس ہوں) آپ نے لوگوں سے معاف کرایا کہ اپنا اپنا حق چھوڑ دو) اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو اس مال میں سے دینے کا وعدہ کرتے جو بلا جنگ ہاتھ آیا تھا اور خمس میں سے انعام دینے کا اور یہ بھی دلیل ہے کہ آپ نے خمس میں سے انصار کو دیا اور جابرؓ کو خیبر کی کھجور دی۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے عروہ بن زبیر نے کہا ان سے مروان بن حکم ؎ اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی (دونوں) واپس کئے جائیں تو آپ نے

؎ امام ابو حنیفہؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے کہ جو شخص امام کے حکم سے کہیں گیا ہو یا ٹھہر گیا ہو اس کا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اور شافعی اور مالک اور امام احمد اس کے خلاف کہتے ہیں وہ کہتے ہیں لوٹ کے مال میں وہی لوگ حصّہ پائیں گے جو جنگ میں حاضر ہوں اور اس حدیث کے باب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا حضرت عثمانؓ کے لیے ۱۲ منہ ؎ وہ ناتا یہ تھا کہ حلیمہ سعدیہ آپکی انا ہوازن کی قوم میں سے تھیں اور گو امام بخاری نے جو یہ قصّہ نقل کیا اس میں رضاعت کا ذکر نہیں ہے مگر ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا کہ ہوازن کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دودھ آپ نے پیا ہے ۱۲ منہ ؎ معلوم ہوا کہ مال غنیمت لوٹ حاصل کرتے ہی غازیوں کی ملک ہو جاتا ہے جب تو آپ نے ان سے معاف کرایا کہ اپنا حق چھوڑ دو ۱۲ منہ ؎ یعنی نفل جس کی جمع انفال ہے وہ یہ ہے کہ امام کسی غازی سے کوئی نمایاں خدمت ظاہر ہونے پر حصّے سے زیادہ کچھ دعدہ کرے یا دلائے ۱۲ منہ ؎ مروان نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے نہ آپکی صحبت اٹھائی ہے اس کے اعمال بہت خراب تھے اور اسی وجہ لوگوں نے امام بخاری پر طعن کیا ہے کہ مروان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ امام بخاری نے اکیلے مروان سے روایت نہیں کی بلکہ مسور بن مخرمہ کے ساتھ جو صحابی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعضا بُرا شخص حدیث کی روایت میں سچا اور با احتیاط ہوتا ہے تو محدثین اس سے روایت کرتے ہیں اور بعضا شخص بہت نیک اور صالح ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا دوسرے کسی علم میں مصروف رہنے کی وجہ سے حدیث کے الفاظ اور سند کا خوب خیال نہیں رکھتا تو محدثین اس سے روایت نہیں کرتے یا اسکی روایت کو ضعیف جانتے ہیں امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف سب کے سب فقیہ تھے لیکن امام بخاری ان سے روایت نہیں کرتے کیونکہ حدیث کے ضبط اور اتقان میں یہ لوگ قاصر تھے اور رات دن فقہی مسائل کے استخراج اور استنباط میں مصروف رہتے تھے البتہ مجتہدین میں سے امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن مبارک اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ ایسے کامل گزرے ہیں کہ فقیہ بھی تھے اور محدث بھی اللہ انکو جزائے خیر دے ان سب میں افضل اور اعلیٰ اور اعلم بالحدیث امام احمد بن حنبل تھے جن کے اکثر اصول اور فروع میں ہم لوگ پیرو ہیں اور وہ پیشوا تھے اہل سنت اور جماعت کے اللہ ہم کو ان کے تابعداروں میں حشر کرے آمین ۱۲ منہ۔

أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا فَهٰذَا

ان سے فرمایا دیکھو سچی بات مجھے بہت اچھی لگتی ہے تم دونوں میں ایک اختیار کر دیا تو اپنے قیدی لے لو یا مال اسباب پھیر لو اور میں نے تو ہوازن کے لوگوں کا انتظار کیا تھا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس پر کئی راتوں تک جب طائف سے لوٹ کر آئے ان کے (مسلمان ہو کر آنے کے) منتظر رہے (قیدی تقسیم نہیں کیئے) جب انکو معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں پھیرنے والے نہیں تو (مجبور ہو کر) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی دیدیجئے اس وقت آپ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہیئے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد (مسلمانو) دیکھو تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کرکے ہمارے پاس آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو پھیر دوں جو کوئی خوشی سے یہ چاہے وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ برقرار ہی رکھنا چاہتا ہو وہ ٹھہرا رہے پہلے جو اللہ تعالیٰ ہم کو لوٹ عنائیت کرے گا ہم اس میں سے اس کو معاوضہ دیں گے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم خوشی سے راضی ہیں آپ ان کے قیدی ان کو پھیر دیجئے آپ نے فرمایا مجھے کیونکر معلوم ہو تم میں کون راضی ہے کون راضی نہیں (کیونکہ مسلمان بہت تھے) تو ایسا کرو تم اپنے اپنے نقیبوں سے اپنی اپنی مرضی کہلا بھیجو یہ سن کر لوگ لوٹ گئے اور نقیب لوگ اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انھوں نے عرض کیا کہ لوگ خوشی سے راضی ہیں انہوں نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی ابن شہاب نے کہا ہوازن کے قیدیوں کی یہی کیفیت ہم کو پہنچی۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيْثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى فَأُتِيَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے ایوب نے کہا اور مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے بھی بیان کیا اور مجھ کو قاسم کی روایت ابوقلابہ کی روایت سے زیادہ یاد ہے خیر قاسم اور ابوقلابہ دونوں نے زہدم بن مضرب سے روایت کی انہوں نے کہا ہم ابوموسیٰ کے پاس بیٹھے تھے

أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا
فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ
فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ
نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا
عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ
أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ
لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا
انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ
لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا
سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ
أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ
لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ
اللهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ
اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ
فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا
أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔
۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

اتنے میں مرغی کا ذکر آیا (یا کھانے میں مرغ سامنے آیا) وہاں بنی تیم اللہ
کا ایک شخص (نام نامعلوم) سرخ رنگ بھی حاضر تھا شاید پر ملک والا تھا
ابوموسیٰؓ نے اس کو بھی کھانے کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو
نجاست کھاتے دیکھا تو مجھ کو نفرت آئی میں نے قسم کھالی ہے مرغی نہیں
کھانے کا ابوموسیٰ نے کہا ادھر آؤ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں[۱]
میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ
سے سواری مانگتا تھا (غزوہ تبوک میں جانے اور سامان لادنے کو)
آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری
کہاں (پھر ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لوٹ کے کچھ اونٹ
آئے آپ نے پوچھا یہ اشعری لوگ کدھر گئے (ہم حاضر ہوئے) آپ نے
(نہایت عمدہ موٹے تازے) سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہم کو دلائے
جب ہم اونٹ لیکر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا دیکھو ہم نے اچھا نہیں کیا)
اس کام میں ہم کو بھلائی نہیں ہونیکی[۲] ہم پھر لوٹ کر آپ پاس آئے
اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے آپ سے سواری کی درخواست
کی تو آپ نے قسم کھالی تھی میں سواری نہیں دینے کا شاید آپ بھول گئے آپ نے
فرمایا (نہیں میں بھولا نہیں) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں
دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی (تو میری قسم نہیں ٹوٹی) اور میں تو خدا کی قسم
اللہ چاہے تو اگر کسی بات کی قسم بھی کھالوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر
سمجھوں تو اس کام کو کرلوں اور قسم کا کفارہ دے ڈالوں[۳]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر
دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[۱] قسم سے باہر آنے کا اور قسم کے خلاف کرنے کا طریق سکھلاتا ہوں ۱۲ منہ [۲] ابوموسیٰؓ اور ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو کہ میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور ہم نے آپ کو یاد نہیں دلایا گویا فریب سے ہم یہ اونٹ لے آئے ایسے کام میں بھلائی کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [۳] ابوموسیٰ کا یہ مطلب تھا کہ تو نے بھی جو قسم کھالی ہے کہ مرغی نہ کھاؤں گا یہ قسم اچھی نہیں ہے مرغی حلال جانور ہے فراغت سے کھا اور قسم کا کفارہ دے ڈال باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعریوں کو اپنے حصے میں سے یعنی خمس میں سے یہ اونٹ دیئے ۱۲ منہ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّۃً فِیْہَا عَبْدُ اللّٰہِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا کَثِیْرًا فَکَانَتْ سِہَامُہُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِیْرًا وَّنُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا

علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبداللہ بن عمرؓ بھی تھے وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں ملے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ اور انعام میں ملا[1]

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَّبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِہِمْ خَاصَّۃً سِوٰی قِسْمِ عَامَّۃِ الْجَیْشِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی اُنہوں نے عقیل سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سالم سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے فوجوں میں جن کو روانہ کرتے بعضے خاص لوگوں کو کچھ زیادہ انعام دلواتے عام لشکر کے حصوں کے علاوہ۔

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُہَاجِرِیْنَ اِلَیْہِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُہُمْ اَحَدُہُمَا اَبُوْ بُرْدَۃَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ رُہْمٍ اِمَّا قَالَ فِیْ بِضْعٍ وَّاِمَّا قَالَ فِیْ ثَلٰثَۃٍ وَّخَمْسِیْنَ اَوِ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَہٗ عِنْدَہٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا ہٰہُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَۃِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْہَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْہَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْہَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے اُنھوں نے ابوبردہ سے اُنہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے اُنہوں نے کہا ہم یمن ہی میں تھے جب ہی ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) نکل کھڑے ہوئے ہم بھی آپکے پاس ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے میں تھا اور میرے دو بھائی اور تھے میں سب میں چھوٹا تھا میرے بھائیوں کا نام ابوبردہ (عامر بن قیس) ابورہم (مجدی بن قیس) تھا ایک راوی کو شک ہے کہ ابوموسیٰ نے یوں کہا چند آدمی اور تھے یا یوں کہا ترپن یا چون آدمی اور تھے غرض ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاق سے ہماری کشتی حبش کے ملک میں نجاشی بادشاہ پاس پہنچی وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفرؓ نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیج دیا ہے اور فرمایا ہے یہیں ٹھہرے رہو تم لوگ بھی ہمارے ساتھ رہو ہم ان کے ساتھ رہے پھر ہم سب مل کر (مدینہ کو) روانہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے خیبر کی لوٹ میں سے ہم کو بھی حصہ دلوایا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلایا جو خیبر کی جنگ میں حاضر نہ تھا انہی کو دیا جو جنگ میں حاضر تھے۔

[1] اور ظاہر ہے کہ لشکر کے سردار نے یہ انعام خمس میں سے دیا ہوگا گویا فعل لشکر کے سردار کا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا آپ نے سنا ہوگا اور سکوت فرمایا تو حجت ہوا ۱۲ منہ

سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّ اَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ

مگر ہمارے کشتی والوں کو جعفر اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کو حصہ دیا۔

۲۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِيْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَالِيْ ثَلٰثًا وَّ جَعَلَ سُفْيٰنُ يَحْثُوْا بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هٰكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَاَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَّرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيٰنُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَالِيْ حَثْيَةً وَّقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے اُنہوں نے جابرؓ سے سُنا اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا بحرین سے اگر روپیہ آئے گا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا (تین بار لپ بھر کر) دونگا وہ روپیہ نہ آیا اور آپکی وفات ہوگئی (ابوبکرؓ کی خلافت میں) جب بحرین کا روپیہ آیا تو ابوبکرؓ نے منادی کو حکم دیا اس نے یوں منادی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تب میں نے جا کر یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا ابوبکرؓ نے مجھ کو تین لپ بھر کر روپے دیئے علی بن مدینی نے کہا سفیان جو اس حدیث کے راوی ہیں اُنہوں نے دونوں لپ سے بتلا دیا پھر ہم سے یوں کہنے لگے ابن منکدر نے ہم سے ایسا ہی بیان کیا اور ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا کہ جابرؓ نے کہا میں ابوبکر صدیقؓ پاس آیا ان سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا روپیہ) مانگا اُنہوں نے نہ دیا پھر مانگا پھر نہ دیا پھر میں تیسری بار ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میں نے ایکبار تم سے مانگا تم نے نہ دیا دوسری بار مانگا تم نے نہ دیا تیسری بار مانگا تم نے نہ دیا[۱] اب یا تو دو یا یوں کہہ دو میں بخیلی کرتا ہوں (نہیں دیتا) ابوبکرؓ نے کہا تو مجھ کو یوں کہتا ہے میں بخیلی کرتا ہوں میں نے جو تجھ کو پہلے ہی بار میں نہیں دیا (اس کی کوئی وجہ تھی) میری نیّت دینے کی تھی سفیان نے کہا اور ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اُنہوں نے امام محمد بن علی باقر سے اُنہوں نے جابرؓ سے اُنہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے مٹھی بھر کر مجھ کو روپیہ دیئے اور کہا ان کو گن لے میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے اُنہوں نے پانسو پانسو اور لے لے ابن منکدر کی روایت میں یوں

[۱] ظاہر یہ ہے کہ یہ حصہ آپ نے مال غنیمت ہی سے دلوایا خمس میں سے پھر باب کی مناسبت کیونکر ہوگی مگر جب امام کو مال غنیمت میں جو دوسرے مجاہدین کا حق ہے ایسا تصرف کرنا جائز ہوا تو خمس میں بطریق اولیٰ جائز ہوگا جو خاص امام کے سپرد کیا جاتا ہے بس باب کا مطلب حاصل ہوگیا ۱۲ منہ [۲] حضرت ابوبکرؓ کا پہلی بار میں نہ دینا کسی مصلحت سے تھا تاکہ جابرؓ کو معلوم ہو جائے کہ اس کا دینا کچھ ان پر بطور قرض کے لازم نہیں ہے بلکہ بطور احسان کے دینا ہے ۱۲ منہ

ہے ابو بکر رضؓ نے کہا بخیلی سے بدتر کون سی بیماری ہے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں لوٹ کا مال بانٹ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپ سے کہا انصاف کیجئے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو تو بدبخت ہوا یا میں بدبخت ہوا[1]

بَابُ ۲۵۷ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان رکھ کر مفت قیدیوں کو چھوڑ دینا اور خمس وغیرہ نہ نکالنا[2]

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا کہ عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ جبیر بن مطعمؓ سے جب بدر کے قیدی آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان نجس ناپاک لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو اس کی سفارش پر چھوڑ دیتا[3]

بَابُ ۲۵۸ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خمس امام کا ہے اس کو اختیار ہے جس رشتہ دار کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا اور دوسرے

---

[1] شقیت کا لفظ دونوں طرح منقول ہے یعنی بصیغہ حاضر اور صیغہ متکلم پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ہی غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بدنصیب ہوا کیونکہ تو میرا تابع ہے جب مرشد اور مطبوع عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانہ اور یہ حدیث آئندہ پورے طور سے مذکور ہوگی باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے موافق کسی کو کم زیادہ دیا ہوگا جب تو ذوالخویصرہ نے اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو برابر برابر سب مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو تقسیم کرنے سے پہلے وہ کافروں کو پھیر دے یا ان کے قیدی مفت آزاد کر دے اور اس سے حنفیہ اور مالکیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ غنیمت کا مال تقسیم کے بعد مجاہدین کی ملک ہوتا ہے امام شافعی نے کہا لوٹتے ہی ان کی ملک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ مطعم بن عدی ایک شخص تھا جو بدر کی جنگ سے پہلے کفر کی حالت میں مر گیا تھا اس نے کوشش کر کے قریش کی اس کتاب کو توڑا دیا تھا جس میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ بیاہ شادی کریں گے نہ خرید و فروخت بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے تھے تو اسی کی پناہ میں غرض اس کا کچھ احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجَ إِلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطٰى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ

۳۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَ بَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَ زَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَ هَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ

بَابٌ ۲۵۹ مَنْ لَّمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمَّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ۔

قریش کے خاندانوں کو نہ دیا) عمر بن عبدالعزیز نے کہا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام سب قریش کے لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی نزدیکی رشتہ دار کو اس پر مقدم کیا جو زیادہ محتاج تھا گو وہ دور کا رشتہ دار ہو اگرچہ آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ یہی دیکھ کر کہ وہ محتاجی کا آپ سے شکوہ کرتے تھے اور یہ بھی دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانبداری اور طرفداری میں ان کو نقصان اپنی قوم والوں اور ان کے ہم قسموں سے پہنچا[2]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور حضرت عثمانؓ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو دلوایا ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنی مطلب کو آپ سے ہے[3] آپ نے فرمایا ہاں (یہ صحیح ہے) مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم ہمیشہ ایک ہی رہے[4] لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اسی حدیث کو اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جبیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدشمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا ابن اسحاق نے کہا[5] عبدالشمس اور ہاشم اور مطلب تو حقیقی بھائی تھے ان کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی اور نوفل ان کا علاتی بھائی تھا (ماں دوسری)

باب مقتول کے بدن پر جو سامان ہو کپڑے ہتھیار وغیرہ وہ تقسیم میں شریک نہ ہوگا نہ اس میں سے خمس لیا جائیگا بلکہ قاتل کو ملے گا اور امام کا ایسا حکم دینے کا بیان[6]

---

[1] اس کو عمر بن شیبہ نے اخبار مدینہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ عبارت ذرا مغلق ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قرابت کو باعث ترجیح نہیں سمجھا بلکہ قرابت بعید رکھنے والا بھی اگر زیادہ محتاج تھا تو اسکو دیا اور قرابت قریب رکھنے والے کو جو اتنا محتاج نہ تھا دیا گو آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ دو باتیں دیکھ کر ایک یہ کہ وہ محتاجی کی شکایت آپ سے کرتے ہیں یا نہیں دوسرے ان کے نقصان اور ضرر پر نظر ڈال کر جو اسلام کی وجہ سے کافروں اور ان کے ہم عہدوں کے ہاتھ ان کو پہنچا یعنے جس کا کافروں نے بہت نقصان کیا تھا اس کو زیادہ دیا جس کا کم نقصان ہوا تھا اسکو کم دیا ۱۲ منہ [3] حضرت عثمانؓ عبدشمس اور جبیر نوفل کی اولاد میں تھے اور عبدشمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب یہ چاروں عبد مناف کے بیٹے تھے ۱۲ منہ [4] وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبدشمس اور بنی نوفل تو بنی ہاشم کے دشمن رہے ان کو ستاتے رہے ۱۲ منہ [5] یہ محمد بن اسحاق ہیں صاحب المغازی اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] یہ شافعیہ اور حنابلہ کا قول ہے حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ سب سامان تقسیم میں شریک ہوگا الا جبکہ امام ایسا حکم دے کہ جو کوئی جس کو مارے وہ اسکا سامان لے ۱۲

۲۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے کہا میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے داہنے اور بائیں جو نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں دو انصاری لڑکے ہیں کم سن (معاذ بن عمرو معاذ بن عفراء) میں نے یہ آرزو کی کاش میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے بیچ میں ہوتا[1] خیر ان میں ایک مجھ سے (اشارے) یہ پوچھنے لگا چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں بھتیجے مگر تجھے اس سے کیا کام اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے (گالیاں دیتا ہے ستاتا ہے) قسم پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہوگا یا ادھر یا ادھر جس کی موت پہلے آئی ہو اس کو مرنے تک مجھے اس کی یہ (بہادرانہ) گفتگو سن کر تعجب آیا اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور مجھ سے یہی پوچھا خیر تھوڑی دیر نہیں گذری کہ ابوجہل کو میں نے دیکھا لوگوں میں گھستا پھر رہا ہے میں نے ان بچوں سے کہا دیکھو وہ آن پہنچا جس کو تم چاہتے تھے یہ سنتے ہی دونوں اپنی تلواریں لے کر جھپٹے اور مار تلواروں اسے گرا دیا (مار ڈالا) اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہر ایک کہنے لگا میں نے مارا میں نے مارا آپ نے پوچھا تم نے اپنی تلواروں کو ابھی صاف تو نہیں کیا انہوں نے کہا نہیں آپ نے ان کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا اور اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا ان دونوں بچوں کا نام معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھا[2]

[1] عبدالرحمن نے خیال کیا کہ بینچ میں ناتجربہ کار معلوم نہیں جنگ کے وقت ٹھہر سکتے ہیں یا نہیں اگر یہ بھاگے تو معلوم نہیں میرے دل کی بھی کیا حالت ہو ان کو یہ معلوم نہ تھا یہ دونوں بیشہ شجاعت کے شیر اور بوڑھوں سے زیادہ دلیر ہیں ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ ان انصاری بچوں نے لوگوں سے ابوجہل مردود کا حال سنا تھا کہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی ایذائیں دی تھیں چونکہ یہ مدینہ والے تھے لہٰذا ابوجہل کی صورت نہیں پہچانتے تھے. ایمان کا جوش ان کے دلوں میں تھا انہوں نے یہ چاہا کہ ماریں تو بڑے موذی کو ماریں اسی مردود کا کام تمام کر دیا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے اس مردود کو بے دم کیا تھا تو اصل قاتل وہی ہوئے انہی کو آپ نے سامان دلایا اور معاذ بن عفراء کا دل خوش کرنے کے لئے آپ نے یوں فرمایا تم دونوں نے مارا طحاوی نے اس حدیث سے اپنے مذہب پر دلیل لی اور کہا کہ اگر سامان قاتل کا حق ہوتا تو آپ دونوں کو دلاتے ۱۲ منہ

۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ حَتّٰى ضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ عَنِّيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالک سے اُنھوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرو بن کثیر بن افلح سے اُنہوں نے ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے اُنہوں نے ابو قتادہ سے اُنہوں نے کہا جس سال حنین کی جنگ ہوئی ہم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے جب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی تو (بعضے) مسلمان آگے پیچھے ہو گئے (ان کو شکست ہوئی) میں نے ایک مشرک کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا ہے (اس پر غالب ہو گیا ہے[1]) میں گھوم کر پیٹھ کے پیچھے سے گیا اور اس کے مونڈھے کی نس پر ایک تلوار دی وہ کمبخت اس مسلمان کو چھوڑ کر مجھ پر آیا اور مجھ کو ایسا دبایا (مرنے کے قریب کر دیا) کہ موت کی بو میری ناک میں آگئی پھر خود ہی مر گیا مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمرؓ سے جا کر ملا میں نے کہا یہ لوگوں کو (مسلمانوں کو) کیا ہو گیا (جو اس طرح بھاگ نکلے) اُنہوں نے کہا اللہ کا حکم پھر (حضرت عباس کے آواز دینے سے) مسلمان (دوبارہ) لوٹے (اور کافروں پر حملہ کیا ان کو بھگا دیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اس کے مارنے پر گواہ رکھتا ہو وہی اس کا سامان لے یہ سُن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کوئی میری گواہی دیتا ہے اور بیٹھ گیا آپ نے پھر فرمایا جو کوئی کسی کافر کو مارے اور گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان وہی لے میں پھر کھڑا ہوا میں نے کہا میرے لئے گواہی کون دے گا اور بیٹھ گیا آپ نے پھر تیسری بار یہی فرمایا اس وقت ایک شخص (اسود بن خزاعی اسلمی) کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ابو قتادہ سچ کہتے ہیں (اُنہوں نے ایک کافر بیشک مارا ہے) میرے پاس اس کا سامان ہے آپ ابو قتادہ کو سمجھا کر یا کچھ دے کر راضی کر دیجئے (وہ سامان مجھ سے نہ لیں) یہ سُن کر ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا واہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ کے شیروں

---

[1] یہ مشرک کا نام معلوم ہوا نہ مسلمان کا ۱۲ منہ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ میں پھر کھڑا ہوا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابو قتادہ کا کیا حال ہے (بار بار تو کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے) میں نے سارا قصہ بیان کیا یہ عبارت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

بَابُ ۲۶۰ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

ہیں ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے (جس کو مارے) اس کا سامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس کو نہ دیں) تجھ کو دیدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں آخر آپ نے اس کافر کا سامان مجھ کو دلا دیا میں نے (اس میں کی) ایک زرہ (سات اوقیہ کو) بیچی اور بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ لیا اسلام کے زمانہ میں یہ پہلی جائیداد ہے جو میں نے حاصل کی

باب تالیف قلوب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعضے کافروں وغیرہ (نومسلموں یا پرانے مسلمانوں) کو خمس میں سے دینا اس کو عبدالرحمن بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[2]

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر سے کہ حکیم بن حزام (صحابی مشہور) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے دیا پھر مانگا[3] پھر دیا آپ نے فرمایا (سنتا ہے) حکیم یہ (دنیا کا روپیہ پیسہ دیکھنے میں) ہرا بھرا ذائقہ میں شیریں (میوے کی طرح) ہے جو کوئی اس کو دل کی سیرچشمی (بے طمعی) سے لے اس کو تو برکت ہوتی ہے اور جو کوئی جان لڑا کر (مانگ مانگ کر امید رکھ کر) لے اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے مگر بیماری کی وجہ سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا کلام (قرآن) دے کر بھیجا آپ کے بعد میں کسی شخص کا پیسہ مرتے تک (اس سے کچھ لیکر) کم نہیں کرنے کا پھر ایسا ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ (اپنی خلافت میں) حکیم کو ان کی تنخواہ (جو سب مسلمانوں کے لئے بیت المال سے مقرر تھی) دینے کے لئے بلاتے وہ لینے سے انکار کرتے حضرت عمرؓ نے بھی (اپنی خلافت میں) ان کو تنخواہ دینے

---

۱ مراد ابوقتادہ ہیں ۱۲ منہ ۲ اس کو خود امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حکیم نئے مشرف باسلام ہوئے تھے آپ نے تالیف قلوب کے لئے ان کو دوبارہ روپیہ دیا ۱۲ منہ

الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّفِيَ بِهِ قَالَ وَاَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَاَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَّلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ

کو بلایا اُنہوں نے نہ لی آخر حضرت عمرؓ نے (مسلمانوں سے) فرمایا دیکھو مسلمانو تم گواہ رہنا میں حکیم کو اس مال میں سے جو اللہ نے ان کا حصہ رکھا ہے دیتا ہوں وہ نہیں لیتے غرض حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے مرتے تک کسی سے کچھ نہیں لیا (بلکہ محنت مشقت سے کما کر اس پر گذر کیا)[1]

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت (کفر) کے زمانہ میں ایک منت (نذر) مانی تھی ایک دن اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا اپنی منت پوری کر نافع نے کہا ایسا ہوا حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں ملیں[2] اُنہوں نے مکہ میں ایک گھر میں ان کو رکھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم دیا وہ گلی کوچوں میں (قید سے چھوٹ کر) دوڑنے لگے حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا دیکھ لو یہ کیا معاملہ ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی مفت چھوڑ دیئے انہوں نے کہا تو بھی جا اور ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے نافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام نہیں

[1] واہ رے ہمت مردانہ اسی کا نام ہے اگرچہ حکیم کو اپنی تنخواہ کا جو بن مانگے ملتی تھی لینا درست تھا مگر چونکہ اُنہوں نے قسم کھالی تھی کہ میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ لونگا تو اسی پر قائم رہے اور مرتے تک کسی سے مفت کوئی روپیہ پیسہ نہ لیا یہ کمال احتیاط اور ورع کی بات ہے حکیم کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں پھر کسی سے روپیہ لوں گو بن مانگے ہاتھ آئے جب بھی شاید نفس کو لینے کی عادت ہو جائے اور حرص پیدا ہو کر مانگنے لگے تو اس کی جڑ ہی کاٹ دینا بہتر ہے حضرات صوفیہ اور علماء کا اسمیں اختلاف ہے کہ اگر بن مانگے اللہ کسی بندے کے ہاتھ سے اس کو کچھ پہنچائے تو اس کا لے لینا افضل ہے یا نہ لینا اور اپنی محنت مشقت سے کمانا اور اصل یہ ہے کہ ہر شخص کی حالت اور موقع اور وقت کے اعتبار سے اسمیں حکم دینا چاہیے اگر حاجت اور ضرورت ہو اور قلب یہ کہے کہ یہ مال حلال میں سے لایا ہے تب لے لینا افضل ہے اگر حاجت نہ ہو یا قلب یوں کہے کہ یہ مال مشتبہ ہے تو نہ لینا افضل ہے حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ پاس فیروز جنگ نے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ بھیجا سب واپس کر دیا اس نے عرض کیا آپ نہیں لیتے تو خیر فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دیجئے فرمایا کیا میں تمہارا داروغہ تھوڑا ہی ہوں کہ تمہارا مال تقسیم کروں یہاں سے اپنے گھر تک فقیروں کو بانٹتے جاؤ سب تقسیم ہو جائیگا بادشاہ دہلی نے جاگیر کی سند مرتب کر کے مرزا صاحب پاس بھیجی سند کو چاک کر ڈالا اور بادشاہ کو یہ لکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل اور تمہارے پاس دنیا کا ساتواں حصہ یعنی ایک اقلیم ہے تم بیچارے مجھ کو کیا دیتے ہو پھر ایسا خیال نہ کرنا باوجود اس کے مرزا صاحب نے بعض مریدوں سے جو غریب ہوتے روپیہ آٹھ آنہ نذرانہ قبول کر لیتے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب کوئی کچھ نذرانہ لاتا ہے میں خدا کی طرف رجوع ہوتا ہوں حکم ہوتا ہے تو لے لیتا ہوں نہ واپس کر دیتا ہوں ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے حضرت عمرؓ پر احسان کیا ان کو خمس میں سے دو لونڈیاں دیں ۱۲ منہ

عَلٰی عَبْدِاللّٰہِ وَزَادَ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاہُ مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی النَّذْرِ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمٍ۔

باندھا[۱] اگر باندھتے تو عبداللہ کو ضرور معلوم ہوتا جریر بن حازم نے جو ایوب سے روایت کی اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ یہ دونوں لونڈیاں خمس میں سے حضرت عمرؓ کو ملی تھیں اور معمر نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمرؓ سے نذر کا قصہ روایت کیا اس میں ایک دن کا لفظ نہیں ہے[۲]

۳۸۵- حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَّمَنَعَ اٰخَرِیْنَ فَکَاَنَّھُمْ عَتَبُوْا عَلَیْہِ فَقَالَ اِنِّیْ اُعْطِیْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلَعَھُمْ وَجَزَعَھُمْ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْغِنٰی مِنْھُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِکَلِمَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِمَالٍ اَوْ بِسَبْیٍ فَقَسَمَہٗ بِھٰذَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری نے کہا مجھ سے عمرو بن تغلبؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال یا قیدیوں میں سے) بعضوں کو دیا بعضوں کو نہ دیا ان کو ناگوار ہوا آپ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے بگڑ جانے (اسلام سے پھر جانے) اور بے صبری کا ڈر ہے اور بعضے لوگوں کو اس بھلائی اور سیر چشمی پر جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے بھروسا کر کے چھوڑ دیتا ہوں (نہیں دیتا) عمرو بن تغلب ایسے ہی (عمدہ اور بے طمع) لوگوں میں سے عمرو بن تغلب کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت جو یہ کلمہ فرمایا اگر اس کے بدل سرخ سرخ اونٹ ملتے تو میں اتنا خوش نہ ہوتا ابو عاصم نے جریر سے انہوں نے حسن سے یوں روایت کی ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مال یا قیدی آئے پھر یہی حدیث بیان کی۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُعْطِیْ قُرَیْشًا اَتَاَلَّفُھُمْ لِاَنَّھُمْ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّۃٍ۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ انہوں نے انسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قریش کے لوگوں کو ان کا دل ملانے کے لئے دیتا ہوں کیوں کہ ان کی جاہلیت (کفر کا زمانہ ابھی تازہ گذرا ہے

۳۸۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ نَاسًا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو زہری نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] دوسرے بہت لوگوں نے نقل کیا ہے کہ آپ جب حنین اور طائف سے فارغ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات مقدم ہے نفی پر ممکن ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو اس کی خبر ہوئی اُنہوں نے نافع سے نہ بیان کیا ہو ۱۲ منہ [۲] اتنا ہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اعتکاف کی نذر مانی تھی ۱۲ منہ

مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حِیْنَ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ مَآ اَفَآءَ فَطَفِقَ یُعْطِیْ
رِجَالًا مِّنْ قُرَیْشٍ الْمِائَۃَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ
اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا
وَّیَدَعُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِھِمْ قَالَ
اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِمَقَالَتِھِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ
اَدَمٍ وَّلَمْ یَدْعُ مَعَھُمْ اَحَدًا غَیْرَھُمْ فَلَمَّا
اجْتَمَعُوْا جَآءَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا کَانَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ قَالَ لَہٗ
فُقَھَآؤُھُمْ اَمَّا ذَوُوْا رَاْیِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ
یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ
فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَّیَتْرُکُ الْاَنْصَارَ وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ
مِنْ دِمَآئِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثٌ عَھْدُھُمْ بِکُفْرٍ اَمَا
تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْھَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ
اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَوَاللّٰہِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ خَیْرٌ مِّمَّا یَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ
قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ رَضِیْنَا فَقَالَ لَھُمْ
اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً شَدِیْدَۃً
فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کو ہوازن (قوم) کا مال و اسباب جو دلانا تھا دلایا اور آپ نے قریش کے
بعضے آدمیوں کو[1] اس میں سو سو اونٹ دینا شروع کئے تو بعضے انصاری
لوگ کہنے لگے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں
کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ابھی تک ہماری تلواروں سے انکا
خون ٹپک رہا ہے (قریش کے لوگوں کو حال میں ہم ہی نے مارا ان کے
شہر کو ہم ہی نے فتح کیا) انس نے کہا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
پہنچی کہ انصار ایسا کہہ رہے ہیں آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے
ایک ڈیرے میں ان کو اکٹھا کیا انصار کے سوا اور کسی کو نہ بلایا (اس
اندر نہ رہنے دیا) جب وہ (سب) اکٹھا ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے پوچھا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری
طرف سے پہنچی ان میں جو فقیہہ سمجھدار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم جو عقل والے ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا لیکن چند نو
عمروں نے (ایک بیوقوفی کی بات کہی) یوں کہا اللہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بخشے آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں ہم کو نہیں دیتے
حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جن کا
کفر کا زمانہ ابھی گزرا ہے (روپیہ دیکر ان کا دل ملاتا ہوں) کیا تم لوگ
(انصاریو) اس پر خوش نہیں ہوتے وہ لوگ (اپنے اپنے گھروں کو دنیا
کا مال اسباب لیکر لوٹیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھر کو
لوٹو خدا کی قسم تم جس کو لے کر لوٹتے ہو وہ (کہیں) اس سے بہتر ہے جس کو وہ
لیکر لوٹتے ہیں انصاریوں نے یہ سن کر عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ہم سب
خوش ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے
کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کئے گئے (انکو حکومتیں سرداریاں ملینگی تم محروم رہو گے) تم

[1] یہ لوگ قریش کے سردار اور رئیس تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے آپ نے انکے دل ملانے کے لئے ان کو بہت سا مال دیا ان لوگوں کے نام یہ تھے ابوسفیان معاویہ بن ابی سفیان حکیم بن حزام حارث بن حارث حارث بن ہشام سہیل بن عمرو حویطب بن عبدالعزی علاء بن حارثہ ثقفی عیینہ بن حصن صفوان بن امیہ اقرع بن حابس مالک بن عوف ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِّنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا.

۳۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهٗ جَذْبَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهٖ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ.

۳۹۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

اس وقت تک صبر کیئے رہنا دنگہ فساد نہ کرنا) کہ (آخرت میں) حوض کوثر پر مجھ سے ملو انسؓ نے کہا پھر ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے اُنھوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمر بن محمد بن جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی کہ (میرے باپ) محمد بن جبیر نے کہا مجھ کو جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی ایکبار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لوگ بھی تھے آپ حنین سے لوٹے آرہے تھے اتنے میں گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (لوٹ کا مال) آپ سے مانگتے تھے ایسا لپٹے کہ آپ کو ایک ببول کے درخت کی طرف دھکیل لے گئے آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھہر گئے آپ نے فرمایا (ارے بھائیو) میری چادر تو دیدو اور اگر مجھ کو ان جنگلی درختوں کے شمار میں اونٹ ملیں تب بھی ہیں وہ سب تم کو بانٹ دوں گا[1] تم (ہرگز) مجھ کو بخیل یا جھوٹا یا کچ دلا نہ پاؤ گے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے اُنھوں نے اسحاق بن عبداللہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے اُنھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) چل رہا تھا آپ ایک موٹے حاشیہ کی نجرانی[2] چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار[3] نے آپکو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا میں نے آپکے شانے کو دیکھا اسپر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا ایسا کھینچا پھر کہنے لگا اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے پھر حکم دیا اس کو کچھ دلوا دو[4]

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ امام کو اختیار ہے مال غنیمت جن لوگوں کو چاہے تقسیم کرے ۱۲ منہ [2] نجران ایک بستی تھی یمن میں وہاں کی چادریں مشہور تھیں ابتک یمن کی یہ چادریں مکہ معظمہ میں آتی ہیں یہ ایسی گہری اور موٹی ہوتی ہیں کمل کی طرح کہ اگر بدن پہ زور سے رگڑی جائیں تو کھال چھل جائے ۱۲ منہ [3] اس کا نام معلوم نہیں ہوا [4] سبحان اللہ اس حسن اخلاق کا کیا کہنا ۱۲ منہ۔

جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللهِ اِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ رَحِمَ اللهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

منصور سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنہوں نے کہا جب حنین کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں میں تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابسؓ ان کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا اس وقت ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف نہ اللہ کی رضامندی کا خیال ہوا میں نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور اس کی خبر کردوں گا اور میں آپ پاس گیا آپکو خبر کی آپ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان کو لوگوں کے ہاتھوں سے اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن صبر کیا۔[1]

۳۹۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ كُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِيْ وَهِيَ مِنِّيْ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَقَالَ اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ اَرْضًا مِّنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے اُنہوں نے کہا میں اپنے سر پر اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر زبیر کو دی تھی گٹھلیاں لادکر لاتی یہ زمین میرے گھر سے (دو میل) فرسخ کے دو تہائی پر تھی ابو ضمرہ نے اس حدیث کو ہشام سے اُنھوں نے اپنے باپ سے (مرسلاً) روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو بنی نضیر کے اراضی میں سے ایک زمین مقطعہ کے طور پر دی تھی۔[2]

۳۹۲ - حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ

مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی اُنہوں نے ابن عمرؓ

[1] آپ نے اس منافق کو سزا نہ دلوائی کیونکہ وہ مکر گیا ہوگا صرف ایک شخص یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی بات سنی تھی اور ایک کی گواہی پر جرم ثابت نہیں ہوسکتا یا آپ نے اس کا سزا دینا مصلحت نہ سمجھا ہو۔ غرض خدا ایسے منافقوں سے محفوظ رکھے ان مردودوں نے پیغمبر صاحب کو بھی نہ چھوڑا حالانکہ ایسا انصاف کرنے والا ساری دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا یا اس سے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے ابو ضمرہ نے ابو اسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے نہ موصولاً ۱۲ منہ

قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

بَابُ ۲۶ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ.

۳۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۳۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ.

۳۹۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

سے کہ حضرت عمرؓ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے باہر کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو آپ نے بھی چاہا تھا، یہود کو وہاں سے نکال باہر کریں اس وقت وہاں کی (کچھ) زمین یہود کے قبضے میں ہی تھی اور اکثر زمین پیغمبر صاحب اور مسلمان کے قبضے میں بھی پھر یہودیوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ زمین انکی قبضے میں رہنے دیں (بطور رعیت کے) محنت مزدوری (کاشت کی) وہی کرلیں گے آدھی پیداوار لیں گے (آدھی مسلمانوں کو دیں گے) آپؐ نے فرمایا اچھا اس شرط پر ہم تم کو رکھتے ہیں تو وہ رہ گئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو تیما اور ریحا کی طرف نکال دیا[1]

باب اگر کھانے کی چیز کافر کے ملک میں ملے

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے حمید بن ہلال سے انھوں نے عبداللہ بن مغفل سے انھوں نے کہا ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اوپر سے کسی شخص نے ایک تھیلہ[2] پھینکا جس میں چربی تھی میں اسکے لینے کو لپکا۔ دیکھتا کیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں شرما گیا (آپ فرمائینگے عجب ندیدہ ہے)[3]

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا ہم لڑائیوں میں شہد اور انگور پاتے تو اس کو اسی وقت کھا لیتے (تقسیم کیلئے اٹھا نہ رکھتے)[4]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے

[1] یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں تیما ایک بندر ہے اور اریحا شام میں ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لینے سے عبداللہ کو منع نہیں کیا ۱۲ منہ [4] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی چیزیں جو رکھنے سے خراب ہو جاتی ہیں ان کے استعمال میں تقسیم سے پہلے کوئی قباحت نہیں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ۱۲ منہ۔

اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَیَالِیَ خَیْبَرَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّةِ فَانْتَحَرْنَاھَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ فَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقُلْنَا اِنَّمَا نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حَرَّمَھَا الْبَتَّةَ وَسَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ حَرَّمَھَا الْبَتَّةَ۔

خیبر کی راتوں میں ہم کو بہت بھوک لگی جب دن ہوا (لڑائی شروع ہوئی) ہم لوگ گھریلو گدھوں ہی پر گر پڑے انکو کاٹ ڈالا ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا) جب ہانڈیوں میں ابال آرہا تھا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یوں آواز دی ہانڈیاں اوندھا دو گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں بعضے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلیے منع فرمایا کہ ابھی ان کا خمس نہیں لیا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) بعضوں نے کہا نہیں آپ نے گھریلو گدھوں کو قطعاً حرام کر دیا شیبانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انھوں نے کہا آپ نے اسکو قطعی حرام کر دیا[۱]۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

بَابُ الْجِزْیَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ اَھْلِ الْحَرْبِ

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صَاغِرُوْنَ اَذِلَّاءُ وَمَا جَاءَ فِیْ اَخْذِ الْجِزْیَةِ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ قُلْتُ لِمُجَاھِدٍ مَا شَاْنُ اَھْلِ الشَّامِ عَلَیْھِمْ اَرْبَعَةُ دَنَانِیْرَ وَاَھْلُ الْیَمَنِ عَلَیْھِمْ دِیْنَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِکَ مِنْ قِبَلِ الْیَسَارِ۔

باب جزیہ کا اور کافروں سے ایک مدت تک لڑائی نہ کرنے کا (ان کو چھوڑ دینے کا) بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براۃ میں) فرمایا اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں میں ان سے

لڑو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا اس کو حرام نہیں جانتے اور سچا دین (اسلام) قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں آیت میں صاغرون کے معنے ذلیل ہیں اور یہود اور نصاریٰ اور پارسی اور (عرب کے سوا) ہر ملک والوں سے جزیہ لینے کا بیان اور سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی میں نے مجاہد سے پوچھا شام کے کافروں سے تو (سال میں) چار اشرفیاں جزیہ کی لی جاتی ہیں اور یمن کے کافروں سے ایک ہی اشرفی[۲] لی جاتی ہے اسکی وجہ کیا ہے انھوں نے

---

[۱] اسی لیے مجتہدوں کا بھی گھریلو گدھوں کے گوشت میں اختلاف رہا جیسے صحابہ کو شک رہی اس کا بیان آگے آئے گا۔ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

[۲] دینار۔

[illegible]

کہا شام کے کافر زیادہ مالدار ہیں[۱]

۲۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ زمزم کی سیڑھیوں پاس بیٹھا تھا ۷۰ھ ہجری میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرے والوں کے ساتھ حج کیا ہے تو بجالہ (تابعی) نے ہم سے حدیث بیان کی کہنے لگا میں جزء بن معاویہؓ کا ایک خط آیا انکے مرنے سے سال بھر پیشتر (۲۲ھ ہجری میں) کہ جس پارسی نے اپنی محرم عورت کو جورو بنایا ہو تو دونوں کو جدا کر دو اور حضرت عمرؓ نے پارسیوں سے جزیہ قبول نہیں کیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے گواہی دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے پارسیوں سے جزیہ لیا تھا۔[۲]

۲۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انھوں نے مسور بن مخرمہ سے ان سے عمرو بن عوف انصاری جو بنی عامر بن لوئے کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کے لیے۔ ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور علاء بن حضرمی کو وہاں کا حاکم بنا دیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے روپیہ لے کر آئے انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی تو صبح کی نماز میں سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے شریک ہوئے۔ جب آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹنے لگے انصار سامنے سے آئے (حسن طلب کے طور پر) آپؐ ان کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔ فرمایا اس وقت

---

[۱] اسکو عبد الرزاق نے وصل کیا معلوم ہوا کہ جزیہ کی کمی بیشی کیلئے امام کو اختیار ہے لیکن کم سے کم ایک سال میں ایک دینار لینا چاہیئے اگر غریب آدمی ہے اور متوسط سے دو اور مالدار سے چار شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اب جزیہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر ایک کافر عجمی سے لے سکتے ہیں اہل کتاب ہو یا مشرک اور امام شافعی اور ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جزیہ انہی کافروں سے قبول کیا جائے گا جو اہل کتاب ہوں یا انکے اہل کتاب ہونے میں شبہ ہو لیکن عام مشرکین جیسے بت پرست یا سورج پرست لوگوں سے جزیہ نہ قبول کیا جائے جیسے مرتد سے بلکہ انکو قتل کیا جائے ۱۲ منہ [۲] تو معلوم ہوا کہ پارسیوں کا حکم بھی اہل کتاب جیسا ہے اور پارسی عورت سے نکاح کرنا اسی طرح پارسیوں کا ذبیحہ بھی درست ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اسمیں اختلاف کیا ہے شافعی اور عبد الرزاق نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ پارسی اہل کتاب تھے پھر انکے سردار نے بدتمیزی کی اپنی بہن سے صحبت کی اور دوسروں کو سمجھایا کہ اسمیں کوئی قباحت نہیں آدم علیہ السلام اپنی بیٹیوں کا نکاح اپنے بیٹوں سے کر دیتے لوگوں نے اسکا کہنا سنا اور جو اسکے خلاف تھے انکو مار ڈالا آخر انکی کتاب مٹ گئی ۱۲

الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

میں سمجھتا ہوں تم ابو عبیدہ کی خبر کہ وہ کچھ مال لے کر آئے ہیں۔ سن کے آئے ہو انھوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش ہو اور خوشی کی امید رکھو خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ اگر تم کو دنیا کی کشائش ایسی ہی ہو جائے جیسے تم سے پہلے اگلے لوگوں کو ہو چکی ہے، تو ایسا نہ ہو تم بھی ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو اور یہ جلنا تم کو بھی ان کی طرح تباہ کر دے[۵]۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسِ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن جعفر رقی نے کہا ہم سے معتمر سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن عبیداللہ نے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انھوں نے جبیر بن حیہ سے انھوں نے کہا حضرت عمرؓ نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں میں بھیجا کہ کافروں سے لڑیں پھر ہرمزان (مدائن کا حاکم) اسلام لایا[۶] حضرت عمرؓ نے اس سے کہا میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان (تین) مقاموں (فارس اور اصفہان اور اذربیجان) میں سے کہاں لڑائی شروع کی جائے اس نے کہا بہت خوب ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں بستی میں مسلمانوں کے دشمن انکی مثال ایک پرندے کی ہے جس کا ایک سر دو بازو دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ ڈالیں تو وہ پرندہ دونوں پاؤں اور ایک ہی بازو اور سر سے حرکت کرے گا دوسرا بازو توڑیں

۵ سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت فرمائی مسلمانوں کی جتنی دولتیں اور ریاستیں تباہ ہوئیں وہ اسی آپس کے رشک وحسد اور نااتفاقی کی وجہ سے اور اب تک مسلمان اس سے باز نہیں آئے اگر اب بھی اتفاق سے نہ رہیں گے اور اسی طرح ایک دوسرے سے جلتے کٹتے اپنی زندگی گزاریں گے تو رہا سہا بھی دشمن لے لیں گے اور یہ روٹیوں کے محتاج ہو جائیں گے ۱۲ منہ ۶ ہوا یہ کہ لشکر اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایران کی طرف چلا جب قادسیہ میں پہنچا تو یزدجرد بادشاہ ایران نے ایک فوج گراں اس کے مقابلہ کے لئے روانہ کی سنہ ۱۴ ہجری میں یہ جنگ سخت واقع ہوئی جس میں مسلمانوں کے نامی گرامی شخصوں میں سے کئی شخص مارے گئے جیسے طلیحہ اسدی اور عمرو بن معدی کرب اور ضرار بن خطاب وغیرہ لیکن اللہ نے کافروں پر ایک تیز آندھی بھیجی ان کے ڈیرے خیمے سب اکھڑ گئے ادھر سے مسلمانوں نے حملہ کیا وہ بھاگے انکا نامی گرامی پہلوان رستم ثانی مارا گیا اور مسلمانی فوج تعاقب کرتی ہوئی مدائن پہنچی وہاں کا رئیس ہرمزان تھا وہ محصور ہو گیا آخر اس نے امان چاہی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا ابو موسیٰ اشعریؓ نے جو فوج کے سردار تھے اس کو حضرت عمرؓ پاس روانہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کو عقل مند اور صاحب تدبیر پا کر اس سے رائے لی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَالرَّأْسُ فَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ
وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ
قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ
فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ
عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ
الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ
أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ
مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا
أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي
شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ
وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ
وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ
بَعَثَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ
تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ
أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا
رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ
حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ
وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى
الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ
مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ
اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تو بھی ایسا ہی ہوگا البتہ اگر سر کچل دیا جائے نہ پاؤں کچھ کام کے رہیں
گے نہ بازو نہ سر تو دیکھئے ان دشمنوں کا سر کسریٰ ہے (بادشاہ ایران)
اور ایک بازو قیصر ہے (بادشاہ روم) دوسرا بازو فارس ہے آپ
مسلمانوں کو یہ حکم دیجئے کہ پہلے کسریٰ پر حملہ کریں[1] اور بکر اور زیاد دونوں
نے جبیر بن حیہ سے یوں روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے ہم کو (جہاد کے
لئے) بلایا اور ہم پر نعمان بن مقرن کو سردار مقرر کیا جب ہم دشمن کے
(کافروں کے) ملک میں پہنچے اور کسریٰ کا ایک افسر (بندار) چالیس
ہزار فوج لے کر آیا اس کی طرف سے ایک مترجم کھڑا ہوا (جو عربی زبان
جانتا تھا) اور (مسلمانوں سے) کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے
بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے کہا پوچھ کیا چاہتا ہے اس نے کہا تم
ہو کون لوگ مغیرہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں (ایک زمانہ سے) ہم سخت
بدنصیبی (کفر) اور سخت تکلیف (افلاس میں گرفتار تھے بھوک کے مارے
کھالیں اور کھجور کی گٹھلیاں تک اڑا جاتے اور اون اور بال پہنا
کرتے اور جھاڑ (درخت) پہاڑ کا پوجا پاٹ کرتے ہم لوگ اسی حال
میں مبتلا تھے کہ زمین اور آسمان کے مالک پروردگار نے ایک پیغمبر
ہماری ہی قوم کا ہمارے پاس بھیجا جس کے ماں باپ کو ہم پہچانتے
تھے اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ جبتک تم اکیلے خدا
کو نہ پوجو یا جزیہ نہ دو اس وقت تک تم سے لڑیں اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہم کو یوں خبر دی
ہے کہ جو کوئی ہم سے (جہاد میں) مارا جائے گا وہ بہشت میں ایسی نعمتوں
میں پہنچ جائے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھیں اور جو کوئی ہم میں جیتا
بچ رہیگا وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا (تم اس کے غلام لونڈی
ہوگے مغیرہ نے یہ گفتگو تمام کر کے نعمان سے کہا لڑائی شروع کرو)

[1] اس کو مغلوب کریں تو گویا کافروں کا سر ٹوٹ گیا ہر چند کسریٰ روم کا بادشاہ نہ تھا مگر اس زمانہ میں کسریٰ کا مرتبہ سب بادشاہوں سے زیادہ تھا سب بادشاہ اس کو تحفے تحائف بھیجتے تھے اس کو بڑا سمجھتے تھے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ۔

بَابٌ ۲۶۳۔ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ بِبَحْرِهِمْ۔

بَابٌ ۲۶۴۔ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

نعمان نے کہا تم کو تو اللہ ایسی کئی لڑائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تم کو (لڑائی میں دیر کرنے پر) نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل (یا نہ رنجیدہ) اور میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا آپ کا قاعدہ تھا اگر صبح سویرے لڑائی شروع نہ کرتے (اور دن چڑھ جاتا) تو پھر اس وقت تک ٹھہرے رہتے (کہ سورج ڈھل جائے) ہوائیں چلنے لگیں نمازوں کا وقت آن پہنچے[1]

باب اگر بستی کے حاکم سے صلح ہو تو بستی والوں سے بھی صلح سمجھی جائے گی۔

ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس ساعدی سے انھوں نے ابوحمید ساعدی سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آپ کے لئے ایک نقرہ خچر تحفہ گذرانا آپ نے اس کو ایک چادر (بطور خلعت کے) اوڑھائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا[2]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کو امان دی (اپنے ذمہ میں لیا) ان کے امان قائم رکھنے کی وصیت کرنا ذمہ کہتے ہیں عہد اور اقرار کو اور اِل کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے اس کے معنی رشتہ داری

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم

---

[1] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی بھلی لگے اور اللہ کی مدد اترے کہتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور سخت جنگ کے بعد کافروں کو ہزیمت ہوئی اور ذوالجناحین جو کافروں کی فوج کا سردار تھا خچر پر سے گرا اس کا پیٹ پھٹ گیا یہ واقعہ ۱۹ھ یا ۲۱ ہجری کا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی وہی وہاں کا حاکم ہے بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن اسحاق نے نکالا اس میں یوں ہے کہ جب آپ تبوک کو جا رہے تھے تو یوحنا بن روبہ ایلہ کا حاکم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جزیہ دینا قبول کیا آپ نے اس سے صلح کر لی اور یہ سند لکھ دی یہ امان ہے اللہ اور محمد پیغمبر کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور ایلہ والوں کو اس روایت سے ترجمہ باب صاف نکل آتا ہے کیونکہ آپ نے یوحنا سے صلح کی لیکن جب اس سے صلح کی تو سارے ایلہ والے امن اور صلح میں آ گئے ۱۲ منہ۔

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوْجَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيْمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ أُوْصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ۔

ہم سے ابوجمرہ نے کہا میں نے جویریہ ابن قدامہ تمیمی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا (جب وہ زخمی ہوئے) ہم کو کچھ وصیت کیجئے اُنھوں نے کہا میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا ذمہ قائم رکھو (یہی پیغمبر کا ذمہ ہے (یعنے ذمیوں کو نہ ستاؤ) اور تمہارے بال بچوں کا خرچ ہے (جزیہ کے روپے سے تمہارے بال بچے پلتے ہیں۔)

بَابُ ۲۶۵ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحرین میں سے معاشیں

دینا اور بحرین کی آمدنی اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا اس کا بیان اور اس کا کہ جو مال کافروں سے بن لڑے ہاتھ آئے یا جزیہ وہ کن لوگوں کو تقسیم کیا جائے۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنھوں نے کہا میں نے انسؓ سے سُنا اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ ان کو بحرین میں (معاش کی سندیں) لکھ دیں اُنھوں نے کہا قسم خدا کی ہم تو اس وقت تک (معاشیں) نہیں لینے کے جب تک آپ ہمارے بھائی قریش والوں کو بھی ویسی ہی معاشیں نہ لکھ دیں آپ نے فرمایا جبتک اللہ کو منظور ہے یہ معاش ان کو (یعنی قریش والوں کو) بھی ملتی رہیں گی لیکن انصار یہ اصرار کرتے رہے کہ قریش والوں کیلئے بھی (سندیں) لکھ دیجئے تب آپ نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کئے جاتے ہیں تو تم (آخرت میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیئے رہنا (جنگ اور فساد نہ کرنا)

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو روح بن قاسم نے خبر دی اُنھوں نے محمد بن منکدر سے اُنھوں نے جابر بن عبداللہ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دوں گا۔

قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ
أَبُوبَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ
لِي لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا
وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي احْثُهُ فَحَثَوْتُ
حَثْيَةً فَقَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا
هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ
فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَ
فَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ
ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أُؤْمُرْ بَعْضَهُمْ
يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ
قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ
يَرْفَعْهُ فَقَالَ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ
عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ
عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ ثُمَّ

(تین لپ) جب آپ کی وفات ہو گئی اور بحرین کا روپیہ آیا
تو ابو بکرؓ نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کچھ
دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں ان کے پاس
گیا میں نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا
اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آیا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دونگا
ابو بکرؓ نے کہا اچھا ایک لپ لے میں نے ایک لپ لیا پھر کہنے
لگے ان کو گن میں نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابو بکرؓ نے مجھ کو ایک ہزار
پانسو (جملہ دیئے) (یہ تین لپ ہو گئے) اور ابراہیم بن طہمان نے[1]
عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے یوں روایت کی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بحرین سے (خراج کا) روپیہ آیا
آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو یہ ان سب روپیوں سے زیادہ تھا
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اب تک آ چکے تھے اتنے میں حضرت
عباسؓ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو دلوائیے میں (زیر بار
ہوں) میں نے (جنگ بدر میں) اپنا فدیہ دیا عقیل کا فدیہ دیا
آپ نے فرمایا اچھا لو انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر
ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھ نہ سکا انہوں نے کہا یا رسول
اللہ کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ میرا اٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں
ہو سکتا انہوں نے کہا تو ذرا آپ خود ہی اٹھا دیجئے آپ نے فرمایا
یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اس میں سے کچھ نکال ڈالا پھر
اٹھانے لگے تو بھی نہ اٹھا کہنے لگے یا رسول اللہ کسی سے کہیئے
ذرا یہ اٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں نہیں
ہو سکتا کہنے لگے تو آپ خود ہی اٹھا دیجئے
آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر

[1] اس کو حاکم نے مستدرک میں اور ابن مندہ نے امالی میں اور ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ

اُنھوں نے تھوڑے روپیہ اور نکال ڈالے پھر باقی روپیہ اُٹھا کر اپنے کاندھے پر لاد لئیے اور چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے آپ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا پھر آپ اس جگہ سے جبتک نہیں اُٹھے جبتک ایک روپیہ بھی باقی رہا (سب بانٹ کر اُٹھے) [1]

باب ۲۶۶ اِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

باب کسی ذمی کافر کو ناحق مار ڈالنا کیسا گناہ ہے

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے حسن بن عمرو نے کہا ہم سے مجاہد نے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرو سے اُنھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی ذمی کافر کو (ناحق) مار ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ تک پہنچتی ہے

باب ۲۶۷ اِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ

باب یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال کر باہر کرنا اور حضرت عمرؓ نے (خیبر کے یہودیوں) سے فرمایا میں تم کو یہاں جبتک رہنے دیتا ہوں جبتک اللہ تم کو یہاں رکھے [2]

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے اُنھوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے اُنھوں نے ابوہریرہؓ سے اُنھوں نے کہا ایسا ہُوا ایک بار ہم مسجد (نبوی) میں بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا یہودیوں کے پاس چلو ہم لوگ نکلے ان کے مدرسہ پر پہنچے آپ نے ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ (تمہارے جان اور مال) بچے رہیں گے اور یہ سمجھ لو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ تم کو اس ملک سے نکال دوں [3]

---

[1] یہ تعلیق باب تعلیق القنو فی المسجد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جبتک اللہ کو منظور ہے یہ تعلیق کتاب المزارعۃ میں موصول گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے یہودیوں کے اخراج کی نیت کر لی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپ کی وفات ہوگئی حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے نکال دیا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ رحمه الله تعالى آمين ثم آمين

أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ

پھر تم میں سے اگر کسی کی جائیداد کی قیمت آئے تو اس کو بیچ ڈالے اگر نہ بیچو (تمہارا اختیار) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے سلیمان احول سے انھوں نے سعید بن جبیر سے (سنا) انھوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے جمعرات کا دن ہائے جمعرات کا دن (کیسا مصیبت کا دن ہے) پھر اتنا روئے ان کے آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں بھیگ گئیں سعید نے کہا میں نے پوچھا ابو عباسؓ جمعرات کے دن سے کیا مطلب ہے (جو تم اتنا روئے) انھوں نے کہا اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہوگئی آپ نے فرمایا ذرا کاغذ لاؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو (اگر اس پر چلتے رہو) اس پر لوگوں نے (صحابہ نے جو وہاں موجود تھے) جھگڑا شروع کیا[1] اور پیغمبر کے روبرو جھگڑا کرنا زیبا نہیں دوسرے لوگ (جو کتاب لکھی جانا مناسب سمجھتے تھے) کہنے لگے بھلا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیہودہ بڑ ہانکیں گے اچھا پھر پوچھ لو یہ سن کر آپ نے فرمایا مجھے معاف کرو (میرا پیچھا چھوڑو) میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جدھر تم مجھ کو بلاتے ہو پھر آپ نے ان کو تین باتوں کا زبانی حکم دے دیا مشرکوں کو عرب کے جزیرے[2] سے نکال دینا یا باہر والے پیغام لے کر جو آتے ہیں ان کی ایسی ہی خاطر داری کرنا جیسے میں کرتا رہا تیسری بات کچھ بھلی سی تھی یا تو سعید نے اس کا بیان نہ کیا یا میں بھول گیا سفیان نے کہا یہ جملہ (تیسری بات کچھ بھلی سی تھی) سلیمان احول کا کلام ہے[3]

---

[1] کسی نے کہا لکھواؤ کسی نے کہا نہ لکھواؤ ۱۲ منہ [2] باب میں یہودیوں کا ذکر ہے لیکن مشرکوں سے کافر مراد ہیں ان میں یہودی بھی آ گئے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے روانہ کر دینا یا نماز کی محافظت کرنا یا لونڈی غلاموں سے اچھا سلوک کرنا ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۶۹ اِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُوْنَ بِالْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ۔

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقٰسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كِذْبَنَا كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا

باب اگر کافر مسلمانوں سے دغا کریں تو یہ معاف ہوسکتی ہے یا نہیں

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا جب خیبر فتح ہوگیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک (بھنی) بکری تحفہ میں دی (زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی) اس میں زہر ملا ہوا تھا آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں ان کو اکھٹا کرو وہ سب اکھٹا کیئے گئے آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں بتائیں گے آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے انھوں نے ایک نام لیا آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے انھوں نے کہا بے شک آپ سچ کہتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میں اور ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ پہچان لیں گے ہم جھوٹے ہیں جیسے باپ کے مقدمے میں آپ نے ہمارا جھوٹ پہچان لیا خیر آپ نے پوچھا دوزخ میں (ہمیشہ) کون لوگ رہیں گے وہ کہنے لگے ہم چند روز کے لئے دوزخ میں جائیں گے پھر تم مسلمان لوگ ہماری جگہ وہاں آجاؤ گے آپ نے فرمایا دت مردود خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا بھلا ایک بات اور پوچھتا ہوں تم سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپ نے پوچھا دیکھو تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا (یا نہیں) انھوں نے

أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ۔

کہا ہاں ملایا تو تھا آپ نے پوچھا سبب انھوں نے کہا ہم نے سوچا اگر آپ جھوٹ موٹ پیغمبری کا دعوے کرتے ہیں تو آپ کے ہاتھ سے چھٹ کر آرام پائیں گے اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو یہ زہر آپ کو نقصان نہیں کرنے کا [1]

بَابٌ ۲۶۹۔ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا۔

باب جو عہد شکنی کرے اس کے لئے بد دُعا کرنا۔

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم احول نے کہا میں نے انس سے پوچھا قنوت کب پڑھنا چاہیے انھوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلانا شخص (محمد بن سیرین) تو کہتا ہے کہ تم نے رکوع کے بعد کہا انھوں نے کہا وہ غلط کہتا ہے پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھتے رہے آپ بنی سلیم کے قبیلوں پر بد دُعا کرتے تھے ہُوا یہ تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر شک ہے قاریوں کو چند مشرکوں کے پاس بھیجا (دین کی باتیں سکھانے کو) یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا حالانکہ ان لوگوں میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عہد تھا (لیکن انھوں نے دغا دی) میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا رنج کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا آپ نے ان قاریوں پر کیا [2]

---

[1] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس یہودن کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ سزا نہ دی بیہقی کی روایت میں ہے آپ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات کا بدلہ ان سے نہ لیا معاف کر دیا مگر جب بشر بن براء صحابی جنہوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا مر گئے تو آپ نے ان کے قصاص میں اس کو قتل کرایا زہری نے کہا وہ یہودن مسلمان ہو گئی لہذا آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ

[2] کیونکہ یہ لوگ قاری اور عالم تھے اگر یہ زندہ رہتے تو ان سے ہزاروں بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچتا بزرگوں نے کہا ہے عالم کی موت ایک بڑی مصیبت ہے اگر جاہل ہزاروں مر جائیں تو اتنا صدمہ نہیں ہوتا ۱۲ منہ

بَابُ اَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي عَلِيٌّ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى

باب عورتیں اگر کسی کو امان اور پناہ دیں۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبداللہ کے غلام تھے ان سے ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے۔ انھوں نے ام ہانی بنت ابی طالب (حضرت علی کی بہن سے) سنا انھوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ زہرا (آپ کی صاحبزادی) آپ پر آڑ کئے ہوئے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا آؤ اچھی آئیں ام ہانی جب غسل سے فارغ ہوئے تو ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر آپ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں (نفل) پڑھیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علیؓ یہ کہتے ہیں کہ ہبیرہ کا فلانا بیٹا (جعدہ)[1] اس کو میں قتل کروں گا حالانکہ میں اس کو پناہ دے چکی ہوں آپ نے فرمایا ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا۔

بَابُ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ

۴۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ

باب مسلمان مسلمان سب برابر ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہیئے

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم تیمی سے اُنھوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی) سے اُنھوں نے کہا حضرت علیؓ نے ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی

[1] ہبیرہ ام ہانی کے خاوند جعدہ ان کے بیٹے تھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت علیؓ اپنے بھانجے کو کیوں مارتے بعضوں نے کہا فلاں بن ہبیرہ سے حارث بن ہشام مخزومی مراد ہیں غرض حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کا پناہ دینا درست ہے ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا امام کا اختیار ہے چاہے اس امان کو منظور کرے چاہے نہ کرے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

الصَّحِيْفَةِ فَقَالَ فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ وَالْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فِيْهَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

کتاب نہیں[1] جس کو ہم پڑھتے ہوں ایک یہ کتاب ہے اس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کی عمروں کا (جو دیت میں دئیے جاتے ہیں) بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ عیر (پہاڑ سے لیکر) فلانے مقام تک حرم ہے جو کوئی اس جگہ دین میں کوئی نئی بات نکالے یا بدعتی کو ٹھکانا دے اس پر اللہ فرشتوں سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور یہ بیان ہے جو کوئی (لونڈی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو مالک بنائے اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار اور مسلمان مسلمان برابر ہیں ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے جو کوئی مسلمان کا ذمہ توڑے اس پر بھی ایسی ہی پھٹکار

بَابٌ[۲۷۲] اِذَا قَالُوْا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوْا اَسْلَمْنَا۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ اِذَا قَالَ مَتَرْسْ فَقَدْ اٰمَنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَاْسَ۔

باب اگر کافر لڑائی کے وقت (گھبرا کر) اچھی طرح یوں نہ کہہ سکیں ہم مسلمان ہوئے اور یوں کہنے لگیں ہم نے دین بدل دیا تو کیا حکم ہے

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا[2] خالد بن ولید نے (بنی جذیمہ کے جنگ میں) کافروں کو مارنا شروع کر دیا (حالانکہ وہ کہتے جاتے تھے ہم نے دین بدلا دین بدلا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حال سنا تو فرمایا یا اللہ میں خالد کے کام سے بیزار ہوں اور حضرت عمرؓ نے کہا[3] جب کسی مسلمان نے کافر سے کہا مترس (یعنی ڈر نہیں) تو اس کو امن دے چکا (اب اس کو مارنا درست نہیں) اللہ تو سب زبانیں جانتا ہے اور حضرت عمرؓ

---

[1] معلوم ہوا کتاب الجفر والجامع یا اور دوسری کتابیں جو حضرت علیؓ کی طرف نسبت دی جاتی ہیں ان کا کوئی اصل نہیں حضرت علیؓ بھی اسی قرآن کو پڑھتے تھے جو ہم سب لوگ پڑھتے ہیں اگر سورتوں کی ترتیب یعنی تقدیم تاخیر میں فرق ہو تو یہ اور بات ہے باقی جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت علی رضؓ یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس کوئی دوسرا قرآن تھا جو کامل تھا اور یہ قرآن جو رائج ہے ناقص ہے یا اس قرآن کو بیاض عثمانی قرار دے کر اس کی حرمت اور عزت نہیں کرتا اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار یہ حدیث اوپر بھی باب حرم المدینہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کا پورا قصہ غزوہ فتح میں آئیگا جہاں امام بخاری نے اس کو موصولاً بیان کیا ہے ۱۲ منہ

[3] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

نے (ہرمزان فارسی سے) کہا بات کر کچھ ڈر نہیں [1]

بَابُ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ

باب مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا لڑائی چھوڑ دینا اور کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا سورہ انفال میں یہ فرمایا اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو بھی صلح کیطرف جھک جا (اخیر تک)

۱۰۱م۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی۔ خیبر پہنچ کر یہ دونوں شخص الگ الگ ہو گئے پھر محیصہ جو عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ خون میں لوٹ رہا ہے۔ کسی نے اس کو قتل کر ڈالا اخیر محیصہ نے اس کو دفن کیا۔ پھر مدینہ میں آئے تو عبدالرحمان بن سہل (عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی اور محیصہ اور ان کے بھائی حویصہ جو مسعود کے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے عبدالرحمان نے گفتگو شروع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بولنے دے بڑے کو بات کرنے دے عبدالرحمان تینوں میں کم سن تھے یہ سن کر وہ خاموش ہو رہے تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو یا تو قسم کھاؤ کہ عبداللہ کو فلاں شخص نے مارا ہے اور قاتل پر اپنا حق ثابت کر لو [2]۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیونکر قسم کھائیں ہم نے تو آنکھ سے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی

[1] اور یہ کلام حضرت عمرؓ کا ہرمزان کے لئے امن دینا ٹھہرا اس کو ابن ابی شیبہ اور یعقوب بن ابی سفیان نے اپنی تاریخ میں باسناد صحیح وصل کیا کہتے ہیں۔ جب صحابہ نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان حضرت عمرؓ کے حکم پر اترا جب اس کو حضرت عمرؓ پاس لے کر آئے تو وہ مارے ڈر کے صاف بات نہ کر سکا اس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا گویا اس کو امان دی ۱۲ منہ [2] اس کے لوگوں کو دیت دینا ہوگی اگر وہ قتل کا اقرار کرے تو اس سے قصاص بھی لیا جا سکتا ہے یہ قسامت کی صورت ہے۔ اس کا حکم دوسرے معاملات سے جدا گانہ ہے اس میں مدعی سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ میرا گمان فلانے شخص پر ہے اسی نے مارا ہے ۱۲ منہ

فَقَالُوْا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔

براءت کریں گے انہوں نے عرض کیا وہ تو کافر ہیں ہم ان کی قسموں پر کیسے اعتبار کریں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان کی دیت اپنے پاس سے ادا کی [۱]

بَابُ ۲۷۴ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ۔

٤١١ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ (أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ

باب عہد پورا کرنے کی فضیلت

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی ان کو ابوسفیان بن حرب نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے اور قریش کے کئی سواروں کے ساتھ ان کو بلایا وہ شام کے ملک میں سوداگری کرنے گئے تھے یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان سے قریش کے کافروں کے مقدمہ میں صلح کی تھی [۲]

بَابُ ۲۷۵ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ۔

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

باب اگر ذمی کافر جادو کرے تو اس کو قتل کریں گے یا نہیں ۔

عبداللہ بن وہب نے کہا [۳] مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان سے پوچھا گیا کیا ذمی اگر جادو کرے تو اس کو قتل کریں گے انہوں نے کہا ہم کو یہ خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا (ایک ذمی کافر لبید بن اعصم یہودی نے کیا تھا) آپ نے اس کو قتل نہیں کیا وہ اہل کتاب میں سے تھا [۴]

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کرکے یہود سے صلح قائم رکھی اکثر اماموں کے نزدیک ایسی صلح جائز نہیں کہ مسلمان بادشاہ کافروں کو کچھ مال دے مگر بعضوں نے ضرورت شدیدہ کے وقت جائز رکھا ہے۔ باب کا یہ ترجمہ جو کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ حدیث سے نہیں نکلتا اور شاید امام بخاری کو اس بات میں کوئی حدیث لکھنا منظور تھا مگر اتفاق نہ ہوا یا اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث اس مضمون کی نہیں ۱۲ منہ [۲] یعنے صلح حدیبیہ جو سنہ ۶ ہجری میں ہوئی یہ حدیث مفصل اوپر گذر چکی ہے اس میں یہ بیان ہے کہ ہرقل نے کہا پیغمبر دغا یعنے عہد شکنی نہیں ہے اسی سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ عہد کا پورا کرنا انبیاء کی خصلت ہے جو بڑی فضیلت کی ہے اور عہد توڑنا دغا بازی کرنا ہر شریعت میں منع ہے ۱۲ منہ [۳] یہ عبداللہ بن وہب کی موصول ہے ۱۲ منہ [۴] ظاہر ابن شہاب کی دلیل پوری نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے دوسرا اس کے جادو سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا ایک ذرا تخیل پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کوئی کام نہ کرتے اور خیال آتا کہ کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی خبر دیکر یہ آفت آپ پر سے دور کر دی ۱۲ منہ

۱۴۱۲ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰی کَانَ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهٗ صَنَعَ شَیْئًا وَّلَمْ یَصْنَعْهُ۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا آپ کو یہ خیال آتا میں کام کر چکا حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا [۱]

باب ۲۲۶ - مَا یُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْاٰیَةَ۔

باب دغا بازی کیسا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں فرمایا اگر کافر یہ چاہتے ہیں تجھ سے فریب کریں تو اللہ تجھ کو بس کرتا ہے (اخیر آیت تک

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَّاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا یَبْقٰی بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ کُلِّ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن علاء بن زبیر نے کہا میں نے بسر بن عبیداللہ سے سنا انھوں نے ابوادریس سے کہا میں نے عوف بن مالک (اشجعی صحابی) سے انھوں نے کہا میں تبوک کی لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ چمڑے کے ڈیرے میں تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ہوں گی ان کو گن رکھ ایک تو میری وفات دوسرے بیت المقدس کی فتح تیسرے تم میں مری پڑنا جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہے (یعنی طاعون کی بیماری) چوتھے مال کی کثرت اتنی کہ کسی شخص کو سو اشرفیاں دیں گے جب بھی ناراض رہیگا پانچویں ایک بلا جو عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی چھٹے تم میں اور نصاریٰ میں صلح پھر نصاریٰ کا دغا کرنا وہ اسی جھنڈے لئے تم سے لڑنے آئیں گے ہر جھنڈے کے تلے بارہ ہزار (یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج سے [۲]

---

[۱] اس کا پورا قصہ باب طب میں انشاءاللہ تعالیٰ مذکور ہوگا ۱۲ منہ [۲] پہلی دوسری نشانی تو ہو چکی تیسری کہتے ہیں کہ وہ بھی ہو چکی یعنے طاعون عمواس جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں آیا تھا جس میں ہزاروں مسلمان مر گئے چوتھی نشانی بھی ہو چکی مسلمان روم اور ایران کی فتح سے بیحد مالدار ہو گئے تھے پانچویں نشانی کہتے ہیں ہو چکی یعنی حضرت عثمان اور بنی امیہ کا فتنہ چھٹی نشانی ابھی نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی دوسری روایت میں ہے بڑی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کا نکلنا یہ سب چھ مہینے کے اندر ہوں گی اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دغا بازی کرنا کافروں کا کام ہے اور قیامت کی ایک نشانی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ؁

بَابٌ ۲۷ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةَ۔

باب عہد کیونکر واپس کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں فرمایا اگر تو ڈرے کسی قوم سے وہ دغا دیں گے توان کا عہد معقول طور سے ان کو واپس کر دے[۱] اخیر آیت تک۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا ہم کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو دسویں تاریخ ذی حجہ کی منیٰ میں منادی کرتے تھے لوگو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دسویں تاریخ ذی الحجہ کی یہی حج اکبر کا دن ہے حج کو حج اکبر اس لئے کہتے ہیں کہ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں[۲] خیر ابوبکر صدیق رضؓ نے اس سال مشرکوں سے جو عہد لیا تھا واپس کر دیا اور (دوسرے) سال حجۃ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کوئی مشرک شریک نہیں ہوا۔

بَابٌ ۲۸۔ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ

باب عہد کرکے دغا دینے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ انفال) میں فرمانا (یہود کے باب میں) جن سے تو عہد کرتا ہے پھر ہر بار عہد کرکے توڑ ڈالتے ہیں اور (دغا بازی سے) باز نہ آئے

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے عبداللہ بن مرہ سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں جن میں ہونگی وہ تو پکا نرا منافق ہوگا جب بات کہے تو جھوٹ اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب عہد کرے

---

[۱] معقول طور سے یہ ہے کہ ان کو کہلا بھیجے بھائی ہمارا تمہارا عہد ٹوٹ گیا یہ نہیں کہ دفعۃً ان پر حملہ کر بیٹھے ہمارے زمانہ میں تمام مہذب سلطنتیں بھی قاعدوں کی پابند ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں ۱۲ منہ [۲] معلوم ہوا کہ حج اکبر حج ہی کا نام ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ حج ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ کو پڑے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بعضی ضعیف روایتیں اس باب میں آئی ہیں کہ جس حج میں عرفہ کا دن جمعہ کو آئے وہ دوسرے حجوں سے افضل ہے مگر یہ روایتیں قابل اعتماد نہیں ۱۲ منہ

وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ
وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ
خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا۔

۱۴۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ
مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا
اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا
صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى
بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا
يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا
بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا
عَدْلٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ
الْقٰسِمِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ
تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهٗ وَكَيْفَ
تَرٰى ذٰلِكَ كَائِنًا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِيْ
وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ عَنْ

تو دغا دے[۱] اور جب جھگڑا کرے تو گالی
گلوچ پر آجائے جس میں ان خصلتوں میں کوئی ایک خصلت ہو تو اس
میں نفاق کی خصلت ہے جبتک اس کو چھوڑ نہ دے[۱]

• ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی
انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ
یزید بن شریک تیمی سے انھوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم
نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بس یہی قرآن لکھا اور جو اس ورق
میں ہے[۲] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر (پہاڑ) سے
لیکر فلانے مقام تک حرم ہے جو کوئی (یہاں دین کی) نئی بات نکالے
یا نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب
لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمان مسلمان
سب پناہ دینے میں برابر ہیں ادنیٰ مسلمان (جیسے غلام یا عورت)
بھی (کسی کافر کو) پناہ دے سکتے ہیں اور جو کوئی مسلمان کا کیا ہوا
عہد توڑ ڈالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار نہ اس کا
نفل قبول ہوگا نہ فرض اور (جو غلام لونڈی) اپنے مالک کے بے اذن
دوسرے لوگوں کو مالک بنائے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی
پھٹکار نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض اور ابو موسیٰ (محمد بن مثنیٰ)
نے کہا[۳] (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان
کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے باپ (سعید بن عمرو)
سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا تم لوگوں کا اس وقت
کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک اشرفی یا ایک روپیہ
بھی تم کو نہ ملے گا لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ تم کیا سمجھتے ہو ایسا کیونکر
ہوگا انہوں نے کہا اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ

۱؎ اس حدیث کی شرح اوپر کتاب الایمان میں گزر چکی ہے یہاں اس کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ عہد شکنی اور دغا بازی نفاق کی خصلت ہے ایماندار آدمی ہرگز ایسا نہیں کرے گا ۱۲ منہ ۲؎ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے یہ ورق اپنی تلوار کے غلاف سے نکال کر لوگوں کو بتلایا اس میں یہ مضمون لکھا تھا ۱۲ ۳؎ اسکو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ۔

کی جان ہے میں نے تو یہ اس کے فرمانے سے معلوم کیا ہے جو سچے تھے اور ان سے سچی ہی بات کہی گئی تھی لوگوں نے کہا بیان تو کرو کس وجہ سے ایسا ہوگا انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑ دیا جائے گا (مسلمان دغا بازی کریں گے) اللہ تعالیٰ کافروں کے دل مضبوط کر دیگا وہ جزیہ نہ دیں گے (لڑنے کو مستعد ہوں گے)[1]

بَاب ۲۷۹

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا

باب

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابو حمزہ نے خبر دی کہا میں نے اعمش سے وہ کہتے تھے میں نے ابو وائل سے پوچھا تم جنگ صفین میں (جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں ہوئی) حاضر تھے انھوں نے کہا ہاں میں نے سہل بن حنیف صحابیؓ سے سُنا وہ کہتے تھے تم اپنی رائے غلط سمجھو (جو آپس میں لڑتے مرتے ہو) میں نے اپنے تئیں دیکھا جس دن ابو جندل (یعنی حدیبیہ کے دن آیا اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پھیر سکتا تو پھیر دیتا[2]

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے یزید بن عبدالعزیز نے انھوں نے اپنے باپ (عبدالعزیز بن سارہ) سے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو وائل نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم صفین میں تھے اتنے میں سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو اپنی اپنی رائے کو غلط سمجھو دیکھو ہم حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر لڑنا بہتر سمجھتے تو ضرور لڑتے (حالانکہ کافروں کا مقابلہ تھا) پھر حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر (اور یہ کافر جھوٹے دین پر) نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک پھر انہوں نے کہا ہمارے جو لوگ مارے

---

[1] ہمارے زمانہ میں یہی حال ہے کافروں سے جزیہ وصول کرنا تو درکنار کافر مسلمانوں پر طرح طرح کے ستم کر رہے ہیں ہزاروں طرح کے ٹیکس ان سے لے رہے ہیں ان کو رعایا بنا کر رکھا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنے قریش سے خوب لڑتا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کی اس دن بڑی توہین کی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا مناسب نہ جانا اور ہم آپ کے حکم کے تابع رہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر ہاتھ اُٹھانے سے منع کیا ہے کیونکہ مسلمانوں کو ماروں یہ سہل نے اس وقت کہا جب لوگوں نے ان کی ملامت کی کہ صفین میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے ۱۲ منہ

بلیٰ فقال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم فی النار قال بلیٰ قال نعلی ما نعطی الدنیۃ فی دیننا انرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم فقال ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا فانطلق عمر الی ابی بکر فقال لہ مثل ما قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ رسول اللہ ولن یضیعہ اللہ ابدا فنزلت سورۃ الفتح فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عمر الی آخرھا فقال عمر یا رسول اللہ او فتح ھو قال نعم۔

جائیں کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور ان کے جو لوگ مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک تو حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اس وقت لڑیں کیوں نہیں جبتک اللہ ہمارا انکا فیصلہ نہ کر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا خطاب کے بیٹے میں اللہ کا بھیجا ہوں اللہ مجھ کو کبھی تباہ نہیں کریگا (جو میں کر رہا ہوں اسی میں مصلحت ہے) حضرت عمرؓ ابو بکر صدیقؓ پاس گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی ابو بکر صدیقؓ نے کہا وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ ان کو ہرگز کبھی تباہ نہیں کریگا اس کے بعد سورہ فتح اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اخیر آیت تک پڑھ کر سنائی حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ صلح (در حقیقت) فتح ہے آپ نے فرمایا ہاں[۱]

۴۱۸۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حاتم عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن اسماء بنت ابی بکرؓ قالت قدمت علی امی وھی مشرکۃ فی عھد قریش اذ عاھدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومدتھم مع ابیھا فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغبۃ افاصلھا قال نعم صلیھا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے اُنہوں نے کہا میری ماں جو مشرک تھی (قتیلہ) اپنے باپ (حارث بن مدرکہ) سمیت اس زمانہ میں میرے پاس آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں صلح تھی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میری ماں آئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کروں کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں سلوک کر[۲]

باب المصالحۃ علی ثلثۃ ایام او وقت معلوم

باب تین دن یا ایک معین مدت کے لئے صلح کرنا

۴۱۹۔ حدثنا احمد بن عثمان بن حکیم حدثنا

ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ

---

[۱] سہل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے مقابلہ میں جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے صلح کرلی تو تم مسلمانوں کے لڑنے کے لئے کیوں پلے پڑتے ہو خوب سمجھ لو کہ یہ جنگ جائز ہے یا نہیں اور اس کا انجام کیا ہوگا جنگ صفین جب ہوئی تو تمام جہان کے کافروں نے یہ خبر سن کر شادیانے بجائے کہ اب مسلمانوں کا زور آپس میں خرچ ہونے لگا ہم سب بال بچے رہیں گے ۱۲ منہ [۲] سہل کی حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ جب قریش نے عہد شکنی کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو انپر غالب کر دیا اسماءؓ کی حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ انکی والدہ بھی قریش کے کافروں میں شامل تھیں اور چونکہ ان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح تھی لہذا آپ نے اسماءؓ کو اجازت دی کہ اپنی والدہ سے اچھا سلوک کریں ۱۲ منہ

شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلٰثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيهِ قَالَ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ

نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انھوں نے ابواسحاق سے کہا مجھ سے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کا ارادہ کیا تو مکہ کے کافروں سے اجازت چاہی مکہ میں آنے کی انھوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور ہتھیار غلافوں میں رکھیں اور مکہ والوں میں سے کسی کو (اپنے پاس) نہ بلائیں یہ شرطیں حضرت علیؓ نے لکھنا شروع کیں اور صلحنامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول نے فیصلہ کیا اس پر قریش کے کافر کہنے لگے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو آپ کو روکتے کیوں بلکہ آپ سے بیعت کر لیتے (آپ کے تابعدار بن جاتے) یوں لکھئے یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد عبداللہ کے بیٹے نے فیصلہ کیا آپ نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم میں محمد عبداللہ کا بیٹا ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں براء کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو لکھنا نہ جانتے تھے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دو حضرت علی نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اس کو کبھی نہیں میٹوں گا آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے انھوں نے دکھایا آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو میٹ دیا خیر جب آپ مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر چکے تو مشرک لوگ حضرت علیؓ پاس آئے کہنے لگے اب اپنے صاحب (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہو (شرط کے موافق) کوچ کریں حضرت علی نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اچھا بہتر پھر آپ نے مکہ سے کوچ کیا [۱]

بَابُ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ

باب غیر معین مدت کے لئے صلح کرنا۔

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا ہم تم کو

---

[۱] یہ فرمانا حضرت علی کا عدول حکمی اور مخالفت کے طور پر نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خیر خواہی اور جوش ایمان کی وجہ سے تھا اس لئے کوئی گناہ حضرت علیؓ پر نہ ہوا یہاں سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے کہ جیسے حضرت علیؓ نے محض محبت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے خلاف کیا ویسا ہی حضرت عمرؓ نے بھی قصہ قرطاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کے خیال سے کتاب لکھی جانے میں مخالفت کی دونوں کی نیت بخیر تھی سے کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ۔ ایک جگہ حسن ظن کرنا دوسری جگہ بدظنی صریح بے ایمانی اور بدنفسی ہے ۱۲ منہ [۲] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے مکہ میں تین دن رہنے پر صلح کی ۱۲ منہ

مَّا اَخَّرَ كُمُ اللّٰهُ بِهٖ

یہاں جب تک رہنے دیں گے جبتک اللہ تم کو رکھے[۱]

بَابُ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ

باب مشرکوں کی لاشیں کنویں میں پھینکوا دینا لاش کی قیمت نہ لینا

۲۰ لم ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰى جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ وَّاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِي بِئْرٍ غَيْرَ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيٍّ فَاِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْهُ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ قَبْلَ اَنْ

ہم سے عبدان بن عثمان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ کے پاس) سجدے میں تھے آپ کے گرد قریش کے کئی مشرک بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) اونٹنی کا بچہ دان لے کر آیا اور آپ کی (مبارک) پشت پر رکھ دیا آپ نے آپ سجدے سے اس وقت سر نہ اٹھایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں اور انہوں نے آپ کی پیٹھ سے اٹھا لیا اور جس نے یہ کام کیا اس کے لیئے بد دعا کرنے لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں دعا کی یا اللہ اس قریش کے گروہ سے سمجھ لے یا اللہ ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے سمجھ لے (عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے ان کافروں کو دیکھا یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ایک کنویں میں پھینکدیئے گئے سوا امیہ یا ابی کے وہ (کمبخت) موٹا آدمی تھا...... اس کی لاش وغیرہ کو کھینچنے لگے تو اس کے جوڑ جوڑ کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی الگ الگ ہو گئے۔

بَابُ اِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

باب جو شخص عہد شکنی کرے نیک ہو یا بد کسی سے اس کا گناہ

۲۱ لم ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اور شعبہ نے اس حدیث کو

[۱] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ [۲] امام بخاری نے باب کی حدیث سے دوسرا مطلب اس طرح نکالا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو بدر کے مقتولین کی لاشیں مکہ کے کافروں کے ہاتھ بیچ سکتے تھے کیونکہ وہ مکہ کے رئیس تھے اور ان کے مالدار عزیز تھے مگر آپؐ نے ایسا ارادہ نہ کیا اور لاشوں کو اندھے کنوئیں میں ڈلوا دیا بعضوں نے کہا امام بخاری دوسرے مطلب کی حدیث کو اپنی شرط نہ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے لیکن انہوں نے اس طرف اشارہ کر دیا جس کو ابن اسحٰق نے مغازی میں نکالا کہ مشرکین نوفل بن عبداللہ کی لاش کے بدل جو خندق میں گھس آیا تھا وہیں مارا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روپیہ دیتے تھے لیکن آپ نے فرمایا ہم کو اس کی قیمت درکار نہیں ہے نہ اس کی لاش زہری نے کہا مشرک دس ہزار درہم لاش کے بدل دینے پر راضی تھے ۱۲ منہ

وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ وَقَالَ الْآخَرُ يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ

ثابت سے بھی روایت کیا انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے لیئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا ایک راوی کہتا جو کھڑا کیا جائیگا اور دوسرا یوں کہتا ہے اس جھنڈے کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے یہ دغاباز تھا[1]

۴۲۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ لِغَدْرَتِهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر دغاباز کے لیئے اس کی دغا بازی کے موافق ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا یوں فرمایا اب ہجرت (فرض) نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت) قیامت تک باقی ہے اور اسی دن یہ بھی فرمایا اس شہر (مکہ) کو اللہ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے حرمت والا کیا وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام بھی رہیگا اور وہاں لڑنا مجھ سے کسی کے لیئے درست نہیں ہوا اور میرے لیئے یہی دن کی ایک گھڑی درست ہوا پھر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہوگیا نہ وہاں کا کانٹا (جس سے تکلیف نہ ہوں) کاٹا جائے نہ وہاں شکاری کو ستایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کو مشہور کرتا پھرے اس کے مالک کو دریافت کرتا ہے جب وہ آئے گا دینا ہوگی کبھی پانے والا اس کا مالک نہ ہوگا نہ وہاں کی ہری گھانس کاٹی جائے اس وقت حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کی اجازت دیجیئے وہ لوہاروں سناروں کے کام آتی ہے اور[2]

بارہ پارہ ختم ہوا اب تیرھواں پارہ اللہ چاہے تو شروع ہوگا۔

[1] ایک روایت میں ہے کہ یہ جھنڈا اس کی مقعد پر لگایا جائے گا غرض یہ ہے کہ اس کی دغابازی سے تمام اہل محشر مطلع ہوں گے اور نفریں کریں گے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گزری ہے اس باب سے اس کی مناسبت مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا اس طرف کہ مکہ باوجود اس کے کہ حرمت والا شہر تھا اور وہاں لڑنا اللہ نے کسی کے لیئے درست نہیں کیا مگر چونکہ مکہ والوں نے دغا کی اور آنحضرت کے ساتھ جو عہد باندھا تھا وہ توڑ ڈالا بنی بکر کی مدد کی بنی خزاعہ پر تو اللہ تعالیٰ نے اس حرم کی سزا میں ایسے حرمت والے شہر میں ان کا مارنا اپنے پیغمبر کے لیئے درست کیا اس سے یہ نکلا کہ دغابازی بڑا گناہ اور اس کی سزا بہت سخت

تیرھواں پارہ!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش (آفرینش) کیونکر شروع ہوئی۔

باب ۲۱۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَّلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَّمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ۔

اور اللہ تعالیٰ نے جو (سورۂ روم میں) فرمایا اس کی تفسیر وہی خدا تو ہے جو پہلے پہل پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا اور ربیع بن خثیم[۱] اور امام حسن بصری نے[۲] کہا اللہ پر سب آسان ہے (پہلے پہل پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) ھین کا کلمہ بہ تشدید اور بہ سکون دونوں طرح آیا ہے جیسے لین اور لین اور میت اور میت اور ضیق اور ضیق[۳] اور (سورۂ ق میں) جو افعیینا آیا ہے اس کا معنے یہ ہے کیا ہم کو پہلی بار بنانے نے عاجز کر دیا جب اس خدا نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے مادے کو (اسی سورت میں) لغوب کا لفظ ہے۔ اس کے معنی تھکن اور ماندگی اور (سورۂ نوح میں) جو فرمایا اطوارا[۴] یعنی مختلف صورتوں میں کبھی ایسے نطفہ کبھی ایسے خون کی پھٹکی پھر گوشت پھر ہڈی پوست (عرب لوگ کہتے ہیں فلاں عدا طورہ یعنی فلاں شخص اپنے رتبے سے بڑھ گیا یہاں اطوار کے معنے رتبے ہیں

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] اس کو طبری نے وصل کیا منذر ثوری سے انہوں نے ربیع بن خثیم سے ۱۲ منہ [۲] اس کو بھی طبری نے قتادہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] قرآن شریف میں سورۂ مریم میں وھو علی ھین آیا ہے امام بخاری نے اس مناسبت سے کہ ربیع اور حسن کے قول میں یہ لفظ آیا ہے اس کی بھی تحقیق کر دی ۱۲ منہ [۴] امام بخاری نے سورۂ ق اور سورۂ نوح کے لفظوں کی جو اس باب میں تفسیر کی ہے ان کی مناسبت یہ ہے کہ ان آیتوں میں آسمان زمین آدمی کی خلقت کا بیان ہے اور یہ باب بھی اسی بیان میں ہے۔ ۱۲ منہ۔

مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ اَبْشِرُوْا قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا۔ فَتَغَیَّرَ وَجْہُہٗ فَجَآءَہٗ اَھْلُ الْیَمَنِ فَقَالَ یَا اَھْلَ الْیَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ یَقْبَلْھَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُکَ تَفَلَّتَتْ لَیْتَنِیْ لَمْ اَقُمْ۔

پاس آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم خوش ہو جاؤ انہوں نے کہا جب آپ یہ فرماتے ہیں تو ہم کو کچھ دلوایئے آپ کے مبارک چہرے کا رنگ بدل گیا[1] پھر یمن کے لوگ آپ پاس آئے آپنے فرمایا یمن والو تم اس خوشخبری کو قبول کرو جس کو بنی تمیم نے قبول نہیں کیا۔ وہ کہنے لگا ہم نے قبول کی پھر آپ (عالم کی) ابتدائے آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے اس وقت ایک شخص آیا (نام نا معلوم) کہنے لگا اجی عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی عمران کہتے ہیں کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا۔

۴۲۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِیْ بِالْبَابِ فَاَتَاہٗ نَاسٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا مَرَّتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَیْہِ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا اَھْلَ الْیَمَنِ اِذْ لَمْ یَقْبَلْھَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالُوْا جِئْنَاکَ نَسْئَلُکَ عَنْ ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ غَیْرُہٗ وَکَانَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے جامع بن شداد نے انھوں نے صفوان بن محرز سے انہوں نے عمران بن حصین سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور اپنی اونٹنی دروازے پر باندھ دی کچھ لوگ بنی تمیم کے آپ پاس آئے آپنے فرمایا بنی تمیم خوشخبری قبول کرو انہوں نے دو بار کہا آپنے خوشخبری دی تو کچھ روپیہ دلوایئے پھر یمن والے کچھ لوگ آپ پاس آئے آپ نے ان سے بھی وہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے (خوشی) قبول کی پھر کہنے لگے ہم آپ پاس عالم کی پیدائش کا حال پوچھنے آئے آپ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی[2] اس کا عرش

[1] آپنے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوشخبری دی تھی جو بڑی نعمت ہے انہوں نے اپنی کم ظرفی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ اٹھے آپ کو ان کی یہ کم ظرفی اور دناءت دیکھ کر رنج ہوا آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقرع بن حابس تھا جو ذرا جنگلی آدمی تھا ۱۲ منہ [2] یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں عرش فرش آسمان زمین سب اتنی بات ہے کہ عرش اس کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے غرض خداوند کریم کی ذات اور صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش گو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہمیشہ جل وعلا کے ساتھ ہے اس حدیث سے حکماء کا مذہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا مادے اور ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ منہ ؛

عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَنَادٰى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

پانی پر تھا[1] لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کیے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چل دی میں جو گیا دیکھا تو وہ سراب کی آڑ بن ہے۔ (میرے اور اس کے بیچ میں سراب حائل ہے یعنے وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) خدا کی قسم میں نے آرزو کی کاش اونٹنی کو میں نے دہتا بنایا ہوتا۔ (اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنتا رہتا۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن موسیٰ نے رقبہ قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو سنانے کے لیے ایک مقام (منبر) پر کھڑے ہوئے۔ اور شروع عالم کی پیدائش سے لے کر اس وقت تک کا حال بیان کر دیا۔ جب بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہوں گے۔ کسی کو یاد رہا کسی کو یاد نہ رہا۔

[1] تو عرش اور پانی کا وجود آسمان و زمین کے پہلے سے ہوا مگر ان کو بھی اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا بعضے فلاسفہ کے جوز سے یہ شبہ کرتے ہیں کہ جب اللہ کے سوا اور کچھ نہ تھا تو یہ سب کچھ کہاں سے آ گیا اور انہوں نے اپنی دانست میں ایک غلط اصول قائم کر لیا ہے کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی نہ کوئی موجود چیز بالکل معدوم ہو سکتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدے انسانی قدرت اور طاقت پر چل سکتے ہیں نہ خدائی قدرت پر قطع نظر اسکے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی اگر تم ازل سے پروردگار کے ساتھ ہوتے اور دیکھتے رہتے تو البتہ تمہارا کہنا کچھ التفات کے لائق ہوتا ا شهدتم خلق السَّمٰوٰتِ وَالْاَرض قطع نظر اس کے کہ ساری مخلوقات معدوم محض نہ تھی بلکہ ایک طرح کا وجود اس کے علم میں رکھتی تھی صرف وجود خارجی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا ان کو وجود خارجی کا بھی لباس پہنا دیا اور جب چاہیگا یہ وجود خارجی ان سے چھین لیگا صرف وجود علمی رہ جائیگا گو یا سب اشیاء کا وجود خارجی اسکے وجود کا ایک سایہ ہے وہ جب چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے یہ سایہ ڈالتا ہے پھر جب وہ چاہتا ہے سایہ اٹھا لیتا ہے وحدت وجود کے یہی معنے ہیں کہ اصل اور مستقل وجود اللہ سبحانہ ہی کا ہے دیگر مخلوقات اس کے پرتو وجود سے موجود ہیں اور سایہ اور پرتو ہمیشہ اس چیز کا غیر ہوتا ہے جس کا سایہ ہو مثلاً آدمی کا عکس جو آئینہ میں پڑتا ہے وہ آدمی کا غیر ہے خود آدمی اس آئینہ میں نہیں سما جاتا اس لئے مخلوق مخلوق ہیں اور خدا خدا ہے دونوں میں اتحاد نہیں ہے جیسے ملحد اور زندیق سمجھتے ہیں جو صوفیہ وجودیہ اہل اسلام میں گزرے ہیں ان سب کی وحدت وجود سے یہی غرض ہے کہ وجود ایک ہی ہے یعنی خداوند کریم کا وجود باقی سب وجود اسی وجود کے عکس اور ظل ہیں لیکن حقیقتیں جدا جدا ہیں ما للتراب و رب الارباب صوفیہ وجودیہ میں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں جا بجا اس مطلب کو کھول دیا ہے اور اہلحدیث کیساتھ بڑے زور سے اتفاق کیا ہے کہ پروردگار عالم کی ذات مقدس عرش معلی پر ہے اور اسکے تمام صفات جیسے نزول اور استوا اور ید اور وجہ سب کو اہلحدیث کیموافق تسلیم کیا ہے فصوص الحکم میں جو بعضے الفاظ عین اور اتحاد وغیرہ کے انکے قلم سے نکلے ہیں انکا بھی یہی مطلب ہے کہ وجود ہمارا من وجہ وجود الٰہی کا عین ہے یعنی اسی وجود کا سایہ ہر دوسرا کوئی مستقل وجود ہمارا نہیں ورنہ ہم اپنی بقا میں معاذ اللہ خدا سے بے پرواہ ہو جائیں گے انکا یہ مطلب نہیں ہے جو اس زمانہ کے ملحد اور جاہل درویش پکارتے پھرتے ہیں کہ خدا اور بندہ ایک ہیں اور برے اور اچھے سب برابر ہیں کیونکہ ایسا وہی کہیگا جو پیغمبروں کی شریعت کا منکر ہو اس کو دین اور مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو شیخ محی الدین سے یہ گمان نہیں ہو سکتا وہ تو مسلمان اور ہم اہلحدیث میں سے تھے اگر بالفرض شیخ کی کلام میں کوئی ایسا مضمون پایا جائے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو تو ہم کو اس کو رد کر دیں گے اور اس قول کی طرف ہرگز التفات نہ کریں گے اور آدمیوں کی طرح شیخ بھی ایک عالم تھے وہ کچھ معصوم تھوڑے ہی تھے ہم کو دین کے مسائل اور اعتقادات قرآن شریف اور صحیح بخاری سے نکالنا چاہئیں نہ فصوص و فتوحات سے ۱۲ منہ [2] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲۶۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُولُ اللّٰهُ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي وَتَكَذَّبَنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي۔

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا بھی کیا بے ادب ہے) مجھ کو گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا گالیاں یہ ہیں کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں) جھٹلانا یہ ہے کہتا ہے اللہ دوبارہ مجھ کو نہیں پیدا کرے گا۔ جیسے پہلی بار پیدا کیا۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قریشی نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کرچکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ السَّمَاءِ سَمْكَهَا بِنَاءَهَا الْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَأَذِنَتْ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَأَلْقَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ الْمَوْتَى وَتَخَلَّتْ

باب سات زمینوں کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ طلاق میں) فرمایا۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنی سات) زمینیں اللہ کا حکم ان پر اترتا ہے یہ اسلیے کہ تم جان لو اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اس نے (اپنے) علم سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے اور (سورہ طور میں) فرمایا قسم ہے اونچی چھت یعنی آسمان کی (سورہ والنازعات میں) جو رفع سمکہا ہے سمک کے معنی بناء (عمارت) اور (سورہ والذاریات میں) جو حبک کا لفظ آیا ہے اس کا معنی برابر ہونا یعنی ہموار اور خوبصورت ہونا اور (سورہ انشقت میں) جو اذنت ہے اس کا معنی سن لیا اور مان لیا والقت کا معنی جننے

لہ اس سے باطل ہوا وہ قول جو زمین کے بارہ میں ہے۔ بیہقی نے ابن عباس بسند صحیح نکالا موقوفاً کہ ہر زمین میں آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ابراہیم ہیں عیسیٰ ہیں اور ایک نبی ہیں تمہارے نبی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ۱۲ منہ ۲۔ امام احمد نے ابوہریرہ سے نکالا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو تمہاری اس زمین تلے کیا ہے دوسری زمین ہے۔ اس میں پانسو برس کی راہ ہے۔ آپ نے اس طرح سات زمینیں گنیں۔ حافظ نے کہا اس سے اہل ہئیات کا رد ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں آسمان اور اسی طرح زمینیں (پیاز کے پوست کی طرح ایک سے ایک لپٹی ہوئی ہیں ۱۲ منہ +

عَنْهُمْ طَحَاهَا دَحَاهَا السَّاهِرَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

۴۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ۔

۴۲۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِينَ

۴۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ

مردے اس میں تھے ان کو نکال کر باہر ڈال دیا خالی ہوگئی اور (سورہ اللیل میں) جو ہے طحہا اس کا معنی بچھایا اور (سورہ النازعات میں) جو ساہرہ کا لفظ ہے اس کا معنی روئے زمین وہیں جاندار رہتے تھے سوتے جاگتے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے علی بن مبارک سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے۔ انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان کا کچھ لوگوں سے جھگڑا تھا۔ ایک زمین میں وہ حضرت عائشہؓ پاس گئے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا ابوسلمہ زمین (ناحق لے لینے) سے بچا رہ۔ کیوں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (قیامت کے دن) ان کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذراسی بھی زمین ناحق چھین لے گا۔ وہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب (ثقفی) نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے۔ انہوں نے محمد بن سیرین سے۔ انہوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہؓ سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زمانہ گھوم کر پھر اسی حالت پر آگیا [1] جیسے اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ان میں چار حرام مہینے ہیں تین تو پے در پے ذی قعدہ ذی حجہ محرم اور ایک

[1] ہوا یہ تھا کہ عرب لوگوں کی جہالت اور بد حالتیں تھیں وہاں یہ بھی تھا کہ محرم کو صفر کر دیتے کہیں ذی حجہ کو محرم غرض کچھ عجب خبط مچا رکھا تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صحیح مہینہ بتلا دیا زمانہ کے گھوم آنے سے یہی مطلب ہے۔ جو اصل مہینہ اس دن سے شروع ہوا تھا جس دن اللہ نے آسمان زمین پیدا کیے تھے۔ اسی حساب سے اب صحیح مہینہ قائم ہوا ۱۲ منہ۔

ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ

۳۱۴۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(چوتھا) رجب جس کی مضر کا قریب تعظیم کرتے تھے۔ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اروی بنت ابی اوس نے ان سے ایک زمین میں جھگڑا کیا۔ وہ کہتی تھی زید نے میری زمین چھین لی ہے۔ یہ مقدمہ مروان پاس گیا (وہ مدینہ کا حاکم تھا) سعید نے کہا بھلا میں اس کا حق دبالوں گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی۔

ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا (پھر یہی حدیث بیان کی)

بَابٌ ۲۸۶ فِي النُّجُومِ

باب ستاروں کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ

اور قتادہ (تابعی) نے (سورہ ملک کی اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا کہا اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین کاموں کے لیے بنایا ایک[1] تو آسمان کی آرائش دوسرے[2] شیطان پہ مار تیسرے[3] رستہ پہچاننے کے نشان۔ اب جو کوئی ستاروں سے اور کوئی مطلب سمجھے اس نے غلطی کی اپنا حصہ تباہ کیا (اپنا وقت ضائع کیا یا اپنا ایمان کھویا) اور (جو بات (غیب کی) معلوم نہیں ہوسکتی اس کو معلوم کرنا چاہا[1]۔

لہ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اس قول سے منجین کا پورا رد ہوگیا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے۔ ملکوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ آفتیں اور نحمتیں آتی ہیں ان کا خبط یہاں تک بڑھ گیا کہ ہر شخص کی قسمت کا حال ستاروں کو دیکھ کر بیان کرتے ہیں ارے مردود ستارے کیا کرسکتے ہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اپنے کام میں مسخر ہیں جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے ان لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے کوئی چھرے کو دیکھے اور چھری چلانے والے کو نہ دیکھے اور غلطی سے یہ خیال کرے کہ چھری میں خود تاثیر ہے۔ وہ جس کو چاہتی ہے کاٹ ڈالتی ہے۔ اس سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا وَالْاَبُّ مَا يَأْكُلُ الْاَنْعَامُ اَلْاَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيْلًا۔

ابن عباسؓ نے کہا (سورہ کہف میں جو) ہشیما کا لفظ ہے اس کا معنی بدلا ہوا اور (سورہ عبس میں جو ابّا کا لفظ) ہے تو ابّ جانوروں کے چارے کو کہتے ہیں۔ اور انام کا لفظ (جو سورہ رحمٰن میں ہے) اس کا معنے خلقت اسی سورت میں برزخ کا لفظ ہے یعنے پردہ[1] اور مجاہد (تابعی) نے کہا (سورہ نبا میں) جو الفافا کا لفظ ہے ان کے معنے گھنے لپٹے ہوئے اسی طرح (سورہ عبس میں) جو غلبا کا لفظ ہے۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں (اور سورہ بقرہ میں) جو فراشا کا لفظ ہے اس کا معنی بچھونا[2] جیسے (اسی سورت میں ہے) ولکم فی الارض مستقر یعنے زمین میں تمہارا بچھونا ہے۔ اور سورہ اعراف میں جو نکدا کا لفظ ہے اس کا معنی تھوڑا[3]۔

بَابٌ ۲۸۷ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ۔

باب (سورہ رحمان کی) اس آیت کی تفسیر سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں۔

قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهٗ بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَّشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْءُهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَنُجْرِيْ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاهِيَةٌ

مجاہد نے کہا یعنی چکی کی طرح گھومتے ہیں[4] اور دوسرے لوگوں نے یوں کہا یعنی حساب سے مقررہ منزلوں میں پھرتے ہیں زیادہ نہیں بڑھ سکتے[5]۔ حسبان حساب کی جمع جیسے شہاب کی جمع شہبان اور سورہ الشمس میں جو ضحاہا آیا ہے۔ ضحی کہتے ہیں روشنی کو[6] اور سورہ یٰسین میں جو یہ آیا ہے سورج چاند کو نہیں پا سکتا یعنی ایک کی روشنی دوسرے کو ماند نہیں کر سکتی[7]۔ نہ ان کو یہ بات سزاوار ہے۔ اور اسی سورت میں جو یہ ہے ولا اللیل سابق النہار[8] اس کا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات ہر ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپکے جاتے ہیں اور (اسی سورۃ میں) نسلخ کا معنی یہ ہے کہ دن کو رات سے رات کو دن سے ہم نکال لیتے ہیں۔ اور ہر ایک کو (دوسرے کے عقب میں) چلاتے رہتے ہیں۔

---

[1] اس کو اسمٰعیل بن ابی زیاد اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو طبری نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے سعدی سے نکالا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو عبد بن حمید نے ابو مالک غفاری سے نکالا ۱۲ منہ [7] یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [8] اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [9] یہ تفسیر فریابی نے مجاہد سے نقل کی ۱۲ منہ۔

وَهِيَهَا تَشَقُّقُهَا اَرْجَائِهَا مَالَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلَى اَرْجَاءِ الْبِئْرِ اَغْطَشَ وَجَنَّ اَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اِتَّسَقَ اِسْتَوٰى بُرُوْجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَلْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُوْلِجُ يُكَوِّرُ وَلِيْجَةً كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِيْ شَيْءٍ ۔

اور سورۃ حاقہ میں جو واہیہ کا لفظ ہے وہی کا معنی پھٹ جانا اور اسی سورت میں، جو یہ ہے والملک علی ارجائہا یعنی فرشتے آسمان کے کناروں پر ہونگے جب تک وہ پھٹے گا نہیں جیسے کہتے ہیں وہ کنوئیں کے ارجاء پر ہے یعنی کناروں پر اور (سورۃ والنازعات میں جو اغطش اور (سورہ انعام میں، جن کا لفظ ہے اس کا معنی اندھیاری کی اور اندھیاری ہوئی اور امام حسن بصری نے کہا (سورۃ اذا الشمس میں جو کورت کا لفظ ہے اس کا معنی یہ ہے جب لپیٹ کر تاریک کر دیا جائے اور (سورہ انشقت میں) جو ما وسق کا لفظ ہے اس کا معنی جو اکٹھا کرے (اسی صورت میں) اتسق کا معنی سیدھا ہوا اور (سورہ فرقان میں، جو بروجا کا لفظ ہے بروج کہتے ہیں سورج اور چاند کی منزلوں کو اور سورہ فاطر میں جو حرور کا لفظ ہے اس کا معنی دھوپ کی گرمی اور ابن عباسؓ نے کہا حرور رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی اور (سورۃ فاطر میں جو یولج کا لفظ ہے اس کا معنی لپیٹتا ہے یا گھسیڑتا ہے) اور (سورہ توبہ میں، جو ولیجہ کا لفظ ہے اس کا معنی اندر گھسا ہوا (یعنی رازدار دوست)،

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے، انہوں نے ابوذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جب سورج ڈوب رہا تھا تو جانتا ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جاکر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (پورب سے نکلنے کی، اجازت مانگتا ہے (اپنے پروردگار) سے اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا۔ لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا۔ اور پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا۔ لیکن اس کو اجازت نہ دی جائے گی۔ بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے (پچھم سے) آیا ادھر ہی لوٹ جا۔ پھر وہ پچھم سے نکلے گا۔ اور سورۃ یٰسین میں، یہ آیت جو ہے اور سورج اپنے ٹھہراؤ پر جانے کے لیے چل

لہ یہ عبد بن حمید نے قتادہ اور ابو عبید سے نکالا ۱۲ منہ ۔ ۲ہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔

رہا ہے یہ انتظام اس زبردست علم والے خدا کا ہے اس کا یہی مطلب ہے[1]

۴۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے عبداللہ بن فیروز داناج نے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن تاریک (بے نور) ہو جائیں گے[2]

۴۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں نہ کسی کے جینے سے وہ تو دونوں اللہ (کی قدرت) کی نشانیاں ہیں جب تم ان کا گہن دیکھو تو نماز پڑھو[3]

۴۳۵- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] اس حدیث سے ظاہر بینوں نے کئی اشکال کئے ہیں ایک یہ کہ سورج زمین کے نیچے جاتا ہے عرش کے نیچے اور دوسری آیت میں یہ مضمون موجود ہے تغرب فی عین حمئۃ دوسرے یہ کہ زمین اور آسمان سب گول کرۂ ہیں تو سورج ہر وقت عرش کے تلے ہے پھر خاص غروب کے وقت جانا کیا معنے تیسرے سورج ایک جسم ہے روح اور بے عقل اس کا سجدہ کرنا اور اسکو اجازت ہونا کیا معنے چوتھے سورج ساکن ہے اور زمین متحرک ہے جیسے اکثر حکیموں نے اخیر زمانہ میں مشاہدہ سے معلوم کیا ہے تو سورج کے چلنے کا کیا معنے پہلے اشکال کا جواب یہ ہے، کہ زمین کروی ہوئی تو ہر طرف سے عرش کے نیچے ہوئی اسلئے غروب کے وقت یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ سورج زمین کے نیچے گیا اور عرش کے نیچے گیا دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر نقطے اور ہر مقام پر سورج عرش کے تلے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کیلئے سجدہ کر رہا ہے اور اس سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے لیکن چونکہ ہر ملک والوں کا مغرب اور مشرق مختلف ہے اس لئے طلوع اور غروب کے وقت کو خاص کیا تیسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سورج بے جان اور بے عقل ہے بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے سورج اور چاند اور زمین اور آسمان سب کا صاحب روح اور صاحب ادراک ہونا ثابت ہے اور خود حکیموں نے بھی افلاک کیلئے نفوس ثابت کیے ہیں چوتھے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بہت سے حکیم اس امر کے بھی قائل ہیں کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھومتا ہے اور دُوربین کا مشاہدہ جو حال کے حکیم بیان کرتے ہیں کچھ حجت نہیں ہے کیونکہ مشاہدہ اکثر مقاموں میں غلطی کرتا ہے مثلاً ریل پر چڑھو تو درخت پہاڑ وغیرہ سب چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں علاوہ اس کے دُوربین کو دیکھو تو سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ یہ دُوربین کے شیشے کی خاصیت ہو کہ اس میں کچھ اور طرح دکھائی دیتا ہو بہرحال یہ مسئلہ ابھی تک عقول سے خوب حل نہیں ہوا کہ واقع میں کون حرکت کرتا ہے سورج یا زمین اور طرفین کے دلائل متعارض ہیں اور ظاہر قرآن حدیث سے تو سورج اور چاند اور تاروں کی حرکت نکلتی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ منہ [2] اللہ تعالیٰ ان کو تاریک کرکے مشرکوں کو تنبیہ کریگا کہ تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال دیکھو ۱۲ منہ [3] بعض نسخوں میں اتنا زیادہ ہے [illegible] ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ

فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے ان میں گہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب تم گہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ نے جس دن سورج گہن ہوا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز شروع کی) تکبیر کہہ کر لمبی قرات کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے پھر لمبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے کچھ کم پھر لمبا رکوع کیا۔ لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر لمبا سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن کو دیکھو تو نماز کے لیے لپکو۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابومسعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے وہ تو دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

باب ۲۸۵ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے (سورہ بنی اسرائیل میں) قاصفاً کا جو لفظ ہے اسکے معنی سخت ہوا جو ہر چیز کو روند ڈالے (سورہ حجر میں) جو لواقح ہے اس کا معنی ملاقح جو ملقحہ کی جمع ہے یعنی حاملہ (پیٹ کر دینے والی)[1]

[1] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ لواقح جمع ہے لاقحہ کی یعنی وہ ہوائیں جو پانی کو اٹھائے ہوئے چلتی ہیں گو یا حاملہ ہیں مولانا جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی کا معنے اصول نباتات کی رو سے ٹھیک بنتا ہے۔ کیوں کہ علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا درخت کا مادہ اڑا کر مادہ درخت پر لے جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے درخت خوب پھلتا ہے گو یا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے یعنے پیٹ رکھاتی ہے ۱۲ منہ۔

مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ، مِنْ بَرْدٍ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً۔

سورہ بقرہ میں) جو اعصار کا لفظ ہے تو اعصار کہتے ہیں بگولے کو جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے۔ اس میں آگ ہوتی ہے۔ (سورہ آل عمران میں) جو صر کا لفظ ہے۔ اس کا معنی پالا (سردی) نشر کا معنے جدا جدا متفرق۔[1]

۳۸/م۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھے صبا (مشرقی ہوا) سے مدد ملی اور عاد کی قوم دبور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی۔

۳۹/م۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الْآيَةَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل (ابر) کو دیکھتے تو آگے پیچھے اندر باہر آتے جاتے (جیسے کوئی گھبرایا ہوا ہوتا ہے) آپ کا چہرہ بدل جاتا۔ جب پانی برسنے لگتا تو آپ کو تسلی ہو جاتی۔ حضرت عائشہؓ نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے کیا معلوم (میں اس لیے ڈرتا ہوں) شاید وہ بادل نہ ہو جس کو دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا تھا جب وہ ان کے میدانوں کی طرف آرہا تھا اخیر آیت تک۔[2]

بَابٌ ۲۸۹ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ۔

باب فرشتوں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

اور انس نے کہا عبداللہ بن سلام نے (جو یہودیوں کے بڑے عالم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام انکے بڑے دشمن ہیں اور ابن عباس نے (سورہ الصافات

---

[1] یہ ایک قراءت ہے وھو الذی یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ جو سورہ اعراف میں ہے بعضوں نے بشرا کے بدل نشرا پڑھا ہے یعنی ہر طرف سے جدا جدا چلنے والی ہوائیں ۱۲

[2] یہ آیت سورہ احقاف میں ہے ۱۲ منہ [3] منجملہ اصول ایمان ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لائے وہ اللہ کے معزز بندے ہیں ان کے جسم لطیف ہیں وہ ہر ایک شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں جن بھی لطیف ہیں مگر فرشتے ان سے بھی زیادہ لطیف اور زیادہ قوی ہیں جنوں میں اچھے برے مومن کافر سب طرح کے ہوتے ہیں۔ مگر فرشتے سب اللہ کے نیک اور تابعدار ہوتے ہیں۔ سعید بن مسیب نے کہا فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں نہ جنتے ہیں نیچری مردودوں نے جہال او ر ایمان کا انکار کیا ہے انکی تاویل کی ہے فرشتوں کا بھی انکار کیا ہے جو صراحۃً کفر ہے ۱۲ منہ [4] یہودی اپنی عبادت سے جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے اور کہتے کہ وہی ساری راز کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جاتا ہے یا ہمیشہ عذاب لے کر وہی آیا کرتا ہے۔ اس اثر کو خود امام بخاری نے باب الہجرۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ.

* * *

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ

کی، اس آیت کی تفسیر میں (انا لنحن الصافون) کہا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں[1]۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے **دوسری سند** امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے مالک بن صعصعہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانہ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تھا نہ بالکل سوتا نہ جاگتا[2] اور آپ نے ذکر کیا اس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ میں تھا[3] آپ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے (جو سونے کے طشت میں لائے تھے) پیٹ بھر دیا گیا اسکے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا پھر میں جبرائیل کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا وہاں کے چوکیدار[4] (سنتری نے) پوچھا کون جبرائیلؑ نے کہا (میں ہوں) جبرائیل۔ پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر یہ تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ

[1] اللہ تعالیٰ نے سورہ والصافات میں فرشتوں کی زبان سے نقل کیا کہ ہم قطار باندھنے والے ہیں اللہ کی پاکی بولنے والے ہیں اس اثر کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

[2] شریک کی روایت میں ہے کہ سوتا تھا مگر شریک حافظ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ معراج آپ کو جاگتے میں ہوا اور پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کو دو بار معراج ہوا ایک بار خواب میں ایک بار بیداری میں اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ آپ اس وقت حضرت جعفر بن ابی طالب اور حمزہ کے بیچ میں لیٹے تھے۔ فرشتے جب آپ کو لینے آئے تو انہوں نے کہا بیچ کا شخص مراد ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو انہوں نے آپ کو لے لیا۔ امام مسلم کی روایت میں اسکی صراحت ہے ۱۲ منہ

[4] یہ چوکیدار سنتری فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پہرہ دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبریلؑ نے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا میں جبریل اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس نے دروازہ کھولا اسی طرح ہر آسمان پر ہوا۔ نیچریوں کے منہ میں خاک۔ ان میں کا ایک مہدی (غیر مہدی) یوں لکھتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلتے بند ہوتے ہیں نہ دربان سنتری ہی وہاں کھولنے بند کرنے کو کھڑے ہوں گے۔ اور اسی قسم کے بہت سے کفریات بکتا ہے۔ اور عام مسلمانوں کو بہکاتا ہے نہ پڑھا نہ لکھا دعویٰ یہ کہ میں ریفارمر اور مصلح قوم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرنا چاہتا ہوں۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو ان کے درست ہونے سے فائدہ تو انگریزوں اور جاپانیوں کو **مسلمان** سمجھ لے اور خوش ہو جا ۱۲ منہ۔

أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْتُ السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ.

آئے خوب آئے میں آدمؑ پاس پہنچا ان کو سلام کیا اُنھوں نے کہا آؤ پیارے بیٹے اور (پیارے) پیغمبر وہاں سے ہم (اور اوپر چڑھے) دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا (چوکیدار نے پوچھا) کون ہے جبرائیل نے کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انھوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنھوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام پاس پہنچا دونوں نے کہا آؤ بھائی صاحب اور پیغمبر صاحب پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا (میں ہوں) جبریل سے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف پیغمبرؑ پاس پہنچا ان کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا کون ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنھوں نے کہا ہاں کہنے لگے تو اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں ادریسؑ پیغمبرؑ پاس پہنچا ان کو سلام کیا اُنہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریلؑ پوچھا تیرے ساتھ اور کون اُنہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر پاس پہنچے میں نے انکو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے اُنہوں نے محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (انہوں نے کہا) تب تو کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر میں موسیٰ پاس پہنچا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا تو وہ یعنے

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِيْ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا إِلَيْهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهٗ اٰذَانُ الْفُيُوْلِ فِيْ أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهٗ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ

لگے کسی نے پوچھا کیوں روتے کیوں ہو انھوں نے کہا (اپنے پروردگار سے یوں معروضہ کیا) پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا میری امت سے زیادہ بہشت میں جائے گی پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبرائیلؑ نے کہا میں جبریل ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں (انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے اچھی کشادہ جگہ خوب آئے پھر میں ابراہیم پیغمبرؑ پاس پہنچا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے (پیارے پیغمبر پھر بیت المعمور (آسمان کا کعبہ) مجھ کو دکھلایا گیا میں نے جبریلؑ سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر اخیر تک (دوبارہ وہاں لوٹ کر نہیں آتے[1] اور سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا مقدس درخت) بھی مجھ کو دکھلایا گیا میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے[2] مٹکوں برابر ہیں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو چھپی (دبی ہوئیں) دو کھلی میں نے جبریل سے انکا حال پوچھا انہوں نے چھپی ہوئی ندیاں تو بہشت میں جا رہی ہیں۔ سلسبیل اور کوثر کھلی ندیاں نیل اور فرات ہیں[3] اس کے بعد (پروردگار کی بارگاہ معلی سے مجھ پر (ہر روز) پچاس[4] نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا بھائی، میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر نہ چھوڑی (جب بھی وہ اچھی طرح عبادت نہ کر سکے) بھلا تمہاری اُمت میں اتنی طاقت کہاں (کہ پچاس نمازیں ہر روز پڑھ سکے) بہتر یہ ہے تم پھر اپنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ اور کچھ تخفیف کراؤ پھر میں لوٹا بارگاہ الٰہی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اسلئے لائے کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت بھر جگہ خالی نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو ۱۲ [2] ہجر ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں ہے کہ سیحون اور جیحون بھی بہشت کی نہروں میں سے ہیں مطلب آپ کا یہ ہے کہ دنیا میں میٹھے (اور شیریں پانی کی نہریں سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلی ہیں وہاں آن نکلی

مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ۔

چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا موسیٰ پاس لوٹ کر آیا انہوں نے یہی کہا جاؤ اور تخفیف کراؤ تو تیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو بیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰؑ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا انہوں نے پوچھا کیوں کیا ٹھہرا میں نے کہا پروردگار نے (ہر روز) پانچ نمازیں کر دیں موسیٰؑ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں نے کہا اب میں (نہیں جاتا مجھے شرم آتی ہے) میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا (اس وقت بارگاہ الٰہی سے آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میں نے اپنا ٹھہراؤ پورا کر دیا (جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھونگا) اور اپنے بندوں کو ہلکا کر دیا (پچاس سے پانچ رکھیں اور ثواب دس کا دونگا اور ہمام نے قتادہ نے انہوں نے حسن بصری سے انھوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا۔[۱]

۱۴۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے انھوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور آپ سچے تھے جو وعدہ آپ سے کیا گیا وہ بھی سچا تھا تم میں سے ہر ایک کا مادہ (نطفہ) اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے[۲] پھر چالیس دن تک وہ خون کی پھٹکی رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا پھر اللہ تعالیٰ (اس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے چار باتیں لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے اس کے اعمال، روزی، عمر، نیک بخت ہے یا بدبخت پھر اس میں روح (انسانی جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں)

[۱] معراج کی حدیث بیان نہیں کی مطلب امام بخاری کا یہ ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بیت المعمور کا قصہ اس حدیث میں گھیر دیا جو علیحدہ مروی ہے۔ گویا ہمام کی روایت زیادہ صحیح ہے مگر حسن بصری نے ابوہریرہ رضہ سے سنا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ترمذی اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ حسن نے ابوہریرہ سے نہیں سنا ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے تو مرد کا پانی عورت کی ہر رگ پٹھے میں سما جاتا ہے ساتویں دن اللہ اس کو اکٹھا کر کے اس سے ایک صورت جوڑتا ہے ۱۲ منہ

فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

پھونکی جاتی ہے[۱] پھر تم میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو ساری عمر نیک کام کرتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے[۲] پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے (دوزخ میں جاتا ہے) اور کوئی بندہ (ساری عمر) بُرے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام کرتا ہے (بہشت میں جاتا ہے)[۳]

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ ابن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور مخلد کے ساتھ اس حدیث کو ابو عاصم نبیل نے بھی روایت کیا[۴] ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے میں فلانے شخص سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ فلانے شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو وہ سب اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔

[۱] تو نفس ناطقہ چوتھے چلہ میں یعنی چار مہینے کے بعد اس سے متعلق ہوتا ہے ایک انگریز ڈاکٹر نے مجھ سے اعتراض کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے چار مہینے سے پہلے ہی حمل میں جان پڑ جاتی ہے میں نے اس کو جواب دیا ارے بیوقوف حدیث میں جو روح کا لفظ ہے اس سے مراد روح انسانی ہے یعنی نفس ناطقہ مدرکہ جس کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانات سے امتیاز رکھتا ہے نہ روح حیوانی وہ تو نطفہ کے اندر موجود رہتی ہے۔ ۱۲ منہ [۲] یہ تشبیہ کے طور پر مجازاً فرمایا یعنے بالکل بہشت میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے جیسے کوئی بہشت سے ایک ہاتھ فاصلہ پر ہو سو قسمت تو دیکھئے کہاں ٹوٹی ہے کمند دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے آدمی کیسے ہی اچھے کام کر رہا ہو مگر حسن عمل پر مغرور نہ ہونا چاہیے اور خرابی خاتمہ سے ڈرتے رہنا اور خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ حدیث شریف سے محبت رکھتے ہیں اور حدیث شریف میں مشغول رہتے ہیں انکی عمر دراز ہوتی ہے اور خاتمہ بھی بخیر ہوتا ہے اللّٰهم اجعل عاقبة امری رشدا ۱۲ منہ [۴] اس روایت کو خود امام بخاری نے ادب میں نکالا ۱۲ منہ [۵] اسمٰعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے میں فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہوں تو بھی اس سے دشمنی رکھ جبریلؑ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ فلانے شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ سب اس کے دشمن بن جاتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو بُرا سمجھتے ہیں مولانا روم نے اسی مضمون میں کہا ہے ؎ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت۔ یعنی لوگوں سے خود پروردگار عالم کو محبت ہے ان کو اپنی حفاظت کے لئے نہ فوج اور سامان کی ضرورت ہے نہ عمل عملیات کی دنیا کے سارے جاندار جن اور انس اور ملائکہ سب اس کے محکوم ہیں اس حدیث سے آواز اور پکار اللہ کی کلام میں ثابت ہوئی اور ان متکلمین اور احناف کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں صوت اور حرف نہیں ہے ۱۲ منہ

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيٰطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ۔

ہم سے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے بیان کیا (یہ فربری کا کلام ہے) کہا ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے عبید اللہ بن ابی جعفر نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے ہیں اور آسمان پر اللہ کے جو حکم احکام (اس دن) ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان کیا کرتے ہیں چپکے سے بادل پر جا کر فرشتوں کی باتیں اڑا لیتے ہیں اور اپنے پوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ پوجاری (کمبخت) ایک سچی بات میں سو باتیں جھوٹ اپنے دل سے ملا دیتے ہیں اپنے مریدوں اور چیلوں سے بیان کرتے ہیں۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلٰئِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے ابو سلمہ اور سلمان اغر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر (جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے) فرشتے تعینات رہتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کون پہلے آیا پھر کون آیا جہاں امام خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر بیٹھا انہوں نے اپنے اپنے رجسٹر لپیٹے اور مسجد میں آن کر خطبہ سننے لگے[1]

۴۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو حسان بن ثابت وہاں شعر پڑھ رہے تھے (حضرت عمرؓ خفا ہوئے) حسان نے جواب دیا میں تو مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا جب تم سے بہتر شخص (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں تشریف رکھتے تھے پھر حسان نے ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا ان کو قسم دی (سچ کہنا) خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا جب یہ شعر پڑھ رہا تھا حسان (میری طرف سے

[1] یہ حدیث کتاب الجمعہ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو فرشتوں کے اثبات کے لئے لائے ۱۲ منہ۔

بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

مشرکوں کی ہجو کا جواب دے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابوہریرہؓ نے کہا میں نے سُنا ہے[1]

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر یا توان کی ہجو کا جواب ہجو سے دے (تو کچھ فکر نہ کر) جبریل تیرے ساتھ ہیں[2]

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوسٰى مَوْكِبَ جِبْرِيلَ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو وہب بن جریر نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ (جریر بن حازم) نے کہا میں نے حمید بن ھلال سے سُنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا جیسے میں بنی غنم[3] کی گلی میں وہ گرد دیکھ رہا ہوں جو اُٹھ رہی تھی۔ موسیٰ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنے حضرت جبریلؑ کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اُترتی ہے آپ نے فرمایا کئی طرح سے کبھی فرشتہ ایسی آواز سے آتا ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اس قسم کی وحی میں مجھ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ ایک مرد کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کا کہا یاد کر لیتا ہوں[4]

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے

[1] ترجمہ باب کی مناسبت حدیث سے یہ ہے کہ اس میں روح القدس کا اثبات ہے یعنے حضرت جبریلؑ کا جو اللہ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ۱۲منہ

[2] پھر حسان نے ایسا جواب دیا کہ مشرکوں کے دھوئیں اکھڑ گئے ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی ایک شعر حسانؓ کا یہ ہے لنا فی کل یوم من معد ؛ سباب او قتال او ہجاء ؛ ہم تو ہر روز سامان کی تیاری میں مصروف ہیں یا تم کو گالیاں دینے میں یا تم سے جنگ کرنے میں یا تمہاری ہجو کرنے میں معلوم ہوا کہ مسجد میں وہ شعر جن میں اللہ اور رسول کی تعریف ہو یا مشرکوں اور فجار فساق اہل بدعات کا رد ہو یا جہاد اور ارکان اسلام کی ترغیب و تحریص ہو پڑھنا درست بلکہ ثواب ہے ۱۲منہ [3] بنی غنم خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے جو انصار میں سے تھے ابو ایوب انصاریؓ اسی شاخ میں سے تھے۔ ۱۲منہ

[4] یہ حدیث اوپر شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ ۱۲منہ ؛

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةَ

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے یحییٰ ابن کثیر نے انھوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا دے (مثلاً دو روپیہ دو کپڑے دو گھوڑے) اس کو (قیامت کے دن) بہشت کے چوکیدار (فرشتے) پکاریں گے ارے میاں ادھر آ ادھر آ (ہر دروازے والے کہیں گے ادھر سے بہشت میں داخل ہو) ابوبکر صدیق رضی نے عرض کیا اس شخص کو تو کوئی تکلیف ہی نہ ہوگی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے تو انہی لوگوں میں ہوگا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہ دیکھو یہ جبریلؑ (کھڑے) ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ ہی کو دکھائی دیتے ہیں مجھ کو تو نہیں دکھائی دیتے حضرت عائشہ نے تری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انھوں نے عمر بن ذر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ سے کہا تم اس سے زیادہ کیوں ہم سے نہیں ملا کرتے جیسے ملتے ہو اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری ہم تو تیرے مالک کا جب حکم ہوتا ہے اسی وقت اترتے ہیں اخیر تک۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انھوں نے یونس بن یزید ایلی سے انھوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریلؑ نے

قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ

(پہلے) ایک محاورے پر قرآن پڑھایا میں آپ سے کہتا رہا (دوسرے محاوروں میں) بھی پڑھنے کی اجازت دو آخر سات محاوروں تک اجازت ہوئی [1]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو جب حضرت جبرئیلؑ آپ سے ملا کرتے تو اور زیادہ سخاوت کرتے حضرت جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات کو آپ سے ملا کرتے اور قرآن کا دور کرتے غرض جب آپ کی اور حضرت جبرئیلؑ کی ملاقات رہتی تو آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں سخی رہتے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے معمر نے بھی اسی سند سے (یعنی زہری سے) اخیر تک ایسی ہی روایت کی اور ابوہریرہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبرائیلؑ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے [2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے ایک روز ایسا ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عصر کی نماز میں کچھ دیر کی عروہ بن زبیر نے کہا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیلؑ اترے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی عمر نے یہ سن کر کہا عروہ سمجھ کر کہو کیا کہتے ہو عروہ نے کہا (لو سند سن لو) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ

[1] اس حدیث کی شرح انشاءاللہ آگے آئے گی مطلب یہ ہے کہ عرب کی کئی بولیاں اور کئی محاورے ہیں گو زبان سب کی ایک ہے یعنی عربی پر بعضے الفاظ کے اور بعضوں کے حروف میں کچھ کچھ اختلاف ہے حجاز کا ایک محاورہ ہے تو بنی تمیم کا دوسرا محاورہ ہے بنی طے کا کچھ اور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی کرنے کے لئے قرآن کو سات عرب کے محاوروں پر پڑھنے کی اجازت دی ۱۲ منہ

[2] یعنی ہر سال ایک بار جس سال آپ کی وفات ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دو بار دورہ کیا کہتے ہیں کہ زید بن ثابت کی قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے حضرت فاطمہؓ اور ابوہریرہؓ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ اور فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

بَابٌ ۲۹ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرائیلؑ اترے انہوں نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری نماز پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز ابو مسعود یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گنتے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابو ذرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا تمہاری امت جو کوئی اس حال میں مرے کہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ ایک نہ ایک روز بہشت میں جائیگا یا یوں فرمایا دوزخ میں (اس طبقے میں جہاں مشرک رہیں گے) نہ جائے گا ابو ذر نے کہا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے (زمین پر) آتے جاتے رہتے ہیں کچھ رات کے فرشتے کچھ دن کے اور فجر اور عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو زمین پر رہے تھے وہ (صبح کے وقت) آسمان پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے (کیونکہ وہ ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے) تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔[1]

باب یہ حدیث کہ جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں[2]

[1] بعضے نسخوں میں یہاں باب کا لفظ نہیں ہے اور وہ صحیح ہے کیونکہ اس باب میں کوئی علیحدہ مضمون نہیں وہ فرشتوں کا اثبات چلا آتا ہے جو اگلے باب کا مقصود ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث امام بخاری نے اسی سند سے روایت کی جو اگلی حدیث میں مذکور ہوئی اور کتاب الصلوٰۃ میں بھی موصولاً گزر چکی ۱۲۔

۴۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَآئِشَةَ رض قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ كَاَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَآءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهٗ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّاِنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوْرَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے انہوں نے اسمٰعیل بن امیہ سے ان سے نافع نے بیان کیا ان سے قاسم بن محمد نے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں تھیں جیسے نقشی تکیہ ہوتا ہے آپ تشریف لائے تو دروازے کے پٹوں پر کھڑے رہے اندر نہ آئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا کیا قصور ہے جو آپ غصے ہوئے آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسے رکھا میں عرض کیا آپ کے آرام فرمانے کے لئے یہ تکیہ میں نے بنایا ہے آپ نے فرمایا تو نہیں جانتی جس گھر میں مورت ہوتی ہے وہاں فرشتے نہیں آتے اور جو کوئی مورت بنائیگا قیامت کے دن عذاب میں پڑیگا اس سے کہا جائے گا مورت تو تو نے بنائی اب اس میں جان بھی ڈال۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے تھے۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهٗ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن اشج نے بیان کیا ان سے بسر بن سعید نے ان سے زید بن خالد جہنی نے اور بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے بھی بیان کیا جن کو ام المومنین میمونہ نے پرورش کیا تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہوتی ہے بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کو پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہے جس پر مورتیں تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا زید نے تم ہم سے

فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ الْمَجَدِّثِنِي التَّصَادِيرُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهٗ۔

مورتوں کے باب میں ایسی حدیث بیان کی تھی (اب خود) اُنہوں نے یہ مورت والا پردہ کیسے لٹکایا اُنہوں نے کہا زید نے حدیث میں یہ بھی بیان کیا تھا مگر ان مورتوں میں مضائقہ نہیں جو کپڑے پر نقش کی طرح ہوں عبید اللہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے زید سے یہ نہیں سُنا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا میں نے تو سُنا ہے زید نے یہ بیان کیا تھا۔ ل

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو نے ؔ اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمرؓ) سے اُنہوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا۔ (لیکن نہیں آئے آپ نے وجہ پوچھی) تو کہا ہم (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتّا۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابو صالح سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے اُنہوں نے ہلال بن علی سے اُنہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لئے

ل اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عکسی اور نقشی تصویریں بنانا اور رکھنا درست ہے مگر جمہور علماء جاندار کی ہر طرح کی تصویر منع جانتے ہیں بشرطیکہ وہ کپڑے یا عمامہ یا پردے پر بنی ہوں یا توشک یا تکیہ پر جس کو لوگ روندتے ہیں تو حرام نہیں ہے لیکن رحمت کے فرشتوں کو وہ بھی روکیں گے غرض سایہ دار اور بے سایہ مورت میں کوئی فرق نہیں مگر بعضے سلف اس کے قائل ہوئے ہیں کہ سایہ دار تصویر منع ہے یعنے مجسم اور بے سایہ منع نہیں قسطلانی نے کہا کہ یہ مذہب باطل ہے اور یہ حدیثیں مطلق ہیں اور حضرت عائشہ رض کے پردے کو جو آپ نے بُرا جانا اس سے بھی اس مذہب کا رد ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ ٢ے بعضوں نے ان کو عمرو بن حارث سمجھا ہے یہ غلط ہے انہوں نے سالم کو نہیں پایا کشمیہنی کے نسخہ میں عمر ہے جو محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر کے بیٹے ہیں اور یہی ٹھیک ہے ۱۲ منہ

صَلٰوۃٍ مَّادَامَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلَائِکَۃُ تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ مَالَمْ یَقُمْ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَوْ یُحْدِثْ۔

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْہِ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا یَا مَالِکُ قَالَ سُفْیٰنُ فِیْ قِرَاءَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ وَنَادَوْا یَا مَالِ۔

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ اَتٰی عَلَیْکَ یَوْمٌ کَانَ اَشَدَّ مِنْ یَوْمِ اُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِیْتُ مِنْ قَوْمِکِ مَا لَقِیْتُ وَکَانَ اَشَدَّ مَا لَقِیْتُ مِنْھُمْ یَوْمَ الْعَقَبَۃِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِیْ عَلَی ابْنِ عَبْدِ یَالِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ فَلَمْ یُجِبْنِیْ اِلٰی مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَھْمُوْمٌ عَلٰی وَجْھِیْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ

ٹھہرا ہے اس کو نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے یوں دعا کرتے ہیں یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم کر جبتک وہ اپنی جگہ سے جہاں نماز پڑھنا چاہتا ہے سرکے نہیں یا اس کو حدث نہ ہو

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے سفیان بن یعلی سے انہوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ممبر پر (سورۂ زخرف کی) اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یا مالک سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے ونادوا یا مال [1]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن زیادہ سخت آپ پر گزرا ہے آپ نے فرمایا عائشہؓ میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گزرا ہے [2] جس دن میں نے اپنے تئیں (کتا نہ) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ منہ کے سامنے چلتا ہوا [3] (وہاں سے لوٹا ہوش ہی نہ تھا کدھر جا رہا ہوں) جب قرن ثعالب میں (جو ایک مقام کا نام ہے) پہنچا تو ذرا ہوش آیا میں نے اوپر سر اٹھایا

[1] یہ مالک کی ترخیم ہے ترخیم کہتے ہیں اخیر کا حرف گرا دینے کو مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔ وہ بھی ایک فرشتے ہیں تو باب کا مطلب یعنی فرشتوں کا ثبوت نکل آیا [2] عقبہ ایک مقام کا نام ہے طائف کی طرف شوال سنہ ۱۰ نبوی میں ابو طالب کی وفات کے بعد آپ وہاں تشریف لے گئے تھے پہلے وہاں کے لوگوں نے آپ کو بلا بھیجا تھا۔ بعد اس کے آپ کے مخالف ہو گئے آپ وہاں سے بعد رنج و غم لوٹے تو ان مردودوں نے پتھر مارے ایک پتھر آپ کی مبارک ایڑی پر لگا آپ زخمی ہو گئے ۱۲ منہ [3] یعنے سیدھا جدھر میرا منہ تھا ادھر ہی چلتا ہوا رستہ کا بھی مجھ کو ہوش نہ تھا ۱۲ منہ

فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا
فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ
وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ
بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ
فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ
ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ
الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ
مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

۴۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ
زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ
مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ
رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ۔

۴۶۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض لَقَدْ رَأَى
مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ
رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ أُفُقَ
السَّمَاءِ۔

۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبریلؑ موجود
ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے اللہ نے وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے
تم سے کہا تم کو جواب دیا اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے
پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو اتنے میں اس فرشتے
نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمدؐ اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم
جو کہو میں کر ڈالوں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ
ہیں[1] انکو ملا دوں (وہ سب چکنا چور ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں
ایسا مت کر مجھ کو امید ہے (اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر) ان کی
اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کو پوجیں گے
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے[2]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا
ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے پوچھا اللہ
تعالیٰ جو (سورہ نجم میں فرماتا ہے فکان قاب قوسین او ادنیٰ
فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ اس سے مراد کیا ہے انہوں نے کہا ہم سے
عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ
کو ان کی اصلی صورت میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو پنکھ تھے۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے
اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ
بن مسعودؓ سے انہوں نے (سورہ نجم کی اس آیت کی تفسیر میں لقد رایٰ
من آیات ربہ الکبریٰ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بچھونا
دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا اس پر حضرت
جبرائیل بیٹھے تھے (یا ان کے پر تھے)۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن

---

[1] حدیث میں اخشبین ہے اخشبین وہ پہاڑ جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنے بو قبیس اور قعیقعان بعضوں نے کہا ثور اور وہ ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ ایسا شفیق پیغمبر کس امت کو ملا ہے انہوں نے ایسا ستایا مگر آپ نے ان کی تباہی گوارا نہ کی ۱۲ منہ

إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ
عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا الْقٰسِمُ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهٗ
فَقَدْ أَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيْلَ
فِي صُوْرَتِهٖ وَخَلْقُهٗ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ

۴۶۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا
أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي
زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْأَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ
قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَأْتِيْهِ
فِي صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهٗ أَتٰى هٰذِهِ الْمَرَّةَ
فِي صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ
الْأُفُقَ۔

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ
حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ قَالَا الَّذِيْ
يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيْلُ وَ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ إِلٰى فِرَاشِهٖ
فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى

عبداللہ انصاری نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے کہا ہم کو قاسم بن
محمدؒ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا[1] اس نے بڑی (
جھوٹ) بات کہی البتہ آپ نے جبرئیل ؑ کو ان کی اصلی صورت
میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

مجھ سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ
نے کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے سعید بن عمرو بن
اشوع سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے
کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا (تم جو کہتے ہو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کو نہیں دیکھا) تو اس آیت سے کیا مراد
ہے۔ دقاب قوسین او ادنیٰ انہوں نے کہا یہ تو جبرئیل ؑ کا (ان
کی اصلی صورت میں) دیکھنا مراد ہے جبرئیل ایک مرد کی صورت
میں آپ پر آیا کرتے اس بار (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) اپنی اصلی
صورت میں آئے تو آسمان کا کنارہ انہوں نے ڈھانک لیا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے
کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو خواب دیکھا جیسے
دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو آگ پھونک رہا ہے
دوزخ کا داروغہ ہے اور میں جبرئیل ہوں یہ میکائیل ہیں[2]۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے
اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد صحبت کے لئے
اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور غصہ میں رات
بھر اس پر غصے رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں ابوعوانہ کے

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر جمہور علماء کا قول ہے کہ آپؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث بہت لمبی ہے جو اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲

تَصِيحٌ تَابَعَهُ أَبُو حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعٰوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

ساتھ اس حدیث کو شعبہ اور ابو حمزہ اور عبداللہ بن داؤد اور ابومعاویہ نے بھی اعمش سے روایت کیا [۱]

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو لیث نے خبر دی کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سُنا کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے (پہلے غار حرا میں جو جبریلؑ مجھ کو دکھائی دیئے تھے) اس کے بعد (تین برس تک) وحی آنا موقوف رہا ایک بار (ایسا ہوا میں رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی آنکھ اُٹھا کر جو دیکھتا ہوں تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا ایسا ڈرا کہ زمین پر گر گیا (جب ہوش آیا) تو اپنے گھر میں آن کر میں نے گھر والوں سے کہا مجھے کچھ اڑھا دو مجھے کچھ اڑھا دو اس وقت یہ آیتیں (سورۂ مدثر کی) اتریں یا ایہا المدثر سے فاہجر تک ابوسلمہ نے کہا رجز سے اس صورت میں بت مراد ہیں

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے کہا ہم سے تمہارے پیغمبر صاحب کے چچا زاد بھائی یعنے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہُوا میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ ایک گندم گوں گھونگریالے بال والے آدمی ہیں۔ جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ کو بھی دیکھا وہ میانہ قامت میانہ بدن سُرخ سفید سید تھے۔

---

[۱] شعبہ کی روایت: کو خود مؤلف نے نکاح میں وصل کی اور ابوحمزہ کی روایت موصولاً نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی بڑی مسند میں وصل کی اور ابو معاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ۔

سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ أَنَسٌ وَأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

بال والے آدمی ہیں اور میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں (اپنی قدرت کی) اللہ نے مجھ کو دکھلائیں (سورہ سجدہ) میں جو ہے تو اس سے ملنے میں شک نہ کر یعنی موسیٰ سے ملنے میں انس اور ابو بکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال نکلے گا فرشتے کریں گے [1]

باب ۲۹ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ۔

باب بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے [2]

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوا أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ أُتِينَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعَامِ قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا دَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ الْأَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ

ابو العالیہ نے کہا [3] (سورۂ بقرہ میں) جو ازواج مطہرۃ آیا ہے۔ اس کا معنے یہ ہے کہ بہشت کی حوریں حیض اور پیشاب اور تھوک (سب گندگیوں) سے پاک صاف ہونگی اور یہ جو آیا ہے کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا اخیر تک اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس ایک میوہ آئیگا پھر دوسرا میوہ تو کہیں گے یہ تو وہی میوہ ہے جو ہم کو پہلے مل چکا تھا متشابہا کا معنے صورت اور رنگ میں ملے جلے لیکن مزے میں جدا جدا (سورہ حاقہ میں) جو قطوفہا دانیہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت کے میوے ایسے نزدیک لگے ہوں گے کہ بہشتی لوگ کھڑے بیٹھے جس طرح چاہیں گے ان کو توڑ لیں گے دانیہ کا معنے نزدیک ارائک تخت [4] امام حسن بصری نے کہا [5] نضرۃ منہ کی تازگی کو اور سرور دل کی خوشی کو کہتے اور مجاہد نے کہا سلسبیلا کے معنے تیز بہنے والی غول کا معنے پیٹ کا درد [6] ینزفون کا معنے [7] ان کی عقل میں فتور نہیں آئیگا (جیسے دنیا کی شراب سے آتا ہے۔) اور ابن عباس [8] نے (سورہ نبا میں) جو دہاقا

[1] ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الحج اور کتاب الفتن میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اسی طرح دوزخ دونوں موجود ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے بعضے معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ بہشت قیامت کے دن پیدا ہوگی ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ عبد بن حمید نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [5] یہ عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ [6] جو دنیا کے شراب سے پیدا ہوتا ہے امام حسن بصری کے قول کو عبد بن حمید نے اور مجاہد کے قول کو سعد بن منصور اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] یہ آیت سورہ والصافات میں ہے لا فیہا غول ولا ہم عنہا ینزفون اسکو عبد بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ۱۲ منہ [8] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [9] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲

اَلْخَمْرُ اَلتَّسْنِيْمُ يَعْلُوْا شَرَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
خِتَامُهُ طِيْنُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ
يُقَالُ مَوْضُوْنَةٌ مَنْسُوْجَةٌ مِنْهُ وَضِيْنُ
النَّاقَةِ وَالْكُوْبُ مَالَا اُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ
وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرَا
عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَّاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِثْلُ
صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ
الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَ
اَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
رَوْحٌ جَنَّةٌ وَّرَخَآءٌ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ
وَالْمَنْضُوْدُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ
حَمْلًا وَّيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ
وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ
وَيُقَالُ مَسْكُوْبٌ جَارٍ

وَفُرُشٌ مَّرْفُوْعَةٌ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا
بَاطِلًا تَاْثِيْمًا

کا لفظ ہے اس کا معنے لبالب (بھرا ہوا) کواعب کا[1] معنے پستانیں اٹھی
ہوئیں رحیق بہشت کی شراب[2] تسنیم وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے
اوپر ڈالا جائیگا[3] بہشتی اس کو پیئں گے ختام کا معنے مہر کی مٹی[4]
شیشوں پر اس کی مہر لگی ہوگی نضاختان[5] کا معنے وہ جوش مارتے
ہوئے چشمے موضونہ[6] کا معنے جڑاؤ بنا ہوا اسی سے وضین الناقہ[7] ہے
یعنی اونٹنی کی جھول (وہ بھی بنی ہوئی ہوتی ہے) کوب[8] کا معنے جس کی جمع
اکواب ہے (جو سورۂ واقعہ میں ہے) کوزہ جس میں کان ہو نہ کنڈہ اور اباریق
ابریق کی جمع[9] وہ کوزہ جو کان اور کنڈہ رکھتا ہوا عربا بضمہ راجمع ہے
عروب کی جیسے صبور کی جمع صُبُر[10] مکہ والے عروب کو عربہ کہتے ہیں اور مدینہ
والے غنجہ اور عراق والے شکلہ (یعنے وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق
ہو) اور مجاہد نے کہا[11] روح کا معنے (جو سورۂ واقعہ میں ہے) بہشت اور
فراخی رزق ریحان کا معنے جو اسی سورت میں ہے رزق[12] منضود کا معنے
(جو اسی سورت میں ہے)[13] موز کیلا مخضود کا معنی (جو اسی سورت میں ہے)
میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا بعضے کہتے ہیں مخضود وہ بیر جس میں کانٹا
نہ ہو عرب[14] (اور جو سورہ واقعہ میں ہے) اس کا معنے وہ عورتیں جو اپنے
خاوندوں کی محبوبہ ہوں[15] مسکوب کا معنے (جو اسی سورت میں ہے) بہتا پانی
و فرش مرفوعہ (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے بچھونے اونچے یعنی
اوپر تلے بچھے ہوئے لغو[16] جو اسی سورت میں ہے۔

[1] یہ لفظ سورہ مطففین میں ہے اس کو ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ [2] یہ لفظ بھی سورہ مطففین میں ہے اس کو عبد بن حمید نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ [3] یہ بھی سورہ مطففین میں ہے یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا اور ابو درداءؓ سے یوں نقل کیا کہ ختام سے مراد یہاں وہ شراب ہے جو بہشتیوں کو اخیر میں دیا جائیگا چاندی کی طرح سفید ہوگا اور سعید بن جبیر سے مروی ہے ختامہ کا معنے اس کا آخری مزہ ۱۲ منہ [4] یہ سورہ رحمٰن میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ لفظ سورۂ واقعہ میں ہے علی سرر مرفوعۃ متکئین علیها متقابلین اس کو ابی ابن حاتم نے ضحاک سے نکالا ۱۲ منہ [6] یہ عبد بن حمید نے قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ [7] یہ فراء نحوی سے منقول ہے اباریق کا لفظ سورہ واقعہ میں آیا ہے ۱۲ منہ [8] یہ بھی سورۂ واقعہ میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے عکرمہ اور بریدہ سے نکالا ۱۲ منہ [9] اس کو فریابی بیہقی نے شعب الایمان میں نکالا ۱۲ منہ [10] یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [11] یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [12] یہ بھی فریابی اور بیہقی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [13] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [14] یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [15] اس کو فریابی نے مجاہد سے نکالا کہتے ہیں یہ بچھونے اتنے اونچے ہوں گے بعضوں کی بلندی پانسو برس کی راہ ہوگی۔ ۱۲ منہ

كَذِبًا اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ۔

اس کا معنے بچھونے اونچے یعنے اوپر تلے بچھے ہوئے لغو[۱] جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے غلط جھوٹ[۲] تاثیما جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے جھوٹ[۳] افنان (جو سورہ رحمان میں ہے اس کا معنے شاخیں[۴] ڈالیاں[۴] وجنا الجنتین دان یعنے بہت تازگی اور شادابی کی وجہ سے کالے ہو رہے ہوں گے۔

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام (ہر روز) اس کو (دو وقت) اس کا ٹھکانا (جہاں وہ آخرت میں رہیگا) دکھلایا جاتا ہے اگر بہشتی ہے تو بہشت میں اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابو رجاء نے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا جو دنیا میں محتاج رہتے تھے) لوگوں کو وہاں زیادہ پایا اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت پائیں۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت میں دیکھا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ موڑ کر چلا آیا یہ سنکر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ

---

[۱] اس کو بھی فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا امام بخاری نے اس باب میں ان اکثر الفاظ کے معنے بیان کر دیئے جو بہشت کی تعریف میں قرآن میں آئے ۱۲ منہ

الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ — کیا میں آپ پر غیرت کروں گا [1]

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلٰثُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحٰرِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے ابو عمران جونی سے سُنا وہ ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت کرتے تھے وہ اپنے باپ سے (یعنی ابوموسیٰ اشعری سے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہشت کا) خیمہ کیا ہے ایک موتی ہے خولدار جس کی بلندی اوپر کو تیس میل تک ہے اس کے ہر کونے میں مسلمان کی ایسی بی بیاں ملیں گی جن کو ان کے سوا کوئی نہ دیکھ سکے گا۔ [2] اس حدیث کو عبدالصمد اور حارث بن عبید نے بھی ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے اس میں تیس میل کی جگہ ساٹھ میل مذکور ہے [3]

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (بہشت میں) وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں [4] جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنیں کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو (سورہ سجدہ کی) یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ بہشت میں جائیگا انکی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی ان لوگوں کو نہ تھوک آئے گا نہ رینٹ نہ پاخانہ پھریں گے۔

[1] معلوم ہوا کہ بہشت موجود ہے پیدا ہو چکی ہے وہاں ہر ایک بہشتی کے مکانات (اور سامان وغیرہ سب تیار ہیں حضرت عمرؓ کا قطعاً بہشتی ہونا اس حدیث سے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے حضرت عمرؓ خوشی کے مارے رو دیئے اور یہ جو کہا کیا میں آپ پر غیرت کرونگا اس کا مطلب یہ کہ آپ تو میرے بزرگ اور میرے مربی میری بی بیاں سب آپکی لونڈیاں ہیں غیرت تو برابر والے سے ہوتی ہے نہ مالک اور مربی سے ۱۲ منہ [2] کیونکہ اس ڈیرے کے اندر دوسرے نہیں جائیں گے اور جائیں بھی تو ڈیرہ کی وسعت کے سبب سے یہ عورتیں نظر نہ پڑیں گی ۱۲ منہ [3] عبدالصمد کی روایت خود مؤلف نے تفسیر سورہ رحمٰن میں وصل کی اور حارث بن عبید کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] بہشت کا مطلب نکلتا ہے کہ بہشت موجود ہے اور تیار ہے ۱۲ منہ

يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ
أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ الْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ
الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ
اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ
وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

۴۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَرِهِمْ
كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ
رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا
مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا
يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ
آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ
الذَّهَبُ وَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ
أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ

۴۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہونگے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی[1]
اور انگیٹھیوں میں سے عود کی خوشبو نکل رہی ہوگی[2] پسینے میں سے مشک
کی خوشبو پھوٹے گی اور ہر بہشتی پاس دو بی بیاں ایسی نازک اور خوبصورت
ہونگی جن کی ... پنڈلی کا گودا (مغز) گوشت میں سے دکھلائی دے گا بہشتی
لوگوں میں اختلاف ہوگا نہ دلوں میں بغض سب ایک دل ہوں گے
صبح شام اللہ کی تسبیح کہیں گے۔ (بطور لذت کے نہ عبادت کے)

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے
ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا
ان کی صورت چودھویں رات کی چاند کی طرح چمکتی ہوگی ان کے بعد
جو لوگ جائیں گے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح ہونگے ان کے
دل ایک ہی آدمی کے دل کی وضع پر ہوں گے کوئی اختلاف نہ ہوگا
نہ بغض ہر ایک کو دو دو بی بیاں ملیں گی ایسی جن کی پنڈلی کا مغز
گوشت کے پرے سے دکھائی دے گا ایسی حسین (اور لطیف)
ہوں گی صبح شام اللہ کی تسبیح کرتی رہیں گی نہ بیمار ہونگے نہ رینٹ
نکالیں گے نہ تھوکیں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے
کنگھیاں بھی سونے کی ان کی انگیٹھیوں میں الوہ روشن رہیگا۔
ابوالیمان نے کہا الوہ عود کو کہتے ہیں انکا پسینہ مشک کی خوشبو دیگا
مجاہد نے کہا قرآن شریف میں جو آیا ہے بالعشی والابکار (سورۃ
بقرہ میں) تو ابکار کہتے ہیں صبح سویرے کو اور عشی کہتے ہیں سورج
ڈھلے سے غروب تک کے وقت کو۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان
نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے

[1] کنگھیاں اس لئے نہیں کریں گے کہ بالوں میں میل کچیل جمع ہوگا کیونکہ بہشت میں میل کچیل نہیں بلکہ محض لذت کے لئے ۱۲ منہ
[2] بے آگ کے عود میں سے خوشبو کا دھواں نکلیگا کیونکہ بہشت میں آگ نہ ہوگی بعضوں نے کہا بہشت میں آگ ہوگی مگر ایسی آگ جس سے ایذاء ہوگی بلکہ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ آدمی (بہشت میں) اس طرح داخل ہوں گے کہ سب ایک ساتھ (آگے پیچھے نہ ہوں گے) ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک باریک ریشمی چغہ تحفہ بھیجا گیا (جس کو دومہ کے رئیس نے گزرانا تھا) اور آپ تو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے اس جبّہ کی عمدگی اور بناوٹ دیکھ کر تعجب کیا آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کی تولیں (جو بہشت میں ان کو دی گئی ہیں اس سے عمدہ ہیں۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابواسحاق نے بیان کیا کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا اس کو دیکھ کر کیا تعجب کرتے ہو) سعد بن معاذ کی بہشت میں تولیں اس سے عمدہ ہیں۔

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے افضل ہے۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

ہم سے روح بن عبدالمومن نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا ۔

۴۸۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ ۔

۴۸۶ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ كَاَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَّا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَآءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ ۔

۴۸۷ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلتا رہے تو سو برس تک چلا کرے سایہ ختم نہ ہو (یہ درخت طوبیٰ ہے)۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار اگر چلے تو سو برس تک چلتا رہے۔ تو (سورۂ واقعہ کی) یہ آیت پڑھو وظل ممدود اور کمان برابر جگہ بہشت میں ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے یا ڈوبتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ہلال بن ہلال عامری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پہلا (آدمیوں کا) گروہ جو بہشت میں جائیگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا جو لوگ ان کے پیچھے ہی جائیں گے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کی طرح ہوں گے نہ بغض ہوگا نہ حسد ہر آدمی کو دو بڑی آنکھ والی حوریں ایسی ملیں گی۔ جن کی پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے پرے دکھائی دے گا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ عدی بن ثابت نے مجھ کو خبر دی کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب ابراہیم آپ کے صاحبزادے گزر گئے بہشت میں ان کو ایک انا ملی ہے (جوان کو دودھ پلاتی ہے)۔

۴۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے مالک بن انسؓ نے بیان کیا انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی لوگ اپنے سے بلند کمرے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہو آسمان کے کنارے پورب یا پچھم میں دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو پیغمبروں کے مقام ہوں گے اور کوئی ایسے (بلند) مقاموں میں کہاں پہنچ سکے گا آپ نے فرمایا پیغمبر بھی ہوں اور قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ پہ ایمان لائے اور پیغمبروں کو سچا سمجھا۔[۲]

بَابُ ۲۹۲ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ۔

باب بہشت کے دروازوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے وہ بہشت کے دروازے سے بلایا جائیگا

فِيْهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں عبادہ بن صامتؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۳]

۴۸۹ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں وہی جائیں گے جو

---

[۱] تو جس کا درجہ زیادہ ہے وہ کم درجہ والے سے اتنے دور اوپر دکھائی دیگا جیسے روشن ستارہ صبح کے وقت دکھائی دیتا ہے صبح کے قریب ایسا ستارہ خوب چمکتا ہے۔ ۱۲ منہ [۲] یہ لوگ اپنے اپنے پیغمبروں کے طفیل میں ایسے بلند مقاموں میں پہنچیں گے ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجدد پر بعضے لوگوں نے طعن کیا ہے کہ انہوں نے اپنے مقام ایسے بیان کیے ہیں جو پیغمبروں سے بھی اعلیٰ معلوم ہیں اس کا جواب اس حدیث سے نکل آتا ہے۔ کیونکہ اولیاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور والش خوار ہیں اور خادم اپنے مخدوم کی طبعیت اور طفیل میں کبھی ایسے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جو اس سے بڑے بڑے درجے والوں کو نہیں ملتا مثلاً بادشاہی حجام یا چرن بردار نہلانے والا پاؤں دبانے والا بادشاہ کے ایسے قریب پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہاں وزیر اور امیر جو اس سے نہایت عالی درجہ رکھتے ہیں نہیں پہنچنے پاتے ہیں ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الصیام میں وصل کیا ہے۔ ۱۲ منہ

لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ۔

بَابُ ۲۹۳ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَاَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيْقَ وَاحِدٌ۔ غِسْلِيْنٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبًا الرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِيْ بِهِ الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمٰى بِهِ فِيْ جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَّدَمٌ خَبَتْ طَفِئَتْ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطِ الْجَحِيْمِ سَوَاءِ الْجَحِيْمِ وَوَسَطِ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيْفٌ وِرْدًا عِطَاشًا غَيًّا

روزہ رکھتے ہیں۔

باب دوزخ کا بیان اور یہ بیان کہ دوزخ بن چکی ہے موجود ہے

(سورہ نبا میں جو غسّاقًا ہے اس کا معنے پیپ لہو[1] عرب لوگ کہتے ہیں غسقت عینہ اسکی آنکھ بہہ رہی ہے یغسق الجرح زخم بہہ رہا ہے غساق اور غسیق دونوں کے ایک ہی معنی ہیں غسلین[2] کا لفظ (جو سورۂ حاقہ میں ہے) اس کا معنے دھوون یعنی کسی چیز کے دھونے میں جیسے زخم آدمی کا ہو یا اونٹ کا جو نکلے فعلین کے وزن پر غسل سے مشتق ہے عکرمہ نے کہا حصب کا جو سورۂ انبیاء میں ہے معنے یعنی ایندھن[3] یہ حبشی لفظ ہے دوسروں نے کہا[4] حاصبا کا معنے (جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے) تند ہوا (آندھی) اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا اڑا کر لائے اسی سے نکلا ہے حصب جہنم (سورۂ انبیاء میں) یعنی جہنم میں جھونکے جائیں گے وہ اس کے جھونکن ہوں گے عرب لوگ کہتے ہیں حصب فی الارض یعنی زمین میں چلا گیا حصب، حصباء سے نکلا ہے یعنی پتھریلی کنکریاں صدید کا لفظ (جو سورۂ ابراہیم میں ہے) اس کے معنے پیپ اور لہو خبت کا لفظ (جو سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) اس کا معنے بجھ جائیگی تورون کا لفظ (جو سورۂ واقعہ میں ہے) اس کا معنے نکالتے ہو کہتے ہیں اوریت یعنی میں نے سلگائی[5] مقوین کا لفظ اسی سورت میں ہے، یعنی مسافر[6] یہ قی سے نکلا ہے قی کہتے ہیں اجاڑ زمین کو اور ابن عباس نے سواء الجحیم[7] کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ صافات میں ہے) جہنم کے بیچا بیچ لشوبا من حمیم (جو اسی سورت میں ہے) اس کا معنے یہ ہے کہ دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا پانی ملایا جائے گا[9]

---

[1] جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گا یہ طبری نے قتادہ اور ابراہیم اور عطیہ بن سعد سے نکالا امام بخاری نے ان اکثر الفاظ کی تفسیر بیان کر دی جو دوزخ کے متعلق قرآن شریف میں آئے ۱۲ منہ [2] طبری نے ابن عباس سے نکالا غسلین دوزخیوں کی پیپ ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی ابو عبیدہ نے ۱۲ منہ [5] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ [6] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے ۱۲ [7] اس کو طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [8] یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [9] یہ طبری نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ [10] یہ طبری اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ

خَسَرًا نَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ يُقَالُ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٍ مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا۔

زَفِيْرٌ شَهِيْقٌ (جو سورہ ہود میں ہے) یعنی آواز سے رونا اور آہستہ رونا وِرْدًا (جو سورہ مریم میں ہے) یعنی پیاسے غَيًّا (جو اسی میں ہے) یعنی ٹوٹا نقصان اور مجاہد نے کہا یُسْجَرُوْنَ جو سورہ مومن میں ہے یعنی آگ کا ایندھن بنیں گے نُحَاسٌ (جو سورۂ رحمان میں ہے) اس کا معنے تانبا جو پگھلا کر ان کے سروں پر ڈالا جائیگا ذُوْقُوْا (جو کئی سورتوں میں ہے) اس کا معنے یہ ہے کہ عذاب کو دیکھو آزماؤ منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے مَارِجٌ (جو سورہ رحمٰن میں ہے یعنی خالص آگ عرب لوگ کہتے ہیں مرج الامیر رعیتہ یعنی بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں مریج (جو سورۂ قٓ میں ہے) یعنی ملا ہوا مشتبہ کہتے ہیں مرج امر الناس اختلط یعنی لوگوں کا معاملہ سب خلط ملط ہو گیا مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ جو سورۂ رحمٰن میں ہے، امرجت دابتک نکلا یعنی تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّهَاجِرٍ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ حَتّٰى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِيْ لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابو الحسن سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ذرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے (بلال سے) فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعیدؓ

لہ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۲ یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۳ اس کو عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ ۴ یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ ۵ یہ امام بخاری کی خالص رائے ہے آیت میں ذوق کے معنی چکھنے ہی کے ہیں چکھنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو ظاہری یعنے زبان سے چکھنا دوسرے باطنی جو بمعنی علم اور ادراک اور تجربہ کے ہوتا ہے ابن ابی حاتم نے ابو برزہ سے اور طبری نے عبداللہ بن عمرو سے نکالا دوزخیوں پر اس آیت سے زیادہ کوئی سخت نہیں اتری (جو سورۂ نبا میں ہے۔ فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ۱۲ منہ ۶ یہ طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ ۷ یہ سعید اور مجاہد کا قول ہے اس کو طبری نے نکالا ۱۲ منہ ۸ یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا بحرین اس آیت میں زمین اور آسمان کے دریا مراد ہیں ہر ہر سال ملا کرتے ہیں قتادہ اور حسن نے کہا فارس اور روم کے سمندر ۱۲ منہ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ فِي الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کہنے لگی اب تو میرا یہ حال ہے (گرمی کی شدت سے) میں خود اپنے تئیں کھا رہی ہوں اس وقت اس کو (سال بھر میں) دو بار سانس لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک سانس (اندر کو) جاڑے میں اور ایک سانس (باہر کو) گرمی میں تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا بھی یہی سبب ہے۔

۴۹۳۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ اُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَاَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ اَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ اَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر (عبدالملک عقدی) نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی سے انہوں نے کہا میں ابن عباس پاس مکہ میں بیٹھا کرتا تھا مجھے بخار آ گیا تو اُنھوں نے کہا زمزم کے پانی سے بخار کو ٹھنڈا کر (یعنی اس سے نہا) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے (یعنی صفراوی بخار) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کر دیا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوئی۔

۴۹۴۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے اُنھوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے اُنھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے کہا مجھ کو رافع بن خدیج نے خبر دی کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے بخار دوزخ کے جوش مارنے سے آتا ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھانپ سے (آتا) ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۴۹۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک (حصہ گرم) ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لئے) کافی تھی آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ انہتر حصے اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے سنا وہ صفوان بن یعلی سے بیان کرتے تھے وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ممبر پر (سورہ زخرف) کی یہ آیت پڑھتے تھے دوزخی پکاریں گے اے مالک[1]

۴۹۹ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہا کسی نے اسامہ بن زید سے کہا تم فلاں شخص (حضرت عثمان) پاس جاؤ تو اچھا ہے ان سے گفتگو کرو (یہ فساد دبانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا کیا تم

---

[1] مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے منہ۔

دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا اَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ
وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا
اِنَّهٗ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ
مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى
فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ
فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ
فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ
اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ
كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ
وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

بَابُ (۲۹۴) صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُقْذَفُوْنَ يُرْمَوْنَ
دُحُوْرًا مَطْرُوْدِيْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُوْرًا
مَطْرُوْدًا يُقَالُ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا

سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں میں تنہائی
میں ان سے گفتگو کرتا ہوں۔ اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا میں
یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد بھی نہیں کہتا۔ کہ جو
شخص میرے اوپر سردار ہو۔ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ لوگوں
نے پوچھا۔ وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سُنی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے سُنا آپ فرماتے تھے ایک
شخص کو قیامت کے دن لائیں گے۔ اس کو دوزخ میں ڈال
دیں گے۔ اس کی انتڑیاں (پیٹ سے) باہر نکل پڑیں گی اور وہ
اپنی انتڑیاں لئے ہوئے چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا سارے
دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہوں گے۔ کہیں گے ارے فلانے یہ
کیا معاملہ ہے (تُو تو دنیا میں اچھا تھا) ہم کو اچھی بات کا حکم کرتا بری بات
سے منع کرتا وہ کہے گا بیشک میں تم کو تو اچھی بات کا حکم کرتا پر خود نہ کرتا۔
اور تم کو بُری بات سے منع کرتا پر خود بُری بات کیا کرتا۔ اس حدیث کو
غندر نے بھی شعبہ سے انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے ؎۱

باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان ؎۲

اور مجاہد نے کہا (سورہ الصافات میں) یُقذفون کا معنے پھینکے
جاتے ہیں ؎۳ اسی سورت میں دحورا کا معنے دھتکارے ہوئے (اسی سورت
میں) واصب کا معنے ہمیشہ کا اور ابن عباسؓ ؎۴ نے کہا (سورۂ اعراف میں)
مدحورا کا معنے دھتکارا ہوا (مردود) اور (سورہ نساء میں) مریدا کا معنے

؎۱ اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الفتن میں وصل کیا ہے اور وہیں اس حدیث کی شرح انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوگی ۱۲ منہ
؎۲ یہ باب لا کر امام بخاری نے نیچریوں کا رد کیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا نفس وہی شیطان ہے باقی ابلیس کا علیحدہ کوئی وجود نہیں ہے قسطلانی نے کہا ابلیس ایک شخص ہے روحانی جو آگ سے پیدا ہوا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے۔ جیسے آدم آدمیوں کے باپ تھے۔ بعضوں نے کہا وہ فرشتوں میں سے تھا خدا کی نافرمانی سے مردود ہو گیا اور جنوں کی فہرست میں داخل کیا گیا ۱۲ منہ ؎۳ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎۴ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

بِتْكَهُ قَطَعَهُ وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ لَاَحْتَنِكَنَّ لَاَسْتَاْصِلَنَّ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ۔

منتشر و شریر (اسی سورت میں) فَلَيُبَتِّكُنَّ بتک سے نکلا ہے یعنی چیرا کاٹا (سورۂ بنی اسرائیل میں) واستفزز کا معنے ان کو ہلکا کردے (بچلا دے) (اسی سورت میں) خیل کا معنے سوار اور رجل یعنے پیادے[1] یعنے رجالہ اس کا مفرد راجل جیسے صحب کا مفرد صاحب اور تجر کا مفرد تاجر (اسی سورت میں) لاحتنکن کا معنے جڑ سے اکھاڑ دوں گا (سورۂ صافات) میں قرین کے معنے شیطان ہے[2]

۵۰۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ اِلَيَّ هِشَامٌ اَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا فِيْهِ شِفَائِيْ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب حدیبیہ سے لوٹے) تو آپ پر جادو کیا گیا اور لیث بن سعد[3] نے کہا ہشام نے مجھ کو کہا کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور یاد رکھا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس کا اثر یہ ہوا آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ (واقع میں) اس کو نہ کرتے ہوتے تھے[4] آخر آپ نے ایک روز دعا کی (اللہ اس جادو کا اثر دفع کرے) پھر فرمانے لگے عائشہؓ تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتلا دی جس سے اچھا ہو جاؤں ہوا یہ کہ میرے پاس (خواب میں) دو شخص (فرشتے جبرائیل اور میکائیل) آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا ایک پائتین یوں گفتگو کرنے لگے اس شخص کو (یعنی پیغمبر صاحب کو) کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو ہوا ہے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) نے پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور

[1] یہ ابوعبیدہ سے منقول ہے۔ ۱۲ منہ [2] یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو عیسیٰ بن حماد نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] ایک روایت میں ہے آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحبت اس وقت کچھ نہ کرتے تھے غرض اس سحر کا اثر صرف آپ کے بعض خیالات پر ہوا باقی وحی اور تبلیغ رسالت میں اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا اتنا سا جو اثر ہوا اس میں بھی اللہ کی حکمت تھی یہ دکھلانا منظور تھا کہ آپ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پہ سحر کا مطلق اثر نہیں ہوتا ۱۲ منہ

[5] بیر ذروان ایک کنواں تھا مدینہ میں زریق کے باغ میں ۱۲ منہ

قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِيْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَاَنَّهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهٗ فَقَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللّٰهُ وَخَشِيْتُ اَنْ يُّثِيْرَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا

(آپ کے) بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے پوست میں کہا یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں[1] غرض آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب وہاں سے پلٹے تو حضرت عائشہ رضہ سے آکر فرمایا اس کنوئیں پر درخت ایسے (ڈراونے) ہیں جیسے شیطانوں کے سر حضرت عائشہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو (یعنے جادو کے سامان کو) نکالا کیوں نہیں آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب میں نے یہ مناسب سمجھا کہ لوگوں میں ایک جھگڑا کھڑا کروں[2] پھر وہ کنواں داب دیا گیا (مٹی ڈال کر بھر دیا گیا)

ہم سے اسمٰعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے ابھی بڑی رات پڑی ہے۔ سو تا رہ پھر اگر وہ آدمی جاگا (شیطان کی نہ سُنی) اور اللہ کی یاد کی ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر کی تیسری گرہ کھل کر، سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بدمزاج سُست (کاہل وجود)[3]

[1] بیر ذروان ایک کنواں تھا مدینہ میں بنی زریق کے باغ میں ۱۲ منہ [2] کیونکہ اگر آپ اس کو نکلواتے تو سب میں یہ خبر مشہور ہو جاتی مسلمان لوگ اس یہودی مردود کو مار ڈالتے معلوم نہیں کیا فساد ہوتا دوسری روایت ہے کہ آپ نے اس کو نکلوا کر دیکھا لیکن اس کو کھلوانے کا منتر نہیں کرایا ایک روایت میں ہے کہ اس یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مورت موم کی بنا کر اس میں سوئیاں کھونسی تھیں اور تانت میں گیارہ گرہیں دی تھیں اللہ نے معوذتین کی سورتیں اتاریں آپ ایک ایک آیت ان کی پڑھتے جاتے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی اسی طرح جب اس پُتلی میں سے سوئی نکالتے تو آپ کو تکلیف ہوتی اس کے بعد آرام ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے تجربہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے جو لوگ تہجد کے وقت یا صبح سویرے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزرتا ہے اور جو لوگ صبح کو دن چڑھے تک سوتے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور سست کاہل رہتے ہیں تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہوا خوری کرنا صحت انسانی کیلئے بیحد مفید ہے میں کہتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت دیتا ہے اور انکے گھروں میں بیحد برکت اور خوشی رہتی ہے۔ اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر افلاس اور بیماری میں مبتلا رہتے ہیں انکے گھر میں نحوست پھیل جاتی ہے اگر چہ سب نمازیں فرض ہیں مگر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ دنیا کی صحت اور خوشی

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے روایت کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو اگر تم میں سے کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یہ دعا پڑھے یا اللہ ہم کو شیطان سے بچائیو اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان سے بچائے رکھ پھر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوِ الشَّيْطَانِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک سارا نہ نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی نماز نہ پڑھو جب تک پورا نہ ڈوب جائے اور سورج کے طلوع یا غروب کو تاک کر اس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ سورج شیطان کے سر کے یا شیطانوں کے سر کے دونوں کونوں کے بیچ میں نکلتا ہے عبدہ نے کہا میں نہیں جانتا ہشام نے شیطان کا سر کہا یا شیطانوں کا۔

۵۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

ہم سے معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں

۱؎ شیطان کا پیشاب کانوں کی راہ سے اس کی رگوں میں سما گیا ہے۔ تو آنکھ نہیں کھلتی ۱۲ منہ ۵۲ ہو تا ہے کہ شیطان طلوع و غروب اپنا سر سورج پر رکھ دیتا ہے۔ تاکہ سورج پوجنے والوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ
يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ
فَإِنْ أَبَى فَلْيَمْنَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ
فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ
فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ
فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ
فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ
الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا
يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

٥٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ
أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى
يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ

نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں
کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے جانا چاہے تو
تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے اور عثمان
بن ہیثم[1] کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ
فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر کیا ایک شخص
آیا وہ لپ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اس کو (چور سمجھ کر) پکڑا اور کہا میں
تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جاؤنگا پھر اخیر تک حدیث
بیان کی[2] تیسری بار جب میں نے اس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا تو کہنے لگا
(میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں) جب تو سونے کو اپنے بچھونے پر جائے
تو آیۃ الکرسی پڑھ لے اللہ طرف سے ایک فرشتہ برابر تیری نگہبانی
کریگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس پھٹکنے کا نہیں یہ جا کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات
اس نے سچ کہی وہ (آدمی نہیں تھا) شیطان تھا[3]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے
عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی
ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں کسی کے
پاس آتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے (اس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے
پیدا کیا وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا
کیا[4] (ارے مردود، خدا تو سب کا پیدا کرنے والا اور

---

[1] اس کو اسمٰعیلی اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] جو اوپر باب الوکالۃ میں گزر چکی ہے [3] جو آدمی کی صورت بن کر آیا تھا [4] شیطان یہ وسوسہ اس طرح ڈالتا ہے کہ دنیا میں سب چیزیں علل اور معلولات اور اسباب اور مسببات ہیں یعنی ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ چیز دوسری چیز سے مثلاً بیٹا باپ سے باپ دادا سے دادا پردادا سے اخیر میں خدا تک ہوتی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے پھر خدا کی بھی کوئی علت ہوگی اس مردود کا جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے اگر خواہ مخواہ عقلی جواب ہی مانگے تو جواب یہ ہے کہ اگر یوں برابر علل اور معلولات کا سلسلہ چلا جائے اور کسی علت پر ختم نہ ہو تو پھر لازم آتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کیونکہ غیر متناہی کا وجود عقل میں نہیں آتا اس کے علاوہ اگر سب موجود بالعرض ہوں تو لازم آتا ہے کہ بالعرض بغیر بالذات کے موجود ہو اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کی انتہا ایک ایسی ذات مقدس پر ہے جو علت محضہ ہے اور وہ کسی کی معلول نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہیں وہی ذات مقدس خدا ہے بہتر یہ ہے کہ ایسے عقلی ڈھکوسلوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے مالک حقیقی سے مدد چاہے وہ شیطان کا وسوسہ رد کر دیا جاویگا جیسے فرمایا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان

بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ ۔

اپنی ذات سے موجود ہے، جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈلے تو اعوذ باللہ پڑھے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔

٥٠٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع بن انس نے بیان کیا جو تیمیوں کا غلام تھا اس سے اس کے باپ نے اس نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان کس دیئے جاتے ہیں ؎۱

٥٠٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی میں نے ابن عباسؓ سے کہا (نوف بکالی) کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے۔ انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ موسیٰؑ نے اپنے خادم (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتہ تو لاؤ انھوں نے کہا جب ہم صخرے کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کا قصہ تم سے کہنا بھول گیا شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا میں تم سے اسکا ذکر نہ کر سکا غرض موسیٰ کو اسی وقت تھکن معلوم ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں ان کو جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پورب کی طرف اشارہ کر رہے تھے فرماتے تھے۔ فساد اسی طرف سے نکلے گا فساد اسی طرف سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔

؎۱ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ؎۲ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے شیطانوں کا وجود ثابت ہوا ۱۲ منہ

٥١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا

ہم سے یحیٰی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے روایت کی اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (گھر سے باہر نہ جانے دو کیونکہ اس وقت شیطان[1] پھیل جاتے ہیں جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) اور دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ کہہ چراغ بجھاتے وقت بسم اللہ کہہ (پانی کا) برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اس پر آڑی رکھ دے

٥١١ - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے اُنہوں نے ام المومنین صفیہ بنت حُیَیؓ سے انہوں نے کہا (ایک بار ایسا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے (مسجد میں) رات کو آپ سے ملنے آئی کچھ باتیں کر کے میں اُٹھ کھڑی ہوئی لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھ کو پہنچانے کو چلے (ان دنوں حضرت صفیہؓ اسامہ بن زید کے مکان میں رہتی تھی) رستے میں دو انصاری آدمی (اسید بن حضیر عباد بن بشر) ملے انہوں نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو لحاظ کے مارے (آپ کے ساتھ زنانہ تھا) جلدی سے چل دیئے آپ نے اُن کو پکارا ذرا ٹھہرو فرمایا یہ (عورت جو میرے ساتھ ہے) صفیہ ہے حیی کی بیٹی (میری بیوی کوئی غیر عورت نہیں) اُنہوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر ہم ایسی بدگمانی کریں گے) آپ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر میں نے یہ خیال کیا کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں

---

[1] شیطان سے مراد یہاں شریر جن ہیں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں اکثر سانپ اس وقت اپنے بلوں سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں۔ ۱۲ منہ

کوئی وسوسہ نہ ڈالے ۔[۱]

٥١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ

ہم سے عبدان نے بیان کیا اُنھوں نے ابو حمزہ سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے عدی بن ثابت سے اُنہوں نے سلیمان بن صرد سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی (نامعلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سُرخ ہو گیا تھا۔ گردن کی رگیں پھول گئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصّہ جاتا رہے یوں کہے اَعُوْذُ باللہ من الشیطان تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اُس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ وہ کہنے لگا میں دیوانہ ہوں ۔[۲]

٥١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے منصور نے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے صحبت کرتے وقت یوں کہے یا اللہ مجھ کو شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ نہ اس پر قابو پائے گا شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ایسی ہی روایت کی[۳]۔

٥١٤ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے محمد بن زیاد سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے

[۱] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو ایک غیر عورت کو لیئے جا رہے ہیں ضرور دال میں کچھ کالا ہے پیغمبرؐ کے ساتھ ایسا گمان کرنا کفر ہے۔ چونکہ یہ دونوں پکے اور سچے مسلمان تھے۔ اس لئے آپ کو ان کا بڑا خیال تھا آپ نے پیش بندی کر دی شیطان کے وسوسے کا بند و بست کر دیا۔ اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپ زیادہ خیال نہ فرماتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو لوگ دیندار اور متقی پرہیزگار ہوتے ہیں شیطان انہی کے زیادہ پیچھے لگتا ہے۔ وہ تو لوع انسان کا دشمن ہے اس لئے اچھے آدمی کو خراب کرنے کی فکر میں رہتا ہے برا تو خود خراب ہے ۱۲ منہ [۲] وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے اسے غصّہ بھی تو دیوانہ پن اور جنون ہی ہے قسطلانی نے کہا شاید یہ شخص منافق یا بالکل گنوار ہو گا ۱۲ منہ [۳] مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو منصور اور اعمش دونوں سے سُنا ہے یہ تعلیق نہیں ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی بعد نماز کے فرمایا شیطان میرے سامنے آ گیا مجھ پر لگا زور کرنے وہ چاہتا تھا میری نماز توڑ دے اللہ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا پھر حدیث کو بیان کیا اخیر تک[1]

۵۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَا يَدْرِي ثَلٰثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے انھوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انھوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی آذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا بھاگتا ہے آذان ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے۔ تکبیر کے وقت پھر بھاگتا ہے تکبیر ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے۔ اور آدمی کے دل میں گھس کر وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر ایسے خیالوں میں پھنساتا ہے، کہ اس کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار جب یہ یاد نہ رہے۔ تو سہو کے دو سجدے کرے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

۵۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ.

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں شیطان پیدا ہوتے وقت ان کو اپنی انگلیوں سے کونچتا ہے (اس لئے روتے ہیں) مگر عیسیٰ بن مریم کو اس نے کونچنا چاہا (وہ کونچ نہ سکا) تو پردے کو کونچا (جس کے اندر بچا رہتا ہے اس کی رسائی نہ ہوئی)۔

۵۱۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انھوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا لوگوں نے کہا ابو درداء آئے انھوں نے کہا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان

[1] جو اوپر گذر چکی ہے کہ میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تم سب دیکھو مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی دعا یاد آ گئی ۱۲ منہ

نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ الْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْأَمْرِ يَكُوْنُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ.

۵۱۹- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ.

۵۲۰- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

پر (یعنی آپ کے فرمانے سے) شیطان سے بچا رکھا ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے مغیرہ سے یہی حدیث اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر محفوظ رکھا یعنے عمار۱؎ امام بخاری نے کہا لیث بن سعد نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے ان کو ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن نے خبر دی ان کو عروہ نے انھوں نے عائشہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں زمین میں جو باتیں ہونے والی ہوتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان ان کی کوئی بات سن لیتے ہیں اور کاہن (پنڈت نجومی) کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشہ کا منہ ملا کر اس میں کچھ چھوڑتے ہیں۲؎ وہ کاہن کیا کرتے ہیں ایک بات میں سو جھوٹ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور امتلا کی نشانی ہے) جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (آواز نہ نکلنے دے) اس لئے کہ جب کوئی جمائی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا۳؎ ہے۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہ ہشام

۱؎ مطلب یہ ہے کہ عمار شیطانی اغوا میں نہیں آنے کے ایسا ہی ہوا کہ عمار خلیفہ برحق یعنے حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اور باغیوں میں شریک نہیں ہوئے اس حدیث سے حضرت عمار کی بڑی فضیلت نکلی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۲؎ شیشے میں کچھ ڈالنا منظور ہوتا ہے تو اس کا منہ اس ظرف سے لگاتے ہیں جس میں عرق پانی وغیرہ کوئی چیز ہوتی ہے۔ تاکہ باہر نہ گرے اسی طرح شیطان کاہنوں کے کان سے منہ لگا کر یہ بات ان کے کان میں چپکے سے پھونک دیتے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ خوش ہوتا ہے آدمی زاد دھوکے میں آگیا پیٹ بھر کر کھایا سست بن گیا اب خدا کی عبادت اچھی طرح نہ کر سکے گا ۱۲ منہ

رحمہ اللہ تعالیٰ

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ

۵۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ۔

۵۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا تو (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی اس وقت ابلیس یوں چلایا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو یہ سن کر آگے والے لوٹے (انہوں نے پیچھے والوں کو جو مسلمان تھے کافر سمجھا[۱]) اور دونوں آپس میں بھڑ گئے اتنے میں حذیفہ بن یمان (صحابی) نے نگاہ کی دیکھا تو ان کے باپ یمان کو مسلمان مار ڈالتے ہیں انہوں نے پکارا اللہ کے بندو (یہ کیا غضب کر رہے ہو) میرا باپ ہے میرا باپ ہے، لیکن خدا کی قسم مسلمانوں نے (گھبراہٹ میں) اس کو نہ چھوڑا مار ہی ڈالا آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (تم نے ایک مسلمان کو مار ڈالا[۲]) عروہ نے کہا حذیفہ ہمیشہ مرتے تک اپنے باپ کے مارنے والوں کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے (کیونکہ انہوں نے غلطی سے کافر سمجھ کر مارا تھا)۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا یہ شیطان کی اچک ہے وہ تم میں سے ایک کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے۔[۳]

ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **دوسری سند**

---

[۱] مردود شیطان نے دھوکا دیا اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں ۱۲ منہ [۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو حذیفہ رض کو ان کے باپ کی دیت آپ دلانے لگے۔ لیکن حذیفہ نے وہ بھی مسلمانوں کو معاف کر دی سبحان اللہ صحابہ کی ایک ایک نیکی ہماری عمر بھر کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۱۲ منہ [۳] ادھر ادھر التفات کرا کر نماز کا ثواب کم کرا دیتا ہے ۱۲ منہ

۵۲۳ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا پریشان (ڈراؤنا) خواب شیطان کی طرف سے ہے؎ جب تم میں سے کسی کو برا خواب لگے جس سے وہ ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۵۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابوبکرؓ کے غلام تھے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر دن میں سو بار یہ کلمہ پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اس کو دس بردے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور سو نیکیاں اس کے اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائیں گی اور وہ سارے دن شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ رہے گا اور کوئی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا۔ مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھے؎

۵۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے مجھ سے میرے باپ (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید ابن عبدالرحمٰن بن زید نے خبر دی ان کو محمد بن سعد بن وقاص نے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں

؎ شیطان چاہتا ہے مسلمان کو رنج ہو اور اپنے مالک کی طرف سے اس کو بدگمانی پیدا ہو ۱۲ منہ ؎ یعنے دو سو بار یا تین سو بار اس کو اس سے بھی زیادہ ثواب ملیگا قسطلانی نے کہا یہ کلمہ ہر روز سو بار پے درپے پڑھے یا تھوڑا تھوڑا کر کے ہر حال میں وہی ثواب ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے اور رات شروع ہوتے ہی سو بار پڑھ ڈالے تاکہ دن اور رات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے ۱۲ منہ

نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

۲۶۵۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(آپ کی بی بیاں) اکٹھا تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی (ان کی آواز کان میں پہنچی) تو سب کی سب کھڑی ہو کر پردے میں بھاگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی آپ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا آپ کو (ہمیشہ) ہنستا رکھے (یعنی خوش خرم) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے جھگڑے کر رہی تھیں) تمہاری آواز سنتے ہی بھاگیں پردہ میں چل دیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کو آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہوتا پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا اپنی جانوں کی دشمنو تم (میرا لحاظ کرتی ہو) مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے جواب دیا بیشک تم اکل کھرے (اُدھیڑ) آدمی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (تم کو کیا نسبت آپ نرم دل النساء) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (اے عمرؓ) جب شیطان کسی رستے سے چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (جھٹ) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرا رستہ اختیار کرتا ہے۔

مجھ سے ابراہیم بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسٰی بن طلحہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سو کر جاگے اور وضو کرے تو

دوسری روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے رافضیوں نے اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت عمرؓ سے بہت اعلٰی تھا پھر شیطان کا آپ سے نہ ڈرنا اس کا کیا مطلب ہے یہ اعتراض سراسر جہالت اور نفسانیت پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت رحمۃ للعالمین تھے اور بادشاہوں کا رحم و کرم اس درجہ ہوتا ہے کہ بدمعاشوں کو بھی بادشاہ سے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کوتوال کی طرح تھے کوتوال کا اصلی فرض یہی ہوتا ہے۔ کہ بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کو پکڑے اور سخت سزا دے چور اور بدمعاش جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالٰی

قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اُرَاهُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ

تین بار ناک سُن کے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے بانسے پر رہتا ہے[۱]

بَابُ ۲۹۵ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

بِقَوْلِهٖ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ اِلٰى قَوْلِهٖ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ بَخْسًا نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ اَلْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ۔

باب جنوں کا بیان اور ان کو ثواب اور عذاب ہونا[۲]

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ انعام میں) فرمایا جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تمہارے ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو سناتے تھے اخیر تک (سورۂ جن میں) جو بخسًا کا لفظ ہے اس کا معنے نقصان ہے[۳] مجاہد نے کہا (سورہ والصافات میں جو یہ ہے کہ) کافروں نے پروردگار اور جنات میں ناتا لگایا ہے تو قریش کے کافر کہتے تھے فرشتے اللہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں سردار جنوں کی بیٹیاں ہیں اللہ نے اسی سورت میں فرمایا جن جانتے ہیں کہ ان کافروں کو حساب کتاب دینے کے لئے حاضر ہونا پڑیگا (سورہ یٰسین میں جو ہے وھم لھم جند محضرون یعنے حساب کے وقت حاضر کئے جائیں گے۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن ابن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سے ان سے ابوسعید خدریؓ نے کہا میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے تم جب جنگل اور بکریوں میں ہو اور نماز کی آذان دو تو بلند آواز سے دو اس لئے کہ موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے دن اس کے گواہ بنیں گے ابوسعیدؓ نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے[۴] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ جن میں)

۱؎ گویا دل اور دماغ میں جانے کا وہی رستہ ہے ۱۲ منہ ۲؎ نیچریوں اور دہریوں نے جہاں فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا ہے وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے ان سے تعجب نہیں تعجب ان لوگوں سے ہے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور پھر جنوں کے وجود اور تصرفات اور افعال کا انکار کرتے ہیں قسطلانی نے کہا جنوں کا وجود قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے اور فلاسفہ اور نیچریوں کا انکار قابل اعتبار نہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے دو ہزار برس پیشتر جنوں کو پیدا کیا تھا ۱۲ منہ ۳؎ یہ تفسیر فراء سے منقول ہے اس آیت سے جنوں کے مکلف ہونے کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ منہ ۴؎ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵؎ بعضے نسخوں میں یہاں باب کا لفظ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باب کا لفظ نہ ہو کیونکہ امام بخاری نے اس میں کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ۔

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ مَصْرِفًا مَعْدِلًا صَرَفْنَا اَىْ وَجَّهْنَا

بَابٌ ۲۹۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِىْ وَالْاَسَاوِدُ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا فِىْ مُلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ صَآفَّاتٍ بُسُطٌ اَجْنِحَتَهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ

۵۲۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً لِاَقْتُلَهَا فَنَادَانِىْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِىَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ

فرمایا جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ تیرے پاس بھیج دیا اخیر آیت اولٰئک فی ضلال مبین تک (سورہ کہف میں) جو مصرفا کا لفظ ہے[1] اس کا معنے لوٹنے کا مقام (سورہ جن میں) صرفنا کا معنے متوجہ کیا (بھیج دیا)

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا بین زمین ہر قسم کے جانور پھیلائے۔ ابن عباس نے کہا ثعبان کہتے ہیں نر سانپ کو بعضوں نے کہا سانپ کی کئی قسمیں ہیں جان جو سفید باریک ہو) افعی (زہردار سانپیں) اسودر(کالا ناگ[2]) (سورۃ ہود میں) جو یہ ہے کہ ہر جانور کی پیشانی تھامے ہیں یعنی ہر جانور اس کی ملک اور اسکی حکومت میں ہے (سورہ ملک میں جو) صافات کا لفظ ہے اس کا معنے اپنے پر پھیلائے

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انھوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ منبر پر خطبہ سُنا رہے تھے فرما رہے تھے سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو سفید دھاری والے اور دُم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی بینائی میٹ دیتے ہیں پیٹ والی عورت کا پیٹ گرا دیتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں ایک سانپ کے پیچھے لگا تھا اس کے مار ڈالنے کو اتنے میں ابو لبابہ (صحابی رضؓ) نے مجھ کو پکارا کہنے لگے مت مارو جانے دو۔ میں نے کہا واہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا (بیشک) مگر اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں۔ (دفعتہً) مار ڈالنے

---

[1] یہ لفظ جنوں سے متعلق نہ تھا مگر صرفنا کی مناسبت سے اس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ سب سانپوں سے بدتر ہے اس کا زہر ایسا سخت ہے کہ دم بھر میں آدمی مر جاتا ہے کہتے ہیں سانپ کی عمر ہزار سال کی ہوتی ہے ہر سال میں کینچلی بدلتا ہے اگر غذا نہ ملے تو صرف ہوا پر گزارہ کرتا ہے۔ پانی کی احتیاج نہیں رکھتا لیکن جب پانی دیکھتا ہے تو اس کو پیکر مست ہو جاتا ہے کبھی مست ہو کر مر جاتا ہے ننگے برہنہ آدمی سے بھاگتا آگ کو پسند کرتا ہے دودھ کا عاشق ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

سے منع فرمایا[1] اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابو لبابہ نے دیکھا یا میرے چچا زید بن خطاب نے اور معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحاق کلبی اور زبیدی نے بھی (زہری سے) روایت کیا اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابو لبابہ اور زید بن خطاب (دونوں نے) دیکھا[2]

بَابٌ ۲۹۷ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ۔

باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کو چرانے کے لئے پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے۔

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ

ہم سے اسمٰعیل بن ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہتر مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھ لے ان کو پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقام پر چرانا فتنوں سے اپنا دین بچاتا پھرے۔

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی پورب کی طرف ہے اور بڑ مارنا اور بڑائی کرنا گھوڑے والوں اور اونٹ والوں زمینداروں میں ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہیں[3]

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے ایسے گھریلو سانپوں کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن تک ان کو ڈراؤ کہ ہمارے گھر سے چلے جاؤ ہم کو مت ستاؤ اگر پھر بھی نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو ۱۲ منہ [2] عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور امام احمد اور طبرانی نے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا اسحاق کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے صالح کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ابن ابی حفصہ کی روایت ان کے نسخہ میں موصول ہے ابن مجمع کی روایت کو بغوی اور ابن السکن نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے پورب میں کفر کی چوٹی فرمائی کیونکہ عرب کے ملک سے ایران توران یہ سب مشرق میں واقع ہیں اور اس زمانہ میں یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ

۵۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عمر ابو مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے۔ اس طرف سن رکھو سختی اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمود ہوں گی یعنے ربیعہ اور مضر کی قوموں میں۔

۵۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ چاہو وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ ؎۲

۵۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا

ہم سے اسحاق بن راہویہ یا ابن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع

؎۱ یمن والے بغیر جنگ اور بغیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے بہ نسبت اور ملک والوں کے یمن میں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور عالمین بالحدیث گزرے ہیں اور اب تک عمل بالحدیث وہاں جاری ہے تقلید ناجائز کی ظلمت وہاں بالکل کم ہے اخیر زمانہ میں قاضی محمد بن علی شوکانی یمنی حدیث کے بڑے عالم گزرے ہیں اسی طرح ان سے پہلے علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر وغیرہ ۱۲ منہ ؎۲ حافظ نے کہا اس حدیث سے مرغ کی فضیلت نکلی ابو داؤد نے بہ سند صحیح نکالا مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے بلاتا ہے یعنے نماز کے وقت جگا دیتا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ قبول کی امید زیادہ ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ. فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ.

ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہیں البتہ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اسوقت بچوں کو چھوڑ دو (جدھر جاہیں پھریں) اور اللہ کا نام لے کر (سوتے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا پھر (یہی حدیث بیان کی) جیسے عطاء نے بیان کی اتنا فرق ہے اس میں

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِيْ مِرَارًا اَفَاَقْرَاُ التَّوْرَاةَ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں میں سمجھتا ہوں وہ لوگ چوہا بن گئے چوہے کی عادت ہے اونٹ کا دودھ ان کے سامنے رکھو تو نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی انہوں نے کہا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میں نے کہا ہاں پھر انہوں نے یہی پوچھا پھر انہوں نے یہی پوچھا تب میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تو پھر کس سے کیا میں تورات پڑھا کرتا ہوں ۱؎

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ

۱؎ تمہاری طرح کہ میں نے اس میں دیکھ کر کچھ علم حاصل کیا ہو اس میں اختلاف ہے کہ ممسوخ لوگوں کی نسل رہتی ہے یا نہیں ابن عربی اور بعضوں کا قول ہے کہ رہتی ہے جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اور باب کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر وحی نہ آئی ہو گی اس لئے آپ نے گمان کے طور پر بیان فرمایا ۱۲ منہ

لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ ۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ ۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ تَابَعَهٗ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَبَا اُسَامَةَ ۔

۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُصِيْبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ ۔

۵۳۹ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهٰى قَالَ

نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو عبدالحمید بن جبیر بن شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسیب سے ان سے ام شریک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا

⁂

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو کھو دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے ابواسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا[1]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور پیٹ گرا دیتا ہے۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابویونس (حاتم بن ابی صغیرہ) قشیری سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذٰلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ

سانپوں کو (پہلے) مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی ان کے مارنے سے منع کرنے لگے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی پائی آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو تو سانپ کہاں ہے لوگوں نے اس کو دیکھ پایا آپ نے فرمایا مار ڈالو اسی وجہ سے میں سانپوں کو مارتا رہا پھر میں ابو لبابہ سے ملا انہوں نے مجھ سے کہا پتلے یا سفید سانپوں کو مت مارا کرو البتہ بے دم کا سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اس کو مار ڈالو وہ تو پیٹ گرا دیتا ہے بینائی کھو دیتا ہے۔ ف

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ سانپوں کو مارا کرتے تھے پھر ان سے ابو لبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے گھروں کے پتلے یا سفید سانپوں کے قتل سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے مارنا چھوڑ دیا۔

بَابٌ ۲۹۸ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ۔

باب پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں ڈالنا درست ہے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پانچ بدذات جانور ہیں جن کو حرم میں

ف پہلے جو حدیث گزری اس میں دھاریوں والے اور بے دم کے سانپ کے مارنے کا حکم نہ تھا یہاں اس کے مارنے کا حکم دیا جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں اور بھی زیادہ زہریلا ہوگا۔ پس یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں میں سے کوئی صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اس کو مار ڈالو ۱۲ منہ۔

الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

بھی مار سکتے ہیں (تو حل میں بطریق اولی ان کا مارنا جائز ہوگا) چوہا بچھو چیل کوا کٹنا کتا۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ .... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ الْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءَةُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں ان کو کوئی احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں۔ بچھو چوہا کٹنا کتا کوا چیل۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحَبِيْبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَاِنَّ لِلشَّيَاطِيْنِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے کثیر سے انہوں نے عطاء سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے پینے کے) برتنوں کو ڈھنکا رکھو مشکوں کا منہ باندھ دو دروازوں کو بند کردو اپنے بچوں کو شام ہوتے اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل کر اچکتے پھرتے ہیں چراغوں کو سوتے وقت بجھا دو چوہیا کبخت کیا کرتی ہے (کبھی بتی) منہ میں دبا کر کھینچ لے جاتی ہے سارا گھر جلا دیتی ہے ابن جریج اور حبیب نے بھی اس حدیث کو عطا سے روایت کیا اس میں جنات کے بدل شیطان مذکور ہیں۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ اِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ

ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے اُنھوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انھوں نے کہا ہم (منا میں) ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹے تھے اتنے میں سورہ والمرسلات اتری ہم آپ کے منہ سے اس کو سن رہے تھے۔ اتنے میں ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا ہم اس کے

۱؎ ابن جریج کی روایت کو خود امام بخاری نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ـ

مارنے کیلئے جھپٹے وہ آگے بھاگ کر بل میں گھس گیا تب آنحضرتؐ نے فرمایا وہ تمہارے ہاتھ سے بچ گیا تم اس کی آفت سے بچ گئے ۔ یحییٰ نے اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت کی اس میں یوں ہے ہم اس سورت کو تازی تازی آپ کے منہ سے سن رہے تھے اسرائیل کے ساتھ ابوعوانہ نے بھی اس حدیث کو مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابوعوانہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے[۱]

۵۴۵ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ فِي النَّارِ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ تو اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ بیچاری زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ۔

۵۴۶ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا ان کا سارا سامان

---

[۱] ابوعوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت کو بھی مؤلف نے کتاب الحج میں اور ابومعاویہ کی روایت امام مسلم نے وصل کیا سلیمان بن قرم کی روایت کو حافظ نے کہا میں نے موصولاً نہیں پایا۔ ۱۲ منہ۔

مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

درخت کے تلے سے اُٹھا لیا گیا پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اللہ نے ان کو وحی بھیجی تم کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا فقط اسی کو جلانا تھا۔

باب ۲۹۹ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً

باب اس حدیث کا بیان جب مکھی پانی (یا کھانے) میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پنکھ میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عتبہ بن مسلم نے کہا مجھ کو عبید بن حنین نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں ابن ماجہ) مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال ڈالے اس لئے کہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفاء (اور وہ کیا کرتی ہے۔ پہلے بیماری کا بازو کھانے پینے میں ڈالتی ہے)۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے حسن اور ابن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی اس نے

لے ان کی شریعت میں شاید جلانا جائز ہوگا ہماری شریعت میں تو چیونٹی کا قتل بھی منع ہے بعضوں نے کہا بڑی چیونٹی کا قتل منع ہے لیکن چھوٹی چیونٹی کا مارنا جائز ہے امام مالک نے اس کو مکروہ رکھا ہے مگر جب ایذا دے اور بغیر قتل کے دوسرا علاج نہ ہو سکتے ہیں ان پیغمبر صاحب نے اللہ کے کام پر تعجب کیا تھا جب اللہ نے ایک سارے گاؤں کو تباہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گاؤں میں تو بچے عورتیں اور معصوم لوگ بھی تھے۔ صرف قصور والوں کو سزا ہونا تھی اس وقت یہ قصہ واقع ہوا اور ان کو تنبیہ کی گئی کہ تم نے کیوں ایک چیونٹی کے قصور پر ساری چیونٹیوں کو ہلاک کر ڈالا دارقطنی اور حاکم نے ابوہریرہؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چیونٹی کو نہ مارو ایک دن حضرت سلیمان استسقاء کے لئے نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا اپنے دونوں پاؤں اُٹھائے دعا کر رہی ہے انہوں نے لوگوں سے کہا اب گھر لوٹ چلو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲

رحمہ اللہ تعالیٰ

بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ.

کنوئیں کے دہانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا پیاس کے مارے مرنے کو تھا اپنا موزہ اتارا اس کو دوپٹے میں باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا (کتے کو پلایا) اللہ نے اس کو اس نیکی کے بدل بخشدیا [۱]

۵۴۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ.

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے کہا میں نے اس حدیث کو زہری سے اس طرح یاد رکھا کہ مجھ کو کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو اس جگہ موجود ہے اُنہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابو طلحہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا (جاندار کی) مورت ہو۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کو مار ڈالو [۲]

---

[۱] یہ پروردگار کی کریمی اور نکتہ نوازی ہے اصل یہ ہے کہ جو کام خلوص سے کیا جاتا ہے وہی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے یہ عورت گو فاجرہ فاسقہ تھی مگر یہ کام یعنی کتے پر رحم کرنا اس کو پانی پلانا اس نے خالصًا للہ کیا تھا ریا کی نیت نہ تھی اس لئے مقبول ہو گیا کبیرہ گناہ تک اسکی وجہ سے معاف ہو گئے ایک اور بزرگ سے منقول ہے ان کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا پوچھا تمہارا کیا حال ہوا انہوں نے کہا جب پروردگار کے سامنے پہنچا تو ارشاد ہوا اے فلانے تو کون سی نیکی ہماری بارگاہ میں لایا ہے میں نے عرض کیا پروردگار میں نے ستر حج پا پیادہ کیئے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا میں نے عرض کیا پروردگار ستر جہاد کیئے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا جب تو میں گھبرایا کہ اب کیا کروں اب دوزخ میں بھیجا جاؤں گا۔ لیکن صدقے اس کی کریمی اور رحیمی کے خود ہی ارشاد فرمایا کہ البتہ تیری ایک نیکی ہے جو ہم نے قبول کی تو ایک دن رستے سے جا رہا تھا تو نے ایک کانٹا رستے سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندہ خدا کو صدمہ نہ پہنچے یہ کام تو نے خالص ہماری رضامندی کے لئے کیا تھا۔ ہم اس کے بدل تجھے بخش دیتے ہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ضعیف اور آفت زدہ مخلوق پر رحم کرنا کس قدر اجر رکھتا ہے جب کتے پر رحم کرنے اور اس کی جان بچانے سے بدکار عورت بخش دی گئی تو جو کوئی آدمیوں یا اللہ کے نیک بندوں پر رحم کریگا وہ کیوں نہیں بخشا جائیگا ۱۲ منہ [۲] صحیح مسلم میں ہے پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں اور شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دی اس لئے علماء نے کہا ہے یہ حکم خاص ہے ان کتوں سے جو لوگوں کو کاٹتے ہوں اُن کو مار ڈالنا چاہیے اب وہ کتے جو کسی کو نقصان نہ پہنچائیں ان کا قتل بعضوں نے منع کیا ہے بعضوں نے مکروہ تنزیہی رکھا ہے۔ شافعی نے ام میں کہا جن کتوں سے کوئی فائدہ نہ ہو ان کو مار ڈال ۱۲ منہ ۰

۵۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا ان سے ابوہریرہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا مگر کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کے لئے جو کتا ہو (تو مضائقہ نہیں) [1]

۵۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھ کو سائب بن یزید نے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوئی سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے پاس کے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائیگا سائب نے سفیان سے کہا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انھوں نے کہا ہاں قسم اس قبلے کے پروردگار کی [2]

بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ۔

باب آدم اور ان کی پیدائش کے بیان میں

صَلْصَالٌ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ

(سورہ رحمٰن وغیرہ میں جو) صلصال کا لفظ ہے اس کا معنے گارا جس میں ریتی ملی ہو وہ ٹھیکری کی طرح آواز دیتی ہو (کھنکھناتی ہو) بعضوں نے کہا صلصال کا معنے بدبودار اصل میں صل سے نکلا ہے (صا کلمہ مکرر کر دیا) جیسے صر صرصر سے عرب لوگ کہتے ہیں صر الباب یا صرصر الباب جب بند کرنے کے وقت دروازے میں

---

[1] قسطلانی نے کہا ان پر دوسرا کتا بھی قیاس کیا گیا ہے جو گھر یا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالا جائے مثلاً چوروں کا اندیشہ ہو یا اور کچھ غرض ہو کہ ضرورت سے جو کتا پالا جائے اس کی وجہ سے ثواب کی کمی نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] شنوئی یا شنئی نسبت ہے شنوءہ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ [3] الحمد للہ کتاب بدء الخلق تمام ہوئی اب کتاب الانبیاء یعنے پیغمبروں کے حالات کی کتاب شروع ہوتی ہے اس باب میں امام بخاری نے بہت سی حدیثیں ایسی بیان کر دی ہیں جن کا تعلق ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتا کرمانی نے یہ توجیہہ کی ہے کہ اس باب میں بدء الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے بعض مخلوقات کا بھی حال ان میں بیان کر دیا جیسے کتا کوا چوہا وغیرہ واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ۔

سے آواز نکلے جیسے کبکب کبَّ سے نکلا ہے (سورہ اعراف) میں فمرت بہ کا معنے چلتی پھرتی رہی حمل کی مدت پوری کی (سورہ اعراف میں)، ان لا تسجد کا معنے ان تسجد یعنے تجھ کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا (لا کا لفظ زائد ہے۔

بَابُ[۱] قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۃ بقرہ میں) فرمانا اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب تیرے مالک نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک قوم جانشین بنانے والا ہوں (ایک کے بعد دوسر ان کے قائم مقام ہونگے)[۲]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ فِي كَبَدٍ فِي شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُوْنَ النُّطْفَةَ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ النُّطْفَةَ فِي الْإِحْلِيْلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ أَسْفَلَ

ابن عباس نے کہا[۲] (سورہ طارق میں) جو لما علیھا حافظ ہے یہاں لما الا کے معنے میں ہے (یعنے کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے سورہ بلد میں جو) فی کبد ہے کبد کا معنے سختی (سورہ اعراف میں) جو ریشا کا لفظ ہے ریاش اس کی جمع ہے یعنے مال یہ ابن عباس کی تفسیر ہے دوسروں نے کہا ریاش اور ریش کا ایک ہی معنے ہے یعنی ظاہری لباس سورہ واقعہ میں) جو تمنون ہے اس کا معنی نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو (سورہ طارق میں ہے) انہ علی رجعہ لقادر مجاہد نے اس کے معنے یہ کہے ہیں[۴] کہ وہ خدا منی کو پھر ذکر میں لوٹا سکتا ہے[۵] سورہ سجدہ میں) کل شئی خلقہ یعنے ہر چیز کو اللہ نے جوڑ بنایا آسمان زمین کا جوڑ ہے (جن آدمی کا سورج چاند کا) اور طاق اللہ کی ذات ہے جس کا کوئی جوڑ نہیں[۶]

---

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں رسول یعنے صاحب شریعت اور کتاب تین سو تیرہ ہیں ان سب پیغمبروں کے آخر یعنی خاتم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور ابن عباس کے اثر میں جو یہ وارد ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح تو اول تو یہ اثر شاذ ہے دوسرے اس آیت کے خلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ ان زمینوں کے پیغمبر ہمارے پیغمبر صاحب سے پہلے آچکے ہوں اور ہمارے پیغمبر صاحب بھی ان کے بعد آئے ہوں تو وہ سب پیغمبر اپنی اپنی زمینوں کے خاتم الانبیاء ہوئے اور ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں کے خاتم ہوئے واللہ اعلم ۱۲ منہ [۲] یعنے آدمی کی قوم جو قیامت تک قائم رہیگی جو مریں گے ان کے قائم مقام دوسرے ہوں گے بعضوں نے کہا خلیفہ سے حرف آدم مراد ہیں وہ پروردگار کے زمین میں خلیفہ ہوئے ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن عیینہ نے تفسیر میں اور حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو فریابی نے وصل کیا اکثر لوگوں نے یہ معنے کئے ہیں خدا آدمی کو لوٹانے پر یعنے قیامت میں بھی پیدا کرنے پر قادر ہے ۱۲ منہ [۶] اس کو طبری نے مجاہد سے نقل کیا ۱۲ منہ

سَافِلِيْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ فِيْ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ
اسْتَثْنٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ لَازِبٍ لَازِمٌ
نُنْشِئَكُمْ فِيْ اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ
فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَهُوَ
قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا
فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ اٰسِنٌ
مُتَغَيِّرٌ وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَاٍ جَمْعُ
حَمْاَةٍ وَهُوَ الطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ
اَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ
الْوَرَقَ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ
عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ
مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهٗ
قَبِيْلُهٗ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ -

(سورۃ تین میں) فی احسن تقویم یعنے اچھی صورت اچھی خلقت میں اسفل
السافلین الامن اٰمن یعنے پھر آدمی کو ہم نے پست سے پست کر دیا
(دوزخی بنا دیا) مگر جو ایمان لایا (سورۃ عصر میں) فی خسر کا یعنے
گمراہی میں پھر ایمان والوں کو مستثنےٰ کیا (فرمایا الا الذین اٰمنوا سورۃ
والصافات میں)، لازب کا معنے لازم (یعنی چمٹتی لیسدار (سورہ
واقعہ میں) ننشئکم فیما لا تعلمون یعنے جو نسی صورت میں ہم چاہیں
تم کو بنا دیں (بندر یا سور کر دیں) سورۃ بقرہ میں) نسبح بحمدک یعنے
ہم تیری بڑائی بیان کرتے ہیں ابو العالیہ نے کہا ۱؎ اسی سورت میں جو
ہے فتلقے آدم من ربہ کلمت وہ کلمے یہ ہیں ربنا ظلمنا انفسنا (اسی
سورت میں) فازلہما یعنے ان کو ڈگا دیا پھسلا دیا اسی سورت
میں ہے لم یتسنہ یعنے بگڑا نہیں اسی سے ہے (سورہ محمد میں)
اٰسن یعنے بگڑا ہوا (بدبودار پانی اسی سے ہے (سورہ حجر میں) مسنون
یعنے بدلی ہوئی بدبودار (اسی سورت میں) حما کا لفظ ہے جو حماۃ کی جمع
ہے یعنی بدبودار کیچڑ (سورہ اعراف) میں یخصفان یعنی دونوں نے بہشت
کے پتوں کو جوڑنا شروع کیا ایک پر ایک رکھ کر (اپنا ستر چھپانے کو
سوأتھما سے مراد شرم گاہ ہے. متاع الی حین حین سے مراد قیامت
ہے عرب لوگ ایک گھڑی سے لیکر بے انتہا مدت تک کو حین کہتے ہیں
قبیلہ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے -

۵۵۳- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ
اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ
فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا
يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں
معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے آدم کو ساٹھ ہاتھ لمبا
بنایا پھر فرمایا جا ان فرشتوں کے گروہ کو سلام کر سن وہ تجھ کو
کیا جواب دیتے ہیں وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام (مجرا) ہوگا آدم
نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۱؎ اس کو طبری نے باسناد حسن وصل کیا ۱۲ منہ -

فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ

ورحمۃ اللہ کا لفظ انہوں نے بڑھایا خیر جو لوگ قیامت کے دن (بہشت) میں داخل ہوں گے وہ سب آدم کی صورت (حسن اور قامت) پر ہوں گے آدم کے بعد پھر اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے ہے[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ آدمیوں کا جو بہشت میں جائے گا وہ لوگ چودھویں رات کے چاند کیطرح (حسن اور چمک ہیں) ہوں گے پھر جو ان کے بعد جائیں گے وہ بہت چمکتے ستارے کی طرح جو آسمان میں ہے یہ لوگ (بہشت میں) نہ پیشاب پاخانہ کرینگے نہ تھوکیں گے نہ ناک سے رینٹ نہ نکالیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی ان کے پسینے سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی ان کی انگیٹھیوں میں عود (جلتا) رہیگا یعنے خوشبودار عود اُن کی بیبیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ آدم کی قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہونگے[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ ام سلیم (انس کی والدہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ تو حق میں کوئی شرم نہیں کرتا تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیے جب اس کو احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے یہ سنکر ام سلمہؓ ہنس دیں اور تعجب سے کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اس کی منی نکلتی ہے آپ نے فرمایا منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے[3]

---

[1] چھوٹے ہوتے ہوتے اس حد کو پہنچے جس حد پر یہ امت ہے اب اس سے چھوٹے نہ ہوں گے ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ آدم امرد بے ریش ورودت لمبے گھونگر آلے بال اور نہایت خوبصورت تھے قسطلانی نے کہا بہشتی بھی سب انھی کی صورت اور حسن و جمال کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں جو رنگ کی سیاہی یا بد صورتی ہے وہ جاتی رہیگی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے کیونکہ بچہ کی پیدائش کا سمین کا ذکر ہے۔ ۱۲ منہ

٥٦ - حدثنا محمد بن سلام اخبرنا الفزاري عن حميد عن انس قال بلغ عبد الله بن سلام مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فاتاه فقال سائلك عن ثلث لا يعلمهن الا نبي اول اشراط الساعة وما اول طعام يأكله اهل الجنة ومن اي شيء ينزع الولد الى ابيه ومن اي شيء ينزع الى اخواله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خبرني بهن آنفا جبريل قال فقال عبد الله ذاك عدو اليهود من الملئكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق والمغرب واما اول طعام يأكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت اما الشبه في الولد فان الرجل اذا غشي المرأة فسبقها ماؤه كان الشبه له واذا سبق ماؤها كان الشبه لها قال اشهد انك رسول الله ثم قال يا رسول الله ان اليهود قوم بهت ان علموا باسلامي قبل ان

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان فزاری نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں وہ آپ پاس حاضر ہوئے کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں[1] پوچھتا ہوں پیغمبر کے سوا اور کوئی ان کو نہیں جان سکتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے[2] اور بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے کھائیں گے[3] اور بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے اسی طرح اپنے ننہیال کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی (جب تو نے پوچھا) جبرئیل نے یہ باتیں مجھ کو بتلا دیں عبداللہ نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا دشمن ہے[1] ان کے زعم میں آپ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم لے جائے گی[2] پہلا کھانا بہشتیوں کا مچھلی کے کلیجے پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے وہ ہوگا (نہایت لذیذ ہوتا ہے) بچہ کے مشابہ ہونے کی وجہ ہے جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے اگر مرد کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے (غالب آ جاتا ہے) تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے مشابہ ہو جاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سنکر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی لوگ انتہا کے جھوٹے فریبی (لپوٹ) ہیں۔

---

[1] عبداللہ بن سلام نے امتحاناً یہی تین باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھیں یہ جو بعضے لوگ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہزار سوال کئے تھے یہ غلط ہے اسیطرح ہزار مسئلہ رسالہ بالکل جھوٹ اور مصنوعی ہے اور تعجب ہے کہ مسلمان لوگ ایسے جھوٹے رسالوں کو پڑھیں اور حدیث کی صحیح اور پکی کتابیں نہ دیکھیں اسیطرح سے صبح کا ستارہ دقائق الاخبار اور منبہات اور دلائل الخیرات ان کی اکثر روایتیں محض بے اصل اور موضوع ہیں ۱۲ منہ [2] اکثر علماء نے اس کا مطلب آگ ہی رکھا ہے یعنے بقدرت خدا ایک آگ ایسی نکلے گی کہ لوگ اس سے ڈر کر پورب سے پچھم کو بھاگیں گے وہ ان کے پیچھے دوڑے گی آخر لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے تو وہ آگ بھی ٹھہر جائے گی میں کہتا ہوں اللہ خوب جانتا ہے اس آگ سے ریل گاڑی مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک ریل جاری ہو جائیگی جو ریل روس نے سائبیریا سے چین تک نکالی ہے اس نے مشرق اور مغرب کو ملا دیا ہے حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مغربی مذہب یا یورپین کفر و الحاد کی آگ مشرق تک پھیل جائیگی اور مشرق والے مغربی ہوں یعنے اہل یورپ کی رسم اور عادات اختیار کریں گے ان کی طرح کافر اور بیدین ہو جائینگے

تَسْأَلُهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ

آپ پہلے ان سے میرا حال پوچھئے) پوچھنے سے پہلے اگر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھ کو جھوٹا لپاٹیا کہیں گے (کبھی میری تعریف نہیں کرنے کے) خیر یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبداللہ بن سلام ایک کوٹھری میں چلے گئے (چھپ گئے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں انہوں نے کہا بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے سب سے افضل سب سے افضل کے بیٹے آپ نے فرمایا دیکھو اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں (تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے) انہوں نے کہا خدا نہ کرے) اللہ ان کو مسلمان ہونے سے بچائے رکھے یہ سنکر عبداللہ کوٹھری سے نکلے اور کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ اسوقت یہودی (شرمندہ ہو کر) کیا کہنے لگے عبداللہ تو ہم سب میں برا آدمی ہے سب سے برے شخص کا بیٹا ہے لگے اس کو سخت سست کہنے۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِيْ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا[۲] اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ

ہم سے ابوکریب اور موسی بن حزام نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی بن ولید نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ

۱؎ یہاں کچھ عبارت محذوف ہے شاید امام بخاری نے پہلے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ بگڑتا گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت جب تک دنیا قائم ہے اپنے خاوند سے دغابازی نہ کرتی پھر یہ سند بیان کر کے کہا کہ ایسے ہی بشر نے بھی عبداللہ سے انہوں نے معمر سے روایت کی ۱۲ منہ ۲؎ ہوا یہ کہ بنی اسرائیل نے حکم الٰہی کے خلاف سلوی کا گوشت جمع کرنا شروع کیا اس جرم کی سزا میں گوشت کا سڑنا شروع ہو گیا۔ ۱۲ منہ

زَائِدَةُ عَنْ مَيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ۔

بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا (ان کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت کی خلقت پسلی سے ہوئی ہے [۱] اور پسلی کا اوپر کا حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے (عورت کی بھی زبان دراز تلخ ہوتی ہے اگر تو اس کو زور سے سیدھا کرنا چاہیے وہ ٹوٹ جائیگی (پر سیدھی نہ ہوگی) یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی بنی رہیگی غرض میری نصیحت مانو عورتوں سے (اچھا سلوک کرو)

* * * * *

۵۵۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آپ سچے تھے آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اسکے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے، پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بن جاتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کا لچھ بن جاتا ہے۔ پھر (تین چلوں کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل عمر رزق نیک بختی یا بدبختی پھر اسمیں روح انسانی پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے دوزخ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ بہشتیوں کا کام

[۱] یعنی حضرت حوا آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں بعض لوگوں نے جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر صاحب عندلیب ہیں اس کا انکار کیا ہے اور خلق منہا زوجہا کے یہ معنے رکھے ہیں خلق من نوعہا یعنے آدم کی جورو بھی انہی کی نوع یعنے انسان میں سے پیدا کی شاید ان کو اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں وہ نہیں پہنچیں ان کا یہ اعتراض کہ اگر حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوتیں بیٹی جورو کیسے ہو سکتی ہے ساقط ہے کیونکہ شروع خلقت میں یہ امر اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اولاد میں بھائی بہن کا نکاح ہوا کرتا ۱۲ منہ۔

فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

کر کے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ ساری عمر، بہشتیوں کے کام کرتا رہتا ہے بہشت کے ایک ہاتھ کے فاصلے پر رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کا کام کر کے دوزخ میں جاتا ہے۔

۵۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثَى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے عورت کے رحم (بچہ دان) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (پروردگار سے) پوچھتا ہے (پروردگار) ابھی یہ نطفہ ہے پروردگار اب خون کی پھٹکی ہوا پروردگار اب گوشت کا مچہ ہوا جب پروردگار اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے مرد ہو یا عورت بدبخت ہو یا نیک بخت اس کی روزی کیا ہے عمر کیا ہے تو یہ سب باتیں ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہیں۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو[1] دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالے اس سے پوچھے گا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اس کو دیکر تو اپنے تئیں چھڑا لینا چاہیگا وہ کہے گا بیشک اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو اس سے بہت آسان بات تجھ سے چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا یعنے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا بو تو نے نہ مانا شرک ہی پر اڑا رہا۔

۵۶۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن مرہ نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں ناحق ظلم سے مارا جاتا ہے

[1] بعضوں نے کہا یہ ابو طالب ہوں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

بَابٌ ۳۰۲ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ۔ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا۔

بَابٌ ۳۰۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّاْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا اَقْلِعِيْ اَمْسِكِيْ وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ دَاْبٌ مِثْلُ حَالٍ

اس کے خون کے وبال کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے[1] کیونکہ اس نے پہلے ناحق خون کی بنا قائم کی ۔

باب روحوں کے جھتے ہیں جھنڈ جھنڈ

امام بخاری نے کہا لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی[2] انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (جسم پیدا ہونے سے پہلے روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ تھے پھر جن روحوں میں وہاں پہچان تھی یہاں بھی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں غیر تھیں یہاں بھی خلاف رہتی ہیں[3] یحییٰ بن ایوب نے بھی اس حدیث کو روایت کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا اخیر تک[4]

باب (نوح کے بیان میں) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود میں) یہ فرمانا نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا۔

ابن عباس نے کہا[5] (اسی سورت میں) بادی الرای کا معنی ظاہر میں اسی سورت میں اقلعی کا معنے روک لے ٹھہر جا فار التنور کا معنے تنور سے پانی پھوٹ نکلا عکرمہ نے کہا تنور سے سطح زمین مراد ہے[6] مجاہد نے کہا جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے[7] (یعنی دجلہ اور فرات کے بیچ میں) سورہ مومن میں داب کا معنی حال[8]

---

[1] اپنے بھائی ہابیل کو مارا یہ قصہ قرآن شریف میں موجود ہے ۱۲ منہ [2] اس کو خود مؤلف نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] بغیر مناسبت روحانی کے محبت ہو ہی نہیں سکتی ایک بزرگ کا قول ہے اگر مومن ایسی مجلس میں جائے جہاں سو منافق بیٹھے ہوں اور ایک مومن تو وہ مومن ہی پاس جا کر بیٹھے گا اور اگر منافق ایسی مجلس میں جائیگا جہاں سو مومن ہوں ایک منافق تو اس کی تسلی منافق کے پاس ہی بیٹھنے سے ہوگی اسی مضمون میں ایک شاعر نے کہا ہے ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز۔ ہرم بن حیان حضرت خواجہ اویس قرنی سے ملے انہوں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا ملتے ہی نام لیکر پکارا ہرم نے پوچھا تم نے مجھ کو کیسے پہچانا انہوں نے کہا یہ روح کی معرفت ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی شیخ محی الدین بن عربی سے ملے زبان سے کوئی بات نہیں ہوئی دونوں جدا ہو گئے لوگوں نے کہا آپ دونوں صاحب ملے بات تو کرنا تھا انہوں نے کہا روح نے باتیں کرلیں اور ایک دوسرے سے انس حاصل کر لیا میں نے اس کا تجربہ کیا ہے دنیاداری اور ظاہرداری اور بات ہے باقی دلی دوستی جو خالصاً اور بلاغرض ہوتی ہے بغیر اتحاد روحانی کے نہیں ہو سکتی ایک بدعتی کبھی کسی موحد متبع سنت کا دوست اور اسیطرح سخت مقلد اہل حدیث کا ہوا خواہ نہیں ہو سکتا ایک مجلس میں اتفاق سے ایک مولوی صاحب جو جہمیہ کے ہم مذہب ہیں مجھ سے ملے اور ایک بے عمل جاہل شخص سے کہنے لگے ہم میں تم میں الارواح جنود مجندہ اسی حدیث کی رو سے اتحاد ہے میں نے ان کا دل لینے کو کہا کیا ہم کو آپ کے ساتھ یہ اتحاد نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں مجھ کو ان کی سچائی پر تعجب ہوا واقع میں جہمی اور اہل حدیث میں کسی طرح اتحاد نہیں ہو سکتا جب سے یہ صحیح بخاری مترجم چھپنا شروع ہوئی ہے میں کیا کہوں بعضے لوگوں کے دلوں پر جو سانپ لوٹتا ہے وہ حدیث کی کتاب اس عمدگی کے ساتھ طبع ہونے سے دیکھ کر آپ ہی آپ جلے مرتے ہیں اتحاد اور اختلاف روحانی کا۔ اسی سے معلوم کر لینا چاہیے حالانکہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حدیث شریف کی اشاعت ناپسند کرتے ہیں اور ناچیز مترجم پر جھوٹے جھوٹے اتہام دھر کر یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ ترجمہ ناتمام رہ جائے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [6] اسکو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [8] یہ فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [9] باقی قاتل پر ۱۲ منہ ۔

بَابٌ ۳۰: قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهٖٓ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِاٰيَاتِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

باب اللہ تعالیٰ (سورہ نوح میں) یہ فرمانا ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا اس سے کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ہی ڈرا اخیر سورۃ تک (سورۃ یونس میں یہ فرمانا اے پیغمبر ان کافروں کو نوح کا قصہ پڑھ کر سنا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے۔ اخیر من المسلمین تک۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُونَ أَنَّهٗ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا پھر فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ نوح پیغمبر نے بھی حالانکہ ان کا زمانہ بہت پہلے تھا دجال سے ڈرایا مگر میں تم کو دجال کا ایک ایسا حال بتاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلایا وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ جل جلالہ کانا نہیں ہے [1]

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ إِنَّهٗ أَعْوَرُ وَإِنَّهٗ يَجِيءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهٖ نُوحٌ قَوْمَهٗ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہہ دوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ مردود کانا ہوگا اور بہشت اور دوزخ کی صورت دکھلائے گا [2] جس کو وہ بہشت بتلائیگا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی اور جس کو دوزخ بتلائیگا وہ بہشت ہوگی اور میں تم کو دجال سے اسیطرح ڈراتا ہوں جیسے نوح پیغمبر نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهٗ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ بَلَّغْتَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت کے لوگ آئیں گے اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا وہ کہیں گے جی ہاں دو گار

[1] وہ ذات مقدس ہر عیب سے پاک ہے تعالیٰ شانہ ۱۲ منہ [2] اللہ تعالیٰ ایضاً سخ الاعتقاد بندوں کو آزمانے کیلئے دجال کو بہت سی لطیفے کاموں کی قدرت دیگا جیسے مردے کا جلانا پانی کا برسانا پھر اس کی عاجزی ظاہر کر لیگا اس کی صورت خود کہہ دیگی کہ وہ خدا نہیں ہے وہ مردود کانا ہوگا اگر خدا ہوتا تو پہلے اپنی آنکھ ہی چنگی کرتا ۱۲ منہ

فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھے گا کیوں نوح نے تم کو میرا پیغام پہنچایا وہ مکر کہیں گے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اللہ تعالیٰ نوح سے فرمائے گا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے وہ عرض کریں گے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں پھر یہ امت گواہی دے گی کہ نوح نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا[1] قرآن شریف کی اس آیت سے جو سورہ بقرہ میں ہے وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس یہی مراد ہے وسط کا معنی معتدل (بہتر)

۵۶۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ بِمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَمَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبید نے کہا ہم سے ابو حیان یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابو زرعہ (ہرم بن عمرو بجلی) سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ہم ایک ضیافت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکری کا دست آپ کو اٹھا کر دیا گیا وہ آپ کو بہت پسند تھا (کیونکہ بے ریشہ اور لذیذ ہوتا ہے) آپ نے دانتوں سے اسے نوچا پھر فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا تم جانتے ہو وجہ کیا ہے ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں اکٹھا کریگا دیکھنے والا ان کو دیکھ لیگا اور بلانے والا اپنی آواز ان کو سنا سکیگا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا سورج نزدیک آجائے گا مارے گرمی کے بیتاب ہو جائینگے اس وقت بعضے لوگ (محنت والوں سے) یہ کہیں گے بھائی دیکھو ہم کیسے مصیبت میں گرفتار ہیں کس حد تک ہم کو تکلیف ہے اب چلو کسی ایسے شخص کو تجویز کرو جو تمہارے پروردگار کے پاس کچھ تمہاری سفارش کرے وہ کہیں گے آدم تم سب کے باپ ہیں چلو ان کے پاس جیدخیران کے پاس جائینگے اور کہیں گے آدم تم سب آدمیوں کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص اپنے ہاتھ سے[2] بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تم کو سجدہ کریں اور بہشت تم کو رہنے کیلئے دی اب تم ہماری سفارش پروردگار پاس نہیں کرتے تم دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں ہماری تکلیف کہاں تک پہنچی ہے وہ کہیں گے آج میرا پروردگار غصے[3] ایسا کہ کبھی پہلے ہوا نہ آئندہ ہوگا

[1] حالانکہ اس امت نے نہ تو نوح کو دیکھا نہ ان کی امت کو مگر اللہ اور رسول کی خبر یقینی ہے اسی کی بنا پر گواہی دے گی ۱۲ منہ [2] یہاں ہاتھ کے معنے قدرت کے نہیں ہیں جیسے گمراہوں نے سمجھا کیونکہ قدرت سے تو سب ہی بنے ہیں پھر آدم علیہ السلام کی خصوصیت اور فضیلت کیا ہوئی بلکہ حقیقتہً ہاتھ مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں خاص اپنے دست مبارک سے بنائیں ایک آدم کا پتلا دوسرے جنت العدن کے درخت خاص اپنے ہاتھ سے گاڑے تیسرے توراۃ شریف خاص اپنے ہاتھ سے لکھی ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے پچھلے متکلمین کی تقلید سے یہاں صفت غضب کی تاویل کی غضب سے مراد اس کا لازم ہے یعنے مغضوب الیہ کو سزا دینا اہلحدیث ایسی تاویلوں کو جائز نہیں کہتے جیسے اوپر کئی بار گزر چکا ۱۲ منہ۔

قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ
الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ
أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ
عَبْدًا شَكُورًا مَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى
إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ
رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ وَلَا
يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ
الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَا أَحْفَظُ سَائِرَهُ

۵۶۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ

بَابٌ ۳۰۵ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَّ
تَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ
الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ
الْمُخْلَصِينَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى آلِ يَاسِينَ إِنَّا كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ

میں ڈر رہا ہوں اس نے مجھ کو (گیہوں کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا میں نے کھا لیا
مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے تم ایسا کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ سب لوگ نوح کے
پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے اے نوح ساری زمین والوں کی طرف تم
پہلے پیغمبر ہوں جو بھیجے گئے اور اللہ نے تم کو شکر گزار بندہ فرمایا تم نہیں دیکھتے کس تکلیف میں ہیں
اور ہماری مصیبت کس درجہ پہنچ گئی ہے تو اپنے مالک سے ہماری سفارش کرو وہ کہیں گے آج میرا
مالک غصے میں ہے اتنا غصے کبھی نہیں ہوا نہ ہو گا مجھے خود اپنی جان کے لالے پڑے ہیں تم ایسا کرو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ سب لوگ اگلے پچھلے جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے[2]
(اور کہیں سب پیغمبروں کے پاس ہو آئے سب نے جواب دے دیا آپ ہی باقی ہیں میں
اٹھ کر چلوں گا عرش کے تلے پہنچ کر اپنے مالک کو سجدہ کرونگا[3] اس وقت ارشاد ہو
گا) محمد اپنا سر اٹھا اور سفارش کر تیری ہم سنیں گے اور مانگ جو مانگتا ہے ہم دیں
گے محمد بن عبید راوی نے کہا باقی حدیث مجھ کو یاد نہیں رہی۔

ہم سے نصر بن علی بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو ابو احمد نے خبر دی انہوں نے
سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن
مسعود سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ قمر میں فھل من مدکر پڑھا دال
مشدد سے جیسے مشہور قرات ہے۔[4]

باب الیاس پیغمبر کا بیان[5]

(سورۃ والصافات میں) فرمایا بیشک الیاس پیغمبروں میں سے تھا جب اس نے اپنی قوم والوں
سے کہا تم اللہ سے نہیں ڈرتے بعل بت کو پکارتے ہو اور اللہ کو جو سب میں اچھا
پیدا کرنے والا اور تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا مالک ہے چھوڑ دیتے ہو لیکن انہوں نے
اسکو جھٹلایا وہ قیامت کے دن عذاب کیلئے حاضر کیے جائینگے مگر جو اللہ کے خالص بندے
ان میں سے تھے وہ بچا لیے گئے اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں باقی رکھا
ابن عباس نے کہا ذکر کا مطلب یہی مراد ہے[6] الیاس پر ہمارا سلام ہم اچھے لوگوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے

---

[1] اگرچہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور ادریس نوح سے پہلے تھے مگر وہ ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے ۱۲ منہ [2] دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ نوح حضرت ابراہیم پر ٹالیں گے اور حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ پر وہ حضرت عیسیٰ پر اور حضرت عیسیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شاید اس روایت میں اختصار ہے ۱۲ منہ [3] امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایک جمعہ کے برابر سجدہ میں پڑا رہوں گا ۱۲ منہ [4] بعضوں نے مذکر ذال معجمہ مشددہ سے پڑھا ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ باب حضرت نوح کے حالات میں ہے اور یہ آیت بھی پہلے سورۃ قمر میں حضرت نوح کے قصے میں آئی ہے ۱۲ منہ [5] یہ الیاس بن یاسین بن ہارون تھے حضرت موسیٰ کے بعد بھیجے گئے بعضوں نے کہا الیاس سے حضرت ادریس پیغمبر مراد ہیں کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے اس آیت وان الیاس لمن المرسلین یوں پڑھا ہے وان ادریس لمن المرسلین امام بخاری نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اسی واسطے ادریس کو علیحدہ آئندہ باب میں بیان کیا ۱۲ منہ [6] کہ ان کا ذکر خیر باقی رکھا اسکو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ

يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ.

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا

قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ

ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ابن مسعود اور ابن عباس سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ہیں [1]۔

باب ادریس پیغمبر کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورہ مریم) میں فرمایا ہم نے ادریس کو بلند مقام (چھٹے یا چوتھے آسمان پر) اٹھا لیا۔

عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے دوسری سند ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انس نے کہا ابوذر غفاری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا میرے گھر کا چھت کھولا گیا اسوقت میں مکہ میں تھا اور جبرئیل اترے انہوں نے میرا سینہ چیرا زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کیطرف چڑھا لے گئے جب نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبرئیل نے وہاں کے چوکیدار (دسنتری) سے کہا دروازہ کھول اس نے پوچھا کون جوابدیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے انہوں نے کہا ہاں محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے جوابدیا ہاں تب اس نے دروازہ کھولا جب ہم اس کے اوپر پہنچے دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے اسکے داہنے طرف لوگوں کے جھنڈ بائیں طرف بھی لوگوں کے جھنڈ جب بھی وہ داہنی طرف دیکھتا ہے تو خوشی سے ہنس دیتا ہے اور جب بائیں طرف دیکھتا ہے (تو رنج سے) رو دیتا ہے خیر اس نے مجھ کو یوں کہا اچھے بیٹے اچھے پیغمبر میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ آدم پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کے داہنے بائیں جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں داہنی طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی جب وہ داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو مارے رنج کے رو دیتے ہیں پھر جبرئیل مجھ کو لئے ہوئے اور اوپر چڑھے دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں کے چوکیدار سے کہا

---

[1] ابن مسعود کی روایت کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور ابن عباس کی روایت کو جوبیری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] عبدان امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث امام بخاری نے ان سے نہیں سنی ورنہ حدثنا عبدان کہتے بعضے نسخوں میں یوں ہے حدثنا عبدان اگر تعلیق ہو تو اسکو جوزقی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ۔

الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ إِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِي فُرِضَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فُرِضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقَالَ فَارْجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ

دروازہ کھول وہاں بھی وہی سوال وجواب ہوتے جو پہلے چوکیدار سے ہوئے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا انس نے کہا ابوذر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریس اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم پیغمبروں سے ملاقات کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدم کو پہلے آسمان پر اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں پایا انس نے کہا جب جبرئیل ادریس پیغمبر پر سے گزرے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے) انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس پیغمبر ہیں پھر میں موسےٰ پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں عیسےٰ پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جبرئیل نے کہا یہ عیسےٰ پیغمبر ہیں ابراہیم پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے پیغمبر اچھے بیٹے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں ابن شہاب نے کہا مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے ہیں[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور اوپر چڑھایا گیا ایک ہموار چبوترے پر پہنچا وہاں میں نے قلم چلنے کی آوازیں سنیں[۳] ابن حزم اور انس نے روایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لیکر لوٹا موسیٰ پر سے گزرا انہوں نے پوچھا کہو تمہاری امت پر کیا فرض ہوا میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) فرض ہوئیں انہوں نے کہا تم پھر اپنے مالک کے پاس جاؤ (تخفیف چاہو) تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں لوٹ گیا پروردگار نے آدھی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف چاہو میں گیا اس نے اور کچھ کم کر دیں پھر موسےٰ پاس آیا انہوں نے یہی کہا پھر جاؤ تخفیف کراؤ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں میں پھر گیا اور اپنے مالک سے عرض کیا

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] ابن حزم کی روایت ابوحبہ سے منقطع ہے کیونکہ ابوحبہ ابن حزم کی پیدائش سے ایک مدت پہلے جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے ۱۲ منہ [۳] فرشتوں کے لکھنے کی ۱۲ منہ۔

شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ ـ

هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى السِّدْرَةَ الْمُنْتَهَى نَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

آخر ارشاد ہوا پانچ نمازیں ہیں لیکن (ثواب میں) پچاس ہیں میری بات نہیں بدلتی (گویا وہی پچاس نمازیں قائم ہیں) میں لوٹا اور موسیٰ پاس آیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اور اپنے مالک سے تخفیف کراؤ میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا) مجھ کو شرم آتی ہے پھر جبرئیل (اور آگے) چلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے وہاں طرح طرح کے رنگ نظر آئے جنھوں نے اس درخت کو چھپا لیا تھا میں نہیں جانتا وہ کیا تھے پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی

بَابٌ ۳۰۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ وَقَوْلِهِ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ہود پیغمبر (اور ان کی قوم عاد) کا بیان

اللہ تعالیٰ نے سورت اعراف میں) فرمایا ہم نے عاد قوم کی طرف ان کے ذات بھائی ہود کو بھیجا آخر آیت تک اور (سورہ احقاف میں) فرمایا جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے میدانوں میں ڈرایا آخر آیت کذٰلک نجزی القوم المجرمین تک اس باب میں عطاء بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [1]

بَابٌ ۳۰۸ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةٍ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ أُصُولُهَا فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٍ۔

باب اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حاقہ میں) فرمایا عاد کی قوم تو تیز تند (یا سرد) نافرمان[2] آندھی سے تباہ کیے گئے

ابن عیینہ نے کہا عاتیہ کا معنے اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہو گئی[3] یہ آندھی اللہ نے ان پر سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوما کا معنے پے در پے چلتی رہی (ایک منٹ بھی نہیں رکی اگر تو اس وقت موجود ہوتا تو عاد لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے (مدے ٹھونٹھ) اب ان میں کا بچا ہوا کوئی بھی پاتا ہے[4]

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مجھ سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] عطا کی روایت کو مؤلف نے سورہ احقاف کی تفسیر میں اور سلیمان کی روایت کو مؤلف ہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] نافرمان سے مراد یہ ہے کہ اس نے بہ حکم الٰہی اپنے داروغہ فرشتوں کی بھی ایک نہ سنی اور ایک دم نکل بھاگی جیسے امام بخاری نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ وہ سب عاد والوں پر چیرہ دست ہو گئی یعنے ان کے روکے سے نہ رک سکی ۱۲ منہ [3] اسکو ابن عیینہ نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ابن ابی حاتم نے حضرت علی سے نکالا کہ اللہ جب ہوا بھیجتا ہے تو ایک فرشتے کے ہاتھ پر تول کر جس دن عاد پر عذاب ہوا تو وہ بے حساب بھیج دی گئی فرشتوں کے قابو سے جاتی رہی خزانہ داروں سے باہر ہو گئی ۱۲ منہ [4] کوئی نہیں بچا سب مر گئے آٹھویں دن اس زور کی آندھی آئی کہ ان کی لاشیں بھی اڑ کر سمندر میں جا گریں پناہ پروردگار کی ۱۲ منہ۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا
وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ
سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رض اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بْنِ
حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ
الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ
وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ
كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِيْ
صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ
فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ
نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اتَّقِ
اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ
اَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُوْنِيْ
فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَتْلَهٗ اَحْسِبُهٗ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
فَمَنَعَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا
اَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ
مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ
اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ
لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ

سے آپ نے فرمایا مجھ کو جنگ احزاب میں ا پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی
قوم پچھیا (ہوا) سے تباہ ہو گئی امام بخاری نے کہا ابن کثیر نے ۱؎ سفیان ثوری سے
روایت کی انہوں نے اپنے والد سعید بن مسروق ثوری سے انہوں نے عبدالرحمان
بن ابی نعم سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے
(یمن کے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا
چار آدمیوں کو یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری اور
زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب والے کو تقسیم
کر دیا قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگا نجد کے
رئیسوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) آپ نے فرمایا
بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں مگر میں نے ان لوگوں کا دل ملانے کیلئے ان کو
دیا کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں اتنے میں ایک شخص آن پہنچا، ذوالخویصرہ
حرقوص بن زبیر جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں کلے پھولے ہوئے پیشانی بلند
داڑھی گھنی ہوئی (گنجان) سر منڈا مردود کیا کہنے لگا اللہ سے ڈر و محمدؐ آپ نے
فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اس کا رسول ہوں) تو پھر اس
کی اطاعت کون کریگا اللہ نے تو مجھ کو زمین والوں پر امانت دار سمجھ کر بھیجا اور تم کو
میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن ولید تھے ۲؎ آپ
سے اجازت چاہی اسکو مار ڈالوں آپ نے منع کیا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس
شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہونگے جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر
قرآن انکے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا ۳؎ یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں
گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا ان مردودوں کا
کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو تو قتل کرینگے اور بت پرستوں کافروں کو چھوڑ دیں گے ۴؎

۱؎ اسکو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا وہاں یوں کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ۱۲ منہ ۲؎ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ تھے ۱۲ منہ ۳؎ بس منہ سے اسکے الفاظ رٹا کریں گے اور اپنے کو انتہا کا متقی اور پرہیز گار سمجھیں گے قرآن کے معنوں میں ذرا غور نہ کرینگے یا قرآن کا کچھ اثر ان کے دلوں میں نہیں پڑنے کا دل میں تو شیطانی اور بدذاتی بھری ہوگی اللہ اور رسول کی محبت ہو تو قرآن کا اثر ہو ۱۲ منہ ۴؎ بلکہ ان سے دوستی رکھیں گے یہ پیشین گوئی آپکی سچی ہوئی حضرت علی کی خلافت میں یہ لوگ پیدا ہوئے کافروں کو چھوڑ کر اپنے خلیفہ برحق اور مسلمانوں سے لڑنے کو مستعد ہوئے حضرت علی نے ان کو خوب مارا اور قتل کیا ہمارے زمانہ میں بھی ان لوگوں کے بقایا موجود ہیں ظاہر میں داڑھی سر گٹا ہوا بڑے پرہیزگار دل میں ذرا نور ایمان نہیں نہ حدیث شریف سے الفت ہے نہ پیغمبر صاحب سے محبت قرآن شریف کے لفظ پڑھتے پھرتے ہیں اور اسکا ترجمہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں حدیث کی کتابوں اور اہلحدیث سے جلتے ہیں خذلہم اللہ ۱۲ منہ

لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کئے گئے کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کر دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا۔

٭ ٭ ٭

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ہم سے خالد بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے اسود سے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ (سورۃ قمر میں) فهل من مدکر پڑھتے تھے [۲]۔

بَابٌ ۳۹ قِصَّةِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ۔

باب یاجوج اور ماجوج کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ حَتّٰى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسَّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَرْجًا اَجْرًا

اللہ تعالیٰ نے (سورۃ کہف میں) فرمایا وہ لوگ کہنے لگے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج لوگ ملک میں بہت فساد مچا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا اے پیغمبر تجھ سے ذوالقرنین (بادشاہ) کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ میں اس کا کچھ قصہ تم کو سناتا ہوں ہم نے اس کو زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اس کو عطا فرمایا تھا تو وہ ایک سمت چل نکلا اس آیت تک لوہے کی اینٹیں میرے پاس لاؤ زبر زبرہ کی جمع ہے زبرہ کے معنے ٹکڑا جب اس نے دونوں پہاڑوں کے برابر دیوار اٹھا دی صدفین سے پہاڑ مراد ہیں یہ ابن عباس سے منقول ہے [۵] سدین سے بھی پہاڑ مراد ہیں خرج کے معنی

---

[۱] ترجمہ باب یہیں نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر یہ آیت سورۃ قمر میں عاد کے قصے میں بھی آئی ہے اس مناسبت سے یہ حدیث بیان کی ۱۲ منہ [۳] یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد میں ہیں بعضوں نے کہا یاجوج ترک لوگ ہیں اور ماجوج ایک دوسرا گروہ ہے قیامت کے قریب لوگ بہت غالب ہونگے اور ہر طرف سے نکل پڑیں گے ان کا نکلنا قیامت کی ایک نشانی ہے جو لوگ یاجوج ماجوج کے وجود میں شبہ کرتے ہیں وہ احمق ہیں یاجوج ماجوج آدمی ہیں کوئی عجوبہ نہیں ہیں اور جو روایتیں ان کے قد و قامت کے متعلق منقول ہیں وہ ضعیف ہیں ان کے اسناد صحیح نہیں ہیں توراۃ شریف میں یاجوج ماجوج کا ذکر ہے بعضوں نے کہا یاجوج روسی لوگ ہیں اور ماجوج تاتاری بعضوں نے کہا ماجوج انگریز ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [۴] ابن جریر اور ابن اسحاق نے مغازی میں بہ سند ضعیف نکالا کہ ذوالقرنین روم کا ایک جوان تھا اسی نے شہر اسکندریہ بنایا اور اس کو فرشتہ آسمان پر لے گیا تھا وہ جہاں سد بنائی اس مقام پر ابن کثیر نے کہا حدیث اسرائیلی ہے اور اس میں نکارت یہ ہے کہ ذوالقرنین کو رومی کہا حالانکہ رومی اسکندر یونانی تھا اور ذوالقرنین یعنے اسکندر اول نے تو حضرت ابراہیم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا تھا ان کے وزیر خضر علیہ السلام تھے اور اسکندر ثانی یونانی تھا اس کا وزیر ارسطو تھا۔ جو مشہور حکیم ہے میں کہتا ہوں ایک جماعت علماء اور مورخین نے یعنی اسکندر کو ذوالقرنین کہا ہے جن کے وزیر ارسطاطالیس تھے اور مولانا نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے سد سکندری بنائی تھی گو یونانی مورخ ان اسکندر کو ستارہ پرست بتاتے ہیں جیسے اس وقت میں اہل یونان تھے اور اللہ خوب جانتا ہے کون امر صحیح ہے قسطلانی نے کہا ذوالقرنین ان کا اس لئے لقب ہوا کہ وہ دنیا کے دونوں کنارے یعنے مشرق اور مغرب میں پھر آئے تھے یا مشرق اور مغرب دونوں کے حاکم تھے یا ان کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں یا ان کے زمانہ میں لوگوں کے دو قرن گزر گئے تھے یا ان کے سر پر تاج پر دو چیزیں تھیں سینگ کی طرح واللہ اعلم [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا علی بن طلحہ کے طریق سے ۱۲ منہ۔

قَالَ انْفُخُوا حَتّٰی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا اَصُبُّ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيْدُ وَيُقَالُ الصُّفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ يَعْلُوْهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ اَطَعْتُ لَهٗ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ يَسْطِيْعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكًّا اَلْزَقَهٗ بِالْاَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُهٗ حَتّٰی صَلُبَ مِنَ الْاَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَيْتَهٗ۔

محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا اس دیوار کو آگ سے دھونکو، جب دہکتے دہکتے اس کو آگ بنا دیا تو کہنے لگے لاؤ میں اس پر قطر ڈال دوں یعنے شیشہ بعضے کہتے ہیں لوہا بعضے کہتے ہیں پیتل ابن عباسؓ نے کہا تانبا پھر یاجوج ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے[1] استطاع باب استفعال سے ہے اطعت سے اسی لیے (ت کو تخفیف کیلئے کبھی حذف کرکے) ت کا فتح ہمزہ کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اسطاع یسطیع اور بعضوں نے استطاع یستطیع بھی کہا ہے اور یاجوج ماجوج اس میں سوراخ بھی نہ کر سکے ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے بنوائی) جب میرے پروردگار کا ٹھہرایا ہوا وقت آئے گا تو اس دیوار کو دکا یعنی زمین دوز کر دے گا عرب لوگ کہتے ہیں ناقۃ دکاء ہے یعنی اس کا کوہان نہیں، اسی سے ہے دکداک یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہو گئی ہو اونچی نہ ہو اور میرے مالک کا وعدہ برحق ہے اور ہم یاجوج ماجوج کے لوگوں کو اس دن ہجوم کرتے ہوئے (ہر بستی پر ٹڈیوں کی طرح امنڈتے ہوئے) چھوڑ دینگے[2] (یا خلقت کو ان کے ڈر سے ایک پر ایک گرتے ہوئے چھوڑ دیں گے) جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا اور وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے قتادہ نے کہا حدب کے معنی ٹیلہ (ٹیبہ)[3] ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ چوخانہ کی چادر کی طرح تھی (ایک دھاری سرخ ایک کالی) آپ نے فرمایا تو نے سچ اس کو دیکھا ہے[4]

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح عکرمہ سے انھوں نے ابن عباسؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ دونوں طرف ذو اونچے اونچے پہاڑ تھے بیچ میں رستہ کھلا تھا اس رستے سے یاجوج ماجوج کے لوگ گھس آتے اور غریب رعایا کو ستاتے ذوالقرنین نے یہ دیوار لوہے کی اٹھا کر ان کا رستہ ہی بند کر دیا بعضے بیوقوف لوگ اس قصے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ دیوار بنی ہوتی تو آج کل ضرور اس کا پتہ لگ جاتا کیونکہ دنیا کی سیاحت آج کل بخوبی ہو گئی ہے اور کوئی ملک اور جزیرہ تقریباً ایسا باقی نہ رہا جہاں سیاح لوگ نہ پہنچے ہوں ان کا جواب یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک تو یہ دیوار موجود تھی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی سد میں سے اتنا کھل گیا بعد میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ ابتک باقی ہے یا نہیں ممکن ہے یہ دیوار گر گئی ہو یا پہاڑوں میں ایسی چھپ گئی ہو کہ سیاحوں کو اس کا پتہ نہ لگا ہو جن لوگوں نے دیوار چین کو سد سکندری سمجھا انہوں نے غلطی کی کیونکہ چین کی دیوار بہت لمبی ہے اور لوہے کی نہیں ہے اس کو تو چین کے ایک بادشاہ نے بنوایا تھا ۱۲ منہ

[3] اس کو عبدالرحمن نے اپنی تفسیر میں نکالا [4] اس کو ابی عمر نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

۵۷۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رض بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے انہوں نے ام المومنین زینب بنت جحش سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس گئے آپ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو نزدیک آن پہنچی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہو گیا۔ آپ نے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے حلقہ کر کے بتلایا۔ ام المومنین زینب کہتی ہیں میں نے عرض کیا اچھے نیک بخت لوگ ہم میں رہتے ہوئے پر بھی ہم تباہ ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی (بدکاری) زیادہ پھیل جائے لے

۵۷۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ اللهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِينَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپ نے ۹۰ کا عدد بنایا ۲ے

۵۷۳ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں مستعد ہوں سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھیں گے کتنا لشکر نکالوں۔ فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے

لے اور اللہ کا عذاب نازل ہو تو اچھے بھی بروں کے ساتھ پھنس جاتے ہیں ۱۲ منہ ۲ے عقد انامل میں اس کی صورت یوں ہے کہ خنصر اور بنصر کو بند کرے اور کلمے کی انگلی لمبی کر دے انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھے قسطلانی نے کہا اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اتنا ہی سا کھلا۔ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں تھوڑی سی رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کل اگر توڑ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ شب بھر میں پھر اس کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جب ٹوٹنے کا وقت آن پہنچے گا اس روز یوں کہیں گے کل انشاء اللہ آن کر توڑ ڈالیں گے اس شب میں دیوار ویسی ہی رہے گی صبح توڑ کر نکل پڑیں گے ۱۲ منہ

تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَّمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔

نو سو ننانوے اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بیہوش ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر سے بیہوش ہو جائیں گے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم سے کون ہوگا (اب کیا امید ہے کہ ہم کو بہشت ملے گی) آپ نے فرمایا (کچھ فکر نہ کرو) خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلے میں یاجوج ماجوج (دوسرے کافر ملا کر) میں سے ہزار آدمی پڑیں گے پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک چوتھائی ہو گے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے ایک تہائی ہو گے ہم نے (خوشی کے مارے) تکبیر کہی۔ آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ کل بہشتیوں کے آدھے تم ہو گے (آدھے میں دوسری امتیں) ہم نے خوشی کے مارے تکبیر کہی آپ نے فرمایا تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بال کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال[1]

بَابُ ۳۱۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ وَقَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ۔

باب (حضرت ابراہیم کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا اللہ نے ابراہیم کو جانی دوست بنایا اور (سورۂ نحل میں) بیشک ابراہیم خوبیوں کا مجموعہ اللہ کا فرمانبردار ایک طرف والا تھا اور (سورۂ توبہ میں) بیشک ابراہیم مہربان تھا بردبار[2] عمرو بن شرحبیل نے کہا اَوّاہ کا معنے مہربان یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے

---

[1] ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی کے مقابل یاجوج ماجوج میں سے ہزار آدمی پڑتے ہیں کیونکہ اس سے یاجوج ماجوج کی ایسی کثرت نسل معلوم ہوتی ہے کہ امت اسلامیہ ان کافروں کی ہزارواں حصہ ہوگی اگرچہ ہمارے زمانہ میں اسلام بہت پھیل گیا ہے مگر اب بھی کافر مسلمانوں کی نسبت وہ چند ہیں اور پھر ان مسلمانوں میں اکثر نام کے مسلمان ہیں سچے اور حقیقی مسلمان بہت تھوڑے ہیں جو شرک سے پرہیز رکھتے ہیں ۱۲ منہ

[a] یعنی اگر بالفرض وہاں کوئی پیٹ والی ہو یا مادہ عورتیں جو حاملہ مر گئیں حاملہ اٹھیں گی ان کا پیٹ گر پڑے گا ۱۲ منہ [2] اس کو وکیع نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰٓى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْحَكِيْمُ

مغیرہ بن نعمان نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورۃ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے ہیں جس کو (پورا) کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر ہمارے پیغمبر صاحب کو[1]) اور ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف (دوزخ کی جانب) کھینچ لیے جائیں گے میں کہوں گا (فرشتو) یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ کہیں گے (تم کو معلوم نہیں) یہ لوگ جب تمہاری وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے[2] اس وقت میں اس نیک بندے حضرت عیسٰے کی طرح کہوں گا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا تو انکا حال دیکھتا رہا آخر آیت الحکیم تک -

٥٧٥ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَآ اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی عبد الحمید نے خبر دی انھوں نے ابن ابی ذئب سے انھوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھیں گے منہ پر سیاہی گرد و غبار، ان سے کہیں گے میں نے (دنیا میں) تم سے نہیں کہا تھا میری نافرمانی نہ کرو (کہا مانو) آزر کہیں گے آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا (جو تم کہو بجا لاؤں گا) اس وقت ابراہیمؑ (پروردگار سے) عرض کریں گے پروردگار تو نے (میری یہ دعا قبول کی تھی جو سورۂ شعراء میں ہے) مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن مجھ کو ذلیل نہیں کرونگا اس سے زیادہ کونسی ذلت ہوگی میرا باپ ذلیل ہوا جو تیری رحمت سے محروم ہے - اللہ تعالےٰ

[1] بیہقی کی روایت میں اس کی صراحت ہے یہ ایک فضیلت جزوی ہے جو حضرت ابراہیم کو ہمارے پیغمبر صاحب پر ہوگی اس پر فضیلت کلی لازمی نہیں آتی ۱۲ منہ [2] مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں مرتد ہوگئے حضرت ابو بکرؓ نے ان پر جہاد کیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امت کے اعمال کی خبر پیر اور جمعہ کو دی جاتی ہے وہ اجمالی خبر ہے نام بنام ہر ایک کی خبر نہیں دی جاتی ۱۲ منہ

الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔

فرمائے گا میں نے تو کافروں پر بہشت حرام کر دی ہے[1] پھر ابراہیم کو تسلی دینے کے لئے کہا جائے گا ذرا اپنے پاؤں کے تلے تو دیکھو وہ دیکھیں گے تو (ان کے والد کا پتہ نہیں) ایک بجو ہے نجاست سے لتھڑا ہوا اس کے پاؤں پکڑ کر (فرشتے) دوزخ میں ڈال دیں گے

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ يَسْتَقْسِمُ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا انھوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت بی بی مریم کی مورتیں ہیں آپنے فرمایا قریش کے کافروں کو کیا ہو گیا ہے وہ تو سن چکے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یہ ابراہیم کی تصویر ہے ان کو کیا ہوا بھلا وہ پانسوں سے فال کھولتے تھے[2]

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (باہر سے) دیکھا کہ کعبہ میں تصویریں لگی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہیں گئے حکم دیا وہ تصویریں ہٹائی گئیں (یا مٹائی

---

[1] اس وجہ سے تمہارے باپ کو بہشت نہیں مل سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ حکایت محض جھوٹی ہے کہ بابا فرید گنج کا دھوبی جو مشرک تھا ان کی خدمت کی وجہ سے بخشا گیا البتہ اگر وہ دھوبی مسلمان ہوگا تو اس کا بخشا جانا تعجب نہیں اسی طرح یہ حکایت کہ حضرت غوث پاک نے ارواح کی تھیلی حضرت عزرائیل سے چھین لی اور اس میں مومن مشرک سب کی ارواح تھیں وہ سب بہشت میں داخل کیئے گئے کیونکہ جب ابراہیم کے والد کو اللہ تعالیٰ نے بہشت نہ دی جو اللہ تعالےٰ کے خاص دوست تھے تو اور کسی ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ کسی کافر کو بہشت دلا سکے ۱۲ منہ

[2] عرب کے مشرکوں نے حضرت ابراہیم کی مورت بنا کر ان کے ہاتھ میں پانسے کا تیر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا کہ تیر کو پانسہ بنانا اس سے جوا کھیلنا یا فال نکالنا پیغمبر کی شان نہیں ہے۔ ان مورت بنانے والوں کو اتنی بھی عقل نہ آئی قسطلانی نے کہا مکہ کے کافر جب سفر وغیرہ کو جانے لگتے یا کوئی اور مہم سر کرنا چاہتے تو تین پانسوں پر فال کھولتے ایک پر لکھا ہوتا یہ کام کر ایک پر یہ، نہ کر۔ ایک خالی "کر" کا پانسہ نکلتا تو وہ کام کرتے "نہ کر" کا نکلتا تو نہ کرتے تو پھر پانسہ پھینکتے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور شیعوں سے تعجب ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے برخلاف ذات الرقاع کا استخارہ کیا کرتے ہیں جو بعینہ اس آیت کی رو سے حرام ہے۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۱۲ منہ ؛

فَمُحِيَتْ فَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ۔

گئیں) آپ نے دیکھا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بنائیں ہیں ان کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے کے) دیئے ہیں فرمایا اللہ ان کافروں کو غارت کرے ان بزرگوں نے پانسو پر کبھی فال نہیں کھولی۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ بْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب لوگوں میں (اللہ کے نزدیک) کس کا مرتبہ زیادہ ہے (یعنے اعمال کی روسے) آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو نسب اور خاندانی شرافت کے لحاظ سے سب میں (افضل) یوسف پیغمبر ہیں جو خود نبی تھے باپ نبی دادا نبی پردادا اللہ کے خلیل (چار پشت برابر پیغمبری رہنا یہ فضیلت کسی کو نہیں ملی) اُنہوں نے کہا ہم اس کو بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان پوچھتے ہو اُن میں کون افضل ہے) تو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں[۱] اس حدیث کو ابواسامہ اور معتمر نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا انہوں نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[۲]

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مؤمل ابن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابورجاء نے کہا ہم سے سمرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں ان کا سر قریب تھا کہ دیکھ سکوں معلوم ہوا وہ (حضرت) ابراہیم پیغمبر ہیں۔

---

[۱] اگر جاہل رہیں تو شرافت نسبی کچھ کام نہ آئے گی مولانا جامی فرماتے ہیں ؎ بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ؛ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست ۱۲ منہ

[۲] تو ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں میں سعید اور ابوہریرہؓ میں سعید کے باپ کیسان ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے جیسے یحییٰ قطان کی روایت میں ہے۔ ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں کو خود امام بخاری نے قصہ یعقوب و یوسف میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۵۸۰ - حَدَّثَنِیْ بَیَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضؓ وَذَکَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ مَکْتُوْبٌ کَافِرٌ اَوْ کَ فَ رَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِکُمْ وَاَمَّا مُوْسٰی فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ۔

مجھ سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا لوگوں نے ان سے یہ ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یہ حروف لکھے ہوں گے ک ف ر ہر مومن ان حرفوں کو پڑھ لے گا یعنی کافر ہیں ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا لیکن آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنے حضرت محمدؐ کو) دیکھو[1] اور موسیٰ کا بدن گٹھا ہوا[2] گندمی رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے سوار یہ نکیل کھجور کی چھال کی تھی گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اترے (لبیک) کہتے ہوئے۔

۵۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن قرشی نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔[3]

۵۸۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ تَابَعَهٗ عَجْلَانُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدّوم بہ تشدید دال ہے اور اس میں قدُوم بہ تخفیف دال (دونوں کے معنے ایک ہیں یعنے بسولہ) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بھی ابوالزناد سے روایت کیا اور عجلان نے بھی ابوہریرہؓ سے اور محمد بن عمرو نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے[4]

---

[1] یعنی ابراہیم علیہ السلام کی صورت میری صورت سے ملتی تھی یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اگلی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ابراہیم بہت لمبے تھے اور ..... ہمارے پیغمبر صاحب لمبے نہ تھے بلکہ میانہ قامت تھے کیونکہ صورت ملنے سے یہ ضرور نہیں کہ قد بھی برابر ہو ۱۲ منہ [2] جعد کا ترجمہ یہاں یہی کرنا چاہیے۔ بعضوں نے گھونگر والے بال کیا ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان کے بال سیدھے تھے ۱۲ منہ [3] ان کو ختنہ کا حکم آیا اس وقت استرہ وغیرہ ان کے پاس نہ ہوگا اور حکم الٰہی میں تاخیر مناسب نہ سمجھی بسولے ہی سے کھال اڑا دی ابویعلیٰ کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

[4] عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں اور عجلان کی روایت کو امام احمد نے اور محمد بن عمرو کی روایت کو ابویعلیٰ نے وصل کیا ۱۲

۵۸۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا۔

ہم سے سعید بن تلید رعینی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (ان کا بیان آگے آتا ہے)

۵۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ایوب سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا حضرت ابراہیمؑ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار دو جھوٹ تو خالص اللہ کے لئے (یعنی اس کی راہ میں جس میں ان کا ذاتی فائدہ کچھ نہ تھا) ایک تو یہ کہنا میں بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) دوسرے یہ کہنا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیم اور سارہ دونوں (سفر میں جا رہے تھے) اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے (صادق یا سنان یا سفیان یا عمرو اردن کا بادشاہ) لوگوں نے اس سے جڑ دیا یہاں ایک مرد آیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی خوبصورت ظالم بادشاہ نے ابراہیم کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا یہ عورت کون ہے انہوں نے کہا میری بہن ہے[1] پھر حضرت ابراہیم (بادشاہ پاس سے ہو کر) حضرت سارہ پاس آئے اور کہنے لگے اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے (سب مشرک اور کافر ہیں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کون ہے تو میں نے تم کو بہن کہہ دیا تم بھی اپنے تئیں میری بہن کہنا ایسا نہ ہو میں جھوٹا ہوں خیر اس ظالم بادشاہ نے سارہ کو (جبراً) بلوا بھیجا جب وہ اس کے پاس پہنچیں

[1] کہتے ہیں یہ ظالم بادشاہ ہر شخص کی جورو چھین لیتا ماں بہن وغیرہ کو چھوڑ دیتا بعضوں نے کہا حضرت ابراہیم نے یہ سمجھا کہ یہ ظالم سارہ کو ضرور چھین لے گا اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کو اپنی بہن کہوں شاید وہ مردود مجھ سے جبراً طلاق دلوالے ۱۲ منہ۔

ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَمْ تَاْتُوْنِي بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتُمُوْنِي بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَآءِ۔

ہاتھ ڈالا لیکن ہاتھ ڈلتے ہی سزا ملی زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا اب کیا کہنے لگا اے عورت تو میرے لئے دُعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا سارہ نے دعا کی تو اچھا ہو گیا پھر اس مردود نے اگلی سزا فراموش کر کے ہاتھ ڈالا پھر اسی آفت میں یا پہلے سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہُوا پھر کہنے لگا اے عورت میرے لئے دُعا کر میں تجھ کو نہیں ستانے کا. انھوں نے دُعا کی تو اچھا ہو گیا تب اس ظالم نے اپنے خدمتگاروں میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ اچھی عورت میرے پاس لائے یہ عورت نہیں شیطان ہے (مردود خود شیطان تھا) اور ایک لونڈی) ہاجرہ سارہ کو دیکر رخصت کر دیا وہ حضرت ابراہیم پاس پہنچیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ نے اس کافر یا بدکار کی تدبیر چلنے دی اس کا فریب اسی پر الٹ دیا اور ہاجرہ (ایک لونڈی) خدمت کیلئے دلوائی ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا آسمان کے پانی والو یہی ہاجرہ تمہاری ماں تھیں [1]

۵۸۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے یا محمد بن سلام نے عبیداللہ سے بیان کیا اُنھوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انھوں نے عبدالحمید بن جبیر سے اُنھوں نے سعید بن مسیب سے اُنھوں نے ام شریک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا فرمایا یہ (کمبخت) حضرت ابراھیم پر آگ پھونکتا تھا (اور سب جانور بجھا رہے تھے)

۵۸۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

ہم سے حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنھوں نے کہا جب (سورہ انعام کی) یہ آیت اُتری

[1] آسمان کے پانی والوں سے عربوں کو مراد لیا کیونکہ یہ لوگ اکثر جنگلوں میں بسر کرتے ہیں ان کے ملک میں نہریں وغیرہ نہیں میں آسمان کے پانی ہی پر ان کا گزر ہوتا ہے بعضوں نے کہا آسمان کے پانی سے زمزم کا پانی مراد ہے جو حضرت ہاجرہ کی دعا سے زمین سے پھوٹا تھا۔ زمزم کا پانی گویا آسمان کا پانی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ اَوَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

جو لوگ ایمان لائے اور اپنی ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے تم نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا مشکم) سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے[۱]

بَابٌ ۳۱ يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ

باب (سورۃ الصّافات میں جو) یزفون ہے یعنی دوڑتے چلے

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيُنْفِذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنَ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ فَذَكَرَ كَذَبَاتِهٖ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى تَابَعَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ابو حیان سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دن گوشت لائے آپ نے فرمایا اللہ قیامت کے دن اگلوں پچھلوں سب کو ایک میدان میں جمع کرے گا پکارنے والا اپنی آواز ان کو سنا سکے گا اور دیکھنے والا ان کو دیکھ سکے گا (کیونکہ یہ میدان ہموار ہوگا زمین کی طرح گول نہ ہوگا۔ اور سورج ان کے نزدیک آجائے گا پھر آپ نے شفاعت کا قصہ سنایا تو فرمایا لوگ (محشر والے) ابراہیم پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے تم زمین والوں میں اللہ کے نبی اور خلیل ہو پروردگار سے ہماری سفارش کرو وہ اپنی جھوٹ باتوں کو یاد کریں گے (عمر بھر میں کل تین جھوٹ جو اوپر گزر چکے ہیں) اور کہیں گے مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے تم موسیٰؑ پاس جاؤ ابو ہریرہؓ کے ساتھ اس حدیث کو انس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[۲]

۵۸۸۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ

مجھ سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے اپنے باپ جریر بن حازم سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

[۱] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم حضرت ابراہیم ہی کا مقولہ ہے اور حاکم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ یہ آیت ابراہیم اور ان کے ساتھ والوں کے حق میں ہے کرمانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اس آیت کے بعد ہی حضرت ابراہیم کا ذکر ہے وتلک حجتنا آتیناھا ابراہیم اخیر آیت تک ۱۲ [۲] اس کو خود مؤلف نے کتاب التوحید میں وصل کیا ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْلَا اَنَّھَا عَجِلَتْ لَکَانَ زَمْزَمُ عَیْنًا مَّعِیْنًا قَالَ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَمَّا کَثِیْرُ بْنُ کَثِیْرٍ فَحَدَّثَنِیْ قَالَ اِنِّیْ وَعُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ جُلُوْسٌ مَّعَ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ مَا ھٰکَذَا حَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاھِیْمُ بِاِسْمٰعِیْلَ وَاُمِّہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَھِیَ تُرْضِعُہٗ مَعَھَا شَنَّۃٌ لَمْ یَرْفَعْہُ ثُمَّ جَاءَ بِھَا اِبْرَاھِیْمُ وَبِابْنِھَا اِسْمٰعِیْلَ۔

آپ نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد مینڈھ نہ بناتیں) تو آج، وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ ابراہیم اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لے کر (مکہ کی سرزمین میں آئے) حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دودھ پلاتی تھیں ان کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی [۱] ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔

۵۸۹۔ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ وَکَثِیْرِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ یَزِیْدُ اَحَدُھُمَا عَلَی الْاٰخَرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِیْلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّیَ اَثَرَھَا

اور مجھ سے محمد بن عبداللہ مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے ایوب سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے اُن دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمرپٹہ باندھا ان کی غرض یہ تھی کہ سارہ ان کا سراغ نہ پائیں (وہ جلد بھاگ جائیں۔) [۲]

[۱] حضرت ابراہیمؑ اسی مشک بھر پانی ہاجرہ کو دے کر ان کو اور ان کے شیر خوار صاحبزادے حضرت اسمٰعیل کو اس جنگل بے آب و دانہ میں اللہ کے بھروسے پر چھوڑ کر چل دیئے جب مشک کا پانی تمام ہوگیا اور حضرت اسمٰعیلؑ پیاس کے مارے بے قرار ہوئے تو حضرت ہاجرہ گھبرا کر پانی ڈھونڈھنے کے لئے نکلیں اُنہوں نے صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے لیکن پانی کا نشان نہ ملا آخر حضرت جبرائیل علیہ السلام اُترے اور اُنھوں نے زمین پر ایک پر مارا زمزم کا چشمہ جاری ہوگیا حضرت ہاجرہ نے اس چشمہ کا پانی ایک مینڈ بنا کر روک دیا وہ حوض کی طرح رہ گیا آج تک یہ چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی متبرک ہے حدیث میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ پورا کر دیتا ہے [۲] کمرپٹہ باندھنے سے عورت چالاک ہو جاتی ہے جلد چل پھر سکتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ تاکہ اس کمرپٹہ سے اپنے پاؤں کے نشان جو رستے میں پڑتے ہیں مٹتے جائیں تاکہ سارہ انکا پتہ نہ پائیں ہوا یہ تھا کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں اُنھوں نے حضرت ابراھیمؑ اپنے شوہر کو دے دی ہبہ کر دی حضرت ابراہیمؑ نے ان سے صحبت کی ان کو حمل رہ گیا جب وہ جنیں تو حضرت سارہ کو جو اُس وقت تک لاولد تھیں رشک پیدا ہوئی اُنھوں نے قسم کھائی کہ میں ہاجرہ کے بدن سے تین اعضا کاٹ ڈالوں گی حضرت ہاجرہ ڈر کر کمرپٹہ باندھ کر بھاگ گئیں اپنے بچے یعنی حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی لے گئیں اور رستے میں اپنا آنچل زمین پر گھسیٹتی چلیں تاکہ پاؤں کے نشان مٹے حضرت سارہ پتہ نہ لگا لیں کرمانی نے کہا کمربند باندھنے سے حضرت ہاجرہ کی یہ غرض تھی کہ حضرت سارہؓ ان کو خادمہ سمجھیں اور ان سے رشک نہ کریں کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے کہا تم اپنی قسم یوں پوری کر لو کہ ان کے کان ناک چھید دو اور یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شروع ہوئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عَلٰى سَارَةَ ثُمَّ جَآءَ بِهَآ اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَآ اِسْمٰعِيْلَ
وَهِيَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ
دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَّلَيْسَ بِهَا مَآءٌ فَوَضَعَهُمَا
هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ
وَّسِقَآءً فِيْهِ مَآءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا
فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ يَآ اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ
تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ
لَيْسَ فِيْهِ اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ
مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهٗ
آٰللّٰهُ الَّذِيْ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
اِذَنْ لَّا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ
حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ
اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَآءِ
الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ
اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ
زَرْعٍ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ وَجَعَلَتْ اُمُّ
اِسْمٰعِيْلَ تُرْضِعُ اِسْمٰعِيْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ
ذٰلِكَ الْمَآءِ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَآءِ
عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ
اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى اَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ
كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا
اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ
عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى

پھر حضرت ابراہیم ہاجرہ اور ان کے بچے حضرت اسمٰعیل کو (مکہ میں) لے آئے
حضرت ہاجرہ اسمٰعیل کو دُودھ پلاتی تھیں حضرت ابراہیم نے ان دونوں
کو ایک بڑے درخت کے تلے بٹھا دیا جو اس مقام پر تھا جہاں آبِ زمزم
ہے مسجد کے بلند جانب میں اس وقت مکہ میں آدمی کا نام و نشان تھا
نہ وہاں پانی کا وجود تھا خیر حضرت ابراہیم دونوں کو وہاں چھوڑ گئے۔
اور ایک تھیلہ کھجور کا ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام)
کو چل دئے (جہاں حضرت سارہ تھیں) جب حضرت ابراہیم چلنے لگے
تو حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے ہوئیں اور کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں چلے
ہم کو اس جنگل میں چھوڑے جاتے ہو جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں نہ کوئی
چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیمؑ
نے ادھر دیکھا تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر حضرت ہاجرہ نے ان سے
کہا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے اُنھوں نے کہا ہاں تب حضرت ہاجرہ نے
کہا پھر تو پروردگار (ہماری حفاظت کرے گا) ہم کو ہلاک نہیں کرنے کا
یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ لوٹ آئیں (سبحان اللہ کس جگرے کی عورت
تھیں) اور حضرت ابراہیم چل دئے جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے
دکھائی نہیں پڑتے تھے (جس پہاڑی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
میں داخل ہوئے تھے) تو ادھر رُخ کیا جہاں اب کعبہ ہے (وہیں
ہاجرہ اور اسمٰعیل کو چھوڑ آئے تھے) اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا کی
(جو سورہ ابراہیم میں ہے) مالک ہمارے میں نے اپنی اولاد ایسے میدان
میں چھوڑ دی ہے جہاں کچھ نہیں اُگتا (کیونکہ کعبہ حضرت آدمؑ کے وقت
سے تھا لیکن گر کر سٹ گیا تھا) ادھر حضرت ہاجرہ کا یہ حال گزرا وہ
حضرت اسمٰعیل کو دُودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں جب
پانی ختم ہو گیا تو خود بھی پیاسی ہوئیں بچہ کو بھی پیاس لگی بچہ کو دیکھا تو
وہ پیاس کے مارے تلے اوپر ہو رہا ہے یا تڑپ رہا ہے[1] وہ اس نبت سے سرک گئیں کہ بچہ کا یہ حال

[1] دم چھوڑ رہا ہے ہائے یہ مصیبت تاک نظارہ ماں مہربان کیوں کر دیکھ سکتی تھی ۱۲ منہ ؎

أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِيْ هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتَّى مَرَّتْ

دیکھیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے اس پر چڑھیں شاید کوئی آدمی نظر آئے (اس سے پانی مانگیں) لیکن کوئی نہیں دکھائی دیا وہاں سے اُتریں اور اپنا کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) دوڑتا ہے نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر اُنھوں نے اسی طرح مارے ابن عباس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہی سے لوگوں نے صفا مروے کا پھیرا (حج میں) شروع کیا خیر جب (ساتویں پھیرے میں) مروے پر چڑھیں تو اُنھوں نے ایک آواز سُنی اپنے تئیں آپ کہنے لگیں چپ رہ پھر کان لگایا تو وہی آواز سُنی اس وقت پکار اُٹھیں (خدا کے بندے) میں نے تیری آواز سُنی تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے وہاں اللہ کے فرشتے (حضرت جبریلؑ) ملے اُنھوں نے اپنی ایڑی یا پنکھ مار کر زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر کرنے لگیں اور پانی چلو سے لے کر اپنی مشک میں بھرتی جاتی تھیں جوں جوں پانی لیتی جاتی تھیں وہ چشمہ اور جوش مارتا تھا (پانی زیادہ ہوتا جاتا تھا) ابن عباس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسمٰعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پہ چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں پانی) نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا خیر حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا فرشتے (حضرت جبریلؑ) نے ان سے کہا تم جان کا ڈر نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ بچہ اور اس کا باپ دونوں (مل کر) اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرنے کا اس وقت کعبے کا یہ حال تھا ٹیلے (ٹیلے) کی طرح زمین سے اونچا تھا دائیں اور بائیں طرف سے (برسات کا پانی نکل جاتا تھا ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح سے گزاری[1] چند روز کے بعد

[1] ہم کو مدّے کو وہی کھجوریں کھاتی رہی ہوں گی جو حضرت ابراہیمؑ ان کو دے گئے تھے یا زمزم کا پانی کھانے اور پینے دونوں کا کام دیتا ہو گا ۱۲ منہ

بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءَ فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَاءٌ فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَاءِ فَاَقْبَلُوْا قَالَ وَاُمُّ اِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ فَنَزَلُوْا وَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِهَا اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمٰعِيْلَ فَسَاَلَ امْرَاَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَّشِدَّةٍ فَشَكَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ

جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ یا کچھ گھر والے جو کداء کے رستے (مکہ کی بلند جانب) سے آرہے تھے ادھر سے گذرے وہ مکہ کے نشیب میں اُترے انہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی پر گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا خیر اُنھوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے کے لئے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے ان کو پانی کی خبر دی وہ بھی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمٰعیل کی والدہ وہیں بیٹھی تھیں ان لوگوں نے کہا تم ہم کو یہاں (اُتر پڑنے اور سکونت کرنے) کی اجازت دیتی ہو اُنھوں نے کہا اچھا رہو مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں ان لوگوں نے قبول کیا ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جرہم لوگوں نے (وہاں رہنے کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسمٰعیل کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو (آدمی کی صُورت نظر آئے) خیر جرہم کے لوگ وہاں اُتر پڑے اور اپنے بال بچّوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہیں اُترے جب مکہ میں کئی گھر بن گئے اور اسمٰعیل جوان ہوئے انھوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے سیکھی[1] اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت اچھے نکلے جرہم کے لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت ان کو بیاہ دی انکی والدہ (حضرت ہاجرہ) گذر گئیں جب اسمٰعیل کی شادی ہو چکی تو (مدت کے بعد) حضرت ابراہیم اپنے جورو بچّے کو دیکھنے آئے[2] اسمٰعیل اس وقت اپنے گھر میں نہ تھے انھوں نے ان کی بی بی (اپنی بہو) سے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں ابراہیم نے پوچھا تمہاری گزران کیسی ہوتی ہے معاش کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت بُری بڑی تنگی سے گذرتی ہے اس نے خوب شکایت کی ابراہیم نے کہا جب

[1] جرہم یمن کا ایک قبیلہ ہے جو مکہ کے قریب رہا کرتا تھا یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے عربی زبان اسمٰعیل نے بولی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کی اولاد میں سب سے پہلے ۱۲ منہ [2] اس سے پہلے بھی آیا کرتے تھے جیسے ابوجہم کی روایت میں ہے لیکن ایک عرصہ سے نہیں آئے تھے اسی عرصہ میں حضرت ہاجرہ گزر گئیں اور اسمٰعیل کی شادی ہو گئی ۱۲ منہ

وَقُوْلِیْ لَهٗ یُغَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ اِسْمٰعِیْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَیْئًا فَقَالَ هَلْ جَآءَكُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَآءَنَا شَیْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ وَسَاَلَنِیْ كَیْفَ عَیْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا فِیْ جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ اَبِیْ وَقَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَكِ الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰی فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِیْمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ یَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلَی امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا قَالَ كَیْفَ اَنْتُمْ وَسَاَلَهَا عَنْ عَیْشِهِمْ وَهَیْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَیْرٍ وَّسَعَةٍ وَاَثْنَتْ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَآءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِی اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَكُنْ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِیْهِ قَالَ فَهُمَا لَا یَخْلُوْ عَلَیْهِمَا اَحَدٌ بِغَیْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ یُوَافِقَاهُ قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِیْ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَمُرِیْهِ یُثْبِتُ عَتَبَةَ

تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالیں[1] ابراہیم یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئے جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو اپنے باپ کی خوشبوئی پائی بی بی سے پوچھا کوئی آیا تھا اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا اس نے تم کو پوچھا میں نے کہہ دیا وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر مجھ سے پوچھا تمہاری گزران کس طرح ہوتی ہے میں نے کہا بڑی تکلیف اور تنگی سے اسمٰعیل نے کہا اور بھی کچھ انھوں نے کہا اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی زہ بدل ڈالو اسمٰعیل نے کہا وہ میرے والد تھے انھوں نے مجھے حکم دیا میں تجھ کو چھوڑ دوں اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا اسمٰعیل نے اس کو طلاق دے دی اور جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دنوں منظور تھا ابراہیمؑ اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد پھر آئے تو پھر اسمٰعیل گھر میں نہ ملے وہ ان کی (دوسری) جورو پاس گئے پوچھا اسمٰعیل کہاں ہیں اس نے کہا روٹی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیم نے کہا تمہارا کیا حال ہے کیونکر گزرتی ہے اچھی تو رہتی ہو اس نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر و خوبی کے ساتھ خوش گذران رہتے ہیں ابراہیم نے پوچھا تم کھاتے کیا ہو اس نے کہا گوشت پوچھا پیتے کیا ہو اس نے کہا پانی جب انھوں نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت پانی میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں مکہ میں اناج کا نام نہ تھا نہیں تو ابراہیم اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خاصیت اللہ نے مکہ ہی میں رکھی ہے اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گذران کریں تو بیمار ہو جائیں خیر ابراہیم نے (اپنی بہو سے) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا یہ زہ بہت عمدہ ہے اس کو حفاظت

[1] یہ اشارہ تھا کہ اس جورو کو طلاق دے دو مگر جورو یہ مطلب نہ سمجھی ۱۲ منہ

بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِىْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَاَلَنِىْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَىْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثْبِتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ اَبِىْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِىْ اَنْ اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمٰعِيْلُ يَبْرِىْ نَبْلًا لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِّنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَبْنِىَ هٰهُنَا بَيْتًا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِسْمٰعِيْلُ يَاْتِىْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِىْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَآءُ جَآءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِىْ وَاِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا

سے رکھو (ابراہیم یہ کہہ کر روانہ ہوگئے[۱]) جب اسمٰعیل گھر میں آئے تو (باپ کی بھنک پاکر) اپنی بی بی سے پوچھا کوئی آیا تھا انھوں نے کہا ہاں ایک بوڑھے سے خوبصورت صاحب آئے تھے ابراہیم کی بہت تعریف کی تم کو پوچھتے تھے میں نے کہہ دیا (وہ باہر گئے ہیں) انھوں نے مجھ سے پوچھا تمہاری گزران کیونکر ہوتی ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح اسمٰعیل نے پوچھا اور بھی کچھ کہا اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے تمہارے دروازے کی زہ عمدہ ہے اس کو حفاظت سے رکھنا تب اسمٰعیل نے کہا وہ میرے والد تھے اور انھوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھ کو اپنی زوجیت میں) رہنے دوں پھر جب تک اللہ کو منظور تھا ابراہیم اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد جو آئے تو اسمٰعیل اس وقت (گھر میں تھے) زمزم کے پاس ایک درخت کے تلے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے جب انھوں نے اپنے والد کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جو کرتا ہے وہ کیا[۲] اس کے ختم ہونے کے بعد ابراہیم نے کہا اسمٰعیل اللہ نے مجھ کو ایک حکم دیا ہے انھوں نے کہا جو حکم دیا ہے بجالاؤ۔ ابراہیم نے کہا تو میری مدد کریگا انھوں نے کہا میں (ضرور) مدد کروں گا ابراہیم نے کہا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنے اس کے گرد اس وقت باپ بیٹے دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی اسمٰعیل پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیم تعمیر کرتے تھے جب دیواریں اونچی ہوگئیں (زمین پر کھڑے ہو

---

[۱] دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے دور دراز ملک سے آئے اور ٹھہرے نہیں حضرت اسمٰعیل کا انتظار نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہ کا حکم نہ تھا کہ وہاں ٹھہریں بس کھڑے کھڑے دیکھ کر چلے آئیں اور حضرت ابراہیم یہ شرط منظور کرکے آئے تھے سبحان اللہ پیغمبروں کی سچائی اور صدق وعدہ کا کیا کہنا کسی دوسرے آدمی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اپنی جان اور لخت جگر کو ایک مدت کے بعد دیکھنے آئے اور بن دیکھے روانہ ہوجائے جو لوگ کہتے ہیں کہ فلسفہ پڑھنے سے اور حکمت حاصل کرنے سے اخلاق درست ہوجاتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے فلسفیوں کے باپ سے یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کریں صرف ریاضت اور علم اور مجاہدہ سے قلب میں ذرا صفائی آجاتی ہے لیکن وہ بھی باہر ہی باہر سے اندر سے قلب بھی تیرہ رہتا ہے اور نفس تو بالکل ناپاک اور نفس کی صفائی بغیر پیغمبروں کی تابعداری کے اور شریعت کی پیروی کے حاصل نہیں ہوسکتی ۱۲ منہ [۲] یعنی گلے لگانا پیار محبت باپ کی طرف سے بیٹے کی طرف سے عاجزی اور قدم بوسی ۱۲ منہ

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قَالَ
فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُوْرَا حَوْلَ
الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
اَبُوْعَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ
سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا
كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَيْنَ اَهْلِهٖ مَا كَانَ
خَرَجَ بِاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمٰعِيْلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ
فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ
الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ
مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ
اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ
حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَّرَائِهٖ
يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ اِلَى اللّٰهِ قَالَتْ
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ
مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا
فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ
اَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ
وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فَلَمَّا
بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ
ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ
مَا فَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا

تعمیر نہ ہو سکی تو اسمٰعیلؑ یہ پتھر (یعنی مقام ابراہیم) لے کر آئے اور اس کو وہاں رکھ دیا ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور اسمٰعیل پتھر دیتے جاتے اور دونوں (سورہ بقرہ کی) یہ دعا پڑھتے تھے مالک ہمارے تو ہماری طرف سے یہ کوشش قبول کر بیشک تو سنتا جانتا ہے غرض وہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے گرد پھرتے جاتے اور یہی دعا پڑھتے جاتے۔

ہم سے عبداللہ بن محمدؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کثیر بن کثیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا جب ابراہیم اور ان کی بی بی (سارہ) میں جھگڑا ہوا (سارہ نے کہا ہاجرہ کو نکالو) تو ابراہیم اسمٰعیلؑ کی والدہ کو لے کر نکل گئے پانی کا مشکیزہ ان کے ساتھ تھا اسمٰعیل کی والدہ (وہی پیتی تھیں ان کا دودھ بچے کے لئے اترتا تھا یہاں تک کہ مکہ پہنچے ابراہیمؑ نے ایک درخت کے تلے اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو بٹھا دیا آپ سارہؓ کے پاس لوٹ گئے تو اسمٰعیل کی والدہ ان کے پیچھے لگیں ابراہیم جب مکہ کی بلند ٹیکری پر پہنچے تو اسمٰعیل کی والدہ نے ان کو پکارا کہنے لگیں ابراہیم تم ہم کو کس پر چھوڑے جاتے ہو انھوں نے کہا اللہ پر یہ سن کر اسمٰعیل کی والدہ نے کہا اچھا میں اللہ پر راضی ہوں (اور لوٹ آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے (اپنے دل میں) کہا چلوں تو اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ مل جائے (جس سے میں مدد چاہوں) ابن عباسؓ نے کہا پہلے اسمٰعیل کی والدہ جا کر صفا پہاڑ پر چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کوئی تو دکھائی دے لیکن کوئی نظر نہیں پڑا جب وہاں سے اتر کر نالے میں آئیں (تو گھبراہٹ کے مارے دوڑ کر چلیں اور مروہ پہاڑ پر پہنچیں ایسا ہی کئی بار انہوں نے کیا پھر (اپنے دل میں) کہنے لگیں، کاش میں بچہ کو دیکھوں اس کا کیا حال ہے دیکھا تو اسی حال میں ہے (یعنی زندہ ہے) مگر تکلیف کے مارے گویا

هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ يُقِرَّهَا
نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ
اَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَ
نَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ
قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَاِذَا هِيَ
بِصَوْتٍ فَقَالَتْ اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ
فَاِذَا جِبْرِيْلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا وَغَمَزَ
عَقِبَهٗ عَلَى الْاَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ
اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِزُ قَالَ فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ
ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَيَدِرُّ
لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِّنْ جُرْهُمَ
بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَاِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا
ذَاكَ وَقَالُوْا مَا يَكُوْنُ الطَّيْرُ اِلَّا عَلٰى مَاءٍ فَبَعَثُوْا
رَسُوْلَهُمْ فَنَظَرَ فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَاَتَاهُمْ
فَاَخْبَرَهُمْ فَاَتَوْا اِلَيْهَا فَقَالُوْا يَا اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ
اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّكُوْنَ مَعَكِ اَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ
فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيْهِمُ امْرَاَةً قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ
بَدَا لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ
تَرِكَتِيْ قَالَ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ اِسْمٰعِيْلُ
فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ ذَهَبَ يَصِيْدُ قَالَ قُوْلِيْ لَهٗ
اِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ
قَالَ اَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِيْ اِلٰى اَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ
اِنَّهٗ بَدَا لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لِاَهْلِهٖ اِنِّيْ مُطَّلِعٌ

سوت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھ کر ان سے صبر نہ ہو سکا انھوں نے پھر اپنے دل
میں یہی کہا پھر چلوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں
بار بار ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا اسی طرح اُنھوں نے صفا مروہ
کے سات پھیرے کئے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو چل کر دیکھوں اس کا کیا حال
ہے اتنے میں ایک آواز ان کے کان میں آئی اُنھوں نے جواب میں
یوں کہا اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سُن پھر کیا دیکھتی ہیں
کہ حضرت جبریلؑ موجود ہیں[1] ابن عباس نے کہا پھر جبریل نے اپنی
ایڑی زمین پر ماری ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح اسی
وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا اسمٰعیل کی والدہ ڈریں (دیکھیں یہ پانی
غائب نہ ہو جائے) اور زمین کھودنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا
غرض اُنھوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچہ کو دودھ پلانے لگیں
ابن عباسؓ نے کہا پھر جرہم (قبیلے) کے کچھ لوگ اس میدان کے نشیب
میں گزرے اُنھوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلاف عادت
معلوم ہوا وہ کہنے لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے انھوں نے
ایک آدمی کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے آن کر اپنے لوگوں
کو خبر کی پھر تو سب لوگ وہاں آئے اور کہنے لگے اسمٰعیلؑ کی والدہ
تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس
مقام میں بسیں (انھوں نے اجازت دی (وہ لوگ وہیں رہنے لگے)
جب اسمٰعیل جوان ہوئے تو اُنھوں نے جرہم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح
کیا ابن عباسؓ نے کہا (ایک مدت بعد) ابراہیم کو (ہاجرہ اور اسمٰعیل کا)
خیال آیا انھوں نے حضرت سارہ سے کہا میں ان کے دیکھنے کو جاتا ہوں
ابن عباسؓ نے کہا جب وہ آئے تو اسمٰعیل کی بی بی سے پوچھا اسمٰعیل
کہاں ہے اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں ابراہیمؑ نے اس سے کہا جب اسمٰعیل آئیں

[1] دوسری روایت میں یوں ہے حضرت جبریلؑ نے پوچھا تم کون ہو انھوں نے کہا میں ہاجرہ ہوں ابراہیم کی ام ولد انھوں نے کہا ابراہیم نے تم کو کس کے سپرد کیا انھوں نے کہا اللہ کے جبریل نے کہا ایسی ذات کے سپرد کیا جو سب طرح کافی ہے ۱۲ منہ

تَرَكْتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمٰعِيلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

تو ان سے یوں کہہ دینا اپنے دروازے کی زہ بدل دو اسمٰعیلؑ شکار سے لوٹ کر آئے تو ان کی بیوی نے کہہ دیا۔ اُنہوں نے کہا زہ سے تو ہی مراد ہے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا پھر ابراہیم کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی بیوی سارہ سے کہنے لگے میں اسمٰعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آئے جب بھی اسمٰعیلؑ نہ ملے ان کی (دوسری) بی بی سے پوچھا اسمٰعیلؑ کہاں ہیں اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں آپ سواری سے تو اتریئے اور کچھ کھائیے پیجئے ابراہیمؑ نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ابراہیمؑ نے یوں دُعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیم کی دُعا سے برکت ہے پھر (تیسری بار) ابراہیم کو خیال آیا اور بی بی سارہؑ سے کہا میں اسمٰعیلؑ کو دیکھنے جاتا ہوں جب آئے تو اس وقت اسمٰعیل موجود تھے زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے۔ ابراہیم نے کہا اسمٰعیل تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس کا گھر تیار کروں اسمٰعیل نے کہا بہت خوب جو مالک کا حکم ہے بجا لاؤ۔ ابراہیم نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو اُنھوں نے کہا میں کروں گا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر ابراہیم نے بنانا شروع کیا اور اسمٰعیل پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں یوں دعا کرتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ کوششیں قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہوگئیں اور ابراہیم کو پتھر اٹھانا دشوار ہوا پھر وہ مقام ابراہیم (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسمٰعیل ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دُعا کرتے جاتے تھے مالک ہمارے ہماری یہ محنت قبول فرمالے بیشک تو سنتا جانتا ہے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے اُنھوں نے اپنے باپ (یزید بن شریک) سے کہا میں نے ابو ذر سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین میں کونسی مسجد بنی ہے آپ نے

أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهِ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ۔

مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس کا[1] پھر فرمایا جہاں تجھ کو نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے بڑی نفیلت نماز پڑھنا ہے

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا اُنھوں نے امام مالک سے اُنھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کے غلام تھے اُنھوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا (جو مدینہ میں ہے) آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں[2] یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے اندر جو زمین ہے اس کو حرام کرتا ہوں[3] اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[4]

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنھوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ (عبداللہ) بن ابی بکرؓ نے عبداللہ بن عمرؓ کو حضرت عائشہؓ سے سُن کر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں تیری (قوم (قریش) نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ضرور ایسا کرتا) عبداللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ

---

[1] یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمانؑ نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ نے کعبے کو پہلے پہل نہیں بنایا تھا بلکہ پہلی بنا اس کی حضرت آدمؑ نے کی تھی تو ممکن ہے کہ کعبہ کے بننے کے چالیس برس بعد اُنھوں نے یا انکی اولاد نے مسجد اقصیٰ کی بنا ڈالی ہو حضرت سلیمانؑ نے اپنے وقت میں اس کی دوبارہ تعمیر کی ۱۲ منہ [2] پہاڑ محبت رکھتا ہے یعنی حقیقتاً کیونکہ ہر چیز کو علم اور ادراک ہے بیشمار آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بعضوں نے کہا مجازاً مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے رہنے والے ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے اس میں حضرت ابراہیم کا ذکر ہے اس لیے اس باب میں لائے ۱۲ منہ [4] اس کو خود مؤلف نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ ؛

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسٰى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

اسی وجہ سے آپ ان دونوں کونوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے جو حجر اسود کے قریب ہیں (یعنی رکن شامی اور عراقی کا) کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے (یہ دونوں رکن آگے ہٹ گئے ہیں) اسمٰعیل بن اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے کہا ہے [۱]

ہم سے عبداللہ بن ابی یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہا مجھ کو ابو حمید ساعدی نے خبر دی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو محمدؐ اور ان کی بی بیوں اور انکی اولاد پر اپنی رحمت اُتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر رحمت اتاری اور محمدؐ اور انکی بیبیوں اور اولاد پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت اتاری۔ بیشک تو خوبیوں الا بڑائی والا ہے۔

ہم سے قیس بن حفص اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عیسےٰ نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا انھوں نے کہا کعب بن عجرہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا ضرور دو انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیونکر درود پڑھیں کیونکہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا دیا (یعنے تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ) آپ نے فرمایا (درود میں) یوں کہا کرو یا اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحم کر جیسے تو نے ابراہیم کی آل پہ رحم کیا بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے یا اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پہ اپنی برکت اُتار

[۱] تو عبداللہ کو ابو بکر کا پوتا کہا ہے بعضے نسخوں میں عبداللہ بن ابی بکر ہے تو مطلب یہ ہوگا اس روایت میں ان کا نام عبداللہ مذکور ہے اور تنیسی کی روایت میں صرف ابن ابی بکر تھا اسمٰعیل کی روایت کو خود مؤلف نے تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] آل سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے بعضوں نے کہا آپ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسین علیہم السلام بعضوں نے کہا آل میں آپ کی بی بیاں بھی داخل ہیں بعضوں نے کہا داخل نہیں ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں اہل بیت کے بعد ازواج علیحدہ مذکور ہیں ۱۲ منہ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

جیسے تونے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر برکت آتاری ہے بیشک تو بڑی خوبیوں والا بزرگی والا ہے

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے اُنھوں نے منصور سے اُنھوں نے منہال بن عمرو سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے ان کلموں سے پناہ ڈھونڈھتے تھے فرماتے تھے تمہارے دادا ابراہیم اسمٰعیل اور اسحاق کے لئے انہیں کلموں سے پناہ ڈھونڈھا کرتے تھے وہ کلمے یہ ہیں اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ [1]

بَابُ ۳۱۲ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَوْلِهٖ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا اے پیغمبر ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ سُنا اور (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا پر میں چاہتا ہوں میرے دل کو (اور زیادہ) اطمینان ہو جائے۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ابراہیم نے جو یہ سوال کیا تو شک کی وجہ سے نہ تھا اگر ان کو شک ہوتی تو) ہم کو ابراہیم سے زیادہ شک ہونی تھی [2] جب اُنہوں نے عرض کیا پروردگار مجھ کو دکھا دے تو مردوں کو کس طرح جلائے گا ارشاد ہوا کیا تجھ کو یقین نہیں اُنھوں نے کہا یقین کیوں نہیں پر میرا مطلب یہ ہے کہ دل کو اطمینان ہو جائے (جو آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے) اور اللہ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ زبردست

---

[1] ترجمہ یہ ہے اللہ کے پورے کلموں کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر بری (بد نظر) آنکھ سے ۱۲ منہ [2] مگر ہم کو شک نہیں ہے تو ابراہیم کو کیونکر شک ہو سکتی ہے کیونکہ ابراہیم اللہ کے خلیل تھے یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو معلوم نہ کرایا گیا تھا کہ آپ ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں یا بطریق تواضع اور فروتنی کے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے جو یہ سوال بارگاہ الٰہی میں کیا اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک تھی معاذ اللہ ادنیٰ مومن کو بھی اس میں شک نہیں ہے تو ابراہیم کو جو اللہ تعالیٰ کے خاص خلیل تھے کیونکر اس میں شک ہو سکتی تھی غرض یہ ہے کہ ابراہیم کو مردوں کے جلانے پر کامل یقین تھا مگر اُنھوں نے چاہا کہ یقین اور بڑھ جائے یعنی مشاہدہ بھی کر لیں اس لئے کہ عین الیقین کا مرتبہ علم الیقین سے بڑھا ہوا ہے مثلاً جن لوگوں نے مکہ معظمہ کو نہیں دیکھا ان کو بھی خبر متواتر سے اس کے وجود کا یقین ہے مگر جن لوگوں نے آنکھ سے دیکھ لیا ان کا یقین اور بھی بڑھ گیا ۱۲ منہ

إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

رکن (یعنی خداوند کریم کی پناہ لیتے تھے اور اگر میں اتنی مدت قید میں رہا ہوتا جتنی مدت یوسف پیغمبر رہے (کئی برس تک اور کوئی بلانے والا آتا) تو میں فوراً چلا جاتا[1]

بَابٌ ۳۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

باب (حضرت اسمٰعیل کا بیان) اللہ کا (سورۂ مریم میں) فرمانا اس کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدے کا سچا تھا۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوعؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلے کے کئی شخصوں پر سے گذرے جو تیر اندازی کر رہے تھے (دو جماعتیں ہو گئی تھیں) آپ نے فرمایا اسمٰعیلؑ کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس جماعت کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن ادرع کی اولاد کے ساتھ) یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لئے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپ نے وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے آپ سے مقابلہ کریں آپ تو ادھر ہو گئے آپ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

بَابٌ ۳۱۴ قِصَّةُ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب حضرت اسحاق کا بیان

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔[2]

بَابٌ ۳۱۵ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ۔

باب (حضرت یعقوب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یوں فرمانا جب یعقوبؑ مرنے لگے اس وقت تم موجود تھے اخیر آیت وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ تک

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے معتمر سلیمان سے

---

[1] قید سے چھوٹنا غنیمت سمجھتا حضرت یوسفؑ کے صبر پر آفرین ہے کہ اتنی مدت قید رہنے پر اس بلانے والے کے بلانے پر نہ نکلے جو بادشاہ کی طرف سے آیا تھا اور پہلے اپنی صفائی کے خواہاں ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع کی راہ سے فرمایا اور حضرت یوسفؑ کا مرتبہ بڑھانے کے لئے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر اور استقلال کچھ کم نہ تھا ؎ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ

[2] ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاریؒ نے وصل کیا ہے ابن عمرؓ کی حدیث سے وہ مراد ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کیوں کہ اس میں حضرت اسحاق اور ان کے کریم ہونے کا بیان ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَكْرَمُهُمْ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔

سُنا انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید ابن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ کے نزدیک سب لوگوں میں عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے یارسول اللہ آپ نے فرمایا تمہارا مطلب خاندانی شرافت سے ہے تو سب سے عزت والے یوسف پیغمبر ہیں جو پیغمبر کے بیٹے پیغمبر کے پوتے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) کے پر دتے ہیں انہوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (ہاں معلوم ہوا) تم عرب کے خاندان کو پوچھتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں [1]

بَاب ۳۱۶ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

باب حضرت لوطؑ کا بیان

(اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نمل میں) فرمانا ہم نے لوط کو بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھ کر بےحیائی کا کام کرتے ہو۔ عورتوں کو چھوڑ کر اپنی خواہش مردوں سے نکالتے ہو تم جاہل لوگ ہو پھر ان کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا یہی کہا کہ لوط والوں کو اپنی بستی سے باہر کر دو یہ بڑے پاکیزہ بنتے ہیں آخر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچا دیا صرف ان کی بی بی کو عذاب والوں میں رہنے دیا اور ان کی قوم پر (پتھروں کا) مینہ برسایا یہ برا مینہ تھا جو ان ڈرائے گئے لوگوں پر برسایا گیا

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لوط کو بخشے وہ زبردست رکن (یعنے اللہ کے) پناہ میں گھستے تھے۔

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۲۱۷ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ بِرُکْنِهٖ بِمَنْ مَّعَهٗ لِاَنَّهُمْ قُوَّتُهٗ تَرْکَنُوْا تَمِیْلُوْا فَاَنْکَرَهُمْ وَنَکِرَهُمْ وَاسْتَنْکَرَهُمْ وَاحِدٌ یُهْرَعُوْنَ یُسْرِعُوْنَ دَابِرُ اٰخِرُ صَیْحَةٌ هَلَکَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ لِلنَّاظِرِیْنَ لَبِسَبِیْلٍ لَبِطَرِیْقٍ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَرَءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ۔

بَابٌ ۲۱۸ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ مَوْضِعُ ثَمُوْدَ وَاَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَّکُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجر میں) فرمانا جب لوط والوں کے پاس خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو وہ ان سے کہنے لگے تم تو انجان (پردیسی ملک والے) لوگ ہو (سورہ الذاریات میں) برکنہ کا معنے اپنے ساتھ والوں سمیت کیونکہ وہی اس کے زور تھے[1] (سورہ ہود میں ولا ترکنوا کا معنے مت جھکو (سورۂ ہود میں) انکرهم نکرهم استنکرهم[2] ان سب کا ایک ہی معنی ہے (سورۂ الصافات میں) یھرعون کا معنے دوڑتے ہیں (سورہ حجر میں) دابر کا معنے اخیر (دم) (سورۂ حجر میں) صیحة کا معنے ہلاکت[3] (سورہ حجر میں) للمتوسمین کا معنے دیکھنے والوں کے لئے (سورۂ حجر میں) لبسبیل کا معنے رستے میں

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواحمد (محمد بن عبداللہ زبیری) نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں) فھل من مدکر پڑھا[4]

باب ثمود کی قوم اور حضرت صالح کا بیان (اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) ہم نے ثمود[5] کی طرف ان کے ساتھ بھائی صالح کو بھیجا (سورۂ حجر میں) جو فرمایا حجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا حجر ثمود والوں کا شہر تھا لیکن (سورۂ انعام میں) جو حرث حجر آیا ہے وہاں حجر کے معنے حرام اور

---

[1] یعنی قوت رکن کا معنے قوت زور یہ لفظ تو حضرت موسیٰؑ کے قصے میں وارد ہے چونکہ حضرت لوطؑ کے قصے میں بھی رکن کا لفظ وارد ہے اوآوی الی رکن شدید اس لئے امام بخاری نے اس کو ذکر کر دیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ یہ لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیم پاس بطور مہمان کے آئے تھے مگر چونکہ یہی فرشتے پھر حضرت لوطؑ پاس گئے تھے اس لئے مناسبت کی وجہ سے اس کا بھی ذکر کر دیا بعضوں نے کہا لوطؑ کے قصے میں بھی اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ وارد ہے اور نکرہم اسی سے ہے ۱۲ منہ [3] یعنی اس آیت میں فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ جو حضرت لوطؑ کی اُمت کے باب میں ہے۔ بعضوں نے کہا اس آیت میں جو سورۂ یٰسین میں ہے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت لوط علیہ السلام کے قصے سے تعلق نہیں رکھتی ۱۲ منہ [4] یہ آیت سورۂ قمر میں حضرت لوطؑ کے قصے میں بھی وارد ہے اس مناسبت سے اس حدیث کو اس باب میں بھی ذکر کیا جیسے اوپر بھی کئی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] ثمود عرب کا ایک قبیلہ تھا ان کے دادا کا نام ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح تھا اس لئے اس کو ثمود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تھا ۱۲ منہ؛

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

حِجْرٌ مَّحْجُوْرٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَاَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُوْمٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُوْلٍ وَيُقَالُ لِلْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ الْحِجْرُ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَاَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

ممنوع کے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں حجر محجور یعنی حرام ممنوع حجر عمارت کو بھی کہتے ہیں اور جس زمین کو گھیر لیا جائے (دیوار یا باڑے سے) اسی سے خانہ کعبہ کی حطیم کو حجر کہتے ہیں حطیم محطوم سے نکلا ہے محطوم کے معنے ٹوٹا ہوا پہلے وہ کعبے کے اندر تھا اس کو توڑ کر باہر کر دیا اس لئے حطیم کہنے لگے جیسے قتیل مقتول سے اور مادیاں گھوڑی کو حجر کہتے ہیں اور حجر کے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے حجی وہ بھی عقل کو کہتے ہیں (سورۃ فجر میں) ھل فی ذٰلك قسم لذی حجر اور حجر الیمامہ ایک مقام کا نام ہے (حجاز اور یمن کے بیچ میں)

۶۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوْ عِزٍّ وَّمَنَعَةٍ فِيْ قُوَّةٍ كَاَبِيْ زَمْعَةَ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس (بدذات) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کو مارا آپ نے فرمایا ایک عزت دار زور دار صاحب قوت شخص (قدار) نے اس کے مار ڈالنے کا ذمہ لیا (جیسے ہمارے زمانہ میں) ابو زمعہ (اسود بن مطلب) ہے۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ اَبُوْ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَمَرَهُمْ اَنْ لَّا يَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّطْرَحُوْا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهْرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِي الشُّمُوْسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلْقَاءِ

ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان بن حیان ابو زکریا نے کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں سے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو انہوں نے کہا ہم نے تو اس پانی سے آٹا گوندھ ڈالا مشکیں بھر لیں آپ نے فرمایا یہ آٹا پھینک دو مشکیں بہا دو اور سبرہ بن سعبدؓ اور ابو الشموس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کے (جو اس پانی سے طیار ہوا تھا) پھینک دینے کا حکم کیا اور ابو ذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس نے اس پانی سے

ے سبرہ کی حدیث طبرانی اور ابو نعیم نے اور ابو الشموس کی طبرانی اور ابن مندہ نے اور ابو ذر کی بزار نے وصل کی چونکہ اس مقام پر خدا کا عذاب نازل ہوا تھا لہذا آپ نے وہاں کے پانی کے استعمال سے منع فرمایا ایسا نہ ہو اس سے دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ۱۲ منہ

الطَّعَامِ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ

آٹا گوندھا ہو (وہ اس کو پھینک دے)

۶۰۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاَنْ يَّعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ اُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر میں جاکر اُترے وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں آٹا گوندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی (جو مشکوں میں تھا) بہا ڈالیں اور آٹا (جو اُس سے گوندھا تھا) وہ اونٹوں کو کھلا دیں آپ نے فرمایا اُس کنوئیں کا پانی لو جس میں کا پانی (حضرت صالح کی) اونٹنی پیا کرتی تھی عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کیا [۱]

۶۰۵ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهٖ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی اُنھوں نے معمر سے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبیداللہ خبر دی اُنہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر سے گذرے (جہاں ثمود کی قوم بستی تھی) تو یہ فرمایا گنہگاروں کی بستیوں میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (اللہ سے ڈرتے ہوئے) ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی آن پڑے یہ فرماکر آپ نے کجاوے پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا۔

۶۰۶ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یونس سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے کہ ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنہگاروں (بدکاروں) کی بستی میں نہ جاؤ اگر جاؤ تو روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب انکو ہوا تھا وہ تم پر بھی آئے [۲]

---

[۱] اس کو ابن المقری نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اگرچہ یہ حدیث مطلق ہے تمام بدکاروں کو شامل ہے مگر چونکہ آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حجر پر سے گذرے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی جیسے اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس لئے اس باب میں لائے ۱۲ منہ

بَابٌ ۳۱۹ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ۔

۶۰۷۔ حَدَّثَنَآ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

باب (حضرت یعقوبؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا سورہ بقرہ میں، یوں فرمانا کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب مر رہے تھے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے اُنہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے عزت دار عزت دار کے بیٹے۔ عزت دار کے پوتے عزت دار کے پرپوتے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

بَابٌ ۳۲۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ۔

باب (حضرت یوسفؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ نے (سورۂ یوسف میں) فرمایا بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔

۶۰۸۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔

مجھ سے عبید بن اسمٰعیلؒ نے بیان کیا اُنہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے اُنہوں نے کہا مجھ کو سعید بن ابی سعید نے خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (تو خاندان کے لحاظ سے) یوسف (عزت والے) ہیں جو خود پیغمبر ان کے باپ پیغمبر دادا پیغمبر پردادا اللہ کے خلیل (یعنی حضرت ابراہیمؑ) لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تم عرب کے خاندانوں کو پوچھتے ہو دیکھو لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی سے بُرا) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے (شریف) تھے وہی اسلام میں بھی اچھے شریف ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں (عالم بنیں)

۶۰۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی اُنہوں نے عبیداللہ عمری سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا۔

ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی

۶۱۰ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ رضؓ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ اِنَّهٗ رَجُلٌ اَسِيْفٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ۔

ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سُنا انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (مرض موت میں) فرمایا ابوبکر رضؓ صدیق سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں انہوں نے عرض کیا ابوبکر رضؓ تو کچھ ایسے آدمی ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہوگی (قرآن پڑھنا مشکل ہوگا) آپ نے پھر یہی فرمایا (ابوبکر رضؓ سے کہو نماز پڑھائیں) حضرت عائشہ رضؓ نے پھر یہی معروضہ کیا شعبہ نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) آپ نے تیسری یا چوتھی بار میں فرمایا تم تو یوسف ؑ کی ساتھ والیاں ہو (ظاہر کچھ باطن کچھ[1]) ابوبکر رضؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَقَالَتْ مِثْلَهٗ فَقَالَ مُرُوْهُ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَاَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ۔

ہم سے ربیع بن یحییٰ بصری نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابوبکر رضؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں (حضرت عائشہ رضؓ نے کہا ابوبکر رضؓ تو ایسے آدمی ہیں (یعنی بالکل نرم دل) آپ نے پھر وہی حکم دیا حضرت عائشہ رضؓ نے پھر وہی معروضہ کیا آپ نے فرمایا) ابوبکر رضؓ سے کہو نماز پڑھائیں تم تو یوسف پیغمبر کی ساتھ والیاں ہو پھر آپ کی زندگی بھر (وفات تک) ابوبکر رضؓ ہی لوگوں کی امامت کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ ابوبکر رضؓ نرم دل آدمی ہیں[2]

۶۱۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے آپ نے

---

[1] اس حدیث کی شرح ابواب الامۃ کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو خود مؤلف نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ

۶۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بْنِ اَخِىْ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِى الدَّاعِىْ لَاَجَبْتُهٗ۔

۶۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ رُوْمَانَ وَهِىَ اُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ اِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِىَ تَقُوْلُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ اِنَّهٗ نَمَا ذِكْرُ الْحَدِيْثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَىُّ حَدِيْثٍ فَاَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهٖ قُلْتُ حُمّٰى اَخَذَتْهَا مِنْ اَجْلِ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ

دُعا کی یا اللہ عیاش بن ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھوڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے (یہ سب مکہ کے کافروں پاس قید تھے) یا اللہ کمزور مسلمانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو) یا اللہ مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال یا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف پیغمبرؑ کے (زمانہ میں قحط کے) سال گذرے تھے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا جو جویریہ کے بھتیجے تھے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے اُنہوں نے امام مالکؓ سے اُنہوں نے زہری سے ان سے سعید بن مسیب اور ابوعبید نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے ساتھ پناہ لینا چاہتے تھے اور میں تو اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید رہتا پھر کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا آتا (حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرتا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی کہا ہم سے حصین نے بیان کیا اُنہوں نے سفیان سے انہوں نے مسروق سے اُنہوں نے کہا میں ام رومان سے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں اس بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہ پر کیا گیا تھا اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ہم دونوں (ماں بیٹیاں) بیٹھی تھیں لنتے میں ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلانے شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ کرے اور تباہ کیا میں نے کہا کیوں اس کا قصور اس نے کہا اسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی عائشہ نے پوچھا کونسی بات جب اس نے بیان کی تو عائشہ نے کہا کیا یہ بات ابوبکرؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی اس نے کہا پہنچ گئی یہ سنتے ہی عائشہؓ بیہوش ہو کر گری ہوش آیا تو کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پوچھا اس کو (یعنی حضرت عائشہؓ کو) کیا ہوا ہے میں نے کہا اس کو وہ بات سن کر جو اس کے حق میں کہی گئی بخار

فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ فَمَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ فَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتِ قَوْلَهُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا اَوْ كُذِّبُوْا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَاَمَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

آگیا ہے پھر حضرت عائشہ رض اُٹھ کر بیٹھیں کہنے لگیں خدا کی قسم اگر میں حلف کروں جب بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہیں ماننے کے میری تمہاری وہی کیفیت ہے جو یعقوب اور ان کے بیٹوں کی گزر چکی ہے[۱] (یعنی صبر کرنا بہتر ہے) خیر تمہاری ان باتوں پر اللہ میرا مددگار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو آیتیں (حضرت عائشہ کی برأت میں) اُتاریں (سورہ نور کی پندرہ آیتیں) اس وقت عائشہ رض کہنے لگیں میں اللہ کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں ہے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا (یہ آیت جو سورۂ یوسف میں ہے) وظنوا انهم قد کذبوا تو یہ کُذِّبُوا ہے تشدید سے یا کُذِبُوا تخفیف سے انہوں نے کہا کُذِّبُوا تشدید سے عروہ نے کہا تو پھر معنے کیسے بنیں گے (پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے ان کو جھٹلایا وظنوا یعنی گمان کیا یہ کیا معنے) حضرت عائشہ رض نے کہا[۲] مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب خدا کی آزمائش مدت تک رہی اور مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر لوگ اپنی قوم کے جھٹلانے والوں سے ناامید ہو گئے (سمجھے کہ اب وہ ایمان نہ لائیں گے) اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ جو لوگ ان کے تابعدار بنے ہیں وہ بھی ان کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد آن پہنچی[۳] امام بخاری نے کہا (سورہ یوسف میں) استیاسوا باب افتعال سے ہے یئس سے نکلا ہے منہ یعنی حضرت یوسف سے لا تیاسوا من روح اللہ یعنی اللہ سے امید کھو مایوس مت ہو

---

[۱] یعنی حضرت یوسف اور ان کے بھائیوں کی بہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف بھی اشارہ کیا ہو جس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ رض نے اثنائے گفتگو میں یوں کہا مجھ کو حضرت یعقوب کا نام یاد نہ آیا تو میں نے یوسف کا باپ کہہ دیا ۱۲ منہ [۲] یہ آیت چونکہ سورہ یوسف میں واقع تھی اسلئے امام بخاری نے اسکی تفسیر اس باب میں بیان کر دی بعضوں نے کہا اسلئے کہ وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحی الیہم میں حضرت یوسف بھی داخل ہیں ۱۲ منہ

اسْتَيْأَسُوا افْتَعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

مجھ کو عبدہ بن عبداللہ نے خبر دی کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمان سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عزت دار عزت دار کے بیٹے عزت دار کے پوتے عزت دار کے پرپوتے یوسف ہیں یعقوب کے بیٹے وہ اسحاق کے بیٹے وہ ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے۔

بَابُ ۳۲۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَأَيُّوبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ارْكُضْ اضْرِبْ يَرْكُضُونَ يَعْدُونَ۔

باب (حضرت ایوبؑ کا بیان) اور اللہ تعالیٰ (سورہ انبیاء میں) فرمانا

اور ایوب کا ذکر جب اس نے اپنے پروردگا کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (سورہ صٓ میں) ارکض برجلک کا معنے اپنا پاؤں زمین پر مار یرکضون کا معنے (سورہ انبیاء میں) دوڑتے ہیں۔

۶۱۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادٰى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایوب پیغمبرؑ ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا وہ اپنے کپڑے میں بٹورنے لگے اس وقت پروردگار نے ان کو آواز دی[1] کیا میں نے تجھ کو ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں کیا (تجھ کو مالدار نہیں بنایا) انہوں نے عرض کیا بیشک میرے مالک مگر میں تیری برکت (عنایت) سے کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں[2]

بَابُ ۶۲۴ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ

باب (حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا

(سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں موسیٰؑ کا ذکر کر دہ چنا ہوا (بندہ) رسول نبی تھا اور ہم نے اس کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اس سے باتیں کیں قربناہ نجیا یعنے اس سے کلام کیا اور ہم نے

[1] معلوم ہوا حق تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے اور باطل ہوا ان متکلمین کا قول جو حق تعالیٰ کے کلام میں آواز کے قائل نہیں ہیں ۱۲ منہ [2] تو خدا ہیں بندہ بندہ ہر وقت اپنے مالک کا محتاج اور دست نگر ہے ۱۲ منہ

رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَ لِلِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَالْجَمِيْعُ أَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ

اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنایا نجی کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے لئے بولا جاتا ہے (سورۂ یوسف میں ہے) خلصوا نجیا یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے اس کی جمع انجیہ ہے (سورہ مجادلہ میں) یتناجون بھی اسی سے نکلا ہے۔

بَابٌ ٢٣ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ.

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مومن) فرعون والوں میں سے ایک ایماندار شخص (شمعان) کہنے لگا اخیر آیت مسرف کذاب تک۔

٦١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ إِلٰى وَرَقَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى وَإِنْ أَدْرَكَنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا اَلنَّامُوْسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ.

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا میں نے عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا۔ (جب حضرت جبریلؑ غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ وہاں سے حضرت خدیجہؓ پاس لوٹ آئے آپ کا دل دھڑک رہا تھا وہ آپ کو ورقہ بن نوفل پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے۔ عربی زبان میں انجیل شریف پڑھا کرتے تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھا کہو تم کو کیا دکھائی دیتا ہے آپ نے بیان کیا ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا اور جو کہیں میں تمہاری (پیغمبری کے) زمانہ تک زندہ رہا تو تمہاری بہت اچھی مدد کروں گا ناموس کہتے ہیں محرم راز کو جس سے آدمی وہ بات کہتا ہے جو دوسرے سے چھپاتا ہے

بَابٌ ٢٤ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى إِذْ رَاٰى نَارًا إِلٰى قَوْلِهٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰؑ کا قصہ سنا ہے اخیر آیت بالوادی المقدس طوی تک

آنَسْتُ أَبْصَرْتُ نَارًا لَعَلِّيْ آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى اسْمُ الْوَادِيْ سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا وَالنُّهٰى التُّقٰى بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا هَوٰى شَقِيَ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوْسٰى رِدْءًا كَيْ

انست کا معنے میں نے آگ دیکھی (تم ٹھیرو) میں اس میں ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں ابن عباس نے کہا مقدس کا معنے مبارک طوی اس وادی کا نام تھا (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے باتیں کیں) سیرتہا یعنے پہلی حالت پر نہیٰ یعنی پرہیزگاری بملکنا یعنے اپنے اختیار سے ھوی یعنی بدبخت ہوا فارغا یعنی موسیٰؑ کے سوا اور کوئی خیال دل میں نہ رہا ردا یعنے فریادرس

يُصَدِّقُنِيْ وَيُقَالُ مُغِيْثًا اَوْ مُعِيْنًا يَبْطُشُ وَيَبْطِشُ
يَأْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ
غَلِيْظَةٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ
سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا
فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُلَّمَا
لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْ فَأْفَأَةٌ
فَهِيَ عُقْدَةٌ اَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ
الْمُثْلٰى تَانِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ
يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا
يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلّٰى
الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا
فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ
فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ
بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا
لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ اَلضَّحَاءُ اَلْحَرُّ
قُصِّيْهِ اتَّبِعِيْ اَثَرَهُ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ تَقُصَّ
الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ
عَنْ بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ
وَاحِدٌ قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَاتَنِيَا
لَا تَضْعُفَا يَبَسًا يَابِسًا مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ
الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
فَقَذَفْتُهَا اَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهُ

یا مددگار۔[1] یبطُش بضم طا اور یبطِش بکسر طا دونوں طرح قراءت ہے
یاتمرون یعنی مشورہ کرتے ہیں جذوۃ لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں
آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے منہ پر آگ لگی ہو) سنشد عضدک[2]
یعنی ہم تیری مدد کریں گے جب تو کسی چیز کو زور دے گویا تو نے اس کو
عضد یعنی بازو دیا (یہ سب تفسیریں) ابن عباس سے منقول ہیں
اوروں نے کہا عقدۃ کا معنے یہ ہے کہ زبان سے کوئی حرف یا تے یا
فے نہ نکل سکے ازری یعنی میری پیٹھ فیسحتکم یعنی تم کو ہلاک کرے مثلی
امثل کی مونث ہے یعنی تمہارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں عرب لوگ
کہتے ہیں خذ المثلی خذ الامثل یعنے اچھی روش اچھا طریقہ سنبھال
ثم ائتوا صفا یعنے قطار باندھ کر آؤ عرب لوگ کہتے ہیں آج تو صف
میں گیا یا نہیں یعنے نماز کے مقام میں فاوجس یعنی موسیٰ کا دل
دھڑکنے لگا خیفہ کی اصل خوفۃ تھی واؤ بوجہ کسرہ ماقبل کے یاء سے
بدل گئی فی جذوع النخل یعنی علی جذوع النخل خطبک یعنی تیرا حال
مساس مصدر ہے کہتے ہیں ماسہ لامساس (یعنی تجھ کو کوئی نہ چھوئے
نہ تو کسی کو چھوئے) لننسفنہ یعنی ہم کو راکھ کر کے دریا میں اڑا دیں گے لا تضحی
ضحی سے ہے یعنی گرمی قصیہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا کبھی قص کا معنے
بات کا بیان کرنا اسی سے ہے (سورہ یوسف میں) نحن نقص علیک
جنب اور عن جنابۃ اور عن اجتناب سب کا معنی ایک ہے یعنی دور سے
مجاہد نے کہا علی قدر یعنی وعدے پر لاتنیا یعنے سستی نہ کرو یبسا
یابسا یعنی خشک من زینۃ القوم یعنی زیور میں سے جو بنی اسرائیل نے
فرعون والوں سے مانگ کر لئے تھے فقذفتہا یعنے میں نے اس کو ڈال دیا القی
یعنے بنایا فنسی اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں

۱؎ بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے ردا عونا یقال ردأتہ علی صنعتہ ای اعنتہ علیہا یعنی ردءًا کا معنی مدد عرب لوگ
کہتے ہیں میں نے اس کے کام پر اس کی ردء کی یعنی مدد کی ۱۲ منہ ۲؎ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَخْطَأَ الذَّنْبُ أَنْ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ۔

موسیٰؑ نے غلطی کی جو اس بچھڑے کو خدا سمجھ کر دوسری جگہ چل دیا الا یرجع الیھم قولا یعنے وہ بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَّعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہنچا وہاں ہارون پیغمبر سے ملا جبرائیل نے کہا یہ ہارون ہیں ان کو سلام کر دیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آؤ اچھے بھائی اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن علی نے بھی انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[1]

بَابُ ۳۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسٰى وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ طٰہٰ میں) فرمانا اے پیغمبر تو نے موسیٰ کا قصہ سنا ہے اور سورہ نساء میں) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے بول کر باتیں کیں

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوسٰى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰؑ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰؑ کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ کے آدمی ہیں (ایسے تر و تازہ صاف پاک) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیمؑ سے ان کی سب اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (جب پیغمبروں سے مل چکا) تو میرے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا اس وقت (فرشتوں نے مجھ سے کہا تم نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے

---

[1] ان کی روایتوں میں مالک بن صعصعہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں یوں ہے کہ جبرائیل ؑ نے کہا ۱۲ منہ

الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری اُمت خراب ہو جاتی ؎۱

٦٢٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے تمہارے پیغمبر کے چچازاد بھائی یعنی عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں کہنا چاہیئے میں یونس بن متی (پیغمبرؑ) سے بہتر ہوں ؎۲ راوی نے یونسؑ کے والد کا نام متی بیان کیا ؎۳ اور آپ نے معراج کی شب کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰؑ تو گندمی رنگ دراز قامت (لمبے) تھے جیسے شنوءہ قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں (اور عیسیٰؑ گھونگر بال والے میانہ قامت آدمی تھے اور آپ نے مالک فرشتے کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کا ذکر کیا۔

٦٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيهِ مُوسَى

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے اُنہوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود لوگوں کو دیکھا وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ نے موسیٰؑ کو نجات دی اور فرعون کو

؎۱ حالانکہ یہ شراب جنت کا تھا مگر اس کا نمونہ دُنیا میں دنیا کا شراب ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں بھی شراب حرام نہ ہوتا درست رہتا یعنے مسلمان باوصف شراب حرام ہونے کے اس کے پینے سے باز نہیں رہتے اس وقت تو سب کے سب خوب شراب اڑاتے اور مست و متوالے ہو کر صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتے کیونکہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے ۱۲ منہ ؎۲ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اپنے تئیں یونسؑ سے افضل نہ سمجھے گو حضرت یونسؑ سے ایک قصور ہو گیا تھا مگر اللہ نے معاف کر دیا وہ پیغمبر تھے پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا عوام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے، دُوسرے یہ کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر فضیلت نہ دے یعنے اس طرح سے کہ حضرت یونسؑ کی توہین یا حقارت نکلے کسی پیغمبر کی ذرا سی بھی توہین یا حقارت کرنا کفر ہے خدا ان لوگوں کو غارت کرے جو رد نصاریٰ کے بہانہ سے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کرتے ہیں وہ اپنا ایمان آپ خراب کرتے ہیں اس کی مثل وہی ہے پرائے شگون کے لیے اپنی ناک کٹائی اسی طرح ان کو ہدایت کرے جو خارجیوں یا رافضیوں کے رد کا بہانہ کر کے حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ کی توہین کرتے ہیں ۱۲ منہ ؎۳ اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں متی ان کی والدہ کا نام تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

وَاُغْرِقَ اٰلُ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوْسٰی شُکْرًا لِلّٰهِ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْهُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ ۔

ڈبا دیا تو موسیٰ نے شکریہ کے طور پر اس دن روزہ رکھا آپ نے یہ سن کر فرمایا میں ان سے زیادہ موسیٰ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

باب ۳۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُقَالُ دَكَّهٗ زَلْزَلَهٗ فَدُكَّتَا فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ اُشْرِبُوْا ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوْغٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا۔

باب اللہ تعالیٰ (سورۂ اعراف میں) فرمانا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا ٹھہراؤ کیا اور دس راتیں اور بڑھا کر چالیس راتیں اس کے مالک کی میعاد کی پوری کر دیں اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے خلیفہ رہو اور نرمی کرتے رہنا بدمعاشوں کے طریق پر مت چلنا اور جب موسیٰ ہمارے ٹھہرائے ہوئے وقت پر (ایک چلّہ کے بعد) آیا اور اس کے مالک پروردگار نے اس سے باتیں کیں تو کیا کہنے لگا پروردگار مجھ کو اپنے تئیں دکھلا دے میں تجھ کو دیکھوں ارشاد ہوا تو مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا اخیر آیت وانا اول المومنین تک عرب لوگ کہتے ہیں دکہ یعنی اس کو ہلا دیا اسی سے ہے (سورۂ حاقہ میں) فدکتا دکۃ واحدۃ تثنیہ کا صیغہ اس طرح درست ہوا کہ پہاڑوں کو ایک چیز فرض کیا اور زمین کو ایک چیز قاعدے کے موافق یوں ہوتا تھا فدککن بصیغہ جمع اس کی مثال وہ ہے سورہ انبیاء میں ہے ان السموات والارض کانتا رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا اور یوں نہیں فرمایا کن رتقا بصیغہ جمع (حالانکہ قیاس یہی چاہتا تھا) رتقا کے معنے جڑے ہوئے ملے ہوئے اُشربوا جو سورہ بقرہ میں ہے اس شرب سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنوں میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ثوب مشرب یعنی کپڑا رنگا ہوا (سورۂ اعراف میں) نتقنا کا معنے ہم نے اٹھایا۔

۶۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰی عَنْ اَبِيْهِ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ

ل امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر کی جو سورہ اعراف میں ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا ۱۲ منہ ۲ کیونکہ آسمان کئی ہیں اور زمین سب مل کر جمع ہوئے نہ تثنیہ مگر آسمانوں کو ایک چیز فرض کر لیا اور زمین کو ایک چیز اور کانتا تثنیہ کی ضمیر پھیری ۱۲ منہ ۳ یہ امام بخاری نے ضمن بیان کر دیا اس کو اس باب سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَۃٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَۃِ الطُّوْرِ۔

سے انہوں نے ابوسعید خدری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں ان کو مجھ سے پہلے ہوش آجائے گا یا بیہوش ہی نہ ہوں گے اس لئے کہ طور پر بیہوش ہو چکے تھے [1]

۶۲۳- حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْٓا اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (سلویٰ کا گوشت سینت کر نہ رکھتے) تو گوشت کبھی نہ سڑتا اور جو حوا نہ ہوتیں (حضرت آدم سے دغا نہ کرتیں) تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی چوری نہ کرتی۔

بَابٌ ۳۲۷ طُوْفَانٌ مِّنَ السَّیْلِ یُقَالُ لِلْمَوْتِ الْکَثِیْرِ طُوْفَانٌ اَلْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ یُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِیْقٌ حَقٌّ کُلُّ مَنْ نَّدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِیْ یَدِهٖ

باب (سورہ اعراف میں جو آیا ہے) وارسلنا علیھم الطوفان سے مراد پانی کا ریلا ہے اور بہت مری پڑنے کو بھی طوفان کہتے ہیں قمل سے مراد چیچڑی ہے جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے (گوچڑی) حقیق کا معنے حق اور لازم سقط فی ایدیھم یعنی شرمندہ ہوئے عرب لوگ جو شرمندہ ہوتا ہے کہتے ہیں سقط فی یدہ

حَدِیْثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ

۶۲۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَیْسٍ الْفَزَارِیُّ فِیْ صَاحِبِ مُوْسٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ تَمَارَیْتُ

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس اور حر بن قیس فزاری نے جھگڑا کیا اس باب میں کہ موسیٰ کن کے پاس گئے تھے ان کا ساتھی (جو کشتی میں سوار ہوا ایک بچے کو مارا ایک دیوار سیدھی کی) کون تھا ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر تھے اتنے میں ابی بن کعبؓ ادھر سے گزرے ابن عباس نے ان کو بلایا کہنے لگے

[1] تو وہ بیہوشی اس بیہوشی کا بدل ہو گئی ۱۲ منہ

أَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى الَّذِيْ سَأَلَ السَّبِيْلَ إِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ إِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوْتُ اٰيَةً وَّقِيْلَ لَهٗ إِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوْتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِيْ قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ۔

دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کے وہ ساتھی کون تھے جن سے موسیٰ نے ملنا چاہا تھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا کچھ ذکر کرتے تھے ابی بن کعب نے کہا ہاں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا پوچھنے لگا تم کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو انہوں نے کہا نہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی بھیجی میرا بندہ خضر تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے ان تک پہنچنے کی دعا کی ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لئے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب یہ مچھلی گم ہو جائے (دریا میں چل دے) وہیں سے لوٹ آ خضر وہیں ملیں گے خیر موسیٰ برابر چلتے رہے اس مچھلی کے انتظار میں تھے کہاں وہ سمندر میں غائب ہو جاتی ہے چلتے چلتے ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا اجی دیکھو جب ہم صخرہ پاس ٹھہرے تھے تو وہاں عجب معاملہ ہوا مچھلی تڑپ کر دریا میں چل دی) میں تم سے مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا موسیٰ نے یہ سن کر کہا واہ (من مانی مراد پائی) ہم تو اس فکر میں تھے پھر دونوں (موسیٰ اور یوشع) باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی اور وہ معاملہ گزرا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعَمُ أَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہے[۱]

---

[۱] اس فقرے کی شرح پہلے پارہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسٰى قَامَ
خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ
فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلٰى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ
هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ
وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ
قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا
فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ
ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ
انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتّٰى
إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَ
مُوسٰى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ
فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا
فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ
فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ
لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ
قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هٰذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى النَّصَبَ حَتّٰى
جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ
إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ
وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ
وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ لِلْحُوتِ
سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلِكَ
مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا

ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہ موسیٰ پیغمبرؑ بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے
کسی نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ علم رکھتا ہے انہوں نے
کہا میں (پروردگار کو ان کا یہ کہنا ناگوار ہوا) ان پر عتاب فرمایا کیونکہ
انھوں نے اس کا علم اللہ پر نہیں رکھا (یوں نہیں کہا کہ اللہ جانتا ہے)
اللہ نے فرمایا میرا ایک بندہ (خضر) وہاں ہے جہاں دو دریا (فارس
اور روم کے) ملتے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض
کیا پروردگار مجھے اس تک کون پہنچائے گا اور کبھی سفیان بن عیینہ
نے یوں کہا میں کیونکر اس تک پہنچوں ارشاد ہوا ایک مچھلی (مردہ نمک
لگی ہوئی) مچھلی لے کر پٹاری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون
کو ساتھ لے کر چلے جب صخرہ پر پہنچے تو دونوں نے اپنا سر ٹیکا (لیٹے)
موسیٰ سو گئے (لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی تڑپی اور تڑپ کر
سمندر میں گری دریا میں چلتی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی کی
روانی اس پر سے روک دی پانی ایک طاق کی طرح اس پر بن گیا
راوی نے طاق کی وضع بتلائی خیر موسیٰ اور یوشع پھر چلتا ایک دن
رات میں سے باقی رہا تھا چلتے رہے جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ نے
یوشع سے کہا اجی ہمارا ناشتہ تو لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک (کر چور
ہو) گئے آنحضرتؐ نے فرمایا موسیٰ کو تھکن اسی وقت معلوم ہوئی جب
اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا حکم دیا تھا یوشع نے
کہا (جناب والا) ملاحظہ فرمائیے جب ہم صخرہ پاس ٹھہرے تھے تو میں
مچھلی کا ذکر ہی کرنا بھول گیا شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا مچھلی
نے عجیب طور سے دریا کی راہ لی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)
مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا موسیٰ نے
کہا اجی ہم تو اسی فکر میں تھے (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگتی ہے
اور دونوں باتیں کرتے ہوئے

رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسٰى فَرَدَّ
عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا
مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ
لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسٰى
إِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا
تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ
اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ
تُحِطْ بِهِ خُبْرًا إِلٰى قَوْلِهِ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ
عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ
أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ
فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ
عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً أَوْ
نَقْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسٰى مَا نَقَصَ
عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ
هٰذَا الْعُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ إِذْ أَخَذَ
الْفَأْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسٰى
إِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى
مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ

اپنے قدموں کے نشان پر لوٹے جب پھر صخرے پر پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا
کپڑے لپیٹے ہوئے (وہی خضر تھے) موسیٰؑ نے اس کو سلام کیا اس نے
جواب دیا اور پوچھا تیرے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے موسیٰؑ نے کہا
میں موسیٰ ہوں اس نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰؑ انھوں نے کہا ہاں میں
تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تم کو جو عمدہ ہدایت کی باتیں سکھائی گئی
ہیں وہ مجھ کو بھی سکھلاؤ[1] خضرؑ نے کہا اللہ نے ایک طرح کا علم مجھ کو سکھلایا
ہے جس کو تم (اس طرح سے) نہیں جانتے[2] اور تم کو دوسری طرح کا علم سکھلایا
ہے جس کو میں (تمہارے برابر) نہیں جانتا اخیر موسیٰؑ نے کہا (اب مطلب
کی بات سنو) میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں خضر نے کہا تم کو میرے
ساتھ صبر نہ ہو سکے گا بات یہ ہے کہ جس چیز کی پوری حقیقت تم کو معلوم
نہ ہو تم اس پر کیسے خاموش رہو گے (ضرور پوچھ بیٹھو گے) اخیر آیت
امراً تک آخر موسیٰ اور خضر (دونوں) مل کر چلے سمندر کے کنارے کنارے
جا رہے تھے ایک کشتی ادھر سے گذری انہوں نے کہا ہم کو سوار کر لو کشتی
والوں نے خضر کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰؑ اور خضر
دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے
سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں خضر نے کہا موسیٰؑ میرے اور تمہارے
علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی لیا ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی
چونچ میں سمندر میں سے لیا اس کے بعد خضر نے کیا کیا ایک کلہاڑی
لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا تھوڑی دیر موسیٰ ٹھہرے تھے
کہ خضر نے ایک اور تختہ بسولے سے نکال ڈالا جب تو موسیٰؑ

---

[1] اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ دین اور شریعت کی باتیں سکھلاؤ کہ حضرت موسیٰ بڑے جلیل الشان پیغمبر تھے شریعت کا علم ان کو حضرت خضر سے کہیں زیادہ تھا ۱۲ منہ

[2] یعنی اس خاص طریق اور وضع سے نہیں جانتے جس طریق اور وضع پر میں جانتا ہوں اسی طرح حضرت خضر نے جو کہا میں اس کو نہیں جانتا یعنی تمہارے برابر اس تاویل کی اس لئے ضرورت ہے کہ شریعت اور حقیقت دونوں کا علم حضرت موسیٰ کو تھا اور سب پیغمبروں کو ہوتا ہے اور حضرت خضر کو بھی ضروری باتیں شرع کی معلوم تھیں۔ ورنہ ان کا ایمان کیسے پورا ہوتا مگر حضرت موسیٰؑ کی طرح اس علم کے ماہر نہ تھے۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عَمَدْتَ اِلٰی سَفِیْنَتِہِمْ فَخَرَقْتَہَا لِتُغْرِقَ اَھْلَہَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْھِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا فَکَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُّوْسٰی نِسْیَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوْا بِغُلَامٍ یَّلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِہٖ فَقَلَعَہٗ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَوْمَأَ سُفْیٰنُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِہٖ کَاَنَّہٗ یَقْطِفُ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ مُوْسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُّکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَھَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَھْلَ قَرْیَۃِ اِۨسْتَطْعَمَا اَھْلَہَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْھُمَا فَوَجَدَا فِیْہَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ مَائِلًا اَوْمَأَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ سُفْیَانُ کَاَنَّہٗ یَمْسَحُ شَیْئًا اِلٰی فَوْقٍ فَلَمْ اَسْمَعْ سُفْیَانَ یَذْکُرُ مَائِلًا اِلَّا مَرَّۃً قَالَ قَوْمٌ اَتَیْنٰھُمْ فَلَمْ یُطْعِمُوْنَا وَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا عَمَدْتَ اِلٰی حَائِطِہِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْہِ اَجْرًا قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْہِ صَبْرًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی کَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِھِمَا قَالَ سُفْیٰنُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰہُ

سے رہا نہ گیا) کہنے لگے واہ ان لوگوں نے تو ہم پر احسان کیا بن کرایہ ہم کو سوار کر لیا تم نے ان کی کشتی ہی کو تاکا (جس رکابی میں کھائیے اسی میں چھید) ان کے ڈبو دینے کی فکر کی کشتی پھاڑ ڈالی تم نے یہ بڑا (جان جوکھم) کام کیا خضر نے کہا میں تو پہلے ہی تم سے کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا موسیٰ نے (معذرت کی) کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرا کام مشکل نہ بناؤ اور تھا بھی سچ موسیٰ نے یہ سوال بھولے سے ہی کیا تھا ان کو اپنی شرط کا خیال نہیں رہا تھا جب دونوں سمندر سے خشکی میں اترے تو راہ میں ایک لڑکا دیکھا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر نے اس کا سر تھاما اور اس طرح اکھیڑ ڈالا سفیان نے انگلیوں کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اچک لیتے ہیں موسیٰ نے کہا واہ جی واہ تم نے ناحق ایک بے قصور جان کا خون کیا یہ تو بری حرکت کی خضر نے کہا میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا موسیٰ نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بیشک تمہارا عذر معقول ہے خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہنچے ان سے کھانا مانگا (بھوکے تھے) انہوں نے کھانا نہ دیا (اتفاق سے) اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو جھک کر اب گرنے ہی کو تھی خضر نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی سفیان نے یہ اشارہ اس طرح بتلایا جیسے کوئی اوپر کی طرف ہاتھ پھرائے علی بن عبداللہ نے کہا میں نے جھک کر کا لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا ہے موسیٰ نے کہا کیا خوب ہم ان بستی والوں پاس (سفر کرتے ہوئے) آئے انہوں نے کھانا تک نہ دیا نہ مہمانی کی تم کو کیا پڑی تھی خواہ مخواہ ان کی دیوار درست کر دی اجی مزدوری لے کر کام کرنا خضر نے کہا بس بس ہماری تمہاری جدائی کی گھڑی آن پہنچی اب میں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا ان کی حقیقت تم سے کہے دیتا ہوں پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو آرزو رہ گئی کاش موسیٰ صبر کرتے

مُوْسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهُ قَبْلَ أَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ أَتَحَفَّظُهُ وَرَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ

تو اور بھی کیفیتیں ان کی ہم سے بیان کی جاتیں سفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے اگر صبر کرتے تو اللہ ان کے اور اسرار بھی ہم پر بیان فرماتا ابن عباسؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وکان امامھم ملك یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا[۱] وہ لڑکا جس کو خضر نے مار ڈالا کافر تھا اس کے ماں باپ ایماندار تھے علی بن مدینی نے کہا سفیان نے مجھ سے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کرلی لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے جو تم نے یہ حدیث سنی اس سے پیشتر بھی تم نے کسی اور سے سن کر یہ حدیث یاد کرلی تھی انہوں نے کہا میں اور کسی سے سن کر یاد کرتا اور میرے سوا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت نہیں کی میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی۔

* * * * *

۶۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ

ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ان کا نام خضر اس لئے ہوا وہ ایک سوکھی زمین پر بیٹھے (جہاں سبزی کا نام نہ تھا) جب وہ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہوکر لہلہانے لگی[۲]

بَاب ۳۲۸

باب[۳]

۶۲۷- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ

مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا

---

[۱] مشہور قرأت یوں ہے وکان وراءھم ملك یاخذ کل سفینۃ غصبا ابن عباسؓ نے وراءھم کی جگہ امامھم پڑھا اور صالحۃ کا لفظ زیادہ کیا ۱۲ منہ

[۲] کہتے ہیں خضر کا نام بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح تھا وہ ابراہیمؑ سے پہلے پیدا ہو چکے تھے ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ حضرت آدم کے صلبی بیٹے تھے بعضوں نے کہا قابیل کے بیٹے تھے ابن لہیعہ نے کہا فرعون کے بیٹے تھے کسی نے کہا اس کے نواسے تھے کسی نے کہا الیاس کے بھائی تھے ان کی نبوت میں بھی اختلاف ہے قسطلانی نے کہا اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں اور ابراہیم بن ادہم بشر حافی معروف کرخی سری سقطی جنید بہت سے اولیاء اللہ نے یہی کہا ہے لیکن امام بخاری اور ایک جماعت اہل حدیث نے کہا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں ۱۲ منہ [۳] بعضے نسخوں میں باب سے پہلے یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الحموی قال قال محمد بن یوسف ابن مطر حدثنا علی بن خشرم عن سفیان بطولہ ۱۲

لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

۶۲۸ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَأَخَذَ مُوسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا.

(بیت المقدس میں) سجدہ (رکوع) کرتے ہوئے گھسو اور کہتے جاؤ حطة (گناہ معاف ہوں) اُنہوں نے بدل دیا (سجدے کے بدل) چوتڑوں پر گھسٹتے اور (حطة کے بدل) حبة فی شعرة کہتے گھسے [1]

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے امام حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس بن عمرو سے ان تینوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ پیغمبر بڑے شرم والے بدن ڈھانپنے والے تھے ان کے بدن کا کوئی حصہ [2] شرم کی وجہ سے کوئی نہ دیکھ سکتا بنی اسرائیل کے بعضے لوگوں نے ان کو ستایا کہنے لگے موسیٰؑ جو اس قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) یا فتق یا کوئی اور بیماری اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوا کہ موسیٰ کی بے عیبی کھل جائے ایک روز ایسا اتفاق ہوا موسیٰ اکیلے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر (ننگے) نہانا شروع کیا جب نہا چکے اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بقدرت الٰہی) ان کے کپڑے لیکر بھاگا موسیٰ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے چلے کہتے جاتے تھے ارے پتھر میرے کپڑے دے ارے پتھر میرے کپڑے دے وہ پتھر (تھما ہی نہیں) بنی اسرائیل کے لوگ جہاں تھے وہاں پہنچ کر تھما اُنہوں نے موسیٰؑ کو ننگا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق میں بہت اچھے جو عیب وہ لگاتے تھے ان سے پاک صاف موسیٰؑ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور پتھر کو عصا سے مارنا شروع کیا خدا کی قسم پتھر میں ان کی مار کے نشان موجود ہیں تین یا چار یا پانچ اس آیت کا جو (سورہ احزاب میں ہے) ایمان والو ان لوگوں کی طرح مت ہو جنہوں نے موسیٰ کو ستایا (ان پر طوفان جوڑے) پھر اللہ نے ان کے طوفان سے موسیٰ کو پاک کر دیا اور موسیٰ کو اللہ کے نزدیک آبرو دار تھے۔ یہی مطلب ہے

[1] یعنی دانہ بالی میں اُنہوں نے پروردگار سے بھی ٹھٹھا شروع کیا واہ رے گستاخی مثل مشہور ہے باریش بابا ہم بازی ۱۲ منہ [2] یعنی ستر کا ۱۲ منہ

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رض قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَّا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابو وائل سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سُنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی جنگ میں) لوٹ کا مال بانٹا (عرب کے بعضے سرداروں کو زیادہ دیا) ایک شخص کہنے لگا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے[1] میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کردیا آپ غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر میں نے غصہ پایا پھر فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا

بَابٌ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَّهُمْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) فرمانا وہ اپنے بتوں کا پوجا کر رہے تھے (اسی سورت میں متبر کا معنے تباہی نقصان (سورۂ بنی اسرائیل میں) ولیتبروا کا معنے خراب نہ کریں ماعلوا کا معنے جس جگہ حکومت پائیں غالب ہوں[2]

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو (وہ پختہ) اور مزیدار ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا کیا آپ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں (جب تو پیلو کے پھلوں کی ایسی شناخت آپ کو ہے جو سوا جنگل والوں کے اور دن کو نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا بھلا کوئی پیغمبر ایسا بھی گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں[3]

---

[1] یہ شخص معتب بن قشیر منافق تھا ۱۲ منہ [2] سورۂ بنی اسرائیل کا لفظ ولیتبروا گو حضرت موسیٰ کے قصے سے متعلق نہ تھا مگر متبر اور اس کا مادہ ایک ہونے سے اسکو بیان کردیا اور ماعلوا الیتبروا کے بعد سورۂ بنی اسرائیل میں مذکور تھا اس کو بھی بیان کردیا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور کرمانی اور حافظ نے جو وجہیں بیان کیں ہیں وہ دور از قیاس ہیں اور شاید امام بخاری اس باب میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر موقع نہ ملا اور کاتبوں نے غلطی سے اس حدیث کو اس باب سے ملا دیا واللہ اعلم اس حدیث میں چونکہ سب پیغمبروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موسیٰ بھی آگئے بلکہ نسائی کی روایت میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر صراحۃً موجود ہے بکریاں ہر پیغمبر نے اس لئے چرائیں کہ بکری ایک جانور ہے اور جانور چرانے کے بعد پھر آدمیوں کے چرانے کا کام ان کے تفویض کیا جاتا ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ نبوت اور پیغمبری اللہ کی دین ہے جو چاہتے ناتواں بندوں یعنی چرواہوں کو دیتا ہے اور گھمنڈ والے دنیا طلب اس سے محروم رہ جاتے ہیں ۱۲ منہ

باب ۳۳۰ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۚ الْآيَةَ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ لَا ذَلُولٌ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ تُثِيرُ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوبِ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ

باب ۳۳۱ وَفَاةِ مُوسَى وَذِكْرِهِ بَعْدُ

۶۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ قَالَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اللہ کا (سورہ بقرہ میں فرمانا) وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم کو ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت تک ابوالعالیہ نے کہا[1] (اسی سورت میں) عوان کا معنے بچھیری اور بوڑھی کے بیچ میں یعنے ادھیڑ فاقع کا معنے صاف ذلول کا معنے کام کاج سے وہ ذلیل نہیں ہوئی تثیر الارض کا یہ مطلب وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو مسلمہ کا معنے عیبوں سے پاک شیۃ کا معنے سفید داغ صفراء کا معنی سیاہ کرے تو بھی ہو سکتا ہے اصل معنے تو زرد ہے جیسے (سورۃ المرسلات میں) جمالت صفر ہے یعنی کالے اونٹ فادارأتم کا معنے تم نے اختلاف کیا

باب موسیٰؑ کی وفات اور وفات کے بعد کا حال

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیلؑ) موسیٰ پیغمبر کے پاس بھیجے گئے جب وہ آئے تو موسیٰ نے ان کو (آدمی سمجھ کر) ایک طمانچہ جڑا (ان کی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار پاس لوٹ گئے اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا پروردگار نے فرمایا تو پھر اس کے پاس جا اور اس سے کہنا کہ ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہے گا عزرائیل آئے اور پروردگار کا یہ پیغام پہنچایا موسیٰ نے عرض کیا پروردگار پھر اس کے بعد کیا ہونا ہے فرمایا پھر مرنا ہے غرض ہر جاندار کے لئے موت ہے[2] موسیٰ نے عرض کیا تو پھر ابھی سہی (اگر لاکھ برس جئے تو کیا فائدہ آخر مرنا) انہوں نے پروردگار سے یہ التجا کی

۱؎ اس کو آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ بعضے حکیموں نے انسان کی تعریف یوں بھی کی ہے حیوان ناطق مائت متنبی شاعر کہتا ہے
؎ نحن بنو الموتی فما بالنا ۔ نعاف مالا بد من شربہ ۱۲ منہ

لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ قَالَ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

مجھ کو مقدس زمین (بیت المقدس) سے ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر بنا دیتا راہ کے کنارے لال ٹیلے (ریتے) کے تلے عبدالرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

٦٣٢ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُّقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے خبر دی ابوہریرہؓ نے کہا ایک مسلمان (ابوبکر صدیق رض) اور ایک یہودی (فنحاص) میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفےٰ کو سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کھائی یہودی نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا جب یہودی نے یہ کہا تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اس کو ایک طمانچہ لگایا وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان سے جو اس کا حال گذرا وہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا دیکھو مجھ کو موسیٰ پر فضیلت مت دو[1] (قیامت کے دن ایسا ہوگا) لوگ بیہوش ہو جائیں گے مجھ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا دیکھوں گا موسیٰ عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے[2]

٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ میں تکرار ہوئی

[1] یعنی اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ کی توہین نکلے یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ ہو جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہو ۱۲ منہ [2] یعنی الا من شاء اللہ میں یہ آیت سورہ زمر میں ہے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ اخیر تک ۱۲ منہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ۔

موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہونا جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے آدمؑ نے کہا تم وہی موسیٰ ہونا جس کو اللہ نے پیغمبری دے کر اس سے باتیں کر کے لوگوں پر فضیلت دی پھر (اتنا علم رکھ کر) مجھ کو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے آگے میری قسمت میں لکھ دیا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باریوں فرمایا آدمؑ موسیٰؑ پر غالب آئے[1]

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَىَّ الْاُمَمُ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِىْ قَوْمِهٖ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (دوسرے پیغمبروں کی) امتیں مجھ کو بتلائی گئیں میں نے ایک بڑا گروہ (آدمیوں کا) دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے[2]

بَاب ۳۳۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ تحریم میں) فرمانا اللہ نے ایمان والوں نے فرعون کی جورو (آسیہ) کی مثال دی اخیر سورت وکانت من القانتین تک۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِىِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا اٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت سے کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں دو ہی کمال کو پہنچیں ایک آسیہ فرعون کی بی بی دوسری مریم عمران کی بیٹی اور عائشہ رضہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر[3]

---

[1] یعنی بحث اور تقریر میں اس حدیث میں حضرت موسیٰ کا بیان ہے کہ اللہ نے ان کو چن لیا پیغمبری دی اور یہ گفتگو دونوں پیغمبروں کی وفات کے بعد ہوئی لہذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ [2] ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ معاملہ معراج کی رات کو ہوا شاید معراج آپ کو دوبارہ ہوا ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں ۱۲ منہ [3] ثرید وہ کھانا جو روٹی اور شوربا سے بنایا جاتا ہے کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو ولائیت سے بڑھ کر نبوت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوت نہ ہو اس تاویل کی یہ ضرورت ہے کہ ولی تو بہت سی عورتیں گزریں اور پیغمبر کوئی عورت نہیں ہوئی اس پر اجماع ہے مگر اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتیں پیغمبر تھیں حوا اور سارہ اور موسیٰ کی والدہ اور ہاجرہ اور آسیہ اور مریم واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

باب ۳۳۳ اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی الْاٰیَۃَ

لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِی الْقُوَّۃِ لَا یَرْفَعُھَا الْعُصْبَۃُ مِنَ الرِّجَالِ یُقَالُ الْفَرِحِیْنَ الْمَرِحِیْنَ وَیْکَاَنَّ اللّٰہَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَیُوَسِّعُ عَلَیْہِ وَیُضَیِّقُ۔

باب ۳۳۴ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا

اِلٰی اَھْلِ مَدْیَنَ لِاَنَّ مَدْیَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُہٗ وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ وَاسْئَلِ الْعِیْرَ یَعْنِیْ اَھْلَ الْقَرْیَۃِ وَاَھْلَ الْعِیْرِ وَرَآءَکُمْ ظِھْرِیًّا لَمْ یَلْتَفِتُوْا اِلَیْہِ یُقَالُ اِذَا لَمْ یَقْضِ حَاجَتَہٗ ظَھَرْتَ حَاجَتِیْ وَجَعَلْتَنِیْ ظِھْرِیًّا قَالَ الظِّھْرِیُّ اَنْ تَاْخُذَ مَعَکَ دَابَّۃً اَوْ وِعَآءً تَسْتَظْھِرُ بِہٖ مَکَانَتُھُمْ وَمَکَانُھُمْ وَاحِدٌ یَغْنَوْا یَعِیْشُوْا تَاْسَ تَحْزَنْ اٰسٰی اَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ یَسْتَھْزِءُوْنَ بِہٖ وَقَالَ مُجَاھِدٌ لَیْکَۃُ الْاَیْکَۃُ یَوْمِ الظُّلَّۃِ اِظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابَ عَلَیْھِمْ

باب (قارون کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ قصص میں) فرمانا قارون موسیٰ کی قوم (یعنے بنی اسرائیل میں سے) تھا اخیر آیت تک[1] اسی سورت میں) لتنوء کا معنے بھاری ہوتی تھی ابن عباسؓ نے کہا (اسی سورت میں) جو اولی القوۃ ہے اس کا معنے یہ ہے کہ مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہ اٹھا سکتی تھیں[2] فرحین کا معنے اترانے والے مغرور ناشکر ویکأنّ کے معنے کیا تو نہیں دیکھتا یبسط یعنی روزی کی کشائش کرتا ہے بقدر تنگ کرتا ہے۔

باب (حضرت شعیب کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ہود میں فرمانا ہم نے مدین کی طرف شعیب کو بھیجا یعنے مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر ہے (بحر قلزم پر) اس کی مثال جیسے (سورہ یوسف میں) فرمایا واسال القریۃ واسال العیر یعنی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظھریا یعنی ادھر پھر کر نہیں دیکھتے عرب لوگ جب ان کا کام نہ نکلے تو کہتے ہیں ظہرت حاجتی یا جعلتنی ظہریا تو نے میرا کام پس پشت ڈال دیا یا مجھ کو پس پشت کر دیا ظہرے اس جانور یا ظرف کو بھی کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت بڑھانے کے لئے ساتھ رکھے مکانتھم اور مکانھم دونوں کا ایک معنی ہے[3] لم یغنوا زندہ نہیں رہے تھے وہاں بسے ہی نہ تھے (سورہ مائدہ میں) فلا تاس رنجیدہ نہ ہو (سورۂ اعراف میں) اٰسی رنجیدہ ہوں غم کروں امام حسن بصری نے کہا (سورۂ ہود میں) کافروں کا جو یہ قول نقل کیا انک لانت الحلیم الرشید تو یہ کافروں نے ٹھٹھے کے طور پر کہا تھا[4] مجاہد نے کہا (سورۂ شعراء میں) لیکہ سے مراد ایکہ ہے یعنی جھاڑی بن[5] یوم الظلۃ یعنی جس دن عذاب سائبان

[1] ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسیٰ کا چچا زاد بھائی تھا ابن اسحاق نے کہا ان کا چچا تھا کہتے ہیں قارون توراۃ کو بڑی خوش آواز سے پڑھا کرتا تھا مگر مال کے طمع سے منافق بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا ۱۲ منہ [2] آیت میں عصبہ کا لفظ ہے عصبہ کہتے ہیں دس یا پندرہ یا چالیس مردوں کو ۱۲ منہ [3] سورۂ ہود میں مکانتکم ہے شاید یہ کاتب کا سہو ہے ۱۲ [4] ان کے نزدیک تو حضرت شعیبؑ گمراہ تھے انہوں نے ہنسی سے کہا آپ کا یہ کیا کہنا آپ بڑے بردبار ہدایت شعار جیسے بخیل سے کہتے ہیں آپ تو حاتم کی گور پر لات مارتے ہیں اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں ہی پڑھا ہے۔ کذب اصحاب الئیکۃ المرسلین اور مشہور قرأت اصحاب الایکۃ ہے ۱۲ منہ

کی شکل میں ان پر نمودار ہوا (ابر میں سے آگ برسی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَابُ ۳۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَمَتَّعْنَاهُمْ اِلٰى حِيْنٍ وَهُوَ مُلِيْمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ اَلْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ الْاٰيَةَ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۤءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ اَصْلٍ الدُّبَّاۤءِ وَنَحْوِهٖ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ وَلَا تَكُنْ

باب (حضرت یونس کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ الصافات) میں فرمانا بیشک یونس پیغمبروں میں سے تھا اخیر آیت ملیم تک مجاہد نے ملیم کا معنی گنہگار[1] المشحون بوجھل بھری ہوئی فلولا انہ کان من المسبحین اخیر تک فنبذنٰہ بالعراء کا معنے یعنی زمین یقطین وہ درخت جو اپنی جڑ پر کھڑا نہیں رہتا جیسے کدو وغیرہ[2] وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون فامنوا فمتعناھم الی حین (سورہ نون میں فرمایا) مکظوم کظیم کے معنوں میں ہے. یعنی مغموم (رنجیدہ)

۶۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے اُنہوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی یوں نہ کہے میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متے ہے[3]

۶۳۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَنَسَبَهٗ اِلٰى اَبِيْهِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابو العالیہ سے اُنہوں نے ابن عباسؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یوں کہنا چاہیئے میں یونس بن متے سے بہتر ہوں یونس کو اس کے والد کی طرف نسبت دی

۶۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ ...... اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهٗ اُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهٗ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا اُنہوں نے لیث سے اُنہوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن فضل سے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا ایک یہودی (فنحاص یا اور کوئی) اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی کم قیمت لگائی جو اس کو ناگوار ہوئی وہ کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر چن لیا میں تو اتنے کو نہیں بیچنے کا ایک ....

[1] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی بیل مثلاً ککڑی کھیرا تری خربوزہ وغیرہ ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ

الْبَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْهُرِنَا فَذَهَبَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِیْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِیْ فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ فَذَکَرَهٗ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی رُئِیَ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْٓ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهٖ یَوْمَ الطُّوْرِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَآ اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔

انصاری[1] اس کا یہ فقرہ سن کر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اسے رسید کیا اور کہا (کمبخت) کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں پر چن لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی آپ کے پاس گیا اور کہنے لگا ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا ہوں (یعنی مسلمانوں نے مجھ سے معاہدہ کرکے امن دے کر مجھ کو رکھا ہے پھر کیا وجہ فلانے مسلمان نے مجھ کو طمانچہ مارا آپ نے اس (انصاری) سے پوچھا تو نے طمانچہ کیوں مارا اس نے سارا قصہ بیان کیا آپ سن کر غصے ہوئے اتنا کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمودار ہوا پھر فرمایا اللہ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو[2] (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا سارے آسمان اور زمین والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا وہ بیہوش نہ ہوں گے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ پیغمبر عرش تھامے ہوئے ہیں اب میں یہ نہیں جانتا کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدل ہو گئی یا مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے (غرض حضرت موسیٰ کو یہ جزوی فضیلت سب پیغمبروں پر یہاں تک کہ ہمارے پیغمبر صاحب پر بھی نکلی) اور میں تو یوں بھی نہیں کہتا کوئی یونس پیغمبر سے افضل ہے

۶۲۹۔ حَدَّثَنَآ اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ

[1] سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البعث میں عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ طمانچہ مارنے والے ابوبکر صدیق تھے تو انصار کا معنی لغوی مراد ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ۱۲ منہ [2] یعنی اپنی عقل اور رائے اور قیاس سے کیونکہ فضیلت ایک مخفی امر ہے اس کا اللہ ہی پر چھوڑنا بہتر ہے مگر چونکہ دوسری حدیثوں میں اس کی صراحت آ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے سردار ہیں اس لئے آپ کو ان سے افضل کہنا جائز ہوا مگر ادب کے ساتھ احتیاط کے ساتھ کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین اور تحقیر نہ ہو محققین اہل حدیث نے جو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینا اختیار کیا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ فضیلت مذکور نہیں ہے اور صحابہ اور تابعین سے جو آثار وارد ہیں وہ ایسے اعتقادی مسئلہ میں حجت نہیں ہو سکتے اور اجماع کا دعویٰ زبردستی ہے علاوہ اس کے اجماع والوں کو اس کا علم کہاں سے ہوا یہ امر تو ایسا ہے کہ سوا خدا اور رسول کے دوسرے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی بندے کو یہ لازم نہیں ایسا کہنا میں یونس بن متّی سے افضل ہوں۔

باب ۳۳۷ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں فرمانا) ان یہودیوں سے اس بستی (ایلہ) کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی یہ لوگ ہفتے کے دن زیادتی کرنے لگے (یعنی حد سے بڑھنے لگے) شرعاً یعنے شوارع پانی پر تیرتی ہوئی اخیر آیت تک کونوا قردۃ خاسئین

باب ۳۳۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ

زَبَرْتُ كَتَبْتُ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا[۴] يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوعَ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقُّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلُ وَلَا يُعَظِّمُ فَيَفْصِمُ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

باب (حضرت داؤدؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمانا ہم نے داؤد کو زبور دی زبور کتاب زبر اس کی جمع ہے زَبَرْتُ کا معنے میں نے لکھا (سورہ سبا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ہم نے فرمایا (ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی پہاڑوں سے اور پرندوں سے کہا اوبی معہ مجاہد نے کہا یعنے اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کردیا[۱] اس سے کہہ دیا اچھی کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں (یعنے کیلے اور چھلے) اندازے سے جوڑ (کے لئے بہت پتلے نہ کرے کہ زرہ ہلتی لٹکتی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ چھلے توڑ دیں اور اچھے کام کئے جاؤ میں تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں۔

۷۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا سہل کردیا گیا تھا وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے پڑھ چکتے[۵] اور ہاتھ سے محنت

[۱] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس قدر جلد زبور پڑھ لینا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا نووی نے کہا بعضے لوگوں سے منقول ہے کہ دو رات میں قرآن کے چار ختم کیا کرتے اور دن کو چار قسطلانی نے کہا اللہ تعالیٰ نے بعضے بندوں کے لئے زمانہ کو سمیٹ دیتا ہے جیسے مسافت کو سمیٹ دیتا ہے ابو الطاہر کو دیکھا وہ رات دن میں قرآن کے دس ختم کرتے تھے اور شیخ الاسلام برہان بن ابی شریف نے کہا وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے تھے اور یہ امر بغیر تائید روحانی اور فیض ربانی کے نہیں ہو سکتا مترجم کہتا ہے کرامت اور معجزہ کے طور پر پڑھ جانے میں ہماری گفتگو نہیں ہے لیکن عوام الناس کو قرآن تین دن سے کم میں مکروہ اور خلاف سنت ہے اوپر عبداللہ بن مسعود کا قول گزر چکا انہوں نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے مفصل کی ساری سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھ لی تھیں ۱۲ منہ

دَاؤُدُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ ۔ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کر کے (زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روپیہ نہ کھلتے) اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [1]

۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُهُ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ نے خبر دی عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے یہ بیان کیا میں ایسا کہتا ہوں جب تک زندہ ہوں خدا کی قسم دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھوں گا رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا میں نے عرض بیشک میں نے ایسا کہا تھا آپ نے فرمایا تجھے اتنی طاقت نہیں ایسا کر روزہ رکھ افطار بھی کر رات کو نماز بھی پڑھ اور سو بھی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہو گئے) گویا ہمیشہ روزے رکھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر داؤد پیغمبرؑ کا روزہ یہی ہے یہ سب روزوں سے افضل ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں [2]

۴۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے حبیب

---

[1] موسیٰ بن عقبہ کی روایت کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو مشقت ہونا چاہئیے وہ باقی نہیں رہتی ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

بن ابی ثابت نے انہوں نے ابو العباس سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو کسی نے خبر کر دی ہے تو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے انہوں نے عرض کیا سچ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو ایسا کرے گا آنکھیں (ضعف سے) اندر گھس جائیں گی اور جان کمزور ہو جائے گی ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر بس یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے میں نے عرض کیا مجھے تو اور زیادہ قوت معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور جنگ میں دشمن کے سامنے سے منہ نہ پھیرتے۔

باب ۳۳۸ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ

كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا۔

باب اس بیان میں اللہ کو سب نمازوں میں داؤد کی نماز اور سب روزوں میں داؤد کا روزہ زیادہ پسند ہے

داؤد پیغمبر آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا حضرت عائشہ رض نے جو کہا اس کے یہ موافق ہے وہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سحر کا وقت میرے پاس گزرا تو آپ سوتے ہی ہوتے[1]

۳۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ کو سب روزوں میں زیادہ پسند داؤد پیغمبر کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں بھی اللہ کو زیادہ پسند داؤد پیغمبر کی نماز ہے وہ آدھی

[1] معلوم ہوا آپ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سو جاتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے یہ اور زیادہ مشکل اور نفس پر زیادہ شاق ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ۔

رات تک سورہتے پھر تہائی رات عبادت پھر رات کے چھٹے حصے میں سورہتے

باب ۳۳۹ واذکر عبدنا داؤد ذا الایدِ إنہ اَوّاب إلی قولہ وفصل الخطاب قال مجاھد الفھم فی القضاءِ ولا تشطط لا تسرف واھدنا إلی سواء الصراط إن ھذا أخی لہ تسع وتسعون نعجۃ یقال للمرأۃ نعجۃ ویقال لھا أیضاً شاۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال أکفلنیھا مثل وکفلھا زکریا ضمھا وعزنی غلبنی صار أعز منی أعززتہ جعلتہ عزیزاً فی الخطاب یقال المحاورۃ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک إلی نعاجہ وإن کثیراً من الخلطاء الشرکاء لیبغی إلی قولہ إنما فتناہ قال ابن عباس رض اختبرناہ وقرأ عمر فتّناہ بتشدید التاء فاستغفر ربہ وخر راکعاً وأناب.

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ ص میں فرمانا، ہمارے زوردار بندے داؤد کا ذکر وہ خدا کی طرف رجوع ہونے والا تھا اخیر آیت وفصل الخطاب تک مجاہد نے کہا[1] فصل الخطاب فیصلہ کرنے کی سمجھ (مقدمہ فہمی) ولا تشطط ظلم نہ کر اور ہم کو سیدھی راہ بتلا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ایک کم سو دنبیاں (عورتیں) ہیں عورت کو نعجہ کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کر دے اکفلنیھا کے یہاں ہی معنے ہیں جیسے وکفلھا ذکریا میں (جو سورہ آل عمران میں ہے) یعنے ذکریا نے اس کو اپنے سے ملا لیا وعزنی کا معنے مجھ پر غالب ہوا مجھ سے زبردست ہو گیا اسی سے ہے اعززتہ میں نے اس کو عزت دار کیا فی الخطاب محاورے (بات چیت) میں داؤد نے کہا تیری ایک دنبی جو وہ مانگتا ہے ظالم ہے اور بہت سے ساجھی (شراکت دار) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں انما فتناہ ابن عباس نے کہا[2] یعنے ہم نے اس کو آزمایا اور عمر بن خطاب رض نے فتّناہ بہ تشدید تا و نون پڑھا ہے (معنے وہی ہیں) پھر داؤد نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے[3]

حدثنا محمد حدثنا سھل بن یوسف قال سمعت العوام عن مجاھد قال

ہم سے سہل بن یوسف نے کہا میں نے عوام سے سنا انہوں نے مجاہد سے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا میں سورہ ص میں سجدہ تلاوت

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ حضرت داؤد نے ایک کم سو بی بیاں رکھ کر پھر کسی کی حسین عورت دیکھی ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ عورت بھی مجھ کو مل جائے تو اچھا ہے پیغمبروں کا درجہ بہت عالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس خیال پر بھی ان کو ملامت کی اور دو فرشتوں کو فرضی مدعی اور مدعا علیہ بنا کر انہی سے فیصلہ کرایا جو حق تھا پہلے حضرت داؤد کو خیال نہ آیا پھر سمجھ گئے کہ یہ سب میرے ہی حسب حال ہے اس وقت روئے اور استغفار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا قسطلانی نے کہا یہ جو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت داؤد ایک عورت کے بال کھلے دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے تھے اس کے خاوند کو قتل کرایا اور کیا کیا واہیات نقلیں یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں حضرت علی رض کہتے تھے جو کوئی ایسے قصے حضرت داؤد کے بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا ۱۲ منہ۔

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَسْجُدُ فِي ص فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ.

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا.

بَابُ ۳۴۰ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ وَقَوْلُهُ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وَقَوْلُهُ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ مَحَارِيبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ

کروں انہوں نے (سورہ انعام کی) یہ آیت پڑھی اور ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے انہی کے رستے پر تو بھی چل ابن عباس نے کہا تمہارے پیغمبر کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں[۱]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ص کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے[۲]

باب (حضرت سلیمانؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ ص میں) فرمانا اور ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا جو اچھا بندہ تھا خدا کی طرف آواب یعنی رجوع ہونے والا اور توجہ کرنے والا سلیمان کا یہ کہنا مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی آدمی کو نہ ملے اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جو شیطان سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا کرتے تھے (اور سورۂ سبا میں) ہم نے ہوا کو سلیمان کے اختیار میں دے دیا صبح ایک مہینے کی راہ چلتی تھی اور شام ایک مہینے کی راہ اور قطر یعنی لوہے کا چشمہ ہم نے اس کے لئے پگھلا دیا اور کچھ جن اس کے سامنے اس کے حکم سے کام کاج کرتے تھے اخیر آیت محاریب تک مجاہد نے کہا[۳] محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں تماثیل تصویریں اور لگن جواب یعنی اونٹوں کے حوض برابر[۴] ابن عباس نے کہا[۵] زمین کے گڑھے (یعنی گنٹھے) برابر اور دیگیں چولہے پر جمی ہوئیں اخیر آیت الشکور تک جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت کی خبر نہ ہوئی اس کی منساۃ یعنی عصا کو دیمک نے کھا لیا۔ وہ گر پڑا

---

[۱] امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے سورہ ص میں سجدہ کیا ہمارے پیغمبر صاحب کو جو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا ان کا مطلب یہ ہے کہ عقائد اور اصول سب پیغمبروں کے ایک ہیں گو فروعات میں کس قدر اختلاف ہو ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث گو اس باب سے تعلق نہیں رکھتی مگر سورہ ص میں حضرت داؤد کا بیان ہے اور اس میں سجدہ بھی حضرت داؤد کی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں ہے اس مناسبت سے اس کو بیان کر دیا ۱۲ منہ [۳] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] کہتے ہیں ایک لگن سے ہزار آدمی بیٹھ کر کھاتے ۱۲ منہ [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

مِنْسَاتَهُ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهِينِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ أَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ۔

تب جنوں کو معلوم ہوا کہ مر گیا اخیر آیت المھین تک نطفق مسحا بالسوق والاعناق یعنی اس نے گھوڑوں کے ایال اگاڑی پچھاڑی کی رسیوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کیا[1] اصفاد بیڑیاں زنجیریں مجاہد نے کہا صافنات وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھُری کی نوک زمین سے لگا کر کھڑے ہوتے ہیں[2] الجیاد تیز دوڑنے والے جسد سے مراد شیطان ہے۔ (جو حضرت سلیمان کی انگوٹھی پہن کر آپ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا) رخاء نرمی سے خوشی سے حیث اصاب جہاں وہ جانا چاہتے فامنن جس کو چاہے دے بغیر حساب بے تکلیف بے حرج

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرِيتٌ مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک راکس (خنگا دیو) رات کو مجھ سے بھڑ گیا اس کا مطلب یہ تھا کہ میری نماز خراب کرے اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کو پکڑ لیا اور یہ چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں صبح کو تم اس کو دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی مالک میرے مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو راست نہ آئے میں نے اس کو دھتکار کر بھگا دیا عفریت کہتے ہیں ہر سرکش (غاٹے) کو آدمی ہو یا جن اس کو عفریۃ بھی کہتے ہیں جیسے زِبْنِيَةٌ اس کی جمع زبانیہ ہے (یعنی دوزخ کے فرشتے

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سلیمانؑ

---

[1] یہ امام بخاری نے تفسیر کی مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کا ملاحظہ کرنے لگے لیکن اکثر مفسرین نے یہ معنی کیے ہیں کہ ان کے پاؤں اور گردنیں تلوار سے کاٹنا شروع کیں چونکہ ان کے دیکھنے میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی ۱۲ منہ [2] یہ خاص عربی ذات والے گھوڑوں کی نشانی ہے۔ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا إِحْدَى شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ.

پیغمبر نے جو داؤد پیغمبر کے بیٹے تھے یہ کہا میں آج رات کو ستر عورتوں پاس جاؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہے گا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ایک مصاحب نے کہا[1] انشاء اللہ کہو انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت بچہ جنی وہ بھی آدھا (آدھا بدن ندارد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے) اللہ کی راہ کی جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد[2] نے اپنی روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوے کا عدد بیان کیا ہے اور یہ ستر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے

۶۴۸- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ.

مجھ سے عمرو بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ کونسی مسجد (دنیا میں) پہلے بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس[3] برس پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آ جائے وہاں نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے۔

۶۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب پتنگے اور جانور اس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے

---

[1] مصاحب سے مراد فرشتہ ہے یا کوئی جن یا ان کا وزیر آصف ۱۲ منہ [2] شعیب کی روایت خود امام بخاری نے ایمان اور نذور میں وصل کی اور نسائی اور ابن حبان نے ابو الزناد سے سو کا عدد نقل کیا ایک روایت میں ساٹھ ہے ایک میں سو یا ننانوے ۱۲ منہ [3] اس کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ حضرت سلیمان ہی نے بنوائی تھی اس اعتراض کا جواب کہ کعبہ ابراہیمؑ نے بنایا حضرت سلیمانؑ ان کے بہت بعد تھے پھر کعبہ اور مسجد اقصیٰ میں چالیس برس کا فاصلہ کیسے ہوگا بہت زیادہ ہوگا اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں ابوہریرہؓ نے (بیان کیا) آنحضرتؐ نے کہا دو عورتیں تھیں ہر ایک کے پاس ایک لڑکا تھا بھیڑیا آیا ایک کا بچہ اُٹھائے گیا اس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد سے فریاد کی انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا (کیونکہ اسی کے قبضے میں تھا اور دوسری گواہ نہ لا سکی پھر دونوں حضرت سلیمانؑ پاس گئیں ان سے بیان کیا اُنہوں نے کہا چُھری لاؤ میں اس بچے کے آدھوں آدھ دو ٹکڑے کرکے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سن کر چھوٹی عورت بولی اللہ تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو وہ اسی کا (بڑی عورت کا) بچہ ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلا دیا (وہ پہچان گئے یہی بچہ کی اصلی ماں ہے اور دوسری جھوٹی ہے) ابوہریرہؓ نے کہا ہم نے سکین (چھری) کا لفظ ہے اسی دن سُنا (جس دن آنحضرتؐ نے یہ حدیث بیان کی) ورنہ ہم چھری کو مدیہ کہتے ہیں

بَابٌ ۳۴۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَلَا تُصَعِّرْ الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ

باب (لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورۂ لقمان) میں فرمانا

ہم نے لقمان کو حکمت دی یعنی یہ کہا اللہ کا شکر کر اخیر آیت ان اللہ لا یحب کل مختال فخور تک ولا تصعر یعنے اپنا منہ مت پھیر

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اُتری جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں گناہ (ظلم) کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ایمان میں ظلم (گناہ) کی ملونی نہ کی ہو اس وقت (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتری اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے[1]

۶۵۱ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونسؒ نے

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس روایت میں گو حضرت لقمان کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ اس کے بعد کی روایت میں ذکر ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا مقولہ ہے جو اُنہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا لہٰذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

خبر دی کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں ظلم کی ملونی نہیں کی تو مسلمان سخت گھبرائے انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے وہ نہیں سنا جو لقمان نے اپنے بیٹے (باران یا انعم) سے کہا تھا وہ اس کو نصیحت کرتے تھے بیٹا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کیونکہ شرک بڑا ظلم ہے[1]

باب ۴۴۲ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْآيَةَ

فَعَزَّزْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ۔

باب (انطاکیہ میں جو پیغمبر بھیجے گئے تھے ان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ یٰسین میں) فرمانا ان لوگوں سے گاؤں والوں کا قصّہ بیان کر جب ان کے پاس پیغمبر آئے (صادق اور مصدق) مجاہد نے کہا فعززنا بثالث یعنی ہم نے تیسرے پیغمبر (شلوم) سے ان کو زور دیا[2] ابن عباس نے کہا طائرکم یعنی تمہاری مصیبتیں[3]

باب ۴۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا

إِذْ نَادٰى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلٰى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض مِثْلًا يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا يَعْتُو قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ إِلٰى قَوْلِهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا

باب (حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا یہ اس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی جب اس نے آہستہ چپکے سے اپنے پروردگار کو پکارا (کہنے لگا میرے مالک میری تو ہڈی تک کمزور ہوگئی اور سر سفیدی سے پک گیا) اخیر آیت لم نجعل لہ من قبل سمیا تک ابن عباس نے کہا[4] رضیا کا معنے مرضیا یعنی پسندیدہ بہتر عتیا یا عصیا (دونوں قراءتیں ہیں[5]) عتیا عتا یعتو سے نکلا ہے (یعنی بوڑھا پھونس پیر فرتوت۔)

---

[1] سب ظلموں کا سردار پیدا کیا اللہ نے وہی کھلاتا پلاتا ہے وہی مارے گا وہی جلائیگا دکھ درد میں وہی کام آتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر اور کسی کو خدا بنانا خدا کی طرح اسکی پوجا پاٹ کرنا منت نذر ماننا اسکے لیے روزہ رکھنا اس کو سجدہ کرنا اس کے گھر یا قبر کا طواف کرنا مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اسکو نفع نقصان کا مالک سمجھنا اسکی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ سب چیزوں کو جانتا ہے یا دیکھتا ہے ہر جگہ سے پکارنے والے کی فریاد سن لیتا ہے یہ سب شرک اور نمک حرامی کی باتیں ہیں اللہ بچائے رکھے ۱۲ منہ

[2] اسمیں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر حضرت عیسیٰ سے پہلے بھیجے گئے تھے یا حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے تھے امام بخاری کا قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا امر صحیح ہے وہب نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے بھیجے ہوئے رسول تھے انکا نام یوحنا اور بولس تھا اور تیسرا شمعون تھا مجاہد کے اس قول کو فریابی نے وصل کیا امام بخاری اس باب میں سوا آیت قرآنی کے اور کوئی حدیث نہ لا سکے کیونکہ اس باب میں کوئی حدیث انکی شرط پر نہ ملی ہوگی ۱۲ منہ

[3] یا تمہاری شومی اور نحوست اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

[5] گر عسیا سین سے صحیح ہے ۱۲ منہ

وَيُقَالُ صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فَاَوْحٰى فَاَشَارَ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اِلٰى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيْفًا عَاقِرًا الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَآءٌ۔

کہنے لگا مالک بھلا مجھ کو بچہ کیسے ہوگا اخیر آیت ثلث لیال سویا تک سویا کا معنے صحیح وسالم رہے گا (گونگا بہرا نہ ہوگا پر بات نہ کرسکے گا یاد الٰہی کرتا رہے گا) پھر زکریا محراب سے نکل کر اپنی قوم والوں پاس آئے اشارے سے کہا صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو فاوحی کا معنے اشارہ کیا یحییٰ زور سے توریت کو تھام لے اخیر آیت ویوم یبعث حیا تک حفیا کا معنی مہربان عاقر بانجھ مرد اور بانجھ عورت دونوں کو کہتے ہیں۔

٦٥٢ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے اُنہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبریلؑ چڑھے دوسرے آسمان پر چڑھے دروازہ کھلوایا دربان نے پوچھا کون ہے اُنہوں نے کہا جبریلؑ پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے کہا محمد ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں جب وہاں پہنچا تو دیکھا حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں[1] جبریل نے کہا ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا اُنہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ اچھے نیک بھائی نیک پیغمبر

بَابُ ۳۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى قَوْلِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاٰلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَ

باب (حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان) اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پورب رخ مکان میں چلی گئی (سورۂ آل عمران میں) اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمے (یعنی حضرت عیسیٰ) کی خوشخبری دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یرزق من یشاء بغیر حساب تک ابن عباس نے کہا آل عمران سے مراد ایماندار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیم اور آل یاسین اور محمد صلی

[1] مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ اور ایشاع حضرت یحییٰ کی والدہ دونوں بہنیں تھیں ۱۲ منہ

اٰلِ يَاسِيْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ اٰلُ يَعْقُوْبَ اَهْلُ يَعْقُوْبَ فَاِذَا صَغَّرُوْا اٰلَ رَدُّوْهُ اِلَى الْاَصْلِ قَالُوْا اُهَيْلٌ۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

باب ۳۴۵ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُوْنِ وَشِبْهِهَا۔

اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مومن ہوں[1] ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں (موحد ہیں) یعنے مومن آل کا لفظ اصل میں اہل تھا آل یعقوب یعنے اہل یعقوب (ھ کو ہمزے سے بدل دیا) تصغیر میں پھر اصل کی طرف لیجاتے ہیں اھیل کہتے ہیں

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کوئی آدمی کا بچہ ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے ہی سے وہ روتا ہے مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہؓ (سورہ آل عمران کی) یہ آیت پڑھتے تھے (مریم کی والدہ نے کہا) میں اس کو یعنی مریم کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں

باب (سورہ آل عمران میں) وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا اور پلیدی سے پاک کیا اور سارے جہاں کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا[2] مریم اپنے مالک کا پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتلاتے ہیں اور تو اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھا جب وہ (بنی اسرائیل) اپنی اپنی قلم پھینک رہے تھے کون مریم کو پالے نہ تو اس وقت موجود تھا جب وہ اس امر میں جھگڑ رہے تھے یکفل یعنی ملا لیوے کفلہا ملا لیا بغیر تشدید کے یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرا معنے ہے

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ابن عباسؓ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے جو ابراہیم یا عمران کی اولاد کو برگزیدہ کیا تو اولاد سے مراد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں اور جو لوگ انکی اولاد میں ہوں پر کافر ہوں انکے لئے یہ فضیلت نہیں ہو سکتی جیسے آل محمد میں وہی لوگ داخل ہیں جو مومن ہوں اگر کوئی سید کافر ہو جائے اسلام سے پھر جائے تو پھر اس کو آل محمد نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [2] اسی آیت سے بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت مریمؑ جہاں کی سب عورتوں سے افضل ہیں یہانتک کہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی ۱۲ منہ

۷۵۴ - حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رض یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ ۔

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے اُنہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا اُنہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضؓ سے وہ کہتے تھے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا کی بہتر عورت مریم تھیں عمران کی بیٹی اور دنیا کی بہتر عورت (اپنے زمانہ میں) خدیجہ رضؓ تھیں (ام المؤمنین)

بَابٌ ۳۴۶ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ یُبَشِّرُكِ وَیَبْشُرُكِ وَاحِدٌ وَجِیْهًا شَرِیْفًا وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ الْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْكَهْلُ الْحَلِیْمُ وَالْاَكْمَهُ مَنْ یُّبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا یُبْصِرُ بِاللَّیْلِ وَقَالَ غَیْرُهٗ مَنْ یُّوْلَدُ اَعْمٰی ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا جب فرشتوں نے کہا اے مریم اخیر آیت فانما یقول لہ کن فیکون تک یبشرک اور یبشرک (مزید اور مجرد) دونوں کے ایک معنی ہیں وجیھا کا معنے شریف ابراہیم نخعی نے کہا[۱] مسیح صدیق کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا کہل کا معنی بردبار[۲] اکمہ جو دن کو دیکھے پر رات کو نہ دیکھے یہ مجاہد کا قول ہے[۳] اوروں نے کہا اکمہ مادرزاد اندھا

۷۵۵ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرٌ وَلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت کرتے تھے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانوں پر مرد تو بہت کامل گزر چکے ہیں پر عورتوں میں سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے کوئی کامل نہیں ہوئی[۴] عبداللہ بن وہب نے[۵] کہا مجھ کو یونس نے خبر دی اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابوہریرہ رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے قریش کی عورتیں

---

[۱] اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا بعضوں نے کہا مسیح ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تمام زمین کی سیر کریں گے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جس کو ہاتھ پھیر دیتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا ۱۲ منہ [۲] اس کو فریابی نے وصل کیا مگر لغت میں اس معنی کا پتہ نہیں ہے لغت میں کہل ادھیڑ کو کہتے ہیں یعنی تیس یا چالیس سال سے لیکر ساٹھ برس تک عمر والے شخص کو ۱۲ منہ [۳] اس کو بھی فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے [۵] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

يَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ
أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ
يَدِهِ ۔ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ
تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ
تَابَعَهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔ قَوْلُهُ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا
تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا
الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ
وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَلَا
تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ
إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ وَلَدٌ
لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهُ
كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهُ وَرُوْحٌ مِّنْهُ
أَحْيَاهُ فَجَعَلَهُ رُوْحًا وَلَا تَقُوْلُوْا
ثَلٰثَةٌ ۔

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ
بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ
عَنْ عُبَادَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ

ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عربوں
میں) اولاد پر بہت مہربان اور خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے
والیاں ابوہریرہؓ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے مریم
عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں[1] یونس کے ساتھ اس حدیث
کو زہری کے بھتیجے[2] اور اسحٰق کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا[3]
اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا کتاب والو اپنے دین میں
غلو (سختی اور تشدد) نہ کرو اور اللہ کی نسبت وہی بات کہو جو
سچ ہے مسیح عیسےٰ بن مریم اللہ کا رسول ہے اور اس کی بات ہے
جو اس نے مریم تک پہنچا دی اور ایک روح ہے اس کی طرف سے[4]
تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور تین کا لفظ نہ کہو
(جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں)
اس سے بچے رہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تو وہی ایک
خدا ہے وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے آسمان اور زمین سب چیزیں
اس کی ملک ہیں اور اللہ بس ہے سارے کام خود کر سکتا ہے
(اس کو بیٹا بیٹی کی ضرورت نہیں) ابو عبیدہؒ نے کہا اللہ کی بات سے
کن کا کلمہ مراد ہے اللہ نے فرمایا ہو جا حضرت عیسیٰ (بن باپ کے
ہو گئے) اور دوسروں نے کہا اللہ کی روح سے یہ مراد ہے کہ اللہ
نے ان کو زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم
نے انہوں نے امام اوزاعی سے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان
کیا کہا مجھ سے جنادہ ابن ابی امیہ نے انہوں نے عبادہ بن صامت
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو اس
بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اور

[1] تو قریش کی عورتیں ان سے افضل نہ ہوں گی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں میں قریش کی عورتوں کو افضل فرمایا ۱۲ منہ [2] یعنی محمد بن عبداللہ بن مسلم ۱۲ منہ [3] زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عدی نے کامل میں اور کلبی کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اگرچہ سب روحیں اللہ کی طرف سے ہیں مگر حضرت عیسیٰ ایک خاص روح ہیں جن کا مرتبہ اور ارواح سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ نے انکو خلاف عادت طور پر پیدا کیا اس لیے ان کو روح اللہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيُّهَا شَاءَ

محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں[1] اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بات ہیں جو اس نے مریم میں ڈالدی اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالیٰ (ایک نہ ایک دن) اس کو بہشت میں لے جائے گا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے عمیر سے بیان کیا اُنھوں نے جنادہ سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا[2]

بَاب ۳۴۷ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ

باب (سورۂ مریم میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر اخیر تک

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا نَبَذْنَاهُ اَلْقَيْنَاهُ اعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَاَجَاءَهَا اَفْعَلَتْ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ اَلْجَاَهَا اضْطَرَّهَا تُسَاقِطْ تَسْقُطْ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا لَمْ اَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ النِّسْيُ الْحَقِيْرُ وَقَالَ اَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ اَنَّ التَّقِيَّ ذُوْ نُهْيَةٍ حِيْنَ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِيًّا

(انتبذت نبذ سے نکلا ہے جیسے یونسؑ کے قصے میں) نبذناہ (ہے) یعنی ہم نے ان کو ڈال دیا شرقیا پورب کے رُخ کا (یعنی مسجد سے یا ان کے گھر سے پورب طرف) فاجاءھا جئت سے اس کو باب افعال میں لے گئے بعضوں نے کہا اجاءھا کا معنی اس کو لاچار اور بے قرار کر دیا تساقط گرے گا قصیا دور فریا بڑا (یا بُرا) نسیا ناچیز ابن عباسؓ نے ایسا ہی کہا[3] دوسرے نے کہا نسی کہتے ہیں حقیر چیز کو (یہ سدی سے منقول ہے) ابو وائل نے کہا مریم یہ سمجھیں کہ پرہیزگار وہی ہوتا ہے جو عقلمند ہو جب انہوں نے (جبریلؑ کو ایک جوان (مرد کی صورت میں دیکھ کر) کہا اگر تو تقی

---

[1] گو حضرت محمد تمام پیغمبروں کے سردار اور تمام مخلوقات سے افضل ہوں مگر خداوند کریم کے بندے اور غلام ہی ہیں افسوس ان لوگوں پر جو پانچوں وقت ہر نماز میں یہ کہیں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں پھر حضرت محمد کو اپنے درجے سے بڑھا کر خدائی تک پہنچا دیں بعضے جاہل مولوی ایسے ایسے قصیدے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں پڑھتے ہیں جن میں آپ کو بندگی سے نکال کر خدائی تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول سے نہیں شرماتے جو کوئی اس قسم کی شعریں سنے اور خاموش رہے اس کے ایمان میں کلام ہے ان جاہل مولویوں کو توبہ کرانا چاہئیے اگر توبہ نہ کریں تو ان کو اسلام سے خارج اور مرتد اور کافر سمجھنا چاہیئے یہ لوگ اپنی دانست میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرکے آپکو خوش کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ کی روح مقدس ان کفر کے شعروں کو سن کر حد درجہ ناراض ہوتی ہوگی ایک شخص نے اپنی زندگی میں صرف اتنا کہا جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے آپ نے فرمایا یوں کہہ جو اللہ چاہے بس تو نے مجھ کو خدا کے برابر کر دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [2] یعنی جس دروازے سے اللہ چاہے گا یا وہ شخص جس دروازے میں سے جانا چاہے گا اللہ اسی دروازے سے لے جائے گا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریج نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ

نَهْرٌ صَغِيْرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا

ہے (یعنی پرہیزگار ہے اللہ سے ڈرتا ہے) وکیع نے اسرائیل سے روایت کی[1] انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے براء بن عازب سے سریا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسٰی دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس کی ماں آئی اس کو بلایا تو وہ (دل میں) کہنے لگا میں نماز پڑھے جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں (غرض جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بددعا کی اور کہا یا اللہ یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے (ان سے اس کا سابقہ نہ پڑے) پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا ایک (فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری چاہی جریج نے نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے پاس گئی اس سے منہ کالا کیا اور ایک لڑکا جنی لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا ہے لوگ یہ سن کر (بہت غصے ہوئے کہ ایسا عابد ہو کر بدکاری کرتا ہے) آکر اس کے عبادت خانہ کو توڑ ڈالا اس کو نیچے اُتار دیا گالیاں دیں جریج نے وضو کیا نماز پڑھی پھر اس بچے پاس آیا (جو پیدا ہوا تھا) اس سے پوچھا (بچے) تیرا باپ کون ہے اس نے (ایسی کم عمری میں بات کی) کہا میرا باپ فلانا چرواہا ہے یہ حال دیکھ کر لوگ شرمندہ ہوئے جریج سے کہنے لگے ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیسرے بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی ادھر ایک سوار بہت خوش وضع (یا خوبصورت) گزرا عورت اسکو دیکھ کر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اسی سوار کی طرح کر دیجیو یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف منہ کر کے

[1] خلف نے اطراف میں کہا اس کو امام بخاری نے تفسیر میں وصل کیا حالانکہ صحیح بخاری کے کسی نسخہ میں یہ روایت موصولاً پائی نہیں جاتی حافظ نے کہا حاکم نے اس کو مستدرک میں اور ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

يَمُصُّهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ اِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِاَمَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهٖ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْاَمَةُ يَقُوْلُوْنَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ۔

کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کیجیو اتنی بات کر کے پھر اپنی ماں کی چھاتی چچوڑنے لگا ابوہریرہؓ نے کہا جیسے میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اس طرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گذری (جس کو لوگ مارتے جاتے تھے) عورت نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو اسکی طرح نہ کیجیو بچے نے یہ سن کر پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ مجھ کو اسی لونڈی کی طرح کیجیو اسوقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ بات کیا ہے (جو تو خوش وضع سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا اس لونڈی کی طرح ذلیل اور خوار ہونا چاہتا ہے) اس نے جواب دیا یہ سوار جو (پہلے گذرا) ظالموں میں کا ایک ظالم ہے (یا کافر ہے) اور یہ لونڈی (بیچاری محض بے قصور ہے) لوگ اس پر طوفان جوڑتے ہیں کہتے ہیں تو نے چوری کی زنا کرائی حالانکہ اس (بیچاری) نے کچھ نہیں کیا[1]

۶۵۸- حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انھوں نے معمر سے دوسری سند مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق سے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھ کو معراج ہوا میں موسیٰؑ سے ملا عبدالرزاق نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ کی صورت معمر نے یوں بیان کی دبلے پتلے (یا لمبے) سیدھے بال والے جیسے شنوءہ (قبیلے) کے آدمی ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اور میں عیسیٰ سے بھی ملا

---

[1] دوسری روایت میں ہے لوگ اس سے کہہ رہے تھے تو نے زنا کرائی وہ کہتی تھی حسبی اللہ۔ دوسری حدیث میں چار شخص مذکور ہیں چوتھا حضرت یوسفؑ کا گواہ کہتے ہیں وہ زلیخا کا ماموں زاد بھائی اور ابھی شیر خوار تھا کہ اس نے یہ گواہی دی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے پانچویں ایک اور بچہ کا بھی ذکر آیا ہے جس نے اپنی ماں سے جو فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی جب فرعون نے اس کو انگار میں ڈالنا چاہا اور اس نے تامل کیا یہ کہا اماں صبر کر اور آگ میں گر جا ہم سچے دین پر ہیں چھٹے ایک اور بچے نے بھی بات کی جب اس کی ماں کو آگ کی خندق میں ڈال رہے تھے اس کو امام مسلم نے نکالا ساتویں کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کم سنی میں بات کی سیرت واقدی میں ہے آٹھویں ہمارے پیغمبر صاحب نے پیدائش کے بعد بات کی بیہقی نے نکالا حلیمہ کہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے فرمایا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا نویں بیہقی نے معیقیب سے نکالا میں حجۃ الوداع میں ایک گھر میں گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے میں نے ایک عجیب بات دیکھی ایک شخص یمامہ کا ایک بچہ لے کر آیا جو اسی دن پیدا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا میں کون ہوں وہ بول اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں پھر اس بچے نے جوان ہونے تک کوئی بات نہیں کی ہم اس کو مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے " منہ (قسط مختصرا)

رَجُلُ النَّاسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ
عِيْسٰى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ
يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ
قَالَ وَأُتِيْتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ
خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ
فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی میانہ قامت سرخ
رنگ ایسے تر و تازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیغمبر کو بھی
دیکھا ان کی ساری اولاد میں میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا
میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب اور یہ
کہا گیا جونسا برتن چاہو لو میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا
اس وقت یہ کہا گیا تم کو فطرت (پیدائشی غذا) کی راہ ملی یا تم نے فطرت کو
اختیار کیا دیکھو اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت خراب ہو جاتی۔

٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ
أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ فَأَمَّا عِيْسٰى
فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوْسٰى فَآدَمُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو عثمان
بن مغیرہ نے انھوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انھوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ اور موسیٰ
اور ابراہیم کو دیکھا عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگھر بال والے چوڑا سینہ رکھتے تھے
اور موسیٰ گندم گون لمبے سیدھے بال والے جیسے زط کے لوگ ہوتے ہیں۔[1]

٦٦٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ
ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ
النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ
أَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ
عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ
فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ
أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ
رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ
عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ
رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے
موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا
اللہ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا (ایک روایت میں بائیں
آنکھ کا کانا) ہے اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہوگی اور میں رات کو
خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں جیسے میں کعبے کے پاس ہوں اتنے میں
کیا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گیہواں رنگ والا جس کے بال کاندھوں
تک (کنگھی کی وجہ سے) صاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک
رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے
کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح
ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا
سخت گھونگر بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے

[1] زط سوڈان کا ایک قبیلہ یا ہنود کا جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں ۱۲ منہ۔

كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

ان سب میں عبدالعزیٰ بن قطن کے بہت مشابہ (جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا) وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا مسیح دجال ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسٰى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے کہا قسم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ تھے^۱ لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں ایک شخص گندم گون سیدھے بال والا^۲ دو آدمیوں پر ٹیکا دیئے جا رہا ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مریم کے بیٹے (عیسیٰ) ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھونگر بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ جیسے پھولا انگور نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں (عبدالعزیٰ) بن قطن اس کے بہت مشابہ تھا زہری نے کہا یہ شخص خزاعہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مرگیا تھا۔

۶۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں^۳ پیغمبر سب گویا علاتی بھائی ہیں (باپ ایک

---

۱ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲ ابوہریرہؓ نے صاف روایت کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ تھے شاید ابن عمرؓ نے اس کو وہم پر محمول کیا یعنی ابوہریرہؓ سے غلطی ہوئی اور دونوں میں مطابقت بھی ممکن ہے کہ ایکبار گندم گون دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور کھلا گندمی ذرے سی محنت یا غصے میں سرخی مائل ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۳ جس روایت میں حضرت عیسیٰ کی نسبت جعد آیا ہے تو اس کے معنی گھونگر بال والے نہیں ہیں بلکہ یہ حدیث اس کے مخالف ہوگی اسی لیے ہم نے جعد کے معنی گٹھے جسم کیا۔ در مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگر بال والے تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا کنگھی کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ ۴ آپ بھی پیغمبر وہ بھی پیغمبر آپ کے اور ان کے بیچ میں دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہوا خود حضرت عیسیٰ نے انجیل میں آپکی بشارت دی کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئیگا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائیں کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کریگا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں ایک انجیل میں صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اسکو چھپا ڈالا ہے اس شرارت کا کوئی ٹھکانا ہے کہتے ہیں فارقلیط کا معنی بھی سراہا ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ۔

یعنی عقائد مائیں جدا جدا یعنے فروعات مسائل) میرے اور عیسٰی کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم کو ہلال بن علی نے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب لوگوں سے زیادہ عیسےٰ سے اتحاد رکھتا ہوں دنیا اور آخرت دونوں میں اور پیغمبر سب بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[1]

۶۶۴۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي ۔

اور ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ ع نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھ لیا اس سے پوچھا کیوں تو نے چوری کی اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں حضرت عیسٰی نے کہا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو کہتا ہوں کہ اس نے غلطی کی[2]

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض سَمِعَ عُمَرَ رض يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے حضرت عمر رض سے سنا وہ منبر پر کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مجھ کو اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسےٰ مریم کے بیٹے کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کچھ نہیں

[1] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنی مومن جھوٹی قسم نہیں کھاتا جب اس نے قسم کھالی تو معلوم ہوا وہ سچا ہے آنکھ سے غلطی ممکن ہے مثلاً اس کے شبیہ کوئی دوسرا شخص ہو یا درحقیقت اس کا فعل چوری نہ ہو اس مال میں اس کا کوئی حق متعلق ہو بہت سے احتمال ہو سکتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عیسےٰ کا مطلب ایسا فرمانے سے یہ تھا کہ مومن کو مومن کی قسم پر ایسا بھروسہ کرنا چاہیئے جیسے آنکھ سے دیکھنے پر بلکہ اس سے زیادہ بعضوں نے کہا کہ مطلب یہ تھا کہ قاضی کو اپنے علم اور مشاہدے پر حکم دینا درست نہیں جب تک باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَهٗ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا وَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اٰمَنَ بِعِيْسٰى ثُمَّ اٰمَنَ بِيْ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ اِذَا اتَّقٰى رَبَّهٗ وَاَطَاعَ مَوَالِيَهٗ فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

یوں کہو اللہ کے بندے اللہ کے رسول[1]

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو صالح بن حی نے ایک شخص نے جو خراسان کا رہنے والا تھا (نام نامعلوم) شعبی سے کہا[2] شعبی نے جواب دیا مجھ سے ابوبردہ نے بیان کیا انھوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح ادب تمیز سکھلائے (دین کا علم پڑھاوے) اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا (آزادی اور نکاح دونوں کا) اور جو شخص عیسیٰ پیغمبر پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا (مسلمان ہو گیا) اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیا کے خاوند کی اطاعت کرتا رہے اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا[3]

۶۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرٰهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے مغیرہ بن نعمان سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیے جاؤ گے پھر آپ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت پڑھی جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ہم (ضرور پورا) کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (بہشت کی) طرف لیجائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی طرف) میں کہوں گا (ہائیں ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیجاتے ہو) یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے (تم نہیں جانتے) جب سے تم نے ان کو چھوڑا اس وقت سے

[1] اللہ کے غلام اللہ کے حبیب اللہ کے خلیل اشرف انبیاء آپ کی تعریف کی حد یہی ہے جب قرآن میں آپ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت اتری فلما قام عبد اللہ تو آپ بہت خوش ہوئے اللہ کی عبدیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے مگر یہ جاہل مولوی کیا جانیں انہوں نے آنحضرتؐ کی نعت یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کو خدا بنا دیں یا خدا سے بھی ایک درجہ چڑھا دیں کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ۱۲ منہ [2] ہم لوگ یوں کہتے کہ اگر آدمی ام ولد کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کرے تو ایسا ہے جیسے اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہوا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث پہلے پارہ کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ نَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رض

برابر یہ اسلام سے پھرے رہے (مرے تک) تب میں بھی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ بن مریم نے کہا (جس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا) پروردگار میں جبتک ان میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا۔ جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا اس وقت سے تو ہی ان کا نگہبان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے اخیر آیت الحکیم تک محمد بن یوسف فربری نے کہا ابو عبداللہ (یعنی امام بخاری) نے قبیصہ بن عقبہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے (عرب کے) وہ لوگ مراد ہیں جو ابوبکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ابوبکر نے ان پر جہاد کیا

بَابُ ۳۴۸ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا ۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

ہم سے اسحٰق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اتریں گے صلیب (نزسول) کو توڑ پھینک دیں گے (تثلیث کو باطل کریں گے) سور کو مار ڈالیں گے جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو) اس وقت روپیہ بہت پھیل پڑے گا کوئی نہ لے گا ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہو گا ابوہریرہؓ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی ہے) کوئی کتاب والا ایسا نہ ہو گا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ اس پر گواہی نہ دیں[1]

۶۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے

---

[1] گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے قریب جو یہود اور نصاریٰ ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر ان پر ایمان لائیں گے ابن عباسؓ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباس سے بہ سند صحیح روایت کیا کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیا معنی مرتے وقت ان کو بتلایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد اس وقت وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کچھ مفید نہیں اس حدیث سے صاف اس شخص کا جھوٹا ہونا نکلتا ہے جو ملک ہند ضلع قادیان میں پیدا ہوا ہے اور اپنے تئیں عیسیٰ کہتا ہے نہ وہ حاکم ہوا نہ اس نے جزیہ موقوف کیا بلکہ وہ خود نصاریٰ کا محکوم اور درست نگر ہے ۱۲ منہ

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ

اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا[1] یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے[2]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے

بَابُ ۳۵ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان

۲۷۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو انصاری نے حذیفہ سے کہا تم ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے جو تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں حذیفہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دجال ملعون جب نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی دیکھو تم میں سے جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے وہ (حقیقت میں میٹھا ٹھنڈا پانی ہے حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے اگلے (بنی اسرائیل کے) لوگوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کو آیا (قبض کر کے اللہ پاس لے گیا) اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے وہ بولا میں تو نہیں جانتا اتنی بات ہے کہ میں (دنیا میں) خرید و فروخت معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پھر جو کوئی مالدار ہوتا اس کو مہلت دیتا (اگر وہ مہلت مانگتا) اور جو کوئی بیچارہ مفلس ہوتا اس کو میں معاف کر دیتا (اپنا قرضہ ہی چھوڑ دیتا) آخر اللہ تعالیٰ (اسی نیکی کے بدل) اس کو بہشت میں لے گیا حذیفہ رضؓ نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں) ایک شخص (نام نامعلوم)

[1] یعنی امام مہدی علیہ السلام امام ہونگے وہی نماز کی امامت کریں گے حضرت عیسیٰ ان کی اقتدا کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ تم میں ہو کر امامت کریں گے مذہب اسلام کی پیروی کریں گے اور شریعت محمدی پر چلیں گے ۱۲ منہ [2] ان دونوں کی روایتوں کو ابن مندہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہ اللہ کی آزمائش ہوگی اپنے بندوں پر اور اخیر اس ملعون کی عاجزی اور لاچاری اللہ تعالیٰ کھول دے گا ۱۲ منہ

ا؎ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے نافع (ابو محمد بن عباس) سے جو ابو قتادہ انصاری کے غلام تھے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نَارًا حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلٰى عَظْمِي فَامْتَحَشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا۔

مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب سلگانا (مجھ کو اس میں جلا دینا) جب آگ میرا گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے ہڈی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے اس وقت ہڈیاں لیکر ان کو (خوب پیسنا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا اس دن) راکھ دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا پروردگار تیرے ڈر سے آخر اللہ نے اس کو بخش دیا (سبحان اللہ صدقے اس کے رحم و کرم کے) عقبہ بن عمروؓ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرتؐ سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلٰى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو معمر نے اور یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے انہوں نے حضرت عائشہ اور ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آن پہنچا تو آپ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا جب گرمی ہوتی تو آپ منہ کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں مسجد (عبادت گاہ) بنا لیں آپ (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈراتے تھے [1]

۳۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے فرات قزاز سے کہا میں نے ابو حازم سے سنا

---

[1] مگر افسوس ہندوستان کے مسلمانوں نے آپ کی وصیت کا کچھ خیال نہ رکھا اور قبروں کو مسجد تو کیا مسجد سے بڑھ کر کر دیا مسجد میں سال بھر میں بھی ایک بار نہیں آتے اور قبر دیکھ، سرپیر اور جمعرات کو تشریف لیجاتے ہیں وہاں جا کر وہ بدعتیں کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ کوئی تو پھول چڑھاتا ہے کوئی چادر کوئی شرینی کوئی چراغ لگاتا ہے کوئی قبر کو بوسہ دیتا ہے کوئی اس کا طواف کرتا ہے کوئی وہاں نوبت بجاتا ہے کوئی وہاں عرضیاں لٹکاتا ہے کوئی سجدہ کرتا ہے کوئی گانا سماع کراتا ہے ایسے نام کے مسلمان اس حدیث شریف کی رو سے ملعون اور مطرود ہیں اللہ تعالیٰ بچائے رکھے قبر کی زیارت ہماری شریعت میں جس قدر جائز رکھی گئی ہے وہ اتنی ہی ہے کہ مسلمان کی قبر پر جا کر یوں کہے السلام علیکم یا اھل القبور انتم بنا سابقون و انا انشاء اللہ بکم لاحقون یغفر اللہ المستقدمین منا والمستاخرین

باقی آگے

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھتا رہا میں نے ان سے سُنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے جب ایک پیغمبر گذر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہونگے صحابہؓ نے پوچھا پھر ہم کو آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے تم نے بیعت کرلی ہو) تو اسکی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو (اسی طرح کرتے رہو) ان کا حق ادا کرو ان کی اطاعت کرتے رہو اللہ قیامت کے دن اُن سے پُوچھے گا انھوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا

۳۲۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے اُنھوں نے عطاء بن یسار سے اُنھوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلوگے بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤگے[1] ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے لوگوں سے کون لوگ مراد ہیں یہود اور نصاریٰ آپ نے فرمایا پھر کون۔

۳۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے خالد حذاء نے اُنہوں نے ابوقلابہ سے اُنھوں نے انسؓ سے (نماز کے لئے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا کہ یہود اور نصاریٰ ایسا ہی کیا کرتے ہیں آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار

۳۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنھوں نے ابوالضحیٰ سے اُنہوں نے مسروق سے اُنہوں نے

بقیہ صفحہ ۴۳۴ وہ باتیں جنکی باتیں اس زمانہ میں گور پرست کیا کرتے ہیں انکی کوئی اصل اسلامی شریعت میں نہیں ہے بعضے ان میں کفر ہیں بعضے بدعت اور حرام ۱۲ منہ حواشی صفحہ ہٰذا

[1] آپکا مطلب یہ ہے کہ اندھا دھند یہود اور نصاریٰ کی تقلید کرنے لگوگے فکر اور تامل کا مادہ تم میں سے نکل جائیگا ہمارے زمانہ میں مسلمان ایسے ہی اندھے بن گئے ہیں نصاریٰ جو کام کریں بھی ویسا ہی کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ آیا ہمارے ملک اور ہمارے مراسم اور ہماری شریعت کی رُو سے یہ کام قرین عقل ہے یا نہیں نصاریٰ کا ملک سرد ہندوستان گرم مگر ہندوستانی انکی تقلید سے گرم ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں انکے ملک میں برف گرتی ہے وہ برف سے بچنے کیلئے ایک قسم کی ٹوپی پہنتے ہیں مسلمان بے ضرورت بھی ویسی ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ٹوپی ایک قومی نشان ہے یہ کس قدر بیحیائی اور بے شرمی ہے کہ ہم غیر قوم کا نشان سر پر رکھ لیں اور تو اور بڑی ہنسی مسلمان بادشاہوں اور رئیسوں پر آتی ہے وہ اپنی قومی رعایا پر وہ قانون چلاتے ہیں جو نصاریٰ مفتوحہ قوموں پر ان کو تباہ کرنے کے لئے چلاتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يَّجْعَلَ يَدَهُ فِيْ خَاصِرَتِهِ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

٦٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهُ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ۔

٦٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ

حضرت عائشہؓ سے وہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا بُرا جانتی تھیں اور کہتی تھی یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انھوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہارا زمانہ (دنیا میں رہنا) اگلی اُمتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اگلی امتوں کا سورج نکلنے سے عصر کی نماز تک) اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اس نے کہا دوپہر دن تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سُن کر یہودی لوگوں نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہرے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سُن کر نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط لیکر کون مزدوری کرتا ہے یہ سُن کر مسلمانوں (یعنی تم لوگوں) نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط کے بدل کام کیا سن رکھو تم کو دوہری مزدوری ملی (اور محنت کم) یہ حال دیکھ کر یہود اور نصاریٰ غصے ہوتے کہنے لگے ہم نے تو کام زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا میں نے تمہارا حق (جو تم ٹھہرا تھا) کچھ دبا رکھا وہ کہنے لگے نہیں اللہ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے میں جس پر چاہوں کروں[1]

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سُنا اللہ فلاں شخص (سمرہ بن جندب) کو تباہ کرے کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

[1] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ سمرہ بن جندب صحابی نے جزیہ میں کافروں سے شراب لیا اور اس کو بیچ کر اس کا پیسہ بیت المال میں روانہ کر دیا سمرہ نے اپنی رائے سے یہ اجتہاد کیا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں اُنہوں نے یہ حدیث نہیں سُنی تھی اسی لیئے حضرت عمرؓ نے ان کو کوئی سزا نہ دی ۱۲ منہ

حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو انھوں نے کیا کیا اس کو گلا کر بیچا اور اس کی قیمت کھائی ابن عباس کے ساتھ اس حدیث کو جابرؓ اور ابوہریرہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا ہم سے حسان بن عطیہ نے بیان کیا انھوں نے ابوکبشہ سے انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو میری طرف سے (دین کی باتیں) پہنچاؤ ایک ہی آیت سہی اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں[۱] اور جو شخص قصداً جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ لگائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح سے انھوں نے ابن شہاب سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں میں خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو خضاب کیا کرو[۲]

۶۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشٰى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ

مجھ سے محمد (بن معمر) نے بیان کیا کہا مجھ سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے جندب بن عبداللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں اور جب سے انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہم اس کو بھولے نہیں اور نہ ہم کو یہ ڈر ہے کہ جندب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہوا انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس کو ایک زخم لگا اس نے (گھبرا کر) چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون بہتا رہا رکا ہی نہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کر کے جان دی (حرام

[۱] شروع شروع میں آپ نے اس سے منع فرما دیا تھا جب اسلام دلوں میں خوب جما نہ تھا اس کے بعد اجازت دے دی مگر اجازت انہی باتوں سے متعلق ہے جو قرآن اور حدیث کے خلاف نہ ہوں۔ [۲] خضاب سنت ہے زرد زعفران کا یا مہندی کا اور وسمہ کے خضاب میں جو سیاہ ہوتا ہے اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ وہ بھی حرام نہیں اگر مکروہ ہو تو تنزیہاً مکروہ ہوگا کیونکہ امام حسن علیہ السلام سے سیاہ خضاب منقول ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جہاں تک ہو سکے یہود اور نصاریٰ کے معاشرت کے امور میں بھی اختلاف کرنا بہتر ہے اور اندھا دھند ان کے مقلد بن کر زندگانی کرنا بڑی دناءت اور کم ہمتی ہے کوشش یہ کرنا چاہیے کہ ان سے بھی بڑھ کر ہم عمدہ چیزیں ایجاد کریں نہ یہ کہ ان کے مقلد بنیں ۱۲ منہ

حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ۔

حَدِيثُ أَبْرَصَ وَأَعْمٰى وَأَقْرَعَ

۶۸۱۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى بَدَا لِلّٰهِ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَى الْأَعْمٰى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ

موت مرا میں بھی بہشت اس پر حرام کر دی۔

کوڑھے اور اندھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

مجھ سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دوسری سند اور مجھ سے محمد (بن یحییٰ ذہلی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن رجاء نے کہا ہم کو ہمام نے خبر دی انھوں نے اسحاق بن عبداللہ سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا ایک اندھا اللہ نے ان (تینوں) کو آزمانا چاہا ایک فرشتے کو ان کی طرف بھجوایا (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اچھا رنگ کھال (کیونکہ اس حال میں) لوگ مجھ سے نفرت و کراہت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا اس کے (بدن کا) رنگ اچھا ہو گیا کھال بھی درست ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا اب یہ کہہ دنیا کے مالوں میں سے کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے وہ کہنے لگا اونٹ یا گائے بیل اسحاق راوی نے شک کی کہ کوڑھی نے اونٹ کہے یا گنجے نے مگر ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل (یہ یقینی ہے) خیر اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا تجھے اس میں برکت ہو گی پھر وہ گنجے پاس آیا اس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے وہ کہنے لگا اچھے بال ہونا یہ گنجا پن جاتا رہے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ چنگا ہو گیا اور بہت اچھے بال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا دنیا کا کونسا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے وہ کہنے لگا گائے بیل فرشتے نے ایک گابھن گائے اس کو دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو گی پھر وہ فرشتہ اندھے پاس گیا پوچھا تو کیا چاہتا ہے کہنے لگا اللہ میری بینائی مجھ کو پھیر دے میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اس (کی آنکھوں) پر ہاتھ پھیرا اللہ نے

قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ
قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ
وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهٰذَا
وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ
أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ
الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ
بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ إِنَّ
الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ
اللّٰهُ قَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى
الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ
مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ
فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا
كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ
مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ
فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ
بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً
أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى
فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي

اسکی آنکھیں روشن کردیں اب یہ پوچھا تجھ کو کونسا مال زیادہ پسند ہے
وہ کہنے لگا بکریاں فرشتے نے اس کو ایک جننے والی (یا بچہ والی) بکری دی
پھر اونٹنیاں اور گائیں بیائیں بکریاں بھی جنیں کوڑھے پاس اونٹوں کا
اور گنجے پاس گایوں کا اور اندھے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا (بہت
دنوں) بعد فرشتہ اپنی اسی صورت اور شکل میں (جس شکل میں پہلے آیا
تھا) کوڑھی پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں مسافر میرا سامان
سب جاتا رہا اب میں بغیر خدا کی مدد اور تیری عنایت کے اپنے ٹھکانے نہیں
پہنچ سکتا میں تجھ سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا
رنگ اچھا کر دیا تیری کھال درست کر دی مال دیا مجھے ایک اونٹ دے
جس پر سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہنچ جاؤں وہ کیا کہنے لگا
(بھائی میں بہت قرضدار ہوں) بہت آدمیوں کا دینا ہے فرشتے نے کہا
میں جیسے تجھے پہچانتا ہوں تو کوڑھی تھا سب لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے
اور محتاج اللہ نے (اپنی عنایت سے) تجھے یہ سب کچھ دیا کوڑھے نے کہا واہ
میں تو بزرگوں کے وقت سے مالدار چلا آتا ہوں فرشتے نے کہا خیر اگر تو جھوٹ
بولتا ہے تو اللہ تجھ کو ویسا ہی (کوڑھی اور محتاج) پھر کر دے پھر وہی فرشتہ
اسی شکل اور صورت میں گنجے کے پاس گیا اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا
تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتے نے
کہا خیر اگر جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھ کو پھر ویسا ہی (گنجا اور محتاج) کر دے
(جیسے پہلے تھا) اب اندھے پاس گیا اس سے کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی مسافر
ہوں میرے پاس سفر کا سامان بالکل نہیں رہا اب بغیر اللہ کی مدد اور تیری
توجہ کے میں اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا مجھ کو اس خدا کے نام پر جس نے تیری
آنکھیں (دوبارہ) روشن کیں ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے
ٹھکانے پہنچ جاؤں اندھا یہ سن کر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے

---

[1] یعنی تو کتنی بھی بکریاں لے میں تجھ سے واپس نہیں مانگوں گا یہ ترجمہ جب ہے حدیث میں لا اجھدک ہو جیسے اکثر نسخوں میں ہے بعضے نسخوں میں ہے لا احمدک ہے تو ترجمہ یہ ہوگا میں تیری تعریف اس وقت تک نہیں کرنے کا جبتک جو تجھے درکار ہے وہ اللہ کے نام پر نہ لے لیگا ۱۲ منہ

فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ

مجھ کو بینائی دی محتاج تھا مجھے مالدار کر دیا اس کے نام پر تو مانگتا ہے (جو تیرا جی چاہے وہ لے لے میں آج تجھ کو تنگ نہیں کرنے کا اللہ کے نام پر جو تو لے تب فرشتہ کہنے لگا میں محتاج نہیں ہوں) اپنی بکریاں رہنے دے اللہ نے تم تینوں کو آزمایا تھا تجھ سے تو خوش ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھے اور گنجے) سے ناراض ہوا۔

بَابٌ ۳۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

اَلْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيْمُ الْكِتَابُ مَرْقُوْمٌ مَكْتُوْبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا شَطَطًا اِفْرَاطًا اَلْوَصِيْدُ الْفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ اَلْوَصِيْدُ اَلْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ اٰصَدَ الْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ اَحْيَيْنَاهُمْ اَزْكٰى اَكْثَرُ رَيْعًا فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰى اٰذَانِهِمْ فَنَامُوْا رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ

باب اصحاب کہف کا بیان[۱] (سورۂ کہف میں) اللہ کا فرمانا

اے پیغمبر کیا تو سمجھا کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں عجیب تھے کہف پہاڑ میں جو درہ ہو رقیم کے معنی لکھی ہوئی کتاب[۲] مرقوم کے معنی بھی لکھی ہوئی ربطنا علی قلوبھم ہم نے ان کے دلوں پر صبر ڈالا شططا ظلم (زیادتی) وصید آنگن صحن اس کی جمع وصائد اور وصد آتی ہے وصید دروازے کو بھی کہتے ہیں (دہلیز کو) مؤصدۃ (جو سورۂ ہمزہ میں ہے) یعنی بند دروازہ لگی ہوئی عرب لوگ کہتے ہیں اصد الباب اور اوصد الباب یعنے دروازہ بند کیا بعثناہم نے ان کو زندہ کیا ازکی یعنے زیادہ ہونے والا (یا پاکیزہ خوش مزہ یا سستا) فضرب اللہ علی اذانھم یعنی اللہ نے ان کو سلا دیا رجما بالغیب یعنی بے دلیل (محض گمان اٹکل پچو) مجاہد نے کہا تقرضھم یعنی چھوڑ دیتا ہے (کترا جاتا ہے)[۳]

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثَ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ

اَلْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

تیرھواں پارہ ختم ہوا

---

[۱] بعضوں نے ان کے نام یوں بیان کیے ہیں مکسلمینا تخشلینشا تملیخا مرطونس کفشطونس۔ بیرونس وینموس اور کتے کا نام قطمیر مجاہد سے منقول ہے ۱۲ منہ [۲] یہ وہ تختہ ہے جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے تھے بعضوں نے کہا ایک پتھر پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کی غار پر پڑا ہے بعضوں نے کہا رقیم اس وادی کا نام ہے جہاں پر اصحاب کہف ہیں بعضوں نے کہا رقیم ان کے کتے کا نام ہے ۱۲ منہ [۳] اس کا بیان کتاب التفسیر میں انشاء اللہ آئے گا امام بخاری نے اصحاب کہف کے باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی ہو گی عبد بن حمید نے ان کا قصہ طول کے ساتھ ابن عباس سے روایت کیا مگر وہ موقوف ہے ۱۲ منہ ؛

چودھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ حَدِيْثِ الْغَارِ[۵۱]

باب غار والوں کا قصہ

۶۸۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَاَنِّيْ عَمَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ اَمْرِهِ اَنِّي اشْتَرَيْتُ بَقَرًا وَاَنَّهُ اَتَانِيْ يَطْلُبُ اَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِيْ اِنَّمَا لِيْ عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی۔ انہوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی رستے میں جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا[۵۲]۔ وہ پہاڑ کی ایک کھوہ (غار) میں گھس گئے۔ اتفاق سے (ایک پتھر گرا) غار کا منہ بند ہو گیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے یوں کہنے لگے خدا کی قسم بھائیو اب تو (اس بلا سے) تم کو سچائی ہی چھوڑائے گی بہتر یہ ہے کہ ہم میں ہر شخص جو نیک بات اس نے سچائی سے کی ہو[۵۳]۔ اس کو بیان کر کے اللہ سے دعا کرے تب ان میں کا ایک یوں دعا کرنے لگا۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تین صاع) چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا اس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں آکر اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا[۵۴]۔ میں نے اس کے حصے کے چاول بو ادیئے (پھر دیئے) ان میں اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اس میں سے گائے بیل خریدے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل (جانور) ہنکالے جا۔ اس نے کہا میرے تو تیرے پاس (صرف) ایک فرق (تین صاع) چاول تھے۔ میں نے کہا وہ سب گائے بیل لے جا۔ وہ تیری چاولوں سے خریدے گئے ہیں۔ آخر

[۵۱] طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [۵۲] بارش شروع ہوئی ۱۲ منہ [۵۳] خالص خدا کے لیے ۱۲ منہ [۵۴] امام احمد کی روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ میں نے کئی مزدور ان کی مزدوری ٹھہرا کر کام میں لگائے ایک شخص دوپہر کو آیا میں نے اس کو آدھی مزدوری پر رکھا لیکن اس نے اتنا کام کیا جتنا اوروں نے سارے دن میں میں نے کہا میں اس کو سارے دن کی مزدوری دوں گا اس پر پہلے مزدوروں میں سے ایک شخص غصے ہوا میں نے کہا بھائی تجھے کیا مطلب تو اپنی پوری مزدوری لے۔ اس نے غصے میں اپنی مزدوری بھی نہ لی اور چل دیا ۱۲ منہ

كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا يَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا۔

وہ[1] ان سب کو ہنکا لے گیا۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمانداری) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اسی وقت وہ پتھر پھٹ گیا[2] اب دوسرا یوں دعا کرنے لگا۔ یا اللہ تو جانتا ہے میرے دو بوڑھے ضعیف ماں باپ تھے۔ میں ہر رات کو (ان کو پلانے کے لئے) بکری کا دودھ لایا کرتا۔ ایک رات مجھ کو دیر ہو گئی۔ میں جب (دودھ لے کر آیا) تو وہ سو گئے تھے۔ اور میری بی بی بچے سب مارے بھوک کے چلا رہے تھے میری عادت تھی پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا اس کے بعد ان لوگوں کو۔ خیر مجھ کو نیند سے ان کا جگانا برا معلوم ہوا اور یہ بھی میں نے پسند نہ کیا ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں وہ وہ رات بھر دودھ کا انتظار کرتے اپنے جھونپڑے میں پڑے رہیں آخر میں پو پھٹنے تک ان کا انتظار کرتا رہا[3] یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے میں نے اپنے ماں باپ کی) یہ (خدمت محض) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کر دے اس وقت وہ پتھر اور پھٹ گیا۔ ان کو آسمان دکھائی دینے لگا۔ پھر تیسرا یوں لگا دعا کرنے یا اللہ تو جانتا ہے میری ایک چچازاد بہن تھی جس کو میں سب سے زیادہ چاہتا تھا[4]۔ میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنا چاہی اس نے نہ مانا۔ کہا میں جب مانوں گی کہ مجھے سو اشرفیاں دے۔ میں گیا۔ اور (کوشش کر کے) سو اشرفیاں لایا۔ وہ اس کے حوالے کر دیں اس نے اپنے تئیں مجھے دے دیا[5] جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں۔ (دخول کرنا چاہا) تو کیا کہنے لگی (بھلے آدمی) اللہ سے ڈر اور مہر ناحق طور سے نہ توڑ[6] یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا[7]۔ میں نے وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں۔ یا میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا (زنا نہ کیا) تو ہماری مشکل آسان کر دے[8]۔ وہ تینوں باہر نکل آئے[9]

---

۱ دوسری روایت میں یوں ہے پہلے وہ خفا ہوا کہنے لگے او خدا کے بندے مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے میری مزدوری دے دے جب میں نے اس سے پھر یہی کہا تب وہ خوشی خوشی سب جانور ہانک لے گیا ۱۲ منہ ۲ اس میں ذرا سا روزن ہو گیا ۱۲ منہ ۳ بی بی بچوں کسی کو دودھ نہیں دیا ۱۲ منہ ۴ جیسے مرد عورتوں کو چاہتے ہیں ۱۲ منہ ۵ یعنی صحبت پر راضی ہو گئی ۱۲ منہ ۶ یعنے حرام طرح سے ازالہ بکارت نہ کر ۱۲ منہ ۷ جماع سے باز آگیا ۱۲ منہ ۸ پتھر میں نکلنے کے موافق رستہ ہو گیا ۱۲ منہ ۹ قسطلانی نے کہا ان تینوں میں افضل تیسرا شخص تھا امام غزالی نے کہا شہوت آدمی پر بہت غلبہ کرتی ہے اور جو شخص خدا کے خوف سے سب سامان ہوتے ساتے زنا سے باز رہے اس کا درجہ صدیقین میں ہوگا اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کو صدیق فرمایا کیونکہ انہوں نے زلیخا کے اصرار پر بھی برا کام کرنا منظور نہ کیا اور سخت تکلیفیں دنیا کی گوارا کیں میں کہتا ہوں ایسا شخص بموجب نص قرآنی بہشتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى ۱۲ منہ

باب ۳۵۲

۶۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرُّ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ۔

۶۸۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ

۶۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمان اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار (بنی اسرائیل کی) ایک عورت[1] اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار (نام نامعلوم) اس کے سامنے[2] سے گذرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو نہ ماریو جب تک وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے[3] یہ سن کر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بول اٹھا یا اللہ مجھ کو اس سوار کی طرح نہ کیجیو یہ کہہ کر پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا پھر ایک عورت گذری (نام نامعلوم) جس کو لوگ کھینچے گھسیٹتے اس سے کھیل کرتے (اس کو مارتے پیٹتے لے جا رہے تھے) دودھ پلانے والی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس عورت کی طرح نہ کیجیو۔ بچہ بول اٹھا یا اللہ مجھ کو اسی کی طرح کیجیو (جب تو میں نے پوچھا ارے یہ کیا معاملہ ہے) بچہ کہنے لگا وہ سوار جو پہلے گذرا تھا کافر (یعنی ظالم) ہے اور عورت[4] یہ لوگ کہتے ہیں تو زنا کراتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے) وہ میری پاکدامنی جانتا ہے اور لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ بس ہے۔

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو جریر بن حازم نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں پر گھوم رہا تھا پیاس کے مارے مرنے کو تھا بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اس کو دیکھا جلدی سے) اپنا موزہ اتارا[5] کتے کو پانی پلایا اللہ نے اس سبب سے اسے بخش دیا[6]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان سے

ا نہ عورت کا نام معلوم ہوا نہ بچے کا ۱۲ منہ ۲ ایسا جوان خوبصورت سپاہی گھوڑے کا سوار ۱۲ منہ ۳ امام احمد رحمۃ اللہ کی روایت میں یہ زیادتی موجود ہے ۱۲ منہ ۴ بچاری مظلوم ہے ۱۲ منہ ۵ اور دوپٹہ میں باندھ کر کنویں سے پانی نکالا ۱۲ منہ ۶ معلوم ہوا جانور کو بھی پانی پلانے میں ثواب ہے بشرطیکہ موذی اور زہریلا جانور نہ ہو۔ دیکھئے خلوص بھی کیا شے ہے ساری عمر اس عورت نے فحش میں صرف کی تھی مگر ایک نیکی چونکہ خالصاً للہ کی ریا یا شہرت کی نیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور عمر بھر کا دلدر صاف ہو گیا ۱۲ منہ

اَنَّهُ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ وَّكَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هَا نِسَآؤُهُمْ۔

انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سُنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا انہوں نے بالوں کا ایک چوٹلہ لیا۔ جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے[۵۱] سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے[۵۲] یہ کام شروع کیا[۵۳]

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے[۵۴] انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا (گو وہ پیغمبر نہ تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو عمرؓ ہوں گے[۵۵]۔

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالصدیق ناجی (بکر بن قیس) انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس نے ایک کم سو آدمیوں کو (ظلم سے ناحق[۵۶]) مار ڈالا تھا پھر (نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا[۵۷]) ایک درویش پادری (نام نامعلوم) پاس آیا اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہو گی۔ اس نے کہا نہیں۔ یہ سنتے ہی اس نے اس کو بھی مار ڈالا (سو خون پورے کر دیئے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا۔ ایک شخص (نام نامعلوم) دوسرے پادری

---

۵۱ یعنی دوسرے کے بال اپنے سر میں جوڑنے سے ۱۲ منہ ۵۲ بالوں میں جوڑ لگانا ۱۲ منہ ۵۳ حالانکہ یہ کبیرہ گناہ نہیں ہے مگر دوسری حدیث ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور بعضا صغیرہ گناہ جس کی لوگ عادت کرلیں اللہ جل جلالہ کو ناپسند آتا ہے اس کی وجہ سے عذاب اُترتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ امر بنی اسرائیل پر حرام کیا ہوگا اور احتمال ہے کہ عذاب دوسرے گناہوں کی وجہ سے اس وقت اُترا ہو جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا ۱۲ منہ ۵۴ سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف ۱۲ منہ ۵۵ الہام و لایت کا ایک مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے حضرت عمرؓ کو یہ درجہ اعلیٰ طور سے حاصل تھا اکثر باتوں میں انہی کی رائے کے موافق وحی اتری ۱۲ منہ ۵۶ یہ صراحت طبرانی کی روایت میں ہے جو اس نے معاویہ سے نکالی ۱۲ منہ ۵۷ میری مغفرت ہو سکتی ہے یا نہیں ۱۲ منہ

وَلَكِنْ فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلٰى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ

نے کہا[1]۔ تو فلاں بستی میں جا رستے میں اس کو موت آن پہنچی پر (مرتے مرتے) اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا[2]۔ اب رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے جھگڑنے لگے[3]۔ اللہ تعالیٰ نے نصرہ بستی کو یہ حکم دیا اس شخص سے نزدیک ہو جا۔ اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ماپو (ناپا) تو دیکھا وہ نصرہ سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے پھر وہ بخش دیا گیا[4]۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی (نام نامعلوم) گائے ہانک رہا تھا اس پر سوار ہو گیا اس کو مارا وہ گائے (بقدرت الٰہی) بول اٹھی ہم جانور سواری کے لیے نہیں بنائے گئے۔ کھیتی کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا سبحان اللہ گائے بات کرتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے[6]۔ پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (نام نامعلوم) اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا لپکا۔ ایک بکری لے بھاگا یہ شخص اس کے پیچھے لگا۔ بھیڑیا کے منہ سے بکری چھڑا لی۔

---

[1] تیری توبہ قبول ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ۱۲ منہ [2] نصرہ میں وہاں ایک بڑا درویش رہتا ہے اس کے ہاتھ پر توبہ کر طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [3] یا سینے کے بل اس بستی سے جہاں سے چلا تھا دور ہو گیا ۱۲ منہ [4] صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہو کر نکلا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا وہ ساری عمر خون کرتا رہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو قاتل مومن کی توبہ کہتے ہیں قبول ہو سکتی ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے صرف ابن عباس نے اس کے خلاف کہا ہے یہ مسئلہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ [6] لیکن آپ کو ان کی قوت ایمان پر یقین تھا جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے فرمایا مومن کو اس پر یقین ہوتا ہے البتہ کافر اور منافق کو شک رہتا ہے گائے کا بات کرنا کون سی مشکل بات ہے وہ تو جاندار ہے زبان رکھتی ہے لکڑی اور پتھر نے اللہ کے حکم سے بات کی ہے ہم مسلمانوں کو اس پر یقین ہے گو نیچری مردود نہ مانیں ایسی باتوں میں شبہ کر رہے ہیں مرتے وقت خود مجھو دمان لیں گے ۱۲ منہ

الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

اس وقت بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بول اٹھا۔ اب تو تو نے میرے منہ سے چھڑا لی لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا بکری کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اس وقت کون چھڑائے گا۔ لوگ یہ دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو تو اس کا یقین ہے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی حالانکہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے مسعر سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص[۵۱] نے دوسرے شخص (نام نامعلوم) سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے اس گھر میں سونا بھرا ہوا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا بھائی یہ تھلیا لے جا میں نے تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا[۵۲] آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (داؤد پیغمبر) کے پاس گئے انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے۔ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے انہوں نے کہا ایسا کرو ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دو یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور خیرات بھی کرو[۵۳]

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر اور ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے ان کے والد نے اسامہ بن زیدؓ

---

[۵۱] بنی اسرائیل میں سے نام نامعلوم ۱۲ منہ [۵۲] یہ تیری قسمت تو نے سونا پایا تو ہی لے لے ۱۲ منہ [۵۳] قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مذہب یہ ہے اگر کوئی زمین بیچے پھر اس میں خزانہ نکلے تو وہ بائع ہی کا ہوگا جیسے گھر بیچے اس گھر میں کچھ اسباب ہو تو وہ بائع ہی کو ملے گا ۱۲ منہ

بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ

سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاعون کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ اسامہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو ابوالنضر نے کہا۔ یعنے بھاگنے کے سوا اور کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو۱؎

۶۹۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا۔ آپ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جن پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کر کے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں ٹھہرا رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی وہی پیش آئے گی۔ تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

۶۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

۱؎ معلوم ہوا کہ تجارت سوداگری جہاد دوسری غرضوں کے لیے نکلنا جائز ہے۔ ابوموسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ وہ طاعون کے زمانہ اپنے بیٹوں کو دیہات میں روانہ کر دیتے۔ عمرو بن عاص نے کہا جب طاعون آئے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں جنگلوں پہاڑوں کی چوٹیوں میں پھیل جاؤ شاید ان صحابہ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ حضرت عمرؓ شام کو جا رہے تھے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے لوٹ آئے۔ لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں انہوں نے کہا ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بیماری سات آٹھ سال سے ہندستان میں پھیلی ہے اور نصاریٰ نے جو ہندستان کے حاکم وقت ہیں بہت کچھ تدبیریں اس کے دور کرنے کے لیے کیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی نہ کوئی دوا ایسی ملی جو تیر بہدف ہو یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ اس میں ۹۰ فیصد کی مرجاتے ہیں اس میں شدید بخار پہلے شروع ہوتا ہے پھر دوسرے دن ایک ورم بغل یا گردن پر ظاہر ہوتا ہے تیسرے یا چوتھے دن آدمی مرجاتا ہے اعاذنا اللہ من کل بلیۃ مومن کو طاعون کی موت شہادت صغریٰ ہے اب شہادت کبریٰ تو بوجہ غلبہ کفار مشکل ہے شہادت صغریٰ ہی کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ ۱۲ منہ

ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب مخزومی عورت (فاطمہ بنت اسود) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی انہوں نے کہا اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زیدؓ کے سوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا خیر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسامہ تو اللہ کی ٹھہرائی ہوئی سزاؤں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو! دیکھو تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل) وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بیوسیلہ) چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے خدا کی قسم میں تو اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالَ وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے انہوں نے کہا میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص (عمرو بن عاص) کو سنا وہ قرآن اور طرح پڑھ رہا تھا اس کے خلاف جیسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا آپ کے چہرے پر ناراضی پائی گئی آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو تم سے پہلے لوگ

۳۱۹۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۱؎ جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی ۱۲ منہ ۲؎ یہ چاہا کہ کسی طرح اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲ منہ ۳؎ اس کا ہاتھ نہ کاٹتے ۱۲ منہ ۴؎ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ۱۲ منہ ۵؎ چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا صرف ہماری شریعت میں نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے چلا آتا ہے اور قرآن شریف میں صاف یہ حکم موجود ہے جو کوئی اس سزا کو وحشیانہ بتلائے وہ خود وحشی ہے اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف تہذیب سمجھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ہم کو نصاریٰ پر افسوس نہیں جنہوں نے چوری اور زنا کی حدوں کو موقوف کر دیا ہے شراب تو ان کے دین میں حرام ہی نہ تھی افسوس ان مسلمان رئیسوں پر ہے جو اپنی اپنی حکومتوں میں قرآن شریف کو چھوڑ کر نصاریٰ کے قانون چلاتے ہیں اس پر دعویٰ اسلام واہ رے مسلمانی ۱۲ منہ ۶؎ قرآن سات طرح پر اترا ہے ۱۲ منہ ۷؎ ایک دوسرے کو گمراہ نہ کہو ۱۲ منہ

اختلفوا فھلکوا۔

۶۹۴ حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش قال حدثنی شقیق قال عبد اللہ کانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجھہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون۔

۶۹۵ حدثنا ابو الولید حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن عقبۃ بن عبد الغافر عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا کان قبلکم رغسہ اللہ مالا فقال لبنیہ لما حضر ای اب کنت لکم قالوا خیر اب قال فانی لم اعمل خیرا قط فاذا مت

بنی اسرائیل) اسی طرح کے جھگڑوں سے تباہ ہو گئے[1]۔

ہم نے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ (حفص بن غیاث) نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جیسے میں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے ان کی قوم کے لوگوں نے ان کو مار کر لہولہان کر دیا وہ اپنے منہ سے خون کو پونچھتے جاتے اور (جب ہوش آتا تو) یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے ان کو معلوم نہیں[2]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص (نام نامعلوم بنی اسرائیل میں تھا) اللہ نے اس کو بہت سا مال دیا تھا وہ مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کیوں میں تمہارا کیسا باپ تھا۔ انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے[3] اس نے کہا میں نے (عمر بھر میں) کبھی کوئی نیکی

---

[1] یعنی قرآن میں جو اختلاف القرآت ہیں ان میں ہر آدمی کو اختیار ہے جو قرات چاہے وہ پڑھے کسی کو مجبور کرنا کہ یہی قرات پڑھو یا اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے جیسے قرآن شریف میں مختلف قرائتیں ہیں ویسے ہی نماز روزے نکاح و طلاق بیع و شرا مسائل قیاسیہ فرعیہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ اربعہ مجتہدین کے اختلافات ہیں ان میں سے جس کے قول یا مذہب پر کوئی چلے اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے اور خواہ مخواہ کسی کو مجبور کرنا کہ سب قیاسیہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے اجتہاد پر چلے ناحق کا تحکم اور جبر اور ظلم ہے ۱۲ منہ

[2] کہ میں سچا پیغمبر ہوں کہتے ہیں یہ حضرت نوحؑ کا واقعہ ہے گو اس صورت میں امام بخاری اس حدیث کو بنی اسرائیل کے باب میں نہ لاتے تو ظاہر یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر کا ذکر ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس حدیث سے نصیحت لیں خصوصاً عالموں اور مولویوں کو جو دین کی باتیں بیان کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو ماریں گے یا گالیاں دیں گے اللہ کی راہ میں گالیاں کھانا مار کھانا مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانا پیغمبروں کی میراث ہے امام ابوحنیفہ رح نے کتنی مار کھائی پر قضا کا عہدہ قبول نہ کیا ہمارے پیشوا امام احمد بن حنبل نے سینکڑوں کوڑے کھائے سارا بدن لہولہان ہو گیا قید میں رہے پر اللہ کے کلام کو معتزلہ اور جہمیہ کی طرح مخلوق نہ کہا ہمارے پیر مرشد حضرت شیخ احمد مجددؒ بادشاہ وقت کے حکم سے قید کیے گئے جب انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے جہمیوں اور بدعتیوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں قید میں رہے کفر کے فتوے دیے گئے آخر قید خانہ ہی میں انتقال فرمایا ہمارے امام امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری کو کیا کیا ایذائیں دی گئیں ہر ہر شہر سے نکالے گئے خر تنگ میں آخر تنگ ہو کر وفات پائی ہمارے شہزادے پیارے امام امیر المومنین امام حسینؓ یزید پلید کے ہاتھوں کیا کیا مصیبتیں سہیں جن کے بیان کرنے سے قلم تھرّاتا ہے مگر دین کی خرابی منظور نہ کی فاسق فاجر کی حکومت کسی طرح تسلیم نہ کی رضی اللہ عنہم وحشرنا اللہ معھم وجمع بیننا وبینھم فی البرزخ والجنۃ ۱۲ منہ

[3] ہم کو پالا پوسا سکھایا پڑھایا اتنا مال و دولت ہمارے لیے چھوڑ جاتے ہو ۱۲ منہ

فَاحْرِقُوْنِي ثُمَّ اسْحَقُوْنِي ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ ابْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ اَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا اَيِسَ مِنَ الْحَيٰوةِ اَوْصٰى اَهْلَهُ اِذَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَوْرُوْا نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِيْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا فَذَرُّوْنِيْ فِي الْيَمِّ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ اَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِيْ يَوْمٍ رَاحٍ۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

نہیں کی جب میں مرجاؤں تو ایسا کرنا مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا جس دن آندھی چلے وہ راکھ (ہوا میں) اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا[1] اللہ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا۔ فرمایا ارے تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ نے اس پر رحم کیا (سبحان اللہ کیسا ارحم الرحمین ہے اس حدیث کو معاذ عنبری نے بھی روایت کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا کہا میں ابوسعید خدری سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے[2]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے عقبہ بن عمرو ابومسعود انصاری رض نے حذیفہ رض سے کہا تم ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں بیان کرتے جو تم نے آپ سے سنی ہو حذیفہ نے کہا میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے ایک شخص[3] مرنے لگا جب زندگی سے ناامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مرجاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھا کرنا اور آگ سلگا کر مجھ کو جلا دینا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچے تو ہڈیاں (خوب باریک) پیس ڈالنا اور جس دن بہت گرمی ہو یا یوں فرمایا جس دن خوب ہوا چل رہی ہو مجھ کو اڑا دینا[4] اللہ نے اس کو[5] جمع کر لیا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوند) آخر اللہ نے اس کو بخش دیا عقبہ نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

ہم سے موسیٰ نے کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے اس روایت میں یوم راح ہے (سو اشک کے)

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو

[1] جیسی باپ نے وصیت کی تھی ۱۲ منہ [2] اس روایت کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع عقبہ بن عبدالغافر سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [3] بنی اسرائیل میں جو کفن چور تھا ۱۲ منہ [4] خیر اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا ۱۲ منہ [5] یعنی اس کا بدن ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ
یَقُوْلُ لِفَتَاہُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ لَعَلَّ
اللّٰہَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰہَ فَتَجَاوَزَ عَنْہُ

۶۹۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ
اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ
قَالَ لِبَنِیْہِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ
ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ
لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَہٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ
بِہٖ ذٰلِکَ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِیْ مَا فِیْکِ
مِنْہُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا ہُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ
عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ یَا رَبِّ خَشْیَتُکَ فَغَفَرَ
لَہٗ وَقَالَ غَیْرُہٗ مَخَافَتُکَ یَا رَبِّ

۷۰۰۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا
جُوَیْرِیَۃُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ ہِرَّۃٍ سَجَنَتْہَا حَتّٰی مَاتَتْ
فَدَخَلَتْ فِیْہَا النَّارَ لَا ہِیَ اَطْعَمَتْہَا وَلَا سَقَتْہَا
اِذْ حَبَسَتْہَا وَلَا ہِیَ تَرَکَتْہَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ زُہَیْرٍ حَدَّثَنَا
مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ
عُقْبَۃُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا

قرض دیا کرتا اپنے نوکر سے کہتا دیکھو جس کو تو مفلس پائے اس کو معاف کر دینا شاید اللہ ہی ہمارا قصور معاف کر دے آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھ کو پکڑ پایا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا خیر جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا جو کچھ (اس کے بدن میں اجزا) تجھ میں ہیں وہ سب اکٹھا کر زمین نے اکٹھا کر دیا وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے پوچھا ارے تو نے کیا کیا وہ بولا خداوند تیرے ڈر سے اللہ نے اس کو بخش دیا۔ ابوہریرہ کے سوا دوسرے صحابہ نے اس حدیث میں خشیتک کے بدل مخافتک کہا (معنی ایک ہیں)

مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت (نام نامعلوم) کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس نے اس کو مرنے تک قیدی کر رکھا تھا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں رہی نہ کھانا دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے زہیر سے کہا ہم سے منصور نے بیان کیا انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابو مسعود انصاریؓ عقبہ بن عمرو نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱؎ بھلا اس کے ہاتھ سے کہیں بچ سکتے ہیں ۱۲ منہ ۲؎ امام احمد نے مخافتک کی روایت نکالی ہے ۱۲ منہ

أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَافْعَلْ مَا شِئْتَ.

لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پائے ان میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر[۵۱]

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے کہا میں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابو مسعود انصاری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے[۵۲] پایا یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر[۵۳]

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان سے (ان کے والد) عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص غرور کی راہ سے اپنی تہہ بند (لٹکائے) کھینچ رہا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا قیامت تک اس میں تڑ پتا (پیچتا چلا تا) اترتا جائے گا۔ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمان بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَا مِنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہم (دنیا میں) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب (امتوں) سے آگے ہوں گے[۵۴] اتنی بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو

---

۵۱ فارسی زبان میں اس ترجمہ یہ ہے ع بے حیا باش ہر چہ خواہی کن مطلب یہ ہے کہ جب حیا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام برے کام شوق سے کرتا رہ آخر ایک دن عذاب میں ضرور پڑے گا۔ خدا تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور رسوا کرے گا یہ امر تہدید کے طور پر ہے جیسے بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کرو دیکھ تیرا انجام کیا ہوتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرعاً برا نہ ہو وہ فراغت سے کر خلق اللہ کی بدگوئی کی کچھ پرواہ نہ کر ۱۲ منہ ۵۲ اس سند سے منصور کے سماع کی ربعی سے صراحت ہے دوسرے افعل کی جگہ اس میں اصنع ہے اس لیے تکرار بے فائدہ نہیں ہے ۱۲ منہ ۵۳ یعنی قدیم صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگلے لوگوں میں سے یعنی بنی اسرائیل میں سے ۱۲ منہ ۵۴ یعنی سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے یا فضل اور کمال میں سب سے بڑھ کر ہوں ۱۲ منہ

مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ.

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعٰوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيٰنَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ. تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ.

کو ان کے بعد (اخیر میں[۱]) جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا یہود کے نزدیک (جمعہ کا) دن کل ہے (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کے نزدیک پرسوں[۲] (اتوار کا دن) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے معاویہ بن ابی سفیان جب آخری بار مدینہ میں آئے[۳] تو انہوں نے ہم کو خطبہ سنایا۔ اور بالوں کا ایک مٹھا نکال کر بتلایا کہنے لگے میں سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو (یعنی بالوں کو جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں) فریب فرمایا[۴] آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں[۵]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ[۵۳] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوبًا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) فرمانا۔ لوگو ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت (آدم اور حوا) سے پیدا کیا (اب فضیلت نسب[۶] سے نہ رہی بلکہ تقویٰ

---

۱ یعنی ہم میں اگر عیب ہے تو اتنا ہے کہ ان کو پہلے کتاب ملی ہم کو بعد یہ محاورہ ہے یعنی ہنر اور فضیلت کو عیب کی صورت میں بیان کرنا۔ کیونکہ آخری کتاب پہلی کتاب سے عمدہ اور افضل اور اگلی کتابوں کی ناسخ اور مکمل ہوا کرتی ہے تو یہ ہماری فضیلت ہوئی کہ آخری کتاب ہمارے حصے میں آئی عربی زبان میں یہ محاورہ بہت ہے جیسے شاعر کہتا ہے ؎ ولا عیب فیہم غیر ان سیوفہم بہن فلول من قراع الکتائب یعنی ان لوگوں میں عیب ہے تو یہی کہ ان کی تلواریں لڑتے لڑتے کند پڑ گئی ہیں ۱۲ منہ ۲ یعنی لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے جو لوگ جمعہ کا غسل سنت کہتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم استحبابی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ ۳ سنہ ۵۱ ہجری میں اپنی خلافت میں ۱۲ منہ ۴ کیونکہ دوسرے کے بال اپنے سر میں لگا کر گویا مردوں کو دغا دیتا ہے وہ یہ سمجھیں گے کہ اس عورت کے بال بہت لمبے اور خوبصورت ہیں ۱۲ منہ ۵ حافظ نے کہا اکثر نسخوں میں باب المناقب ہے کتاب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے یہ الگ کتاب نہیں ہے بلکہ اسی کتاب الانبیاء میں داخل ہے اس میں خاتم الانبیاء کے حالات مذکور ہیں جیسے اگلے بابوں میں اگلے پیغمبروں کے ذکر تھے ۱۲ منہ ۶ یہ مضمون امام بخاری نے اس آیت سے نکالا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً نکالا دو قسم کے لوگ ہیں مومن متقی وہ اللہ کے نزدیک عزت دار ہے اور فاسق شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے پھر آپ نے یہی آیت پڑھی امام احمد نے نکالا لوگو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ کالے کو سرخ پر فضیلت اللہ کے نزدیک اسی کو ہے جو پرہیزگار ہو ۱۲ منہ

وَتَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ۔

اور پرہیز گاری سے) اور تمہاری شاخیں اور قبیلے (جدا جدا) اس لیے کئے کہ پہچانے جاؤ (نہ اس لیے کہ فخر کرو) اور سورہ نساء میں فرمایا اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو اور ناتا توڑنے سے بیشک اللہ تم کو تک رہا ہے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح باپ دادوں سے فخر کرنا منع ہے اس کا بیان شعوب جمع ہے شعب کی شعب اوپر کا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا (یعنی اس کی شاخ)[1]

۷۰۶۔ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ۔

ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابوالحصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں اور ہم نے تمہارے خاندان قبیلے کئے نا مذ ان یعنی شعوب بڑے بڑے قبیلے اور قبیلے کی شاخیں۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ سب میں زیادہ عزت والا کون ہے آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیز گار ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا (نسب کے رو سے پوچھتے ہو) تو یوسف ہیں اللہ کے پیغمبر۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے کلیب بن وائل نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بی بی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا میں نے ان سے کہا تم کیا سمجھتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مضر قبیلہ سے تھے انہوں نے کہا اور کس قبیلہ سے آخر آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے[2]

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے کلیب نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے موسیٰ

---

[1] یہ طبرانی نے مجاہد سے نکالا مثلاً انصار ایک شعب ہے یا ربیعہ یا مضر ایک شعب ہے ہر ایک میں کئی قبیلے ہیں قریش مضر کا ایک قبیلہ ہے ۲ منہ ۵۲ اور نضر بن

[2] کنانہ ایک شاخ ہے مضر کی کیونکہ کنانہ خزیمہ کا بیٹا تھا اور خزیمہ مدرکہ کا اور مدرکہ الیاس کا الیاس مضر کا ۱۲ منہ

وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

نے کہا میں سمجھتا ہوں زینب بنت ابی سلمہ مراد ہیں[1] کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور مقیر[2] (وہ بھی روغنی برتن) سے منع فرمایا کلیب کہتے ہیں میں نے ان سے کہا تبلاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قبیلے سے تھے کیا مضر سے انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے (نضر مضر کی اولاد میں سے تھا)

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پانے ہو[3] جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے شریف گنے جاتے تھے۔ وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں[4] اور حکومت اور سرداری کے زیادہ لائق اس کو پاؤ گے جو حکومت اور سرداری کو بہت ناپسند کرتا ہو[5]۔ اور آدمیوں میں سب سے بڑا اس کو پاؤ گے دورخہ (منافق دوغلا) ہو ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے دوسرے لوگوں میں

---

[1] یہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کی بیٹی تھیں ان کے پہلے خاوند ابوسلمہؓ سے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا اس روایت میں یوں ہی ہے ابوذر نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ تکرار لازم آئے گی مزفت اور مقیر دونوں ایک ہیں صحیح نقیر ہے جیسے دوسری روایتوں میں یعنی لکڑی کا کریدا ہوا برتن ۱۲ منہ [3] کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی میں سے خراب ۱۲ منہ [4] اگر علم حاصل نہ کریں تو شرافت نسبی بیکار رہے دنیا کے انقلابات پر جب نظر ڈالو تو علم اور لیاقت ہی سے کمینے شریف بن جاتے ہیں اور شریف کمینے اور ذلیل ہو جاتے ہیں اگلے بادشاہوں اور رئیسوں کی اولاد جنہوں نے علم حاصل نہ کیا کوئی اور ہاتھ کش بن گئے ہیں اور کوئی اور ڈھیر اور چمار علم کی بدولت مالدار اور عزت دار ہو جاتے ہیں کئی پشت کے بعد لوگ ان کو شریف کہنے لگتے ہیں مسلمانو! علم حاصل کرو علم رات دن اس میں کوشش کرو کہ کوئی قوم علم میں تم سے بڑھ چڑھ کر نہ رہے علم دو طرح کے ہیں ایک تو علم دین جس کو آپ نے فقہ فرمایا یعنی قرآن اور حدیث کا علم دوسرے دنیا میں روٹی کمانے اور سپاہ گری کے فنون جیسے طب ریاضی طبعیات معدنیات کیمسٹری الجبری یعنی علم تعمیر علم زراعت اور فلاحت علم تجارت علم مرایا تار برقی ریلوے یعنی علم المار علم البرق علم جرثقیل اور صنعات کے علوم جیسے کپڑا بننا چمڑا صاف کرنا لوہاری نجاری شیشی آلات بنانا صابون دیا سلائی وغیرہ فوجی علوم فنون قواعد سپاہ گری محاصرہ جنگ بحری بری آلات جنگ جیسے توپ بندوق تلوار تفنگچہ بارود ڈائنامیٹ تار پیڈو طرح طرح کے جہازات جنگی اور اندر چلنے والی کشتیاں بنانا یہ علوم حاصل کرنے کے لیے تمام دنیا کے سفر کرو کافر مسلمان جو کسی علم کا عالم ہے اس سے یہ علم سیکھو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو وما علینا الا البلاغ ۱۲ منہ [5] کیا عمدہ کلیہ ارشاد فرمایا جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے بھاگے اس کی درخواست نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لیے موزوں ہے کیونکہ اسکو خدا کا ڈر ہے اور اس خیال سے کہ شاید اس سے ظلم صادر ہو وہ عہدے اور خدمت کو ناپسند کرتا ہے ۱۲ منہ

دوسرا منہ لے کر جاتے (کمبخت کا یہی مذہب ہے)

۳۳۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمان نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) لوگ امامت اور خلافت میں مسلمان قریش کے تابعدار ہیں[۱] جیسے (عرب کے) کافر (کفر کے زمانہ میں بھی) قریش کے تابع ہیں[۲] اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہی اسلام کے زمانہ میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں تم بہت اچھا آدمی اس کو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں تک کہ اس میں گرفتار ہو جائے[۳]۔

باب ۲۵۴

۳۳۱۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ.

باب ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبدالملک بن میسرہ نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورہ حم عسق میں ہے) قل لا اسالکم علیہ الا المودۃ فی القربیٰ جب سعید بن جبیر نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار مراد ہیں یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رشتہ داری نہ ہو تو آیت اتری یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھو[۴]

---

[۱] قریش سارے قبیلوں کے سردار گنے جاتے تھے ۱۲ منہ۔ [ع] پلاؤ کی بلاؤ جدھر تر نوالہ ملا ادھر ہی کے ہو رہے دین ایمان انصاف اور راستی ہے ان کو فرض نہیں ہمارے زمانہ میں ایسے لوگوں کی اتنی کثرت ہے کہ معاذ اللہ استنجی کے ڈھیلوں سے زیادہ جدھر نگاہ کرو ہزاروں لاکھوں خوشامدی بندہ نان حاضر باایمان راست باز اور انصاف پسند آدمی کا قحط ہے ۱۲ منہ [۲] عرب کے اکثر لوگ قریش کے منتظر تھے جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہو گئے تو جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امامت اور خلافت قیامت تک قریش میں رہنا چاہیئے اور جو بادشاہ قرشی نہ ہو اس کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے مگر عموماً بطور بادشاہ اسلام کے مسلمانوں کو اس کی اطاعت اور خیرخواہی اس وقت تک جب تک خلافت شرعی قائم نہ ہو کرنا چاہیئے ۱۲ منہ [۳] لوگ زبردستی اس کو حاکم بنادیں پھر مسلمانوں کی بہبودی پر نظر ڈال کر اس کے دل سے یہ کراہیت دور ہو جائے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید چونکہ اس حدیث میں رشتہ داری کا بیان ہے اور رشتہ داری کا پہچاننا نسب پہچاننے پر موقوف ہے اس لیے امام بخاری نے اس باب میں یہ حدیث بیان کی حافظ نے کہا اس آیت کی پوری تفسیر انشاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

ہم سے علی ابن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے وہ آنحضرت صلعم کا فرمودہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے پورب کی طرف اشارہ کیا اور درا اکھڑ پن دل کی سختی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گایوں کے دم پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں[1]

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّؤْمَى وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فخر اور تکبر چلانے والے اونٹ والوں میں ہے[ع] اور نرم دلی ملائمت بکری والوں میں ہے[2] اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمن والی ہے امام بخاری نے کہا یمن کو یمن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے سیدھی جانب سے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں جانب واقع ہے شام سے مشأمہ[2] نکلا ہے مشامہ بائیں طرف کو کہتے ہیں اور بائیں ہاتھ کو شومی اور بائیں جانب کو اشام

بَابُ ۳ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

باب قریش کی فضیلت کا بیان

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری

---

[1] ربیعہ اور مضر کے لوگ بہت مالدار اور زراعت پیشہ تھے ایسے لوگوں کے دل سخت اور بے رحم ہوتے ہیں اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی برائی بیان کی تو دوسرے قبیلے والوں کی تعریف نکلی اور بعد والی حدیث میں یمن والوں اور بکریوں والوں کی تعریف ہے اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] جیسے سورۂ بلد میں ہے والذین کفروا بآیاتنا ہم اصحاب المشئمۃ ۱۲ منہ [3] قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہیں اور کلبی سے منقول ہے کہ مکہ کے رہنے والے اپنے کو قریش سمجھتے اور نضر کی باقی اولاد کو قریش نہ جانتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قریش کون لوگ ہیں تو آپؐ نے فرمایا نضر بن کنانہ کی اولاد اکثر علماء کا یہی قول ہے بعض نے کہا قصی بن کلاب کی اولاد کہتے ہیں قریش ایک دریائی جانور ہے جو دریا کے سمندر سے سب جانوروں کو کھا لیتا ہے ان کا سردار ہے اسی لیے قریش بھی عرب کے سب قبیلوں کے سردار تھے اس لیے ان کا نام قریش ہوا بعضوں نے کہا جب قصی نے خزاعہ کے لوگوں کو حرم سے باہر کیا تو باقی لوگ سب اس کے پاس جمع ہوئے اس لیے ان کا نام قریش ہوا یہ تقرش سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے کے ہیں ۱۲ منہ [ع] جو کہ عرب کے لوگ قبائل کہتے ہیں یعنی دیہاتی بدوی ۱۲ منہ

[ع] وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ
أَنَّهُ بَلَغَ مُعٰوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ
أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ
مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعٰوِيَةُ فَقَامَ فَأَثْنٰى
عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ
بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ
فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ
الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا
يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ

۷۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ
فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ۔

۷۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

سے انہوں نے کہا محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان
کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص
یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عرب کا بادشاہ ایک قحطانی ہو گا[3]۔
معاویہ یہ سن کر غصے ہوئے اور (خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے) پہلے اللہ کی
جیسی چاہیے ویسی تعریف کی پھر کہنے لگے اما بعد مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تم میں
بعضے لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں دیکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے
اور ان کے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے ان کو گمراہ کر دیا ہے میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری
قریش میں رہے گی جو کوئی ان کی دشمنی کرے گا اللہ اس کو سرنگوں (اوندھا) کر
دے گا جب تک دین اور شریعت کو قائم رکھیں گے[1]

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا میں نے
اپنے والد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک (دنیا
میں) ان کے دو آدمی بھی باقی رہیں[2]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل
سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

ف ۱ اور جب دین اور شریعت چھوڑ دیں گے تو قریش کی خلافت بھی جاتی رہے گی آپ نے جیسے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا پانچ چھ سو برس تک خلافت بنی امیہ اور عباسیہ میں جو قریشی تھے قائم رہی جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا ان کی خلافت چھن گئی۔ دوسرے لوگ بادشاہ ہو گئے جب سے آج تک پھر قریش کو خلافت اور سرداری نہیں ملی عبداللہ بن عمرو نے جو حدیث روایت کی وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایک قحطانی عرب کا بادشاہ ہوگا ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی ہے اور ذی مجز حبشی سے مرفوعاً مروی ہے کہ قریش سے پہلے بادشاہت حمیر میں تھی اور پھر ان میں چلی جائے گی اس کو احمد اور طبرانی نے نکالا معاویہ نے جو الفاظ ایسے سخت برتے اس کی کوئی وجہ نہ تھی عبداللہ بن عمرو معاویہ سے کہیں زیادہ افضل اور راست باز عابد صادق القول تھے ۱۲ منہ

ف ۲ نووی نے کہا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خلافت قریش سے خاص ہے اور قیامت تک سوا قریشی سے خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اگر کسی زمانہ میں قریش کے سوا اور کسی قوم کا شخص بادشاہ بن بیٹھا تو اس نے قریشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر رہا ۱۲ منہ

ف ۳ قحطان یمن میں مشہور قبیلہ ہے ۱۲ منہ

جبير بن مطعم قال مشيت انا وعثمن بن عفان فقال يا رسول الله اعطيت بني المطلب وتركتنا وانما نحن وهم منك بمنزلة واحدة فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد وقال الليث حدثني ابو الاسود محمد عن عروة بن الزبير قال ذهب عبد الله بن الزبير مع اناس من بني زهرة الى عائشة وكانت ارق شيء عليهم لقرابتهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم

۷۱۸۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفين عن سعد ح قال يعقوب ابن ابراهيم حدثنا ابي عن ابيه قال حدثني عبد الرحمن ابن هرمز الاعرج عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله۔

۷۱۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني ابو الاسود عن عروة بن الزبير قال كان عبد الله بن الزبير احب البشر الى عائشة بعد النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وكان ابر الناس بها وكانت لا تمسك شيئا مما جاءها من رزق الله تصدقت فقال ابن الزبير ينبغي ان يؤخذ على يديها فقالت ا

جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا میں اور عثمان بن عفان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوی القربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا اور ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے[۵۱] اور لیث نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے بیان کیا[۵۲] انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر حضرت عائشہؓ پاس گئے حضرت عائشہ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں کیونکہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی[۵۳]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے (دوسری سند)[۵۴] یعقوب بن سعد بن ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ سے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیرخواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی عبداللہ ان سے بہت سلوک کیا کرتے (وہ ان کی خالہ تھیں) حضرت عائشہؓ کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر دیتیں یہ حال دیکھ کر عبداللہ نے کہا ان کا ہاتھ روکنا چاہیئے (اتنی خیرات نہ کرنے پائیں) انہوں نے کہا ہاں ہیرا

۵۱ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں ملے رہے ۱۲ منہ ۵۲ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ ۵۳ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنی زہرہ میں سے تھیں ۱۲ منہ ۵۴ اس سند سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ مسلم نے اس کو روایت کیا یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے انہوں نے اعرج سے ۱۲ منہ عہ انہوں نے اعرج سے ۱۲ منہ

يُؤْخَذُ عَلَى يَدَيْهَا لَنَذْرٌ أَنْ كَلَّمَتْهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ

ہاتھ روکتا ہے خیر مجھ پر خدا کی نذر ہے اگر میں ان سے بات کروں[۱] عبد اللہ نے (حضرت عائشہ کو منانے کے لیے) قریش کے کئی آدمیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (میرا قصور معاف کرو) انہوں نے نہ مانا۔ آخر بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والے تھے جیسے عبد الرحمان بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبد اللہ سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہؓ پاس اندر آنے اجازت مانگیں (وہاں جاکر بیٹھیں) تم ایک ہی دفعہ آن کر پردے میں گھس جاؤ[۲] عبد اللہ نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہ مل گئیں) پھر عبد اللہ نے ان کے پاس دس بردے بھیجے انہوں نے سب آزاد کر دیئے اور برابر بردے آزاد کرتی رہیں چالیس بردے آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں نے جس وقت قسم کھائی تھی (منت مانی تھی تو میں کوئی خاص کام بیان کر دیتی جس کو میں کر کے فارغ ہو جاتی[۳]

بَابُ ۳۵۶ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا

۷۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انسؓ سے کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد الرحمان بن حارث بن ہشام کو بلایا انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان نے کہا ان تینوں قرشی لوگوں (عبد اللہ اور سعید اور عبد الرحمان) سے کہا جب تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کچھ محاورے کا اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھو اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے پر

[۱] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غصے ہوئیں۔ غصے کی بات ہی تھی ۱۲ منہ [۲] یعنی صاف یوں منت کرتی کہ ایک بردہ آزاد کروں گی۔ یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی تو دل میں تردد نہ رہتا۔ حضرت عائشہؓ نے مبہم منت مانی اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی اس لیے احتیاطاً چالیس بردے آزاد کئے اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل لی کہ مجہول نذر درست ہے مگر وہ ایک قسم کا کفارہ اس میں کافی سمجھتے ہیں مسد کیونکہ ان سے پردہ نہ تھا حضرت عائشہؓ کے پاؤں پر گر پڑو ان کو رحم آ جائے گا ۱۲ منہ [۳] حضرت عائشہؓ کی نذر پوری کرنے کو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ

اترا ہے انہوں نے ایسا ہی کیا[۱]

بَابٌ ۳۵۷ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمٰعِيْلَ

باب یمن والوں کا حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہونا[۲]

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ.

انہی یمن والوں میں سے اسلم کی قوم تھی جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے اسلم قصی کا بیٹا وہ حارث کا وہ عمرو کا وہ عامر کا اور حارثہ یمن والوں میں سے تھا۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رض قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے کہا ہم سے سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اسمٰعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے باپ (اسمٰعیلؑ بنی) تیر انداز تھے۔ اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا آپ نے پوچھا کیوں انہوں نے کہا آپ تو ادھر ہیں اب ہم کیسے تیر ماریں اس وقت آپ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں

بَابٌ ۳۵۸

باب ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ

حسین بن واقد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابو الاسود دیلی نے ابو ذر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھ کر

---

[۱] مراد یہ کہ قرآن حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا بعد حضرت عمرؓ کی وفات کے حضرت ام المومنین حفصہؓ کے پاس تھا حضرت عثمان نے وہی قرآن حضرت حفصہ سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوائیں اور ایک ایک نقل عراق اور مصر اور شام اور ایران وغیرہ ملکوں میں روانہ کر دیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے قرآن کی نقلیں صاف خط سے لکھوا کر ملکوں کو روانہ کیں یہ نہیں کہ قرآن ان کے وقت میں جمع ہوا قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا جو کچھ متفرق رہ گیا تھا وہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں سب ایک جگہ کر دیا گیا ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا معد اور ربیعہ تو بالاتفاق حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہیں لیکن یمن والوں میں اختلاف ہے کیونکہ ان کا نسب قحطان کو اکثر لوگوں نے عامر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح کا بیٹا بتلایا ہے لیکن زبیر بن بکار نے کہا قحطان حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں تھا کہتے ہیں سب سے پہلے عربی زبان میں قحطان نے گفتگو کی یعرب اس کا بیٹا تھا ۱۲ منہ [۳] اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اسلم قبیلے کا بنی اسمٰعیل ہونا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سارے یمن والے بنی اسمٰعیل ہوں ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا[۱] اور جو شخص اپنے تئیں دوسری قوم کو بتلائے وہ اپنا ٹکانا دوزخ میں بنا لے۔

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے جریر[۲] نے کہا مجھ کو عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے کہا میں نے واثلہ بن اسقع سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا اہتان (اور سخت جھوٹ) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا[۳] جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا[۴] یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپ نے نہیں فرمائی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ابو جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور آپ میں مضر کے کافر حائل ہیں ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہنچ سکتے ہیں اگر آپ ہم کو دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپ سے سیکھ لیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں ان کو بتلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لاؤ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو جو کچھ لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا کرو اور میں تم کو کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے کریدے ہوئے اور روغنی برتنوں سے منع کرتا ہوں[۵]

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

---

[۱] مراد وہ شخص ہے جو ایسا کرنا درست سمجھے یا یہ بطور تغلیظ کے ہے یا کفر سے ناشکری مراد ہے ۱۲ منہ [۲] حریز بفتح حا وکسر را آخیر میں زائے معجمہ صغار تابعین میں سے ہیں ۱۲ منہ [۳] جھوٹا خواب بیان کرنا ۱۲ منہ [۴] جھوٹا خواب بیان کرنا بیداری میں جھوٹ بولنے سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ خواب ایک حصہ ہے نبوت کے حصوں میں سے جھوٹا خواب بیان کرنے والا گویا اللہ پر افترا کرتا ہے بہتان لگاتا ہے ۱۲ منہ [۵] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے باب کی مناسبت یہ ہے کہ اکثر عرب کے لوگ یا ربیعہ کی شاخ ہیں یا مضر کی اور یہ دونوں حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں ۱۲ منہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ممبر پر فرماتے تھے دیکھو فساد اس طرف سے پھوٹے گا پورب کی طرف اشارہ کیا جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے[1]

بَابُ ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ

باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان

۷۲۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے خیرخواہ ہیں اور اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں[2]

۷۲۷ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

مجھ سے محمد بن غریر زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا۔ ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا[3] اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی[4]

۷۲۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا۔

مجھ سے محمد بن سلام یا ابن یحیٰی ذہلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اسلم کو اللہ نے بچا دیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا[5]

---

[1] شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ شیطان کے لیے ہو جائے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد کا جو چنگیز خاں کے زمانہ میں ہوا انہوں نے مسلمانوں کو بہت تباہ کیا بغداد کو لوٹا اور خلافت اسلامی کو برباد کر دیا ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا یہ پانچوں قبیلے عرب میں بڑے زور دار تھے اور دوسرے قبیلوں سے پہلے اسلام لائے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فضیلت دی ۱۲ منہ

[3] انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں چوری کی تھی معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ

[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر کے پھر عہد شکنی کی اور بئر معونہ والوں کو مار ڈالا ۱۲ منہ

[5] ایک شاخ ہے بنی سلیم کی جو جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے ۱۲ منہ

۷۲۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

۷۲۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ -

۷۳۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے **دوسری سند** اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمان بن مہدی نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے[1] آپ نے فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں[2]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے سنا۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہ اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال اسباب چرایا کرتے تھے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے محمد بن ابی یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبدالرحمان نے جہینہ کا بھی ذکر کیا شعبہ نے کہا یہ شک محمد بن ابی یعقوب کو ہوئی[3] خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلا اسلم اور غفار اور مزینہ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کو بھی کہا یہ (چاروں) بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا اگلے چاروں خراب اور برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ ان سے بہتر ہیں

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ

---

[1] یعنی جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ سب برے لوگ ہیں شاید اس وقت تک اقرع مسلمان نہ ہوئے ہوں گے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ پہلے اسلام لائے یا ان کے اخلاق اور عادات اچھے ہیں ۱۲ منہ [3] مگر اوپر کی روایت سے شک دفع ہو جاتی ہے اس میں صاف جہینہ کا نام بھی شریک ہے ۱۲ منہ

جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ

بَابُ ۳۶۰ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۷۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

بَابُ ۳۶۱ قِصَّةِ زَمْزَمَ

۷۳۲- حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِي انْطَلِقْ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ

کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے ۔

باب کسی قوم کا بھانجا یا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم داخل ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے ۔

باب زمزم کے قصے کا (اور ابوذرؓ کے اسلام لانے کا بیان)

ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوقتیبہ سلم بن قتیبہ نے مجھ سے مثنیٰ بن سعید قصیر (بونے) نے کہا مجھ سے ابوجمرہ نے کہا عبداللہ بن عباسؓ نے ہم سے کہا میں تم سے ابوذر کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجئے کہا ابوذر نے کہا میں غفار (قبیلے) کا ایک شخص تھا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی سے کہا تم مکے جا کر ان سے ملو بات کرو اور ان کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر آیا تو میں نے اس سے پوچھا

۱؎ انصار کے اس بھانجے کا نام نعمان بن مقرن تھا امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے ترجمہ باب میں ہونے کا ذکر ہے لیکن امام بخاری موسے کی کوئی حدیث نہیں لائے بعضوں نے کہا انہوں نے مولیٰ کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی ہو گی حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام بخاری نے فرائض میں یہ حدیث نکالی کہ کسی قوم کا مولیٰ بھی انہی میں داخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو بزار نے ابوہریرہ سے نکالا اس میں مولیٰ اور حلیف اور بھانجے تینوں مذکور ہیں تیسیر میں ہے کہ حنفیہ نے اس حدیث سے دلیل لی کہ جب عصبہ اور ذوی الفروض نہ ہوں تو بھانجا ماموں کا وارث ہو گا ۱۲ منہ ۲؎ بعضے نسخوں میں یوں ہے باب قصۃ اسلام ابی ذر غفاری اور یہی مناسب ہے کیونکہ ساری حدیث میں ان کے مسلمان ہونے کا قصہ مذکور ہے ۱۲ منہ

مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ
وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ
فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ
لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ
مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ
كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ
إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ
شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
لِأَسْأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ
فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ
بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا
أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ
لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ قَالَ
قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ
يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ لَهُ
أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي
ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ
عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ
أَنْتَ فَمَضٰى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى
دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ
فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ

کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا
حکم کرتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے
کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں نے ایک دسترخوان (جس
میں توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی مکہ پہنچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا
اور مجھے آپ کا حال[1] پوچھنا مناسب معلوم نہ ہوا۔ میں زمزم کا پانی پیتا
رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت علیؓ میرے سامنے سے گذرے اور
کہنے لگے تم مسافر معلوم ہوتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا تو میرے
گھر چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے بیان کیا
صبح کو پھر میں مسجد میں آگیا میرا مطلب یہ تھا کسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کو بتلائے پھر حضرت علیؓ میرے سامنے
سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی تجھ کو اپنا ٹھکانا نہیں
ملا۔ میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو میرے ساتھ چلو اب انہوں نے
مجھ سے پوچھا کہو تو تیرا مطلب کیا ہے کس کام کے لیے اس شہر میں
آیا ہے میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے نہ کہو تو میں تم سے بیان کروں
انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ یہاں
ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں میں نے پہلے اپنے بھائی
کو ان سے بات کرنے کو بھیجا تھا مگر وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی خبر نہ
لایا آخر میں خود آیا میں ان سے ملنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا تو نے اچھا
راستہ پایا (مجھ سے ملا) میں بھی انہی شخص کے پاس جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے
چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر (رستے میں) میں ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا
تو میں (یہ اشارہ کروں گا) ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا
جوتا صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چل دیجیو خیر حضرت علیؓ چلے میں بھی ان
کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں) گھسے میں بھی گھسا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میں نے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھائیے آپ نے

[1] وہاں کے لوگوں سے جو کافر اور آپ کے دشمن تھے ۱۲ منہ [2] جہاں جا کر ٹھہرے ۱۲ منہ

اَكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّىْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِىْ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ فَاَدْرَكَنِى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَىَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ فَاَقْلَعُوْا عَنِّىْ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِىْ فَصُنِعَ بِىْ مِثْلُ مَا صُنِعَ بِالْاَمْسِ وَاَدْرَكَنِى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَىَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْاَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا اَوَّلَ اِسْلَامِ اَبِىْ ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

بتلایا میں اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا جب تجھ کو ہمارے غلبہ کی خبر پہنچے اس وقت چلا آئیں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کافروں کے بیچا بیچ زور سے پکاروں گا (جو ہونا ہے سو ہو) پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش کے کافر وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگوں میں تو اس کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی انہوں نے کہا اٹھو اس بے دین کی خبر لو انہوں نے مار ڈالنے کی نیت سے مجھ کو (خوب) مارا حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) نے مجھے دیکھ لیا وہ آن کر مجھ پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے خرابی کیا غضب کرتے ہو، تم غفار کی قوم والے کو مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے جانے کا راستہ اسی قوم پر سے ہے[۱] یہ سن کر انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں) آیا اور جیسا پکارا تھا اسی طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر مار پڑی تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی حضرت عباسؓ پھر آن پہنچے اور مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو انہوں نے کل کہا تھا ابن عباسؓ نے کہا ابوذرؓ کا اسلام اس طرح شروع ہوا۔

بَابٌ ۳۶۲ ذِكْرُ قَحْطَانَ

باب ذکر قحطان

۳۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سالم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک قحطان کا ایک

---

[۱] قریش کے لوگ ہر سال تجارت اور سوداگری کے لیے شام کے ملک کو جایا کرتے راستہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے حضرت عباسؓ نے ان کو ڈرایا اس کو مار ڈالو گے تو ساری غفار کی قوم برہم ہو جائے گی تمہاری سوداگری اور آمد و رفت سب میں خلل ہو جائے گا ۱۲ منہ

رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

شخص بادشاہ ہو کر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے گا۔

بَابٌ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے

۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنُ سَلُولٍ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ۔

ہم سے محمد (بن سلام) نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہو گئے تھے ان مہاجرین میں ایک آدمی بڑا دل لگی باز آدمی تھا اس نے کیا کیا ایک انصاری کے سر پر ضرب لگائی انصاری بہت سخت غصے ہوا اس نے اپنی ذات والوں کو (مدد کے لیے) پکارا انصاری نے کہا ارے انصار دوڑو (میری فریاد سنو) مہاجر نے کہا ارے مہاجر دوڑو یہ (غل) سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمہ سے) نکل آئے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی پھر پوچھا قصہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر مار لگائی آپ نے فرمایا ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو اور عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) کیا کہنے لگا مہاجر ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو پکارتے ہیں۔ اچھا مدینہ پہنچ کر (ہم سمجھ لیں گے) عزت دار ذلیل کو نکال باہر کرے گا حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم ہو تو اس ناپاک پلید کا سر اڑا دوں (یعنی عبداللہ بن ابی کا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کر لوگ کہیں گے محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

۵۱ نام نامعلوم یا جہجاہ جیسا مسلم کی روایت میں ہے ۱۲ منہ ۵۲ یعنی ان پر حکومت نہ کرے گا کہتے ہیں یہ امام مہدی کے بعد نکلے گا اور انہی کے قدم بقدم چلے گا جیسے ابو نعیم نے فتن میں روایت کیا ۱۲ منہ ۵۳ جہجاہ بن قیس غفاری ۱۲ منہ ۵۴ سنان بن وبرہ ۱۲ منہ ۵۵ اپنی اپنی قوم کو پکارنا فساد کے لیے ابھارنا ۱۲ منہ ۵۶ اس کا انجام برا ہے ۱۲ منہ ۵۷ یہ آیت سورہ منافقون میں ہے مردود نے عزت دار سے اپنے تئیں مراد لیا اور ذلیل سے پیغمبر صاحب اور آپ کے اصحاب کو نعوذ باللہ ۱۲ منہ ۵۸ گو عبداللہ بن ابی مردود منافق تھا مگر ظاہر میں مسلمانوں میں شریک تھا اس لیے آپ کو یہ خیال ہوا کہ اس کے قتل سے ظاہر میں لوگ جو اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں یہ کہنے لگیں گے کہ پیغمبر صاحب اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور جب یہ مشہور ہو جائے گا تو دوسرے لوگ اسلام لانے میں تامل کریں گے ۱۲ منہ

۳۵ ۔ حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْیٰنَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ ۔

مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (مصیبت میں) گالوں پر (تھپیڑے) مارے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی باتیں نکالے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) نہیں ہے۵۳

بَابٌ قِصَّۃِ خُزَاعَۃَ ۔

باب خزاعہ کے قصے کا بیان۵۴

۳۶ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اٰدَمَ اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَیِّ بْنِ قَمَعَۃَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ خُزَاعَۃَ

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو ابن لحی بن قمعہ بن خندف خزاعہ والوں کا باپ تھا

۳۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ الْبَحِیْرَۃُ الَّتِیْ یُمْنَعُ دَرُّھَا لِلطَّوَاغِیْتِ وَلَا یَحْلِبُھَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّآئِبَۃُ الَّتِیْ کَانُوْا یُسَیِّبُوْنَھَا لِاٰلِھَتِھِمْ فَلَا یُحْمَلُ عَلَیْھَا شَیْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَیٍّ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ

ہم سے ابوالیمان بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے (قرآن شریف سورہ مائدہ اور انعام میں جو آیا ہے) بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک دیا جاتا تھا۔ کوئی اس کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا (یعنی سانڈ) اس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا سعید نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں کھینچ رہا تھا اسی نے

۵۱ ناشکری اور کفر کی ۱۲ منہ ۵۳ اگر ان باتوں کو درست جان کر کرتا ہے ورنہ یہ تغلیظ کے طور پر فرمایا یعنی وہ مسلمانوں کی روش پر نہیں ہے

۵۴ خزاعہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں ان کے نسب میں اختلاف ہے اگر اس پر اتفاق ہے کہ وہ عمرو بن لحی کی اولاد میں ہیں اس کا چچا اسلم تھا جو قبیلہ اسلم کا جد اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ -

سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی[1]

بَابٌ ٣٦٥ جَهْلِ الْعَرَبِ

باب عرب کی جہالت کا بیان[2]

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورہ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں اس آیت تک[3]

بَابٌ ٣٦٦ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ۔

باب اپنی مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف نسبت دینا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

اور ابن عمر اور ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عزت دار عزت دار کا بیٹا عزت دار کا پوتا عزت دار کا پرپوتا یوسف پیغمبر تھے جو یعقوب کے بیٹے اسحاق کے پوتے اور ابراہیم خلیل اللہ کے پرپوتے تھے[4] اور براء نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا

---

[1] ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے اسی نے بتوں کو نصب کیا سائبہ چھوڑ دیا بحیرہ اور وصیلہ اور حام نکالا کہتے ہیں یہ عمرو بن لحی شام کے ملک میں گیا وہاں کے لوگ بت پرست تھے ان سے ایک بت مانگ لایا کعبے میں لا کر کھڑا کیا اسی کا نام ہبل تھا اور ایک شخص اساف نامی نے نائلہ ایک عورت سے خاص کعبے میں زنا کی اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھر کر دیا عمرو بن لحی نے ان کو لے کر کعبے میں کھڑا کیا جو لوگ کعبے کا طواف کرتے وہ اساف کے بوسے سے شروع کرتے اور نائلہ کے بوسے پر ختم کرتے بعضے کہتے ہیں ایک جن (شیطان) ابو ثمامہ نامی عمرو بن لحی کا رفیق تھا اس نے عمرو بن لحی سے کہا جدہ میں جا وہاں سے بت اٹھا لا اور لوگوں سے کہہ ان کو پوجا کریں وہ جدہ گیا وہاں ان بتوں کو پایا جو حضرت ادریسؑ اور نوحؑ کے زمانہ میں پوجے جاتے تھے یعنی وداور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر ان کو مکہ اٹھا لایا لوگوں سے کہا انکو پوجا کرو اس طرح بت پرستی عرب میں جاری ہوئی خدا کی مار اس بے وقوف پر آپ بھی آفت میں پڑا اور قیامت تک ہزارہا لوگوں کو آفت میں پھنسایا اگر آنحضرتؐ کی ذات مبارک عرب میں ظہور نہ کرتی تو ہندوؤں کی طرح عرب بھی اب تک بت پرستی میں گرفتار رہتے ۱۲منہ [2] بعضے نسخوں میں یوں ہے باب قصۂ زمزم وجہل العرب مگر اس باب میں زمزم کا قصہ بالکل مذکور نہیں ہے دوسرے زمزم کا قصہ اوپر ایک باب میں گذر چکا ہے ۱۲منہ [3] یعنی سورہ انعام میں عرب کی ساری جہالتیں اور نادانیاں مذکور ہیں ان میں سب سے بڑی یہ تھی کمبخت اپنی اولاد یعنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے بت پرستی راہ زنی ان کا رات دن کا شیوہ تھا عورتوں پر وہ ستم کرتے کہ معاذ اللہ جانوروں کی طرح ان کو سمجھتے یہ سب بلائیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دور کرائیں ۱۲منہ [4] یعنی یہ بیان کرنا کہ میں ان کی اولاد میں ہوں ۱۲منہ [5] یہ دونوں روایتیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصولاً گذر چکی

۴۰ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ

ہم سے عمرو بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعرا کی) یہ آیت اتری اے پیغمبر اپنے نزدیک رشتہ داروں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرا تو آپ پکارنے لگے بنی فہر کے لوگو! بنی عدی کے لوگو! یہ سب قریش کے خاندان تھے امام بخاری نے کہا ہم سے قبیصہ نے کہا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب (سورہ شعرا کی) یہ آیت اتری اپنے نزدیک والے رشتہ داروں کو ڈرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی۔

۴۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد مناف کے بیٹو تم اپنی جانوں کو (نیک عمل کر کے) اللہ سے بچالو۔ عبد المطلب کے بیٹو تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو زبیر کی ماں میری پھوپھی فاطمہؓ میری بیٹی تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو

سلہ حافظ نے کہا یہ موصول ہے تعلیق نہیں ہے اور اسمٰعیل نے اس کو دوسرے طریق سے قبیصہ سے وصل کیا ۱۲ منہ سلہ دوسری روایت میں یوں ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے بنی ہاشم اپنی اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ معلوم ہوا کہ اگر ایمان نہ ہو تو پیغمبر کی رشتہ داری قیامت میں کچھ کام نہ آئے گی اس حدیث سے اس شرکی شفاعت کا بالکل رد ہو گیا جو بعضے نام کے مسلمان انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اپنی وجاہت سے یا زور ڈال کر جس کو چاہیں گے اس کو بچا سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا یعنے اس کی بن مرضی نہ شفاعت کر سکتا ہوں نہ کسی کو بچا سکتا ہوں جب پیغمبر صاحب کو خاص اپنی پیاری بیٹی اور بی بی کے بچانے کی قدرت نہ ہو تو اور کسی ولی کو کیا مجال ہے کہ وہ کارخانہ خدائی میں اپنے اختیار سے کچھ دخل دے سکے ۱۲ منہ

بَابٌ ٣٦٧ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ

باب حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ [1]

٤٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رض رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِيْ أَرْفِدَةَ يَعْنِيْ مِنَ الْأَمْنِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیقؓ ان کے پاس آئے اس وقت (انصار کی) دو چھوکریاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (پڑے) تھے ابوبکرؓ نے ان کو جھڑکا ان کی آواز سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا فرمایا ابوبکرؓ ان کو گانے بجانے دے یہ عید کے (خوشی کے) دن ہیں اور وہ دن منیٰ کے دن تھے (یعنی ذیحجہ کی دسویں گیارہویں بارہویں) اور حضرت عائشہؓ نے (اسی سند سے) کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو ڈانٹا (مسجد میں یہ کھیل کیسا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو چھوڑ دو بنی ارفدہ تم بے فکر ہو کر کھیلو۔

بَابٌ ٣٦٨ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يُسَبَّ نَسَبُهُ

باب اپنے باپ دادا کو بُرا کہوانا نہ چاہنا

٤٢٨ - حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے انہوں نے

[1] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ارفدہ حبشیوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا کہتے ہیں حبشی حبش بن کوش بن حام بن نوحؑ کی اولاد میں ہیں ایک زمانہ میں یہ سارے عرب پر غالب ہو گئے تھے اور ان کے بادشاہ ابرہہ نے کعبہ کو گرا دینا چاہا تھا حافظ نے کہا باب کی حدیث سے بعضے صوفیہ نے رقص اور مزامیر کی اباحت پر دلیل لی ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حبشیوں کا کھیل لڑائی کی تعلیم کے طور پر تھا اس سے رقص کی اباحت کیونکر نکلے گی جو لہو ولعب کے طور پر ہو مترجم کہتا ہے ایک جماعت محققین اہل حدیث کا جیسے امام بن حزم وغیرہ ہیں یہ مذہب ہے کہ عید اور شادی میں گانا بجانا خوشی کرنا جائز ہے لیکن اور وقتوں میں حدیث سے اباحت ثابت نہیں پر اس پر قیاس کر سکتے ہیں اور عبداللہ بن جعفرؓ اپنی لونڈیوں کا گانا سنا کرتے البتہ عبادت کے طور پر گانا بجانا جو صوفیہ نے نکالا ہے اس کی سند ہماری شریعت میں کچھ نہیں ہے نہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت ہے کہ اس نے مجلس سماع عبادت کے طور پر قائم کی ہو یا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو پس امر بدعت ہوگا اور ہر بدعت گمراہی ہے اس لیے محققین صوفیہ نے جیسے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ہیں ہمیشہ سماع عبادتی سے پرہیز کیا ہے اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی کا قول ہے نہ ایں کار میکنم نہ انکار میکنم ۱۲ منہ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَاذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی (مکہ کے) مشرکوں کی ہجو کروں آپ نے فرمایا میں بھی ان ہی کے خاندان میں سے ہوں؎ حسان نے کہا میں اپنی شاعری کے کمال سے آپ کو ان مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور ہشام نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کی میں حضرت عائشہؓ کے سامنے حسانؓ کو برا کہنے لگا؎ انہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہہ (سبحان اللہ کیا پاک نفسی تھی) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتا تھا؎

بَابُ ۳۶۹ مَا جَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهٖ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان (سورہ فتح میں ہے)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ) کافروں پر سخت ہیں اور سورہ صف میں ہے اس کا نام احمد ہوگا۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی یعنی مٹنے والا اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائے گا اور حاشر یعنے لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور عاقب یعنی خاتم النبیین میرے

؎۱ ان کی ہجو میرے باپ دادا کی ہجو ہوگی ۱۲ منہ ؎۲ اس خیال سے کہ حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ ؎۳ مشرکین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں کرتے حسانؓ ان کا جواب دیتے اور جواب بھی کیسا کہ مشرکوں کے دل پر سانپ لوٹتا ایمان اور پاک نفسی اس کا نام ہے باوجودیکہ حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کو ایسی تہمت لگائی تھی اور کوئی ہوتا تو دل کھول کر ان کو گالیاں دیتا مگر اس کی وجہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور حمایتی اور مداح تھے اپنی ذات کی برائی کا کچھ خیال نہیں کیا ہائے افسوس ایک وہ زمانہ تھا ایک ہمارا زمانہ ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں رات دن حدیث اور قرآن میں مشغول رہتے ہیں ان کو یہ نام کے مسلمان یوں برا کہتے ہیں کہ فلاں مولوی یا مجتہد کے خلاف ہیں معاذ اللہ اللہ اور رسول کی محبت ایسی چیز ہے کہ تمام جہان کی برائیاں اگر ہوں بھی تو درگزر کے قابل ہیں ان کی تعریف اور ستائش کرنی چاہیئے شیخ محی الدین بن عربی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کیا جب وہ ایک شخص کو برا کہتے تھے جو ان کے پیر کو یعنی ابو مدین مغربی کو برا کہتا تھا آپ نے فرمایا تو نے ابو مدین مغربی کے خیال سے اس سے دشمنی رکھی اور اللہ اور رسول کے خیال سے اس سے محبت نہ رکھی وہ اللہ اور رسول سے تو محبت رکھتا ہے۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ

بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو تعجب نہیں آتا اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں لعنت مجھ پر سے کیونکر ٹال دیتا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں میں تو محمدؐ ہوں[1]

بَابٌ ۳۷ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا

۴۷۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیم نے کہا ہم سے سعید بن میناء نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا۔

۴۷۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں پھرتے ہیں تعجب کرتے ہیں (ایسا آراستہ گھر) یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں میں خاتم النبیین ہوں۔[2]

---

[1] کمبخت عرب کے کافر دشمنی سے آپ کو محمدؐ نہ کہتے یعنے سراہا ہوا بلکہ اس کی ضد مذمم کے نام سے آپ کو پکارتے یعنے برا آپ نے فرمایا مذمم میرا نام ہی نہیں ہے جو مذمم ہو اسی پر ان کی گالیاں پڑیں گی حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی نام وارد ہیں جیسے رؤوف رحیم شاہد مبشر نذیر مبین داعی الی اللہ سراج منیر مذکر رحمت نعمت ہادی شہید امین مزمل مدثر متوکل مختار مصطفےٰ شفیع شفع صادق مصدوق وغیرہ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کے بھی اسمائے حسنیٰ کی طرح ننانوے نام ہیں اور اگر خوب تلاش کیے جائیں تو تین سو ناموں تک ملیں گے ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی۔ اس وقت تک آپ کی عمر تریسٹھ ۶۳ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا[1]

بَابُ ۳۷۱ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا ابوالقاسم آپ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپ سے نہ تھا) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو[2]

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو پر میری کنیت مت رکھو۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَبُو الْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

بَابُ ۳۷۲

۷۵۲۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ

باب مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسےٰ نے خبر دی انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب

---

[1] اس کا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا بعضے نسخوں میں اس حدیث سے پہلے ایک باب بھی ہے یعنے باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ وفات کا بیان کرنے کا موقع نہیں ہے اس کا ذکر آخر میں آنا چاہیئے ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا بعضوں کے نزدیک یہ مطلقاً منع ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت آپ کی زندگی تک تھی بعضوں نے کہا جمع کرنا منع ہے یعنے محمد نام رکھ کر کنیت ابوالقاسم رکھنا ۱۲ منہ

الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُّعْتَدِلًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِيْ ذَهَبَتْ بِيْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ قَالَ فَدَعَا لِيْ

بن زید کو دیکھا پورا نوے برس کی عمر مگر اچھے خاصے ٹھانٹے مضبوط وہ کہنے لگے میں جانتا ہوں میرے جو حواس کان آنکھ کان سب اب تک کام دیتے رہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے میری خالہ[1] مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگی یا رسول اللہ اس بچہ کے لیے دعا فرمائیے یہ میرا بھانجا ہے بیمار رہے آپ نے میرے لیے دعا فرمائی

بَابُ ۳۷۳ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِيْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈوں کے بیچ میں تھی[2])

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمان سے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار رہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا دی آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈوں کے بیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے حجلہ کا انڈا یا چھپر کھٹ کی گھنڈی[3] محمد بن عبیداللہ نے کہا حدیث میں جو حجلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے حجل سے نکلا ہے حجل کہتے ہیں اس سفیدی کو جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر ہوتی ہے ابراہیم بن حمزہ نے کہا[4] مثل زر الحجلہ یعنے زائے معجمہ پہلے پھر رائے مہملہ امام بخاری نے کہا صحیح رز ہے یعنے رائے مہملہ پہلے پھر زائے معجمہ

---

[1] حافظ نے کہا مجھ کو ان کی خالہ کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ سائب کی ماں کا نام علبہ بنت شریح تھا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ مہر ولادت کے وقت سے آپ کی پشت پر نہ تھی جیسے بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے یہ علامت کر دی تھی یہ مضمون ابوداؤد طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسندوں میں اور ابونعیم نے دلائل میں اور امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [3] یہ ترجمہ ہے مثل زر الحجلہ کا مگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں حدیث میں نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کیونکہ اگر حدیث میں یہ لفظ نہ ہوتا تو محمد بن عبیداللہ اس کی تفسیر کیوں بیان کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے حجلہ کا انڈا اور حجلہ ایک پرندے کا نام ہے جو کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے زر بتقدم زائے معجمہ بر رائے مہملہ یا بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ یعنے رز دونوں طرح منقول ہے زر سے مراد انڈا ہے ۱۲ منہ [4] ابراہیم ابن حمزہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۷ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید بن ابی حسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر باپیادہ تشریف لے گئے (رستے میں) امام حسین علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو (بالکل) آنحضرت کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے حضرت علیؓ یہ سن کر ہنس رہے تھے[1]

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیرؓ نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے ابو جحیفہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا امام حسنؓ آپ کے مشابہ تھے اسمٰعیل نے کہا میں نے ابو جحیفہ سے کہا بھلا آنحضرتؐ کی صورت بیان کرو انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال کھچڑی ہو گئے تھے کچھ سیاہ کچھ سفید) اور آپ نے تیرہ اونٹ ہم کو دینے کا حکم دیا لیکن یہ اونٹ بھی ہم نے نہیں لیے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے وہب بن عبداللہ ابو جحیفہ سوائی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے ہونٹ کے تلے یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی[2]

---

[1] ہو بہو تھے امام حسنؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے انس کی روایت میں ہے کہ امام حسین بہت مشابہ تھے ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے وجوہ مشابہت مختلف ہونگے بعضوں نے کہا امام حسن نصف اعلیٰ بدن میں مشابہ تھے اور امام حسینؓ نصف اسفل میں غرض یہ دونوں شاہزادے پوری تصویر تھے جناب رسول کریم کی اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور مخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ یہ قصہ آپ کی وفات کے بعد کا ہے کوئی بیوقوف بھی ایسا خیال نہیں کرے گا ابو بکر صدیقؓ جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کی خیر خواہ اور جان نثار رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

[2] عنفقہ ٹھڈی اور زیرین کے درمیان کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

۷۵۸ - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ۔

ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے حریز بن عثمان نے کہ انہوں نے عبداللہ بن بسر سے پوچھا جو اصحابی تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ بوڑھے تھے انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے

۷۶۹ - حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ۔

مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے۔ انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے کہتے تھے آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے نہ ٹھنگنے نہ سفید رنگ نہ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر بال والے (جیسے حبشی ہوتے ہیں) نہ بالکل ہی سیدھے بال والے آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ میں رہے قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ میں رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا میں نے وجہ پوچھی (یا انس سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگانے لگاتے سرخ ہوگیا[۲]۔

۷۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ

ہم نے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن عبدالرحمن انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پست قد نہ ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح نہ بالکل گندمی زرد رنگ نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے اللہ نے آپ کو چالیسویں برس کے اخیر میں پیغمبری دی پھر دس برس آپ مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں بعد اس کے اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اس

---

[۱] بیہقی نے روایت کیا لمبے کی قریب ۱۲ منہ [۲] خضاب کی وجہ سے ہے ۱۲ منہ

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

س وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوشرو اور خوبصورت اور اخلاق میں بھی سب سے اچھے تھے نہ تو بہت بیڈول لمبے نہ ٹھنگنے

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں پر ذری سی سفیدی آئی تھی[1]

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنِهِ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ مَنْكِبَيْهِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا) آپ کے بال کان کی لو تک پونہچتے تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا (یعنی دھاری دار) پہنے دیکھا آپ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کبھی نہیں دیکھا یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے کہ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے[2]

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا براء بن عازب سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا انہوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمک دار)[3]

[1] مگر ابو مشکل روایت میں جسکو حاکم اور اصحاب سنن نے نکالا یہ ہے کہ آپ کے بالوں پر مہندی کا خضاب تھا ابن عمر کی روایت میں ہے کہ آپ زرد خضاب کرتے تھے اور احتمال ہے کہ آپ نے مہندی بطریق خوشبو لگائی ہو اسی طرح زعفران ان لوگوں نے اس خضاب سمجھا یہ بھی احتمال ہے کہ انس نے خضاب نہ دیکھا ہو ۱۲ منہ [2] یوسف کے طریق کو خود مؤلف نے انہی نکالا مگر مختصر طور سے اس میں بالوں کا ذکر نہیں ہے بعضی روایتوں میں آپ کے بال کانوں کی لو تک بعضی روایتوں میں مونڈھوں تک بعضی روایتوں میں ان کے بیچ تک مذکور ہے کہ جس وقت آپ تیل ڈالتے تھے کنگھی کرتے تھے تو بال مونڈھوں تک آجاتے خالی وقتوں میں کانوں تک رہتے ۱۲ منہ [3] گول سے یہ غرض نہیں کہ بالکل گول تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قدر گولائی تھی عرب لوگوں میں یہ حسن میں داخل ہے اس کے ساتھ آپ کے رخسار سے پھولے باقی برھوا نیذ

۷۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ بِالْمَصِّيْصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَآئِهَا الْمَرْاَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَاْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَآئِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ۔

ہم سے ابو علی حسن بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ میں (جو ایک شہر ہے نہر جیحون پر) کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابو جحیفہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو (سخت گرمی میں) بطحا میں نکلے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپ کے سامنے برچھی گڑی تھی (جو آپ کے ساتھ رہتی سترہ کرنے کو) اس حدیث میں عون نے اپنے باپ سے[۱] انہوں نے ابو جحیفہ سے یہ زیادہ کیا ہے اس برچھی کے پار سے عورت گذر رہی تھی لوگوں کیا کیا کھڑے ہو گئے اور آپ کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) پھیرنے لگے ابو جحیفہ نے کہا میں نے بھی آپ کا ہاتھ تھاما اور اپنے منہ پر رکھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا[۲]

۷۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت ہی سخی رہتے جب آپ جبیریل سے ملا کرتے وہ رمضان کی ہر رات کو آپ سے ملتے اور قرآن کا آپ سے دور کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے دنوں میں لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے"

(بقیہ صفحہ سابقہ) نہ تھے بلکہ صاف تھے جیسے دوسری روایت میں ہے داڑھی آپ کی گول گھنی ہوئے قریب تھی کہ سینہ ڈھانپ لے بال سیاہ آنکھیں سرمگیں ان میں لال ڈورے ۱۲ منہ [۱] اس روایت کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں ہے آپ نے ایک ڈول پانی میں کلی کر کے وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں میں سے مشک کی طرح خوشبو ہوئی ام سلیم نے آپ کا پسینہ جمع کر کے رکھا خوشبو میں شریک کیا وہ خوشبو سے زیادہ معطر تھا ابو یعلی اور بزار نے باسناد صحیح نکالا کہ آپ جب مدینہ کے کسی رستے سے گذر جاتے تو وہ مہک جاتا وہاں مشک کی خوشبو آتی ایک غریب عورت کے پاس خوشبو نہ تھی آپ نے شیشہ پر تھوڑا سا پسینہ دے دیا وہ عورت جب اس کو لگاتی تو سارے مدینہ والے مشک کی سی خوشبو پاتے اس کے گھر کا نام بیت المطیبین پڑ گیا یہ ابو یعلی اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ

۷۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے چمک رہی) آپ نے فرمایا عائشہ تو نے مدلجی کی بات سنی[1] اس نے زید اور اسامہ (ان کے بیٹے) کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں[2]

۷۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب سے کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک سے سنا وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اس کا قصہ بیان کرتے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا اور جب آپ کو خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے[3] اور ہم آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے۔

۷۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدم سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں پیدا ہوا[4]

---

[1] جو بڑا قیافہ شناس تھا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ زید گورے تھے اور اسامہ سیاہ فام بعضے منافق شبہ کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ایک دن باپ بیٹے دونوں اوڑھے پڑے تھے لیکن پاؤں کھلے تھے مدلجی نے جو عرب میں بڑا قیافہ شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلے ہیں .... امام شافعی رح نے اس حدیث کی رو سے قیافہ کو صحیح سمجھا ہے جہاں اشتباہ ہو اس حدیث کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الفرائض میں آئے گا یہاں اس کے لانے سے یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں لکیریں تھیں ۱۲ منہ [3] چاند نہیں کہا کیونکہ چاند میں سیاہ داغ بھی ہیں ۱۲ منہ [4] قرن چالیس سال کا ہوتا ہے یا اسی سال کا یا سو سال کا یا ستر سال کا یا ایک سو بیس سال کا ۱۲ منہ

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (جیسے نصاریٰ اور یورپ والے کرتے ہیں) اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے [1]

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد زبان نہ تھے نہ بدزبان بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی پیش آئیں نرمی سے بات کریں۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بہ شرطیکہ گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا [2] ہاں جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ

[1] اور پیشانی پر لٹکانا چھوڑ دیا شاید آپ کو حکم آگیا ہوگا ۱۲ منہ [2] عبد اللہ بن خطل یا عقبہ بن ابی معیط یا ابورافع یا کعب بن اشرف کو جو آپ نے قتل کرایا وہ بھی اپنی ذات کے لیے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا لوگوں کو بہکانا شروع کیا تھا اس لیے ان سے بدلہ لیا گیا اگر آپ اپنی ذات کے لیے بدلہ لیتے تو اس یہودن کو ضرور پہلے ہی قتل کروا دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا اس منافق کو قتل کراتے جس نے لوٹ کا مال تقسیم کرتے وقت کہا تھا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا

کیلئے اس سے بدلا لیا کرتے

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَا دِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِّيْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں نے نہ کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا اور نہ میں نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کنواری ابھی پردے میں رہتی ہے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهٗ وَاِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کسی بات کو برا سمجھتے تو آپ کے چہرے پر معلوم ہو جاتا[۱]

۷۷۶۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِلَّا تَرَكَهٗ۔

مجھ سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا[۲] اگر آپ کا دل چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (پر برائی نہ کرتے)

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک

سلہ بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا ۱۲ منہ [۱] یہ شرم کی وجہ سے زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ [۲] یعنے حلال کھانے کو حرام سے تو فوراً منع فرماتے گو کر چھوڑ سے جو آپ نے کراہت بیان کی وہ طبعی بیان فرمائی چونکہ آپ کے ملک والے اس کو نہیں کھاتے تھے اس کا عیب نہیں کیا ۱۲ منہ

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى اِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ.

بن بحینہ اسدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) سے الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے ابن بکیر نے بکر سے یہ روایت کی اس میں یونہی ہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی[1]

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے کہ انس نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقا میں اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دُفِعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ.

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا مالک بن مغول نے کہا میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہنچ گیا اس وقت آپ ابطح میں محصب میں ایک ڈیرے میں ٹھہرے ہوئے تھے اتنے میں بلال (ڈیرے کے باہر) نکلے انہوں نے نماز کے لیے آذان دی پھر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے باہر گئے لوگ اس پر گرے ہر ایک لینے لگا پھر اندر آئے اور برچھی نکالی اس وقت آپ باہر نکلے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی ۲ رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برچھی اس کے پار) گدھے عورتیں جا رہی تھیں[2]

۷۸۰۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

مجھ سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے کوئی گننے والا

---

[1] اس حدیث کے اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ آپ کی بغلیں بالکل سفید اور صاف تھیں ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ کی پنڈلیاں سپید چکدار تھیں ۱۲ منہ

يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ۔

چاہتا تو اخیر تک ان کو گن لیتا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلاں (ابو ہریرہ) پر تعجب نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے میں آ بیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سناتے میں نفل نماز پڑھ رہی تھی ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلا گیا اگر (وہ ٹھہرتا) میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو[1]۔

باب ۳۷۹

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ظاہر میں سوتی تھیں دل غافل نہیں ہوتا تھا۔

اس کو سعید بن مینا نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا[2]

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلَوٰةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (تہجد یا تراویح) کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینہ میں رمضان کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے انہی کو تہجد کہو یا تراویح پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کچھ مت پوچھ

[1] حضرت عائشہ رضہ نے ابو ہریرہ رضہ کی تیز بیانی پر انکار کیا۔ مگر ابو ہریرہ رضہ کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں ایسی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے ۱۲ منہ

[2] اس کو خود مؤلف نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا ۱۲ منہ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ولوالديهم اجمعين ۱۲ منہ

وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے (تاکہ سب نماز طاق ہو جائے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کبھی وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا[1]۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ معاملہ وحی سے پہلے گذرا آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (اس وقت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب کے بیچ میں سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کس کو لے جانے کا حکم ہے دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو[2] اس رات کو اتنا ہی ہو کر رہ گیا اس کے بعد آپ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں پر دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھیں ہیں دل نہیں سوتا غرض جبریل نے آپ کو اپنے ساتھ لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے[3]

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں نبوت کی نشانیوں کے بیان میں

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے

[1] یہ حدیث اوپر باب صلوٰۃ التطوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اسی کو لے جانے کا حکم ہے ۱۲ منہ [3] بعد اس کے وہی قصہ گذرا جو معراج کی حدیث میں اوپر تفصیل سے گذر چکا اس اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں معراج سوتے میں ہوا تھا۔ مگر یہ روایت شاذ ہے صرف شریک نے روایت کیا ہے کہ آپ اس وقت سو رہے تھے عبدالحق نے کہا شریک کی روایت منفرد اور مجہول ہے اعتماد کے لائق نہیں ہے اور اکثر اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا ۱۲ منہ

بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ اَبَا رَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ
بْنُ حُصَيْنٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَاَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ
وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى
ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ
مِنْ مَنَامِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ
فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُوْبَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ
يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ
اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ
ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ رَكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا
فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ فَقَالَتْ
اِنَّهٗ لَا مَآءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَآءِ قَالَتْ
يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ
نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ
حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَاَمَرَ
بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا

کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا ہم سے عمران بن حصینؓ نے بیان کیا وہ ایک
سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے رات بھر چلتے رہے
صبح کے قریب اتر پڑے (چونکہ تھکے ہوئے تھے) ان کی آنکھ لگ گئی سورج
بلند ہوئے تک نہیں اٹھے پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ ابوبکرؓ
صدیق تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ قاعدہ تھا آپ
کو کوئی نیند سے نہ جگاتا جب تک آپ خود ہی بیدار نہ ہوں ابوبکرؓ
کے بعد عمر جاگے آخر ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ بیٹھ
کر زور زور سے تکبیر کہنے لگے آپ جاگ اٹھے (وہاں سے کوچ کا حکم دیا
پھر اترے اور صبح کی نماز پڑھائی ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اس
نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو اس سے
پوچھا ارے تجھے کیا ہوا جو تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے
لگا مجھ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے اسے حکم دیا تیمم کرلے اس نے تیمم
کرلیا پھر نماز پڑھی عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے
آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا ہم کو بہت شدت
سے پیاس لگی تھی ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو
پکھالیں (اونٹ پر) لادے ان پر پاؤں لٹکائے جا رہی ہے ہم نے اس
سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا
تیرے گھر والوں سے آخر پانی کتنے دور ہے اس نے کہا ایک دن رات کے
رستے پر ہے ہم نے اس سے کہا اللہ کے رسول کے پاس چل اس نے کہا
اللہ کے رسول کے کیا معنی عمرانؓ کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنی دی
اور اس کو آگے آگے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے کر آئے اس
نے آپ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی آپ سے اتنا اور کہا
کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنی واجب رحم ہیں) اخیر آپ نے حکم دیا اس کے
دونوں پکھالیں لے کر آئے آپ نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا پھر ہم چالیس آدمیوں

۱؎ یہ حدیث ابواب التیمم میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ دوسری روایت میں یوں ہے کہ تکبیر کہنے والے حضرت عمر تھے اور وہی صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہ روایت گزر چکی ہے ۱۲ منہ

اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَأْنَا کُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ نَسْقِ بَعِیْرًا وَهِیَ تَکَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَا عِنْدَکُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْکِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰی اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقِیْتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِیٌّ کَمَا زَعَمُوْا فَهَدَی اللّٰهُ ذَاکَ الصِّرْمَ بِتِلْکَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا۔

نے جو پیاسے تھے خوب جھک کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا فقط اونٹوں کو نہیں پلایا[۵۱] اس پر بھی وہ دونوں پکھالیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی ان کے منہ سے ٹپک رہا تھا اس کے بعد آپ کے لوگوں سے فرمایا تمہارے پاس جو کھانے کی چیز ہو وہ لاؤ تو لوگوں نے اس عورت کے لیے روٹی کے ٹکڑے کھجور اکٹھا کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی یا تو وہ سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا (حقیقت) میں پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر اللہ نے اس عورت کے قوم والوں کو اس کے سبب سے ہدایت دی وہ بھی مسلمان ہوگئی۔ اس کے لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

۸۳ ۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس .... سے انہوں نے کہا آپ آپ زوراء میں جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف رکھتے تھے وہاں پانی کا ایک برتن آپ پاس لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا یا پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا سب لوگوں نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے انس نے کہا تین سو ہوں گے یا تین سو کے قریب۔

۸۴ ۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رض اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا لوگ وضو کا پانی ڈھونڈھ رہے تھے پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں لاکر رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا

[۵۱] دوسری روایت میں یوں ہے کہ اونٹوں کو بھی پلایا ۱۲ منہ [۵۲] حدیث میں تنفض ہے یعنی بعض سے بعضے نسخوں سے میں تنفض ہے بعضوں میں تنضر بعضوں میں تنصب مطلب سب کا ایک ہی ہے ۱۲ منہ

بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

اس میں سے وضو شروع کرو سب لوگوں نے آخری آدمی تک نے بھی وضو کر لیا میں نے دیکھا کہ پانی آپ کے تلے سے پھوٹ رہا تھا۔

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَخَارِجِهٖ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَّتَوَضَّؤُنَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ يَّسِيْرٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَتَوَضَّؤُا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوْا سَبْعِيْنَ اَوْ نَحْوَهٗ

ہم سے عبد الرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حزم بن مہران نے امام حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کسی سفر میں نکلے آپ کے ساتھ اصحاب بھی تھے چلتے چلتے نماز کا وقت آن پہنچا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کر لیں آخر لوگوں میں سے ایک شخص گیا وہ تھوڑا سا پانی ایک پیالے میں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لے لیا اور وضو کیا پھر اپنی چاروں انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا جو ان کا مطلب تھا (یعنی وضو کرنا) وہ پورا ہو گیا یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَّبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَضَمَّ اَصَابِعَهٗ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوْا قَالَ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا ہم کو حمید نے خبر دی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا نماز کا وقت آن پہنچا جن لوگوں کا گھر (مسجد نبوی) سے قریب تھا وہ تو اپنے گھر جا کر وضو کر آئے کچھ لوگ رہ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پتھر کا ایک کونڈا لائے جس میں پانی تھا آپ نے اپنی ہتھیلی اس کے اندر رکھی کونڈا چھوٹا تھا آپ ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے آخر آپ نے انگلیاں ملا کر ہتھیلی کونڈے میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ کتنے آدمی تھے[۱] انہوں نے کہا اسی آدمی تھے[۲]

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ

ہم سے موسٰی بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں

---

[۱] وہ خود انس تھے جیسے حارث بن ابی اسامہ کی مسند میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [۲] جنہوں نے اس کونڈے سے وضو کیا ۱۲ منہ [۳] یہ چار حدیثیں انس رضی اللہ عنہ کی امام بخاری نے بیان کیں اور ہر ایک میں ایک علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب ان کی جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لیے تکلیف کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

نے جابر بن عبد اللہؓ سے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا لوگ اس کی طرف لپکے (پیاس کے مارے کیا کرتے آپ نے پوچھا ہے کیا انہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو بس یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے آپ نے اپنا ہاتھ لوٹے میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا سالم نے کہا ہم نے جابرؓ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی یہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا[1]

۷۸۸ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضی قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِينَا وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام تھا ہم نے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈھ پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کلی کی وہ کلی اسی کنوئیں میں ڈال دی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ کنوئیں میں پانی پانی ہو گیا ہم نے خوب چھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے یا پانی پی کر لوٹے[2]

۷۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ نے ام سلیم (میری والدہ سے) کہا میں نے (آج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز میں ناتوانی پائی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا ہے ہاں اور جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور وہ اس میں وہ روٹیاں لپیٹ کر دبا کر میرے ہاتھ میں دے دی[3] تھوڑی اوڑھنی

[1] کیوں کہ آپ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ۱۲ منہ [2] راوی کو شک ہے کہ روویت رکابنا کہا یا صدرت رکائبنا ۱۲ منہ [3] بغل میں چھپا دیں ۱۲ منہ

وَدَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

میرے بدن پر باندھ دی پھر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں جو گیا تو کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچ کر خاموش کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی آپ نے فرمایا کچھ کھانا دے کر عرض کیا جی یہ سنتے ہی آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو اٹھو آپ تشریف لے چلے میں آپ سے آگے ہی لپک کر ابو طلحہ پاس پہنچا ان سے کہہ دیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے بڑے آدمیوں کو لیے آرہے ہیں (ابو طلحہ نے ام سلیمؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو ان کو کھلائیں ام سلیمؓ نے کہا اللہ اور رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) خیر ابو طلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں ساتھ ہی آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم رضی اللہ عنہا تیرے پاس جو کھانا وہ لے آ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں آپ نے فرمایا ان کو چورا کر ڈالو ام سلیم نے کپی نچوڑ کر اس میں سے کچھ گھی نکالا وہی سالن ہوا پھر آپ نے جو کچھ دعا کرنی تھی وہ دعا کی[۲] اور ابو طلحہ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو کر باہر چلے گئے پھر آپ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے ان کو بھی بلایا وہ بھی آئے کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا اب اور دس آدمیوں کو بلا لے ابو طلحہ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دیے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا انہوں نے بلایا غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھا لیا اور پیٹ بھر کر سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے[۳]

[۱] ام سلیم کی یہ غرض کہ کسی کو معلوم نہ ہو کر انس رضہ روٹیاں لیے جاتے ہیں ورنہ اور لوگ بھی کھالیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور پھر آپ بھوکے رہیں گے ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ یا اللہ اس میں بہت برکت دے ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں ہے پھر بھی کھانا بچ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضہ اور ام سلیم گھر والوں کے ساتھ اس میں سے تناول فرمایا ایک روایت میں ہے کہ پھر بھی بچ رہا آخر ہم نے ہمسایوں کو بھیج دیا ۱۲ منہ

۹۰ ۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِیْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِیْهِ مَآءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّهُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ یُؤْکَلُ ۔

۹۱ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا قَالَ حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ رض اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّیَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِیْ تَرَکَ عَلَیْهِ دَیْنًا وَّلَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا مَا یُخْرِجُ نَخْلُهٗ وَلَا یَبْلُغُ سِنِیْنَ مَا عَلَیْهِ فَانْطَلِقْ مَعِیْ لِکَیْ لَا یُفْحِشَ عَلَیَّ الْغُرَمَآءُ فَمَشٰی حَوْلَ بَیْدَرٍ مِّنْ بَیَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْهِ فَقَالَ انْزِعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ وَبَقِیَ مِثْلُ مَآ اَعْطَاهُمْ

مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم تو معجزوں کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے اور تم ان سے ڈرتے ہو۔ہم ایک سفر میں نبی صلعم کے ساتھ تھے پانی کی کمی پڑی آنحضرتؐ نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اس کو لے کر آؤ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو برکت خدا کی طرف سے ہے عبداللہ نے کہا میں نے تو دیکھا آپ کی انگلیوں میں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹ رہا تھا اور ہم تو آنحضرتؐ کے زمانے میں کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے انہوں نے کہا میرے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام شہید ہو گئے وہ قرضدار تھے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا میرے باپ نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائیداد ادائگی کو نہیں ہے وہی کھجور ہے جو ان کے درختوں پر سے اترے گی کئی سال کی کھجور بھی ان کے قرضہ کو کافی نہ ہو گی آپ میرے پاس تشریف لے چلئے آپ کو دیکھ کر قرضخواہ لوگ مجھ کو برا بھلا نہ کہیں گے (فرمایا اچھا آپ تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھرے) اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا لو کھجور نکالو سب کا قرض ادا ہو گیا اور جتنی کھجور

۱؎ یعنے ہر نشانی اور خرق عادت کو تخویف سمجھتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے اللہ کی بعض نشانیاں تخویف کی ہوتی ہیں جیسے گہن وغیرہ اور بعض نشانیاں جیسے کھانے پینے میں برکت یہ عنایت اور فضل ہیں ۱۲ منہ ۲؎ صحابہؓ کو سنانا یہ آپ کا معجزہ تھا ورنہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کہتی ہے جیسے قرآن میں ہے وان من شئ الا یسبح بحمدہٖ کنکریوں نے بھی تسبیح کہی ہے بیہقی نے دلائل میں نکالا آپ نے سات کنکریاں لیں انہوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کہی ان کی آواز سنائی دی پھر آپ نے ان کو ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھ دیا پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح کہی حافظ نے کہا شق قمر تو قرآن اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور لکڑی کا رونا صحیح حدیثوں سے اور کنکریوں کی تسبیح صرف ایک طریق سے وہ بھی ضعیف ہے اور ہرن کا سلام کرنا یہ تو ہم کو کسی سند سے نہیں ملا نہ ضعیف نہ قوی سند سے ۱۲ منہ ۳؎ علیحدہ علیحدہ ہر ہر قسم کا ایک ایک ڈھیر تھا ۱۲ منہ ۴؎ قرضخواہوں کو تول تول کر دو ۱۲ منہ

قرضخواہوں کو دی گئی اتنی ہی اور بچ رہی

۷۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ ثَلٰثَةً قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَعَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے باپ سلیمان سے کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے (ان سے عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ صفہ والے (مسجد نبوی کے سائبان والے) محتاج بیخان ومان) لوگ تھے ایک بار آپ نے یوں فرمایا دیکھو جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان محتاجوں میں سے) لے جائے (اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں آدمی لے جائے یا (دو آدمی پانچواں اور چھٹا) یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کو شک ہے) اخیر ابو بکرؓ تین آدمی اپنے ساتھ لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی لے گئے ابو بکر تین آدمی لائے اور گھر میں تھا میرے ماں باپ ابو عثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبد الرحمٰن نے یہ کہا اور میری جورو اور خادم جو میرے اور ابو بکر کی دونوں گھروں میں کام کرتا تھا[۱] (اور ایسا ہوا ابو بکر نے تورات کو کھانا آنحضرت صلعم اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشا کی نماز تک وہیں ٹھہرے رہے عشا پڑھ کر ان تین آدمیوں کو ساتھ لیے ہوئے گھر پر آئے اور مہمانوں کو گھر پر چھوڑ کر) اتنی دور گھر پر ٹھہرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے[۲] وہاں سے اتنی رات گذری آئے جتنی اللہ کو منظور تھی ان کی بی بی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے تمہارے مہمان یونہی بیٹھے ہیں ابو بکر نے کہا تو نے ان کو کھانا دیا ام رومان نے کہا کھانا اس کے سامنے رکھا گیا (پر انہوں نے نہیں کھایا کہنے لگے ابو بکرؓ آئینگے تو ہم کھائیں گے آخر مجبور ہو گئے عبد الرحمٰن کہتے ہیں میں چھپ گیا ابو بکرؓ

[۱] عرض کل چار یا پانچ آدمی تھے ۱۲ منہ [۲] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلے گئے سمجھے کہ عبد الرحمٰن ان کو کھلائے گا ۱۲ منہ [۳] یہ حال دیکھ کر ڈر کے مارے ۱۲ منہ [۴] ہوا یہ ہوگا کہ ابو بکرؓ نے شام کو کھانا آنحضرت ص کے گھر میں کھا لیا ہوگا مگر آنحضرتؐ نے نہ کھایا ہوگا۔ عشا کے بعد آپ نے کھایا ہوگا اس حدیث کے ترجمہ میں بہت اشکال ہے اور بڑی مشکل سے معنے جمتے ہیں ورنہ تکرار بے فائدہ لازم آتی ہے اور ممکن ہے کہ راوی نے الفاظ میں غلطی کی ہو چنانچہ مسلم کی روایت میں دوسرے تعشی کے بدل حتی نعس ہے یعنی آنحضرتؐ پاس اتنا ٹھہرے کہ آپ اونگھنے لگے قاضی عیاض نے کہا یہی ٹھیک ہے ۱۲ منہ

وَاَیْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَۃِ اِلَّا
رَبَا مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ مِنْہَا حَتّٰی شَبِعُوْا
وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ اَبُوْبَکْرٍ
فَاِذَا شَیْءٌ اَوْ اَکْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ
بَنِیْ فِرَاسٍ قَالَتْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ لَہِیَ الْاٰنَ
اَکْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلٰثِ مَرَّاتٍ فَاَکَلَ
مِنْہَا اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ الشَّیْطَانُ
یَعْنِیْ یَمِیْنَہٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْہَا لُقْمَۃً ثُمَّ حَمَلَہَا
اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ
وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَہْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ
فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ کُلِّ رَجُلٍ
مِنْہُمْ اُنَاسٌ اَللّٰہُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ
غَیْرَ اَنَّہٗ بَعَثَ مَعَہُمْ قَالَ اَکَلُوْا
مِنْہَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ

۹۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ وَعَنْ یُوْنُسَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اَصَابَ اَھْلَ
الْمَدِیْنَۃِ قَحْطٌ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

نے مجھ کو پکارا ارے پاجی کدھر ہے بہت برا بھلا کہا کاٹا کوسا اور مہمانوں
سے کہنے لگے چلو اب تو کھاؤ اور قسم کھائی میں کبھی نہیں کھاؤں گا عبدالرحمٰن
نے کہا ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور بڑھ جاتا یہاں تک
کہ سب لوگ سیر ہوگئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہوگیا ابوبکرؓ
نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا بنی فراس
کی بہن[1] یہ ہے کیا معاملہ انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم میرے پیارے
(پیغمبر صاحب) کی کھانا جتنا پہلے تھا اب اس سے تگنا ہوگیا ہے پھر
ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور کہنے لگے میں نے جو قسم کھائی تھی (یہ
کھانا کبھی نہیں کھاؤں گا) شیطان کا اغوا تھا ابوبکر نے ایک لقمہ اس میں سے
کھایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے صبح تک وہاں رکھا رہا
ہم مسلمانوں اور کافروں کی) ایک قوم میں عہد تھا عہد کی میعاد گذر گئی (ان
سے لڑنے کے لیے فوج جمع کی گئی) پھر ہم بارہ ٹکڑیاں ہوگئے ہر آدمی کے
ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیبوں
کو لشکر کے ساتھ بھیجا حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں سے کھایا یا عبدالرحمٰن
نے کچھ ایسا ہی کہا[3]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے
عبدالعزیز سے انہوں نے انس سے اور حماد نے اس حدیث کو یونس سے
بھی روایت کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے
کہا مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط آیا آپ

[1] ام رومان فراس بن غنم مالک بن کنانہ کی اولاد میں تھیں۔ عرب کے محاورہ میں جو کوئی کسی قبیلے میں ہوتا ہے اس کو اس کا بھائی کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ
[2] یہ ترجمہ جب ہے کہ حدیث میں فَتَفَرَّقْنَا ہو بعضے نسخوں میں فَعَرَّفْنَا ہے یعنی ہماری بارہ ٹکڑیاں کیں ہر ٹکڑی ایک آدمی کے تحت میں بعضے نسخوں
میں فَعَرَّفْنَا ہے یعنی ہم بارہ آدمیوں کو مسلمانوں پر نقیب بنایا بعضوں میں فَقَرَّیْنَا ہے یعنے ہم نے بارہ آدمیوں کی ضیافت کی ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے
خدا معلوم ۱۲ منہ [3] حالانکہ اس حدیث میں ابوبکر صدیقؓ کی کرامت مذکور ہے مگر اولیاء اللہ کی کرامت ان کے پیغمبر کا معجزہ ہے
کیونکہ پیغمبر ہی کی تابعداری کی برکت سے یہ درجہ ان کو ملتا ہے اس لیے باب کا مطلب حاصل ہوگیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ یَوْمَ جُمُعَۃٍ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْکُرَاعُ ھَلَکَتِ الشَّآءُ فَادْعُ اللّٰہَ یَسْقِیْنَا فَمَدَّ یَدَیْہِ وَدَعَا قَالَ اَنَسٌ وَّاِنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَۃِ فَھَاجَتْ رِیْحٌ اَنْشَاَتْ سَحَابًا ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِیَھَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَآءَ حَتّٰی اَتَیْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی فَقَامَ اِلَیْہِ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ فَادْعُ اللّٰہَ یَحْبِسْہُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَنَظَرْتُ اِلَی السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ کَاَنَّہٗ اِکْلِیْلٌ۔

جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص[1] کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) مر گئے بکریاں بھی تباہ ہو گئیں اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر پانی بھیجے آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کئے دعا فرمائی انسؓ نے کہا اس وقت آسمان آئینہ کی طرح صاف تھا (ابر کا نام نہ تھا) اتنے میں آندھی آئی اس نے ابر کو اٹھایا (لگے لگے) پھر وہ ابر مل گیا اور آسمان نے اپنے گویا دھانے کھول دیے ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) ڈباتے ہوئے اسی حال سے اپنے گھر پہنچے پھر اس جمعے سے لیکر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا[2] کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا فرمائیے پانی موقوف کرے آپ مسکرائے[3] پھر آپ نے یوں دعا فرمائی یا ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا انس نے کہا ہم نے دیکھا اسی وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے اردگرد سر پیچ کی طرح ہو گیا۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ کَثِیْرٍ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ وَّاسْمُہٗ عُمَرُ بْنُ الْعَلَآءِ اَخُوْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ اِلَیْہِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاہُ فَمَسَحَ یَدَہٗ عَلَیْہِ وَقَالَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان یحییٰ بن کثیر نے کہا ہم سے ابو حفص عمر بن علاء نے جو ابی عمر بن علاء کا بھائی تھا کہا میں نے نافع سے سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیک کر خطبہ سنایا کرتے جب ممبر بنا تو آپ اس پر چلے گئے لکڑی نے باریک آواز سے رونا شروع کیا[4] آخر آنحضرت ص لکڑی پاس آئے اس پر ہاتھ پھیرا[5] عبدالحمیدؒ[6] نے

---

[1] اس کا نام خارجہ بن حصن فزاری تھا ۱۲ منہ [2] صحیح یہ ہے کہ وہی شخص خارجہ کھڑا ہوا آپ مسکرائے آدمی کی حالت دیکھ کر ابھی تو پانی کے لیے ترستا تھا اب چاہتا ہے پانی موقوف ہو جائے ۱۲ منہ [3] صحابہ نے یہ آواز سنی دوسری روایت میں ہے آپ نے اکر اس کو گلے لگایا وہ خاموش ہو گئی آپ نے فرمایا اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ قیامت تک روتی رہتی۔ حسن بصری جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے مسلمانو ایک لکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں روئی اور تم لکڑی کے برابر بھی آپ سے ملنے کا شوق نہیں رکھتے دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ نے حکم دیا ایک گڑھا کھودا گیا اور وہ لکڑی اس میں دبا دی گئی ابونعیم کی روایت میں ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کو اس لکڑی کے رونے پر تعجب نہیں آتا وہ آئے اور اس کا رونا سنا خود بھی بہت روئے مسلمانو۔ لکڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت ہو اور ہم لوگ جو اشرف المخلوقات ہیں اپنے پیغمبر سے اتنی بھی الفت نہ رکھیں رونے کا مقام ہے آپ کی حدیث چھوڑ کر ابوحنیفہ اور شافعی کے قول کی طرف (اگر یں آپ کی حدیث سے تو ہم کو تسلی نہ ہو اور قہستانی اور کیدانی جو معلوم نہیں کس باغ کی مولی تھے ان کے قول سے تشفی ہو جائے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر اسلام کا دعوی کیوں کرتے ہو جب پیغمبر اسلام کی تم کو ذرا بھی محبت نہیں ۱۲ منہ [4] تب وہ خاموش ہو گئے [5] حافظ نے کہا معلوم نہیں یہ عبدالحمید کون ہیں مزی نے کہا یہ عبد بن حمید حافظ مشہور ہیں مگر ان کی تفسیر میں اور مسند میں دونوں میں میں نے یہ حدیث تلاش کی تو مجھ کو نہیں ملی البتہ دارمی نے اس کو نکالا عثمان بن عمر سے اخیر تک اسی اسناد سے ۱۲ منہ [6] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

اس حدیث کو روایت کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہم کو معاذ بن علاء نے انہوں نے نافع سے اور ابو عاصم نے اس کو میمون [لہ] ابن ابی رواد سے بیان کیا انہوں نے نافع سے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی ڈالی سے ٹیکا دیکر کھڑے ہوا کرتے (خطبہ سناتے) انصار کی ایک عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کو منبر نہ بنوا دیں آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی پھر انہوں نے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس طرح پھوٹ کر رونا شروع کیا جیسے بچہ چلا کر روتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر آئے اور اس درخت کو سینہ سے لگایا تب وہ اس بچہ کی طرح باریک آواز کرنے لگا جس کو تسلی دیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا

ہم سے اسمٰعیل بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے حفص بن عبد اللہ بن انس بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) مسجد کی چھت پر کھجور کی ڈالیاں پڑی تھیں آپ جب خطبہ سناتے تو ان ڈالیوں میں سے ایک ڈالی پر ٹیکا دیتے جب آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپ اس پر بیٹھے تو ہم نے اس ڈالی میں سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینہ کی گابھن اونٹنی دردِ زہ کی شدت سے چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنا ہاتھ اس پر رکھا وہ چپ ہو گئی

[لہ] میں اس کے پاس کھڑا ہوتا تھا اب دور ہو گیا ۱۲ منہ

۹۷ــحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُّحَدِّثُ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ اَنَا اَحْفَظُ کَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِیْءٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُکَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ لَیْسَتْ هٰذِهٖ وَلٰکِنِ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ مِنْهَا اِنَّ بَیْنَكَ وَبَیْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ یُفْتَحُ الْبَابُ اَوْ یُکْسَرُ قَالَ لَا بَلْ یُکْسَرُ قَالَ ذَاكَ اَحْرٰی اَنْ لَّا یُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ کَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّیْلَةَ اِنِّیْ حَدَّثْتُهٗ حَدِیْثًا لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَهٗ وَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عدی نے انہوں نے شعبہ سے (دوسری سند) اور مجھ سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ حذیفہ سے روایت کرتے تھے حضرت عمر نے (اصحابہ سے) کہا تم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فتنہ اور فساد کے باب میں کس کو یاد ہے حذیفہ نے کہا مجھ کو جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا اچھا بیان کرو تم تو حدیث بیان کرنے میں بڑے بہادر معلوم ہوتے ہو حذیفہ نے کہا...... آنحضرت صلعم نے فرمایا آدمی کو جو فساد[1] اس کے گھر والوں مال دولت ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز روزہ اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا ان عبادتوں سے اس کا اتار (کفارہ) ہو جاتا ہے حضرت عمر نے کہا میں اس فساد کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امڈ آئیگا (سب لوگ اس میں مبتلا ہو جائیں گے) حذیفہ نے کہا امیر المومنین تم کو اس کا کیا ڈر ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائیگا حذیفہ نے کہا توڑا جائے گا[2] حضرت عمر نے کہا پھر تو اس کا بند ہونا ہی مشکل ہے ابو وائل کہتے ہیں ہم لوگوں نے حذیفہ سے کہا کیا عمرؓ یہ دروازہ پہچانتے تھے انہوں نے کہا ہاں جیسے اس کا یقین تھا آج کے بعد کل کا دن آئے گا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اٹکل پچو بات نہ تھی ابو وائل کہتے ہیں ہم حذیفہ سے پوچھتے سے ڈرے (دروازہ کیا ہے) ہم نے مسروق سے کہا[3] انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے[4]

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے

[1] فساد سے مراد خدا سے غفلت اور دل پر پردہ آنا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ ٹوٹ جائے گا ۱۲ منہ [3] جو حذیفہ کے بڑے مقرب تھے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے امام بخاری اس باب میں اس کو اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ اس سے ثابت ہوتا ہے یعنی حضرت عمر جب تک زندہ رہے کوئی فتنہ اور فساد مسلمانوں میں نہیں ہوا ان کی وفات کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا تو آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی زرکشی نے کہا کہ حذیفہ اگر اس دروازے کو حضرت عثمان کی ذات کہتے تو درست ہوتا ان کی شہادت کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا مترجم کہتا ہے یہ زرکشی کی خوش فہمی ہے فتنوں کا دروازہ تو حضرت عثمان کی حیات میں کھل گیا تھا پھر وہ دروازہ کیسے ہو سکتے ہیں حذیفہ ایک جلیل الشان صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے انہوں نے جو امر ارادیا زرکشی کو اس پر اعتراض کرنا زیبا نہیں تھا ۱۲ منہ

اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِیَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى یَقَعَ فِیْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ یَرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بال کے جوتے پہنینگے یا ان کے بال لمبے ہوں گے پاؤں تک[1] اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو جن کی آنکھیں موٹی اور منہ سرخ ناکیں پھیلی ہوں گی ان کے چہرے جیسے تہ برتہ ڈھالیں گول گول تھوڑے بڑے اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اس کو پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (ناپسند کرے) یہاں تک کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں وہی شریف ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم میں کوئی اپنے سارے گھربار مال و دولت سے بڑھ کر مجھ کو دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا[1]

۷۹۹۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهٗ غَیْرُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

مجھ سے یحییٰ (بن موسیٰ یا بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے جب تک تم خوز اور کرمان[2] والوں یعنی (عجمیوں' ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ ناکیں پھیلی آنکھیں چھوٹی ہوں گی ان کے منہ کیا ہیں تہ بتہ ڈھالیں ہیں جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں یحییٰ کے سوا اس حدیث کو اوروں نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا[3]

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنِیْ قَیْسٌ قَالَ اَتَیْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رض فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِیْنَ لَمْ اَكُنْ فِیْ سِنِیَّ اَحْرَصَ عَلٰى اَنْ اَعِیَ الْحَدِیْثَ مِنِّیْ فِیْهِنَّ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ وَقَالَ هٰكَذَا بِیَدِهٖ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا اسمٰعیل نے کہا مجھ کو قیس نے خبر دی کہا ہم ابوہریرہ کے پاس آئے وہ کہنے لگے میں تین برس تک نبی صلعم کی صحبت میں رہا ان تین برسوں میں جیسے مجھ کو آپ کی حدیث یاد کرنے کی حرص رہی ویسے کبھی نہیں رہی میں نے آپ سے سنا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے وہ بازر لوگ ہوں گے سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کر کے یوں کہا یہ بازر لوگ

[1] اس حدیث میں چار پیشینگوئیاں ہیں چاروں پوری ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صحابہ اور تابعین ہیں بلکہ ان کے بعد والوں میں بھی ہمارے زمانہ تک بعضے ایسے گذرے ہیں کہ مال و دولت اولاد سب کو آپ کے ایک دیدار پر تصدق کر دیں مال و دولت کیا چیز ہے جان ہزار جانیں آپ پر سے تصدق کرنا فخر اور سعادت دارین سمجھتے رہے ہر دو عالم قیمت خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز ۱۲ منہ
[2] دونوں شہر ہیں ۱۲ منہ [3] امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں ۱۲ منہ [4] چمڑا صاف نہ کریں گے بال سمیت جوتے بنا ڈالیں گے ۱۲ منہ

الْبَارِزِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ۔

ہیں[1]

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ایسے لوگوں سے جن کے منہ تہ بر تہ ڈھالوں کی طرح

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑیں گے تم ان پر غالب ہو گئے (پھر قیامت کے قریب) یہ حال ہوگا[2] کہ پتھر بات کرے گا کہے گا مسلمان ادھر آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر[3]

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عمرو سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے (مسلمان) جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائیگا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے ان کی فتح ہوگی اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو) لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے ان کی فتح ہوگی

۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ

مجھ سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی کہا ہم کو اسرائیل نے کہا ہم کو سعد طائی نے کہا ہم کو محل بن خلیفہ نے۔ انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا ایک بار میں تو آنحضرتؐ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (نام نامعلوم) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا (نام نامعلوم) اس نے راہ کی بے امنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا عدی تو نے

[1] یعنی ایرانی یا کردی یا دیلم والے ۱۲ منہ [2] جب دجال مدینہ کے باہر ٹھہرے گا اور مسلمانوں کو اللہ غالب کرے گا ۱۲ منہ [3] یہ اس وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ اتریں گے اور یہودی لوگ دجال کے لشکر والے ہوں گے حضرت عیسیٰ باب لد کے پاس دجال کو ماریں گے اور اس کے لشکر والے جا بجا مسلمانوں کے ہاتھ قتل ہوں گے ۱۲ منہ

فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ[1] قُلْتُ لَمْ أَرَهَا
وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ
لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ
بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي
وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا
الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ
كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ
كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ
مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ
أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا
فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَ
أُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا
يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا
جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ
يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ قَالَ
عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ
حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَ
كُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ
كَفِّهِ۔

حیرہ دیکھا ہے (ایک بستی ہے کوفہ کے پاس) میں نے عرض کیا جی نہیں لیکن
میں نے اس کا نام سنا ہے آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا
ایک اکیلی عورت ہودے میں (اونٹ پر) بیٹھ کر حیرے سے چلے گی اور
مکہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ کے
وقت میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا بنی طے کے ڈاکو کہاں
چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا (فساد کی آگ سلگا رکھی ہے)
آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو تو دیکھ لے گا۔ تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانے
فتح کرو گے میں نے عرض کیا کسریٰ کون ہرمز کا بیٹا آپ نے فرمایا ہاں
ہرمز کا بیٹا (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ
لے گا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی زکوٰۃ نکالے گا یہ چاہے گا
کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لے گا اس قدر لوگ مالدار ہوں گے) اور تم میں
سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کے اور پروردگار
کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار بلا واسطہ باتیں کرے گا فرمائے
گا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا میرے حکم سنا دینے کو وہ
عرض کرے گا بے شک تو نے بھیجا فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو مال دولت نہیں
دیا اور بہت نہیں دیا وہ عرض کرے گا بے شک دیا پھر داہنی طرف دیکھے
گا تو دوزخ بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ (ہر طرف دوزخ ہی نظر آئے گی
اور کچھ نہیں) عدی نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی سہی اللہ کی
راہ میں دیکر اگر یہ بھی کسی کو نہ ملے تو اچھی (ملائم) بات کرکے[2] عدی نے
کہا آنحضرتؐ نے جیسے فرمایا تھا یہ تو میں نے دیکھ لیا کہ اکیلی ایک عورت ہودے
میں اونٹ پر بیٹھ کر حیرے سے آتی ہے کعبہ کا طواف کرتی ہے اللہ کے
سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں بھی میں شریک تھا جنھوں
نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے اب تم لوگ اور زندہ رہو گے تو یہ بات

[1] حافظ نے کہا حیرہ ان عرب بادشاہوں کا پایۂ تخت تھا جو ایران کے ماتحت تھے ۱۲ منہ [2] اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا ۱۲ منہ

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْمُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِیْفَةَ سَمِعْتُ عَدِیًّا کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۵ - حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ شُرَحْبِیْلٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطُکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ خَزَائِنَ مَفَاتِیْحِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ بَعْدِیْ اَنْ تُشْرِکُوْا وَلٰکِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا۔

۸۰۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ رض قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِنَ الْاٰطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ اَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

۸۰۷ - حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ

بھی دیکھو گے کہ آدمی مٹھی بھر سونا نکالے گا کوئی نہ لے گا

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے ابومجاہد نے بیان کیا کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے کہا کہ میں نے عدی سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی (جو اوپر مذکور ہوئی)

مجھ سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (مدینہ کے باہر) نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کا قیامت کے دن) پیش خیمہ ہوں گا) [1] اور میں تم پر گواہی دوں گا قسم خدا کی میں اب اس وقت اپنے حوض (یعنی حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں [2] دلوائیں اور قسم خدا کی مجھ کو تم پر یہ ڈر نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگو گے "مگر مجھے یہ ڈر ہے نہیں دنیا میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک اور حسد نہ کرنے لگو [3]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم مدینہ کے ایک بلند مقام پر چڑھے فرمایا تم وہ فتنہ اور فساد دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے اندر گر رہے ہیں

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے زینب بن ابی

---

[1] کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہی حال ہو گیا تھا مسلمان اس قدر غنی تھے کہ صدقہ دینے کے قابل مستحق لوگ نہ ملتے ۱۲ منہ [2] آگے جا کر تمہاری راحت و آرام کا سامان کروں گا ۱۲ منہ [3] یعنی روم اور ایران کے خزانے مسلمانوں کو ملیں گے ۱۲ منہ [4] یہ پیشین گوئی آپ کی بالکل سچی ہوئی مسلمانوں کو بڑا عروج ہوا مگر پھر آپس کے رشک اور حسد کی وجہ سے خراب ہو گئے دشمن ان پر غالب آئے افسوس تو اس زمانہ میں آتا ہے جب مسلمان تمام ملکوں میں ذلیل اور خوار محتاج اغنیا اور نصاریٰ کی رعایا ہو رہے ہیں اس پر بھی جو کچھ ان کے پاس اگلے مسلمانوں کی کمائی کا بچا کھچا رہ گیا ہے اس کو بھی آپس کے رشک اور حسد سے برباد کیے دیتے ہیں ۱۲ منہ

زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ رض بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ

سلمہ نے ان سے ام المومنین ام حبیبہؓ نے ان سے ام المومنین زینب بنت جحش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس پہنچے فرماتے تھے لاالہ اللہ عرب کی خرابی اس آفت سے آن پہنچی جو نزدیک ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی آپ نے انگوٹھے اور پاس کی انگلی کا حلقہ کرکے بتایا ام المومنین زینب نے عرض کیا یارسول اللہ کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے پھر بھی ہم تباہ ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا ام المومنین ام سلمہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے فرمایا سبحان اللہ کیا کیا خزانے اترے (جو مسلمانوں کو ملیں گے) اور کیا کیا فساد فتنے اترے

۸۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ) سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے مجھ سے (یعنی ابوصعصعہ سے) کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو بکریاں چرانا (جنگل میں رہنا) بہت پسند ہے تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ ان کی ناکیں صاف اور پاک رکھ[1] کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اس وقت سب لوگوں میں مسلمان کے لیے بہتر بکریاں ہوں گی ان کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (بستی سے الگ) اپنا دین بچاتا فتنوں سے بھاگتا پھرے گا۔

۸۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے

[1] یا ان کے چروا ہے اچھے رکھ ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ وَمَنْ يُّشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَّوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَّزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ۔

ہوں گے جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص ان کو دیکھنا چاہے گا (وہاں جائے گا) وہ فتنے اس کو تباہ کر دیں گے۵۱ اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جا کر پناہ لے۵۲ اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن اسود سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے یہی حدیث مگر ابوبکر نے اپنی روایت میں اتنا اور بڑھایا کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (یعنی عصر کی نماز) جس کی وہ نماز جاتی رہے گویا اس کے بال بچے مال و اسباب سب لٹ گئے (تباہ ہو گئے)۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت میں آپ ہم کو حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تم پر ہے وہ تو ادا کر دو اور اپنا حق اللہ سے مانگو۵۳

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا

مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم ابو معمر اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابواسامہ نے .... کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنی امیہ) لوگوں کو تباہ کرے گا صحابہ نے عرض کیا پھر

---

۵۱ اس حدیث کا بیان کتاب الفتن میں انشاء اللہ آئے گا مطلب یہ ہے کہ ایسے فتنوں سے جہاں تک آدمی الگ رہے وہیں تک بہتر ہوگا بعضے لوگ دیکھنے کی نیت سے وہاں جائیں گے وہ بھی ان فتنوں میں پڑ جائیں گے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بدمذہبوں اور بدعتیوں کی صحبت ایسی سم قاتل ہے جو ان کی صحبت میں جا کر بیٹھتا ہے اس کا ایمان خراب ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

۵۲ مثلاً جنگل یا پہاڑوں میں ۱۲ منہ ۵۳ انصاف کے خلاف ۱۲ منہ ۵۴ یعنی صبر کرو اپنا حق لینے کے لیے خلیفہ اور بادشاہ وقت سے بغاوت نہ کرو ۱۲ منہ

اُحَيٌّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَّهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ

آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں محمود بن غیلان نے (ف۲) کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوالتیاح سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا

ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے انہوں نے اپنے دادا سعید سے انہوں نے کہا میں مروان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے پیغمبر صلعم سے سنا جو سچے تھے سچے کئے گئے وہ کہتے تھے میری امت کی تباہی چند چھوکرے کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا چھوکروں کے ہاتھ پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو چاہے تو ان کے نام بھی بیان کردوں فلانے کے بیٹے فلانے کے بیٹے ؎

ہم سے یحییٰ بن موسےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے ابن جابر نے کہا مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے کہا مجھ سے ابوادریس خولانی نے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے سنا وہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں آپ سے برائیوں کو (جو آپ کے بعد ہونے والی ہیں) پوچھا کرتا اس ڈر سے کہیں میں ان میں نہ پھنس جاؤں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم جہالت اور برائی میں تھے اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) بھیج کر یہ خیر و برکت ہم کو دی اب اس کے بعد کیا پھر برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا پھر اس کے بعد بھلائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھواں ہوگا (یعنی کچھ برائی ملی ہوئی خالص نیکی نہ ہوگی) میں نے پوچھا دھواں کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریق (حدیث) پر نہیں چلیں گے ان کی کوئی بات اچھی ہوگی

؎۱ اس کے ظلم میں شریک نہ ہوں ۱۲ منہ ؎۲ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ ؎۳ اس سند کے لانے کی امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابوالتیاح کا سماع ابوزرعہ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ ؎۴ جیسے یزید مروان وغیرہ ۱۲ منہ ؎۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام بھی بتلائے ہوں گے جب تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے ۶۰ھ ہجری سے یا اللہ مجھ کو بچائے رکھ اور چھوکروں کی حکومت سے اس سال یزید پلید بادشاہ ہوا ۱۲ منہ

مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلٰى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

کوئی بری[1] میں نے پوچھا پھر اس کے بعد برائی ہو گی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے بلاتے ہوں گے جس نے اُن کی بات سنی انہوں نے اس کو دوزخ میں جھونک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال تو بیان فرمایئے آپ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں (یعنی مسلمان) ہوں گے ہماری زبان تو لیں گے[2] میں نے عرض کیا آپ مجھ کو اگر میں یہ زمانہ پاؤں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور برحق امام کے تابع رہیو میں نے کہا اگر اس وقت جماعت یا امام ہی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں ہے) آپ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ رہ (اگر تو جنگلی درخت کی جڑ چبا بنا رہے اور تیرے پاس کھانے کو نہ ہو کچھ) اور مر جائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے (ان کی صحبت میں جانے سے)

- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے یحیی بن سعید نے انہوں نے حذیفہ رض سے انہوں نے کہا میرے ساتھیوں نے (اور صحابہ نے) تو آنحضرت صلعم سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات دریافت کیے

۸۱۳- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو[3]

---

[1] یہ زمانہ گذر چکا مسلمان نیک کام کرتے تھے نماز پڑھتے روزہ رکھتے مگر اس کے ساتھ اتباع سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے بہت سی بدعات میں گرفتار تھے اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا وہ سمجھتے تھے اب قرآن اور حدیث کی حاجت نہ رہی مجتہدوں نے سب چھان ڈالا اور جو نکالنا تھا وہ نکال لیا قرآن کبھی تیجہ یا دہم میں پڑھ لیتے قرآن کے لفظ سن لیتے حدیث بھی کبھی تبرکاً تھوڑی سی پڑھ لیتے عمل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھتے باقی ساری عمر ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز اور قدوری اور شرح مواقف اور شرح عقائد میں صرف کرتے - ارے بیوقوفو ان سب کتابوں سے فائدہ قرآن اور صحیح بخاری سمجھ کر اپنے بچوں کو سمجھ کر پڑھاتے تو یہ دو کتابیں تم کو کافی تھیں ۱۲ منہ [2] پر دل میں پکے کافر اور ملحد ہوں گے یہ ہمارا زمانہ ہے اس وقت مسلمان ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان بلکہ مسلمانوں کا خیر خواہ کہتے ہیں ہماری زبان بولتے ہیں پر دل نصاریٰ اور کافروں کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے اُنہیں کی رسمیں پسند کرتے ہیں انہیں کے قانون کو تہذیب خیال کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر ہنسی ٹھٹھا مارتے ہیں ۱۲ منہ [3] دونوں دعوے کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں اور حق پر لڑتے ہیں اگرچہ نفس الامر میں ایک حق پر ہو گا دوسرا ناحق پر یہ پیشگوئی آپ نے اس لڑائی کی فرمائی جو حضرت علی اور حضرت معاویہ میں ہوئی دونوں طرف والے مسلمان تھے اور حق پر لڑنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر نفس الامر میں حضرت علی اس وقت امام برحق تھے اور معاویہ اور ان کا گروہ خطا اور غلطی پر تھا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے گروہ کو باغی فرمایا جیسے عمار بن یاسر رض کی حدیث میں اوپر گذر چکا ہے مگر چونکہ اجتہادی غلطی ایسی نہیں ہے جس سے کفر یا فسق لازم آئے ایسے ہی معاویہ اور اس کے گروہ کو فاسق نہیں کہہ سکتے حضرت مجدد رح فرماتے ہیں کہ مجتہد اگر غلطی بھی کرے تو حدیث شریف کے موافق اس کو ایک اجر ملے گا اور خود حضرت علی سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہ اور اس کے گروہ کی نسبت یہ فرمایا ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم پر بغاوت کی نہ کافر ہیں نہ فاسق ۱۲ منہ

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَیَکُوْنُ بَیْنَھُمَا مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَاھُمَا وَاحِدَۃٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعوے ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں[۱]

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاہُ ذُو الْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْدِلْ فَقَالَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِّیْ فِیْہِ فَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَمَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدْحُہٗ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوسعید خدری نے کہا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ حنین کی (لوٹ) تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو (انصاف) آپ نے فرمایا ارے کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں) کون انصاف کرے گا اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہوگی[۲] حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے گا تو اس کی گردن اڑا دوں گا آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے لوگ کچھ پیدا ہوں گے[۳] تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا۔ اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابل ناچیز سمجھے گا[۴] قرآن پڑھیں گے مگر وہ حلق کے نیچے نہیں اترنے کا[۵] یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے اس کے پھال میں دیکھے تو کچھ نہیں پٹھے میں دیکھے تو کچھ نہیں بانس میں دیکھے تو کچھ نہیں (نہ گوشت نہ خون) امام بخاری نے کہا حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اس کا معنی تیر کی لکڑی (یعنی بانس) پھر پریں دیکھے[۶]

---

[۱] ہمارے پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد اچانک کئی شخصوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا ایک شخص تو ہمارے زمانہ میں بھی قادیان واقعہ ملک پنجاب میں ظاہر ہوا وہ یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور مثل مسیح ہوں اور مجھ پر وحی اترتی ہے خذلہ اللہ ۱۲ منہ [۲] کیونکہ تو میری امت میں ہے اور میرا تابع ہے جس کا پیغمبر ظالم ہو وہ خود کیسے نجات پا سکتا ہے ۱۲ منہ [۳] بڑے نمازی روزے دار ۱۲ منہ [۴] بس یہ الفاظ رٹیں گے دل میں قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ [۵] جو اخیر میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَھُمْ وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْنَا اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ نَعَتَہٗ۔

تو کچھ نہیں وہ تولید اور خون میں سے پھرتی سے نکل گیا [۱] ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص ان میں ہوگا سیہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا (ہل رہا ہوگا) یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائیں گی ابو سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے ان لوگوں کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو ڈھونڈو (جس کا پتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا) لوگوں نے ڈھونڈھا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں ملا [۲]

۸۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَیْثَمَۃَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلَیْہِ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَۃٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَآءُ الْاَسْنَانِ سُفَھَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب میں تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو یہ سمجھ رکھو کہ آسمان سے تلے گر پڑنا مجھ پر اس سے آسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل بے وقوف ہوں گے بات تو وہ کہیں گے جو سارے جہان کی باتوں سے افضل ہے [۳] وہ دین اسلام اس طرح صاف

---

[۱] اس میں کچھ لگا ہی نہیں ۱۲ منہ [۲] یہ مردود خارجی تھے جو حضرت علیؓ اور مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے ظاہر میں اہل کوفہ کی طرح بڑے نمازی پرہیزگار سادی ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں کا کافر بنا تا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان مردودوں کو مارا ان میں کا ایک زندہ نہ چھوڑا معلوم ہوا قرآن کو صرف زبان سے رٹنا اور اس کے مطالب اور معانی میں غور نہ کرنا یہ خارجیوں کا شیوہ ہے اللہ بچائے رکھے ۱۲ منہ [۳] کہیں گے قرآن پر چلو قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ان کے معنی غلط کریں گے خارجی مردود مراد ہیں یہ لوگ جب نکلے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے قرآن پر چلو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم الا للہ تم نے آدمیوں کو کیسے حاکم مقرر کیا اور اس بنا پر معاویہ اور علی دونوں کی تکفیر کرتے تھے حضرت علی نے فرمایا کلمۃ الحق ارید بہا باطل یعنی آیۂ قرآن تو برحق ہے مگر جو مطلب انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے جتنے گمراہ فرقے ہیں وہ سب اپنی اپنی دانست میں قرآن شریف سے دلیل لیتے ہیں مگر ان کی گمراہی اس سے کھل جاتی ہے کہ قرآن کی تفسیر اس طرح نہیں کرتے جو آنحضرتؐ اور صحابہ کرام سے ماثور ہے جن پر قرآن اترا تھا اور جو اہل زبان تھے یہ کل کے لونڈے قرآن سمجھ گئے اور صحابہ اور تابعین اور پیغمبر صلعم پر قرآن اترا تھا انہوں نے نہیں سمجھا یہ بھی کوئی بات ہے ۱۲ منہ

الْقِيٰمَةِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَآءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا شَانُكَ

نکل جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان ان کے حلق کے تلے نہیں اترنے کا تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو ان کے مار ڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

مجھ سے محمد بن مثنےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر ٹیکا دیئے کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے ہم نے آپ سے (کافروں کی ایذا دہی کا) شکوہ کیا اور یہ عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے اللہ کی مدد کیوں نہیں مانگتے دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے[1] ان کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا ہے پھر گڑھے میں ان کو گاڑ کر آرا لاتے وہ سر پر چلایا جاتا دو ٹکڑے کئے جاتے پناہ (بخدا) پھر بھی وہ اپنے سچے دین سے نہ پھرتے اور لوہے کی کنگیاں ان کی ہڈی اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنے ایمان نہ چھوڑتے خدا کی قسم پروردگار اس دین کو ضرور پورا کرے گا ایک شخص سوار ہو کر صنعا سے (جو یمن کا پایہ تخت ہے) حضرت موت کا تک جائے گا اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا یا ڈر ہوگا تو بھیڑیا[2] کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو[3]

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر بن سعد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے کہا مجھ کو موسےٰ بن انس نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو ڈھونڈا (وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص[4] نے کہا یا رسول اللہ میں ان کی خبر لاتا ہوں وہ گیا دیکھا تو ثابت اپنے گھر میں مغموم سر جھکائے بیٹھے ہیں اس نے پوچھا کیا حال ہے ثابت کہنے لگے برا حال ہے ان کی عادت تھی

---

[1] انہوں نے ایسی ایسی تکلیف اٹھائی ہے کہ ۱۲ منہ [2] مخالف مذہب یعنی کافر ۱۲ منہ [3] انسان کی طبع میں جلدی رکھی گئی ہے وہ چاہتا ہے ہر کام ابھی ہو جائے یہ غیر ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب تک صبر کرنا چاہیے جو لوگ صبر کرتے ہیں وہ اپنی مراد کو پہنچتے ہیں ۱۲ منہ [4] سعد بن معاذ یا سعد بن عبادہ یا ابو مسعود ۱۲ منہ

فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز سے باتیں کیا کرتے تھے ۱؎ انہوں نے کہا میرے اعمال مٹ گئے اور میں دوزخی ہو گیا یہ سن کر وہ شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا آپ سے عرض کیا موسیٰ بن انس کہتے ہیں لوٹ کر گیا تو بڑی خوشخبری لے کر آپ نے اس شخص سے فرمایا ثابت کے پاس جا اور کہہ کہ تو دوزخی نہیں ہے بلکہ بہشت والوں میں ہے ۲؎

٨١٩- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْاٰنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا ایک شخص (اسید بن حضیر) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ چمکنے لگا تاہم انہوں نے ادھر خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کیا دیکھتے ہیں کہ ابر ہے یا کہر ہے جو سارے گھر پر چھا گیا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا قرآن پڑھتا رہ یہ سکینہ جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے اتری ۳؎

٨٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے ابو بکرؓ میرے مکان میں والد پاس آئے ان سے ایک پالان خریدی والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر چلے میں اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور والد اس کی قیمت کے روپیہ پرکھوانے نکلے والد نے ان سے پوچھا ابو بکرؓ تم وہ قصہ بیان کرو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار ثور سے) نکل کر چلے تھے یعنی ہجرت کا قصہ، انہوں نے کہا ہاں ایسا ہوا ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن دن بھر ٹھیک دوپہر جب ہوئی اس وقت رستہ میں نہ تھا ایک چٹان یعنی ہم کو دکھائی دی اس کے ایک طرف سایہ تھا ہم وہاں اتر پڑے

۱؎ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ حجرات میں یہ اتارا مسلمانو اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو نہیں تو تمہارے نیک اعمال مٹ جائیں گے ۱۲منہ ۲؎ ثابت بن قیس بن شماسؓ مشہور صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانثار تھے بعضوں کی عادت ہوتی ہے بات کرتے ہیں تو بلند آواز سے ثابت کی بھی ایسی ہی عادت تھی بیمار نفاق یا شرارت کی وجہ سے نہ تھا انما الاعمال بالنیات رضی اللہ عنہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہوتی ہے کہ جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو بشارت دی تھی وہ بھی ہوئی ثابت جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور شہید بموجب آیت قرآنی بہشتی ہیں ۱۲منہ ۳؎ یا نماز میں تھے انہوں نے سلام پھیر دیا ۱۲منہ ۴؎ سکینہ کی تفسیر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب

الطَّرِيقِ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى

اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی تاکہ آپ آرام فرمائیں اور لوئی بچھا دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا آرام فرمائیے میں آپ کے گرد اگرد سب طرف نظر رکھوں گا[1] آپ سو رہے اور میں ادھر ادھر نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے ہوئے اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں ٹھہرنا چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا ارے میاں لڑکے تمہارا صاحب کون ہے اس نے ایک مکہ یا مدینے والے شخص کا نام بتلایا[2] میں نے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا مجھ کو دوہ کر دے گا اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک بکری سنبھالی میں نے کہا ذرا اس کے تھن مٹی بال کچرے وغیرہ سے پاک کر لے ابو اسحاق نے کہا میں نے براء کو دیکھا وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بکری کے تھن جھاڑنا بتلاتے تھے (یعنی اس طرح تھنوں کو صاف کیا) آخر اس نے ایک لکڑی کے پیالے میں تھوڑا دودھ دوہا میرے ساتھ پانی کی چھاگل بھی تھی جو آنحضرت صلعم کے لیے اٹھا لایا تھا آپ اس سے سیراب ہوتے اس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے میں دودھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو جگانا برا جانا میں اس وقت تک ٹھہرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ پر تھوڑا سا پانی ڈال دیا وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آ گیا خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر سوار ہو کر ہم کو پکڑنے آ رہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پکڑے گئے دشمن آ پہنچے آپ نے فرمایا کاہیکو رنج کرتا ہے اللہ ہمارے ساتھ ہے[3] پھر آپ نے سراقہ پر بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا زہیر نے کہا مجھ کو شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی[4]

[1] کوئی دشمن تو نہیں آتا ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں مدینہ والا بغیر شک کے مذکور ہے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ جب اتنا بڑا شہنشاہ ساتھ ہو تو پھر ڈر کس بات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہ مدد پر ہے ہماری حفاظت کر رہا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی باوجودیکہ زمین سخت تھی ایسی نرم نہ تھی جس سے سمجھیں کہ یہ معاملہ اتفاقی تھا سخت زمین میں گھوڑے کا پیٹ تک دھنس جانا آپ کی بددعا کا اثر تھا ۱۲ منہ

فِي جَلَدٍ مِّنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفِيتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا

۸۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ

تب سراقہ کہنے لگا میں جانتا ہوں تم دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب تم دعا کر کے مجھ کو چھڑا دو میں ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں آئے گا میں اس کو واپس کر دوں گا آپ نے دعا کی[۱] اس بلا سے نجات پائی پھر سراقہ نے یہ شروع کیا جب کوئی کافر ملتا اس سے کہہ دیتا ادھر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں اور اس کو پھیر دیتا سراقہ نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا کیا۔

ہم سے ابن سعد معلی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلعم ایک گنوار کی بیمار پرسی کو گئے آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار پاس عیادت کو جاتے تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہ سے پاک کر دے گی آپ نے اس گنوار سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ وہ کہنے لگا آپ فرماتے ہیں فکر نہیں ہرگز ایسا نہیں ہے یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرتوت پر جوش مار رہا ہے یا زور کر رہا ہے جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا آپ نے فرمایا اچھا تو ایسا ہوگا[۲]۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص نصرانی تھا وہ مسلمان ہو گیا اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس نے پڑھ لی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا تھا[۳] پھر نصرانی ہو گیا اور کمبخت یہ کہنے لگا محمدؐ کیا جانیں میں جو ان کو لکھ دیتا وہی جانتے آخر مر گیا لوگوں نے اس کو زمین میں داب دیا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اس کے لوگ (دوسرے نصرانی) کہنے لگے یہ محمدؐ اور ان کی اصحاب کا کام ہے جب ان کو چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آن کر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر پھینک دیا آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور اس کی لاش دوبارہ

۱؎ کہہ دوں گا ادھر کوئی نہیں گیا میں دور تک دیکھ آیا ہوں ۱۲ منہ ۲؎ تو فوراً اس کا گھوڑا نکل کھڑا ہوا ۱۲ منہ ۳؎ یعنی تو مر جائے گا امام بخاری نے اس حدیث کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا اس میں یہ ہے کہ دوسرے روز وہ مر گیا جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا بزرگوں سے بے ادبی کرنے اور ان کا کلام کو رد کرنے کی یہی سزا ملتی ہے ۱۲ منہ ۴؎ نام نامعلوم مسلم کی روایت میں ہے کہ بنی نجار میں سے تھا ۱۲ منہ ۵؎ معلوم نہیں اس کو کیا ہو گیا ۱۲ منہ

نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ.

گاڑی صبح کو کیا دیکھتے ہیں پھر اس کی لاش باہر پڑی ہے کہنے لگے ہو نہ ہو یہ محمدؐ اور ان کے اصحاب کا کام ہے یہ ان میں سے بھاگ کر چلا آیا اس لیے اس کی قبر کھود ڈالی پھر (سہ بارہ) اور گہری قبر کھود کر جہاں تک گہری کر سکے اس کو گاڑا صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش باہر پڑی ہے جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں ہے (خدا کا غضب ہے) اس کو یوں ہی چھوڑ دیا[1]۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھے سعید بن مسیب نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جو کسریٰ جو ایران کا بادشاہ ہے) وہ مرا تو پھر دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھنے کا اور اب جو قیصر جو روم) کا بادشاہ ہے وہ مرا تو دوسرا قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راہ میں ضرور خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جہاں کسریٰ مرا پھر دوسرا کسریٰ کوئی نہ ہوگا اور جہاں قیصر مرا پھر دوسرا کوئی قیصر نہ ہوگا یہ بھی فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں آیا کیا کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنا خلیفہ مجھ کو کر دیں تو میں ان کا تابعدار ہو جاتا ہوں اور اپنے بہت سے معتقدوں کو ساتھ لے کر آیا تھا آنحضرتؐ اس کے پاس آئے (اس کو سمجھانے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی آپ مسیلمہ اور اس کے لوگوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو میں تجھ کو نہ دوں (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور پروردگار کی جو مرضی ہے اس کو

[1] اس نے دیا ہے منہ ۱۲ جو پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور یمامہ کے بہت لوگوں کو اس نے اپنا معتقد بنا لیا تھا ۱۲ منہ

لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

تو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹھ موڑ لے گا اللہ تجھ کو تباہ کرے گا اور میں سمجھتا ہوں خواب میں جو مجھ کو تیرے باب میں دکھلایا گیا تھا تو وہی ہے ابن عباسؓ نے کہا ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن ہیں مجھے فکر ہو گئی[۱] پھر خواب ہی میں مجھ کو بتلایا گیا اس پر پھونک مار میں نے پھونکا تو دونوں اُڑ گئے اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے پیغمبر میرے بعد نکلیں گے[۲] ایک ان میں سے اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا[۳]

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہؓ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے رضی اللہ عنہ میں سمجھتا ہوں[۴] محمد بن علاء نے یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں جیسے میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسے ملک میں گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا پھر معلوم ہوا وہ (یثرب) مدینہ منورہ میں ہے اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میں نے پھرائی وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی ٹوٹنے کی تعبیر وہ ہے جو اُحد کی جنگ میں مسلمان شہید ہوئے پھر دوسری بار جو پھرائی تو خاصی اچھی ہو گی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ نے مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے گاؤں سے مراد مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور اللہ کا کام بہتر ہے اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی اور سچائی کا بدلہ جو اللہ نے جنگ بدر کے بعد ہم کو عنایت فرمایا۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا ہم سے زکریا نے انہوں نے فراس سے

---

[۱] یہ سونا میرے ہاتھ میں کیسا جس کا پہننا مردوں کو درست نہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی میری نبوت کے بعد وہ بھی نبوت کا جھوٹا دعوے کریں گے ایسا ہی ہوا اسود عنسی اور مسیلمہ دونوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسیلمہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں ۱۲ منہ [۳] یمامہ ایک شہر ہے مکہ سے چار منزل پر ۱۲ منہ [۴] یہ امام بخاری کا قول ہے انہوں نے شک کی کہ محمد بن علاء نے اس حدیث کو مرفوع کیا یا نہیں مگر امام مسلم نے اس کو مرفوع بغیر شک کے نقل کیا ۱۲ منہ [۵] دونوں یمن میں شہروں کے نام ہیں ۱۲ منہ

فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ
أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا
بِابْنَتِيْ ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ أَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ
أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ
ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ
كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا
قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي
الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهٗ عَارَضَنِي الْعَامَ
مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِيْ وَإِنَّكِ أَوَّلُ
أَهْلِ بَيْتِيْ لَحَاقًا بِيْ فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ
أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ۔

۸۲۸۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

انہوں نے عامر سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی
ہوئی آئیں ان کی چال بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال تھی آپ نے
فرمایا آؤ بیٹی اچھی آئیں پھر ان کو اپنی داہنی یا بائیں جانب بٹھلایا اور چپکے
سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگیں میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو پھر آپ
نے چپکے سے ایک بات ان سے کہی تو وہ ہنس دیں میں نے (اپنے دل میں
کہا) ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اتنا جلد آدمی روئے اس کے بعد ہی ہنس
دے میں نے ان سے پوچھا کہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے
کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ
کی وفات ہو گئی اس وقت میں نے ان سے کہا اب تو بیان کرو انہوں نے کہا
پہلے آپ نے چپکے سے یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیلؑ ایک بار قرآن کا دور مجھ
سے کیا کرتے تھے اس سال ۲ دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی
اور تم میرے سب گھر والوں سے پہلے ملو گی یہ سن کر میں رو دی پھر آپ نے
(چپکے سے) یہ فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتی ساری بہشت کی عورتیں
کی سردار ہو گی یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی یہ سن کر میں ہنس دیؓ

مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

ؐ۱ دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ پہلے آپ نے یہ فرمایا کہ میری وفات نزدیک ہے تو حضرت فاطمہ رو دیں پھر یہ فرمایا تم سب سے پہلے مجھے ملو گی تو وہ ہنس دیں اس حدیث سے حضرت
فاطمۃ الزہراؓ کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اب یہ کہ وہ حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہ سے بھی افضل ہیں یا نہیں اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور ہم کو اس میں بحث اور تفتیش کرنے
کی ضرورت نہیں محققین اہل حدیث کا یہ طرز ہے وہ یوں کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہؓ بڑی فضیلت والی ہیں اور آپ کی صاحبزادیوں
میں حضرت فاطمہؓ ابوبکرؓ بن داؤد سے پوچھا فاطمہؓ افضل ہیں یا خدیجہؓ انہوں نے کہا فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جز ہیں جیسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم
ان کے برابر کسی کو نہیں کر سکتے ایک بزرگ نے فرمایا میں دنیا سے اس اعتقاد سے جانا پسند کرتا ہوں کہ حضرت فاطمہؓ سب عورتوں سے افضل ہیں ؎ الٰہی بحق بنی فاطمہؓ
کہ برقول ایماں کنی خاتمہ ؎ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ آخر بہشت میں حضرت علیؓ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے کچھ اتر کر ہوگا تو حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ رہیں گی اور حضرت
عائشہؓ جناب رسالتمآبؐ کے ساتھ اور اس طرح انہوں نے حضرت عائشہ کے افضل ہونے پر دلیل لی ہم کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ آنحضرت صلعم کے طفیل میں اس عالیشان محل میں ہوں گی اور حضرت
فاطمہ خاص اپنے محل میں دوسری ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ حضرت علیؓ ضرور ہے تھے آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا فاطمہ میں اور تم اور یہ سونے والا تینوں بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حضرت فاطمہ رضہ اپنی صاحبزادی کو بلایا اور چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رو دیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپ نے یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں یہ سن کر میں رونے لگی پھر آپ نے فرمایا آپ کے گھر والوں سے میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی یہ سن کر خوشی سے میں ہنس دی[1]

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوبشر سے .... انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضہ کو اپنے پاس بٹھاتے[2] یہ حال عبدالرحمٰن بن عوف رضہ نے دیکھ کر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباس رضہ کی طرح ہیں[3] حضرت عمر رضہ نے کہا اس کی وجہ علم ہے (یا تم ابھی جان لوگے) پھر حضرت عمر رضہ نے ابن عباس رضہ سے یہ آیت پوچھی اذا جاء نصر اللہ والفتح انہوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موت کی خبر دی ہے[4] حضرت عمر نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو[5]

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک چادر اوڑھے سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھ کر پہلے جیسے چاہیئے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائیں گے[6]

[1] آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ [2] جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا صرف چھ ماہ تک زندہ رہی وہ بھی رنج و غم میں آخر اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [3] اوروں سے زیادہ ان کی تعظیم کرتے تھے [4] یعنی ہم لوگ ابن عباس سے عمر میں زیادہ ہیں تو ہماری تعظیم زیادہ کرنی چاہیئے ۱۲ منہ [5] یا میں جانتا ہوں اس سے آپ کی وفات مراد ہے ۱۲ منہ [6] اسی وجہ سے کہتے ہیں قدر مرد بہ علم است نہ بہ سال ابن عباس رضہ صحابہ میں بڑے فاضل اور عالم تھے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کو جو غیب کی بات بتلائی گئی تھی کہ آپ کی وفات قریب ہے ۱۲ منہ [7] یہ پیش گوئی آپ کی سچی ہوئی انصار دنیا میں بہت کم ہیں کہیں خال خال برخلاف اس کے دوسری قومیں بہت کثرت سے ہیں ۱۲ منہ

الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِى النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِى الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَّيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ فَكَانَ

یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن جائے تو وہ انصار کے نیک شخص کی تو قدر کرے اور برے کی برائی سے درگذر کرے (معاف کر دے) بس یہ آپ کی آخری وعظ تھی) آخر مجلس تھی[۱]

۸۳۱ - حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِىْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے حسین جعفی نے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو باہر نکالا اور منبر پر لے کر ان کو چڑھ گئے فرمایا (لوگو) میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کر دے[۲]

۸۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى جَعْفَرًا وَّزَيْدًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْئَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالبؓ اور زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دے دی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

۸۳۳ - حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ اَنْمَاطٍ قُلْتُ وَاَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا الْاَنْمَاطُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ فَاَنَا اَقُوْلُ لَهَا يَعْنِىْ امْرَاَتَهٗ اَخِّرِىْ عَنِّىْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْاَنْمَاطُ

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں ہم نے عرض کیا ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہوں گے جابرؓ نے کہا میں جورو سے کہتا ہوں چل اپنا قالین سرکا وہ کہتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین

---

[۱] آپ کو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہیں ملنے کی تو ان کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت فرمائی ۱۲ منہ [۲] ان میں صلح کرا دے یہ پیشین گوئی آپکی پوری ہوئی امام حسن علیہ السلام نے وہ کام کیا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی جان بچا دی معاویہؓ سے لڑنا پسند نہ کیا خلافت انہوں ہی کو دے دی باوجودیکہ ستر ہزار آدمیوں نے آپ کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی تھی یہ عالی ظرفی اور یہ جود و کرم امام حسن علیہ السلام ہی کا حصہ تھا اور کسی سے نہیں ہو سکتی بعضے بیوقوف شیعہ امام حسن علیہ السلام پر طعن کرتے ہیں انہوں نے خلافت غیر مستحق کے حوالہ کر دی ارے امام نے جو کیا وہ بحکم الٰہی کیا تمہارا منہ دیکھو اور امام حسن علیہ السلام پر طعنہ کر دینا دیکھو ے چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان زند ۱۲ منہ [۳] ابھی قاصد نہیں آیا تھا ۱۲ منہ

تَادْعُهَا۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلٰی اُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ اَبِیْ صَفْوَانَ وَكَانَ اُمَیَّةُ اِذَا انْطَلَقَ اِلَی الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِیْنَةِ نَزَلَ عَلٰی سَعْدٍ فَقَالَ اُمَیَّةُ لِسَعْدٍ اِنْتَظِرْ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ فَبَیْنَا سَعْدٌ یَطُوْفُ اِذَا اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ یَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا سَعْدٌ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ تَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ اٰمِنًا وَقَدْ اٰوَیْتُمْ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهٗ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَیَا بَیْنَهُمَا فَقَالَ اُمَیَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلٰی اَبِی الْحَكَمِ فَاِنَّهٗ سَیِّدُ اَهْلِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللّٰہِ لَئِنْ مَنَعْتَنِیْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَیْتِ لَاَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ اُمَیَّةُ یَقُوْلُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ وَجَعَلَ یُمْسِكُهٗ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزْعُمُ اَنَّهٗ قَاتِلُكَ قَالَ اِیَّایَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَكْذِبُ مُحَمَّدٌ اِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ اِلَی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَمَا تَعْلَمِیْنَ مَا قَالَ لِیْ اَخِی الْیَثْرِبِیُّ قَالَتْ وَمَا قَالَ قَالَ زَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدًا یَزْعُمُ اَنَّهٗ قَاتِلِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ مَا یَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا اِلٰی بَدْرٍ وَجَآءَ الصَّرِیْخُ

ہونگے تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے مکہ کو گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) پاس اترے کیونکہ جب امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد کے پاس اترا کرتا امیہ نے سعد سے کہا ذرا ٹھہرا رہ جب دوپہر دن ہو اور لوگ غافل ہو جائیں اپنے اپنے گھروں کو چل دیں) تو جا کر طواف کر لیجیو کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) خیر سعد طواف کر رہے تھے اتنے میں ابو جہل آن پہنچا کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے سعد نے کہا میں ہوں سعد ابو جہل نے کہا واہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے تو محمد اور ان کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے سعد نے کہا بیشک دونوں میں گلمب ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابوالحکم یعنی (ابوجہل ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کرو وہ اس مقام کا سردار ہے سعد نے (ابوجہل) سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھ کو کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا امیہ یہی کہتا رہا ارے سعد اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا رہا آخر سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پرے ہٹ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تجھ کو ابوجہل ہی قتل کرے گا[۱] امیہ نے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہاں تجھ کو اور کس کو تب تو امیہ نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی جورو پاس آیا کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی کیا کہتا ہے (یعنی سعد بن معاذ) اس نے پوچھا کیا کہتا ہے امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمدؐ سے اس نے یہ سنا ہے کہ ابوجہل مجھ کو قتل کرائے گا اس کی جورو نے کہا خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پھر ایسا ہوا بدر کے دن جب مکہ کے لوگ (لڑنے کو) نکلے اور امیہ کو بھی بلانے والا آیا تو اس کی جورو نے یاد دلایا کہ تیرے مدینہ کے بھائی

۱؎ جنگ میں لے جائے گا وہاں مارا جائے گا ۱۲ منہ ۲؎ یہ پیشگوئی پوری ہوئی امیہ جنگ بدر میں جانا نہیں چاہتا تھا مگر ابوجہل زبردستی پکڑ کر لے گیا آخر مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارا گیا ۱۲ منہ

قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللَّهُ

نے کیا کہا تھا امیہ نے یہ چاہا میں نہ جاؤں مگر ابوجہل نے کہا واہ تم یہاں کے رئیس ہو کر نہ جاؤ یہ کیسے ہو سکتا ہے خیر تم ایسا کرو ایک دو دن کی راہ ہمارے ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ نے اس کو قتل کرایا۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ

مجھ سے عبد الرحمٰن بن شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مغیرہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ نے وہ ڈول سنبھالا ان کے ہاتھ جاتے ہی وہ ایک بڑا (موٹھ کا) ڈول ہو گیا میں نے ایسا شاہ زور پہلوان کی طرح کام کرنے والا نہ دیکھا ہے تو اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر ان کے ٹھکانوں میں لے گئے[1] اور ہمام نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کی ہے ابوبکرؓ نے وہ ڈول نکالے (بغیر شک کے)

۸۳۶۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

مجھ سے عباس بن ولید نرسی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے والد سے کہا ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس بی بی ام سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں پھر وہ کھڑے ہو گئے (چلے گئے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کون تھے (تم جانتی ہو) انہوں نے کہا دحیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا خدا کی قسم میں تو ان کو دحیہ ہی سمجھ رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ میں وہی باتیں سنائیں جو جبریل نے آپ سے کیں تھیں[2] سلیمان نے کہا میں نے ابوعثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا اسامہ بن زیدؓ سے

[1] جہاں پانی پینے کے بعد جا کر بیٹھتے ہیں اس حدیث کی تعبیر خلافت ہے یعنی پہلے ابوبکرؓ کو خلافت ملے گی وہ حکومت تو کریں گے مگر عمرؓ کی سی قوت اور شوکت ان کی نہ ہو گی عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں کی شوکت اور عظمت بہت بڑھ جائے گی آپ نے جیسا خواب دیکھا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا ۱۲ منہ [2] اور میں نے ان کو سنا تھا ۱۲ منہ

بَابٌ ۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ۔ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا یہ کافر پیغمبر کو اپنے بیٹوں کے برابر پہچانتے ہیں مگر ایک فرقہ ان کا جان بوجھ کر حق کی بات کو چھپاتے ہیں

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَاُ عَلَى الْمَرْاَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے یہ بیان کیا ان میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی آپ کیا حکم دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم تورات میں سنگسار کرنے کے باب میں کیا پاتے ہوؔ انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو فضیحت کرتے ہیں اور ان کو کوڑے لگاتے ہیں عبداللہ بن سلام نے یہ سن کر کہا تم جھوٹے ہو تورات میں سنگسار کرنے کا حکم ہے تورات لاؤ (وہ لائے) جب اس کو کھولا تو ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اوپر اٹھا جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اس وقت کہنے لگے محمدؐ تم نے سچ کہا بیشک تورات میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا وہ دونوں یہودی اور یہودن (جنہوں نے زنا کی تھی) رجم کئے گئے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت عورت پر جھکا پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

بَابٌ ۳۷۵ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

باب مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی چاہنا آپ کا شق القمر (چاند پھٹ جانا) ان کو دکھلانا

لے کیونکہ اگلی کتابوں سے آپ کے نشان ان کو معلوم ہو چکے ہیں حاشیہ ۲ آپ نے ان کے آزمانے کے لیے پوچھا آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ تورات شریف میں زنا کی سزا رجم مذکور ہے اس لیے نہیں پوچھا کہ آپ پر اگلی شریعتوں کی پیروی لازم تھی جب تک اس کے خلاف حکم نہ آئے حاشیہ ۳ باب کی عبارت :- ظاہر ہے یہ نکلتا ہے کہ شق القمر آپ کا معجزہ ہے بعضوں نے کہا وہ آثار قیامت میں سے تھا لیکن چونکہ اس کی خبر پہلے سے دی تھی اس لیے وہ معجزہ گنا گیا کیونکہ امام بخاری نے یوں کہا فاراہم انشقاق القمر اور یوں نہیں کیا فشق القمر شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی تفہیمات الٰہیہ میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن نافہموں نے شاہ صاحب کا مطلب نہ سمجھ کر ان پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراضات غور کے بعد واہی معلوم ہوتے ہیں مطلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ شق القمر ان معجزات میں سے نہیں جو صرف اثبات نبوت کے لئے ظاہر کیے جاتے ہیں بلکہ اس کا وقوع آثار قیامت میں سے بھی تھا اتفاق سے وہ مشرکوں نے درخواست کی اسی وقت اس کا وقت بھی آن پہنچا اور آنحضرتؐ نے دکھلا دیا اس راہ سے معجزہ ہو سکتا ہے حافظ نے کہا ابن عباس تو شق القمر کے وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اور انسؓ چار برس کے مدینہ میں ہوں گے اسکو ابن مسعود اور علیؓ اور حذیفہؓ اور جبیر بن مطعم اور ابن عمرؓ نے انہوں نے دیکھا ہوگا

۸۳۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو گواہ رہنا ۔ لہ

۸۳۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن یزید نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کوئی نشانی بتلایئے آپ نے چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا۔ ؎

۸۴۰ - حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا تھا ؎

بَابٌ ؎

باب ؎

۸۴۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رض نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

لہ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کسی پیغمبر کو ایسا معجزہ نہیں دیا گیا جمہور علماء کا یہی قول ہے شق القمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا گو اس کا وقوع قیامت کی بھی نشانی تھی جیسے حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اقتربت الساعۃ وانشق القمر جن لوگوں نے انشق کا معنی یہ رکھا ہے کہ آئندہ یعنی قیامت میں پھٹیگا باب کی حدیثوں سے ان کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ ؎ معجزہ دکھلایئے جس سے ہم آپ کو سچا پیغمبر جانیں ۱۲ منہ ؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شق القمر آپ کا ایک معجزہ تھا شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو خلاف عادت ہو چونکہ چاند کے پھٹنے کا زمانہ آن پہنچا تھا اس لیے آپ نے یہی نشانی دکھلادی البتہ چونکہ آپ نے پہلے سے کوئی اس کی خبر دیدی اس لیے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ ؎ ایک روایت میں ہے کہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا پھر دونوں ٹکڑے آن کر مل گئے حافظ نے کہا اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ ؎ یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے اور چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ باب علامات نبوت کے باب سے ملحق ہوتا مگر اگلے دو باب بھی اثبات نبوت ہی سے متعلق ہیں اس لیے یہاں بھی اس کا لانا بے موقع نہیں ہے ۱۲ منہ

وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

سے نکلے دو چراغ کی طرح ان کے سامنے روشن جا رہے تھے جب وہ الگ الگ ہونے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر پہنچ گئے[۱]

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے[۲] یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے یعنی قیامت یا موت) وہ جب تک غالب ہی رہیں گے[۳]

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا ہم سے ولید نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے یا ان کا مخالف ہو وہ کچھ ان کا نقصان نہ کرسکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا وہ اسی حالت پر رہیں گے عمیر نے کہا مالک بن یخامر نے کہا معاذ بن جبل نے کہا یہ لوگ (ہمارے زمانہ میں) شام میں ہیں[۴] معاویہ کہتے تھے دیکھو یہ مالک بن یخامر نے کہا جو کہتا ہے میں نے سنا یہ لوگ شام کے ملک کے ہیں[۵]

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُونَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم کو شبیب بن غرقدہ نے کہا میں نے اپنے قبیلہ والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے صحابی تھے) آنحضرت

---

[۱] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل تھا کہ اللہ نے ان کو روشنی مرحمت فرمائی عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ ان کی عصا پر آگ کی طرح روشن ہو گئی تاریخ میں امام بخاری نے نکالا کہ ان کی انگلیاں روشن ہو گئیں ۱۲ منہ

[۲] یعنی سب مسلمان ساری دنیا کے مغلوب نہ ہوں گے ۱۲ منہ [۳] ہمارے زمانہ میں یہ مسلمان جو کافروں سے بالکل مغلوب نہ ہوں اور حق یعنی شریعت پر پورے طور سے قائم ہوں کوہ نجد اور اسا بیرہ کے یا مغرب کے بعض خطوں کے کہیں نظر نہیں آتے ہندستان اور بخارا اور خیوا کے مسلمان تو نصاریٰ کے ماتحت ہیں اور روم اور افغانستان اور مصر اور عرب میں حدود شرعیہ جاری نہیں ہیں ۱۲ منہ [۴] نصاریٰ سے لڑتے تھے ۱۲ منہ [۵] معاویہ بھی شام میں تھے ان کا یہ مطلب تھا کہ اہل شام اس حدیث سے مراد ہیں مترجم کہتا ہے اہل شام ہوں یا اہل یمن یا اہل کوفہ یا اہل ہند جو مسلمان شریعت محمدی اور اسلام کی مدد پر مستعد کفار سے جہاد کرتے ہیں وہ سب اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ میری امت کے سب لوگ گمراہ ہو جائیں یہ نہ ہوگا ایک گروہ تو بھی ضرور بالضرور حق پر قائم رہے گا اور پر گزر چکا کہ یہ گروہ اہل حدیث کا ہے امام احمد بن حنبل نے یہی فرمایا ۱۲ منہ

أَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجَاءَهُ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهُ شَبِيْبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ شَبِيْبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُوْنَهُ عَنْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِيْنَ فَرَسًا قَالَ سُفْيٰنُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَةٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لاؤ وہ گئے بازار میں دو بکریاں اور ایک دینار میں خریدیں پھر ان کو ایک ایک دینار میں بیچ ڈالی اور ایک بکری ایک دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی (پھر عروہ کا یہ حال (آپ کی دعا کی برکت سے) ہو گیا اگر مٹی خریدے تو اس میں بھی فائدہ ہوتا سفیان نے کہا حسن بن عمارہ نے یہ حدیث ہم کو شبیب سے روایت کی اور کہا شبیب نے اس کو عروہ سے سنا میں شبیب پاس گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود عروہ سے نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ عروہ سے میں نے یہ سنا ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے شبیب نے کہا میں نے عروہ کے گھر میں ستر گھوڑے بندھے دیکھے سفیان نے کہا آنحضرت صلعم نے جو عروہ سے بکری خریدنے کے لیے فرمایا تھا شاید وہ قربانی کی بکری تھی[1]

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت بندھی ہوئی ہے

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے انس رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت بندھی ہے[2]۔

---

[1] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ امام بخاری کو عروہ کی کون سی حدیث مقصود ہے اگر گھوڑوں کی حدیث مقصود ہے تو وہ بے شک موصول ہے مگر اس کو باب سے مناسبت نہیں ہے اگر بکری کی حدیث مقصود ہے تو باب کے موافق ہے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ یعنی دعا کا قبول ہونا مذکور ہے مگر وہ موصول نہیں ہے شبیب کے قبیلہ والے مجہول ہیں اور جواب یہ ہے کہ قبیلے والے متعدد شخص تھے وہ سب جھوٹ بولیں یہ نہیں ہو سکتا تو حدیث موصول اور صحیح ہوگی ۱۲ منہ

[2] ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب سے کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید شبیب کی روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو بھی اس کی تائید کے طور پر بیان کر دیا اسی طرح ابوہریرہ رض کی حدیث کو جو آگے آتی ہے یہ حدیثیں باب الجہاد میں گذر چکی ہیں ۱۲ منہ

٨٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوصالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں ایک کے لیے ثواب ہیں ایک کے لیے معاف یعنی مباح ایک لیے گناہ ثواب اس کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) ان کو باندھے اور ان کی رسی رمنے یا چمن میں لمبی کردے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں اس رمنے یا چمن میں چریں اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر انہوں نے رسی تڑائی اور ایک زغن یا دو زغن بھرے تو ان کی لید اس کے لیے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ ندی پر جاکر خود پانی پی لیں گو مالک کی نیت پانی پلانے کے لیے نہ ہو اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی معاف اس کے لیے ہیں جو اپنی رفع احتیاج اپنی ضرورت پوری کرنے کسی سے سواری مانگنی نہ پڑے اس نیت سے رکھے اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ فراموش نہ کرے عذاب اس کے لیے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی نیت سے باندھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (صعصعہ) نے بستی کے گدھوں کو پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے باب میں کوئی الگ حکم مجھ پر نہیں اترا مگر یہ اکیلی جامع آیت (سورہ زلزلت) کی جو کوئی رتی برابر نیکی کرے وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے وہ اس کو دیکھ لے گا انتہی ہے

٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں پہنچ گئے یہودی لوگ کدالیں ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) نکلے تھے جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے محمد پورے لشکر سمیت آن پہنچے اور جلدی سے دوڑے ہوئے قلعہ کی طرف چلے ۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا

۱ یعنی تھکے ماندے مسافر کو اس پر چڑھا لے ۱۲ منہ ۲ قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں ۱۲ منہ ۳ بشرطیکہ معاف نہ ہو گئی ہو ۱۲ منہ ۴ یہ حدیث کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۵ کہ میں گھس جاؤں ۱۲ منہ

وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

کر فرمایا خیبر خراب ہوا ہم جہاں ان لوگوں کی جگہ میں اترے جو ڈرائے جاتے ہیں تو ان کی صبح منحوس ہوئی [۱]

۸۴۹۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَاَنْسَاهُ قَالَ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهٖ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهٗ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدُ۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے کیا انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر ان کو بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا ئیں نے پھیلائی آپ نے ہاتھ سے ایک لپ اس میں ڈالا [۲] فرمایا اس کو اپنے بدن سے) لگالے میں نے لگالی اس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا [۳]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا

بَابُ ۳۸ فَضَائِلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رَاٰهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِهٖ۔

باب آنحضرت صلعم کے صحابہ کی فضیلت (امام بخاری نے کہا) جس نے آنحضرت صلعم کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ کو دیکھا ہو بشرطیکہ مسلمان ہو تو وہ صحابی ہے [۴]

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے ابو سعید خدری نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئیگا جماعتوں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی آنحضرت صلعم اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے وہ کہیں گے ہاں ہے پھر اس کی برکت سے فتح ہوگی

---

[۱] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آپ نے خیبر ہونے سے پیشتر ہی فرمایا کہ خیبر خراب ہوا اور پھر یہی ظہور میں آیا ۱۲ منہ [۲] گویا قوت حافظہ لپ بھر کر ڈال دی ۱۲ منہ [۳] باب کی مناسبت ظاہر ہے اس حدیث میں آپ کا ایک معجزہ مذکور ہے ۱۲ منہ [۴] مرد ہو یا عورت یا بچہ آزاد ہو یا غلام جن ہو یا آدمی ۱۲ منہ [۵] جمہور علماء کا یہی قول ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے بشرطیکہ مسلمان ہو بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار دیکھنا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کی عبادت اور مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا اولیاء اللہ جو صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا آپ کے ساتھ جہاد کیا مگر یہ قول مرجوح ہے ہمارے پیر مرشد حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور ایک بزرگ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا وہ غبار جو معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ سے جو بڑے عادل اور متبع سنت تھے اپنے درجہ افضل ہے ۱۲ منہ

فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

پھر ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب ان کی فتح ہوگی ایک زمانہ ایسا آئے گا جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تبع تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کو فتح ہوگی [۱]

۸۵۱- حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابوجمرہ سے کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) کا پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد ہیں [۲] عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا آپ نے فرمایا پھر ان کے بعد تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی کوئی نہ چاہے گا لیکن وہ خواہ مخواہ گواہی دیں گے اور چوری کریں گے ان کا کوئی بھروسا نہیں کرنے کا اور منت مانیں گے لیکن منت پوری نہیں کریں گے اور حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ بن قیس سلمانی سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعودؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں پھر جو ان کے بعد پھر جو ان کے بعد پھر تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور

[۱] آنحضرت صلعم نے ان تینوں زمانوں والوں کی فضیلت بیان کی گویا وہ خیر القرون ٹھیرے اور اسی لیے علماء نے بدعت شرعی کی تعریف یہ قرار دی ہے کہ دین میں جو نیا کام نکالا جائے جس کا وجود ان تینوں زمانوں میں نہ ہو ایسی بدعت گمراہی ہے اور جن لوگوں نے بدعت کی تقسیم کی ہے حسنہ اور سیئہ کی طرف ان کی مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا ۱۲ منہ [۲] یعنی تبع تابعین کا ۱۲ منہ [۳] اگر تین زمانوں کا ذکر کیا ہو تو تبع تابعین بھی خیر القرون میں داخل ہوں گے اور چاروں ائمہ مجتہدین بلکہ امام بخاری اور ترمذی بھی ان میں داخل ہو نگے تبع تابعین سے یہ لوگ ملے ہیں اگر دو زمانوں کا ذکر ہو تو امام شافعی اور امام مالک داخل ہوں گے انہوں نے تابعین کو دیکھا ہے اور امام ابوحنیفہ تو خود تابعین میں ہیں اگر چہ حنفی یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے کئی اصحابہ سے روایت کی ہے مگر اہل حدیث اور ائمہ نقل کے نزدیک یہ غلط ہے صرف اتنا صحیح ہے کہ انہوں نے انسؓ کو اپنی آنکھ سے دیکھا لیکن انس سے بھی ان کو روایت ثابت نہیں جو اہل حدیث نے جوامع اور مسانید میں کی

أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

بَابُ ۳۸۱ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ

مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رض وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رض مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِيَ إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ

گواہی قسم سے پہلے ہوگی [۱] منصور نے کہا ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے بزرگ) بچپنے میں ہم کو مارتے تھے اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے [۲]

باب مہاجرین کی فضیلت [۳] ان مہاجرین میں ابوبکر رض

صدیق ہیں جس کا نام عبداللہ تھا ابوقحافہ کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر میں) ان مہاجرین کا ذکر کیا ان مفلس گھر چھوڑنے والوں کا اسطے جو اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرنے کو آئے وہی لوگ سچے ہیں (اور سورہ توبہ میں فرمایا اگر پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اس کی مدد کرچکا ہے اخیر تک یعنی غار ثور میں حضرت عائشہ رض اور ابوسعید خدری رض اور ابن عباس کہتے ہیں غار میں آنحضرت صلعم کے ساتھ ابوبکر صدیق رض تھے۔

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء سے ابوبکر رض نے میرے والد عازب سے ایک پالان تیرہ درہم کو خریدی پھر ان سے کہا ذرا تم براء (اپنے بیٹے) سے کہو پالان میرے ساتھ اٹھا کر چلے والد نے کہا میں نہیں کہنے کا جب تک تم مجھ سے وہ قصہ بیان نہ کرو تم پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گذرا جب مکہ کے کافر تمہاری تلاش میں تھے انہوں نے کہا (وہ قصہ ہے) ہم مکہ سے چلے رات بھر اور دوسرے دن برابر چلتے رہے ظہر کے وقت تک جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ پاؤں تو وہاں ٹھہر جاؤں پھر ایک چٹان دکھلائی دی اس کے پاس گیا تو دیکھا تو وہاں سایہ ہے میں نے وہ جگہ برابر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ جائیے آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا کہیں

[۱] یعنی قسم کھانے اور گواہی دینے میں ان کو کوئی باک ہی نہ ہوگا کبھی قسم پہلے کھا لیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کہ لوگ ان کا اعتبار کیا کریں ۱۲ منہ [۲] یعنی گواہ بننے پر یا خدا سے عہد کرنے پر بعضوں نے عہد سے قسم مراد لی ہے ۱۲ منہ [۳] مہاجرین ان صحابہ رض کو کہتے ہیں جنہوں نے مکہ فتح ہونے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینہ منورہ میں ہجرت کی اپنا گھر بار چھوڑ آپ کے ساتھ جہاد کیا ان کی فضیلت ان صحابہ پر جو فتح مکہ کے بعد آئے قطعی ہے قرآن شریف سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ۱۲ منہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قُلْتُ لَہٗ اضْطَجِعْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَا حَوْلِیْ هَلْ اَرٰی مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا فَاِذَا اَنَا بِرَاعِیْ غَنَمٍ یَسُوْقُ غَنَمَہٗ اِلَی الصَّخْرَةِ یُرِیْدُ مِنْهَا الَّذِیْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُہٗ فَقُلْتُ لَہٗ لِمَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ سَمَّاہُ فَعَرَفْتُہٗ فَقُلْتُ هَلْ فِیْ غَنَمِکَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ اَنْتَ

ہماری تلاش میں نہ آتے ہوں مجھ کو بکریوں کا ایک چرواہا (گڈریا) ملا جو اپنی بکریاں ہانکے لے جا رہا تھا وہ بھی سایہ کی جگہ چاہتا تھا چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے لے جا رہا تھا وہ بھی سایہ کی جگہ چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا ہم کو ذرا سا دودھ دوہ کر دے گا اس نے کہا اچھا میں نے کہا تو دوہ اس نے اپنی بکریوں میں ایک بکری کا پاؤں تھاما میں نے کہا ذرا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر لے پھر میں نے اس سے

فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِہٖ ثُمَّ اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُہٗ اَنْ یَّنْفُضَ کَفَّیْہِ فَقَالَ هٰکَذَا ضَرَبَ اِحْدٰی کَفَّیْہِ بِالْاُخْرٰی فَحَلَبَ لِیْ کُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰی فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُہٗ فَانْطَلَقْتُ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُہٗ قَدِ اسْتَیْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ اٰنَ الرَّحِیْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَلٰی فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ یَطْلُبُوْنَنَا فَلَمْ یُدْرِکْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَیْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰی فَرَسٍ لَّہٗ فَقُلْتُ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

کہا اپنی ہتھیلیوں کو جھٹک دے اس نے ایسے کیا براء نے ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر بتلایا پھر ایک پیالہ بھر کر دودھ دوہا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے چھاگل ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) میں نے وہ پانی اس دودھ پر ڈالا اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں اس کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوچ کا وقت آن پہنچا آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل کھڑے ہوئے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش میں ہی رہے ہم کو کسی نے بھی نہ پایا ایک سراقہ بن مالک بن جعشم گھوڑے پر سوار آن پہنچا میں نے (اس کو دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ڈھونڈنے والے آن پہنچے آپ نے فرمایا کچھ فکر نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے[1]

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَیْہِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ بِاثْنَیْنِ

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ابو بکر صدیقؓ سے انہوں نے کہا جب ہم غار ثور میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابو بکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو

[1] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

اللہ عنہما۔

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الأبواب إلا باب أبي بكر قاله ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۸۵۵۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليح قال حدثني سالم أبو النضر عن بسر بن سعيد عن أبي سعيد الخدري قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس وقال إن الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله قال فبكى أبو بكر فعجبنا لبكائه أن يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير .... وكان أبو بكر أعلمنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أمن الناس علي في صحبته وماله أبا بكر ولو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت أبا بكر ولكن أخوة الإسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب إلا سد إلا باب أبي بكر۔

باب ۳۸۲

فضل أبي بكر بعد النبي صلى الله عليه وسلم۔

شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا پروردگار ہو[۱]

آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا (کہ مسجد کی طرف) سب دروازے بند کردو ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو یہ ابن عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[۲]

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے سالم ابو النضر نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ پاس (کرامت اور نعمت ملے) اس کو اختیار کرے اس بندے نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر رضی اللہ عنہ رو دیے ابو سعید کہتے ہیں مجھ کو ان کے رونے پر تعجب ہوا میں نے کہا ان کی رونے کی کیا وجہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندہ کا حال بیان کیا اس کو اختیار ملا (تو ملا باشد) پھر مجھ کو معلوم ہوا اختیار بندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب (صحابہ) میں زیادہ علم رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی خطبہ میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں ابوبکر کا احسان مال اور صحبت کے رو سے مجھ پر زیادہ ہے اور جو میں اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت ان سے ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دیے جائیں صرف ابوبکر کا دروازہ رہنے دو

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوسرے اصحاب پر فضیلت[۳]

---

[۱] سبحان اللہ کیا صبر اور استقلال تھا ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی پیغمبری کا اگر کوئی انصاف سے نظر ڈالے تو آپ کے ایک ایک کام سے ثابت ہو سکتی ہے معجزے اور کرامت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] امام بخاری نے جو یہ باب بنایا اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی جمہور علماء کے موافق ابوبکر باقی ۵۲۹ پر ملاحظہ

۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں ابو بکر رضہ کو افضل سمجھتے پھر عمر رضہ کو پھر عثمان رضہ کو۔[۱]

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَهُ اَبُو سَعِيدٍ

باب آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضہ کو بناتا یہ ابو سعید خدری سے مروی ہے

۸۵۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ اَخِي وَصَاحِبِي

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہاب نے ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر میں اللہ کے سوا کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر رضہ کو بناتا لیکن وہ میرے (دینی) بھائی اور دوست ہیں

حَدَّثَنِي مُعَلًّى وَمُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے (یہی روایت) اس میں یوں ہے اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی پنا کیا کم ہے۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوبَ مِثْلَهُ۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا ہم سے عبد الوہاب نے انہوں نے ایوب سے ایسی ہی حدیث

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے

[۱] تو صدیق کو تمام صحابہ سے افضل جانتے تھے اکثر سلف کا یہی قول ہے اور خلف میں سے بھی اکثر نے یہی کہا ہے لیکن بعض محققین کا یہ قول ہے کہ ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ میں باہم ایک دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت دینے میں کوئی نص قطعی وارد نہیں ہے اور بغیر نص قطعی کے افضلیت من جمیع الوجوہ جو ایک اعتقادی بات ہے ثابت نہیں ہو سکتی اور ایسی افضلیت پر اجماع کے منعقد ہونے میں کلام ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ ابو بکر صدیق رضہ کی خلافت پر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا لیکن خلافت ایسی افضلیت کو مستلزم نہیں ہے اور ہمارے مشائخ میں سے شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے ازالۃ الخفا میں بہت زور سے شیخین کی افضلیت تمام صحابہ پر ثابت کی مگر سب اشارات اور کنایات سے جو اعتقادات میں حجت نہیں ہو سکتی اور احادیث اور روایات کے اشارات متعارض ہیں مثلاً حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اور آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنو سے حضرت علی کی تفضیل سب پر نکلتی ہے اسی طرح اس حدیث سے یا فاطمۃ انت وہذا النائم یعنی علیاً وانا فی مکان واحد یوم القیامۃ اس لیے منصف متبع سنت کا طریقہ یہ ہونا چاہیئے وہ یوں کہے کہ تمام صحابہ میں آنحضرت صلعم کے بعد چاروں افضل ہیں ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ اور ان کی خلافت بھی اسی ترتیب سے صحیح اور حق میں واللہ علی ما نقول شہید ۱۲ منہ [۲] اس سے ابو بکر صدیق رضہ کی افضلیت نکالنا قطعی نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہ ایک صحابی کا خیال ہے اور اعتقادیات میں خبر واحد مرفوع بھی کافی نہیں سمجھی جاتی تو خبر موقوف وہ بھی ایک اجتہادی رائے کیونکر کافی ہوگی علاوہ اس کے جن لوگوں نے اس اثر سے دلیل لی ہے انہوں نے خود اس کے خلاف کیا ہے یعنی ان میں سے بعضوں نے حضرت علی رضہ کو حضرت عثمان رضہ پر فضیلت دی ہے اس کے سوا عبد الرزاق نے اس اثر کو پورا نکالا اس میں یہ ہے کہ کسی نے ابن عمر رضہ سے پوچھا پھر علی رضہ کدھر ہے انہوں نے کہا علی تو اہل بیت میں...

مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ اَهْلُ الْكُوفَةِ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ اَنْزَلَهُ اَبًا يَعْنِي اَبَابَكْرٍ

کہا کوفہ والوں نے[1] عبداللہ بن زبیر کو دادا کے (میراث کے) باب میں لکھا[2] انہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اس کو بناتا یعنی ابوبکرؓ نے کہا ہے دادا باپ کی طرح ہے (جب میت کا باپ نہ ہو)

باب ۳۸۵

۸۵۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَاْتِي اَبَابَكْرٍ

باب

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی اور محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت نام (نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے[3] فرمایا پھر آئیو اس نے کہا بتلائیے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کی وفات ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر میں نہ ملوں تو ابوبکرؓ کے پاس آنا[4]

۸۶۰ - حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوبَكْرٍ

ہم سے احمد بن ابی الطیب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی مجالد نے کہا ہم سے بیان بن بشر نے انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے کہا ہم نے عمار بن یاسر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا[5] جب آپ کے ساتھ (یعنی مسلمان) کوئی نہ تھا مگر پانچ غلام دو عورتیں[6] اور ابوبکرؓ

۸۶۱ - حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ اَبِي اِدْرِيسَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے کہا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابودرداء سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوبکرؓ آئے کپڑوں کا کونا اٹھائے

---

[1] یعنی عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے وہاں کے قاضی تھے ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا آپ کے بعد ابوبکرؓ صدیق کے خلیفہ ہوں گے طبرانی نے عصمہ بن مالک سے نکالا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد آپ کے مالوں کی زکوٰۃ کس کو دیں آپ نے فرمایا ابوبکر صدیقؓ کو اس کا اسناد ضعیف ہے اسمٰعیل نے معجم میں سہل بن ابی خیثمہ سے نکالا آپ سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو کس کے پاس آؤں فرمایا ابوبکر کے پاس اس نے کہا اور اگر وہ مر جائیں تو کس کے پاس فرمایا عمرؓ کے پاس ان روایتوں سے شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت صلعم اپنے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ کر گئے تھے ۱۲ منہ [3] غلام یہ تھے بلالؓ اور زید بن حارثہ اور عامر بن فہیرہ ابوفکیہ اور عبید بن زید حبشی عورتیں حضرت خدیجہ اور ام ایمن تھیں یا سمیہؓ غرض آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے تھے بچوں میں حضرت علیؓ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [4] جب وہ اپنا کام پورا کر چکی ۱۲ منہ [5] اس وقت میں مسلمان ہوا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَکْرٍ اٰخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِہٖ حَتّٰی اَبْدٰی عَنْ رُکْبَتِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّیْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَیْءٌ فَاَسْرَعْتُ اِلَیْہِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُہٗ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ فَاَبٰی عَلَیَّ فَاَقْبَلْتُ اِلَیْکَ فَقَالَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَاَتٰی مَنْزِلَ اَبِیْ بَکْرٍ فَسَاَلَ اَثَمَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالُوْا لَا فَاَتٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَمَعَّرُ حَتّٰی اَشْفَقَ اَبُوْ بَکْرٍ فَجَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اَنَا کُنْتُ اَظْلَمَ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَہَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْا لِیْ صَاحِبِیْ مَرَّتَیْنِ فَمَا اُوْذِیَ بَعْدَہَا۔

اپنے گھٹنے کھولے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب (یعنی ابوبکر رضؓ) کسی سے لڑ کر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا آنحضرت صلعم کو اور بیٹھے پھر کہنے لگا مجھ میں اور خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) میں کچھ تکرار ہو گئی تھی میں نے جلدی سے ان کو سخت سست کہہ دیا پھر میں شرمندہ ہوا اور ان سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا[2] اب میں آپ کے پاس آیا ہوں (آپ ان کو سمجھائیے) یہ سن کر آنحضرت صلعم نے فرمایا ابوبکرؓ اللہ تم کو بخشے تین بار یہی فرمایا پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ شرمندہ ہوئے اور ابوبکرؓ کے گھر پر آئے پوچھا ابوبکر رضؓ ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں[3] آخر آنحضرت صلعم کے پاس آئے آپ کو سلام کیا[4] آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابوبکر رضؓ ڈرے کہیں آنحضرت صلعم حضرت عمرؓ پر خفا نہ ہوں) وہ دو زانوں (مؤدب) ہو بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری تھی (میں ہی نے عمرؓ کو سخت سست کہا تھا) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو یہ سمجھ لو) اللہ نے مجھ کو تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھ کو جھوٹا کہا[5] اور ابوبکر رضؓ نے مجھ کو سچا کہا[6] اور اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی تم میرے دوست کا ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں آپ کے یہ فرمانے کے بعد ابوبکر رضؓ کو کسی نے نہیں ستایا[7]

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی ابْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذا نے انہوں نے ابوعثمان سے کہا مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی

---

[1] معلوم ہوا گھٹنا ستر نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں ابوبکر رضؓ بڑی دور تک ان کے پیچھے گئے مگر انہوں نے رہا نا آخیر میں گھر جا کر اپنا دروازہ بند کر لیا ابوبکر رضؓ کو اندر آنے بھی نہ دیا ۱۲ منہ [3] وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے تھے ۱۲ منہ [4] ابویعلی کی روایت میں ہے جب عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے جھٹ منہ پھیر لیا دوسری طرف سے آئے تو ادھر سے منہ پھیر لیا سامنے بیٹھے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا آخر انہوں نے سبب پوچھا فرمایا ابوبکر رضؓ نے تم سے معذرت کی اور تم نے قبول نہ کی ۱۲ منہ [5] یعنی پہلے پہل شروع میں ۱۲ منہ [6] سب سے پہلے ایمان لائے ۱۲ منہ [7] کسی کی مجال تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضؓ صدیق کی نسبت ایسا فرمائیں پھر کوئی آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھتا حافظ نے کہا اس حدیث سے ابوبکر رضؓ صدیق کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلی حضرت علیؓ نے فرمایا ان کا خطاب صدیق آسمان پر سے اترا اس حدیث سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے جب آپ حضرت عمرؓ پر ابوبکر کے لیے اتنا غصے ہوئے حالانکہ پہلی زیادتی ابوبکر نے ہی کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تو حضرت عمرؓ کو فوراً معاف کر دینا چاہیے تھا تو یہ کس منہ سے آنحضرت صلعم کے مصاحب اور رفیق خاص کو برا کہتے ہیں اور قیامت کے دن معلوم نہیں آنحضرت صلعم ان لوگوں پر کتنا غصے ہوں گے کیونکہ ابوبکر صدیق نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اور یہ ناحق ان سے دشمنی کرتے ہیں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا.

کی لڑائی پر سردار بنا کر بھیجا تو وہ آنحضرت صلعم پاس آئے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں سے فرمایا ان کے والد (ابوبکر صدیقؓ) سے پوچھا پھر کس سے پھر کس سے فرمایا عمر بن خطاب سے اسی طرح کئی آدمیوں کے نام آپ نے لیے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا ایک بکری اس کی لے کر بھاگا چرواہا اس کے پیچھے لگا بھیڑیا نے اس کی طرف دیکھا کہنے لگا[1] درندوں کے دن جو قیامت کے قریب آئے گا بکری کا چرانے والا میرے سوا کون ہوگا[2] آپ نے یہ بھی فرمایا ایک شخص گائے ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادا تھا گائے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس[3] لیے نہیں پیدا ہوئی میں تو کھیتی کا کام کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہوں لوگ یہ حال دیکھ کر کہنے لگے سبحان اللہ (عجب قدرت ہے) گائے بات کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے[4]

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا میں سو رہا تھا میں نے ایک کنواں دیکھا اس پر ایک ڈول رکھا تھا (پہلے) میں نے اس کنوئیں میں چند ڈول نکالے جتنے اللہ کو منظور تھے بعد اس کے ابوبکرؓ

---

[1] اس کا ذکر انشاء اللہ مغازی میں آئے گا ۱۲ منہ [2] آج تو یہ بکری مجھ سے چھڑا لے گا ۱۲ منہ [3] بوجھ لادنے اور سواری کرنے کے لیے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس میں اتنا زیادہ تھا کہ ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے اس حدیث سے ابوبکر رضہ کی فضیلت نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ان کا نام لیا ۱۲ منہ

وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

نے اس کو لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کی ناتوانی معاف کرے پھر وہ ڈول ایک چرسہ ہو گیا[1] عمر نے اس کو لیا میں نے ایسا شہ زور پہلوان نہیں دیکھا جو ان کی طرح کھینچتا ہوا اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا[2]

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خود ہی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ اس کو (رحمت کی نگاہ سے) قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں یہ سن کر ابو بکرؓ نے عرض کیا (میں کیا کروں) میرا کپڑا چلنے میں ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلتے ہوں گے) مگر ہاں خوب خیال رکھوں اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے آپ نے فرمایا تو غرور کی راہ سے تھوڑا ایسا کرتا ہے[3] موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے کہا کیا عبداللہ ابن عمرؓ نے یوں اس حدیث میں) کہا ہے جو کوئی اپنے ازار لٹکائے انہوں نے کہا میں نے ان سے یہی سنا جو کوئی اپنا کپڑا لٹکائے[4]

٨٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے دو گھوڑے دو بکریاں اللہ کی راہ میں دے) بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائے گا فرشتے کہیں گے، اللہ کے بندے ادھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی بڑا نمازی

[1] چرسہ بڑا ڈول جس سے کھیت میں پانی دیتے ہیں ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں ہے کہ وہ برابر پانی نکالتے رہے کہ لوگ پانی پی کر جانوروں کو پلا کر چل دیئے اور حوض جوش مار رہا تھا ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا الاعمال بالنیات اگر کوئی اپنی ازار ٹخنے سے اونچی بھی رکھے اور مغرور رہو تو اس کی تباہی رکھی ہوئی ہے اگر بلا قصد و بلا نیت غرور لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا ۱۲ منہ

[4] یہ ہر کپڑے کو شامل ہے ازار ہو یا انگرکھا یا کرتہ یا جبہ بے ضرورت نیچا پہنا اور لٹکانا یا کرتہ کی آستین بہت بڑی بڑی رکھنا مکروہ ہے اگر غرور کی راہ سے ایسا کرے تب تو سخت گناہ اور حرام ہے وجہ یہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کپڑا دے تو دوسرے غریبوں کو پہنائے جو ننگے پھرتے ہیں ایک ایک چندی کے لیے ترستے ہیں حیدر آباد میں تو یہ رسم عجیب دیکھی لوگ انگرکھے کے ایسے نیچے پہنتے ہیں کہ معاذ اللہ اور اس میں بے فائدہ گھیر استار کہتے ہیں کہ ایک ایک تھان خرچ کرتے ہیں اور افغانستان میں پاجامہ بہت گھیر کا بناتے ہیں اور عمامے اتنے بڑے بڑے باندھتے ہیں گویا سر پر ایک ٹوکرا دھرا ہے معلوم نہیں اس میں کیا فائدہ سمجھتے ہیں اب تو ذرا عقل آچکی ہے اور لوگ ایسے گھیر دار لمبے جامے اور انگرکھے اور جامے اور لمبے لمبے عمامے موقوف کرتے جاتے ہیں اللہ ہماری قوم کو توفیق دے اور انکی عقل

فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ

ہو گا (نفل بہت بڑھتا ہو گا) وہ نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہو گا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہو گا وہ روزے کے دروازے سے جس کا نام ریان ہے بلایا جائے گا یہ سن کر ابو بکر صدیق رضہ نے عرض کیا جو کوئی ایک ہی دروازے سے بلایا جائے اس کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یا رسول اللہ ایسا بھی کوئی ہو گا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ایسے ہی لوگوں میں ہو گا۔

۸۶۷- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر رضہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا ابو بکر رضہ اس وقت سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل پر ہے) اسمٰعیل راوی نے کہا یعنی عوالی[۵۱] کے ایک گاؤں میں عمر آپ کی خبر سن کر کھڑے ہوئے کہنے لگے اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے[۵۲] حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں عمر کہا کرتے تھے خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں یہی آتا تھا[۵۳] اور میں کہتا اللہ آپ کو ضرور اس بیماری سے (اچھا کر کے) اٹھائے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں قلم کریں گے اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (اندر جا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے میرے باپ آپ پر قربان آپ زندگی اور موت دونوں حال میں اچھے اور پاکیزہ ہیں قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو بار موت کا مزہ نہیں چکھانے کا[۵۴] پھر باہر نکلے اور عمر سے کہنے لگے

[۵۱] عوالی مدینہ کے گرد بلندی پر جو گاؤں ہے ۱۲ منہ [۵۲] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے ہیں یہ کہتے ہیں مغیرہ اور حضرت عمر دونوں اندر آپ کو دیکھنے کے لیے گئے مغیرہ کہنے لگے آپ کا انتقال ہوگیا حضرت عمر نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو فنا نہیں کر لیں گے کہتے ہیں حضرت عمر رضہ کو اس آیت سے دھوکا ہوا ویکون علیکم شہیدا انہوں نے خیال کیا آپ ساری امت کے گواہ اسی وقت ہو سکتے ہیں جب امت کے اخیر تک زندہ رہیں ۱۲ منہ [۵۳] یعنی منافقوں کیا ان کے جو کہتے ہیں آپ مر گئے ۱۲ منہ

[۵۴] اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ منکر نکیر کے سوال کے وقت زندہ کئے جاتے ہیں پھر مار دیے جاتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے احییتنا اثنتین (امتنا اثنتین و) مگر اس صورت میں وہ حدیثیں کیسے صحیح ہوں گی جن سے سماع موتی ثابت ہوتا ہے اس لیے مطلب یوں کہنا چاہیئے کہ حضرت ابو بکر رضہ نے حضرت عمر رضہ پر رد کیا وہ جو کہتے تھے اللہ آپ کو پھر اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں قلم کریں گے کیونکہ اگر اب اٹھائے تو ایک موت تو ہو چکی ہے اس کے بعد دوسری موت لازم آئے گی حافظ نے کہا پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا

اللّٰهَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ
وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَقَالَ
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا
رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ
الشّٰكِرِيْنَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ
الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ
سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ
اِلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ
بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ
وَّكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ بِذٰلِكَ اِلَّا
اَنِّيْ قَدْ هَيَّاْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِيْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا
يَبْلُغَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ
اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِيْ كَلَامِهٖ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ
الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ
لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ
الْوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَّ
اَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ اَوْ
اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ

قسم کھانے سے ذرا تامل کر جب ابوبکرؓ نے بات کرنا شروع کی تو عمرؓ (خاموش
ہو کر) بیٹھ رہے ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر کہا (لوگو دیکھو)
اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں ہیں کبھی نہیں
مریں گے) تو محمدؐ مر چکے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا تھا (محمدؐ کو اس کا بندہ اور رسول
سمجھتا تھا) تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں اور ابوبکرؓ نے (سورہ زمر کی یہ
آیت پڑھی اے پیغمبر تو بھی مرنے والا ہے وہ بھی مریں گے [1] محمد اور کچھ نہیں
پیغمبر ہیں ان سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں کیا وہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم
اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور جو کوئی ایڑیوں کے بل پھر
جائے وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں کرنے کا (اپنا بگاڑ کرے گا) اور اللہ شکر کرنے والوں کو
شکر کا بدلہ قریب دے گا [2] لوگ چیخ مار کر رونے لگے [3] اور انصار سب سعد بن عبادہ
کے گھر میں اکٹھا ہوئے بنی ساعدہ کے چھتے میں اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب
ایسا کرو ایک امیر ہماری قوم کا رہے ایک امیر تمہاری قوم کا دونوں مل کر حکومت
کریں) [4] انصار کی خبر سن کر ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ وہاں پہنچے حضرت
عمرؓ نے بات کرنا چاہی لیکن ابوبکرؓ نے فرمایا ذرا خاموش رہو عمرؓ کہا کرتے تھے
میں نے جو اس وقت (ابوبکر سے پہلے) بات کرنا چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ
میں نے ایک (عمدہ) تقریر سوچ رکھی تھی [5] میں ڈرتا تھا کہیں ابوبکرؓ اس کو
بیان نہ کر سکیں لیکن ابوبکرؓ نے باتیں شروع کیں تو نہایت ہی فصاحت
اور بلاغت کے ساتھ انہوں نے (انصار سے) یہ کہا امیر تو ہم ہی (یعنی قریش
کے لوگ) رہیں گے تم لوگ وزیر اور مشیر ہو سکتے ہو [5] حباب بن منذر
[6] کہنے لگے ہرگز نہیں خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا ایک امیر ہم میں رہے گا
ایک امیر تم میں کا ابوبکرؓ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا ہم امیر رہیں گے تم وزیر
رہو وجہ یہ ہے کہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندانی ہیں اور ان کا

---

[1] سورہ آل عمران کی یہ آیت ۱۲ منہ [2] ابوبکرؓ کا یہ خطبہ سنتے ہی ۱۲ منہ [3] سب کو یقین ہو گیا کہ آپ کی وفات ہو گئی ۱۲ منہ [4] جس کو سن کر انصار لاجواب ہو جائیں
۱۲ منہ [5] ابوبکر صدیقؓ نے نہایت عمدہ بات کہی اس لیے کہ دو امیر تو حکومت کر ہی نہیں سکتے جیسے ایک نیام میں دو شمشیر ۱۲ منہ [6] جو خزرج قبیلے میں صاحب
الرائے آدمی تھے ۱۲ منہ

فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِي الْقٰسِمُ اَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشّٰكِرِيْنَ

ملک (یعنی مکہ) عرب کے بیچ میں ہے تو ایسا کرو تم کو اختیار ہے یا تو عمر سے بیعت کر لو یا ابو عبیدہ بن جراح سے عمرؓ نے سن کر یہ کہا تمہارے ہوتے ساتھ[1] ہم تو تم ہی سے بیعت کریں گے تم سے تم ہمارے سردار ہو اور ہم سب میں افضل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے ہم سب سے زیادہ محبت تھی خیر حضرت عمرؓ نے ابوبکر کا ہاتھ تھاما ان سے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے[2] بھی بیعت کر لی اب ایک شخص کہنے لگا تم نے سعد بن عبادہؓ کو مار ڈالا[3] حضرت عمرؓ نے کہا اللہ ان کو تباہ کرے[4] اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا[5] اور عبدالرحمن بن قاسم نے کہا مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہا (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے لگے (یا اللہ بلند رفیقوں[6] میں (مجھ کو رکھ) تین بار یہی فرمایا اور یہی حدیث بیان کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے جو جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے اللہ نے فائدہ دیا عمرؓ نے لوگوں کو ڈرایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے[7] پھر اللہ نے ان کا خیال حق پر پھیر دیا اور ابوبکرؓ نے جو حق بات تھی[8] ہدائیت کی بات وہ لوگوں کو سمجھا دی۔ اور ان کو بتلا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور وہ اسی آیت کو وما محمد الا رسول اخیر شاکرین تک پڑھتے نکلے[9]

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اَيُّ النَّاسِ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے کہا ہم سے ابو یعلیٰ نے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت علی مرتضےٰ) سے پوچھا آنحضرت

---

[1] یہ ہرگز نہ ہوگا ۱۲ منہ [2] انصار اور مہاجرین نے ۱۲ منہ [3] جو انصار کا امیر بننا چاہتے تھے ۱۲ منہ [4] یعنی تباہ کر دیا ان کا مطلب پورا نہ ہونے دیا ۱۲ منہ [5] اگرچہ سعد بن عبادہ رضؓ صحابی تھے مگر حضرت عمرؓ نے اس کو اس لیے بددعا دی کہ انہوں نے ایسی پریشانی کے وقت میں اسلام میں تفرقہ ڈالنا چاہا تھا کہتے تھے دو دو امیر ہوں اگرچہ خدانخواستہ ایسا ہوتا تو بس مسلمانوں کا خاتمہ ہو جاتا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خلیفہ کا قائم کرنا فرض ہے جب تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پر بھی اس کو مقدم رکھا اور جب سے مسلمانوں میں یہی رسم قائم ہو گئی اور ان کا بادشاہ جب مر جاتا ہے تو دوسرا بادشاہ فوراً بٹھا دیا جاتا ہے اس کے بعد مردہ بادشاہ کی تجہیز و تکفین کا سامان کرتے ہیں کہتے ہیں اس کے بعد عبادہ ایسے شرمندہ ہوئے کہ شام کے ملک کو چلے گئے انہوں نے وہیں انتقال کیا ۱۲ منہ [6] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] پیغمبروں اور فرشتوں ۱۲ منہ [8] اس وقت یہی مصلحت تھی ۱۲ منہ [9] آپ کی واقعی وفات ۱۲ منہ [10] ایسا معلوم ہوتا تھا گویا انہوں نے کبھی آیت سنی نہ تھی اسی روز سنی ۱۲ منہ

خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ
قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۸۶۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ
الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ
وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى النَّاسُ
اَبَا بَكْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهٗ
وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ
وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّاْسَهٗ
عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّ
لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ وَقَالَ مَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں انہوں نے کہا
ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون انہوں نے کہا عمرؓ اب میں ڈرا اور پوچھوں تو وہ کہہ دیں
عثمانؓ میں نے خود کہہ دیا پھر آپ انہوں نے کہا میں تو (عام) مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں[1]

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے
انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے ساتھ نکلے جب بیدا یا ذات الجیش میں پونہچے (دونوں مقام میں
مدینہ کے قریب) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس
کے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے[2] اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے وہاں
پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا یہ حال دیکھ کر لوگ ابوبکرؓ صدیق
کے پاس گئے ان سے کہا تم دیکھتے ہو عائشہؓ نے کیا کیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا اور ایسی مقام
میں جہاں پانی نصیب نہیں نہ ان کے پاس پانی ہے حضرت عائشہؓ کہتی
ہیں ابوبکرؓ یہ سن کر آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران
پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ
پانی ہے غرض ابوبکر نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا)

[1] حضرت علی کے اس قول سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کہتے ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ کو جیسے جمہور اہل سنت کا قول ہے عبدالرزاق محدث فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے خود شیخین کو اپنے اوپر فضیلت دی لہٰذا میں بھی فضیلت دیتا ہوں ورنہ کبھی فضیلت نہ دیتا دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جو کوئی مجھ کو شیخین کے اوپر فضیلت دے میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا مخالفین کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کسر نفسی اور تواضع سے فرمایا کیا کوئی آدمی خود اپنی فضیلت بیان کرتا ہے اس کی مثال حدیث میں موجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو یونس بن متے پیغمبر سے افضل نہ کہو دوسری حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو باوجودیکہ ہمارے پیغمبر صاحب سب پیغمبروں سے افضل ہیں تو حضرت یونسؑ سے بطریق اولیٰ افضل ہوں گے اس کے علاوہ حضرت علی کا قول بھی ایک حدیث موقوف ہے اس سے اعتقادی مسئلہ ثابت ہونا مشکل ہے خصوصاً ایسے حال میں جب یہ معاملہ انہیں کی متعلق ہوا اور کسر نفسی جو لازمۂ انسانیت ہے اس میں یہ محتمل بلکہ یقینی ہوا اور دلیل اس کی خود اسی روایت میں موجود ہے کیونکہ حضرت علیؓ جمہور اہل سنت کے نزدیک شیخین کے بعد یا حضرت عثمان کے بعد باقی صحابہ سے افضل ہیں حالانکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت علی عوام مسلمان کی مثل ہیں پس واجب ہوا اس کا پھیرنا ظاہر سے اور جب تاویل کی گنجائش نکل آئے تو شیخین کے متعلق جو مضمون ہے اس میں بھی تاویل ہو سکتی ہے اب رہا وہ اثر حضرت علیؓ کا کہ مجھ کو شیخین پر فضیلت دی میں اس کو مفتری کی حد لگاؤں گا یہ ہمارے خلاف نہیں ہے کیونکہ ہم اس کے قائل نہیں ہیں کہ حضرت علیؓ شیخین سے افضل تھے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ تفضیل حل نہیں ہوتا اور دلائل متعارض ہیں لہٰذا اس میں سکوت بہتر ہے اللہ خوب جانتا ہے کون اس کے نزدیک افضل ہے اگر شارع سے کوئی نص صاف و صریح آجاتا تو اور بات تھی ۱۲ منہ

[2] کیوں کہ وہ ہار اسماء کا تھا پرائی چیز تھی ۱۲ منہ

شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَآ اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ

وہ انھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا دینے لگے میں ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی آپ سویا کئے صبح ہوئی تو پانی نہ دارد پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری تیمموا اسید بن حضیر (صحابی انصاری رض) نے کہا ابو بکرؓ کا خاندان یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے [1] حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر سوار تھی تو ہار اس کے نیچے ملا

۸۷۰ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ تَابَعَهٗ جَرِيْرٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں کوئی احد پہاڑ برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مد یا آدھے مد (غلہ) کے برابر نہیں ہو سکتا [2] شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبد اللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے [3]

۸۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ

ہم سے ابو الحسن محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا ہم سے سلیمان نے انھوں نے شریک بن ابی نمر سے انھوں نے سعید بن مسیب سے کہا مجھ کو ابو موسیٰ اشعریؓ نے خبر دی انھوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے دل میں کہا میں آج دن بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا آپ کے پاس ہی رہوں گا خیر وہ مسجد میں آئے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں میں بھی آپ کے قدموں کے

[1] بلکہ تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ فوائد اور برکات ہوتے رہے ہیں یہ حدیث کتاب التیمم میں مذکور ہو چکی ہے یہاں اس کے لانے سے یہ غرض ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کے خاندان کی فضیلت اس سے معلوم ہوتی ہے اسید نے کہا ماہی باول برکتکم یا آل ابی بکر ۱۲ منہ [2] جو فتح سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے ۱۲ منہ [3] کیوں کہ انھوں نے ایسے وقت میں خرچ کیا جب سخت ضرورت تھی کافروں کا غلبہ تھا اور مسلمان محتاج تھے مقصود مہاجرین اولین اور انصار کی فضیلت بیان کرنا ہے ان میں ابو بکر صدیقؓ بھی تھے لہٰذا باب کی مطابقت حاصل ہو گئی یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولید اور عبد الرحمٰن بن عوف میں کچھ تکرار ہوئی خالد نے عبد الرحمٰن کو سخت کہا آپ نے خالد کو مخاطب کر کے یہ فرمایا بعضوں نے کہا یہ خطاب ان لوگوں کی طرف ہے جو صحابہ کے بعد پیدا ہوں گے انکو موجود فرض کر کے ان کی طرف خطاب کیا مگر یہ قول صحیح نہیں ہے کیوں کہ خالد کی طرف خطاب کر کے آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی اور خالد خود صحابہ میں سے ہیں ترجمہ میں جو عبارت ہم نے زائد کی ہے اب اس کی مصلحت معلوم ہو گئی ۱۲ منہ [4] جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور محاضر کی روایت کو ابو الفتح نے اپنے فوائد میں اور عبد اللہ بن داؤد کی روایت کو مسدد نے اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَوَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰى
دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ
جَرِيدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ
عَلٰى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ
وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ
عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ
الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى
رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا
أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ
فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ
فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ
كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ
سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ
وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ
أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ
مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ
ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا[1] چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ اریس
کے باغ میں گئے ہیں[2] میں باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی ڈالیوں
کا تھا جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کر چکے تو میں آپ کی طرف
چلا دیکھا تو آپ اریس کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے ہیں اس کے بیچا بیچ میں اور دونوں
پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دی ہیں میں نے آپ کو سلام کیا پھر میں لوٹ
آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے (دل میں) کہا آج میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا[3] اتنے میں ابو بکر رض آئے اور دروازے
کو دھکیلا میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر رض میں نے کہا ذرا ٹھہرو
اور میں گیا جا کر آنحضرت ؐ سے عرض کیا ابو بکر آئے ہیں (اندر آنے کی اجازت
چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو ان کو بہشت کی خوشخبری بھی دو
میں آیا اور ابو بکر رض سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت
کی خوش خبری دی ہے خیر ابو بکر اندر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
داہنی طرف اسی منڈیر پر دونوں پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر جیسے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے بیٹھ گئے[4] ابو موسیٰ کہتے ہیں میں اپنے بھائی
عامر کو گھر میں وضو کرتے چھوڑ آیا تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر اللہ کو اس
کی بھلائی منظور ہے تو اس کو یہاں لے آئے گا[5] اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کوئی
دروازہ ہلا رہا ہے میں نے پوچھا کون ہے کہا عمر رض میں نے کہا ذرا ٹھہرو پھر میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا
عمر حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو اور بہشت
کی خوش خبری دو میں آن کر ان سے کہا آؤ آنحضرت صلعم نے تم کو بہشت
کی خوش خبری دی ہے وہ بھی آن کر اسی منڈیر پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے

[1] آپ کہاں گئے ہیں ۱۲ منہ [2] اریس ایک مشہور باغ تھا مدینہ میں یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلی میں تھی کنوئیں میں گر پڑی تھی ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپ نے ابو موسیٰ کو حکم دیا کہ دروازے پر رہیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں اس کو ترمذی رض نے نکالا ہے لیکن امام بخاری نے جو ادب میں روایت نکالی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے لیے کچھ مجھ کو دربان نہیں بنایا ۱۲ منہ [4] ابو بکر رض نے بھی پنڈلیاں کھول دیں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو آپ کہیں شرم سے پنڈلیاں ڈھانپ لیں ۱۲ منہ [5] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دیں گے ۱۲ منہ

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ

میں لوٹ آیا (دروازے پر) بیٹھا میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ کو عامر کی بھلائی منظور ہے تو اس کو بھی لے آئے گا اتنے میں ایک اور آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے کہا عثمان میں نے کہا ذرا ٹھہرو اور آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی عثمان حاضر ہیں آپ نے فرمایا ان کو آنے دو اور بہشت کی خوش خبری دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہوں گے (محاصرہ کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں آیا ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بہشت کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جو تم پر آئے گی وہ بھی آئے دیکھا تو منڈیر کا ایک حصہ بھر گیا[۱] آخر وہ دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے کہا سعید بن مسیب نے اس حدیث کی تاویل یوں کی کہ ان لوگوں کی قبریں اسی طرح ہوں گی[۳]

۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں قتادہ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا احد پہاڑ ٹھہر تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق ایک شہید[۴]

۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ

ہم سے احمد بن سعید ابو عبد اللہ رباطی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک بار (خواب میں) دیکھا میں ایک کنوئیں پر کھڑا پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے پہلے ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول وہ بھی کمزوری کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے

[۱] جدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بیٹھے تھے ۱۲ منہ [۲] وہاں جائے نہیں ہے ۱۲ منہ [۳] یہ سعید بن مسیب کی کمال دانائی اور فراست تھی حقیقت میں ایسا ہی ہے ابو بکرؓ اور عمرؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوئے اور حضرت عثمانؓ آپ کے سامنے بقیع میں سعید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ آپ کے داہنے بائیں دفن ہوں گے کیونکہ ایسا نہیں ہے ابو بکرؓ کی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب ہے اور عمرؓ کی ابو بکرؓ کے بائیں طرف ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ یہ حدیث بھی آپ کا بڑا معجزہ ہے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں شہید ہوئے مقصود اس سے ابو بکرؓ کی فضیلت بیان کرنا ہے ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رح لکھتے ہیں کہ صدیقیت کا مرتبہ بالکل نبوت سے ملا جلا ہے پہلے مقام صدیقیت ہے پھر مقام نبوت ۱۲ منہ

أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ.

ابوبکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا وہ ڈول ایک بڑا چرسہ ہو گیا (موٹھ کا ڈول) میں نے تو ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کر لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے بلا کر سیراب کر لیا[۱] وہب نے کہا حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے معنی میں اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے سیر ہو کر پانی پی لیا لوگوں نے ان کو لے جا کر (اپنے ٹھکانے بٹھا دیا[۲]

۴۷۸- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ

ہم سے ولید بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عیسےٰ بن یونس نے کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین مکی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمرؓ کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا[۳] (یعنی آنحضرت صلعم اور ابوبکرؓ کے) کیوں کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا (فلاں جگہ) میں تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں نے یہ کیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ (اپنے ساتھ رکھتے) مجھے اسی لیے امید تھی کہ اللہ تم کو ان کے ساتھ رکھے گا ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے جو نگاہ پھیری تو یہ کہنے والے حضرت علی رضہ تھے[۴]

۴۷۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ

ہم سے محمد بن یزید کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مشرکوں نے سب سے سخت تکلیف آں حضرت

---

[۱] یا اونٹوں کو پانی پلا کر ان کے ٹھکانے لے گئے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے حضرت ابوبکرؓ کی ناتوانی کچھ عیب نہیں ہے کیوں کہ ناتوانی ان کی خلقی تھی اس ناتوانی پر ڈول انہوں نے پہلے لیا اس سے حضرت عمرؓ پر ان کی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ منہ [۳] یعنی تم وہیں دفن ہو گے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ دفن ہیں ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ یہ چاروں خلیفہ یک دل اور یک جان اور ایک دوسرے کے خیرخواہ اور ثنا خواں تھے اور جس نے یہ گمان کیا کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے مخالف اور بدخواہ تھے اور نفاق سے ظاہر میں ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے وہ مردود خود منافق اور بدباطن ہے المرء یقیس علی نفسہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک کجا عیسےٰ کجا دجال ناپاک ۱۲ منہ

مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِيْ عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی تھی انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آپ پاس آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپ کا گلا گھونٹا (مار ڈالنا چاہا) اتنے میں ابو بکرؓ آن پہنچے انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا آنحضرتؐ کو چھڑایا اور کہنے لگے تم ایک شخص کو ناحق مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا مالک اللہ ہے تمہارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِيْ حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب حضرت عمرؓ بن خطاب کی فضیلت کا بیان (جن کی

کنیت ابو حفص ہے وہ قریشی عدوی تھے)

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِيْ وَ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز ماجشون نے کہا ہم سے منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا میں بہشت میں گیا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہاں رمیصا (یعنی ام سلیم انسؓ کی والدہ) موجود ہیں اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے معلوم ہوا بلالؓ ہیں (جبرئیل نے بتلایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل دیکھا اس کی ایک طرف ایک لڑکی وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے چاہا اس محل کے اندر سے جا کر دیکھوں مگر عمرؓ تمہاری غیرت مجھ کو یاد آگئی عمرؓ (یہ سن کر) رو دیئے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ کے صدقے بھلا

۱؎ معاذ اللہ اس شرارت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے اسی عقبہ مردود نے نماز پڑھتے میں آپ پر اوجھڑی ڈال دی تھی ۱۲ منہ ۲؎ ارے لوگوں تم کو کیا ہو گیا ہے ۱۲ منہ ۳؎ جن سے اس کا سچا ہونا ثابت ہے حافظ نے کہا ابو بکرؓ سل کی بیماری میں مرے واقدی نے کہا انہوں نے سردی میں غسل کیا پندرہ دن تک بخار آیا بعضوں نے کہا یہودیوں نے ان کو زہر دیا غرض ماہ جمادی الآخر کے آٹھ دن باقی تھے ۱۳ھ ہجری میں انہوں نے انتقال فرمایا ان کی خلافت دو برس تین مہینے چند دن رہی اور مرتے وقت ان کی عمر آنحضرتؐ کی طرح ۶۳ برس کی ہو گئی تھی رضی اللہ عنہ وحشرنا فی خدامہ واتباعہ ۱۲ منہ ۴؎ حضرت عمر کا نسب یہ ہے عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب تو وہ کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں ان کا لقب فاروق تھا جو آنحضرت صلعم نے دیا تھا بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل یہ لقب لے کر آئے تھے غرض عدالت اور علم سیاست مدن اور حسن تدبیر اور انتظام ملکی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۵؎ رمص کہتے ہیں آنکھ کی میل کچیل کو ام سلیم کی آنکھیں چرک آلود رہتیں اس لیے ان کا لقب رمیصا ہو گیا ۱۲ منہ ۶؎ میں واپس چلا آیا ۱۲ منہ

اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعَلَیْکَ اَغَارُ۔

۷۷۸- حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَہٗ فَوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فَبَکٰی وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

۷۷۹- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْکُوْفِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَمْزَۃُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ یَعْنِی اللَّبَنَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَی الرِّیِّ یَجْرِیْ فِیْ ظُفُرِیْ اَوْ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ قَالَ الْعِلْمَ۔

۷۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَکَرَۃٍ عَلٰی قَلِیْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَکْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ نَزْعًا

میں آپ پر غیرت کروں گا[۱]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ کو عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی ابو ہریرہ نے کہا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنے تئیں بہشت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر کا میں نے ان کی غیرت یاد کی اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا[۲] وہ رو دیے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا

ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمزہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا سوتے میں میں نے دودھ پیا اتنا کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا میرے ناخون یا ناخنوں پر بہ رہی ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا (دودھ) عمرؓ کو دے دیا صحابہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علم[۳]

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشیر نے کہا ہم سے عبیداللہ نے کہا مجھ کو ابو بکر بن سالم نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کوئیں سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہوا ہے[۴] اتنے میں ابوبکرؓ آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ ایک یا دو ڈول نکالے اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آن پہنچے تو

[۱] آپ کے تو ہم سب لونڈی غلام ہیں یہ سب عزت اور حرمت سب آپ کے صدقے سے ملی ہے ورنہ بہشت کہاں اور ہم کہاں ہم کو تو بہشت کی بو بھی سونگھنے کو نہ ملتی اگر آپ اللہ کا رستہ نہ بتلاتے تو ساری عمر بت پرستی ہی میں گذر جاتی ۱۲ منہ [۲] جب عمر کو آپ کے ایسا فرمانے کی خبر پونہچی ۱۲ منہ [۳] یعنی قرآن اور حدیث اور سیاست مدن اور انتظام ملک کا علم ۱۲ منہ [۴] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں بکرہ بفتح با اور کاف ہو یعنی وہ گول لکڑی جس سے ڈول لٹکا دیتے ہیں اگر بکسرہ میں بہ سکون کاف ہو تو ترجمہ یوں ہوگا وہ ڈول جس سے جوان اونٹنی کو پانی پلاتے ہیں ۱۲ منہ

ضَعِيفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيٰى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ ۔

۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلٰى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ

وہ ڈول بڑا چرسہ ہوگیا میں نے تو عمر کی طرح کوئی شہ زور سردار نہیں دیکھا جوان کا سا کام کرسکے اتنا پانی نکالا کر لوگ سب سیراب ہوگئے اور اپنے اونٹوں کو ان کے ٹھکانے (پلا ولاکر) لے گئے [1] ابن جبیر نے کہا عبقری کا معنی عمدہ زرابی یحییٰ بن زیاد فراء نے کہا [2] زرابی کہتے ہیں بچھونوں کو جن کے حاشیے باریک باریک پھیلے ہوئے بہت کثرت سے ہوتے ہیں [3] اور عبقری سردار کو بھی کہتے ہیں (حدیث میں عبقری سے یہی مراد ہے)

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالحمید بن عبدالرحمن نے خبر دی ان کو محمد بن سعد بن ابی وقاص نے دوسری سند ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید سے انہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت قریش کی عورتیں (آپ کی بی بیاں) آپ سے باتیں کر رہی تھیں آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہوگئی تھی جوں ہی حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پردے میں چل دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی وہ اندر آئے اس وقت آپ ہنس رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ آپ کو ہنستا رکھے (معاملہ کیا ہے) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں تعجب آیا جوں ہی انہوں نے تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے میں چل دیں حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ سے زیادہ وہ (ڈرتیں) پھر حضرت عمرؓ نے

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] قرآن میں سورہ رحمٰن میں ہے ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا کرمانی نے غلطی سے ان کو یحییٰ بن سعید قطان سمجھا ۱۲ منہ [4] یعنی جہاں سردار سوزنیاں ۱۲ منہ

فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔

۸۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ

ان عورتوں سے کہا ارے اپنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب ہے) مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں انہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا ہاں بے شک تم سخت کھل کھرے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھوڑے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کرو خطاب کے بیٹے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شیطان جب تم کو ایک رستے میں چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے[۱]

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس نے بیان کیا عبد اللہ بن مسعود رض کہتے تھے جب سے حضرت عمر رض اسلام لائے ہم برابر عزت سے رہے[۲]

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے سنا جب حضرت عمر رض جنازے پر رکھے گئے تمام لوگ اس کے گرد ہو گئے ان کے لیے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا اس میں اس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا مونڈھا تھاما کیا دیکھتا ہوں حضرت علی رض ہیں کہنے لگے عمر رض اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں اس کے سے اعمال پر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھ کو تو یہی گمان غالب ہے تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں یا قبر میں) رکھے گا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت

۱؎ اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲؎ آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ اسلام کو عزت دے عمر مسلمان ہو جائے یا ابو جہل اللہ نے عمر رض کے حق میں آپ کی دعا قبول کی مسلمان ہوتے ہی حضرت عمر رض نے کہا ہم دین حق پر ہیں چھپا کر نماز کیوں پڑھیں چلئے علانیہ کعبہ میں نماز ادا کریں کافر کہنے لگے اب تو آدھی قوت ہماری مسلمانوں کی طرف چل دی ان کے اسلام کا قصہ مشہور ہے ۱۲ منہ

أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَّ
عُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَّقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَوَاءٍ وَّكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ
صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُحُدٍ وَّمَعَهُ
أَبُوبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ
بِرِجْلِهِ قَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ
أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ
أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ
أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ
فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ
لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ
أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا

بارہا ہے آپ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں اندر آیا
اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں باہر نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے
کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن
خیاط نے کہا ہم سے محمد بن سوار اور کہمس بن منہال نے بیان کیا دونوں
نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد
پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ تھے
پہاڑ ہلنے لگا آپ نے لات ماری اور فرمایا احد ٹھہرا تجھ پر ہے
کون ایک پیغمبر ہیں ایک صدیق اور ایک شہید۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے
کہا مجھ سے عمر بن محمد نے ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے
اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے
کچھ اپنے والد حضرت عمرؓ کے حالات پوچھے میں نے بتلائے پھر
انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
پھر دین میں اتنی کوشش کرنے والا اور ایسا سخی جیسے عمرؓ تھے
کسی کو کبھی نہیں دیکھا[1]

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن
زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے ایک شخص (ذوالخویصرہ
یا ابوموسیٰ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب
آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے
کہا کچھ نہیں اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو قیامت کے دن
انہی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے انسؓ نے کہا یہ حدیث سن کر

[1] مراد یہ ہے کہ اپنی خلافت کے زمانہ میں تاکہ حضرت ابوبکرؓ نکل جائیں کیونکہ وہ حضرت عمرؓ سے بھی افضل تھے جمہور علماء کا قول ہے ۱۲ منہ

بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

ہم اتنا خوش ہوئے ویسا خوش کسی بات سے ہم نہیں ہوئے انسؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہونگا گو میں ان کے سے عمل نہ کر سکا۔[1]

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن کو (الہام) ہوا کرتا تھا[2] میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمرؓ ہوں گے[3] زکریا بن ابی زائدہ نے)[4] سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اتنا بڑھایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (ان کو الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہو تو وہ عمرؓ ہوں گے[5] ابن عباس نے (سورہ حج میں) یوں پڑھا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ہم سے لیث نے کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے کہا ہم نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا

[1] یا اللہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آل عظام سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً جناب امام حسنؓ اور امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی اور حضرت مرشدی شیخ احمد مجدد سرہندی سے اگرچہ میرے اعمال سب کے سب گناہ اور خطا رہی ہیں ایک عمل بھی میرے پاس ایسا نہیں جس کو میں تیری بارگاہ میں قبول ہونے کے لائق سمجھوں لیکن اسی حدیث شریف پر اور تیرے رحمت اور کرم پر جو مجھ کو وہی امید ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ۱۲ منہ [2] جیسے حضرت عیسیٰؑ کی امت میں حضرت یوحنا حواری گذرے ہیں ان کی مکاشفات مشہور ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی یقیناً عمرؓ ان لوگوں میں ہیں ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیلی اور ابونعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] محدث وہی ہے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کرے یا فرشتے اس سے باتیں کریں یا اس کی رائے صحیح پڑا کرے مشہور قرات میں ولا محدث کا لفظ نہیں ہے اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں وصل کیا اور عبد بن حمید نے تفسیر میں ۱۲ منہ

مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهٖ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوْا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اجْتَرَّهٗ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقْتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقْتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ

چرواہے نے پیچھا کیا بکری چھڑا لی تب بھیڑیا کہنے لگا آج تو نے چھڑا لی درندے کے دن میرے سوا بکری کا کون چرواہا ہوگا لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ میرے سامنے لائے جاتے ہیں بعضوں کے قمیص تو اتنے اونچے ہیں کہ) چھاتی تک پہنچتے ہیں بعضوں کے یہاں تک بھی نہیں پہنچتے اور عمر جو سامنے لائے گئے ان کا قمیص اتنا لمبا تھا جس کو وہ کھینچ رہے تھے (اتنا لمبا تھا) لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین[2]

ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب نے خبر دی انہوں نے ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمرؓ (خنجر سے) زخمی کئے گئے (عین نماز میں) تو بے قراری کرنے لگے ابن عباس ان کو تسلی دینے لگے امیر المومنین کچھ اندیشہ نہیں ہے (تم نہیں مرو گے یا اگر مرو تو فکر نہ کرنا چاہیے) تم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور اچھی طرح آپ کے ساتھ گذاری جب آپ کی وفات ہوئی تو تم سے راضی مرے پھر تم نے ابوبکرؓ سے صحبت کی ان سے بھی اچھی طرح گذاری وہ بھی تم سے راضی ہی مرے پھر لوگوں سے تمہاری صحبت رہی

۱؎ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں گائے کا بھی ذکر تھا ۱۲ منہ ۲؎ معلوم ہوا حضرت عمر کا دین و ایمان بہت قوی تھا اس سے ان کی فضیلت ابوبکر صدیق پر لازم نہیں آتی کیونکہ ان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲ منہ

صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهٰذَا

٨٩٠۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ

(یعنی رعایا سے) اگر تم (خدانخواستہ) مر بھی جاؤ گے تو سب کو راضی چھوڑ کر مرو گے حضرت عمرؓ نے یہ جواب دیا (ابن عباسؓ) تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ذکر کرتے ہو اور آپ کے مرنے تک مجھ سے رضامندی یہ تو اللہ کا ایک بہت بڑا احسان تھا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو (وہ کوئی زخم یا تکلیف کے درد سے نہیں) بلکہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی فکر سے[52] قسم خدا کی اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑا لوں[53] حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ حضرت عمرؓ کے پاس میں یہ کہنے گیا پھر یہی حدیث بیان کی

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا مجھ سے عثمان بن غیاث نے کہا مجھ سے ابوعثمان نہدی نے ابوموسیٰ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ (بیر اریس) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا[54] اتنے میں ایک شخص آیا اس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے میں نے دیکھا تو ابوبکرؓ ہیں میں نے ان کو بہشت کی خوشخبری دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو دیکھا کہ عمرؓ ہیں میں نے آنحضرت صلعم نے جو خوشخبری دی تھی وہ ان کو سنادی انہوں نے اللہ کا شکر کیا پھر ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اس کو بھی بہشت کی خوشخبری دے

[51] یعنی مجھ کو تم لوگوں کی فکر ہے کہ معلوم نہیں میرے بعد تم پر کون حاکم ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کرے سبحان اللہ رعایا پروری اور غریب نوازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲منہ
[52] یہ دوسرا سبب بے قراری کا بیان کیا یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے دوسرے اپنی نجات کی فکر سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا ایمان اتنی نیکیاں ہونے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قطعی بشارات رکھنے پر بھی یہ کہ تم بہشتی ہو خوف اور ڈر ان کے دل میں اس قدر تھا کیونکہ خداوند کریم کی ذات بے پرواہ اور مستغنی ہے جب حضرت عمرؓ ایسے عادل اور منصف اور حق پرست اور متبع شرع اور صحابی اور خلیفہ رسول اللہؐ کا اتنا ڈر ہو تو وائے حال ہمارے کہ سر سے پیر تک گناہوں میں گرفتار ہیں ہم کو کتنا ڈر ہونا چاہیے ۱۲منہ [53] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ابن ملیکہ نے اپنے اور ابن عباسؓ کے درمیان کبھی مسور کا ذکر کیا ہے جیسے اگلی روایت میں ہے کبھی نہیں کیا جیسے اس روایت میں شاید انہوں نے یہ حدیث مسور کے واسطے سے اور بلا واسطہ بھی ابن عباس سے سنی ہو ۱۲منہ [54] باغ کے دروازے پر آپ نے مجھ کو بٹھا دیا تھا کوئی آنے نہ پائے ۱۲منہ

رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ ..... اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

مگر ذرا دنیا میں اس کو مصیبت ہو گی میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور یہ کہا اللہ مدد گار ہے (مصیبت پر وہی صبر دے گا)

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے خبر دی کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے (جو طلحہ بن عبید اللہ کے چچازاد بھائی تھے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے[1]

بَابٌ ۳۸ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَبِيْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهٗ عُثْمَانُ۔

باب حضرت عثمان بن عفان کی فضیلت جن کی کنیت ابو عمر دتھی وہ قرشی اموی تھے[2]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا[3] کنواں کھود دے اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمان نے اس کو کھودوا دیا[4] آپ نے فرمایا جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کر دے (یعنی غزوہ تبوک کا) اس کے لیے بہشت ہے حضرت عثمانؓ نے اس کا سامان کر دیا[5]

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَّاَمَرَنِيْ بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَاِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے ابو موسیٰ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیر اریس) میں داخل ہوئے مجھ کو یہ حکم دیا باغ کے دروازے پر پہرہ دوں[6] اتنے میں ایک شخص آیا اس نے اجازت مانگی آپ نے فرمایا اس کو اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں نے کھولا تو ابو بکرؓ ہیں پھر دوسرا شخص آیا اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی

[1] پوری حدیث انشاء اللہ آگے باب الایمان والنذور میں مذکور ہوگی اس سے آپ کی بہت عنایت اور محبت حضرت عمرؓ پر معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ [2] حضرت عثمان کا نسب یہ ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر جاتے ہیں اور تمام بنی امیہ سے بعضوں نے کہا ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی عبد اللہ ان کے صاحبزادے تھے حضرت رقیہ سے جو ۶ برس کی عمر میں گذر گئے حضرت علی نے فرمایا عثمانؓ کو آسمان والے ذوالنورین کہتے ہیں سو ان کے کسی شخص کے پاس پیغمبر کی دو بیٹیاں جمع نہیں ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کو بہت چاہتے تھے فرمایا اگر میری پاس تیسری بیٹی ہوتی اس کو بھی میں تجھ سے بیاہ دیتا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الوقف میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کا پانی مسلمانوں پر وقف کر دیا ۱۲ منہ [5] اس کو خود مولف نے کتاب المغازی میں نکالا کہتے ہیں حضرت عثمان رضہ نے اس جنگ کے سامان کے لیے ہزار اشرفیاں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیں آپ ان کو الٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمانؓ کو کچھ نقصان ہونے والا نہیں وہ کیسے ہی عمل کریں کہتے ہیں نو سو پچاس ۹۵۰ اونٹ بھی اور گھوڑے بھی انہوں نے دیئے ۱۲ منہ [6] اجازت کسی کو آنے

اخْرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا۔

خوش خبری دے۔ میں نے کھولا دیکھا تو عمرؓ ہیں پھر ایک اور آیا اجازت مانگنے لگا آپ تھوڑی دیر خاموش ہو رہے بعد اس کے فرمایا اجازت دے اور اس کو بہشت کی خوش خبری دے مگر ایک مصیبت کے بعد میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں حماد بن سلمہ نے کہا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابو عثمان سے سن کر یہ حدیث نقل کی وہ ابو موسیٰ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے عاصم نے اتنا بڑھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے بیٹھے تھے (ابو بکرؓ اور عمرؓ کے آنے پر بھی کھولے رہے۔ جب حضرت عثمانؓ آگئے تو آپ نے اپنا گھٹنا ڈھانک لیا[1]

۹۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتّٰى خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ

ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے انہوں نے یونس سے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عدی بن خیار نے مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا تم (اپنے ماموں) عثمان سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے مقدمہ میں کیوں گفتگو نہیں کرتے[2] لوگ اس سے بہت ناراض ہیں[3] خیر جب حضرت عثمانؓ نماز کے لیے برآمد ہوئے میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے انہوں نے کہا بھلے آدمی تجھ سے پناہ امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں معمر نے یوں روایت کی میں اللہ کی پناہ تجھ سے مانگتا ہوں یہ سن کر میں لوگوں کے پاس آیا اتنے میں حضرت عثمان کی طرف سے بلانے والا آیا میں گیا تو انہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی کی بات کیا ہے میں نے کہا اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ

---

[1] اس روایت کو طبرانی نے نکالا لیکن حماد بن زید کی روایت سے نہ حماد بن سلمہ سے البتہ حماد بن سلمہ نے صرف علی بن حکم سے روایت کی ہے اس کو ابن ابی خیثمہ نے تاریخ میں نکالا آپ نے حضرت عثمانؓ کی شرم دحیا کا خیال کر کے گھٹنا ڈھانک لیا اگر وہ ستر ہوتا تو ابوبکر اور عمرؓ کے سامنے بھی کھلا نہ رکھتے ہونہ [2] ولید حضرت عثمانؓ کا رضاعی بھائی تھا ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ میں تھے حضرت عثمان نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا ان میں اور عبداللہ بن مسعود میں کچھ تکرار ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے ولید کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور سعد کو معزول کر دیا ولید نے بڑی بڑی بے اعتدالیاں شروع کیں شرابخوری ظلم وزیادتی لوگ حضرت عثمانؓ سے ناراض ہوئے کہ سعد ایسے جلیل الشان صحابی کو معزول کر کے حاکم کس کو کیا ولید کو جس کی کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون وہی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا گھونٹا تھا آپ پر نماز میں اوجھڑی ڈالی تھی خیر اگر ولید کوئی برا کام نہ کرتا تو باپ کے اعمال سے بیٹے کو غرض نہ تھی مگر بموجب الولد سر لابیہ ولید نے بھی ہاتھ پاؤں پیٹ سے نکالے [3] صبح کی چار رکعتیں نشہ میں پڑھیں اور سلام کے بعد کہنے لگا کہو تو اور زیادہ پڑھا دوں ہونہ [4] معمر کی روایت کو خود مولف نے باب ہجرۃ الحبشہ میں وصل کیا حضرت عثمان نے یہ اس لیے کیا وہ سمجھے شاید عبید کوئی درخواست کرے اور میں منظور نہ کروں

سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ
وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الْكِتٰبُ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ
وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتُ
الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَاَيْتُ هَدْيَهُ وَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ
قَالَ اَدْرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ اِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ اِلَى
الْعَذْرَاءِ فِيْ سِتْرِهَا قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ
اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَاٰمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ
وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا
عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ
مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِيْ
مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ لَهُمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ
فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ
اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَاْخُذُ
فِيْهِ بِالْحَقِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا
عَلِيًّا فَاَمَرَهُ اَنْ يَّجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ
ثَمَانِيْنَ.

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا
شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن اتارا اور تم ان لوگوں میں سے
ہو جنہوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانا اور تم نے تو دو ہجرتیں
بھی کیں (ایک حبش اور ایک مدینہ کی طرف) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہے آپ کی روش کو خوب دیکھا بات یہ ہے کہ لوگ ولید کی بہت شکایت
کرتے ہیں انہوں نے پوچھا عبید اللہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے (آپ کی صحبت اٹھائی ہے) میں نے کہا نہیں[1] مگر آپ کی شریعت
کی باتیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں پہنچتی ہیں مجھ کو بھی پہنچیں[2]
حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر خطبہ پڑھا کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو
سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا کہنا مانا اور
جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس لائے تھے ان پر ایمان لایا اور میں
نے دو ہجرتیں کیں جیسے تو کہتا ہے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہا آپ سے بیعت کی پھر قسم خدا کی نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ
سے دغا بازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا پھر ابو بکرؓ سے
بھی میری ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی عمرؓ سے بھی
ایسی ہی صحبت رہی پھر میں خلیفہ ہوا کیا ان کا جو حق مسلمانوں پر تھا[3] میرا
بھی حق وہی نہیں ہے میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق وہی ہے انہوں
نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں[4] البتہ ولید
کی (نالائق) حرکتوں کی جو تو نے شکایت کی ہے اس کی سزا جو واجبی ہے وہ
ہم اس کو دیں گے پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان سے کہا ولید
کو حد لگاؤ انہوں نے اس کو اسی کوڑے حد کے لگائے۔

ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان
نے کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے انہوں نے عبید اللہ سے

[1] گو عبید اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے مگر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے تھے یہ حضرت عثمان رضہ کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام قتال حضرت عثمان کی چچا زاد بہن تھیں ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کی شریعت ایسی مشہور ہے کہ دین کی باتیں کنواری عورتوں نے بھی سیکھ لیں ہیں میں تو مرد ہوں مجھے کیوں نہیں پہنچی ۱۲ منہ [3] کہ خیر خواہی اور اطاعت میں دریغ نہ کریں ۱۲ منہ [4] کہ سعدؓ کو کیوں معزول کیا فلانے کو کیوں مقرر کیا ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ

الْمَاجِشُونَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ۔

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو بکرؓ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمرؓ کے برابر پھر عثمانؓ کے برابر پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر)؎۱ شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز سے روایت کیا؎۲

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) مصر کا رہنے والا (مکہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں اس نے پوچھا یہ بڑھا شخص ان میں کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر تب اس نے کہا ابن عمرؓ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھ کو بتلاؤ کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ احد کے دن بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا ہاں بے شک؎۳ پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے انہوں نے کہا ہاں بے شک پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی حاضر نہ تھے جو حدیبیہ میں ہوئی انہوں نے کہا ہاں بے شک جب تو وہ شخص کہنے لگا

؎۱ اس اثر سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو شیخین کی فضیلت کی تمام صحابہ پر یہاں تک کہ حضرت علیؓ پر بھی قائل ہیں اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے جیسے اُوپر بیان ہو چکا ہے مگر حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کا مقصود ان صحابہ سے ہے جو اہل بیت میں نہ تھے اور اس کی دو دلیلیں ہیں ایک وہ جو عبدالرزاق کی روایت میں اس کا تتمہ مذکور ہے کہ کسی نے ابن عمرؓ سے پوچھا پھر علیؓ کہاں گئے انہوں نے کہا وہ تو اہل بیت میں ہیں دوسرے یہ کہ اس اثر کے خلاف خود بھی لوگ ہیں اس سے دلیل لیتے ہیں کیونکہ وہ حضرت عثمانؓ کے بعد تمام صحابہ کو برابر نہیں کہتے بلکہ حضرت علیؓ کو حضرت عثمان کے بعد یا حضرت عمرؓ کے بعد تمام صحابہ سے افضل جانتے ہیں تیسیر میں ہے کہ ابن عمر کا یہ قول اہل سنت وجماعت اور ان کے اجماع کے برخلاف ہے بعضوں نے یہ تاویل کی ہے مراد ان کی بوڑھے اور معتبر صحابہ سے حضرت علیؓ اس وقت کم سن تھے حافظ نے کہا ابن عمرؓ کے اثر کی تاویل تمام علماء نے ضروری خیال کی ہے کیونکہ حضرت علیؓ کی تقدیم پر عشرہ مبشرہ کی تقدیم پر اہل بدر کی تقدیم اس پر سب نے اتفاق کیا ہے طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ ہم آنحضرت صلعم کے زمانے میں یوں کہتے کہ اس امت میں افضل ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ہیں آپ سنتے اور انکار نہ کرتے یہ روایت محققین اہل حدیث کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ آنحضرت صلعم نے تینوں کی افضلیت اجمالی پر انکار نہیں فرمایا اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ ان کے آپس میں ایک دوسرے کی فضیلت کو آپ نے مسلم رکھا کرمانی نے کہا اگر ابن عمر کا اثر گنا نقول یا کنا نترک کو ہم مرفوع مسلم کرلیں جب بھی اس سے کوئی اعتقادی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا البتہ عملیات میں ایسے الفاظ حجت ہو سکتے ہیں امام الحرمین نے کہا افضلیت خلفاء کی آپس میں ایک دوسرے پر اس پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں ہوئی جو کچھ ہے وہ ظن ہے اور دلائل متعارض میں غلبہ ظن یہ ہے کہ ابو بکرؓ صدیق سب سے افضل ہیں پھر عمرؓ پھر اس کے بعد غلبہ ظن بھی نہیں ہو سکتا مترجم کہتا ہے ابن عمرؓ کے اثر کے معارض ہے وہ روایت جس کو بزار نے ابن مسعود سے نکالا کہ ہم کہا کرتے تھے سارے مدینہ والوں میں حضرت علیؓ افضل ہیں حضرت حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں ۱۲ منہ ؎۲ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ ؎۳ یہ شخص ڈالا تھا مصر والوں نے حضرت عثمانؓ سے بغاوت کی آپ کو شہید کیا یہ شخص بھی انہیں میں حضرت کے مخالف کا تھا ۱۲ منہ

اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ مَكَانَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ اِذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ اُحُدُ اَظُنُّهٗ ضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

بَابُ ۳۸۸ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيْهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اللہ اکبر! ابن عمرؓ نے کہا ادھر آمیں تجھ سے ان باتوں کی حقیقت بیان کرتا ہوں احد کی لڑائی میں بھاگ جانا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا اور بخش دیا[۱] رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (رقیہ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کی دوا دارو کرو) تم کو ایک شہید کا ثواب ملے گا (اور لوٹ کے مال میں) حصہ بھی ملے گا[۲] لیکن بیعت رضوان میں غائب ہونا (وہ تو فضیلت ہے) اگر مکہ والوں میں آنحضرت صلعم کے نزدیک حضرت عثمان سے زیادہ کوئی عزت والا ہوتا تو اسی کو (اپنی طرف سے) بھیجتے آپ نے حضرت عثمانؓ کو (مکہ کے کافروں کے پاس) بھیجا تھا حضرت عثمانؓ وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت رضوان ہوئی اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے عبداللہ بن عمر نے اس شخص سے کہا کہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے جا[۳]

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا آنحضرت صلعم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا آپ نے فرمایا احد ٹھہر جا انسؓ کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر ہے کون پیغمبر ہیں اور صدیق اور دو شہید

باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمانؓ پر صحابہ کا اتفاق کرنا اور اس باب میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی شہادت کا بیان ہے[۵]

[۱] چنانچہ (سورہ آل عمران میں) فرمایا ہے جس دن دونوں گروہ بھڑ گئے احد کے دن اس دن جو لوگ تم میں سے پیٹھ دے کر بھاگے ان کو شیطان نے بعضے کاموں کی وجہ سے بھڑکا دیا اور بے شک اللہ ان کا یہ قصور معاف کر چکا اور معافی کے بعد پھر اس خطا کا ذکر کرنا عیب لگانا نادانی اور بدنصیبی ہے ۱۲ منہ [۲] پس یہ غیر حاضری بہ حکم پیغمبری ہوئی اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر کیا الزام ہے ۱۲ منہ [۳] حضرت عثمانؓ کو خود آنحضرت صلعم نے مکہ والوں پاس بھیجا تھا اس کے سمجھانے کو کہ میں صرف عمرے کے لیے آیا ہوں نہ لڑائی کرنے کو ابھی حضرت عثمانؓ وہیں تھے کہ لوگوں نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرک جنگ کی تیاری کر رہے ہیں آپ نے ان صحابہ سے بیعت کی جو حاضر تھے اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں بعضوں نے کہا بلکہ حضرت عثمان بیعت رضوان کا سبب پڑے ہے تھے کیونکہ کسی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرکوں نے حضرت عثمان کو مار ڈالا جس وقت آپ کو غصہ آیا اور حاضرین سے بیعت لی کہ اخیر دم تک مشرکوں سے لڑیں گے ۱۲ منہ [۴] تاکہ شیطان دوبارہ تیرے دل میں وسوسہ نہ ڈالے ۱۲ منہ [۵] یعنی حضرت عثمان نے ایسی بڑی بڑی خطائیں کیں تو پھر وہ خلیفہ کیسے ہو سکتے ہیں اور ان کی تعظیم کیوں کی جائے ان کا عیب کیوں نہ بیان کیا جاوے ۱۲ منہ

۸۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف کے پاس ٹھہرے کہنے لگے تم نے (عراق کے ملک میں) کیا کیا اندیشہ تو نہیں کہ تم نے زمین پر ایسی جمع نہ لگائی ہو جس کی گنجائش نہ ہو[1] انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنی ہی جمع مقرر کی ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے[2] حضرت عمرؓ نے کہا دیکھو پھر سمجھ لو تم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جس کی زمین میں گنجائش نہ ہو انہوں نے کہا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا خیر اگر اللہ نے مجھ کو سلامت رکھا کہ میں عراق والوں کی بیوہ عورتوں کو ایسا بے ڈر کر دوں گا کہ میرے بعد ان کو کسی مرد کی احتیاج نہ رہے[3] عمرو بن میمون نے کہا اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی کئے گئے اور جس دن وہ صبح کو زخمی ہوئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا کہ میرے اور ان کے بیچ میں عبداللہ بن عباس کے سوا اور کوئی نہ تھا ان کی عادت تھی جب نمازیوں کی دو صفوں میں سے گذرتے تو فرماتے سیدھے ہو جاؤ صف برابر کرو جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اس وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے (یعنی تکبیر تحریمہ[4]) اور اکثر ایسا ہوتا کہ وہ[5] سورہ یوسف یا سورہ نحل یا ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھا کرتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں (ان کو جماعت مل جاوے) خیر انہوں نے تکبیر کہی تھی اتنے میں میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتے نے مجھے مار ڈالا یا کھا گیا پھر یہ مردود

[1] حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سواد یعنی ملک عراق میں جزیہ اور جمع بندی یعنی زمین کا محصول کرنے کے لیے بھیجا تھا ۱۲ منہ [2] ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے حذیفہ نے کہا جتنی جمع میں نے لگائی ہے اس سے دو چند اگر میں چاہتا تو لگاتا یعنی اتنی گنجائش ہے مطلب یہ ہے کہ بہت ہلکا دھارہ قائم ہوا ہے انہی کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے پوچھا اگر تو جزیہ فی نفر دو درہم بڑھا دے یا ہر جریب زمین پر ایک درم یا ایک قفیز غلہ بڑھا دے تو وہ دے سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی رعایا پروری پر ہزار آفرین ہے ۱۲ منہ [3] عراق میں بڑی لوٹ کھسوٹ ڈاکہ زنی ہوا کرتی تھی بیوہ عورتوں کو اور زیادہ مشکل ہوتی کیونکہ ان کے سر پر مرد کا سایہ نہ رہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں عراق کا ایسا بندوبست کر دے گا کہ بیوہ عورتیں امن چین سے اپنی زندگی بسر کریں ان کو مرد کی حفاظت کی ضرورت نہ رہے ۱۲ منہ [4] فجر کی نماز میں ۱۲ منہ [5] ابو اسحاق کی روایت میں یوں ہے میرے اور حضرت عمرؓ کے بیچ میں دو آدمی تھے اور میں صف اول میں ان کے رعب کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا وہ بڑے صاحب رعب آدمی تھے میں دوسری صف میں تھا عمرؓ کی عادت تھی وہ اللہ اکبر نہ کہتے جب تک پہلی صف کو خوب اچھی طرح دیکھ نہ لیتے اگر صف میں کسی شخص کو آگے بڑھا ہوا یا پیچھے ہٹا ہوا دیکھتے اس کو دُرّہ مارتے اس ڈر سے صف اول میں شریک نہیں ہوا ۱۲ منہ

وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا
مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ
أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي
أَرٰى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ
قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللهِ
سُبْحَانَ اللهِ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ صَلَاةً
خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ
مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ
الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللهُ
لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ
كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ
بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ
شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ
كَذَبْتَ بَعْدَمَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ
وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا

پارسی[1] وہ دو دھاری چھرے لیے ہوئے بھاگا[2] اور (دائیں بائیں) جو مسلمان
ملا اس کو ایک ضرب لگا دی یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا ان میں سات
شخص مر گئے یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان (حطان) نے اس پر چادر پھینکی جب اس
نے سمجھا کہ اب میں پکڑا گیا تو اپنا گلا آپ کاٹ لیا[3] اور حضرت عمرؓ نے کیا کیا عبدالرحمن
بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے ان کو امام کر دیا (کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمرؓ
کے قریب تھے انہوں نے تو یہ سب حال دیکھا اور دور والے مقتدیوں کو خبر
ہی نہیں ہوئی مگر قرأت میں انہوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ
سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمن بن عوف نے جلدی سے ہلکی پھلکی نماز پوری کی جب
نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس سے کہا دیکھو تو میرا
قاتل کون ہے وہ ایک گھڑی تک وہ گھومے (خبر لیتے رہے) پھر آئے
کہنے لگے مغیرہ کا غلام ہے حضرت عمر نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے
کہا ہاں اللہ اس کو تباہ کرے میں نے اس کے لیے انصاف کا حکم دیا تھا پھر کہنے
لگے شکر اللہ کا اس نے مجھ کو ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں قتل کرایا جو اپنے
تئیں مسلمان کہتا ہو اابن عباس تم اور تمہارے والد یہ چاہتے تھے کہ یہ
پارسی غلطے مدینہ میں خوب آباد ہوں ابن عباس نے کہا اگر آپ کہیں تو میں ان
سب غلٹوں کو قتل کروا دوں حضرت عمر نے کہا یہ کیا لغو بات ہے جب
انہوں نے تمہاری زبان عربی بولی اور تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی
اور تمہاری طرح حج کیا[6] خیر حضرت عمرؓ کو گھر اٹھا کر لائے ہم بھی ان کے ساتھ ہی

---

[1] ابو لؤلؤ فیروز جو مغیرہ کا غلام تھا ۱۲ منہ [2] ابو لؤلؤ مردود نے تین ضرب اس خنجر زہر آلود کے لگائے جس کو اس نے طیار کیا تھا حضرت عمرؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اس کتے کو پکڑو اس نے مجھے مار ڈالا ہوا یہ تھا کہ یہ مردود بڑا کاریگر تھا لوہار بھی تھا نقاش بھی بڑھئی بھی مغیرہ نے ہر مہینے اس پر سو درہم جزیہ کے مقرر کئے تھے اس نے حضرت سے شکایت کی کہ میرا جزیہ بہت بھاری ہے اس میں کچھ تخفیف کی جائے حضرت عمرؓ نے کہا جب تو اتنے ہنر جانتا ہے تو ہر مہینے سو درم کچھ زیادہ نہیں ہیں اس پر اس مردود کو غصہ آیا ایک بار حضرت عمرؓ کو رستے میں ملا حضرت عمرؓ نے پوچھا میں نے سنا ہے تو ہوا کی چکی بنا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں تمہارے لیے ایک چکی بناؤں گا جس کا ہمیشہ لوگ ذکر کرتے رہیں گے حضرت عمرؓ نے یہ سن کر اپنے ساتھیوں سے کہا اس غلام نے مجھ کو ڈرایا چند ہی راتوں کے بعد اس مردود نے یہ کیا مسلم نے معدان سے نکالا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت سے پہلے خطبہ سنایا فرمایا ایک مرغ نے مجھ کو تین چونچیں ماریں خواب میں اور میں سمجھتا ہوں میری موت آ پہنچی ۱۲ منہ [3] کم بخت اوپر سے حرام موت ۱۲ منہ [4] اس وقت اندھیرے میں کچھ معلوم نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ [5] اگر چاہتا تو اخراج بڑھا دیتا ۱۲ منہ [6] یعنی مسلمان ہو گئے تھے تو اب ان کا قتل کیونکر جائز ہوگا ۱۲ منہ

مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هٰذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ

گئے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذری[1] کوئی کہتا تھا کوئی ڈر کا مقام نہیں ہے[2] کوئی کہتا تھا مجھ کو تو ڈر ہے (وہ جاں بر نہ ہوں گے) آخر شربت ان کے پلانے کو لائے انہوں نے پیا تو پیٹ سے باہر نکل گیا پھر دودھ لائے وہ بھی زخم سے باہر نکل پڑا اب سب نے جان لیا وہ بچنے والے نہیں عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم ان کے پاس گئے لوگ آئے ان کی تعریف کر رہے تھے اتنے میں ایک جوان (انصاری) آیا کہنے لگا امیر المومنین خوش ہو جاؤ اللہ نے جو نعمت تم کو عنایت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت لوگوں سے پہلے اسلام لائے تم خود جانتے ہو پھر حاکم بنے تو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ان سب کے بعد شہادت ہاتھ آئی حضرت عمرؓ نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ ہے کاش برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ عذاب نہ وبال پڑے[3] جب وہ جوان جانے لگا اس کا تہ بند گھسٹ رہا تھا اتنا نیچا تھا آپ نے فرمایا اس کو پھر بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے میرے بھتیجے ذرا اپنا ازار اونچی رکھ تیرا کپڑا بھی میلا نہ ہوگا اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا[4] پھر عبداللہ اپنے صاحبزادے سے کہنے لگے دیکھ تو میرے اوپر قرضہ کتنا ہے لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم یا کچھ ایسا ہی قرضہ نکلا حضرت عمرؓ نے کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضہ کو کافی ہو تو ان کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ (میری قوم) بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا اگر ان سے بھی یہ قرض ادا نہ ہو سکے تو قریش کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا اوروں سے نہ مانگنا دیکھو اس طرح میرا قرضہ ادا کر دیجیو اور تو حضرت عائشہؓ کے پاس جا ان سے یوں کہہ عمرؓ آپ کو سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر

---

[1] اس وقت یہی مصیبت یہی ہے یعنی لوگ سخت رنج میں تھے ۱۲منہ [2] یعنی حضرت عمرؓ بچ جاویں گے ۱۲منہ [3] سبحان اللہ زہے قسمت ۱۲منہ [4] جب حضرت عمرؓ کے سے عادل اور متبع شرع اور رعایا پرور حاکم ایسا فرمائیں حکومت کے وبال سے مجھ کو آخرت میں چھوٹ جانا ہی غنیمت ہے ثواب کی امید کجا تو اب دوسرے حکومت والوں کو خصوصاً ہمارے زمانہ کے حاکموں کو جو انگریزی قانون پر برخلاف شرع فیصلے کرتے ہیں غور کرنا چاہیئے ان کی نجات کیوں کر ہوگی ۱۲منہ [5] یعنی زمین سے لگ کر ۱۲منہ [6] گناہ سے بچا رہے گا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور پرہیزگاری ایسی سخت تکلیف میں بھی شریعت کا ایسا خیال حق یہ ہے کہ حکومت اور عدالت اور انتظام سلطنت کا حضرت عمرؓ کے انتقال سے خاتمہ ہو گیا اب ایسا شخص مسلمانوں میں پیدا ہونے والا نہیں ۱۲منہ

الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَ

نہیں ہوں (کیوں کہ اب مُردوں میں داخل ہوں دوسرے ایسی تکلیف میں ہوں کر امارت کا کام نہیں کر سکتا) خیر سلام کے بعد ان سے یوں کہنا عمرؓ آپ سے اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجئے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ حجرے میں دفن ہو۔ عبداللہ گئے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی اندر گئے تو دیکھا وہ خود حضرت عمرؓ کے غم میں بیٹھے رو رہے ہیں خیر عبداللہ نے کہا عمرؓ بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس گڑنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں ان کو اپنی ذات پر مقدم رکھوں گی جب عبداللہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا یہ عبداللہ آ گئے حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو ذرا اٹھاؤ ایک شخص نے ان کو اٹھا کر اپنے اوپر ٹیکا دے لیا انہوں نے عبداللہ سے پوچھا کہو کیا خبر لایا عبداللہ نے کہا وہی جو آپ کی آرزو تھی حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی کہنے لگے الحمدللہ اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا اب جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ اُٹھا کر لے جانا اور (باہر ہی سے) ان کو سلام کہنا اور کہنا عمر خطاب کا بیٹا آپ کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اس وقت بھی اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لے جانا (وہاں گاڑ دینا) ورنہ مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا۔ ام المومنین حفصہ (اپنے والد کی خبر سن کر) کئی عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم سب کھڑے ہو گئے وہ باپ کے پاس گئیں اور ایک گھڑی بھر روتی رہیں پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی مردوں کے گھستے ہی وہ اندر چلی گئیں ہم وہیں سے ان کی رونے کی آواز سنتے رہے لوگوں نے کہا اے امیرالمومنین کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا خلافت کا حق دار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک راضی رہے انہوں نے علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ

۵۱؎ اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید ابن عباسؓ ہوں ۱۲ منہ ۵۲؎ حضرت عائشہؓ کے حجرے پر ۱۲ منہ ۵۳؎ اللہ اکبر عدالت اور پاک نفسی حضرت عمرؓ کی حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ابھی میں زندہ ہوں شاید حضرت عائشہؓ نے مروت یا رعب کی وجہ سے اجازت دی ہو مرنے کے بعد یہ کوئی بات نہ رہے گی اس لیے اگر اس وقت بھی اجازت دیں تو معلوم ہوگا کر خوشی سے انہوں نے اجازت دی تھی رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ ۵۴؎ وہاں سے سرک گئے ۱۲ منہ ۵۵؎ زنانے مکان میں ۱۲ منہ

طَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ
التَّعْزِيَةِ لَهٗ فَاِنْ اَصَابَتِ الْاِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ
ذَاكَ وَاِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهٖ اَيُّكُمْ مَا اُمِّرَ فَاِنِّيْ لَمْ
اَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَّلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ اُوْصِي الْخَلِيْفَةَ
مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَنْ يَّعْرِفَ
لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَاُوْصِيْهِ
بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَاَنْ يُّعْفٰى عَنْ
مُّسِيْئِهِمْ وَاُوْصِيْهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ
رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ
وَاَنْ لَّا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِّضَاهُمْ
وَاُوْصِيْهِ بِالْاَعْرَابِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ
اَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْاِسْلَامِ اَنْ يُّؤْخَذَ

اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا[1] اور کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ مشورے میں) تمہارے ساتھ شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں یہ عبداللہ کو تسلی دینے کے لیے کہا[2] پھر اگر خلافت سعد کو مل گئی تو بہتر ہے ورنہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے[3] اور میں نے جو (کوفہ کی حکومت سے) ان کو موقوف کر دیا تھا[4] اس وجہ سے نہیں کہ وہ لیاقت نہ رکھتے تھے یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی[5] یہ بھی کہا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق پہچانے اور ان کی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے عمدہ سلوک کرے جنہوں نے اوروں سے پہلے ایمان کو جگہ دی اور دارالایمان (یعنی مدینہ) میں ٹھکانا بنایا جو ان میں نیک لوگ ہیں ان کی قدر کرے اور جو قصوردار ہوں ان سے درگذر کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیوں کہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں اونہی کے وجہ سے آمدنی ہوتی ہے[6] کافر ان کو دیکھ کر غصے ہوتے ہیں[7] ان سے رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کے پاس ان کی ضرورتوں

[1] عشرہ مبشرہ میں یہی صاحب باقی تھے ابوعبیدہ بن جراح انتقال کر چکے تھے اور سعید بن زید حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے لہٰذا حضرت عمرؓ نے عمداً ان کا نام نہیں لیا اللہ رے عدالت اور پاک نفسی جب تک حضرت عمرؓ حکومت پر رہے کسی اپنے عزیز یا رشتہ دار کو ایک ادنیٰ عہدہ نہیں دیا ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا آپ نے سعید بن زید کا نام کیوں نہیں لیا کہا مجھے خود حکومت کی رغبت نہیں تھی تو میں اپنے رشتہ داروں کے لیے بھی نہیں چاہتا ۱۲ منہ [2] یعنی عبداللہ کے لیے اتنا ہی ہو کہا کہ وہ مشورہ وغیرہ میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا یہ ان کو تسلی دینے کے لیے وہ اپنے والد کے سخت رنج میں تھے اتنا فرما کر گویا کچھ ان کے آنسو پونچھ لیے طبری اور ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ایک شخص نے کہا عبداللہ کو خلیفہ کر دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تجھ کو تباہ کرے میں حق تعالیٰ کو کیا صورت بتاؤں گا سبحان اللہ پاک نفسی اور معدلت کی حد ہو گئی ایسے لائق اور فاضل بیٹے کا دہ بھی مرتے وقت ذرا بھی خیال نہ کیا اور جب تک زندہ رہے عبداللہ کو اسامہ بن زید سے بھی کم معاش دیتے رہے۔ صحابہؓ نے سفارش بھی کی کہ عبداللہ اسامہ سے کم نہیں ہیں جن لڑائیوں میں اسامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں عبداللہ بھی شریک ہوئے ہیں فرمایا کہ اسامہؓ کے باپ کو آنحضرت صلعم عبداللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو میں نے آنحضرت صلعم کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا عبداللہ حضرت عمرؓ کی ساری خلافت کمی معاش اور کثرت اہل و عیال سے پریشان ہی رہے مگر ایک گاؤں کی تحصیل داری یا حکومت ان کو نہ دی آخر پریشان ہو کر ابو موسیٰ کے پاس گئے ان سے اپنی تکلیف کا حال بیان کیا انہوں نے کہا تم جانتے ہو جیسے تمہارے والد سخت آدمی ہیں میں بیت المال سے تو ایک پیسہ تم کو نہیں دے سکتا البتہ کچھ روپیہ مجھ کو مدینہ روانہ کرنا ہے تم ایسا کرو اس کا کپڑا یہاں سے خرید لو اور مدینہ پہنچ کر مال بیچ کر اصل روپیہ اپنے والد پاس داخل کر دو نفع تم لے لو عبداللہ نے اسی کو غنیمت سمجھا جب مدینہ آئے حضرت عمرؓ کو خبر پہنچ گئی فرمایا اصل اور نفع دونوں داخل کر دو یہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہ تھا۔ صحابہؓ نے سفارش کی کہ آخر یہ اتنی دور دراز سے روپیہ اپنی حفاظت میں لے کر آئے ان کو کچھ اجرت ملنا چاہیے اور ہم سب راضی ہیں کہ آدھا نفع دیا جاوے اس وقت حضرت عمرؓ نے کہا خیر تمہاری مرضی میں تو یہی انصاف سمجھتا ہوں کہ کل نفع بیت المال میں داخل کر دے حضرت عمرؓ اور معاویہؓ میں اتنا فرق سمجھ لینا کہ حضرت عمرؓ نے باوصف فضیلت زہد اور استحقاق کے عبداللہ کو خلافت سے محروم کر دیا اور معاویہؓ نے مرتے وقت یزید کو خلیفہ بنا دیا و شتان بینہما افسوس صد افسوس ہے جو شیعہ حضرت عمرؓ کو برا کہتے ہیں اگر ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیں تو کچھ نہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک ایک بات ایسی ہے

مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ وَ
أُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوْفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ
يُقَاتَلَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ
فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ
عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
قَالَتْ أَدْخِلُوْهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ
صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهٖ اجْتَمَعَ هٰؤُلَآءِ
الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْا أَمْرَكُمْ
إِلٰى ثَلٰثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ
أَمْرِيْ إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ
إِلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلٰى
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَيُّكُمَا
تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهٗ إِلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ
وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَأُسْكِتَ
الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُوْنَهٗ إِلَيَّ
وَاللهُ عَلَيَّ أَنْ لَّا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ
بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِّنْ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْقِدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا
قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ
أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ
أَمَّرْتُ

سے بچ رہتا ہو میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ عرب لوگوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ اسلام کی جڑ یہی لوگ ہیں اور اسلام کا مادہ انہی سے بنا ہے[1] اور زکوٰۃ میں ان کے وہی مال لے جائیں جو عمدہ اور اعلیٰ نہ ہوں[2] پھر انھیں کے محتاجوں کو دے دیئے جائیں میں یہ بھی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ ذمی کافروں کی بھی جو اللہ اور رسول کے ذمہ میں آئے ہیں خبر رکھے اپنا عہد جو ان سے کیا ہے پورا کرے ان کو ان کے دشمنوں سے بچائے ان سے اتنا ہی کام لے جتنا وہ کر سکتے ہیں خیر جب تیسرے روز ان کا انتقال ہو گیا اور ہم ان کا جنازہ لے کر پیدل نکلے تو عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو سلام کیا اور[3] کہا عمر بن خطابؓ آپ سے اجازت مانگتے ہیں انہوں نے کہا لاؤ ان کو اندر لاؤ وہ اسی حجرے میں اپنے دونوں ساتھیوں[4] کے ساتھ دفن کئے گئے[5] جب ان کے دفن سے فراغت ہوئی تو یہ چھیوں آدمی جن کے حضرت عمرؓ نے نام لیے تھے ایک جگہ اکٹھے ہوئے عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ایسا کرو تم چھیوں آدمی تین آدمیوں کو اپنے میں سے مختار کر دو زبیرؓ نے کہا میں نے تو علیؓ کو اختیار دیا طلحہ نے کہا میں نے عثمانؓ کو اختیار دیا سعد نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو اختیار دیا (خیر چھ کے تین رہ گئے) عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا علیؓ اور عثمانؓ تم دونوں میں جو کوئی خلافت کا طالب نہ ہو ہم اسی کو خلیفہ بنائیں گے اللہ اور اسلام گواہ رہے میں اسی کو تجویز کروں گا جو میرے نزدیک افضل ہے یہ سنتے ہی عثمانؓ اور علیؓ خاموش ہو گئے عبدالرحمٰن نے کہا تم دونوں مجھ کو مختار کرتے ہو قسم خدا کی میں اس کو خلیفہ بنانے میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا جو افضل ہے دونوں نے کہا اچھا ہم نے تم کو مختار کیا پہلے انہوں نے ایک کا حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے تم کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پرانا ہے تم خود جانتے ہو اللہ تمہارا نگہبان اگر میں تم کو خلیفہ بناؤں گا تو تم عدل اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمانؓ کو خلیفہ بناؤں

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی عربی تھے ۱۲ منہ [2] بلکہ اوسط درجے کے ۱۲ منہ [3] حجرے کے باہر ہی سے یوں ۱۲ [4] آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ ۱۲ منہ [5] صہیب نے ان پر نماز پڑھائی قو بعض کہتے ہیں ابوبکرؓ کا سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ کا سر آنحضرت صلعم کے کاندھے کے برابر ہے بعضوں نے کہا ابوبکرؓ کی قبر آنحضرت صلعم کے سر کے مقابل ہے اور حضرت عمرؓ کی قبر آپ کے پاؤں کے برابر بہرحال تینوں صاحب حضرت عائشہؓ کے حجرے میں مدفون ہیں جن کی قبر کا مقام اب تک بہ طور محفوظ ہے اور قیامت تک انشاء اللہ محفوظ رہے گا باقی صحابہ اور اہل بیت اور ازواج مطہرات

عُثْمَنَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ۔

بابُ ۳۹۱ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ

گا تو تم ان کا حکم سنو گے ان کی بات مانو گے سلہ پھر حضرت عثمانؓ سے تنہائی کی ان سے بھی یہی گفتگو کی جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمانؓ اپنا ہاتھ اٹھاؤ عبد الرحمن نے ان سے بیعت کی حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی اور سارے مدینہ والے گھس پڑے سب نے حضرت عثمان سے بیعت کر لی سلہ

باب جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کی فضیلت جن کی کنیت ابو الحسن تھی

اور وہ قرشی ہاشمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا علی میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے سلہ اور حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی مرے سلہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) فرمایا کل میں ایسے آدمی کو سرداری کا جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ فتح دے گا سہل نے کہا لوگ رات بھر اسی سوچ میں رہے دیکھیے کل کس جھنڈا ملتا ہے صبح سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو ان کو میرے پاس بلاؤ جب وہ آئے تو آپ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور دعا کی وہ ایسے اچھے ہو گئے جیسے ان کی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب وہ ہمارے طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب ان کے مقام پر پونہچ جاوے تو ان کو اسلام کی طرف بلا

سلہ بغاوت نہیں کرنے کے ۱۲ منہ سلہ عبد الرحمن ان تین راتوں میں سارے شہر میں پھرتے رہے جس سے وہ ملتے حضرت عثمانؓ کی خلافت کو پسند کرتا آخر انہوں نے انہی کو خلیفہ کیا اس طویل روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عثمانؓ کی فضیلت بیان کی کہ آنحضرتؐ ان سے راضی مرے دوسرے عبد الرحمن نے ان کو افضل سمجھا جب تو ان سے بیعت کی ۱۲ منہ سلہ اس حدیث کو خود امام بخاری نے صلح اور عمرہ قضا میں فضل اور مغازی میں بھی آئے گی ۱۲ منہ سلہ یہ تو ابھی اوپر کی لمبی حدیث میں گذر چکا ہے حضرت علی سے بیعت خلافت کی اوائل ماہ ذوالحج ۳۵ھ میں ہوئی تمام ملکوں اور صوبوں کو خبر دی گئی سب نے تسلیم کی مگر معاویہ نے ۱۲ منہ

عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

اور اللہ کا جو فرض ان پر ہے ۱؎ وہ ان کو بتلا قسم خدا کی اگر تیرے سبب سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو (اسلام کی) ہدایت دے تو وہ تیرے حق میں سرخ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ۲؎

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَّمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا جنگ خیبر میں حضرت علیؓ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے رہ گئے تھے ۳؎ پھر دل میں) کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں ۴؎ وہ نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے خیبر فتح کرا دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل صبح سرداری کا جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا سرداری کا جھنڈا کل ایسا شخص سنبھالے گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ خیبر فتح کرا دے گا ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ حضرت علیؓ آجائیں گے ۵؎ صبح کو کیا دیکھتے ہیں وہ موجود ہیں لوگوں نے عرض کیا یہ علیؓ آن پہنچے آپ نے ان کو جھنڈا دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هٰذَا فُلَانٌ لِّأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ يَقُوْلُ لَهٗ أَبُوْ تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهٗ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے ایک شخص (نام نامعلوم) سہل بن سعد پاس آیا اور کہنے لگا فلاں شخص (یعنی مروان) مدینہ کا حاکم منبر کے پاس بیٹھ کر حضرت علیؓ کو برا کہتا ہے سہل نے پوچھا کیا کہتا ہے اس نے کہا ان کو ۶؎ ابو تراب کہتا ہے سہل یہ سن کر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کنیت تو حضرت علیؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور علیؓ کو یہ کنیت بہت پسند تھی دوسرے نام

۱؎ نماز زکوٰۃ وغیرہ کے ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳؎ مدینہ میں ٹھہر گئے ہیں ۱۲ منہ ۴؎ کیسے ہو سکتا ہے آشوب ہے تو ہونے دو ۱۲ منہ ۵؎ کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں ۱۲ منہ ۶؎ مروان نے تحقیر کی راہ سے آپ کو ابو تراب کہا ابو تراب کہا یہ سمجھا کہ ابو تراب کنیت کس نے رکھی ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ و لوالدیہ اجمعین

الحدیث سهلًا وقلت يا أبا عباس كيف قال دخل عليٌّ على فاطمة ثم خرج فاضطجع في المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم أين ابن عمك قالت في المسجد فخرج إليه فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب إلى ظهره فجعل يمسح التراب عن ظهره فيقول اجلس يا أبا تراب. مرتين.

۹۰۱- حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسين عن زائدة عن أبي حصين عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل إلى ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر عن محاسن عمله قال لعل ذاك يسوءك قال نعم قال فأرغم الله أنفك ثم سأله عن علي فذكر محاسن عمله قال هو ذاك بيته أوسط بيوت النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال لعل ذاك يسوءك قال أجل قال فأرغم الله بأنفك انطلق فاجهد على جهدك۔

۹۰۲- حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن الحكم سمعت ابن أبي ليلى قال حدثنا علي أن فاطمة عليها السلام شكت ما تلقى من أثر الرحى فأتى النبي صلى الله عليه وسلم

اتنے پسند نہ تھے ابو حازم نے کہا اس وقت میں نے سہل سے درخواست کی ابو العباسؓ اس کا قصہ بیان کرو انہوں نے کہا ایسا ہوا حضرت علیؓ جناب فاطمہ زہرا رضہ کے پاس تشریف لے گئے وہاںؓ سے نکل کر مسجد میں جاکر لیٹ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے پاس آئے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا[1] کہاں ہے انہوں نے کہا مسجد میں ہیں یہ سن کر آپ ان کے پاس گئے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے آپ اپنے ہاتھ سے ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابو تراب اٹھ کر بیٹھ اٹھ کر بیٹھ[2]

ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے سعید بن ابو عبیدہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نافع بن ارزق) عبد اللہ بن عمرؓ پاس آیا حضرت عثمانؓ کو پوچھا عبد اللہ نے ان کی خوبیاں بیان کی پھر کہا شاید تجھ کو یہ برا لگتا ہے وہ کہنے لگا ہاںؒ عبد اللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری ناک کو خاک لگائے (تجھ کو ذلیل کرے پھر اس نے حضرت علیؓ کو پوچھا عبد اللہ نے ان کی خوبیاں بیان کیں اور کہا علیؓ ایسے تھے ان کا گھر آنحضرت صلعم کے بیچا بیچ تھا شہ کہنے لگے یہ بھی شاید تجھے برا لگتا ہے اس نے کہا ہاں عبد اللہ نے کہا (چل دور ہو) اللہ تیری ناک میں خاک لگائے جا تجھ سے جو ہو سکے میرا بگاڑ کر لے کچھ کمی نہ کیجیو

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ سے انہوں نے حکم سے کہا میں نے ابی لیلے سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا حضرت فاطمۃ الزہرا کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوئی ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی اسی زمانہ

[1] یہ سہیل کی کنیت تھی ۱۲ منہ [2] دونوں میاں بیوی میں کچھ تکرار ہوئی تو گھر ۱۲ منہ [3] دادا کو چچا فرمایا ۱۲ منہ [4] یہ فضیلت ایسی ملی کہ مروان کے بعد تا دو پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی ۱۲ منہ [5] وہ کیسے آدمی تھے ۱۲ منہ [6] نافع خارجی تھا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی دونوں کو برا سمجھتا تھا ۱۲ منہ [7] دوسری روایت میں ہے عبد اللہ نے کہا علیؓ کو کیوں پوچھتا ہے ان کا گھر دیکھ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں سے کیسا ملا ہوا ہے ایک روایت میں ہے عبد اللہ نے کہا ان کا مرتبہ آنحضرت صلعم کے پاس ایسا تھا مسجد میں ان کے گھر کے سوا اور کسی کا گھر نہیں ۱۲ منہ اللہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہم اجمعین

وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے حضرت فاطمہ رضؓ (ایک قیدی مانگنے) آنحضرت صلعم پاس گئیں لیکن آپ نہ ملے تو حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی آئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا (اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر (رات کو) ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں (میاں بیوی) لیٹ رہے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو اور آپ ہم میاں بیوی کے بیچ میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے جو تم ایک غلام مانگتے ہو ایک بہتر بات نہ بتاؤں جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے [1]

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُوسٰى۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا وہ اپنے والد سے نقل کرتے تھے [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہا تم اس سے خوش نہیں ہوتے تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰؑ کے پاس تھا [3]

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ [4] سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا جیسے تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے [5] ویسا ہی اب بھی فیصلہ کرو [6] میں اختلاف کو برا جانتا ہوں اس

---

[1] سبحان اللہ یہ شرف کس کو نصیب ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [2] ہمارے امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ یہ کلمات جتنے آنحضرتؐ نے فرمائے اتنی بار پڑھا کرے اس کو کبھی سستی یا تھکن نہیں ہونے کی اس حدیث سے مسلمان کو دنیا کی تکلیف اور تنگی پر صبر کرنا چاہئے کہ ہماری بادشاہ زادی نے بھی دنیا میں اس طرح بسر کی ہے اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر گذارہ کیا اور ایک خادم تک نہ رکھا ۱۲ منہ [3] یعنی سعد بن ابی وقاصؓ سے ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو رنج ہوا کہنے لگے آپ مجھ کو عورتوں بچوں کے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حضرت موسیٰ کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کر کے جاتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے میرے بعد متصلاً تم ہی میرے خلیفہ ہو گے کیونکہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی حیات میں گزر گئے دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ ہے صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہو گا اس روایت سے سوا کمال نبوت کے اور تمام کمالات کے مجمع حضرت علیؓ ثابت ہوتے ہیں اس کا کسی کو انکار نہیں بالغرض اگر حضرت علیؓ تمام صحابہ سے افضل ہوں تب بھی خلافت اوروں کی صحیح ہوگی اس لیے کہ خلافت مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق سے ہوتی ہے اور مفضول کی خلافت باوجود افضل درست ہے [5] ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں ۱۲ منہ [6] عبیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت

اَوْ اَمُوْتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِىْ فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ۔

بَابُ ۳۹۰ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهْتَ خَلْقِىْ وَخُلُقِىْ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِىُّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاِنِّىْ كُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِىْ حِيْنَ لَا اٰكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِىْ فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَكُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِىْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ هِىَ مَعِىْ كَىْ يَنْقَلِبَ بِىْ فَيُطْعِمَنِىْ وَكَانَ اَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِىْ بَيْتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ اِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ

وقت تک کہ لوگ سب[۵۱] جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرح دنیا سے چل دوں ابن سیرین نے کہا حضرت علیؓ سے اکثر روایتیں[۵۲] غلط اور جھوٹ ہیں[۵۳]

باب جعفر بن ابی طالب کی فضیلت[۵۴] جو ہاشمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے

ہم سے احمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابوعبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کی ہیں بات یہ ہے کہ میں اپنا پیٹ بھرنے کو (رات دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا تھا[۵۶] یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کھانے کی خمیری روٹیاں اور پہننے کو دھاری دار چادر مجھ کو میسر نہ تھی اور فلاں مرد اور فلاں عورتیں میری خدمت گار نہ تھیں[۵۷] مارے بھوک کے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلانی آیت مجھ کو پڑھ کر سنا حالاں کہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی اس لیے کہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھ کو ساتھ لے جائے کھانا کھلا دے اور محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لے جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا دیتے کبھی ایسا بھی کرتے کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اس کو نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو (شہد یا گھی) اس میں لگا ہوتا اسی کو چاٹ لیتے[۵۸]

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے شعبی سے عبداللہ بن عمرؓ

۵۱ ایک خلیفہ پر ۱۲ منہ ۵۲ جو رافضی کرتے ہیں ۵۳ یعنی حضرت علیؓ نے وہ نہیں فرمائیں رافضی ان پر تہمت جو جوڑتے ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت باتیں حضرت علیؓ اور دوسرے ائمہ اہل بیت سے ایسی روایات لکھیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اہل بیت کے مخالف اور دشمن تھے معاذ اللہ یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں ۱۲ منہ ۵۴ یہ حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی تھے دس برس ان سے بڑے تھے انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش دوسری مدینہ کی طرف ۱۲ منہ ۵۵ اس کو خود امام بخاری نے عمرۃ القضا میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۵۶ نہ میرا گھر تھا نہ بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی طفیل میں کھانا مل جاتا ۱۲ منہ ۵۷ جیسے اس وقت ہیں ۱۲ منہ ۵۸ حضرت جعفر بن ابی طالب نہایت سخی تھے ان کے صاحبزادے عبداللہ بن جعفر کی سخاوت اور دریا دلی مشہور ہے ۱۲ منہ اللھم اغفر لکاتبہ و لوالدیہم اجمعین

الشَّعْبِیِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلٰی ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ یُقَالُ کُنْ فِیْ جَنَاحِیْ کُنْ فِیْ نَاحِیَتِیْ کُلُّ جَانِبَیْنِ جَنَاحَانِ

جب عبداللہ بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کرتے سلام تم پر دو پنکھ والے کے بیٹے[1] امام بخاری نے کہا حدیث میں جو جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد دو گوشے ہیں (دو کونے)[2]

بَابٌ ۳۹۱ ذِکْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رض

باب حضرت عباس رض کا ذکر جو عبدالمطلب کے بیٹے تھے

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا

ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رض سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا جب قحط پڑتا تو حضرت عمر رض حضرت عباس رض کے وسیلے سے پانی مانگتے یوں کہتے یا اللہ پہلے ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے تو ہم کو پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں ہم کو پانی پلا اللہ پانی برساتا[3]

بَابٌ ۳۹۲ مَنَاقِبُ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَۃُ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی فضیلت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ سردار ہے بہشت والی عورتوں کی

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْاَلُہٗ مِیْرَاثَھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں حضرت عائشہ رض سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابوبکر رض کو کہلا بھیجا اپنا ترکہ مانگتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مالوں میں سے جو اللہ نے بن لڑے بھڑے آپ کو دیئے تھے اور آپ کے صدقے ہیں جو مدینہ میں تھا اور فدک میں سے اور خیبر کے خمس میں جو بچ رہتا اس میں سے ابوبکر رض نے (جواب میں) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث

---

[1] ان کے والد جعفر بن ابی طالب رض وہ موتہ میں شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کو دیکھا کہ ان کا دو پنکھ (بازو) ہیں اور فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں اسی سے ان کو طیار بھی کہتے ہیں رضی اللہ عنہ منہم ۱۲ منہ [2] شاید امام بخاری نے جناح کو اپنے حقیقی معنی یعنی پنکھ میں نہیں لیا ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۱۲ منہ [4] حضرت عباس رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے اور آپ کے حقیقی چچا تھے مدینہ میں ایک بار سخت قحط ہوا کعب بن مالک نے حضرت عمر رض سے کہا بنی اسرائیل پر جب قحط پڑتا تھا تو وہ اپنے پیغمبروں کی اولاد میں کا وسیلہ پکڑتے تھے اللہ پانی برساتا حضرت عمر رض نے کہا ہمارے یہاں بھی عباس رض موجود ہیں وہ ہمارے پیغمبر کے چچا ہیں چچا باپ کی طرح ہوتا ہے پھر ان کے پاس گئے اور ان کو ساتھ لے کر منبر پر آن کر دعا کی اللہ نے خوب پانی برسایا حضرت عقیل بن ابی طالب نے حضرت عباس رض کی تعریف ایک قصیدے میں کی ہے دو شعر ان میں یہ ہیں ۔ بعمی سقی اللہ البلاد واہلہا ٭ عشیۃ یستسقی بشیبتہ عمر ٭ توجہ بالعباس فی الجدب داعیا ٭ فما جاز حتی جاد بالدیمۃ المطر ٭ باوجود اس کے حضرت عباس رض کو اتنی فضیلت حاصل تھی مگر حضرت عمر رض نے اہل مشورہ یعنی ارکان مجلس میں جو مہاجرین اولین تھے ان کو شریک ...

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ آنحضرتؐ کی آل اسی مال میں سے کھائیں گے جو اللہ کا مال ہے بس کھانے کے سوا اور کوئی تصرف اس مال میں نہیں کریں گے[۱] اور میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جو آپ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے اس میں کوئی تبدل تغیر نہیں کرنے کا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں بھی وہی کروں گا پھر حضرت علیؓ (ابو بکرؓ کے پاس آئے) کہنے لگے ابو بکرؓ ہم کو تمہاری بزرگی کا اقرار ہے لیکن انہوں نے اپنی قرابت کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور اپنے حقوق کا ذکر کیا ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی کہنے لگے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے[۲]

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم کو خالد نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے واقد سے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو بکرؓ صدیق سے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کے آپ اہل بیت میں رکھو (اہل بیت کی تعظیم کرتے رہو ان سے محبت رکھو)

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اس کو ناحق غصہ دلائے بتائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا[۳]

---

[۱] اس کو بیچ ڈالیں یا ہبہ کر دیں ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا باب کا مطلب اسی فقرہ سے نکلتا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبد المطلب کی اولاد مراد ہے مرد ہوں یا عورت جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یا آپ کی صحبت میں رہے جیسے علیؓ ان کی اولاد امام حسن امام حسین امام محسن حضرت فاطمہ ان کی صاحبزادی ام کلثوم جو حضرت عمرؓ کی بی بی تھیں جعفر ان کی اولاد عبد اللہ اور عون اور محمد کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی تھا احمد عقیل ان کی اولاد مسلم بن عقیل ام ہانی حضرت علیؓ کی بہن ان کی اولاد حمزہ بن عبد المطلب ان کی اولاد یعلیٰ عمارہ امامہ عباس بن عبد المطلب ان کے دس بیٹے فضل عبد اللہ قثم عبید اللہ حارث سعید عبد الرحمن کثیر عون تمام ان کی بیٹیاں ام حبیب آمنہ صفیہ ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب ان کی اولاد جعفر نوفل ان کے بیٹے مغیرہ حارث عبد المطلب کی بیٹیاں ثقیلہ امیمہ اروی عاتکہ صفیہ یہ سب لوگ اور ان کی اولاد قیامت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں میں داخل ہیں ۱۲ منہ [۳] کہتے ہیں یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا اس سے نکاح کرنا چاہا پھر آنحضرت صلعم کی ناخوشی سن کر اس ارادے سے باز آئے شیعہ اس حدیث کو ابو بکرؓ صدیق کے مطاعن میں ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہؓ کو غصہ دلا کر گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا ان کا جواب یہ ہے کہ غصہ دلانے سے مراد یہ ہے کہ ناحق طور سے غصہ دلائے ابو بکرؓ نے تو آنحضرتؐ کی حدیث سنادی اور اس پر عمل کیا اور بغیر اس کے ابو بکرؓ کو کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ انہوں نے اپنے کانوں سے جو آنحضرت صلعم سے سنا تھا اس کے خلاف نہ کر سکتے تھے اگر اس کے خلاف کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا وجہ غصہ دلانے والے

۹۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي إِنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں حضرت فاطمہؓ اپنی صاحبزادی کو بلایا پہلے (کان میں) چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگی پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات تھی انہوں نے کہا پہلے آپ نے فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ کو یہ فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تو میرے پاس آئے گی اس وقت میں ہنس دی[1]

بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ۔

باب حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت[2] ابن عباسؓ نے کہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے[3] اور حواریوں کو (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سپید کپڑے پہنا کرتے تھے[4]

۹۱۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا مجھ کو مروان بن حکم نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمان کی ایک سال میں نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہو گئی تھی نکسیر پھوٹی اور بہت سخت اتنی کہ وہ حج کو نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص (نام معلوم) ان کے پاس گیا کہنے لگا تم کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں حضرت عثمان نے پوچھا کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں یہ سن کر وہ چپ ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا[5] اس نے یہی کہا کسی کو خلیفہ کر جاؤ حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کس کو چاہتے ہیں

---

[1] سبحان اللہ اس حدیث سے معلوم کر لینا چاہیے کہ حضرت فاطمہ کو اپنے والد بزرگوار یعنی پیغمبر صلعم سے کتنی محبت تھی کہ شوہر اور اولاد کا چھوڑنا ان کو مطلق ناگوار نہ ہوا اور باپ کے ملنے کی خوشی ہوئی گویا یہ سب چھوٹ جائیں ۱۲ منہ [2] ان کا نسب یہ ہے زبیر بن عوام بن خویلد بن اسعد عبد العزیٰ بن قصی یہ قصی میں جا کر آنحضرتؐ سے جا کر مل جاتے ہیں ان کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب تھیں جو آنحضرتؐ کی پھوپھی تھیں عشرہ مبشرہ میں سے اور بڑے جلیل القدر صحابی ہیں جنگ جمل سے لوٹ کر آ رہے تھے اس وقت وادی سباع میں شہید ہوئے ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورہ براۃ میں وصل کیا حواری کے معنی مددگار کے ہیں اگرچہ سب اصحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار تھے مگر زبیر نے خاص طور پر ایک بڑی مدد کی تھی کہ جنگ احزاب میں کافروں کی خبر لائے جب کسی سے نہ ہو سکا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حواری کے خطاب سے سرفراز فرمایا ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کے دل روشن اور نورانی تھے ایک تک نصاریٰ میں یہ ہے کہ جو عورت مانگ یا تھ ہو جاتی ہیں یعنی تارک الدنیا سپید کپڑے کے سوا رنگین کپڑے نہیں پہنتی ۱۲ منہ [5] مروان کا بھائی ۱۲ منہ

الزُّبَيْرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَاِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

یہ سن کر وہ چپ ہو رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں تب اس نے کہا ہاں حضرت عثمان رضؓ نے کہا سن لو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے تھے [1]

۹۱۲- حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيْلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ خَيْرُكُمْ ثَلٰثًا۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے والد (عروہ) نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے مروان سے سنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمان رضؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں کس کا خلیفہ ہونا چاہتے ہیں اس نے کہا زبیر بن عوام کا انہوں نے کہا سن رکھو تم خود جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہیں تین بار یہی کہا۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔

۹۱۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْاَحْزَابِ جُعِلْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلٰى فَرَسِهٖ يَخْتَلِفُ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور عمر رضؓ بن ابی سلمہ (دونوں کم سن تھے) جنگ احزاب میں عورتوں بچوں میں چھوڑ دیے گئے پھر میں نے جو نگاہ کی دیکھا تو زبیر اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں پاس گئے

[1] کہتے ہیں حضرت عثمان رضؓ نے اپنے بعد خلافت عبدالرحمٰن بن عوف کے لیے لکھ کر اپنے منشی پاس وہ کاغذ رکھوا دیا تھا مگر عبدالرحمٰن ان کی زندگی میں سنہ ۳۲ھ میں گذر گئے ۱۲ منہ [2] جو حضرت عثمان رضؓ کا سال الاتھا ۱۲ منہ

فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا اَبَتِ رَاَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ اَوَهَلْ رَاَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّاتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي۔

اور آئے جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں نے کہا باوا میں نے دیکھا تم بار بار آتے جاتے تھے یہ کیا معاملہ تھا انہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں انہوں نے کہا ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو بنی قریظہ پاس جائے ان کی خبر لائے میں گیا (خبر لایا) جب لوٹ کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا یعنی یوں فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ صدقے (سبحان اللہ کیا فضیلت ہے)

۹۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهٖ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ اُدْخِلُ اَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ اَلْعَبُ وَاَنَا صَغِيْرٌ

ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا یرموک[1] کے دن نے صحابہ نے زبیر سے کہا اجی کافروں پر حملہ کرو ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں یہ سن کر زبیر نے حملہ کیا کافروں نے (تلوار کی) دو ماریں ان کے مونڈھے پر لگائیں ان دونوں کے بیچ میں وہ مار تھی جو بدر کی لڑائی میں ان پر لگی تھی عروہ نے کہا میں اپنی انگلیاں بچپنے میں ان زخموں میں ڈالتا کھیلتا (ان میں جوف رہ گیا تھا)

بَابُ ۳۹ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

باب طلحہ بن عبید اللہ کی فضیلت[2]

وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتے تک طلحہؓ سے راضی رہے[3]

۹۱۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا بعض لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت

---

[1] یرموک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور انصاری میں بڑی سخت جنگ ہوئی تھی کہتے ہیں ایک لاکھ پانچ ہزار نصرانی ان میں مارے گئے اور چالیس ہزار قید ہوئے چار ہزار مسلمان بھی شہید ہوئے ۱۲ منہ [2] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار ان کا نسب یہ ہے طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن کعب یہ مرہ بن کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتے ہیں جنگ جمل میں شہید ہوئے حضرت علیؓ نے باوجود طلحہ ان کے مخالف لشکر یعنے حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھے جب ان کی شہادت کی خبر سنی تو اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی مروان نے ان کو تیر سے شہید کیا ۱۲ منہ [3] یہ روایت اوپر گذر چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی نسبت فرمایا طلحہ بھی ان میں سے تھے کہ آنحضرت مرتے تک ان سے راضی رہے ۱۲ منہ

الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص کے یہ ابوعثمان رض نے ان دونوں سے سن کر نقل کیا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ واسطی نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے طلحہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بالکل شل ہو گیا تھا[۱]۔

بَابُ ۳۹۵ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

باب سعد بن ابی وقاص کی فضیلت[۲] جو بنی زہرہ میں سے ہیں

بنی زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ننہیال کے لوگ تھے ان کے والد کا نام مالک ہے۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا یحیٰی سے سنا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا[۳]

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد[۴] سے انہوں نے کہا میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا[۵]

۹۲۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا اسی دن اسلام لاتے جس

---

[۱] احد کے دن ۱۲ منہ [۲] اذکار رفتہ ۱۲ منہ [۳] مشرکوں نے جنگ احد میں آنحضرت ص پر وار کرنا چاہا طلحہ رض نے اپنے ہاتھ پر کیا مسند طیالسی میں ہے کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا ہم نے طلحہ کو احد کے دن دیکھا ان کو ستر پر کئی زخم لگے تھے انگلی بھی کٹ گئی تھی دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہ کے لیے بہشت واجب ہو گئی ترمذی نے حضرت علی رض سے نکالا آنحضرت ص سے میں نے سنا طلحہ اور زبیر دونوں بہشت میں میرے ہمسائے ہوں گے ۱۲ منہ [۴] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں اور آنحضرت کے بڑے جانثار اور خیر خواہ تھے ان کا نسب یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب جن مرہ یہ کلاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں اور وہیب حضرت آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے چچا تھے ۱۲ منہ [۵] یوں فرمایا تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر صدقے ۱۲ منہ [۶] سعد بن ابی وقاص سے ۱۲ منہ [۷] صرف تین ہی مرد مسلمان تھے سعدؓ اور ابوبکر رض اور بلال رض ۱۲ منہ

أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ۔

دن میں مسلمان ہوا اور سات دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ نے بھی روایت کیا۔

۹۲۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَكُنَّا نَغْزُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلٰى عُمَرَ قَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي۔

ہم سے ہاشم نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے کہا میں نے سعد سے سنا وہ کہتے تھے سارے عربوں میں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہادوں میں درخت کے پتے کھا کر گذر کرتے ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید اس میں نرمی کا نام نہ ہوتا (بالکل سوکھا) باوجود اس حال کے بنی اسد مجھ کو نماز سکھلاتے ہیں[۴] (وہ بہ خوش) ایسا ہو تو میں بالکل محروم اور بے نصیب ہی[۵] رہا اور میرے سب کام برباد ہو گئے[۶] ہوا یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمرؓ سے سعد کی چغلی کھائی تھی یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکے۔

بَابُ ۳۹۶ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں کا بیان ایک داماد آپ کے ابو العاص بن ربیع تھے (جو حضرت زینب کے شوہر تھے)

۹۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے امام زین العابدین علیہ السلام نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی (جو بریہ) کو شادی کا پیغام دیا۔ یہ خبر حضرت فاطمہؓ کو پہنچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں عرض کیا کہ آپ کی قوم والے یہ کہتے ہیں آپ کو اپنی بیٹیوں کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں

[۱] اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ابو بکرؓ اور حضرت خدیجہ اور کئی آدمی سعد سے پہلے اسلام لائے تھے بعضوں نے کہا کہ حضرت سعد نے اپنے علم کی رو سے کہا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن عبد البر نے سعد سے نقل کیا میں انیس برس کی عمر میں اسلام لایا ابو بکرؓ صدیق کے ہاتھ پر اس وقت میں ساتواں مسلمان تھا بعضوں نے کہا صحیح عبارت ابن حدیث کی یوں ہے ما اسلم احد فی الیوم الذی اسلمت فیہ یعنے جس دن میں مسلمان ہوا اس دن کوئی مسلمان نہیں ہوا حافظ نے کہا ابن مندہ نے معرفت میں اس حدیث کو یوں ہی نقل کیا اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ [۲] جن لوگوں نے سعد کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے ان میں بنی اسد کے لوگ بھی شریک تھے یہ قصہ اوپر کتاب الصلوۃ میں گذر چکا ۱۲ منہ [۳] آنحضرتؐ پاس اتنے دنوں رہا نماز تک نہ سیکھی ۱۲ منہ [۴] کیونکہ نماز سب دین کے کاموں میں اہم ہے ۱۲ منہ

تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ وَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ

آپنا (اسی کا اثر ہے) اب علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (لوگوں کو خطبہ سنایا) مسور کہتے ہیں میں نے خود سنا آپ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابو العاص بن ربیع کو دی اس نے جو بات کہی وہ سچی کی[1] (بے جانے رہو کر) فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کو جو بات بری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم یہ تو ہونے والا نہیں کہ اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (کمبخت ابوجہل ملعون) کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں (اجتماع نقیضین ہو) یہ سنتے ہی حضرت علیؓ نے اس پیام کو دھتا بتایا محمد بن عمرو بن طلحہ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے امام زین العابدین سے انہوں نے مسور سے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس میں سے ایک داماد (ابو العاص) کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی سچ کر دکھائی جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا

۹۲۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

باب زید بن حارثہ کی فضیلت[2] جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے

(براء بن عازب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا یار ہے[3]

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا (جس کو بعث اسامہ کہتے ہیں[4]) اور اس کا

---

[1] علیؓ سے تعجب ہے وہ اپنا وعدہ کیوں نہ پورا کریں ہوا یہ تھا کہ ابو العاص نے حضرت زینب سے نکاح ہوتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ ان کے رہتے تک میں دوسری بی بی نہ کروں گا اس شرط کو ابو العاص نے پورا کیا شاید حضرت علیؓ نے بھی یہی شرط کی ہو لیکن جویریہ کو پیام دیتے وقت وہ بھول گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عتاب کا خطبہ پڑھا تو ان کو اپنی شرط یاد آگئی اور وہ اس ارادے سے باز آئے بعضوں نے کہا حضرت علیؓ سے ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی تھی لیکن حضرت فاطمہ بڑے رنجوں میں گرفتار تھیں والدہ گذر گئیں تینوں بہنیں گذر گئیں اکیلی باقی رہ گئی تھیں اب سوکن آنے سے اور پریشان ہو کر اندیشہ تھا کہ ان کی جان کو نقصان پہنچے اس لیے آپ نے حضرت علی پر عتاب فرمایا اور میں نے ابن ماجہ کے ترجمہ میں اس کے کئی وجوہ بیان کیے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ بنی کلب میں سے تھے جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر بکنے آئے تھے حکیم بن حزام نے ان کو خرید کر کے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کو گذرانا انہوں نے آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیا پھر زید کے باپ اور چچا آئے آنحضرتؐ نے زید کو اختیار دیا چاہے تو ان کے ساتھ چلے جائیں زید نے کہا میں تو آپ کے سوا اور کسی پاس کبھی رہنے کا نہیں ۱۲ منہ [3] یہ مولیٰ کا ترجمہ ہے عرب میں مولیٰ کے بہت سے معنی آتے ہیں مالک اور غلام اور مددگار اور دوست اور محب وغیرہ ۱۲ منہ [4] یہ لشکر آنحضرتؐ نے مرض موت میں طیار کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ فوراً روانہ ہو جائے مگر اس عرصہ میں آپ کی وفات ہو گئی وہ لشکر مدینہ ہی کے قریب تھا لوٹ آیا پھر ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں اس کو طیار کر کے روانہ کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا (جو نو عمر اور کمسن تھے) بعضے لوگوں نے[1] اسامہ کی سرداری پر طعن کیا[2] تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا (لوگو) اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہو تو گویا تم نے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا[3] قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور زید کے بعد یہ اسامہ بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے۔

۹۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس ایک قیافہ جاننے والا (مدلجی) آیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اسامہ اور ان کے باپ زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے آپ کو بہت بھلی لگی آپ نے حضرت عائشہؓ سے بیان کی[4]

بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

باب اسامہ بن زید کا بیان

۹۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَقَالُوا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی فکر پیدا ہوئی[6] انہوں نے آپس میں) کہا اس باب

---

[1] عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی نے ۱۲ منہ [2] بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہوئے اسامہ کیسے سردار ہوئے۔ کہتے ہیں اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور قریش کے بہت بوڑھے اور بزرگ لوگ بھی تھے مگر آنحضرت ﷺ نے ایک مصلحت سے اسامہ کو اس کا سردار مقرر کیا تھا کہ ان کے والد زید جنگ میں مارے گئے تھے اسامہ خوب دل توڑ کر ان دشمنوں سے لڑیں گے بعضوں نے کہا آپ کو جاہلیت کی رسم توڑنا منظور تھی کہ خواہ مخواہ بوڑھا شخص سردار ہو تا عزت جب عیاش وغیرہ کئی لوگوں نے یہ طعن تشنیع شروع کیے تو حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا اس پر بھی ان لوگوں نے اسامہ کی ماتحتی میں جانے سے توقف کیا آخر حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپ کو یہ قصہ سنایا آپ نے آزردہ ہو کر یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے ۱۲ منہ [3] حالانکہ زید کئی لڑائیوں میں سردار ہو چکے تھے اس وقت کسی نے طعنہ نہیں مارا تھا ۱۲ منہ [4] یعنے ان لوگوں میں جو مجھ کو بہت محبوب ہیں معلوم ہوا کہ امامت مفضول کی باوجود فاضل درست ہے کیونکہ اس لشکر میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے اور وہ بالاتفاق اسامہ سے افضل تھے اس حدیث کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیعہ اس سے دلیل لے کر ابو بکرؓ اور عمرؓ پر طعنہ مارتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ تو ان لوگوں میں نہ تھے جو اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہوں بلکہ وہ بخوشی جانے پر مستعد تھے اتنے میں آنحضرت ﷺ کی بیماری سخت ہو گئی آپ نے ابو بکرؓ کو خود روک لیا وہ نماز پڑھائیں کئی دن بعد آپ کا انتقال ہو گیا فرصت کہاں ملی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہوتا پھر ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے سب کو اسامہ کے ساتھ روانہ کر دیا صرف حضرت عمرؓ کو صلاح اور مشورے کے لیے رکھ لیا پس طعنہ محض لغو ٹھہرا ۱۲ منہ [5] باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آپ کو زید سے بہت محبت تھی جب تو قیافہ شناس کی اس بات سے خوش ہوئے منافق طعنہ کرتے تھے کہ اسامہ کا رنگ کالا وہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ۱۲ منہ [6] جس نے چوری کی تھی اور شریف لوگوں میں تھی ۱۲ منہ

مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ اَسْاَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيْثِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَصَاحَ بِيْ قُلْتُ لِسُفْيٰنَ فَلَمْ تَحْمِلْهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهٗ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ اَحَدٌ اَنْ يُّكَلِّمَهٗ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی اسامہ کے سوا جو آپ کا چہیتا ہے اور کون جرأت کر سکتا ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں زہری سے مخزومی عورت کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے علیؓ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی انہوں نے کہا میں نے اس کو ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کی[۱] لوگوں نے کہا اس کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا[۲] کسی کی جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا اس کا تو ہاتھ نہ کاٹتے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) چوری کرتا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور میں تو اگر فاطمہ (میری بیٹی) بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

بَابٌ ۳۴۹

باب

۹۲۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى ابْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى رَجُلٍ يَّسْحَبُ ثِيَابَهٗ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اُنْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِيْ قَالَ لَهٗ اِنْسَانٌ اَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ اُسَامَةَ قَالَ فَطَاْطَاَ ابْنُ عُمَرَ رَاْسَهٗ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّهٗ

ہم سے حسن بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عباد یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ماجشون نے کہا ہم کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی ایک دن عبد اللہ بن عمر رضؓ مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا اس کے کپڑے اتنے نیچے ہیں کہا مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ عبد اللہ بن دینار نے کہا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے (مجھ سے) کہا دیکھ تو یہ کون ہے کاش یہ میرے پاس ہوتا[۳] ایک آدمی (نام نامعلوم) کہنے لگا ابو عبد الرحمٰن تم اس کو نہیں پہچانتے یہ محمد ہے اسامہ بن زید کا بیٹا جب تو ابن عمر رضؓ نے (شرمندگی سے) اپنا سر جھکا لیا پھر کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے محبت کرتے تھے)

[۱] وہ قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھے [۲] یعنی یہ کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے [۳] تو میں اس کو مزہ چکھاتا یا کاش یہ میرا غلام ہوتا وہ سمجھے کوئی غلام ہے کیوں کہ اس کا رنگ کالا تھا

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ ابْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسنؓ کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کی کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن ام ایمن کا پوتا (جو آنحضرت کی کھلائی اور اسامہ کی والدہ تھیں) اور ایمن اسامہ کا ماں جایا بھائی تھا وہ انصاری آدمی تھا عبداللہ بن عمر نے اس کو دیکھا نماز میں اس نے رکوع اور سجدہ پورے طور سے نہیں ادا کیا عبداللہ رضہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمرہ کے ساتھ تھا اتنے میں حجاج بن ایمن آئے انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع اور سجدہ نہیں کیا عبداللہ نے کہا پھر سے نماز پڑھ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو عبداللہ نے پوچھا یہ کون شخص ہے میں نے کہا حجاج بن ایمن بن ام ایمن عبداللہ نے کہا ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور ان کی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا امام بخاری نے کہا میرے بعضے دوستوں نے (یعقوب بن سفیان نے) اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا اس میں اتنا بڑھایا کہ ام ایمن آنحضرتؐ کی کھلائی تھیں۔

۵۱ جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲منہ ۵۲ ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمرو حبشی تھا ۱۲منہ ۵۳ یعنے اس کے بیٹے حجاج بن ایمن کو اس لیے کہ ایمن تو جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہو چکے تھے آگے کی روایت سے اس کی تصریح ہو جاتی ہے ۱۲منہ ۵۴ انہی ام ایمن کے بیٹے اسامہ بھی تھے ۱۲منہ

باب ۱۶۷ مناقب عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

باب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت[۱]

۹۲۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی شخص کچھ خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں میں مجرد کبر و جوان تھا آپ کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا میں نے خواب میں کیا دیکھا جیسے دو فرشتے آئے وہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے کنوئیں کی طرح تہ بر تہ اس کی بندش ہے اور جیسے کنوئیں پر دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر لکڑیاں لگائی جاتی ہیں) ایسے ہی اس پر بھی دو کونے اٹھے ہوئے ہیں کیا دیکھتا ہوں اس میں کچھ لوگ وہ بھی ہیں جن کو میں پہچانتا ہوں میں اس وقت یہی کہنے لگا اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے ان میں ایک اور فرشتہ ان دو فرشتوں سے (جو مجھ کو لے گئے تھے) آکر ملا مجھ سے کہنے لگا کچھ مت ڈر میں نے یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھتا ہوتا سالم نے کہا اس کے بعد سے عبد اللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے)

۹۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللهِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبد اللہ

---

[۱] ان کی کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی صغر سنی میں اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور ان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے بہت بڑے عالم اور عابد و زاہد تھے ۸۲ برس کی عمر میں انتقال فرمایا ۷۳ھ ہجری میں حاجت

رَجُلٌ صَالِحٌ

بَابٌ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَّحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ

نیک بخت آدمی ہے۔

باب عمارؓ بن یاسرؓ اور حذیفہؓ بن یمان کی فضیلت کا بیانؓ

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں آیا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما نہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے پاس جاکر بیٹھا اتنے میں ایک بوڑھا آن کر میرے بازو بیٹھا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا ابو الدرداء (صحابی) رضہ میں نے ان سے کہا میں نے یہ دعا کی تھی یا اللہ کوئی نیک بخت رفیق مجھ کو عنایت فرما تو اللہ نے تم کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے ہو میں نے کہا کوفہ کے انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین تکیہ وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کے اغوار سے بچایا ہے (یعنی عمار بن یاسر رضہ) کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے واقف تھے۔ جس کو ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (یعنے حذیفہ بن یمانؓ) پھر یہ پوچھا کہ عبد اللہ بن مسعود رضہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے واللیل اذا یغشٰی میں نے ان کو پڑھ کر سنائی واللیل اذا یغشٰی

ؒ۱ دونوں بڑے جلیل القدر صحابی ہیں عمار نے اسلام پر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں ابو جہل ملعون نے ان کی والدہ کو اسلام لانے پر مار ڈالا وہ اسلام کے زمانہ میں پہلی شہید عورت تھیں حذیفہ بن یمان انصاری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز کی باتیں ان کو بتائی تھیں ان کو صاحب السر یعنے راز دار کہا کرتے عمار حضرت علی رضہ کے ساتھ صفین میں شہید ہوئے اور حذیفہ رضہ نے حضرت عثمان رضہ کی شہادت کے کچھ بعد وفات پائی امام بخاری نے دونوں کو ایک باب میں اس لیے بیان کیا کہ ابو الدرداء نے دونوں کی تعریف ایک ساتھ بیان کی اور ابن مسعود کو الگ بیان کیا کیونکہ ان کی فضیلت کی حدیثیں اور بھی ملیں جو امام بخاری کی شرط پر تھیں ۱۲ منہ ؒ۲ جس کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤں ۱۲ منہ اللھم اغفر الکاتب ولمن سعی فیہ

إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ وَاللهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَزِلُّونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

والنہار اذا تجلی والذکر والانثی [1] انہوں نے کہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھ کو منہ بہ منہ پڑھائی (جیسے ابن مسعود پڑھتے ہیں اسی طرح)

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ شام کے ملک کو گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا اللہ مجھ کو ایک نیک رفیق عنایت فرما پھر ان کو ابوالدرداء صحابی رضہ کی صحبت ملی۔ ابوالدرداء نے پوچھا تم کہاں سے آئے انہوں نے کہا کوفہ سے ابوالدرداء نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلعم کے راز دار تھے ایسے رازوں سے واقف تھے جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا حذیفہ رضہ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کی شر سے بچا رکھا ہے یعنی عمار بن یاسر رضہ میں نے کہا ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت ص کی مسواک رکھتے تھے یا تکیہ (یا راز سے واقف تھے) میں نے کہا ہیں (یعنی عبداللہ بن مسعود رضہ) انہوں نے کہا عبداللہ اس سورت کو کیونکر پڑھتے تھے واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلی آگے کیونکر میں نے کہا والذکر والانثی کہنے لگے یہاں کے لوگ بھی عجیب ہیں برابر میرے پیچھے پڑے رہے مجھ سے غلطی کرانے ہی کو تھے جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے سوا اور طرح بتا کر

بَابٌ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت رضی اللہ عنہ [3]

---

[1] مشہور قراءت یوں ہے وما خلق الذکر والانثیٰ ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں پہلے یہ آیت یوں ہی اتری تھی والذکر والانثی پھر وما خلق کا لفظ اس میں زیادہ ہوا لیکن عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء رضہ کو اس کی خبر نہ ہوئی وہ اگلی قراءت ہی پڑھتے رہے ۱۲ منہ [3] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں اور بڑے جلیل القدر صحابی تھے ان کا نام عامر ہے نسب یہ ہے عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک ہیں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں یہ حضرت عمر رضہ کی خلافت میں شام کے ملک میں طاعون سے مرے ۱۸ سنہ ہجری میں رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

۹۳۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ سے کہا مجھ سے انس بن مالک رض نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہو) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے ابوعبیدہ بن جراح ہیں

۹۳۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے صلہ بن زفر سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (ایک شہر ہے یمن کے قریب ہے) والوں (نصاریٰ) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو پکا امانت دار ہے بھیجوں گا صحابہ منتظر رہے دیکھئے آپ کس کو بھیجتے ہیں آپ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا

بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

باب مصعب بن عمیر کی فضیلت

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

باب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت[1] اور

نافع بن جبیر نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنی گردن پر بٹھا لیا[2]

۹۳۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے ابوبکرہ صحابی سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا اور امام حسن آپ کے بازو (پہلو میں) تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن کی طرف آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں ملاپ کرا دے

---

[1] امام حسن کی کنیت ابو محمد پیدائش ماہ رمضان سنہ ۳ ہجری میں اور وفات سنہ ۵۰ ہجری میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت شعبان سنہ ۴ ہجری میں شہادت سنہ ۶۱ ہجری میں ہوئی ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ۱۲ منہ [2] یہ حدیث موصولاً اوپر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۹۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان) سے سنا کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے بیان کیا انھوں نے اسامہ بن زید سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ان کو اور اسامہ کو (گود میں) لے لیتے اور فرماتے یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر یا کچھ ایسا ہی فرماتے (راوی کو شک ہے)۔[۱]

۹۳۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

ہم سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن محمد نے کہا ہم سے جریر نے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد پاس امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر مارنے لگا اور آپ کی (حسن کی) نسبت کچھ کہنے لگا[۲] انس نے کہا (اپنی چھڑی سر کا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے[۳] ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا[۴]

۹۳۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی نے خبر دی کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام حسنؓ آپ کے کاندھے پر سوار تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

---

[۱] دوسری روایت میں اسامہ سے یوں ہے ایک ران پر مجھ کو بٹھاتے ایک ران پر امام حسن کو پھر فرماتے یا اللہ ان پر رحم کر میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں ایک روایت میں یوں ہے یا اللہ حسن سے محبت کر اور جو کوئی امام حسن سے محبت رکھے اس سے بھی محبت کر سبحان اللہ یہ فضیلت کسی کو کب نصیب ہوتی ہے معلوم ہوا کہ امام حسن کا دوست محبوب خداوندی ہے اور ان کا دشمن مبغوض خداوندی ہے ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ محبت اہل بیت کو حسنِ خاتمہ میں بڑا دخل ہے الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ ۱۲ منہ [۲] کہنے لگا میں نے تو ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا ۱۲ منہ [۳] طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر بوسہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ [۴] یہ خضاب سیاہ ہوتا ہے یا مائل بسیاہی امام حسن بھی ایسا ہی خضاب کیا کرتے تھے اس سے سیاہ خضاب کا جواز ثابت ہوا ۱۲ منہ

۹۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ یَقُوْلُ بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ لَیْسَ شَبِیْهٌ بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا میں نے ابو بکر صدیق رض کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کاندھے پر) اٹھا لیا۔ کہتے تھے میرا باپ تجھ پر صدقے آنحضرت صلعم کے مشابہ ہے علی رض کے مشابہ نہیں ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے[1]

۹۳۸ - حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ وَصَدَقَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔

ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ بن فضل نے بیان کیا دونوں نے بیان کیا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر رض سے ابو بکر صدیق رض نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ان کے اہل بیت کے باب میں رکھو[2]

۹۳۹ - حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس رض نے خبر دی[4] انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ امام حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا[3]

۹۴۰ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ سَمِعْتُ بْنَ اَبِیْ نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابی یعقوب سے کہا میں نے عبد الرحمٰن بن ابی نعم سے سنا کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رض سے سنا ان سے ایک (عراق والے) شخص (نام نا معلوم) نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے حضرت فاطمہ زہرا رض فرماتی تھیں میرا بیٹا پیغمبر صاحب کے مشابہ ہے علی رض کے مشابہ نہیں ہے ۱۲ منہ [2] یعنی آپ کے اہل بیت کی تعظیم اور محبت ہر وقت ملحوظ رکھو ۱۲ منہ [3] اوپر انس رض کی روایت میں گذرا کہ امام حسین سے زیادہ مشابہ کوئی نہ تھا دونوں میں موافقت اس طرح ہے کہ کچھ حصے میں امام حسن زیادہ مشابہ تھے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع انس رض سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

ڈالے عبداللہ نے کہا (وہ اچھے رہے) عراق والے مکھی کو مار ڈالنا کیسا ہے یہ پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین کو انہوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ۔

باب بلالؓ بن رباحؓ کی فضیلت جو ابوبکر صدیق رضہ کے غلام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری جوتیوں کی چٹ چٹ آواز بہشت میں سنی (تو وہاں چل رہا تھا)

۹۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا ہم کو جابر بن عبداللہ رضہ نے خبر دی حضرت عمر رضہ یوں کہا کرتے ابوبکر رضہ ہمارے سردار تھے انہوں نے بلال رضہ کو آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں۔

۹۴۲- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبید سے کہا ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے قیس سے کہ بلال رضہ نے ابوبکر صدیق سے کہا اگر تم نے مجھ کو اپنی ذات اپنے فائدے کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو رہنے دو اور جو اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھ کو جانے دو میں اللہ کا کام (جہاد) کروں گا۔

تو اس پر کچھ فدیہ ہے۔ ۱۲ منہ بلکہ جیسے پھول کو سونگھتے ہیں اسی طرح آپ ان دونوں شاہزادوں کو سونگھتے اپنے بدن سے چپٹاتے اللہ کی سنوار عراق والوں پر ۱۲ منہ سلکہ یہ آنحضرت صلعم کے موذن تھے ان کو ابوبکر رضہ صدیق نے امیہ بن خلف کافر سے خرید کرکے آزاد کر دیا تھا جو اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکلیفیں دیا کرتا تھا کبھی گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا کبھی پتھروں میں گھسیٹتا معاذ اللہ اصل میں یہ حبشی تھے سنہ ۲۰ ہجری میں دمشق میں انتقال کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ سلکہ یہ حدیث باب صلوٰۃ اللیل میں اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ سلکہ حالانکہ بلال اصل میں غلام تھے مگر حضرت عمر رضہ نے ان کو سردار فرمایا یہ حضرت عمر رضہ کی کسر نفسی تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ سلکہ جب انہوں نے آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد بلال رضہ کو مجبور کیا کہ اذان کہتے رہو اور مدینہ ہی میں رہو ۱۲ منہ سلکہ ہوا یہ تھا کہ بلال رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صبر نہ ہو سکا ہر وقت اذان میں آپ کا نام آتا آپ کی یاد سے قبر شریف کو دیکھ کر زخم تازہ ہوتا اس لیے بلال رضہ مدینہ منورہ سے چلے گئے چھ مہینے کے بعد آئے تو آنحضرت صلعم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں بلال یہ کیا ظلم ہے تو نے ہم کو چھوڑ دیا بلال نے حضرت فاطمہ رضہ کو پوچھا معلوم ہوا انتقال فرما گئیں امام حسن اور امام حسین کو بلا کر گلے لگایا خوب روئے لوگوں نے امام حسن رضہ سے کہا آپ کہو تو بلال رضہ اذان دیں گے انہوں نے فرمائش کی بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب اشہدان محمدا رسول اللہ پر پہنچے روتے روتے بے ہوش ہو کر گرے لوگ بھی رونے لگے آپ کی یاد سے ایک کہرام مچ گیا اللہم صل علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم ہمارے پیر و مرشد شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں بلال حبشی تھے اذان میں اشہد کے بدل اسہد کہتے شین کو سین مگر ان کا اسہد ہم لوگوں کے ہزار بار اشہد پر فضیلت رکھتا تھا وہ عاشق رسول تھے ہم گناہ گار نابکار یا اللہ بلال کے کفش بردار وں ہی میں ہم کو رکھ لے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

باب ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ۔

۹۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔

حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ۔

باب عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت سلہ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا یا اللہ اس کو حکمت (قرآن اور حدیث) سکھلا دے۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے یہی روایت بیان کی اس میں یوں ہے یا اللہ اس کو قرآن سکھلا دے

ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد سے پھر ابو معمر کی طرح حدیث بیان کی

باب مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۴۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

باب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت سلہ

ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی ابھی قاصد نہیں آیا تھا پھر فرمایا پہلے (سرداری کا) جھنڈا زید نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالدؓ نے یہ جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

باب مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب سالم بن معقل کی فضیلت سلہ جو ابو حذیفہ کے غلام تھے۔

سلہ یہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوئے تھے بڑے عالم القرآن کی تفسیر میں یگانہ تھے جمال ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر ۶۸ ہجری میں طائف میں انتقال کیے ستر برس کی عمر تھی محمد بن حنفیہ نے ان پر نماز پڑھی ۱۲ منہ سلہ بڑے شجاع اور بہادر اور مسلمانوں کے ایک لائق جنرل تھے ان کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ بن کعب میں مل جاتا ہے عمر بہت کم یعنی چالیس برس کئی سال کی پائی حمص میں ۲۱ ہجری میں انتقال کیا ۱۲ منہ سلہ ان کی اصل ملک فارس سے ہے یہ ابو حذیفہ کی بی بی کے غلام تھے بڑے فاضل اور قاری قرآن تھے ۱۲ منہ

٩٤٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے عبد اللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود ایسے شخص ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں جب سے میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے قرآن چار آدمیوں سے پڑھو عبد اللہ بن مسعود رضہ سے پہلے ان کا نام لیا اور سالم سے جو ابو حذیفہ کا غلام ہے اور ابی بن کعب رضہ اور معاذ بن جبل رضہ سے مسروق (یا عبد اللہ) نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے پہلے ابی رضہ کا نام لیا یا پہلے معاذ کا۔

بَابُ ١٨ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب عبد اللہ بن مسعودؓ کی فضیلت

٩٤٦- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ہم سے حفص بن عمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان فحش گو نہ تھے آپ نے فرمایا مجھ کو وہ لوگ تم میں پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود اور سالم سے جو ابو حذیفہ کے غلام تھے اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

٩٤٧- حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا۔ میں نے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی کی صحبت عنایت فرما اتنے میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو چلا آرہا ہے

---

۱ یہ بنی ہذیل میں سے تھے اور قدیم الاسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے سفر اور حضر ہر جگہ آپ کے ساتھ رہتے بہت پست قد اور نحیف تھے بڑے فقیہ اور عالم تھے ۳۲ھ ہجری میں انتقال کیا عمر ساٹھ پر کئی سال پائی ۱۲ منہ

اَیْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَفَلَمْ یَکُنْ فِیْکُمْ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْھَرَۃِ اَوَ لَمْ یَکُنْ فِیْکُمُ الَّذِیْ اُجِیْرَ مِنَ الشَّیْطَانِ اَوَلَمْ یَکُنْ فِیْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ کَیْفَ قَرَأَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ وَّاللَّیْلِ. فَقَرَأْتُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ اَقْرَاَنِیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاہُ اِلٰی فِیَّ فَمَا زَالَ ھٰؤُلَاءِ حَتّٰی کَادُوْا یَرُدُّوْنِیْ۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْنَا حُذَیْفَۃَ عَنْ رَجُلٍ قَرِیْبِ السَّمْتِ وَالْھَدْیِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَاْخُذَ عَنْہُ فَقَالَ مَا اَعْرِفُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّھَدْیًا وَّدَلًّا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا

جب وہ نزدیک آیا تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کی اس نے پوچھا تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفہ سے اس نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسر) کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو آنحضرت ؐ کا راز جانتا ہے اس کے سوا کوئی اس راز سے واقف نہ تھا (حذیفہؓ) خیر یہ تو بتلا ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) واللیل اذا یغشی کو کیوں کر پڑھتے تھے میں نے یوں پڑھا واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلے والذکر والانثیٰ اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھی یہ سورت اسی طرح سے پڑھائی کہ آپ کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا اب یہ لوگ (شام کے رہنے والے) چاہتے ہیں کہ مجھ سے اور طرح پڑھوائیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم نے حذیفہ سے پوچھا کوئی شخص ایسا بتلاؤ جو خصلت اور طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو اس سے ہم دین کا علم حاصل کریں انہوں نے کہا میں تو خصلت اور طریق اور وضع میں ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پاتا۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے میرے باپ (یوسف) نے ابو اسحاق سے بیان کیا مجھ سے اسود بن یزید نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھے رہے کہ عبداللہ بن مسعود

مَا نَرَی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ اور ان کی والدہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے جاتے رہتے۔

بَابُ ۶۹ ذِکْرِ مُعٰوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

باب معاویہ بن ابی سفیان کا تذکرہ[1]

۹۵۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ اَوْتَرَ مُعٰوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَعِنْدَہٗ مَوْلًی لِّابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران ازدی نے انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا معاویہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھی عشاء کے بعد ان کے پاس ابن عباس رض کا ایک غلام (قریب) بیٹھا تھا وہ ابن عباس رض پاس آیا۔ ابن عباس رض نے کہا جانے بھی دے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے[2]

۹۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ ھَلْ لَّکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعٰوِیَۃَ فَاِنَّہٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ قَالَ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر رض نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے ابن عباس رض سے کہا گیا کیا تم امیر المومنین معاویہ پر کچھ اعتراض رکھتے ہو انہوں نے تو وتر کی ایک رکعت پڑھی ابن عباس رض نے کہا اچھا کیا وہ مجتہد ہیں[3]

۹۵۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ عَنْ مُعٰوِیَۃَ رض قَالَ اِنَّکُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاہُ یُصَلِّیْھَا وَلَقَدْ نَھٰی عَنْھُمَا یَعْنِیْ

ہم سے عمرو بن عباس رض نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح سے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا انہوں نے معاویہ سے انہوں نے (لوگوں سے) کہا تم وہ نماز پڑھتے ہو کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہے مگر آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع کیا یعنے عصر کے بعد دو

---

[1] ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ان کے والد ابو سفیان تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر جنگ کرتے رہے اخیر میں مجبور ہو کر مسلمان ہوئے معاویہ آنحضرت ﷺ کے منشی بھی تھے ۶۰ھ ہجری میں دمشق میں مرے بیاسی سال کی عمر پائی - امام بخاری نے اور بابوں کی طرح یوں نہ کہا کہ معاویہ کی فضیلت کیونکہ انکی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی امام نسائی اور اسحاق بن راہویہ نے ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے صحابیت کا ادب ہم کو اس سے مانع ہے کہ ہم معاویہ کے حق میں کچھ کہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی الفت اور محبت نہ تھی جب امام حسن کا انتقال ہوا آپ کہنے لگے ایک انگار تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا ان کا باپ ابو سفیان ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتا رہا یہ خود حضرت علی سے لڑے ان کے بیٹے ناخلف یزید پلید نے تو غضب ڈھا دیا امیر المومنین امام حسین علیہ السلام کو مع اکثر اہل بیت کے بڑے ظلم اور ستم کے ساتھ شہید کرایا ۱۲ منہ

[2] تو آنحضرت ﷺ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا ہوگا اور کتاب الوتر میں اس کی تحقیق گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا کہ کسی مجتہد کو مسائل قیاسی میں دوسرے مجتہد پر اعتراض نہیں پہنچتا یہاں مجتہد سے مراد فقیہ ہے یعنی معاویہ شریعت کے مسائل سے واقف ہیں ۱۲ منہ

[4] اور ان سے بیان کیا معاویہ پر اعتراض کیا ۱۲ منہ

الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

رکعتیں (سنت کی) پڑھتے تھے

بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب علیا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت[۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تمام بہشتی عورتوں کی سردار ہے

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو کوئی فاطمہ کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھ کو غصہ دلایا۔

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں حضرت فاطمہ رضی (اپنی صاحبزادی) کو بلا بھیجا چپکے سے کچھ ان سے فرمایا وہ رونے لگیں پھر ان کو بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا پہلے تو آنحضرت صلعم نے چپکے سے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی وفات ہو جائے گی اس پر میں رونے لگی پھر چپکے سے یہ فرمایا کہ آپ کے گھر والوں میں میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی۔ اس پر (خوش ہوکر) میں ہنس دی۔

---

[۱] یہ مسئلہ کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ہے کہ آنحضرت صلعم اس دوگانہ کو گھر میں آن کر پڑھا کرتے تھے شاید معاویہ رضی نے نہ دیکھا ہوگا امام بخاری نے ایک مرفوع حدیث بھی معاویہ کی فضیلت میں بیان نہیں کی ادھر ادھر کے تذکرے کر دیئے امام نسائی نے ایک خاص کتاب خصائص کبرای جناب علی رضی کے فضائل میں مرتب کی تو خارجیوں نے ان پر بلوہ کیا اور کہا کہ معاویہ رضی کی فضیلت میں بھی تم نے کوئی کتاب لکھی ہے انہوں نے کہا ان کی فضیلت کہاں سے آئی یا ان کی فضیلت میں تو کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی البتہ ایک حدیث یہ ہے کہ اللہ ان کا پیٹ نہ بھرے اس پر ان خارجی مردودوں نے امام نسائی کو گھونسوں اور لاتوں سے شہید کر ڈالا ۱۲ منہ [۲] یہ آنحضرت صلعم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور آپ کو نہایت عزیز تھیں ان کا نکاح حضرت علی رضی سے ۲ھ ہجری میں ہوا امام حسن امام حسین امام محسن تین لڑکے اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں آنحضرت صلعم کی وفات کے چھ مہینے یا آٹھ یا تین مہینے یا دو مہینے یا ایک مہینہ بعد ان کا وصال ہوا چوبیس یا انتیس یا تیس برس عمر پائی علی اختلاف الاقوال رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب علامات النبوۃ میں وصل کیا ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے اور طبری نے تفسیر میں یوں نکالا ساری بہشتی عورتوں کی مریم کے سوا۔ حافظ نے کہا یہ قوی دلیل ہے اس کی کہ حضرت فاطمہ اپنے زمانہ والی اور بعد والی سب عورتوں سے افضل ہیں ۱۲ منہ

بَابُ ۴۱۱ فَضْلِ عَائِشَةَ رض

۹۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ رض إِنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۹۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

۹۵۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ

باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت [۱]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے ابو سلمہ نے کہا حضرت عائشہ رض نے کہا ایک دن آنحضرت صلعم ان سے فرمانے لگے عائشہ یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو ہم کو نہیں دکھائی دیتیں یہ انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند اور ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت نے فرمایا مردوں میں تو بہت کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی [۲] اور عائشہ [۳] کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر [۴]

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عائشہ رض کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے کہا ہم سے ابن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے

---

[۱] ان کی کنیت ام عبد اللہ تھی حضرت ابو بکر صدیق رض کی صاحبزادی ان کا لقب صدیقہ ہے بڑی عالم فقیہہ اور مجتہد تھیں نہایت فصیح اللسان اور مقرر مجبوبہ خاص تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی سب بی بیوں میں حضرت خدیجہ رض کے بعد یہ افضل ہیں بعضوں نے حضرت خدیجہ سے بھی افضل کہا ہے العلم عند اللہ جب آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی سات برس کی عمر میں آنحضرت نے ان سے نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی معاویہ کی خلافت تک زندہ رہیں ۵۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ ۱۷ رمضان کو ابو ہریرہ رض نے ان پر نماز پڑھی رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [۲] یعنی پیغمبر نہیں ہوئی یا ولایت کے اعلیٰ درجہ کو نہیں پہنچی اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی آنحضرت صلعم کی بی بی کی ۱۲ منہ [۴] ثرید کی تفسیر اوپر بیان ہو چکی ہے یعنی وہ کھانا جو گوشت اور آٹے سے ملا کر پکاتے ہیں ۱۲ منہ

الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلٰى فَرَطِ صِدْقٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ

حضرت عائشہ رضہ بیمار ہوئیں تو ابن عباسؓ (عیادت) کو آئے کہنے لگے ام المومنین رضہ تم تو ایسی جگہ جاؤ گی جہاں تمہارے سچے پیش خیمے موجود ہیں یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضہ

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَى الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْ اِيَّاهَا۔

ہم سے محمد بن بشار رضہ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر رضہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے وائل سے سنا انہوں نے کہا جب حضرت علی رضہ نے عمار اور حسن رضہ کو کوفہ بھیجا اس لیے کہ کوفہ والوں کو مدد دیں [۱] عمار نے خطبہ سنایا کہنے لگے بے شک مجھ کو اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ رضہ دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرت صلعم کی بی بی ہیں مگر اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے دیکھے تم خدا کے حکم کی [۲] تابعداری کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضہ کی [۳]

۹۵۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے اسماء (اپنی بہن) سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کے ڈھونڈھنے کے لیے بھیجا (رستے میں) نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) ان لوگوں نے بے وضو نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے شکایت کی اس وقت تیمم کی آیت اتری - اسید بن حضیر رضہ (حضرت عائشہ رضہ سے) کہنے لگے اللہ

---

[۱] حضرت عائشہ رضہ کے مقابل جو لڑائی کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں ۱۲ منہ [۲] یا خلیفہ برحق حضرت علی رضہ کی ۱۲ منہ [۳] حضرت عائشہ رضہ لوگوں کے بھڑکانے میں آگئیں اور حضرت علی سے اس بات پر لڑنے کو مستعد ہوئیں کہ وہ حضرت عثمان رضہ کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتے حضرت علی رضہ یہ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں کو ایک جا ہو جانے دو پھر اچھی طرح دریافت کر کے جس پر قتل ثابت ہوگا اس سے قصاص لیا جائے گا خدا کے حکم سے یہ آیت مراد ہے وقرن فی بیوتکن جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے اترا ہے یہاں تک کہ حضرت بی بی ام سلمہ فرماتی تھیں میں تو اونٹ پر سوار ہو کر حرکت کرنے والی نہیں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ مل جاؤں یعنی مرنے تک اپنے گھر میں رہوں گی حافظ نے کہا حضرت عائشہ رضہ اور طلحہ اور زبیر (یہ سب مجتہد تھے) ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں میں اتفاق کرا دینا ضرور ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک حضرت عثمان رضہ کے قاتلین سے قصاص نہ لیا جاتا ۱۲ منہ

حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً

تم کو جزائے خیر دے خدا کی قسم جب تم پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تم کو بچا دیا اور مسلمانوں کا اس میں فائدہ کیا[1]

٩٦٠- حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُوْرُ فِيْ نِسَآئِهٖ وَيَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ سَكَنَ۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں بھی باری باری بی بیوں کے پاس رہتے حضرت عائشہ رضہ کے پاس جانے کی آپ کو لوگی رہتی پوچھتے کل میں کہاں رہوں گا میں کل میں کہاں رہوں گا حضرت عائشہ رضہ نے کہا جب میرا دن ہوا تو آپ چپ ہو رہے[2]

٩٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهٗ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُّهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ اَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے کہا لوگ آنحضرت صلعم کو تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضہ کی باری کے منتظر رہتے[3] حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں میری سوکنیں سب ام سلمہ رضہ پاس گئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ رضہ خدا کی قسم لوگ جان بوجھ کر اپنے تحفے اس دن بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رضہ کی باری ہوتی ہے ہم بھی حضرت عائشہ رضہ کی طرح اپنی بھلائی چاہتی ہیں (یہ کیا بات) تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ لوگوں کو حکم دے دیں میں جس بی بی پاس ہوں جس کی باری ہو وہیں مجھے بھیج دیا کرو (حضرت عائشہ رضہ پاس جانے کے منتظر نہ رہو) ام سلمہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

---

[1] یہ حدیث کتاب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ پوچھنا چھوڑ دیا کل میں کہاں ہوں گا۔ یا آپ نے وفات پائی حافظ نے کہا بڑے سبکی نے فرمایا ہمارا دین اور مذہب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضہ افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ رضہ پھر حضرت عائشہ رضہ امام ابن تیمیہ نے خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ میں توقف کیا امام ابن قیم نے کہا اگر فضیلت سے مراد کثرت ثواب ہے تب تو اللہ پر رکھنا چاہیے اگر کثرت علم مراد ہے تو حضرت عائشہ رضہ افضل ہیں اگر شرافت اصل مراد ہے تو حضرت فاطمہ رضہ افضل ہیں ۱۲ منہ [3] ان کی باری کے دن بھیجتے تاکہ آپ زیادہ خوش ہوں ۱۲ منہ [4] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں ہیں ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا کَانَ فِی الثَّالِثَۃِ ذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَۃٍ مِّنْکُنَّ غَیْرِھَا

آپ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا) انہوں نے دوبارہ عرض کیا جب بھی جواب نہ دیا جب سہ بارہ عرض کیا تو فرمایا ام سلمہ رض عائشہ رض کے باب میں مجھ کو نہ ستاؤ قسم خدا کی میں تم میں سے کسی بی بی کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) مجھ پر وحی نہیں اتری سوا عائشہ رض کے ۔[1]

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ الْخَامِسَ عَشَرَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

الحمدللہ چودھواں پارہ تمام ہوا اب پندرھواں پارہ شروع ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

[1] حافظ نے کہا اس سے حضرت عائشہ رض کی فضیلت حضرت خدیجہ رض پر لازم نہیں آتی بلکہ ان بی بیوں پر فضیلت نکلتی ہے جو حضرت عائشہ رض کے زمانہ میں موجود تھیں اور اس کی وجہ کہ خاص ان کے کپڑوں میں آپ پر وحی اترتی تھی یہ تھی کہ ان کے والد ابوبکر صدیق رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت ساتھ رہتے تھے ان کی برکت حضرت عائشہ رض میں بھی آگئی یا یہ وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رض سے بہت محبت تھی یا یہ وجہ تھی کہ حضرت عائشہ رض اپنے کپڑوں کو بہت صاف پاک رکھتی ہوں گی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ پھر ان بی بیوں نے حضرت فاطمہ زہرا رض سے عرض کیا آپ نے ان سے فرمایا اگر تو مجھ کو چاہتی ہے تو عائشہ رض سے بھی محبت کر انہوں نے کہا اب میں اس مقدمہ میں دخل نہ دوں گی ۱۲ منہ [2] قسطلانی اور کرمانی نے کہا کہ اس مقام پر صحیح بخاری کا نصف اول ختم ہوا ہے گو پاروں کے حساب سے پندرھویں پارے پر نصف پورا ہوتا ہے یا اللہ تو نے اپنے فضل و کرم سے جیسے اس مترجم ناچیز کو یہاں تک ترجمہ کرنے کی توفیق دی ویسے ہی نصف ثانی کا بھی ترجمہ پورا کرا دے اور اس ترجمہ کو مقبول و مطبوع فرما دے اور ہمارے پیغمبر صاحب اور امام بخاری کو عالم برزخ میں اس کی اطلاع کر دے جب میں یہ دعا کر رہا تھا اسی وقت بارش شروع ہوئی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مقبول فرمائی ولللہ الحمد۔ آمین یارب العالمین ۱۲ منہ

پندرھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ

باب انصار کی فضیلت کا بیان

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا جو لوگ پہلے ہی ایک گھر جم گئے ایمان کو بھی جما دیا۔ جو مسلمان ان کے پاس ہجرت کرے۔ اس سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرینؓ کو جو کچھ ہاتھ آئے اس سے ان کا دل نہیں کڑھتا

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِىُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَىَّ اَوْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا۔ ہم سے غیلان بن جریر نے کہا میں نے انسؓ سے کہا۔ تبلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا۔ انھوں نے کہا اللہ نے رکھا۔ کہا غیلان نے کہ ہم انسؓ کے پاس جایا کرتے وہ انصار کی فضیلتیں، ان کی جنگی کاروائیاں بیان کرتے پھر میری طرف یا ازدؔ قبیلے کے ایک شخص (نام نامعلوم) کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے انھوں نے کہا بعاث کا دن بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبرؐ کے پیشتر لایا (اس میں

---

[۱] انصار ناصر کی جمع ہے ناصر کے معنے مددگار یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو اوس یا خزرج کے قبیلے میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ کی پوری مدد مال اور جان دونوں سے کی ۱۲ منہ [۲] مہاجرین کے آنے سے ۱۲ منہ [۳] یعنے مدینہ میں ۱۲ منہ [۴] مال غنیمت میں سے ۱۲ منہ [۵] بلکہ اور خوش ہوتے ہیں ۱۲ منہ [۶] ازدیمن کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اس کی اولاد تھے ۱۲ منہ [۷] بعاث یا بغاث ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر وہاں انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حضیر تھے اسید بن حضیر کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیاضی تھے یہ دونوں معرکہ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حضیر نے اوس کے لوگوں کو مضبوط کیا تو اوس کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا ۱۲ منہ

قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ قَالَ أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

بَابُ ۴۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ

قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۵- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

بڑی مصلحت تھی) جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا کہ ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ان کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی)، اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں[۱]۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جس دن مکہ فتح ہوا اور آپ نے لوٹ کا (سارا) مال قریش کے لوگوں کو دے دیا[۲] تو انصار کے بعضے (نوجوان) لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ابھی تک تو ہماری تلواروں سے قریش والوں کے خون ٹپک رہے ہیں[۳] اور لوٹ کے مال جو ہم نے کمائے وہ ان کو دیئے جاتے ہیں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچی انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو پہنچی وہ سچ ہے (ہم نے کہی)[۴] آپ نے فرمایا انصار کے (لوگو) تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ لوٹ کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو لوٹو پھر فرمایا اگر[۵] انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو[۶] میں اسی نالے یا گھاٹی میں گھس جاؤں جدھر انصار جائیں۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں نے (مکہ سے ہجرت نہ کی ہوتی تو[۷] میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا یہ

عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے[۸]

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے

---

[۱] اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کر دشمنوں میں ملاپ ہوگیا ۱۲ منہ [۲] ان کا دل ملانے کے لیے ۱۲ منہ [۳] ہم نے ان کو مارا اور مکہ فتح کیا ۱۲ منہ [۴] ایک روایت میں یوں ہے انصاری لوگ کہنے لگے یارسول اللہ ہم میں چند نوجوان کم عمر لوگوں نے ایسی بات منہ سے نکالی آپ اس کا خیال نہ فرمائیے ۱۲ منہ [۵] انصار سے مجھ کو اتنی محبت ہے ۱۲ منہ [۶] اور دوسرے لوگ اچھی کشادہ راہ میں ۱۲ منہ [۷] جس کی وجہ سے میں مہاجر کہلاتا ہوں ۱۲ منہ [۸] اس کو خود مصنف نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى۔

انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں گھسیں تو میں بھی اس میں گھس جاؤں اور اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی رہتا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ صدقے آپؐ نے یہ کچھ بیجا نہیں فرمایا انہوں[1] نے آپ کو (مدینہ میں) جگہ دی آپ کی مدد کی یا کچھ ایسا ہی کہا۔

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا[2]

۹۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا[3] سے انہوں نے کہا جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُن میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا) عبدالرحمٰن بن عوف کو (جو مہاجر تھے) سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنایا سعد عبدالرحمٰن سے کہنے لگے بھائی میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال کے آدھوں آدھ دو حصے کرتا ہوں (ایک حصہ تم لے لو) اور میری دو بی بیاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تم کو پسند آئے مجھ کو کہو میں اس کو طلاق دے دوں۔ جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو عبدالرحمٰن نے کہا بھائی (یہ کچھ ضرور نہیں) اللہ تمہاری بی بیوں اور تمہارے مال میں برکت دے مجھ کو ذرا اپنا بازار بتلا دو لوگوں نے ان کو بنی قینقاع کا بازار بتلا دیا[4]۔ لوٹے تو وہاں سے کھویا اور گھی جو نفع میں بچ رہا تھا لے کر آئے پھر دوسرے دن گئے[5]

[1] انصار بے شک اس کے مستحق تھے ۱۲ منہ [2] جب مہاجرین اپنا وطن یعنی مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے تو بہت پریشان ہونے لگے گھر چھوٹا بار چھوٹا مال چھوٹا عزیز واقربا چھوٹے آپؐ نے ڈیڑھ سو مہاجرین کو ڈیڑھ سو انصار کا بھائی بنا دیا ایک انصاری ایک مہاجر۔ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے ۱۲ منہ [3] ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ۱۲ منہ [4] بنی قینقاع یہودیوں کا ایک خاندان تھا یہ بازار انہی کے نام سے موسوم تھا عبدالرحمٰن وہاں گئے ۱۲ منہ [5] اسی طرح ہر روز بازار میں جا کر خرید وفروخت کرتے رہے ۱۲ منہ

ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ۔

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتّٰى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي الثَّمَرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ۔

۹۶۹ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا

پھر ایک دن آنحضرتؐ پاس آئے توان پر زردی کا نشان تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے عبدالرحمٰن نے کہا گٹھلی یا گٹھلی برابر (پانچ درم بھر) سونا یہ شک ابراہیم راوی کو ہوئی۔

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف ہم لوگوں پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ بہت مالدار تھے عبدالرحمٰن سے کہنے لگے سب انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں تو ایسا کرو سارے مال کے دو حصے کر کے آدھوں آدھ میں بانٹ لیں اور میری دو جوروئیں ہیں تم دیکھو جو نسی پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں جب اس کی عدت گزر جائے تم اس کو نکاح میں لاؤ عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہاری جوروؤں اور مال دولت میں برکت دے پھر لوٹے تو کچھ گھی کچھ کھویا نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ عبدالرحمٰن زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا ہے کیا کہو تو انہوں نے عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی ایک گٹھلی آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی۔

ہم سے صلت بن محمد ابوہمام نے بیان کیا کہا میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے سنا کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا انصار نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ہمارے جو باغات ہیں وہ ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم کر دیجیے آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا انصار نے کہا تو خیر وہ باغ کا کام کر لیں اور میوے میں ہماری ان کی شرکت۔ مہاجرین نے کہا منظور ہے۔

باب انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

لہ عبدالرحمٰن بازار گئے ۱۲ منہ لہ یعنے اس کا مضائقہ نہیں باغ تمہارے ہی رہیں ہم محنت کریں گے اس کی اجرت میں آدھا میوہ لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغات کی تقسیم منظور نہ فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی بہت سی جائدادیں ہاتھ آئیں گی ان غریبوں کی موروثی جائداد لینا ضرور نہیں ۱۲ منہ

شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا یُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ

عدی بن ثابت نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے وہی دوستی رکھے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو منافق ہوگا پھر جو کوئی انصار سے محبت رکھے اللہ بھی اس سے محبت رکھے گا اور جو کوئی انصار سے دشمنی رکھے اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

۹۷۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ

کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبیر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

بَابُ[۴۱۶] قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم کو سب لوگوں سے زیادہ میں چاہتا ہوں

۹۷۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قَالَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا۔ عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انسؓ سے یوں کہا شادی میں سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر سیدھے کھڑے ہو گئے[۱] اور فرمانے لگے یا اللہ (تو گواہ ہے تم لوگوں کو سب سے زیادہ میں چاہتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ كَثِیْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِیٌّ لَّهَا فَكَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ

ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ہشام بن زید نے خبر دی۔ کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انصار کی ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بچہ ساتھ لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی۔ آپ نے اس سے باتیں کیں اور فرمایا۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگوں کو میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا ہوں دو بار یہی فرمایا[۲]

[۱] یا تکلیف اٹھا کر کھڑے ہو گئے ۱۲ منہ [۲] یعنی بحیثیت مجموعی تو یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں ابوبکرؓ یا علیؓ یا حسنؓ یا زیدؓ یا اسامہ رضی اللہ عنہم کو احب الناس فرمایا ۱۲ منہ

بَابُ اَتْبَاعِ الْاَنْصَارِ۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ۔

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ اَتْبَاعًا وَّاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهٗ لِابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ اَظُنُّهٗ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ۔

باب انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت[1]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے ابوحمزہ (طلحہ بن یزید) سے سنا انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا انصار نے کہا یا رسول اللہ ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپ کے تابعدار ہیں۔ اب جو لوگ ہمارے تابعدار ہیں ان کے لیے دعا فرمایئے اللہ ان کو بھی ہم میں شریک فرما دے[2] آپ نے دعا کی عمر کہتا ہے میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے بیان کی انہوں نے کہا زید نے ایسا کہا[3]۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے میں نے ابوحمزہ سے سنا جو ایک انصاری آدمی تھے وہ کہتے تھے انصار نے (آنحضرتؐ سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں ہم تو آپ کے تابعدار بنے لیکن آپ دعا فرمایئے۔ اللہ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں شریک کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے عمرو نے کہا۔ میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰ سے بیان کی۔ انہوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے ایسا کہا۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ زید زید بن ارقم ہیں[4]۔

بَابُ فَضْلِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ

باب انصار کے گھرانوں کی فضیلت

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے ابواسید ساعدیؓ[5] سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب خاندانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے[6]۔ پھر

---

[1] جیسے غلام لونڈی حلیف وغیرہ ۱۲ منہ [2] ہمارا ہی ایسا درجہ ان کو بھی ملے ۱۲ منہ [3] یہ تو زید بن ثابت کی حدیث ہے نہ زید بن ارقم کی ۱۲ منہ [4] نہ اور کوئی زید جیسے زید بن ثابت وغیرہ جیسے ابن ابی لیلےٰ نے گمان کیا۔ حافظ نے کہا شعبہ کا گمان صحیح ہے ابونعیم نے مستخرج میں اس کو علی بن جعد کے طریق سے زید بن ارقم سے یقینی طور پر نکالا ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا ان کا نام مالک بیان کیا گیا ہے ۱۲ منہ [6] جہاں آپ کی ننہیال تھی ۱۲ منہ

الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدُ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحٰرِثِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْاَنْصَارَ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُيِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ۔

بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر کا جو اوس کا بھائی تھا خزرج اکبر اور اوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے اور انصار کا ہر گھرانہ عمدہ ہی ہے۔ سعد (بن عبادہ) نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی کسی نے کہا تم کو بھی تو بہت سے گھرانوں پر فضیلت دی۔ اور عبدالصمد نے کہا۔ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے سنا۔ ابواسید نے کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے۔

ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے کہ ابوسلمہ نے کہا مجھے ابواسید نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار ہے اور بنی عبدالاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے۔ انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہتر گھرانہ انصار کا بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر عبدالاشہل کا پھر بنی حارث کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابواسید سے کہنے لگے ابواسید تم نہیں دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہم کو (بنی ساعدہ کو) اخیر میں کر دیا آخر سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انصار کی تعریف ہوئی تو ہم اخیر درجہ میں رکھے گئے آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے کہ تم اچھے لوگوں میں ہو۔

---

۱ جو بنی ساعدہ میں سے تھے ۱۲ منہ ۲ یہ کہنے والے سہل تھے سعد کے بھانجے حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید سہل ہوں ۱۲ منہ ۳ اس کو خود امام بخاری نے آگے چل کر مناقب سعد میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی جب سعد بن عبادہ نے یہ کہا تو ان کے بھانجے سہل نے ان سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہو آپ خوب جانتے ہیں ۱۲ منہ ۵ اخیر میں رہے تو کیا اول میں رہے تو کیا ۱۲ منہ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کیے رہنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو یہ عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے اسید بن حضیر سے ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو حکومت نہیں دیتے۔ جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دی[2]۔ آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے[3] تو جب تک قیامت میں حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا مجھ سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے سُنا۔ وہ کہتے تھے میں نے انسؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا۔ تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا[4] یہاں تک کہ تم مجھ سے مل جاؤ اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہو گا۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے سنا۔ جب وہ انسؓ کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی طرف نکلے[5] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ان کو بحرین کا ملک بطور جاگیر کے دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک نہ دیجیے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر (دنیا میں) مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا۔ میرے

---

[1] یعنے عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے اس کو امام بخاری نے غزوہ حنین میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا میں نے مقدمہ میں یہ لکھا تھا کہ یہ عرض کرنے والے خود اسید بن حضیر تھے اور جس کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص تھے مگر اب مجھ کو خود یاد نہیں کہ میں نے کہاں سے نقل کیا تھا ۱۲ منہ [3] تم پر دوسرے لوگ مقدم کیے جائیں گے ۱۲ منہ [4] حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا ۱۲ منہ [5] حجاج ظالم کا شکوہ کرنے کو ۱۲ منہ

اُتْرِجَ

بعد تمہاری حق تلفی ہونے والی ہے۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا

۹۸۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوایاس معاویہ بن قرہ نے کہا۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے وقت) یہ شعر پڑھا۔ زندگی تو آخرت کی زندگی جو ہے سدا؛ نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا؛ قتادہ نے بھی انسؓ سے ایسی ہی روایت کی۔ اس میں یوں ہے۔ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا۔

۹۸۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمدؐ سے یہ بیعت ہم نے کی
جب تک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں جواب دیا۔ زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی؛ قدر کر انصار اور پردیسیوں کی اے خدا

۹۸۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

بَابُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) فرمانا دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو اپنے تئیں خود تنگی ہو۔

ؒ یعنی دوسرے غیر مستحق لوگ عہدے اور خدمتوں پر مقرر ہوں گے تم محروم رہو گے ایسا ہی ہوا ظالم بنی امیہ نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تمام حکومتوں پر مامور کیا اور انصار بیچارے جن کی مدد سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور بنی امیہ کو سلطنت پہنچی تھی محروم رہے ۱۲ منہ

٩٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ایک شخص (انصاری نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (وہ بھوکا تھا) آپ نے اپنی بی بیوں سے پوچھوا بھیجا (کچھ کھانے کو ہے) انہوں نے کہا ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں آخر آپ نے (صحابہ سے) فرمایا اس کو کون اپنے ساتھ لے جاتا ہے یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے ایک انصاریؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (لے جاتا ہوں) پھر وہ (اس کو لے کر) اپنی بی بی کے پاس گیا اور کہنے لگا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت کر وہ ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) اس نے کہا ایسا کر کھانا پکا چراغ جلا اور بچوں کو جب وہ کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کر کے) سلا دے اس نے ایسا ہی کیا۔ کھانا پکایا۔ چراغ جلایا اور بچوں کو سلا دیا (وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) خود اسی طرح اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے بجھا دیا مہمان کو یہ دکھلایا جیسے میاں بی بی دونوں کھا رہے ہیں[۱] اور میاں بی بی رات کو فاقہ سے رہے جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری صاحب خانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آج رات کو تم میاں بی بی کے کام پر ہنس دیا تعجب کیا[۳] اس کے بعد اللہ نے (سورۂ حشر کی) یہ آیت اتاری اور دوسروں کی حاجت روائی اپنی حاجت روائی پر مقدم رکھتے ہیں گو خود اپنے تئیں تنگی ہو اور جو لوگ اپنے دل کی لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہوں گے[۴]

باب ٤٢٥ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار کے حق میں یہ فرمانا اُن کے نیک آدمی کی قدر کرو اور بُرے کے قصور سے درگزر کرو

[۱] ثابت بن قیس بن شماس یا عبداللہ بن رواحہ یا ابوطلحہ ۱۲ منہ [۲] جھوٹ موٹ کھانے میں ہاتھ ڈالتے رہے مہمان نے پیٹ بھر کر کھایا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث میں پروردگار کے لیے صفت ضحک اور تعجب دونوں کا اثبات ہے ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ اس مرد انصاری نے جو کام کیا اگر ہم ہزاروں لاکھوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے پاسنگ کو نہ پہنچیں آدمی بچوں کو اپنی جان سے زیادہ چاہتا ہے اس نے بچوں کا بھی خیال نہ کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ منہ

۹۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہم سے ابو علی محمد بن یحییٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان نے جو عبدان کا بھائی تھا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ہشام بن زید سے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا ابوبکر صدیقؓ اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روتے کیوں ہو۔ انہوں نے کہا ہم کو آنحضرتؐ کا بیٹھنا اور (وعظ کرنا) یاد آیا (آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) یہ سن کر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے۔ آپ اپنے سر پر چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے باہر نکلے (آپ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے۔ بس یہ آخری چڑھنا تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا لوگو میں تم کو انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں۔ وہ تو میرے جان و جگر ہیں۔ ان پر (جو میرا) حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا حق (بہشت ملنا) باقی ہے ان میں جو کوئی نیک ہو اس کی قدر کرنا اور جو برا ہو اس کے قصور سے درگزر کرنا

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ غسیل نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر برآمد ہوئے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے تھے آپ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اما بعد لوگو اور قومیں تو بڑھتی جاتی ہیں اور انصار کم ہو رہے ہیں۔

۵۱ آپ سے بیان کیا کہ انصار آپ کو یاد کرکے رو رہے ہیں ۱۲ منہ ۵۲ ان سے اچھا سلوک کرتے رہنا ۱۲ منہ ۵۳ حدیث میں کرشی اور عیبتی ہے کرش آدمی کا معدہ جس میں غذا رہتی ہے اور عیبہ وہ گٹھڑی جس میں آدمی اپنے عمدہ عمدہ کپڑے رکھتا ہے لفظی ترجمہ یوں ہے وہ تو میرے پیٹ اور گٹھڑی ہیں اور حاصل وہی ہے جو ہم نے متن میں لکھا یعنے میرے خاص الخاص لوگ ہیں میرے بال بچوں کی طرح میرے محرم اسرار ہیں ۱۲ منہ ۵۴ مراد وہ انصار ہیں جنہوں نے دین کی مدد کی۔ اور آنحضرتؐ کو پناہ دی مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو دین اور پیغمبرؐ کے مددگار رہتے روز بروز کم ہوتے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اوس اور خزرج کا قبیلہ مراد ہے کہ ان کی اولاد دنیا میں کم ہوتی جائے گی حافظ نے کہا یہ مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے مثلاً سید حضرت علیؓ کی اولاد دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں لیکن انصار بہت کم ہیں یہ حدیث آپ کا ایک معجزہ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی اور صدہا قومیں اسلام لائیں گی۔ ان کی اولاد پھیلے گی ان کے مقابلے میں انصار کی اولاد کہاں نظر آئے گی خال خال کوئی انصاری نظر آئے گا ۱۲ منہ

أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ

کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگزرے۔

۹۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا انصار تو میرا کوٹھا اور میرا تھیلہ ہیں اور لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں انصار گھٹتے جاتے ہیں تو انصار کے نیک آدمی کی قدر کرو اور بُرے کے قصور سے درگزرو۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب سعد بن معاذؓ کی فضیلت[۱]

۹۸۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا۔ کہا ہم سے غندر نے۔ کہا ہم سے شعبہ نے۔ انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا (کہیں سے[۲]) تحفہ آیا۔ آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور پسند کرکے اس کی۔ نرمی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی تولیں[۳] اس سے زیادہ نرم یا اچھی ہیں اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے بھی انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

۹۸۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے فضل ابن مساور نے جو ابو عوانہ کے تھے کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے۔ انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب سعد بن معاذؓ مرے تو فرش جھوم گیا[۴] اور اعمش سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابو صالح نے

[۱] یہ قبیلہ اوس کے سردار تھے جیسے سعد بن عبادہ خزرج کے ۱۲ منہ [۲] اکیدر والی دومۃ الجندل نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ [۳] جو بہشت میں ان کو ملی ہیں یا ان کے پھیلاؤ ہوئی ہیں ۱۲ منہ [۴] یعنے خوشی سے کہتے ہیں عرش کا جھومنا اللہ کے نیک بندوں کی موت پر اس کی فضیلت فرشتوں کو بتلانے کے لیے ہوتا ہے بعضوں نے کہا عرش کے جھومنے سے مراد فرشتوں کا جھومنا ہے خوشی سے ۱۲ منہ

أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

بیان کیا انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے جابرؓ سے کہا براءؓ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد سعد کا جنازہ ہے[1] اس پر جابرؓ نے کہا کہ دونوں قبیلوں کے دلوں میں دشمنی تھی[2] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ کا عرش سعدؓ بن معاذ کی موت سے جھوم گیا[3]

۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ- أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد[4] کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار کو اٹھ کر[5] لو پھر سعد سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر (راضی ہو کر) اترے ہیں[6] سعد نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کیے جائیں اور ان کے جورو بچے سب قید کر لیے جائیں آنحضرتؐ نے فرمایا تو نے وہ حکم دیا جو اللہ کا حکم تھا یا جو بادشاہ (یعنے خدا یا فرشتے) کا حکم تھا۔

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا-

باب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کی فضیلت[7]

[1] جو خزرج کے قبیلے کے تھے ۱۲ منہ [2] یعنے تخت جس پر ان کی لاش رکھی تھی ۱۲ منہ [3] سعد بن معاذ اوس قبیلے کے تھے ۱۲ منہ [4] اس سے وہ تفسیر باطل ہو گئی جو براءؓ نے کی کہ عرش سے مراد جنازہ ہے ابن عمرؓ سے ایسی تاویل منقول ہے ۱۲ منہ [5] یعنے اس مسجد کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ کے نیچے بنوائی تھی۔ جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے بعضوں نے غلطی سے اس کو مسجد نبوی سمجھا ۱۲ منہ [6] کرمانی نے کہا اس حدیث سے سادات اور بزرگوں کے لیے قیام تعظیمی کا جواز نکلتا ہے تیسیر میں ہے بعضوں نے کہا یہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اترنا دشوار تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا۔ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو اتار لو اور قیام تعظیمی کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اخیر زمانہ کی بدعت ہے انتہے مترجم کہتا ہے حق یہی قول معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر سعد کی تعظیم کے لیے آپ کو اٹھانا منظور ہوتا تو یوں فرماتے قوموا السید کم جب الی سیدکم فرمایا تو مطلب یہی ہے کہ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو لے آؤ واللہ اعلم سواری سے اتار لو وہ زخمی تھے ۱۲ منہ [7] وہ سمجھتے تھے سعد ہماری رعایت کریں گے کیونکہ ہمارے حلیف ہیں ۱۲ منہ [8] یہ دونوں انصاری تھے اسید اوس میں سے تھے اور عباد بن بشر خزرج میں سے ۱۲ منہ

۹۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے انس رضؓ سے دو مرد (انصاری اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) کیا دیکھتے ہیں اُن کے سامنے ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اُس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے[1] معمر نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے یوں روایت کیا کہ اسید بن حضیر اور ایک اور انصاری (آنحضرتؐ کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا مجھ کو ثابت نے خبر دی۔ انہوں نے انس رضؓ سے کہ اسید اور عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی)

بَابٌ ۳۵ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت[2]

۹۹۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرۃ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ ابو حذیفہ رضؓ کے غلام اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبل رضؓ سے

بَابٌ ۳۶ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب سعد بن عبادہ کی فضیلت[3]

[1] ہر ایک کے ساتھ ایک ایک حصہ رہا ۱۲ منہ [2] یہ خزرجی تھے اور بڑے عالم اور قاری اور عابد اور زاہد ۱۲ منہ [3] یہ خزرج قبیلے کے سردار تھے مگران سے ایک بار یہ خطا ہو گئی تھی کہ جب حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت لگائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے شکایت کی تو اسید بن حضیر رضؓ نے جو اُوس قبیلے کے تھے کہا یا رسول اللہ اگر یہ تہمت لگانے والا اُوس قبیلے کا ہے تو میں اس کی گردن مارتا ہوں اور جو ہمارے بھائی خزرج والوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں وہ میں بجالاؤں گا۔ اس پر سعد رضؓ بن عبادہ کو ناحق غصہ آیا۔ اسید سے کہنے لگے تو جھوٹا ہے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا اسید نے کہا۔ تو منافق ہے منافقوں کی طرف داری کرتا ہے دونوں میں تکرار بڑھنے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچاؤ کرا دیا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ اس واقعہ سے پہلے سعد بن عبادہ بہت اچھے آدمی تھے تیسیر کے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ تکرار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ میں ہوئی۔ سعد بن معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے دوسری خطا یہ ہوئی کہ انہوں نے ابو بکر صدیق رضؓ سے بیعت نہ کی اور شام کے ملک کو چل دیئے وہیں جا کر مرے وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے رہے ایک قریش میں سے۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا اللہ سعد کو تباہ کرے جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

۹۹۳- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيْرٍ۔

اور عائشہ رضؓ نے کہا سعدؓ اس سے پہلے نیک آدمی تھے۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا۔ ابو اسید نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانا بہتر ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا۔ پھر بنی ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ سن کر سعد بن عبادہؓ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے ان سے کہا تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت دی (یہ کافی ہے رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

بَابٌ ۴۳۷ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب ابی بن کعب کی فضیلت

۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا عبداللہ ابن عمرو بن عاص کے سامنے ابن مسعودؓ کا ذکر آیا انہوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں برابر محبت کرتا آیا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔ آپ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے سیکھو پہلے عبداللہ بن مسعودؓ کو بیان کیا پھر سالمؓ کو جو ابوحذیفہ رضؓ کے غلام تھے اور معاذ بن جبلؓ اور ابی ابن کعبؓ کو۔

۹۹۵- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں سورۂ لم یکن الذین کفروا تجھ کو پڑھ کر سناؤں ابی نے پوچھا کیا اللہ جل جلالہٗ نے میرا نام لے کر فرمایا آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابی رو پڑے [1]

[1] یہ خزرجی تھے بڑے قاری لکھا کرتے تھے ۳۰ھ ہجری میں مرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو سید المسلمین کہا کرتے ۱۲ منہ ۱۵ اتنے بڑے شہنشاہ ۱۲ منہ [illegible] بے انتہا خوشی سے کہ پروردگار نے نام لیا یاد کر کر میں اس نعمت کا شکر کیوں کر ادا کروں گا ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال سے ہر رات کو رب ی پکارا کرتا ہوں اس امید سے کہ ایک بار میرا مالک مجھ کو عبدی فرما دے ۱۲ منہ

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۹۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي۔

باب زید بن ثابتؓ کی فضیلت[۱]

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قرآن کے حافظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمی تھے۔ چاروں انصاری ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو زید (اوس یا ثابت بن زید[۲]) اور زید بن ثابت قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا ابو زید کون انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ

باب ابوطلحہ انصاری کی فضیلت[۳]

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کئے رہے (تاکہ کافروں کے تیر آپ کو نہ لگ جائیں) اور وہ بڑے تیرانداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے ان کی دو یا تین کمانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گزرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے[۴] ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ سر نہ اٹھائیے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کی آڑ کر رہا ہے[۵] اور اس جنگ میں میں نے حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے

[۱] یہ خزرجی تھے فقیہ اور علم فرائض میں بڑے ماہر تھے ۴۵ھ ہجری میں مرے ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے کہا یہ سعد بن عبید بن نعمان تھے یا قیس بن اسکن بن زعوذ بن حرام ۱۲ منہ
[۳] ان کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا یہ خزرجی تھے ام سلیم بنت ملحان انس کی والدہ کے شوہر تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے زیادہ نفل روزے نہیں رکھے لیکن آپ کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا ۵۱ھ ہجری یا ۳۴ یا ۳۳ھ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۴] کیونکہ ان کے تیر دور تک جاتے کافروں پر خوب اثر کرتے ۱۲ منہ [۵] جو تیر وغیرہ آئیں مجھ کو لگیں گے ۱۲ منہ

اِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا

بَابُ ۴۳ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ الْاٰيَةَ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ مَالِكٌ الْاٰيَةَ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ۔

۹۹۹- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ

ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتی جاتی تھیں پانی لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں میں نے ان کی پازیبیں دیکھیں[۱] (اسی دن) ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

باب عبداللہ بن سلام کی فضیلت[۲]

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا میں نے امام مالک سے سُنا انہوں نے ابوالنضر (سالم بن اُمیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عامر بن سعدؓ بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص کے باب میں جو زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے[۳] سعد نے کہا عبداللہ بن سلام ہی کے باب میں (سورۂ احقاف کی یہ آیت اُتری ہے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی بھی دی[۴]۔ عبداللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیت مالک نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے[۵]

مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر سمان نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے قیس بن عباد سے انہوں نے کہا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آئے (عبداللہ

---

[۱] چوں کہ یہ جنگ اور سخت پریشانی کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کپڑا اوپر اٹھانا ضروری ہے ورنہ عورت جلدی چل نہیں سکتی اس لیے پنڈلیاں کھل جانے میں کوئی قباحت نہ ہوئی دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اُترا تھا ۱۲ منہ [۲] یہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تھے آنحضرت صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے پہل عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے ۱۲ منہ [۳] بہ ظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت سے صحابہ کو بہشت کی خوشخبری دی یہاں تک کہ خود سعد بھی عشرہ مبشرہ میں تھے اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ سعد نے یہ حدیث اس اس وقت بیان کی جب عشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گزر گئے تھے صرف سعد باقی تھے اور سعد نے اپنا ذکر نہیں کیا کیوں کہ اپنی تعریف آدمی کے لیے موزوں نہیں ہے بعضوں نے کہا شاید سعد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو بھی بہشت کی بشارت دی۔ مگر یہ امر قیاس سے بعید ہے۔ چوں کہ خود سعد بھی اُن میں سے تھے ۱۲ منہ [۴] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ سورۂ احقاف مکی ہے اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت مدینہ میں اُتری ۱۲ منہ [۵] یعنے آیت کا شان نزول امام مالک نے خود بیان کیا یا سند مذکور کے ساتھ آیت کا شان نزول بھی حدیث میں موجود ہے ۱۲ منہ

فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِيفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ.

١٠٠٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بن سلام) ان کے چہرے سے خدا پرستی نمایاں تھی لوگوں نے کہا یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد سے نکل گئے میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے پوچھا جب تم مسجد میں آئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت والوں میں سے ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اس کو معلوم نہ ہو اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں) ہوا یہ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا جو آپ سے بیان کیا وہ خواب یہ تھا جیسے میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اس کے بیچا بیچ ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں اور سر آسمان میں اوپر کی طرف ایک کنڈہ لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے کیا کیا پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کنڈا میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا اس کو مضبوط تھامے رہ تو جب تک میں نیند سے اٹھا یہ کنڈا تھامے رہا میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے یوں تعبیر دی کہ باغ سے دین اسلام مراد ہے اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنے کلمہ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان) اور وہ کنڈا عروۃ الوثقی ہے اور مرتے تک اسلام پر قائم رہے گا اور یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے[1]۔ امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ عنبری نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سلام سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے یعنے چھوکرا یا چھوکری۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد (عامر بن ابی موسے) سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا اور عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ

[1] عبداللہ بن سلام نے بیان کر دیا لوگ مجھ کو بہشتی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تو مرتے تک اسلام پر قائم رہے گا اب اس سے بہشتی ہونا نکالو یا نہ نکالو ۱۲ منہ

فَقَالَ اَلَا تَجِیْئُ فَاُطْعِمَكَ سَوِیْقًا وَّتَمْرًا وَّتَدْخُلَ فِیْ بَیْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ اَلرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰی اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَلَمْ یَذْكُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ اَلْبَیْتَ۔

چلو۔ میں تم کو ستو اور کھجور کھلاؤں اور ایسے گھر میں لے چلوں (جہاں آنحضرت ﷺ گئے تھے) پھر کہنے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود (بیاج) علانیہ کھاتے ہیں (خیال رکھو) جب کسی پر تمہارا قرض ہو پھر وہ تم کو گھانس کا یا جَو کا یا چارے کا ایک گٹھا تحفہ کے طور پر بھیجے تو بھی مت لو وہ بیاج میں داخل ہے[1] اور نضر بن شمیل اور ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں گھر کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَدِیْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رض سے[2] اور اُن کی فضیلت کا بیان:

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ۔

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رض سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے۔ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا انہوں نے حضرت علی رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے اپنے زمانہ میں) ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں اسی طرح خدیجہ رض[3]

---

[1] یہ عبداللہ بن سلام کی رائے تھی دوسرے فقہاء کے نزدیک یہ بیاج نہ ہوگا۔ جب شرط کرے تو بیاج ہو جائے گا اگر شرط قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تو وہ بیاج نہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح سے ادا کریں اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس سے عبداللہ بن سلام کی کمال پرہیزگاری ثابت ہوتی ہے دوسرے اس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تھے اور یہ سب منقبت میں داخل ہے ۱۲ منہ

[2] ان کا نسب یہ ہے خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی تمام مخلوقات میں یہ پہلے مسلمان ہوئیں اس پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق اور وزیر اور مشیر سب یہی تھیں بڑی حافظہ اور مدبر مشرکین طرح طرح کی ایذائیں آپ کو دیتے آپ پریشان ہوتے جب حضرت خدیجہ رض پاس جاتے تو وہ آپ کو تسلی و تشفی دیتیں جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس سال کی ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب نکاح ہوا ہے نکاح کے بعد پچیس برس تک زندہ رہیں دس برس نبوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کے خاوند ابو ہالہ بن نباش تھے ۱۲ منہ (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ کر بھیجی۔ حضرت عائشہ رضہ نے کہا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہؓ پر آئی۔ حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مر چکی تھیں رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرتؐ کو ان کا ذکر کرتے سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا خدیجہ رضہ کو (بہشت میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور آنحضرتؐ بکری کاٹتے اور ان کی دوست عورتوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُن کو بس ہو جاتا۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں ہوئی جتنی خدیجہؓ پر ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہت ذکر کیا کرتے تھے [۱] حضرت عائشہؓ کہتی تھیں خدیجہ رضہ کے مرنے کے تین برس بعد آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا جبرئیلؑ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ رضہ کو بہشت میں ایک موتی محل کی خوشخبری دیں۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً

مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں کی جتنی خدیجہ رضہ پر کی حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں مگر وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے اور کبھی بکری کاٹتے۔ اس کے پارچے بنا کر خدیجہ رضہ کی دوست عورتوں کو بھیج دیتے۔ میں کبھی

(بقیہ صفحہ سابق)

۵۳ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ اب یہ امر کہ حضرت مریمؑ اور حضرت خدیجہ رضہ میں کون افضل ہے اس سے سکوت ہے مگر اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ حضرت خدیجہ رضہ حضرت مریمؑ کے بعد سب عورتوں سے افضل ہیں کیونکہ بزار اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ خدیجہ رضہ میری امت کی سب عورتوں سے افضل ہیں جیسے مریم سارے جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو حضرت خدیجہ رضہ کو حضرت عائشہ رضہ سے بھی افضل کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ (حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] یہ رشک سوکن پنے میں لازم ہے جو ہر عورت کو ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ بے اختیاری ہے ۱۲ منہ [۲] ان کے مرنے کے بعد بھی ۱۲ منہ

ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ رضؓ کے سوا اور دنیا میں کوئی عورت تھوڑے ہی تھی تو آپ فرماتے خدیجہ میں یہ یہ صفتیں تھیں اور میری اولاد انہی کے پیٹ سے ہوئی[1]

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابیؓ) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کو خوشخبری دی انہوں نے کہا ہاں آنحضرت ؐ نے ان کو بہشت میں ایک ایسے موتی محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یارسول اللہ یہ خدیجہؓ آپ کے پاس سالن کا یا کھانے کا ایک برتن لا رہی ہیں جب وہ لے کر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہو اور ان کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو ایک خولدار موتی کا ہوگا نہ اس میں غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج۔ اور اسمٰعیل بن خلیلؒ[2] نے کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ رضؓ کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ کو خدیجہؓ کا اجازت[3] مانگنا یاد آیا اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہیں حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں مجھے رشک آئی میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بڈھی کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر صرف) سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (نہ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت) اللہ نے اس کے بدل آپ کو اُس سے اچھی عورت (جوان کنواری) عنایت فرمائی[4]۔

[1] دوسری روایت میں یوں ہے وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے انکار کیا اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھ کو جھوٹا کہا اور اپنا مال میرے اوپر خرچ کیا اس وقت جب اور لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابوعوانہ نے محمد بن یحییٰ ذہلی سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] انہی کی سی آواز تھی ان کی بہن تھیں ۱۲ منہ [4] حضرت عائشہ رضؓ نے اچھی عورت سے اپنے تئیں مراد لیا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر غصے ہوئے تب میں نے عرض کیا قسم خدا کی اب میں خدیجہ رضؓ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کروں گی ۱۲ منہ

بَابُ ۴۳۲ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ۔

باب جریر بن عبداللہ بجلی کی فضیلت[۱]

ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر کہتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا[۲] اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی) اور قیس نے جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانہ میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذوالخلصہ اس کو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے[۳] ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو اس ذی الخلصہ سے (اس کو توڑ پھوڑ جلا کر) مجھ کو بے فکر کر سکتا ہے جریر نے کہا میں یہ سن کر ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کے لئے ذی الخلصہ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اس کو قتل کیا لوٹ کر جب آیا تو آپ کو خبر کی آپ نے مجھ کو اور احمس کے قبیلہ والوں کو دعا دی۔

بَابُ ۴۳۳۔ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ

باب حذیفہ بن یمان کی فضیلت[۴]

ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے بیان کیا۔ کہا ہم کو سلمہ بن رجاء نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا جب احد کا دن ہوا اور (پہلے پہل کافروں کو صاف شکست ہوئی تو ابلیس ملعون نے (دھوکا دینے

---

[۱] یہ بجیلہ قبیلہ کے بڑے حسین اور خوبصورت شخص تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جریر اس امت کے یوسف ہیں اور وہ اپنی قوم کے سردار ہیں۔ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے ۵۰ھ ہجری میں اُن کا انتقال ہوا ۱۲ منہ [۲] جب اجازت مانگی آپ نے فرمایا آؤ ۱۲ منہ [۳] بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے شامی کعبہ تو اُس کو کہتے ہیں جو مکہ معظمہ میں ہے یعنے اصلی کعبہ یہ یمنی کعبہ اصلی کعبہ کی رونق بگاڑنے کے لیے یمن کے کافروں نے بنایا تھا ۱۲ منہ [۴] یہ قبیلہ عبس میں سے تھے ان کا باپ یمان ایک خون کر کے مدینہ میں بھاگ آیا تھا اور انصار کا حلیف بن گیا تھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز اور خاص رفیق تھے حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کی حکومت دی تھی ۳۶ھ ہجری میں حضرت عثمان کے قتل کے چالیس دن بعد انتقال کیا ۱۲ منہ

اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُوْلَاهُمْ عَلٰى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْهِ فَنَادٰى أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِيْ أَبِيْ فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ أَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

بَابُ ۴۳ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَتْ وَأَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

کے لیے) یوں پکارا خدا کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو۔ یہ سن کر (آگے کے) مسلمان پچھلے مسلمانوں پر ہی ٹوٹ پڑے[۲] اور انہی سے آپس ہی میں) لڑنے لگے حذیفہ رض نے جو نگاہ ڈالی تو اپنے باپ کو دیکھا[۳] پکارا خدا کے بندو یہ (کیا غضب ہے) میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہ رض کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سنی اس کو مار ہی ڈالا حذیفہ نے[۴] یوں کہا اللہ تم کو بخشے عروہ نے کہا خدا کی قسم حذیفہ میں اس کلمہ کی بدولت جب تک خدا سے ملے کچھ بھلائی ہی رہی[۵]

باب ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر[۶]

عبدان نے کہا[۷] ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا۔ حضرت عائشہ رض نے کہا ہند عتبہ کی بیٹی آنحضرت ؐ کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ساری دنیا میں کسی ڈیرے (یعنی قوم) والوں کا ذلیل و خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا اب آج کے دن (الٹا ہو گیا) ساری زمین کے لوگوں میں کسی ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے ڈیرے والوں کا عزت دار ہونا۔ ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بہت ہی لالچی بخیل آدمی ہے[۸] اگر میں اس کا پیسہ لے کر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہو گا آپ نے فرمایا دستور کے موافق لے لے تو میں سمجھتا ہوں کچھ گناہ نہ ہو گا (زیادہ مت لے)

[۱] ان کی مدد کرو یا ان کو مارو ۱۲ منہ [۲] جنگ کی گھبراہٹ میں ان کو کافر سمجھے ۱۲ منہ [۳] مسلمان ان کو مارے ڈالتے ہیں ۱۲ منہ [۴] ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو مار ڈالا تھا ۱۲ منہ [۵] ہمیشہ اپنے باپ کے قاتل کے لیے دعا کرتے رہے۔ تیمی نے کہا ساری عمر حذیفہ رض کو اپنے باپ کے قتل کا رنج رہا ۱۲ منہ [۶] یہ قرشیہ ہاشمیہ تھی معاویہ کی والدہ اور ابوسفیان کی جورو فتح مکہ میں ابوسفیان کے اسلام کے بعد اسلام لائی اس کے باپ عتبہ کو حمزہ یا علی رض نے واصل جہنم کیا تھا اسی عداوت سے اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہ رض کا کلیجہ نکال کر چبایا ۱۲ منہ [۷] عبدان تو امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث انہوں نے عبدان سے نہیں سنی اس لیے یوں کہا وقال عبدان اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۸] اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا ۱۲ منہ

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ إِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ قَالَ مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ

باب زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ ؎۱

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا۔ ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمر رضہ نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضہ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح ؎۲ میں ملے ابھی آپ پر وحی اُترنا شروع نہیں ہوا تھا۔ آپ کے سامنے کھانے کا دسترخوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاؤں گا جن کو تم تھانوں پر کاٹتے ہو میں اسی جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے ؎۳ اور زید قریش کے لوگوں پر اپنے جانوروں کے ؎۴ کاٹنے کا عیب دھرتا تھا کہتا تھا (عجیب بات ہے) بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا۔ آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا (جس کو بکری پیتی ہے) چارہ بھی زمین سے اسی نے اُگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم لوگ اُس کو اوروں کے نام پر کاٹتے ہو ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا اور اس کو بڑا گناہ خیال کرتا تھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل دین حق کی تلاش میں مکہ سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے (نام نا معلوم) اس سے کہنے لگے مجھے اپنا دین بتلا۔ شاید میں تیرا دین اختیار کر لوں۔ اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کرے گا تو اللہ کے غضب میں سے اپنا حصہ لے گا (یعنے خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا)

؎۱ ان کا نسب یہ ہے زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ... بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک یہ سعید بن زید کے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں والد تھے اور حضرت عمر رضہ کے چچا زاد بھائی تھے یہ اور حضرت عمر رضہ دونوں نفیل میں جا کر مل جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تھا ۱۲ منہ ؎۲ بلدح ایک مقام کا نام ہے مکہ کے مغربی جانب تنعیم کے رستے میں ۱۲ منہ ؎۳ ان پتھروں پر جو کعبہ کے گرد گڑے تھے جہاں مشرک لوگ بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے ۱۲ منہ ؎۴ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زید پرہیزگار تھے کیونکہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا اگر بالفرض کھایا بھی ہو تو اس وقت آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور ابراہیم کی شریعت میں مردار حرام تھا مگر وہ جانور حرام نہ تھا جس پر کاٹتے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے ۱۲ منہ ؎۵ اللہ کے سوا اوروں کے نام پر ۱۲ منہ

قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنّٰى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ عَلٰى دِينِنَا حَتّٰى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنّٰى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ فَلَمَّا رَأٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ

زید نے کہا واہ مَیں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا ہوں) پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا نہ مجھ کو اس کے اٹھانے کی طاقت ہے اچھا اور کوئی دین تو مجھ کو بتلا سکتا ہے اُس نے کہا میں نہیں جانتا (کوئی دین سچا ہو) ہو تو حنیف دین ہو زید نے کہا حنیف دین کیا ہے اس نے کہا حضرت ابراہیمؑ کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کی پرستش کرتے تھے خیر زید وہاں سے چلے ایک نصرانی پادری سے ملے اس سے بھی یہی گفتگو کی اس نے کہا تو ہمارے دین میں آئے گا تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ لے گا زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگتا (بچنا) چاہتا ہوں۔ مجھ سے نہ خدا کی لعنت اٹھ سکے گی نہ اس کا غضب کبھی اٹھ سکے گا بھلا مجھ میں اتنی طاقت کہاں سے آئی اچھا تو اور کوئی (سچا) دین مجھ کو بتلا سکتا ہے پادری نے کہا میں نہیں جانتا اگر ہو تو حنیف دین سچا دین ہو زید نے کہا وہ کیا کہنے لگا ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اکیلے اللہ کو پوجتے تھے جب زید نے یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیمؑ کے باب سنا اور وہاں سے نکلے تو اپنے دونوں ہاتھ (آسمان کی طرف) اٹھائے کہنے لگے یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں میں ابراہیمؑ کے دین پر ہوں[1] اور لیث بن سعد نے کہا[2] مجھ کو ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکرؓ سے لکھ بھیجی وہ کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کھڑے ہوئے کعبے سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کہہ رہے تھے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں سے ابراہیم کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو زندہ نہیں گاڑتے تھے[3]۔ وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا چاہتا یوں کہتے تو اس کو مت مار

---

[1] بزار اور طبرانی نے یوں روایت کی کہ زید اور ورقہ دونوں دین حق کی تلاش میں شام کے ملک کو گئے ورقہ تو وہاں جا کر نصرانی ہو گئے اور زید نے نصرانی ہونا قبول نہ کیا پھر زید موصل میں آئے وہاں ایک پادری سے ملے اس نے نصرانی دین ان پر پیش کیا لیکن زید نے نہ مانا اسی روایت میں یہ ہے کہ سعید بن زید اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کا حال پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیا اور اس پر رحم کیا وہ ابراہیمؑ کے دین پر مرا ۱۲ منہ [2] اس کو ابوبکر بن ابی داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ بد رسم عرب میں اس طرح شائع ہوئی تھی ایک شخص نے دوسرے کی بیٹی جنگ میں پکڑ لی اس سے صحبت کی جب بیٹی کا باپ آیا کچھ روپیہ دے کر اپنی بیٹی چھڑانی چاہی تو وہ کہنے لگی میں تو اس سے راضی ہوں اس وقت اس کے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جو کوئی میری بیٹی پیدا ہوگی اس کو قتل کر ڈالوں گا اسی سے رفتہ رفتہ یہ بد رسم عربوں میں پھیل گئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ عہ جیسے قریش کے مشرک کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيكَهَا مَؤُونَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ

(مجھ کو دے ڈال) میں پال لوں گا پھر اس کو لے کر پالتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے یوں کہتے اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی لے لے میں دے دوں گا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کے سب کام پورے کر دوں گا[۱]

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ ۴۳۶

باب قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی اس کا بیان

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا۔ انہوں نے کہا جب کعبہ بنایا گیا (یعنی قریش نے اس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت عباسؓ دونوں پتھر ڈھو رہے تھے عباس رضؓ نے کہا (میرے بھتیجے) تم ایسا کرو اپنا تہ بند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف تم کو نہ پہنچے گی (آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا) اسی وقت (بیہوش ہو کر) زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کو لگ گئیں ہوش آیا تو (اپنے چچا سے) فرمانے لگے میرا تہ بند دے دو انہوں نے آپ کا تہ بند خوب مضبوط باندھ دیا

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی یزید سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کعبے کے گرد احاطہ کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمرؓ نے (اپنی خلافت کے زمانہ میں) اس کے گرد دیوار بنوا دی عبید اللہ نے کہا کعبے کی دیواریں پست تھیں عبد اللہ بن زبیر نے ان کو بلند کیا[۲]۔

بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ ۴۳۷

باب جاہلیت کے زمانہ کا بیان[۵]

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

---

[۱] یعنے شادی وغیرہ کروں گا فاکہی نے عامر بن ربیعہ سے نکالا مجھ سے زید نے یہ کہا کہ میں نے اپنی قوم کے برخلاف اسمٰعیل اور ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کی ہے اور میں اس پیغمبر کا منتظر ہوں جو اسمٰعیل کی اولاد میں پیدا ہوگا۔ لیکن امید نہیں کہ میں اس کا زمانہ پاؤں مگر میں اس پر ایمان لایا۔ اس کی تصدیق کرتا ہوں اس کے برحق پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر تو زندہ رہے اور اس پیغمبر کو پائے تو میرا سلام پہنچا دیجیو۔ عامر کہتے ہیں جب میں مسلمان ہوا تو میں نے اُن کا سلام آنحضرتؐ کو پہنچایا آپ نے وعلیہ السلام فرمایا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ میں نے اس کو بہشت میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے دیکھا ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب فضل مکہ میں ۱۲ منہ [۳] اپنی حکومت کے زمانہ میں ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا کعبہ دس بار بنا ہے۔ پہلے فرشتوں نے بنایا پھر آدم علیہ السلام نے پھر ان کی اولاد نے پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر عمالقہ نے پھر جرہم نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبد اللہ بن زبیر نے پھر حجاج ظالم نے۔ اب تک حجاج کی بنا پر ہے ۱۲ منہ [۵] یعنے وہ زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آپ کی نبوت تک گزرا ہے اور جاہلیت اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو آپؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے گزرا ۱۲ منہ

حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُوْمُهٗ۔

کہ ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بھی رکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے تھے جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا جب رمضان کے روزے (۲ھ ہجری میں) فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْاَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَابِعَةً مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ وَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوںؑ میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل ہے۔ اور جاہلیت کے زمانہ میں محرم کو صفر کہا کرتے ان کے یہاں یہ مثل تھی جب اونٹ کی پیٹھ اچھی ہو جائے اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (رستے پر سے) مٹ جائیںؑ تو اب عمرہ کرنے والے کو عمرہ کرنا درست ہوا ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذیحجہ کو مکہ میں پہنچے سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپؐ نے اپنے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی کر کے احرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا کرنے سے ہم کو کونسی بات درست ہو جائے گی آپ نے فرمایا سب باتیں درست ہو جائیں گیؑ۔

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَهٗ شَاْنٌ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار کہتے تھے ہم سے سعید بن مسیبؓ اپنے والد مسیب سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا (حزن) سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک بار بہیا آئی ایسی کہ مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پانی ہی پانی ہوگیا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار کہتے تھے اس حدیث کا ایک بڑا قصہ ہےؑ۔

لہ شوال ذیقعد اور ذیحجہ کے نو دن یا دس دن ۱۲ منہ لہ اس کا زخم چنگا ہو جائے ۱۲ منہ لہ حاجی سب اپنے ملکوں کو روانہ ہو جائیں ۱۲ منہ لہ جاہلیت کا اعتقاد توڑنے کے لیے ۱۲ منہ لہ جو احرام میں منع نہیں یہاں تک کہ جماع بھی ۱۲ منہ لہ حافظ نے کہا موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مکہ میں بہیا اس پہاڑ کی طرف سے آیا کرتی جو بلند جانب میں واقع ہے ڈر ہوا کہیں پانی کعبے کے اندر نہ گھس جائے اس لیے انہوں نے عمارت کو خوب مضبوط کرنا چاہا اور پہلے جس نے کعبہ اونچا کیا اور اس میں سے کچھ گرایا وہ ولید بن مغیرہ تھا پھر کعبے کے بننے کا وہ قصہ نقل کیا جو آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے ہوا اور شافعی نے ام میں عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کیا جب وہ کعبہ بنا رہے تھے کعب نے ان سے کہا خوب مضبوط بناؤ کیونکہ ہم کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ اخیر زمانے میں بھیا بہت آئیں گی تو قصے سے مراد یہی ہے کہ وہ اس بھیا کو دیکھ کر جس کے برابر کبھی نہیں آئی تھی یہ سمجھ گئے کہ اخیر زمانہ کی بھیاؤں میں سے یہ پہلی بھیا ہے ۱۲ منہ

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكِ لَسَؤُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولٰئِكَ عَلَى النَّاسِ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے بیان ابوبشر سے انہوں نے قیس بن ابی سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب بنت مہاجر تھا دیکھا تو وہ بات نہیں کرتی پوچھا سبب کیا بات کیوں نہیں کرتی لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی منت مانی ہے[1] انہوں نے اس سے کہا ارے بات کر یہ چپ چپاتے حج کرنا جاہلیت کی رسم ہے[2] اس نے بات کرنا شروع کی اور ابوبکر رضہ سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے ابوبکر رضہ نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے۔ اس نے کہا کون سے قریش میں سے ابوبکر رضہ نے کہا بھئی تو بڑی پوچھنے والی عورت ہے میں ابوبکر رضہ ہوں تب اس نے پوچھا ہم اس اچھے طریق (اسلام کے دین) پر جس کو اللہ جاہلیت کے بعد لایا کب تک (عمدگی کے ساتھ) قائم رہیں گے انہوں نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم) سیدھے رہیں گے[3]۔ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے ابوبکر رضہ نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم کریں تو وہ مان لیں اس نے کہا کیوں نہیں ہیں ابوبکر رضہ نے کہا امام سے یہی مراد ہیں[4]۔

[1] یعنے چپ چپاتے حج کا مطلب یہ ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہیں کرنے کی ۱۲ منہ [2] اسمٰعیل کی روایت میں یوں ہے اس عورت نے کہا ہم میں اور ہماری قوم میں جاہلیت کے زمانہ میں کچھ فساد ہوا تھا تو میں نے یہ حلف کی تھی اگر اللہ نے مجھ کو بچا دیا تو میں جب تک حج نہیں کر لوں گی کسی سے بات نہ کروں گی ابوبکر صدیق رضہ نے کہا اسلام ان سب باتوں کو میٹ دیتا ہے تو بات کر حافظ نے کہا ابوبکر رضہ کے اس قول سے یہ نکلا کہ اگر کوئی یوں حلف کرے میں بات نہیں کرنے کا تو اس کو بات کرنا مستحب ہے اور کفارہ لازم نہ آئے گا گویا ایسی نذر منعقد ہی نہ ہو گی اور مؤید ہے اس کے وہ حدیث ابواسرائیل کی جس نے یہ منت مانی تھی کہ پیدل چلے گا سوار نہ ہو گا سایہ لے گا نہ بات کرے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا سوار ہونے اور سایہ لینے اور بات کرنے کا ۱۲ منہ [3] شریعت پر قائم اور عدل و انصاف پر عمل کرتے رہیں گے ۱۲ منہ [4] یعنے بادشاہ اور حاکم اسی مضمون میں یہ مثل ہے الناس علی دین ملوکہم جس قوم کے بادشاہ اور سردار اور عمائد لوگ اچھے ذی علم لائق انصاف پسند ہوتے ہیں وہی قوم دنیا میں بڑھی چڑھی رہتی ہے اور جس قوم کے بادشاہ اور حکام ظالم اور جاہل اور ناتربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اور غیر قوموں کی محکوم بن جاتی ہے ابوبکر صدیق رضہ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اسلام کی رونق اسی وقت تک رہی جب تک مسلمانوں کے خلیفہ اور بادشاہ شریعت پر قائم اور عدل اور انصاف پر مستعد اور ذی علم اور لائق سپاہی جری اور بہادر اپنی ذات سے لڑنے والے میدان جنگ میں جانے والے رہے اور جب سے مسلمانوں کے بادشاہ عیش و عشرت میں پڑ گئے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا رات دن عورتوں کی صحبت اور شراب خوری اور لہو ولعب ناچ رنگ گانے بجانے میں اپنا وقت گذارنے لگے اسلام کی رونق جاتی رہی اور مسلمانوں کی بادشاہتیں اور ریاستیں چھن گئیں اب جو کچھ خال خال کہیں مسلمانوں کی حکومتیں باقی ہیں وہ اگلے مسلمانوں کی کمائی ہوئی رہ گئی ہیں اس کو بھی ہمارے زمانہ کے بادشاہ اور امیر بہت جلد کھوتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ان کو نہ خود علم ہے نہ عالموں کو ان سے الفت ہے ان کے رات دن کے

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ ابْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا

أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي

قَالَتْ فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَاهُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ۔

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا کسی عرب کی ایک کالی لونڈی (نام نامعلوم) مسلمان ہوگئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی میں تھی وہ ہمارے پاس آکر باتیں کیا کرتی جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی ؎

کمر بند کا دن خدا کے عجائب میں سے

اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے

جب اس نے یہ شعر کئی بار پڑھا تو میں نے پوچھا ارے کمر بند کا دن اس سے کیا مطلب اس نے کہا ہوا یہ کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جونئی دلہن تھی) نکلی وہ لال چمڑے کا ایک کمر بند باندھے تھی اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اس کو گوشت سمجھ کر لے گئی لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی یہاں تک انہوں نے مجھ کو تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو) خیر وہ اسی حال میں میرے گرد جمع تھے اور میں عذاب میں مبتلا اتنے میں چیل سیدھی ہمارے سروں پر آن پہنچی اور اس ہار کو پھینکا ان لوگوں نے اٹھالیا میں نے کہا تم اس کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں بے گناہ تھی [1]

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سن رکھو جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے اس لیے آپ نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمد (ان کے والد) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہ رضہ سے نقل کرتے کہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجاتے اور کہتے تو جیسا اپنے گھر والوں میں تھا ویسا ہی (کسی پرندے کے بھیس میں) ہے [2]

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یعنے جاہلیت والے جہنم کے قائل نہ تھے وہ کہتے تھے آدمی کی روح مرتے ہی کسی پرندے کے بھیس میں چلی جاتی ہے اگر اچھا آدمی تھا تو اچھے پرندے کی شکل لیتی ہے جیسے کبوتر وغیرہ۔ برا اعتقاد برنسل شلاً کوا اُلو وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں تو اچھا شریف آدمی تھا اب تبلا کس جنم میں ہے بعضوں نے یوں کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں کیوں دوبارہ تو ان میں نہیں رہ سکتا یعنے حشر ہونے والا نہیں جیسے مشرکوں کا اعتقاد تھا کہ ایک ہی زندگی ہے دنیا کی زندگی اور آخرت کے قائل نہ تھے حضرت عائشہ رضہ کو شاید ان حدیثوں کی خبر

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۰۲۱ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَأْسًا دِهَاقًا قَالَ مَلْأَى مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ؎ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ؛ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے حضرت عمرؓ نے کہا مشرک لوگ مزدلفہ سے (منیٰ کو) اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک ثبیر (پہاڑ) پر سورج کی روشنی نہ پڑتی[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے لوٹے[۱]

مجھ سے اسحٰق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے یحییٰ بن مہلب نے یہ کہا ہے کہ ہم سے حصین نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا (سورہ نبا میں) جو کاساً دہاقاً ہے اس کے معنے بھرا ہوا گلاس لبچ در پے (ابو اسامہ نے کہا ہاں) اور (اسی اسناد سے) عکرمہ سے منقول ہے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت عباسؓ) سے سنا وہ جاہلیت کے زمانہ میں (اپنے غلام ساقی سے) یوں کہتے ہم کو کاساً دہاقاً پلا (یعنے بھرپور گلاس)[۲]

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید (بن ربیعہ بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے ؎ جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائے گا[۳] - اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا[۴]

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ

[۱] اس کا بیان کتاب الحج میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۲] ابن عباسؓ نے جاہلیت کا زمانہ نہیں پایا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے دس برس بعد پیدا ہوئے تو مراد وہ زمانہ ہے جب تک حضرت عباسؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ [۳] باطل سے یہاں یہی مراد ہے فانی یا بالفعل معدوم جیسے صوفیہ کہتے ہیں کہ خارج میں سوا خدا کے کچھ موجود نہیں ہے اور یہ جو وجود نظر آتا ہے یہ وجود موہوم ہے جیسے آئینہ میں صورت کا وجود یا دریا میں حباب کا یا آگ کا شعلہ گھماؤ تو دائرے کا باطل سے یہ مراد نہیں ہے کہ بے کار اور لغو - کیونکہ دوسری آیت میں ہے ما خلقنا السماء والارض وما بینہما باطلا - اس مصرعہ کا ثانی مصرعہ یہ ہے ایک دن جو عیش ہے مٹ جائے گا ۱۲ منہ [۴] صحیح مسلم میں شرید سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے امیہ بن ابی الصلت کی شعریں سناؤ میں نے آپؐ کو سو بیتوں کے قریب سنائیں - آپؐ نے فرمایا یہ تو اپنی شعروں میں مسلمان ہونے کے قریب تھا امیہ جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا - آخرت کا قائل تھا بعضوں نے کہا نصرانی ہو گیا تھا اس کی شعروں میں اکثر توحید کے مضامین ہیں ۱۲ منہ

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ

سے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رض کا ایک غلام تھا (نام نامعلوم) جو اپنی کمائی ان کو لا کر دیا کرتا ابوبکر رض اس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا ابوبکر رض نے اس کو کھایا غلام کہنے لگا تم جانتے ہو یہ کا ہے کی کمائی تھی انہوں نے پوچھا کیوں کا ہے کی غلام نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص سے کہانت کی تھی حالاں کہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا میں نے اس سے دغا بازی کی وہی شخص (آج) مجھ کو ملا اُس نے کچھ مجھ کو دیا یہ وہی کمائی تھی ابوبکر رض نے یہ سنتے ہی منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا[۵۱]

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ اُونٹ کے گوشت حبل الحبلہ کے وعدے پر بیچا کرتے تھے ابن عمر رض نے کہا حبل الحبلہ یہ کہ اونٹنی جنے پھر اس کی بیٹی حاملہ ہو وہ جنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا[۵۲]

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے کہا ہم انس ابن مالک رض پاس جایا کرتے وہ انصاریوں کے حالات ہم سے بیان کیا کرتے کہتے تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا اور تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کیا۔

۷۳۸ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

جاہلیت کی قسامت کا بیان[۵۳]

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے قطن ابوالہیثم نے کہا ہم سے ابو یزید مدنی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا پہلی قسامت جو جاہلیت میں ہوئی ہم ہاشم لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ[۵۴]) کو قریش کے دوسرے خاندان والے (خداش بن عبداللہ عامری) نے نوکر رکھا اب یہ نوکر اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر (شام کی طرف) چلا وہاں ایک دوسرا ہاشمی شخص

---

[۵۱] کیونکہ دغا کی کمائی دوسرے نجومی کی مٹھائی دونوں حرام ہیں ۱۲ منہ [۵۲] اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۵۳] بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ ساری حدیثیں جاہلیت کے ہی حال میں ہیں ۱۲ منہ [۵۴] اس کا باپ علقمہ مطلب بن عبد مناف کا بیٹا تھا مگر مطلب اور ہاشم کی اولاد ملی جلی رہی اس لیے اس کو بنی ہاشم کہہ دیا ابن کلبی نے کہا اس کا نام عامر تھا ۱۲ منہ

رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ
فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا
تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ
فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ
الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ
مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ
عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا
أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي
رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُنْتَ إِذَا
أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا
أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ
فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي
فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي
اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ قَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا
قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ
قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِينًا
ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ
وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هٰذِهِ
قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ
قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هٰذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ
أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ
فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ
أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ

(نام نامعلوم) اس پر سے گزرا جس کے تھیلوں کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے التجا کی (ارے بھائی) میری مدد کر اونٹ باندھنے کی ایک رسی مجھ کو دے ڈال میں اپنا تھیلہ اس سے باندھوں تیرے اونٹ کو اگر رسی نہ ہو گی تو وہ بھاگ تھوڑے جائے گا اس نے ایک رسی اس کو دے دی جس سے اس نے اپنے تھیلے باندھے جب منزل پر اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ یوں ہی رہا۔ صاحب نے پوچھا ارے سب اونٹوں کو باندھا اس کو کیوں نہیں باندھا نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے صاحب نے کہا اس کی رسی کہاں گئی (اور غصے میں آکر) ایک لکڑی اس پر پھینک ماری اس کی موت آن پہنچی (وہ مرنے کے قریب ہو گیا) اس وقت ایک یمن والا شخص (نام نامعلوم) ادھر سے گزرا یہ نوکر (جو مر رہا تھا) اس سے پوچھنے لگا کیا تو (ہر سال) حج کو جایا کرتا ہے اس نے کہا نہیں لیکن کبھی کبھی جاتا بھی ہوں نوکر نے کہا (اگر تو جائے) تو میرا ایک پیغام پہنچا دے گا جب کبھی تو جائے اس نے کہا اچھا پہنچا دوں گا نوکر نے کہا تو حج کے موسم پر (مکہ میں) جائے تو پہلے یوں آواز دے قریش کے لوگو جب وہ جواب دیں تو یوں پکار بنی ہاشم کے لوگو جب وہ جواب دیں تو ان سے پوچھ ابو طالب کہاں ہیں جب ابو طالب ملیں تو ان سے یہ کہہ دے کہ فلاں شخص نے مجھ کو ایک رسی پر مار ڈالا یہ کہہ کر وہ نوکر مر گیا اب اس کا صاحب جب مکہ میں پہنچا تو ابو طالب اس کے پاس آئے پوچھنے لگے ہماری قوم والا کدھر گیا اس نے کہا وہ (رستے میں) بیمار ہو گیا تھا۔ میں نے اچھی طرح اس کی خدمت کی (لیکن قضا سے مر گیا) میں نے اس کو گاڑ دیا ابو طالب نے کہا اس کے لیے تیری طرف سے یہی ہونا چاہیئے تھا[1] اور ایک مدت تک ابو طالب خاموش رہے انفاق سے یمن کا وہ شخص جس کو اس کے نوکر نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی حج کے موسم پر آن پہنچا اور اس نے آواز دی قریش کے لوگو۔ لوگوں نے تبلا دیا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اس نے پکارا بنی ہاشم لوگوں نے تبلایا یہ بنی ہاشم ہیں پھر اس نے پکارا ابو طالب کہاں ہیں لوگوں نے تبلا دیا ابو طالب

[1] دوسری روایت میں یوں ہے اس نے کہہ دیا مجھ کو ایک ہاشمی شخص ملا اس نے بڑی عاجزی سے اپنا تھیلہ باندھنے کے لیے ایک رسی مانگی میں نے دے دی ۱۲ منہ [2] یعنے خبرگیری کفن دفن وغیرہ ۱۲ منہ

مِنَّا اِحْدٰی ثَلٰثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّیَ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ فَاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ اَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَاِنْ اَبَیْتَ قَتَلْنَاكَ بِهٖ فَاَتٰی قَوْمَهٗ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَاَتَتْهُ امْرَاَۃٌ مِّنْ بَنِیْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهٗ فَقَالَتْ یَا اَبَا طَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِیْزَ ابْنِیْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِیْنَ وَلَا تُصْبِرْ یَمِیْنَهٗ حَیْثُ تُصْبَرُ الْاَیْمَانُ فَفَعَلَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَرَدْتَّ خَمْسِیْنَ رَجُلًا اَنْ یَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَۃٍ مِّنَ الْاِبِلِ یُصِیْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِیْرَانِ هٰذَانِ بَعِیْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّیْ وَلَا تُصْبِرْ یَمِیْنِیْ حَیْثُ تُصْبَرُ الْاَیْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَآءَ ثَمَانِیَۃٌ وَّاَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ عَیْنٌ تَطْرِفُ۔

یہ ہیں تب اس نے یوں کہا ابو طالب فلاں شخص نے میرے ہاتھ آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے بدل مجھ کو مار ڈالا یہ سنتے ہی ابو طالب اس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہنچے اور اس سے کہا اب ہماری طرف سے تو تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے یا تو دیت کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کا خون کیا یا تیری قوم کے پچاس آدمی یوں قسمیں کھائیں کہ تو نے اس کو نہیں مارا[۱]۔ اگر یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھ کو قتل کریں گے[۲] قاتل یہ سن کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا انہوں نے کہا ہم قسمیں کھائیں گے اتنے میں بنی ہاشم کی ایک عورت[۳] اور اس نے قاتل کی قوم والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اس کا ایک لڑکا بھی (حویطب نامی) اس سے پیدا ہوا تھا ابو طالب کے پاس آئی کہنے لگی ابو طالب میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائیں گے اس لڑکے کی قسم معاف کر دو جہاں پر قسمیں دلائی جاتی ہیں[۴] وہاں اس کو قسم کھانے پر مجبور نہ کرو ابو طالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان میں کا ایک[۵] اور شخص (نام نامعلوم) آیا کہنے لگا ابو طالب تمہاری تو یہی غرض تھی تاکہ سو اونٹ کے بدل پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب سے دو دو اونٹ ہوئے تم میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لو اور مجھ کو اس مقام پر قسم کھانے سے معاف رکھو جہاں پر قسمیں کھلائی جاتی ہیں ابو طالب نے اس کا کہنا بھی مان لیا اب باقی رہے اڑتالیس آدمی وہ آئے انہوں نے قسم کھائی ابن عباس رض کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جو آنکھ ہلاتا[۶]۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

مجھ سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

---

[۱] اسی کو قسامت کہتے ہیں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] اپنے آدمی کے بدل ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ لڑتے جھگڑتے ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ خداش کے پچاس قوم والے آدمی یوں قسم کھائیں کہ خداش نے اس کو قتل نہیں کیا ۱۲ منہ [۴] زینب بنت علقمہ جو مقتول کی بہن تھی ۱۲ منہ [۵] رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ۱۲ منہ [۶] یعنی بنی عامر کا ۱۲ منہ [۷] یعنی کوئی زندہ نہیں رہا سب مر گئے یہ سزا ہے جھوٹی قسم کھانے کی اور وہ بھی کعبہ کے پاس معاذ اللہ دوسری روایت میں ہے کہ ان سب کی زمین جائداد حویطب کو ملی جس کی ماں کے کہنے سے ابو طالب نے اس کو قسم معاف کر دی تھی گو ابن عباس رض اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے یہ واقعہ معتبر شخصوں سے سنا ہوگا جب تو اس پر قسم کھائی فاکہی نے ابن ابی نجیح کے طریق سے نکالا کچھ لوگوں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک قسامت میں جھوٹی قسمیں کھائیں پھر ایک پہاڑ کے تلے جا کر ٹھیرے ایک پتھر ان پر گرا سب مر گئے ۱۲ منہ

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن[1]۔ ایسا دن تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینے میں آنے سے پہلے گذار دیا تو آپ جب (مدینہ) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی اس کے سردار مارے جاچکے تھے کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تاکہ انصار اسلام لائیں[2] عبداللہ بن وہب نے کہا[3] ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر بن اشج سے روایت کی ان سے کُریب نے بیان کیا جو ابن عباسؓ کا غلام تھا کہ ابن عباسؓ[4] کہتے تھے صفا مروہ کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں ہے یہ تو جاہلیت والے کیا کرتے تھے کہتے تھے ہم اس پتھریلی جگہ سے دوڑ کر ہی پار ہونگے[5]

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمَ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابو السفر (سعید بن یحمد) سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سُنا وہ کہتے تھے لوگو میں جو کہوں وہ تم سُنو اور مجھ کو اپنا کہا سناؤ (کہ میں سمجھ لوں تم نے میری بات یاد کر لی) نہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو ابن عباسؓ نے ایسا کہا[6]۔ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے (یعنی حطیم کے پرے سے) حجر کو حطیم نہ کہو یہ جاہلیت کا نام ہے اس وقت کے لوگ ان میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا[7]۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرَدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ۔

ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بندریا دیکھی جس پر بہت سے بندر جمع ہوئے تھے اس بندریا نے زنا کی تھی تو بندروں نے اس کو سنگسار کیا میں بھی اس کے سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شریک ہوا[8]

---

[1] بعاث وہ مقام جہاں انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں لڑائی ہوئی تھی ۱۲ منہ [2] اسلام کی برکت سے ایک دل ہو جائیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اصل سعی کا انکار نہیں کیا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے بلکہ بے تحاشا سخت دوڑنے کا ۱۲ منہ [5] یعنی دوبارہ میری کلام کا اعادہ کرو ۱۲ منہ [6] حالاں کہ تم میرا مطلب سمجھے ہو اور غلط سمجھے ہو یعنی جو میں نے کہا ہو وہ مجھ سے نقل کرو ۱۲ منہ [7] اس لیے اس کو حطیم کہتے یعنی کھا جانے والا بعضوں نے کہا حطیم اس لیے کہتے کہ مردہ جانور وہاں ڈال دیتے ان کی ہڈیاں گل کر ٹوٹ جاتیں یا کوئی اٹھالے جاتا ۱۲ منہ [8] پوری روایت اسمٰعیل نے یوں نکالی عمرو بن میمون کہتے ہیں میں یمن میں تھا اپنے لوگوں کی بکریوں میں ایک اونچی جگہ پر میں نے دیکھا ایک بندر بندریا کو لے کر آیا اور اس کا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا اتنے میں ایک چھوٹا بندر آیا اور بندریا کو اشارہ کیا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پہلے بندر کے سر کے تلے سے کھینچ لیا اور چھوٹے بندر کے ساتھ چلی گئی اس نے اس کے ساتھ صحبت کی میں دیکھ رہا تھا صحبت کے بعد بندریا لوٹی اور آہستگی سے پھر اپنا ہاتھ پہلے بندر کے سر کے تلے ڈالنے لگی لیکن وہ جاگ اٹھا گھبرایا ہوا اور بندریا کو سونگھا اور ایک چیخ ماری تو سب بندر جمع ہوئے یہ اسی بندریا کی طرف اشارہ کرتا تھا اور چیختا جاتا تھا (یعنی اس نے زنا کی ہے) آخر دوسرے بندر داہنی بائیں طرف گئے اور اسی چھوٹے بندر کو لیکر آئے جس کو میں پہچانتا تھا بندر اور اس (زانی) بندریا کیلئے ایک گڑھا کھودا دونوں کو سنگسار کر ڈالا تو میں نے بنی آدم کے سوا

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيٰنُ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ۔

عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبیداللہ ابن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے کہا جاہلیت کی خصلتوں میں سے یہ خصلتیں ہیں کسی کی نسب پر (بن جانے بوجھے) طعنہ مارنا میت پر نوحہ کرنا عبیداللہ اس حدیث کا راوی تیسری بات بھول گیا سفیان نے کہا لوگ کہتے تھے تیسری بات ستاروں کو بارش کی علت سمجھنا[۱]

بَابُ ۱۴۱ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا بیان آپ کا نام مبارک محمدؐ ہے عبداللہ کے بیٹے وہ عبدالمطلب کے وہ ہاشم کے وہ عبد مناف کے وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرہ کے وہ کعب کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضر کے وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے وہ عدنان کے[۲]

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے احمد بن ابی رجار نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی انہوں نے ہشام بن حسان بصری سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اتری اس وقت آپؐ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ برس آپ مکہ میں اور رہے بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس برس رہے۔ پھر آپ کی وفات ہوئی۔[۳]

بَابُ ۱۴۲ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مکہ میں مشرکوں کے ہاتھوں جو جو تکلیفیں اٹھائیں، اُن کا بیان

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَاِسْمٰعِيْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ

ہم سے حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے بیان بن بشر اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے ان دونوں نے کہا

---

[۱] ایک روایت میں چوتھی بات بھی مذکور ہے اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرنا ۱۲ منہ [۲] یہیں تک آپ نے اپنا نسب بیان فرمایا ہے اور عدنان کے بعد پھر روایتوں میں اختلاف ہے امام بخاری نے تاریخ میں آپ کا نسب حضرت ابراہیم تک بیان کیا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے عدنان سے آگے پھر نسب کا پہچاننے والا کسی کو نہ پایا ۱۲ منہ [۳] اس حساب سے کل عمر شریف آپ کی ۶۳ برس ہوتی ہے اور یہی قول صحیح ہے ۱۲ منہ

خَبَّابًا يَقُولُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ

ہم نے قیس بن ابی حازم سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے خباب بن ارت (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کعبے کے سایہ میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانہ میں ہم مشرک لوگوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سُرخ ہو گیا آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذر چکے ہیں جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے اور آرہ ان کے بیچا بیچ سر پر (مانگ پر) رکھ کر چلایا جاتا دو ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء سے (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضرت موت تک چلا جائے گا[1] اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوگا بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ڈر ہوگا تو بھیڑیئے کا اپنی بکریوں پر۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًا فَرَفَعَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا يَكْفِيْنِيْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا تھا لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا اس نے کیا کیا کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اس کو ہاتھ میں لے کر) اس پر سجدہ کیا[3] کہنے لگا مجھ کو یہ بس کرتا ہے ابن مسعود رضی کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا وہ کفر کی حالت میں مارا گیا[4]۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ

---

[1] یعنے اسلام کے دین کو ۱۲ منہ [2] حضرت موت ایک ملک ہے شمالی عرب میں اس میں اور صنعا میں پندرہ دن کی راہ ہے ۱۲ منہ [3] پیشانی لگا دی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہ شخص جس نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر پیشانی سے لگائی تھی امیہ بن خلف تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا جب امیہ بن خلف نے سجدہ تک نہ کیا تو مسلمانوں کو رنج گزرا گویا ان کو تکلیف دی یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تکلیف یوں ہوئی کہ مشرکین کے بھی سجدے میں شریک ہونے سے وہ یہ سمجھے کہ یہ مشرک مسلمان ہو گئے ہیں اور جو مسلمان ان کی ایذا دہی سے حبش کو نیت سے نکل چکے تھے وہ لوٹ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے ہیں تو دوبارہ نکلے حبش کے ملک میں ہجرت کی ۱۲ منہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ ابْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُوا أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ.

سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپ کے گرد قریش کے چند (کافر) لوگ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری بچہ دان لیکر آیا اور اور آپکی پیٹھ پر رکھ دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ (آپ کی صاحبزادی) آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی اس کے لیے بد دعا کرنے لگیں خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کے گروہ سے سمجھ۔ ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف سے یہ شک شعبہ کو ہوئی کہ ابی فرمایا یا امیہؓ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے ان لوگوں کو دیکھا۔ یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے بند بند جدا ہو گئے تھے اسلئے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے یا حکم بن عتبہ نے سعید بن جبیر سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزے (صحابی) نے مجھ سے یہ کہا ابن عباس رضہ سے (سورۂ فرقان کی) اس آیت ولاتقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور (سورۂ نساء کی) اس آیت ومن یقتل مومنا متعمدا کو پوچھ میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا جب سورۂ فرقان کی آیت اتری تو مکہ کے مشرک کہنے لگے ہم نے تو جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا تھا اس کو مارا (یعنے خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کو بھی پوجا اور بے شرمی کے کام بھی کئے تہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) یہ اتارا الامن تاب وآمن عملاً صالحاً اخیر تک تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے

لہ مگر صحیح امیہ خلف ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے کیوں کہ ابی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں مارا ۱۲ منہ ٹلہ سورۂ فرقان کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے لیکن پھر توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اور یہ سورۂ نساء کی آیت میں یہ ہے کہ جو کوئی عمداً کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کو ضرور سزا ملے گی ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ کا غضہ اس پر ہوگا اور لعنت بھی پڑے گی تو دونوں آیتوں کے مضمون میں تخالف ہوا عبدالرحمٰن بن ابزے نے یہی امر ابن عباس رضہ سے پوچھوا بھیجا ۱۲ منہ سلہ زنا وغیرہ تو ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہماری مغفرت تھوڑے ہوگی ۱۲ منہ ھہ جب آپ سجدے میں گئے ۱۲ منہ

فَلِهٰذَا وَلِذٰلِكَ وَاَمَّا الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ.

رہی وہ آیت جو سورہ نساء میں ہے وہ اس شخص کے باب میں ہے جو (مسلمان ہو کر) اسلام اور شریعت کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے۔ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے کہا میں نے ابن عباس رضؓ کا یہ قول مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا دوسری آیت بھی اسی شخص کے حق میں ہے جو نادم نہ ہو (یعنے توبہ نہ کرے [1])

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِيْ بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِيْ عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيْدًا فَأَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْآيَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھ کو وہ بتلاؤ جو مشرکوں نے سخت ایذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹا۔ ابوبکر صدیق رضؓ آن پہنچے اور انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑ کر اس کو دھکیل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کیا اور کہنے لگے [2] تم ایک شخص کو یہ کہنے پر مار ڈالتے ہو میرا مالک خدا ہے اخیر آیت تک (جو سورہ مومن میں ہے) عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد [3] بن اسحاق نے بھی یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اس میں یوں ہے [4] میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے [5] انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی اس میں یوں ہے کہ عمرو بن عاص سے کہا گیا اور محمد بن عمرو نے بھی [6] اس کو ابو سلمہ سے روایت کیا اسمیں یوں ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا۔

[1] اور توبہ قبول نہیں ۱۲ منہ [2] ابن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ سورہ فرقان کی آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو کفر کی حالت میں ناحق خون کریں پھر توبہ کریں اور مسلمان ہو جائیں تو اسلام کی وجہ سے کفر کے ناحق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور سورہ نساء کی آیت اس شخص کے حق میں ہے جو مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کو عمداً ناحق مار ڈالے ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول ہونے والی نہیں تو دونوں آیتوں میں کچھ تخالف نہ ہوا اوپر گذر چکا ہے کہ ابن عباس رضؓ کا مذہب قاتل مومن میں جمہور کے برخلاف ہے۔ مجاہد نے جمہور کے موافق دوسری آیت کو بھی اسی سے متعلق رکھا جو خون ناحق کر کے توبہ نہ کرے اور نادم نہ ہو۔ حدیث کے مطابق ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو ناحق مارا تھا ان کو ستایا تھا ۱۲ منہ [3] ارے لوگو تم کو کیا ہو گیا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا موصولاً ۱۲ منہ [5] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا حافظؒ نے کہا ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار ایسا مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے تب ابوبکر رضؓ کھڑے ہو کے کہنے لگے کیا تم ایسے شخص کو مار ڈالتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۴۴۴ اِسْلَامِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَبَرَۃَ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَہٗ اِلَّا خَمْسَۃُ اَعْبُدٍ وَّامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَکْرٍ۔

باب ابوبکر صدیق رضؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے عبداللہ بن محمد آملی نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن معین نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے انہوں نے بیان احمسی سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے کہا عمار بن یاسر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا۵۱ صرف پانچ غلام۵۲ اور دو عورتیں۵۳ اور ابوبکر رضؓ صدیق تھے۵۴

بَابُ ۴۴۵ اِسْلَامِ سَعْدٍ رضؓ

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا ھَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْہِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَّاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔

باب سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا قصہ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا کہا میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا۵۵ اور اسلام کے بعد سات دن مجھ پر ایسے گزرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا

بَابُ ۴۴۶ ذِکْرِ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

باب جنوں کا بیان۵۶ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ جن میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے چند جنوں نے کان لگا کر قرآن سنا اخیر آیت تک

۵۱ کوئی اسلام نہ لایا تھا ۱۲ منہ ۵۲ بلال زید عامر ابوفکیہہ عبید ۱۲ منہ ۵۳ ام المومنین خدیجہ رضؓ اور ام ایمنؓ یا سمیہ رضؓ ۱۲ منہ ۵۴ صدیق یعنی بڑے سچے یا جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں بھی بت پرستی نہیں کی قاضی ابوالحسین نے اپنی سند سے روایت کی اُن کے باپ ابوقحافہ ان کو بتخانہ میں لے گئے اور کہنے لگے بت کو سجدہ کرو یہ کہہ کر وہ چلے گئے ابوبکر رضؓ کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے کہا میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے کہا میں ننگا ہوں مجھ کو کپڑا پہنا اس نے کچھ جواب نہ دیا آخر میں نے ایک پتھر لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے تئیں میرے ہاتھ سے بچا یہ کہہ کر میں نے وہ پتھر اس پر مارا وہ اوندھا گر پڑا اتنے میں میرے باپ آگئے کہنے لگے بیٹا یہ کیا کرتا ہے میں نے کہا جو تم دیکھ رہے ہو وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس لائے اور ان سے سب حال بیان کیا انہوں نے کہا میرے بیٹے سے کچھ مت بول اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ پیٹ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگی میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے ایک ہاتف سے سنا اس نے یوں آواز دی اللہ کی بندی خوش ہو جا تجھ کو ایک آزاد لڑکا ملے گا جس کا نام آسمان میں صدیق رضؓ ہے وہ محمدؐ کا صاحب اور رفیق ہوگا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۵۵ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے سعد نے یہ اپنے علم کے رو سے کہا ورنہ ان سے پہلے حضرت علی رضؓ اور خدیجہ رضؓ اور ابوبکر رضؓ اور اسلام لا چکے تھے اور شاید یہ سب لوگ ایک ہی دن اسلام لائے ہوں یہ شروع دن میں اور سعد اخیر دن میں ۱۲ منہ ۵۶ جنوں کا ذکر کتاب بدء الخلق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

۱۰۴۰ - حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَّنْ اٰذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْكَ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ اَنَّهٗ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انھوں نے معن بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد[۵۱] سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مسروق بن اجدع سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس نے تبلایا کہ جنوں نے رات کو آپ کا قرآن سنا انہوں نے کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضہ نے مجھ سے بیان کیا کہ (ببول کے) ایک درخت نے آپ کو جنوں کی خبر دی تھی۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ یَحْمِلُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً لِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَبَیْنَمَا هُوَ یَتْبَعُهٗ بِهَا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ فَاَتَیْتُهٗ بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فِیْ طَرَفِ ثَوْبِیْ حَتّٰی وَضَعْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مَشَیْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَنْ لَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْهَا طُعَامًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو میرے دادا (سعید بن عمرو) نے خبر دی۔ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے وضو اور استنجا کے لیے ایک چھاگل پانی کی اٹھا کر چلتے ایک بار یہی چھاگل لیے آپ کے پیچھے جا رہے تھے اتنے میں آپ نے پوچھا یہ کون آ رہا ہے۔ میں نے کہا ابو ہریرہ رضہ۔ آپ نے فرمایا مجھے چند پتھر ڈھونڈھ لا دے۔ میں ان سے استنجا کروں گا۔ اور ہڈی اور گوبر نہ لائیو[۵۲]۔ میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لے کر آیا اور آپ کے پاس رکھ دیئے پھر وہاں سے لوٹ آیا آپ جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہڈی اور گوبر میں کیا بات ہے[۵۳] آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنوں کی خوراک ہیں[۵۳] اور میرے پاس نصیبین کے[۵۴] جنوں کے قاصد آئے وہ اچھے جن تھے انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کے لیے اللہ سے یہ دعا کی جب یہ کسی ہڈی یا گوبر پر سے گزریں تو ان کو اس پر سے کھانا ملے[۵۵]۔

بَابُ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب ابو ذر رضہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

۱۰۴۲ - حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

ہم سے عمرو بن عباس رضہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے

---

[۵۱] عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود رضہ ۱۲ منہ [۵۲] جو اس سے استنجا کرنا منع ہوا ۱۲ منہ [۵۳] یعنے ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی ۱۲ منہ [۵۴] نصیبین ایک شہر کا نام ہے جزیرے میں یا شام میں ۱۲ منہ [۵۵] یعنے بہ قدرت الٰہی ہڈی اور گوبر پر ان کی اور ان کے جانوروں کی خوراک پیدا ہو جاتی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن کئی بار حاضر ہوئے ایک بار بطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن پڑھ رہے تھے یہ سات جن تھے دوسری بار حجون میں تیسری بار بقیع میں ان راتوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے آپ نے زمین پر ان کے بیٹھنے کے لیے لکیر کر دی تھی چوتھی بار مدینہ کے باہر اس میں زبیر بن عوام موجود تھے پانچویں بار ایک سفر میں جس میں بلال بن حارث موجود تھے ۱۲ منہ

بن مَهدِيٍّ حَدَّثَنَا المُثَنّٰى عَن اَبِي جَمرَةَ عَنِ ابنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبعَثُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيهِ اركَب
اِلٰى هٰذَا الوَادِي فَاعلَم لِي عِلمَ هٰذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يَزعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ يَاتِيهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ
وَاسمَع مِن قَولِهِ ثُمَّ ائتِنِي فَانطَلَقَ الاَخُ
حَتّٰى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِن قَولِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى
اَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَاَيتُهُ يَامُرُ بِمَكَارِمِ الاَخلَاقِ
وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعرِ فَقَالَ مَا شَفَيتَنِي مِمَّا
اَرَدتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتّٰى
قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى المَسجِدَ فَالتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعرِفُهُ وَكَرِهَ اَن يَسْاَلَ عَنهُ
حَتّٰى اَدرَكَهُ بَعضُ اللَّيلِ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ
غَرِيبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهُ فَلَم يَسْاَل وَاحِدٌ مِنهُمَا
صَاحِبَهُ عَن شَيءٍ حَتّٰى اَصبَحَ ثُمَّ احتَمَلَ قِربَتَهُ
وَزَادَهُ اِلَى المَسجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ اليَومَ وَلَا يَرَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمسٰى فَعَادَ اِلٰى
مَضجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ اَن
يَعلَمَ مَنزِلَهُ فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْاَلُ
وَاحِدٌ مِنهُمَا صَاحِبَهُ عَن شَيءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ
يَومُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَ مَعَهُ
ثُمَّ قَالَ اَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي اَقدَمَكَ قَالَ اِن اَعطَيتَنِي
عَهدًا وَمِيثَاقًا لَتُرشِدَنِّي فَعَلتُ فَفَعَلَ

کہا ہم سے مثنٰی بن عمران ضبعی نے انہوں نے ابوجمرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ
سے انہوں نے کہا جب ابوذر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی
خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا سوار ہو کر اس مقام پر (یعنی
مکہ میں) جا اور اس شخص کا حال (اچھی طرح) دریافت کر کے مجھ سے بیان کر
جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے مجھ کو خبر دی جاتی ہے یہ
سن کر ان کا بھائی روانہ ہوا مکہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں
پھر ابوذرؓ کے پاس لوٹ کر آیا ان سے کہنے لگا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ اچھے
اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتا ہے اور ایک کلام سناتا ہے جس کو شعر نہیں کہہ سکتے[1]
ابوذرؓ نے کہا تیری اس بات سے میرا جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا میری تشفی
نہیں ہوئی آخر ابوذرؓ نے توشہ لیا اور پانی کی ایک پرانی مشک سنبھالی (اور
چلتے ہوئے) مکہ پہنچے مسجد حرام میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں
تلاش کیا مگر وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے آپ کو پوچھنا بھی مناسب[2]
نہ سمجھا۔ کچھ رات گزر گئی اس وقت حضرت علیؓ نے ان کو دیکھا اور پہچان لیا کہ
یہ باہر والے غریب الوطن ہیں خیر ابوذرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ ہوئے نہ ابوذرؓ نے
کوئی اور بات کہی نہ حضرت علیؓ نے کچھ پوچھا۔ صبح کو ابوذرؓ نے اپنی مشک اٹھائی
توشہ لیا پھر مسجد میں آ گئے اور سارا دن وہیں رہے شام تک آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں دیکھا۔ جب ابوذرؓ لیٹنے کی جگہ گئے تو حضرت
علیؓ ادھر سے گزرے اور کہنے لگے کیا ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس
شخص پر نہیں آیا[3] انہوں نے ابوذرؓ کو اٹھایا اپنے ساتھ لے گئے دونوں میں
کوئی اور بات چیت نہیں ہوئی۔ تیسرا دن ہوا تو پھر حضرت علیؓ نے ان سے
یہی گفتگو کی وہ ان کے ساتھ جا رہے تھے اس وقت حضرت علیؓ نے پوچھا (ارے
یار) بتلا تو اس ملک میں کیوں آیا ہے۔ ابوذرؓ نے کہا اگر تم مجھ سے پکا عہد اور پیمان
کرو کہ میری رہنمائی کرو تو میں کہوں حضرت علیؓ نے منظور کیا اس وقت ابوذرؓ نے بیان کیا

---

[1] مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کلام کو شعر کے وزنوں پر جوڑا تو وہ وزن پر ٹھیک نہیں آتا خدا کی قسم وہ سچا ہے ۱۲ منہ [2] قریش کے کافروں سے ۱۲ منہ [3] وہ آپ کے دشمن تھے ایسا نہ ہو ابوذرؓ کو ستائیں ۱۲ منہ [4] رہتے ہیں اسی طرح حضرت علیؓ کے مکان پر ۱۲ منہ [5] مطلب یہ تھا کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر چل جیسے کل تھا ۱۲ منہ [6] ابوذرؓ مسجد میں آ کر شام کو سو رہے

هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ۔

حضرت علیؓ نے کہا تم کو جو خبر پہنچی وہ ٹھیک ہے وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں اب تم ایسا کرو صبح کو تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اگر میں (رستے میں) کوئی خوف کی بات دیکھوں گا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے[۱] اگر میں چلتا رہوں تم بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں گھسوں تم بھی اس میں گھس آنا خیر ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا حضرت علیؓ کے پیچھے پیچھے چلے گئے یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے ابوذرؓ بھی پہنچے اور آنحضرت صلعم کی باتیں سنیں (اسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور ان سے میرا حال بیان کرتا رہ جب تک تجھ کو میری خبر[۲] پہنچے ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کے عین مجمع میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہہ دوں گا وہ نکلے مسجد حرام میں آکر بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ یہ سنتے ہی (قریش کے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے ان کو اتنا مارا کر زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباسؓ آن پہنچے اور ابوذرؓ پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے کافروں سے کہنے لگے ارے یارو کیا غضب کرتے ہو[۳] غفار کی قوم کا ہے تم جو سوداگری کے لیے شام کے ملک میں جایا کرتے ہو رستے میں اس کی قوم پڑتی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عباسؓ نے ان کو چھڑا دیا۔ دوسرے دن پھر ابوذرؓ نے یہی کیا[۴] پھر لوگوں نے ان پر مار پیٹ کی حملہ کیا پھر حضرت عباسؓ آئے اور ان پر اوندھے پڑ گئے[۵]

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ[۶]

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

باب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

---

[۱] جب میں مسجد سے چلوں ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں یوں ہے میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی اپنا جوتا صاف کرتا ہے ۱۲ منہ [۳] غالب ہونے کی اور زور پکڑنے کی ۱۲ منہ [۴] جانتے ہو یہ کون ہے ۱۲ منہ [۵] علانیہ پکار کر کلمہ شہادت پڑھا ۱۲ منہ [۶] چھڑا دیا پھر ابوذرؓ اپنے ملک کو چلے گئے وہاں ان کے بھائی انیس اور غفار کے بہت لوگ ابوذرؓ کے سمجھانے سے مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ [۷] یہ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے ان کے والد زید جاہلیت کے زمانہ میں دین حنیف کے طالب اور ملت ابراہیمی پر تھے صرف اللہ کو پوجتے تھے شرک نہیں کرتے تھے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے اسی اعتقاد پر انہوں نے انتقال کیا جیسے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ ۔

کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو یہ کہتے سنا قسم خدا کی میں نے اپنے تئیں اس حال میں دیکھا کہ عمر رضہ نے اسلام لانے سے پہلے مجھ کو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور تم نے جو عثمان رضہ کے ساتھ کیا اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جائے سے سرک جائے تو بیشک اس کا سرک جانا بجا ہو گا

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب حضرت عمر رضہ کے مسلمان ہونے کا قصہ

۱۴۴۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

مجھ سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا ہم لوگ تو جس دن سے عمر رضہ مسلمان ہوئے برابر عزت سے رہے ۔

۱۴۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے مجھ کو میرے دادا زید بن عبداللہ بن عمر رضہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضہ ڈرے ہوئے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو عمرو عاص بن وائل سہمی ایک دھاری دار چادر اور ایک ریشمی کرتہ کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے اس نے کہا عمر رضہ تمہارا کیا حال ہے (کیوں آزردہ ہو) انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو مجھ کو مار ڈالیں گے عاص نے کہا وہ تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے عاص کے ایسا کہنے پر مجھ کو اطمینان ہوا پھر عاص باہر نکلا دیکھا تو میدان لوگوں سے بھر گیا ہے ۔ عاص نے پوچھا کیوں کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا دیکھو تم عمر رضہ کو مت ستاؤ یہ سنتے ہی لوگ لوٹ گئے

---

۵۱ ان کو ناحق مار ڈالا ۱۲ منہ ۵۲ یہ ایسا بڑا واقعہ ہے ۱۲ منہ ۵۳ قریش سے ڈر رہے تھے کہ وہ مسلمان ہونے پر کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ ۵۴ ان کی کیا مجال ہے ۱۲ منہ ۵۵ کیونکہ وہ بنی سہم کا سردار تھا ۱۲ منہ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهٖ وَقَالُوْا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِيْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهٗ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوْا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے سُنا وہ کہتے تھے عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا جب عمرؓ اسلام لائے تو کافروں نے ان کے گھر پر دنگا کیا وہ کہہ رہے تھے عمرؓ نے اپنا دین بدل ڈالا میں اس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص ریشمی جبّہ پہنے ہوئے آیا اور لوگوں سے) کہنے لگا۔ اچھا تو عمرؓ نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا (تم کیوں دنگا کرتے ہو) دیکھو (یہ سمجھ رکھو) عمر میری پناہ میں ہے عبداللہ کہتے ہیں اس کی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے[۵۱]۔ میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ بِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَظُنُّهٗ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّيْ أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلٰى دِيْنِهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهٖ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّيْ أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِيْ قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهٖ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن زید نے ان سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے جب عمرؓ کو کسی امر کے متعلق یوں کہتے سُنا میں یوں سمجھتا ہوں تو وہ ویسے ہی نکلا[۵۲] ایک بار ایسا ہُوا وہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک خوبصورت شخص سامنے سے گزرا انہوں نے کہا یا تو میرا گمان غلط ہے یا تو یہ اب تک اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر) ہے یا یہ (کسی زمانہ میں) اپنی قوم کا کاہن تھا خیر اس شخص کو میرے پاس لاؤ[۵۳] لوگوں نے اس کو حاضر کیا حضرت عمرؓ نے اس کو وہی بات کہی میں[۵۴] نے تو آج کے دن کا سامعاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو[۵۵] حضرت عمرؓ نے کہا میں تو تجھ کو چھوڑنے والا نہیں جب تک تو سچ سچ اپنا حال مجھ سے بیان نہ کرے تب وہ کہنے لگا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں کاہن تھا حضرت عمرؓ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات تو بتلا جو تیری شیطانی نے تجھ کو سُنائی ہو اس نے کہا ایک دن میں بازار

[۵۱] جتھا ٹوٹ گیا اور چلتے نظر آئے ۱۲ منہ [۵۲] جس کا کہنا ایسا چلتا ہے ۱۲ منہ [۵۳] یعنی ان کی رائے اور اٹکل ہمیشہ صحیح نکلتی وہ محدثین میں سے تھے یعنی ان لوگوں سے جن کو حق بات خدا کی طرف سے سمجھا دی جاتی ہے جیسے اوپر حدیث میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۵۴] اس کا نام سواد بن قارب تھا ۱۲ منہ [۵۵] کہ تو مسلمان ہے یا کافر ہے یا کاہن ہے ابو عمرؓ نے کہا یہ شخص جاہلیت کے زمانہ میں کہانت کیا کرتا تھا حضرت عمرؓ نے ایک دن مزاح کے طور پر اس سے فرمایا ارے سواد تیری کہانت اب کہاں گئی اس پر وہ غصے ہوا کہنے لگا عمر ہم جس حال میں پہلے تھے یعنی جاہلیت اور کفر پر وہ کہانت سے بدتر تھا اور تم مجھ کو ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس سے میں توبہ کر چکا اور مجھ کو امید ہے کہ اللہ نے اس کو بخش دیا ہوگا ۱۲ منہ [۵۶] مسلمان ہوتے ساتھ لوگ اس کو کافر بنائیں ۱۲ منہ جو اس کے پیٹھ پیچھے کہی تھی وہ کہنے لگا خدا کی پناہ ۱۲ منہ

أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحُ أَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ ... فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ۔

میں تھا اتنے میں میری شیطانی (پری جناتی) گھبرائی ہوئی آئی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں دیکھتا جب اوندھے (آسمان سے) لوٹا دیئے گئے تو کیسے خوف زدہ اور نا امید ہو رہے ہیں اور اونٹنیوں اور ان کے پالان کی کملیوں سے مل گئے ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ کہنے لگے سواد سچ کہتا ہے میں بھی (ان دنوں میں) ایسا ہوا بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص ایک گائے کا بچھڑا لے کر آیا اس کو (وہاں) ذبح کیا اس کے اندر سے ایسی زور کی آواز نکلی کہ ویسے زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سنی وہ آواز یہ تھی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں جس سے مراد مل جائے ایک فصیح (خوش بیان) یوں کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ یہ سنتے ہی لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک پڑے (چل دیئے) میں نے کہا میں تو نہیں جانے کا دیکھوں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر یہی آواز آئی ارے دشمن ایک بات بتلاتا ہوں۔ جس سے مراد بر آئے ایک فصیح شخص یوں کہہ رہا ہے لا الٰہ الا اللہ اس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ لوگ کہنے لگے یہ (یعنے حضرت محمدؐ) اللہ کے پیغمبر ہیں۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتَهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس ابن ابی حازم نے کہا میں نے سعید بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اپنے تئیں اور عمرؓ کی بہن کو دیکھا دونوں کو عمرؓ نے (رسی سے) باندھ دیا تھا اس وقت تک عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم نے جو

---

۵۱ جن فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے آسمان پر جایا کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آسمان کا نیا بندوبست کیا گیا وہاں فرشتوں کا مضبوط چوکی پہرہ مقرر ہوا اور جنوں کو مار کھا کر اوندھے منہ زمین پر لوٹنا پڑا ۱۲ منہ ۵۲ یعنے عرب لوگوں کے ساتھ شریک مسلمان ہو گئے ہیں ۱۲ منہ ۵۳ نام نامعلوم یا ابن عبس ۱۲ منہ ۵۴ یعنے آپ کی پیغمبری کا چرچا اس واقعہ کے متصل ہی سنا معلوم ہوا کہ وہ آواز دینے والا آپ ہی کے ظہور کی بشارت دے رہا تھا ۱۲ منہ ۵۵ یہ قصہ سیر کی کتابوں میں طول کے ساتھ مذکور ہے خلاصہ یہ ہے کہ ابوجہل نے یہ کہا جو کوئی محمدؐ کا سر لائے میں اس کو سو اونٹ انعام دوں گا عمرؓ تلوار لے کر چلے رستے میں کسی نے کہا تم محمدؐ کو تو بعد میں مارنا اپنے بہنوئی سعید بن زید اور بہن سے تو سمجھ لو وہ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں حضرت عمرؓ اپنی بہن کے گھر پہنچے وہاں پہنچ کر بہنوئی اور بہن دونوں کی مشکیں کسیں خوب مارا پیٹا اخیر کو نادم ہوئے اپنی بہن سے کہنے لگے ذرا مجھ کو وہ کلام تو سنا دو جو تم میاں بی بی میرے آنے کے وقت پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا تم بے وضو ہو وضو کرو حضرت عمرؓ نے وضو کیا اور مصحف کھول کر پڑھنے لگے اس کا اثر یہ ہوا کہ زبان سے بے اختیار یہ کلمہ پاک نکل پڑا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے عمر مسلمان ہو جا انہوں نے صدق دل سے کلمہ پڑھا سارے مسلمانوں نے خوشی سے تکبیر کہی ۱۲ منہ

انقض لما صنعتم بعثمان لكان محقوقا ان ينقض

(ظلم) حضرت عثمان رضہ پر کیا اگر اس کی وجہ سے احد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو بیشک بجا ہے

باب انشقاق القمر

باب چاند پھٹ جانے کا بیان [۵۱]

۱۰۴۹۔ حدثنی عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا بشر بن المفضل حدثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالك رضی الله عنه ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية فاراهم القمر شقتين حتى رأوا حراء بينهما۔

مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا۔ کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشان مانگا۔ آپ نے ان کو چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھلایا یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں دیکھا (ایک پہاڑ کے اس طرف ایک اس طرف)۔

۱۰۵۰۔ حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن عبد الله رضی الله عنه قال انشق القمر ونحن مع النبی صلى الله عليه وسلم بمنى فقال اشهدوا وذهبت فرقة نحو الجبل وقال ابو الضحى عن مسروق عن عبد الله انشق بمكة وتابعه محمد بن مسلم عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا چاند جس وقت پھٹا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے آپ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ نشانی یاد رکھنا) اور ابوالضحیٰ نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ حدیث روایت کی اس میں یوں ہے کہ چاند مکہ میں پھٹا [۵۲] اور ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے نکالا انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے

۱۰۵۱۔ حدثنا عثمان بن ابی صالح حدثنا بكر بن مضر قال حدثنی جعفر بن ربیعة عن عراك بن مالك عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما ان القمر انشق على زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ہم سے عثمان بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹا۔ [۵۳]

۱۰۵۲۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا ابراهیم عن ابی معمر عن عبد الله رضی الله عنه

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے ابومعمر سے انہوں نے عبداللہ

---

۵۱ شق القمر کا بیان اوپر گذر چکا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم کا ایک بڑا معجزہ تھا گو انسؓ نے یہ واقعہ خود نہیں دیکھا دوسرے صحابی سے سنا ہوگا مگر صحابی کی مرسل بالاتفاق مقبول ہے ۱۲ منہ

۵۲ یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ منیٰ مکہ ہی کے مضافات میں ہے ۱۲ منہ ۵۳ یہ بھی مرسل ہے اس لیے کہ ابن عباسؓ کی عمر اس وقت دو تین برس کی ہوگی ۱۲ منہ

اللّٰہ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ۔

بَابُ ۱۴۸ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِيْ اَخِيْهِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ اَكْثَرُ النَّاسِ فِيْمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ

بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا چاند پھٹ گیا۔[۱]

باب مسلمانوں کی حبش کی طرف ہجرت کرنے کا بیان۔[۲]

اور حضرت عائشہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ منورہ) دکھلایا گیا وہ پتھریلی زمینوں کے بیچ میں تو کچھ مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کو لوٹ آئے اس باب میں ابو موسےٰؓ اور اسماء بنت عمیسؓ کی روایتیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔[۳]

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث دونوں نے ان سے کہا۔ تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے باب میں کیوں نہیں گفتگو کرتے[۴] ہوا یہ تھا کہ لوگوں نے اس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان رضؓ نے ولید کے ساتھ کیا تھا خیر[۵]

---

[۱] اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا جو کہتے ہیں اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں انشق معنوں میں ینشق کے ہے یعنے چاند پھٹے گا اب یہ اعتراض کہ اگر یہ چاند پھٹا ہوتا تو اہل رصد اور ہیأت اور دنیا کے مہندس اس واقعہ کو نقل کرتے کیوں کر بہت عجیب واقعہ تھا واہی ہے کس لیے کہ یہ پھٹنا صرف ایک لحظہ کے لیے تھا معلوم نہیں کہ اور ملک والوں کو نظر بھی آیا یا نہیں احتمال ہے کہ وہ سوتے ہوں یا اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ اگر چاند نہ پھٹا ہوتا تو قرآن میں جب یہ اترا انشق القمر تو کافر اور مخالفین اسلام سب تکذیب شروع کر تے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی مخالفت کیا کرتے تھے چہ جائے کہ ایک واقعہ نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہونا بیان کیا جاتا تو کس قدر اعتراض اور تکذیب کو بجھاڑ کر دیتے ۱۲ منہ [۲] جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دینا شروع کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت اتنی قوت نہ تھی کہ ان کافروں کو روکتے تو آپ نے ان مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ تم حبش کے ملک کو چلے جاؤ اور اس وقت وہیں رہو جب تک اللہ مسلمانوں کو قوت دے یہ ہجرت دوبار ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمانؓ نے اپنی بی بی حضرت رقیہ رضؓ کو لےکر ہجرت کی ۱۲ منہ [۳] ان تین حدیثوں میں خود امام بخاری نے وصل کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث کو باب الہجرۃ الی المدینۃ میں اور ابو موسیٰ رضؓ کی حدیث کو اسی باب میں اور اسماء رضؓ کی حدیث کو غزوہ حنین میں ۱۲ منہ [۴] حضرت عثمانؓ نے سعد بن ابی وقاص رضؓ کو کوفہ کی حکومت سے معزول کر کے اس ولید کو مقرر کیا تھا ولید نے وہاں بڑی بڑی بے اعتدالیاں کیں شراب پی کر نشہ میں نماز پڑھائی حضرت عثمانؓ نے اس کو سزا دینے میں دیر کی لوگوں کو یہ ناگوار ہوا انہوں نے عبیداللہ بن عدی سے جو حضرت عثمان رضؓ کے بھانجے اور ان کے بہت مقرب تھے یہ کہا کہ تم ولید کے مقدمہ میں حضرت عثمان رضؓ سے گفتگو کرو ۱۲ منہ [۵] ایسے نالائق کو اتنی بڑی خدمت دینا اس کی پاسداری کرنا شراب کی حد اس کو نہ لگانا ۱۲ منہ

لعثمان حين خرج الى الصلوة فقلت له ان لي اليك حاجة وهي نصيحة فقال ايها المرء اعوذ بالله منك فانصرفت فلما قضيت الصلوة جلست الى المسور والى ابن عبد يغوث فحدثتهما بالذي قلت لعثمان وقال لي فقالا قد قضيت الذي كان عليك بينما انا جالس معهما اذ جاءني رسول عثمان فقالا لي قد ابتلاك الله فانطلقت حتى دخلت عليه فقال ما نصيحتك التي ذكرت آنفا قال فتشهدت ثم قلت ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم وامنت به وهاجرت الهجرتين الاوليين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايت هديه وقد اكثر الناس في شان وليد بن عقبة فحق عليك ان تقيم عليه الحد فقال لي يا ابن اخي ادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت لا ولكن قد خلص الي من علمه

میں (رستے میں) کھڑا ہو رہا جب حضرت عثمانؓ نماز کے لیے نکلے تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے انہوں نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں[1]۔ یہ سن کر میں لوٹ آیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبدالرحمٰن پاس بیٹھ گیا اور حضرت عثمانؓ سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی انہوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا (جو کرنا چاہیئے تھا کر چکے) میں انہیں کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عثمانؓ کی طرف سے ایک بلانیوالا آیا مجھ کو بلایا مسور اور عبدالرحمٰن کہنے لگے (جاؤ) اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے[2] خیر میں چلا حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ خیر خواہی کی کیا بات ہے جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا میں نے کہا اللہ گواہ ہے[3] پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمدؐ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ اور آپ پر قرآن اُتارا۔ تم ان لوگوں میں ہوئے جنہوں نے اللہ اور رسول کا فرمانا مان لیا تم اللہ پر ایمان لائے اور تم نے پہلی دو ہجرتیں کیں[4] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی اور آپ کا طریق دیکھا (کیسی عدالت اور حق پروری آپ کرتے تھے) بات یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ کے باب میں بہت گفتگو کر رہے ہیں تم کو چاہیے ان کو سزا دینا (شراب کی حد لگانا) انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یا میرے بھانجے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے کہا لیکن آپؐ کے دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو ایک

[1] حضرت عثمانؓ یہ سمجھے کہ شاید عبیداللہ کوئی خدمت یا روپیہ کا طلبگار ہوگا اور مجھ سے وہ دیا نہ جائیگا تو ناحق ناراض ہوگا اور مفت میں ایک خرابی پھیلے گی۔ ۱۲منہ [2] ایک سخت کام میں تم کو پھانس دیا ہے ۱۲منہ [3] میں تمہارا خیر خواہ ہوں ۱۲منہ [4] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کہ حبش کے ملک کی طرف دوبار ہجرت ہوئی تھی جیسے امام احمد ابن اسحاق وغیرہ نے نکالا ابن مسعودؓ سے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو جو اسّی آدمیوں کے قریب تھے نجاشی کے ملک میں بھیج دیا پھر ان کو یہ خبر پہنچی کہ مشرکوں نے سورۂ نجم میں آنحضرتؐ کے ساتھ سجدہ کیا اور وہ مسلمان ہوگئے یہ خبر سن کر مکہ میں لوٹ آئے وہاں پہلے سے بھی زیادہ مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیف اٹھانے لگے آخر دوبارہ ہجرت کی اس وقت تراسی مرد اور اٹھارہ عورتیں تھیں مگر حضرت عثمانؓ نے دوبارہ ہجرت نہیں کی اس لیے پہلی دو ہجرتوں سے حبش اور مدینہ کی ہجرت مراد ہے حالانکہ مدینہ کی ہجرت دوسری ہجرت تھی مگر دونوں کو تغلیبا اولیین کہدیا جیسے شمسین قمرین کہتے ہیں اور تیسیر القاری کے مؤلف نے غلطی کی جو کہا کہ حضرت عثمانؓ نے حبش کو ہجرت نہیں کی تھی حضرت عثمانؓ تو سب سے پہلے اپنی بی بی حضرت رقیہ کو لیکر حبش کی طرف نکلے تھے اور شاید یہ طبع کی غلطی ہو مؤلف کی عبارت یوں ہو کہ حضرت عثمانؓ نے دوبار ہجرت نہیں کی تھی ۱۲منہ۔

مَاخَلَصَ اِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمٰنُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُهٗ وَلَاغَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُهٗ وَلَاغَشَشْتُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُهٗ وَلَاغَشَشْتُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ فَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَاْخُذُ فِيْهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيْدَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَّجْلِدَهٗ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهٗ وَقَالَ يُوْنُسُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَفَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ لَهُمْ۔

کنواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں[1] یہ سن کر حضرت عثمان رضؓ نے اللہ کو گواہ کیا کہنے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ پر قرآن شریف اُتارا اور میں ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے ہیں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں (حبش اور مدینہ کی) جیسے تو نے بیان کیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی آپ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم نہ میں نے آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے کوئی دغابازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا اور ابوبکر رضہ کو خلیفہ بنایا قسم خدا کی اُن کی بھی میں نے نہ نافرمانی کی نہ ان سے کوئی دغابازی کی پھر عمر رضہ خلیفہ ہوئے قسم خدا کی ان کی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی نہ کوئی ان سے دغابازی کی اس کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں ہے جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا[2] عبیداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں تمہارا بھی حق ہم پر ویسا ہی[3] ہے انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تم لوگوں کی طرف سے پہنچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ جیسا حق ہے ویسا ہم اس کے باب میں عمل کریں گے راوی کہتا ہے پھر[4] ولید کو چالیس کوڑے[5] لگائے گئے[6] حضرت عثمان رضہ نے حضرت علیؓ سے کہا ولید کو کوڑے لگاؤ وہی اس کو کوڑے مار رہے تھے اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر ویسا نہیں ہے جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا[7]۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا

[1] یعنے خاص و عام سب کو آپ کا دین پہنچ گیا ہے ۱۲منہ [2] جب وہ حاکم تھے میں رعیت تھا ۱۲منہ [3] ہم کو تمہاری بھی اطاعت اور خیر خواہی کرنا چاہیئے ۱۲منہ [4] حضرت عثمانؓ کے حکم سے ۱۲منہ [5] دوسری روایت میں اسّی کوڑوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جب اسّی کوڑے پڑے تو چالیس بطریق اولیٰ پڑے اس کوڑے کے دو سرے ہوں گے تو چالیس بار ون کے اسّی کوڑے ہو گئے ۱۲منہ [6] جب حمران اور صعب کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے شراب پیا تھا ۱۲منہ [7] یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے مناقب عثمان رضہ میں وصل کیا اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عبدالبر نے تمہید میں وصل کیا ۱۲منہ

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا (جب ہجرت کر کے وہاں گئی تھیں) آپ نے فرمایا اہل کتاب لوگوں کا یہی قاعدہ تھا جب ان میں کوئی نیک (اچھا) شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حال میں ہوں گے[1]

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِيْ حَسَنٌ حَسَنٌ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے انہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عاص) سے انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا میں جب حبش کے ملک سے (لوٹ کر) آئی اس وقت میں ایک (کم سن) چھوکری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر مجھ کو اڑھائی آپ خود اس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرنے اور سناہ سناہ فرمانے لگے حمیدی نے کہا سناہ سناہ (حبشی زبان کا لفظ ہے) یعنے اچھا اچھا۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ أَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ۔

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم (حبش کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپ نماز پڑھتے ہوتے نماز ہی میں سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آپ پاس آئے تو آپ کو سلام کیا[2] آپ نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپکو سلام کرتے تو آپ جواب دیا کرتے (اب کے آپ نے جواب نہیں دیا آپ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کا دوسرا شغل رہتا ہے[3] اعمش نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا۔ تم کیا کرتے ہو[4] انہوں نے کہا میں دل میں جواب دیتا ہوں[5]۔

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں حبش کی ہجرت کا ذکر ہے ۱۲منہ [2] آپ نماز پڑھ رہے تھے ۱۲منہ [3] خدا کی یاد میں مشغول ہوتا ہے لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی ۱۲منہ [4] تم کو کوئی نماز میں سلام کرے ۱۲منہ [5] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ابن مسعودؓ کے حبش سے لوٹنے کا بیان ہے

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا ہم نے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر سنی ہم ایک جہاز میں[۱] سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبش کے ملک میں نجاشی پاس جا پڑا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب ملے ہم انہیں کے ساتھ (حبش میں) ٹھہرے رہے مدینہ اس وقت پہنچے جب آپ ۷ھ یا ۶ھ میں) خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا جہاز والو تم کو بھی دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا[۲]

بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

باب نجاشی (حبش کے بادشاہ) کی موت کا بیان

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ۔

ہم سے ابو الربیع سلیمان ابن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جس دن (حبش کے ملک میں ۸ھ یا ۹ھ ہجری میں) نجاشی مرا تو آنحضرت نے فرمایا آج ایک نیک بخت شخص مر گیا اٹھو اپنے بھائی اصحمہ پر جنازے کی نماز پڑھو[۳]

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ۔

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے عطاء ابن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے سلیم بن حیان سے

---

[۱] آپ کے پاس جانے کی نیت سے ۱۲ منہ [۲] ایک مکہ سے حبش کو دوسرے حبش سے مدینہ کو مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان لوگوں کو حصہ نہیں دلایا جو اس لڑائی میں شریک نہ تھے مگر ہمارے جہاز والوں کو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حصہ دلایا ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا نجاشی مسلمان ہو گیا تھا جیسے دوسری روایت سے ثابت ہے مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اسکو نہ لا سکے اور یہ باب جو قائم کیا اصل میں جو حدیث بیان کی اس سے اسکا اسلام بھی نکل آیا یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے کہتے ہیں اصحمہ اس کا لقب تھا اور اس کا نام عطیہ تھا ۱۲ منہ۔

يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا ہم سے سعید بن مینا نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا[۱]۔

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا۔ ان دونوں کو ابوہریرہؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن حبش کا بادشاہ نجاشی (حبش کے ملک میں) مرا اسی دن اپنے اصحاب کو اس کے مرنے کی خبر کر دی اور فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو اور اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے انہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ سے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں (مدینہ کے باہر) صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی چار تکبیریں کہیں۔

باب مشرکوں کا قسمیں کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عہد و پیمان کرنا[۲]

[۱] حافظ نے کہا ہم نے کتاب الجنائز میں بیان کر دیا ہے کہ عبدالصمد کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] ہوا یہ کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب امن کی جگہ یعنی ملک حبش میں پہنچ گئے اودھر عمرؓ نے اسلام قبول کیا چار طرف اسلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے جوش میں انہوں نے ایک اقرار نامہ طیار کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نکاح شادی خرید فروخت کو معاملہ اس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ نہ کر دیں یہ اقرار نامہ لکھ کر کعبے کے اندر لٹکایا ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کیساتھ ایک علیحدہ گھاٹی میں سکونت رکھتے تھے اور جہاں پر بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سخت تکلیفیں ہو رہی تھیں ابوطالب اپنے چچا سے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام اس میں باقی ہے ابوطالب نے قریش کے کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے کہ تم کعبے کے اندر جا کر اس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ ہے تو ہم مرتے تک کبھی اس کو حوالہ نہیں کرنے کے اور اگر اس کا بیان جھوٹ نکلے تو ہم اس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے تم مار و یا زندہ رکھو جو چاہو کرو کافروں نے کعبہ کھولا اور اس اقرار نامہ کو دیکھا تو واقعی سارے حروف دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے اس وقت کیا کہتے لگے ابوطالب تمہارا بھتیجا جادوگر ہے کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے ابوطالب کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے پوچھا تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کیا اللہ نے خبر دی آپ نے فرمایا

۱۲ منہ

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنگ حنین کا قصد کیا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہم بنی کنانہ کے ٹیکرے پر ٹھہریں گے یہاں قریش کے کافروں نے کافر رہنے کی قسمیں کھائی تھیں

بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ[۵۱]

باب ابوطالب کا قصہ[۵۱]

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے کہا ہم سے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ اپنے چچا کے کیا کام آئے وہ آپ کو بچاتے تھے[۵۲] اور آپ کے لیے غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں ہوتے بالکل نیچے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد[۵۳] سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اس وقت اُنکے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا چچا تم لا الٰہ الا اللہ کہہ لو۔ مجھ کو پروردگار کے پاس ایک دلیل مل جائے گی ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیتے ہو دونوں ان کو برابر یہی سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں (اُسی دین پر مرے)

۵۱ یہ آنحضرت ص کے سگے چچا تھے یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے جب تک زندہ رہے آنحضرت کو مشرکین سے بچاتے رہے گو اسلام نہ لائے ۱۲ منہ ۵۲ مشرکوں کی ایذا دہی سے ۱۲ منہ ۵۳ مسیب بن حزن صحابی ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْہُ فَنَزَلَتْ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْآ اُوْلِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمْ اَنَّہُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ وَنَزَلَتْ اِنَّکَ لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تمہارے لیے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں پھر (سورۂ برأت کی) یہ آیت اُتری جب پیغمبر اور مسلمانوں کو مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہوگیا تو اب[۱] ان کو یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعا کریں گو وہ ان کے ناطے والے ہوں اور (سورۂ قصص کی) یہ آیت اُتری اے پیغمبر یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جس کو چاہو راہ پر لگا دو (اخیر تک[۱])

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْہَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ عِنْدَہٗ عَمُّہٗ فَقَالَ لَعَلَّہٗ تَنْفَعُہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُجْعَلُ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ یَبْلُغُ کَعْبَیْہِ یَغْلِیْ مِنْہُ دِمَاغُہٗ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے ان کو قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ اوتھلی آگ میں ڈالے جائیں جو ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا بھیجا (مارے گرمی کے) بھدبھداتا (جوش مارتا) رہے گا

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بِہٰذَا وَقَالَ تَغْلِیْ مِنْہُ اُمُّ دِمَاغِہٖ۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے یزید سے یہی حدیث بیان کی اس میں کہا اس سے اس کی ام دماغ جوش مارے گی۔

بَابٌ ۷۵۲ حَدِیْثِ الْاِسْرَآءِ۔

باب بیت المقدس تک جانے کا قصہ

وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے محمد کو راتوں رات مسجد حرام یعنے حرم سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا[۲]

۱۰۶۷- حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی سے سنا انہوں نے آنحضرت

[۱] بلکہ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ [۲] معراج کی روایت کو آپ ام ہانی کے گھر میں تھے تو مسجد حرام سے حرم کی زمین مراد ہے اب آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک تو قطعی ہے کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ بدعتی ہے حافظ نے کہا اکثر علماء سلف اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ یہ معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ بیداری میں ہوا بعضے کہتے ہیں کہ اسراء یعنے بیت المقدس تک جانا بیداری میں تھا اور معراج خواب میں ۱۲ منہ

عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب قریش نے مجھ کو (معراج کے باب میں) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں نے اس کو دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے[۱]

بَابُ[۵۳] الْمِعْرَاجِ۔

باب معراج کا قصہ[۲]

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِيْ آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلٰى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ إِلٰى جَنْبِيْ مَا يَعْنِيْ بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے معراج کی رات کا قصہ بیان کیا۔ فرمایا ایسا ہوا کہ میں حطیم یا حجر میں لیٹا ہوا تھا[۳] اتنے میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا (یعنی حضرت جبرئیلؑ) انہوں نے چیر ڈالا قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے یہاں سے یہاں تک تو میں نے جارود (ابن ابی سیرہ) سے جو (انس رضی اللہ عنہ کے مصاحب تھے) میرے پاس بیٹھے تھے پوچھا اس سے کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا دگدگی (ہنسلی کے گڑھے) سے ناف تک اور میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف[۴] تک خیر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان سے بھرا ہوا تھا میرا دل دھو گیا پھر بھر اگیا پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا[۵]۔ اس کے بعد ایک نقرہ جانور لایا گیا (سفید) جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ابو حمزہ یہ جانور براق

[۱] بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ معراج کا قصہ آپ نے بیان کیا تو قریش کے کافروں نے انکار کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پاس آئے انہوں نے آپ کی تصدیق کی اس دن سے ان کا لقب صدیق ہو گیا بزار نے ابن عباسؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کی مسجد لائی گئی اور عقیل کے گھر کے پاس رکھ دی گئی میں اس کو دیکھتا جاتا اور اس کی صفت بیان کرتا جاتا تا ۱۲ منہ [۲] اس سے بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ اسرا اور معراج دونوں الگ الگ رات میں واقع ہوئے ہیں کیونکہ امام بخاری نے ہر ایک کو علیحدہ باب میں بیان کیا مگر خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں یہ باب بنایا ہے کہ لیلۃ الاسراء میں نماز کیونکر فرض ہوئی اس سے صاف نکلتا ہے کہ اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے اور یہی قول صحیح ہے ۱۲ منہ [۳] حجر بھی اسی حطیم کو کہتے ہیں یہ قتادہ راوی کو شک ہے کہ حطیم کا لفظ کہا یا حجر کا ایک روایت میں یوں ہے میں کعبے کے پاس تھا ایک روایت میں یوں ہے میں ابوطالب کی شعب میں تھا ایک میں یوں ہے کہ میں ام ہانی کے گھر میں تھا ۱۲ منہ [۴] دوسری روایت میں یوں ہے ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا ۱۲ منہ [۵] ایمان اور حکمت سے جو طشت میں تھے ۱۲ منہ [۶] اور سینہ ملا دیا گیا ۱۲ منہ

أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى
طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا
أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا
يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَ
عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا

تھا انہوں نے کہا ہاں وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی
میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیلؑ مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نزدیک والے
(پہلے) آسمان پر پہنچا جبرئیلؑ نے کہا دروازہ کھولو (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ
نے کہا (میں ہوں) جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا
محمدؐ پوچھا کیا یہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب اندر والے فرشتے
نے کہا مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام
بیٹھے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ تمہارے باوا آدم ہیں ان کو سلام کرو میں نے ان کو
سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بیٹا اور کیا اچھا پیغمبر ہے
پھر جبرئیلؑ (مجھ کو لے کر اور) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے
وہاں بھی کہا دروازہ کھولو پوچھا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ
پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے
ہیں انہوں نے کہا ہاں اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوب آئے
پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ
دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یحییٰ اور عیسیٰ ہیں ان کو سلام
کرو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مرحبا کیا
اچھا بھائی ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر اور چڑھتے تیسرے
آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے انہوں نے کہا
جبرئیلؑ نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب تو اندر سے (فرشتہ) کہنے لگا
مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت
یوسف بیٹھے ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسف پیغمبر ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا
انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگا مرحبا کیا اچھے پیغمبر ہیں پھر جبرئیلؑ مجھ کو
لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر
سے پوچھا گیا کون جبرئیلؑ نے جواب دیا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون
ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو جب تو

خَلَصْتُ اِلَى اِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
فَاِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى
السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا
مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ
مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا
تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ
غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ
مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ
السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ
بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ
جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا
اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

کہنے لگے مرحبا خوب آئے اور دروازہ کھلا میں اندر گیا تو ادریسؑ پیغمبر کو دیکھا
جبرئیلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا
اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی[1] کیا اچھا پیغمبر ہے پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر
اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا
اندر سے پوچھا گیا کون - جبرئیلؑ نے جواب دیا جبرئیلؑ پوچھا تمہارے
ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں
نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں اندر پہنچا تو ہارونؑ
پیغمبر کو دیکھا جبرئیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا
انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے پھر
جبرئیلؑ مجھ کو لے کر اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ
کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون جواب دیا جبرئیلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور
کون ہے انہوں نے کہا محمدؐ پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب
کہنے لگے مرحبا خوب آئے جب میں اندر پہنچا موسیٰؑ پیغمبر کو دیکھا جبرئیلؑ نے
کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور
کہنے لگے مرحبا کیا اچھا بھائی کیا اچھا پیغمبر ہے جب میں وہاں سے آگے
بڑھا تو وہ رونے لگے وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ
لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر کر کے بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ
میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے[2] پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر
اور اوپر چڑھے دروازہ کھلوایا (اندر سے) پوچھا گیا کون انہوں نے کہا
جبرئیلؑ پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہنے لگے محمدؐ پوچھا گیا وہ بلائے
گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب تو کہنے لگے مرحبا خوب ہی آئے ہیں جب
میں اندر پہنچا - ابراہیمؑ کو دیکھا جبرئیلؑ نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں ان کو
سلام کرو - میں نے سلام کیا - انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا

---

۱ اس سے معلوم ہوا کہ ادریسؑ نوحؑ کے دادا نہ تھے ورنہ اچھا بیٹا کہتے ۱۲ منہ ۲ حضرت موسیٰؑ نے یہ حسد کی راہ سے نہیں فرمایا بلکہ افسوس اور رنج کی راہ سے کہ مجھ کو دین حق کے تابعدار اتنے نہیں ملے ۱۲ منہ

السَّلَامُ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ
هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ
سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ
قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ
اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ
مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ
اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ
خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى
مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ
مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ
يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا
اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ

کیا اچھا بیٹا ہے کیا اچھا پیغمبر ہے پھر سدرۃ المنتہی بلند کر کے مجھ کو دکھلائی گئی
کیا دیکھتا ہوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں[1] اور اس کے پتے
ہاتھی کے کان کی طرح جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں (اس
کی جڑ سے) چار ندیاں پھوٹی ہیں دو تو بند (ڈھانپی ہوئی) دو کھلیں میں
نے پوچھا جبرئیل یہ کیسی ندیاں ہیں انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت
میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور فرات
پھر بیت المعمور مجھ کو بلند کر کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک
پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا
میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا) جبرئیلؑ نے کہا یہ پیالہ کیا
ہے اسلام کی فطرت ہے جس پر تم ہو اور تمہاری امت ہے پھر مجھ پر ہر
دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ کر آیا تو موسےؑ کے سامنے
سے گذرا انہوں نے پوچھا کہو تم کو کیا حکم ملا میں نے کہا ہر دن رات میں
پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا تمہاری امت پچاس نمازیں ہر
دن رات میں نہیں پڑھ سکنے کی اور مجھے خدا کی قسم لوگوں کا بہت تجربہ ہے
اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں تم ایسا کرو اپنے پروردگار
کے پاس پھر جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو یہ سن کر میں لوٹا اور اللہ
تعالےٰ نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھ کو معاف کر دیں لوٹ کر آیا تو پھر
موسےؑ ملے انہوں نے وہی کہا[2] پھر گیا دس نمازیں اور معاف ہو گئیں پھر
لوٹ کر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا دس اور معاف
ہو گئیں پھر لوٹ کر آیا موسےؑ نے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہو گئیں
دس نمازیں فرض ہیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰؑ نے وہی کہا پھر گیا تو پانچ (اور
معاف ہو گئیں) پانچ نمازیں ہر دن رات میں فرض رہیں پھر لوٹ
موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازوں

---

[1] ہجر ایک مقام کا نام ہے شام کے ملک میں وہاں کے مٹکے مشہور و معروف ہیں سب لوگ ان کو پہچانتے ہیں ۱۲ منہ [2] جس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز جاتے ہیں پھر نہیں آتے ۱۲ منہ [3] پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ ۱۲ منہ

لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.

کا ہر دن اور رات میں انہوں نے کہا دیکھو تمہاری امت سے ہر روز یہ پانچ نمازیں بھی نہیں ہو سکیں گی میں تم سے پہلے لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں[۵۱] تم ایسا کرو پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اپنی امت پر تخفیف کراؤ میں نے کہا میں اپنے پروردگار سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں مان لیتا ہوں[۵۲] جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے (یعنے خود پروردگار) نے پکارا میرا جو ٹھہراؤ تھا وہ میں نے جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کی[۵۳]۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا یہ آیت جو (سورہ بنی اسرائیل میں ہے) وما جعلنا الرؤیا التی اریناک اس میں رؤیا سے (خواب مراد نہیں ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھلایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک لے گئے ابن عباسؓ نے کہا (اسی سورت میں) شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ.

باب انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی ان کے والد عبداللہ جو اپنے والد (کعب)

---

[۵۱] جب بھی وہ پورے احکام ادا نہ کر سکے ۱۲ منہ [۵۲] پانچ نمازیں اپنی امت سے پڑھوا لوں گا ۱۲ منہ [۵۳] یعنے وہی پچاس نمازیں جو پہلے بار فرض کی تھیں قائم رہیں ہر نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے اور ادھر تخفیف بھی میرے بندوں پر ہو گئی اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ کلام کیا ۱۲ منہ

وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَبِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

کو پکڑ کر لے چلتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے کہتے تھے میں نے اپنے والد کعب سے سنا جب وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے (پیچھے رہ گئے پھر اس کا لمبا قصہ بیان کیا) ابن بکیر نے اپنی روایت میں عقیل سے یوں نقل کیا کعب نے کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھ کو تو اس رات کے بدل جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے اگرچہ لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں[1]

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور تھے

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر کہتے تھے میں اور میرے والد اور ماموں تینوں عقبہ والوں میں ہیں

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجھ سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو ادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامتؓ ان لوگوں میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے (بلکہ عبادہؓ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد کئی صحابہ

---

[1] کیونکہ یہ اول جنگ ہے جو مسلمانوں نے کافروں سے کی اور جس میں کافروں کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے اس کو سخت ہزیمت ہوئی لیلۃ العقبہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہ وہ رات تھی جس میں انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور امداد کا قطعی عہد و پیمان کیا تھا اور آنحضرت ؐ نے انصار کے بارہ نقیب مقرر کیے تھے یہ رات بھی بڑی متبرک رات تھی جس سے اسلام کی بنا قائم ہوئی اور پیغمبر صاحبؐ کو اطمینان حاصل ہوا اس لیے کعب نے اس میں شرکت ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے کے برابر سمجھا ۱۲ منہ [2] جو سب انصار سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی قسطلانی نے کہا جابر کی ماں کا نام نسیبہ تھا ان کے بھائی ثعلبہ اور عمرو تھے براء جابر رضہ کے ماموں نہ تھے لیکن ان کی ماں کے عزیزوں میں سے تھے اور عرب لوگ ماں کے سب عزیزوں کو ماموں کہتے ہیں یعنی خال ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ۔

بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(بیٹھے) تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس اقرار پر بیعت[1] کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کا خون[2] کرو گے[3] اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان کوئی طوفان نہ جوڑو گے[4] اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں ان اقراروں پر ثابت قدم رہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اور جس سے کوئی بات خلاف ہو جائے (شرک کے سوا) پھر دنیا ہی میں اس کو سزا مل جائے تو[5] آخرت کے عذاب کا اُتار ہو جائیگی اور جو کوئی ان گناہوں میں سے (شرک کے سوا) کوئی گناہ کرے پھر اللہ اس کا گناہ چھپائے رکھے[6] تو اللہ کو (قیامت کے دن) اختیار رہے چاہے تو اس کو عذاب کرے چاہے (اپنے فضل سے) بخش دے عبادہ نے کہا ہم نے ان اقراروں پر آنحضرت صلعم سے بیعت کر لی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عبدالرحمٰن صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے وہ وہ کہتے تھے میں (لیلۃ العقبہ میں) بارہ نقیبوں میں تھا جنہوں آنحضرت صلعم سے بیعت کی تھی عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے ہم سے ان شرطوں پر بیعت کی تھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے چوری نہ کریں زنا نہ کریں گے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ ماریں گے (حق سے اور بات ہے) لوٹ نہ کریں گے گناہ کی بات نہ کریں گے اور آپ نے ان شرطوں کے بدل اگر ہم ان کو پورا کریں بہشت ملنے کا وعدہ فرمایا اگر کسی شرط کے خلاف ہم کر بیٹھیں تو اللہ کا اختیار ہے[7]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ سے نکاح کرنا

---

[1] اسی حدیث سے صوفیہ نے مریدی کی بیعت نکالی ہے مریدی کی بیعت گویا توبہ کی بیعت ہے کہ آئندہ سے اللہ کے فرائض ادا کریں گے گناہوں سے بچے رہیں گے رہا خرقہ یا کلاہ پہنانا جو درویشوں میں معمول ہے اس کی کوئی سند مجھ کو شریعت میں نہیں ملی ۱۲ منہ [2] جیسے مشرک بیٹیوں کو مار ڈالا کرتے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] مثلاً حد لگے یا اور کوئی بیماری یا آفت آئے ۱۲ منہ [5] اس کو دنیا میں سزا نہ دے ۱۲ منہ [6] اپنے اپنے لوگوں کی طرف سے ۱۲ منہ [7] چاہے معاف کرے چاہے سزا دے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُومِهِ الْمَدِينَةَ وَبِنَائِهِ بِهَا.

۱۰۷۶- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِي

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ

مدینہ میں تشریف لانا ان سے صحبت کرنا

مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا مجھ سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اترے مجھے بخار آنے لگا میرے بال جھڑ گئے تھے[۵۱] مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے میری ماں ام رومان (ایکدن) میرے پاس آئیں میں اپنی ہمجولی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھ کو پکارا میں گئی مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں انہوں نے میرا (ہاتھ) پکڑا اور گھر کے دروازے پہلے جا کر کھڑا کیا میں ہانپ رہی تھی میری سانس ذرا ٹھہری تو انہوں نے پانی لیا میرا سر اور منہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں[۵۲] انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک تمہارا نصیب بہت اچھا ہے میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور گھبرائی تو میں اس وقت جب چاشت کے وقت ایک ہی ایکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ان عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا[۵۳] اس وقت میری عمر نو برس کی تھی

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا میں نے تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا جیسے تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں (لپٹے ہوئے) ہے اور جبرئیلؑ کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بی بی ہے میں جو کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی تھی میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو

[۵۱] بخار اچھا ہو گیا تو ۱۲ منہ [۵۲] ان کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۳] امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھر کے اندر گئی دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں آپ کے پاس انصار کے کئی عورتیں اور مرد ہیں ان عورتوں نے مجھ کو آپ کی گود میں بٹھلا دیا اور کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ کہہ کر سب عورت اور مرد باہر چل دیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ہی گھر میں مجھ سے صحبت کی کہتے ہیں یہ معاملہ شوال سنہ ۱ ہجری یا سنہ ۲ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ

يُمْضِهِ ۔

١٠٧٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى

بَابُ ٤٥٦ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ

١٠٧٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهٗ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ اس کو پورا کرے گا[۵۱]۔

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا حضرت خدیجہؓ آنحضرتؐ کے ہجرت کرنے سے تین برس پہلے ہی گزر گئیں دو برس یا دو برس کے قریب اکیلے ہی رہے (کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور حضرت عائشہؓ سے جب نکاح کیا اسوقت انکی عمر چھ برس کی تھی پھر جب ان سے صحبت کی اُن کی عمر نو برس کی تھی۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری آدمی ہوتا[۵۲] اور ابو موسے اشعریؓ[۵۳] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں (پہلے میرا خیال یمامہ کی طرف[۵۴] اور ہجر کی طرف[۵۵] گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں۔

ہم سے (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو وائل (شفیق بن سلمہ) سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت صحابی کو بیماری میں پوچھنے گئے انہوں نے کہا ہم نے خالص اللہ کی رضامندی کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہو گیا اب بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جو دنیا کا کچھ نفع حاصل کرنے سے پہلے ہی گزر گئے[۵۶] انہی میں مصعب بن عمیرؓ[۵۷] تھے جو احد کے دن شہید ہوئے صرف ایک دھاری دار کمبل چھوڑ گئے[۵۸] جب (کفن کے وقت) اس کمبل سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر

[۵۱] تو میرے نکاح میں آ رہے گی ۱۲ منہ [۵۲] اس وقت مکہ میں رہ جانا میرے لیے نامناسب نہ ہوتا لیکن میں مہاجر ہوں مکہ سے ہجرت کر چکا ہوں اسلیے مکہ میں ہمیشہ کے لیے نہیں رہ سکتا ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے غزوہ حنین اور مناقب انصار میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۵۴] جو طائف سے دو منزل پر ہے یمن کے ملک میں ۱۲ منہ [۵۵] جو بحرین کے ملک میں ہے ۱۲ منہ [۵۶] اس کا سارا بدلہ آخرت ہی پر رہا ۱۲ منہ [۵۷] ابن ہاشم بن عبد مناف ۱۲ منہ [۵۸] اور کچھ مال و اسباب نہ چھوڑا ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّیَ رَاْسَہٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِّنْ اِذْخَرٍ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا۔

چھوٹا کمبل تھا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں میں تھوڑی اذخر کی گھانس ڈال دو اور بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے بن کا میوہ پک گیا وہ اس کو چن رہا ہے۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ھُوَابْنُ زَیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص (لیثی) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (نیک) عملوں کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پھر جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (آخرت کا ثواب نہیں ملنے کا) اور جس نے اللہ اور رسول کی رضامندی کیلئے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسول کیلئے ہوگی (ثواب ملیگا)

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَبْدَۃَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَۃَ عَنْ مُجَاھِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کَانَ یَقُوْلُ لَا ھِجْرَۃَ

ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوعمرو اوزاعی نے انہوں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے انہوں نے مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے مکہ فتح ہونے کے بعد پھر ہجرت نہیں رہی اور اسی سند سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَۃَ مَعَ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اللَّیْثِیِّ فَسَاَلْنَاھَا عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَتْ لَا ھِجْرَۃَ الْیَوْمَ کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ یَفِرُّ اَحَدُھُمْ بِدِیْنِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخَافَۃَ اَنْ یُّفْتَنَ عَلَیْہِ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَقَدْ اَظْھَرَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ وَالْیَوْمَ یَعْبُدُ رَبَّہٗ

مجھ کو امام اوزاعی نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمیر لیثی بھی تھے ہم نے ان سے ہجرت کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں سے رہی یہ حال تھا کہ آدمی اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگ آتا اس کو فتنوں کا ڈر ہوتا آج کے دن تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ مسلمان اپنے پروردگار کی پوجا جہاں

۱؎ دنیا میں بھی مال و اسباب ملا ۱۲ منہ ۲؎ مطلب یہ ہے کہ بعضے لوگ تو غنیمت اور دنیا کا مال و اسباب ملنے سے پیشتر ہی گزر گئے اور بعضے زندہ رہے ان کا میوہ خوب پھولا یعنے انہوں نے لوٹ کا مال کمایا اس سے مزے اڑائے یہ اشعار ہے یہی ۱۲ منہ ۳؎ یہ حدیث شروع کتاب میں گزر چکی ہے اس باب میں اس لیے لائے کہ اس میں ہجرت کا بیان ہے ۱۲ منہ ۴؎ یعنے ہجرت کی وہ فضیلت باقی نہیں رہی جو مکہ فتح ہونے سے پہلے تھی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت نہیں رہی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہجرت کا مشروع ہونا جاتا رہا کیونکہ دار الکفر سے دار السلام کو ہجرت واجب ہے جب دین میں خلل پڑنے کا ڈر ہو یہ حکم قیامت تک باقی ہے اور اسمٰعیلی کی روایت میں ابن عمرؓ سے اس کی صراحت موجود ہے ۱۲ منہ ۵؎ جب مکہ فتح نہ ہوا تھا مکہ فتح ہونے سے پہلے ۱۲ منہ

حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ۔

چاہے کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب البتہ باقی ہے[۱]

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ انصاری نے[۲] یوں دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھ کو تیری راہ میں ان لوگوں سے لڑنا کتنا پسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا ان کو وطن سے نکالا یا اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہم میں اور ان میں لڑائی بند کر دی[۳] اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھ کو حضرت عائشہ رضؓ نے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کیا اس میں یہ بھی ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبر کو جھٹلایا نکال باہر کیا اس سے قریش کے کافر مراد ہیں[۴]۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے ہشام بن حسام نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس تک مکہ میں رہے آپ پر وحی آتی رہی بعد اس کے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا آپ نے ہجرت کی دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنِيْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

مجھ سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پیغمبری کے بعد) مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات پائی اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو النضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] حافظ نے کہا حضرت عائشہ رضؓ کے قول سے یہ نکلتا کہ ہجرت اسی ملک سے واجب ہے جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے ورنہ واجب نہیں ماوردی نے کہا اگر مسلمان دار الحرب میں اپنا دین ظاہر کر سکتا ہو تو اس کا حکم دار الاسلام کا سا ہوگا اور وہاں ٹھہرنا ہجرت کرنے سے افضل ہوگا کیوں کہ وہاں ٹھہرنے سے یہ امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں ۱۲ منہ [۲] جو جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے ۱۲ منہ [۳] جب جنگ احزاب میں قریش کے کافروں کو شکست ہوئی اور بھاگ نکلے تو سعد کو یہ گمان ہوا کہ اب قریش میں لڑنے کی طاقت نہیں رہی اب ہم ان میں شاید جنگ نہ ہو ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ اِلَّا خُلَّةَ الْاِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ

منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا جو دنیا کی بہار کی چیزیں وہ چاہے اللہ اس کو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں) اللہ کے پاس ہے وہ پسند کرے پھر اس نے (آخرت میں) جو اللہ کے ہے وہ پسند کیا یہ سن کر ابوبکر رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ صدقے ہوں ابو سعید کہتے ہیں ہمکو ابوبکر کے رونے پر تعجب آیا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو کیسی بے تکی باتیں کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اختیار دیا دنیا کے جو مزے چاہے وہ اللہ اسکو عنایت کرے یا جو اللہ پاس ہے اس کو پسند کرے اور یہ کہتا ہے آپ پر سے ہمارے ماں باپ تصدق ہوں[1] پھر ہمکو معلوم ہوا (خاص بندے سے مراد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہیں آپ ہی کو اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رض ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب آدمیوں سے زیادہ مال اور رفاقت میں مجھ پر ابوبکر رض کا احسان ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر رض کو بناتا البتہ ان سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دو) فقط ابوبکر رض کی کھڑکی رہنے دو[2]

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر رض نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رض نے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں مجھے تو جب سے اپنے ماں باپ کی شناخت ہوئی (اتنی عقل آئی) تو میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح اور شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لائیں (اور دو وقت آتے تھے) جب مسلمانوں کو سخت تکلیفیں (قریش کے کافروں سے) پہنچنے لگیں تو ابوبکر حبش کے ملک کو ہجرت

[1] ان دونوں کلاموں میں ربط کیا ہے ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے جو مسجد نبوی کے اردگرد رہتے تھے اپنے اپنے گھروں میں سے ایک ایک کھڑکی مسجد کی طرف کھول لی تھی تاکہ جلدی سے مسجد کی طرف چلے جائیں یا جب چاہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنے گھر ہی سے کر لیں آپ نے حکم دیا یہ کھڑکیاں سب بند کر دی جائیں صرف ابوبکر صدیق رض کی کھڑکی قائم رہے بعض نے اس حدیث کو ابوبکر صدیق رض کی خلافت اور افضلیت مطلقہ کی دلیل ٹھہرائی ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہی مضمون حضرت علی رض کی شان میں بھی وارد ہے سدوا الابواب الا باب علی رض ۱۲ منہ

مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ
لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ
تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ
فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ
ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ
وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ
الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ
فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ
الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ
اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ
رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ
الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ
فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ
الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَلْيُصَلِّ
فِيْهَا وَلْيَقْرَاْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ
بِهِ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ
ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ بِذٰلِكَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهِ وَلَا يَقْرَاُ فِيْ
غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ
دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَذَّفُ
عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ
وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ

کرنے کی نیت سے نکلے جب برک الغماد[1] میں پہنچے وہاں ابن دغنہ (حارث بن یزید) ملا وہ قارہ[2] قبیلہ کا سردار تھا اس نے پوچھا ابوبکرؓ کہاں کا قصد ہے انہوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھ کو نکال دیا میں چاہتا ہوں (اللہ کی) زمین کی سیر و سیاحت اور اپنے مالک کی عبادت کرتا رہوں ابن دغنہ بولا ابوبکر واہ تم ایسے شخص کہیں نکلتے ہیں یا نکالے جاتے ہیں تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ انکو مہیا کر دیتے ہو ناطہ پروری کرتے ہو لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اٹھا لیتے ہو مہمان پروری کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہو میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ ابوبکرؓ یہ سن کر ابن دغنہ کے ساتھ مکہ کو لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اس سے کہنے لگا دیکھو ابوبکر کا سا (عمدہ) آدمی کہیں (اپنے شہر سے) نکلتا ہے یا نکالا جاتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو۔ جو لوگوں کو وہ چیز مہیا کر دیتا ہے جو ان کے پاس نہیں ہوتی[3] اور ناطہ پرور دوسروں کا بوجھ اپنے سر لینے والا مہمان پرور معاملات میں حق بجانب غرض قریش نے ابن دغنہ کی پناہ رد نہیں کی (منظور کر لی) اور اس سے کہا تم ابوبکرؓ کو سمجھا دو وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں قرأت کریں پر ہم لوگوں کو نہ ستائیں نہ علانیہ یہ کام کریں کیونکہ علانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں[4] ابن دغنہ نے ابوبکرؓ کو یہ پیغام پہنچایا اور ابوبکرؓ اسی شرط پر مکہ میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں پروردگار کی عبادت کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا اور کہیں قرآن پڑھتے[5] پھر معلوم نہیں کہ ابوبکرؓ کے دل میں کیا آیا انہوں نے اپنے گھر کے جلوخانہ میں (گھر کے باہر جو صحن ہوتا ہے) اس میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کا ایک ٹھٹھ ان پر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سنکر) تعجب کرتے ابوبکرؓ کو تکتے رہتے ادھر ابوبکرؓ بڑے رونے والے

[1] برک الغماد ایک موضع ہے مکہ سے پانچ منزل پر یمن کی طرف ۱۲ منہ [2] قارہ قبیلہ ہون کی اولاد میں ہے وہ خزیمہ کا بیٹا وہ مدرکہ کا وہ الیاس کا وہ مضر کا ۱۲ منہ [3] مثلاً محتاج کو پیسہ بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا ۱۲ منہ [4] اپنا آبائی دین چھوڑ کر ابوبکرؓ کا طریق اختیار کریں ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ ابوبکرؓ نے کتنی مدت اس طرح گزاری ۱۲ منہ

عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ

آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنکھوں کو تھام نہ سکتے[۵۱] یہ حال دیکھ کر قریش کے سردار گھبرا گئے۔ آخر انہوں نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا انہوں نے اس سے شکایت کی ہم نے ابو بکرؓ کو تمہاری پناہ میں اس شرط سے دیا منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر پروردگار کی عبادت کریں لیکن ابو بکرؓ نے اس شرط کے خلاف کیا انہوں نے اپنے گھر کے سامنے میدان میں ایک مسجد بنائی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہم کو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں تم ابو بکرؓ کو اس سے روکو وہ چاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر پروردگار کی عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ہٹ کریں کہ علانیہ عبادت کریں گے تو تم اپنی پناہ اس سے واپس مانگ لو کیونکہ ہم لوگ تمہاری پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ بھی ہم سے نہ ہو سکے گا کہ ابو بکرؓ کو علانیہ عبادت کرنے دیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنہ قریش کے کافروں کی یہ تقریر سن کر ابو بکرؓ پاس آیا کہنے لگا تم کو تو معلوم ہے میں نے جو شرط قریش کے لوگوں سے ٹھہرائی تھی اب یا تم اس شرط پر قائم رہو یا میری پناہ واپس کر دو اس لیے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جس کو امان دی تھی اس کی امان توڑی گئی[۵۲] ابو بکرؓ نے کہا ارے تو اپنی امان لے جا میں اللہ کی امان پر راضی ہوں ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکہ میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا (خدا کی طرف سے) مجھ کو تم مسلمانوں کی ہجرت کا مقام دکھلایا گیا وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں یعنے مدینہ کے وہ دونوں جانب جن کو حرتین کہتے ہیں[۵۴] یہ سن کر جن مسلمانوں سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بہت سے وہ مسلمان بھی جو حبش کی طرف (اس سے پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینہ ہی میں لوٹ آئے اور ابو بکرؓ نے بھی مدینہ جانے کی طیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ مجھے امید ہے مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ملے گی ابو بکرؓ نے عرض کیا آپ کو یہ امید ہے آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا ہاں جب تو ابو بکرؓ ٹھہر

[۵۱] بے اختیار آنسو بہنے لگتے ہیں ۱۲ منہ [۵۲] ان کو ڈر ہوا کہیں ہماری عورتیں بچے مسلمان ہو جائیں ۱۲ منہ [۵۳] اس میں میری بڑی ذلت ہے ۱۲ منہ [۵۴] حرہ کہتے ہیں کالے پتھر کو ۱۲ منہ

أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمْ سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گئے ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں خیر ابو بکرؓ نے دو اونٹنیاں جو ان کے پاس تھیں ان کو کیکر کے پتے کھلانے شروع کیے چار مہینے تک یہی کھلاتے رہے (یہ چارہ کھلانے سے اونٹ خوب تیز ہو جاتا ہے) ابن شہاب نے کہا عروہ بن زبیر نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا ایک دن ایسا ہوا ہم ٹھیک دوپہر کو ابو بکرؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک کہنے والا کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ سر چھپائے ایسے وقت پر آئے جو آپ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے خدا کی قسم آپ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے (کوئی حادثہ ہوا ہے) اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن ہی پہنچے آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ابو بکرؓ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے ابو بکرؓ سے فرمایا اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے آپ ہی کے گھر والے ہیں (یعنے حضرت عائشہ اور ان کی والدہ ام رومان) یا رسول اللہ آپ پر میرا باپ صدقے آپ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گئی ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیے میرا باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابو بکرؓ نے کہا تو آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی اونٹنی لے لیجئے آپ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے لوں گا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اب ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان طیار کیا اور توشہ چمڑے کے ایک تھیلے میں رکھا تو اسماء (میری بہن) نے اپنا کمر بند پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا اس روز سے اسماء کا لقب ذات النطاق (یا ذات النطاقین) ہو گیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے گئے جو

ف۱ عامر بن فہیرہ ابو بکرؓ کا غلام یا اسماء بنت ابی بکرؓ ۱۲منہ ف۲ کہتے ہیں یہ اونٹنی قصواء تھی یا جدعاء اس کی قیمت آٹھ سو درہم تھی ۱۲منہ ف۳ اس کا منہ باندھنے کے لیے کپڑا نہ ملا ۱۲منہ ف۴ مشہور ذات النطاقین ہے انہوں نے اپنا کمر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا ایک سے مشک کا مردود حجاج بن یوسف نے اسماء کو تحقیر کی راہ سے ذات النطاقین کہا تھا اس مردود کی ہفتاد پشت کو بھی یہ شرف نصیب نہیں ہوا تھا ۱۲منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ

ثور پہاڑ میں تھا (مکہ سے تین میل پر) تین رات وہیں چھپے رہے[1] عبد اللہ بن ابی بکرؓ نوجوان گبھرو بڑا چالاک ہوشیار تھا رات کو غار میں جا کر ان کے پاس رہتا اور پچھلی رات رہے سے (سحر کے وقت) چلا آتا صبح کے وقت قریش لوگوں کے ساتھ مکہ میں صبح کرتا اسطرح جیسے رات مکہ ہی میں گزاری اور دن بھر جتنی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو نقصان پہنچانے کی سنتا وہ[2] یاد رکھتا رات کی اندھیری ہوتے ہی (غار پر آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو سنا دیتا اور عامر بن فہیرہ جو ابو بکرؓ کے غلام تھے وہ ایک دودھار بکری گلے میں سے روک رکھتے (اسکا دودھ نہ نچوڑتے) جب ایک گھڑی رات گزر جاتی تو وہ بکری اس غار میں لے کر آتے دونوں صاحب تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات (آرام سے) بسر کرتے پچھلی رات رہے سے عامر بن فہیرہ (گلے میں چل دیتے) بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ہی اندھیرا ہوتا[3] تینوں راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ دونوں صاحبوں نے بنی دیل قبیلے کے ایک شخص (عبد اللہ بن اریقط) کو اجرت پر راہ بتلانے والا خریت ٹھہرایا یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان کا تھا خریت کہتے ہیں اس شخص کو جو راستہ بتلانے میں بڑا ہوشیار ماہر ہو یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا اس نے ہاتھ ڈبو کر ان کے ساتھ حلف کی تھی[4] مگر اس دین پر تھا جس پر قریش کے کافر تھے[5] دونوں صاحبوں نے اس پر بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکہ سے نکلتے وقت) اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ وعدہ ٹھہرایا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آجائے وہ (حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا دونوں صاحب عامر بن فہیرہ اور رستہ بتانیوالے شخص کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے رستہ بتانیوالے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ جمعرات کے دن مکہ سے نکلے اور پیر تک اسی غار میں چھپے رہے پیر کے روز سویرے وہاں سے مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲ منہ [2] قریش جو جو صلاح اور مشورے کرتے ۱۲ منہ [3] تاکہ دوسرے چرواہوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ رات کو کہاں رہا ۱۲ منہ [4] عرب میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی عہد کرتے تو اس کو مضبوط کرنے کیلئے ایک پیالہ میں ہاتھ ڈبوتے جس میں کوئی رنگ یا خون بھرا ہوتا ۱۲ منہ [5] یعنے مسلمان نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدَيَّ إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ

نے سواحل کا رستہ اختیار کیا[51] ابن شہاب نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے بیان کیا جو سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا تھا اس سے اسکے باپ مالک نے بیان کیا اس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا ہمارے پاس قریش کے کافروں کا ایلچی آیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ہر ایک کے قتل کر نیوالے یا پکڑ لینے والے کے لیے دیت (یعنے سو اونٹ) کا وعدہ کیا تھا ایک بار ایسا ہوا میں بنی مدلج (اپنی قوم) کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے تھے کہنے لگا سراقہ میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو ساحل کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور ان کے ساتھ والے ہیں سراقہ نے کہا میں دل میں پہچان گیا کہ یہ لوگ وہی ہوں گے لیکن میں نے[52] یہ کہا کہ یہ لوگ محمدؐ اور ان کے ساتھ والے نہیں ہیں تو نے جو دیکھا وہ فلاں فلاں لوگ ہونگے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) وہ تو ہمارے سامنے سے (اپنی گمی ہوئی ایک چیز کے ڈھونڈھنے کو) گئے ہیں اس کے بعد میں گھڑی بھر اسی مجلس میں ٹھہرا رہا پھر کھڑا ہوا اپنے گھر جا کر چھوکری سے (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) کہا ذرا گھوڑا نکال اور ٹیلے کے پرے جا کر گھوڑا تھامے رہ[53] اور میں نے اپنا برچھہ سنبھالا اور گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال کو زمین پر لگائے ہوئے (یا بھال سے زمین پر لکیر کرتے ہوئے) نکلا اور برچھے کا اوپر کا جانب میں نے جھکا دیا[54] اسی طرح میں اپنے گھوڑے پاس آیا اور اس پر سوار ہو کر دوڑاتا سرپٹ[55] چلا جب آنحضرتؐ کے قریب پہنچا تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف ہاتھ جھکایا تیر نکالے اور ان پر فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں فال میرے خلاف نکلی[56] لیکن (اونٹوں کے طمع سے)

---

[51] عسفان کے نیچے ہو کر ۱۲ منہ [52] ظاہر میں اور لوگوں کا خیال پھیرنے کے لیے ۱۲ منہ [53] موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے پانسے لیے اور ان پر فال کھولی تو فال میرے خلاف نکلی کہ میں ان کا کچھ نقصان نہ کر سکوں گا مگر سو اونٹ کی طمع سے میں نے یہی امید کی کہ میں ان لوگوں کو پکڑ لاؤں گا ۱۲ منہ [54] اس سے یہ مطلب تھا کہ دوسرے لوگوں کو سراقہ کے جانے کی خبر نہ ہو ۱۲ منہ [55] جس میں کوئی دوسرا اس کی چمک دیکھ کر میرے ساتھ نہ ہو جائے ۱۲ منہ [55] عربی میں اس کو تقریب کہتے ہیں یعنے گھوڑے کا دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ایک ساتھ اٹھا کر دوڑنا ۱۲ منہ [56] عرب لوگ تیروں پر اس طرح فال کھولا کرتے تھے کہ ایک تیر پر یہ لکھتے تھے یہ کام کرو دوسرے تیر پر مت کرو اگر تیر نکالنے میں وہ تیر نکلتا جس پر کام کرنے کا

يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي
فِي الْأَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ
عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ
تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً
إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ
مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ
الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا
فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي
نَفْسِي حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ
أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا
فِيْكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ
مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ
الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ
يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهٗ
أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ
فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيْمٍ ثُمَّ مَضٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ
فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ
مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَ

میں پھر اپنے گھوڑے پر چڑھا اور پانسے کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھ کو لیے
ہوئے سرپٹ بھاگ رہا تھا یہاں تک کہ میں نے آنحضرتؐ کے قرآن پڑھنے کی
آواز سنی آپ اِدھر اُدھر نگاہ نہیں کرتے تھے پر ابوبکرؓ برابر اِدھر اُدھر دیکھتے
جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے گھٹنوں تک
زمین میں سما گیا میں پھر گر پڑا اور اس کو ڈانٹا تب وہ اٹھا مگر ایسی مشکل سے
کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا جب نکالا اور سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے
دونوں ہاتھوں سے ایک گرد نکلی جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی میں نے
پھر تیروں پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی آخر میں نے آنحضرتؐ اور آپ کے
ساتھ والوں کو امان کی منادی کی اس وقت وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر
سوار ہو کر ان کے پاس گیا جس وقت (رستے میں) مجھے یہ روکیں ہوئیں تو میرے دل
میں یہ آیا کہ عنقریب (ایک دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا خیر میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کی قوم والوں نے اس
کے لیے دیت مقرر کی ہے اور میں نے وہ سب خبریں بیان کیں جو
قریش کی آپ کی نسبت سنی تھیں اور میں نے یہ بھی کہا اگر آپکو توشہ یا سامان
درکار ہو تو حاضر ہے لیکن آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ نے کوئی چیز نہیں لی نہ
سے کوئی درخواست کی آنحضرتؐ نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھ آخر
میں نے آنحضرت سے یہ درخواست کی کہ امن امان کی ایک سند مجھ
کو لکھ دیجئے آپ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا اس نے چمڑے کے ٹکڑے
پر یہ سند لکھ دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے ابن شہاب
نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رستے
میں مدینہ کو جاتے ہوئے) حضرت زبیرؓ اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے
سے ملے جو سوداگر تھے شام کے ملک سے لوٹے آرہے تھے زبیرؓ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے ادھر مدینہ والوں کو

۵۱ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک کر رہا تھا ۱۲ منہ ۵۲ یعنے پکار کر کہا میں آپ کو نہیں ستاؤں گا ۱۲ منہ ۵۳ جو کوئی آپ کو مار ڈالے یا قید کر لے ۱۲ منہ ۵۴ سو اونٹ
انعام دینے کا وعدہ کیا ہے ۱۲ منہ ۵۵ دوسری روایت میں ہے سراقہ کہتے ہیں میں نے وہ سند اپنی ترکش میں رکھ لی اور وہاں سے لوٹا ۱۲ منہ ۵۶ اہل سیر نے یوں نقل کیا ہے کہ طلحہ نے یہ
کپڑے پہنائے تھے اور شاید دونوں نے پہنائے ہوں تو کسی روایت میں طلحہ کا ذکر ہے کسی میں زبیر کا ۱۲ منہ

سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے نکلنے کی خبر ہو گئی تھی وہ ہر صبح حرّہ تک آتے (جو مدینہ کے باہر ایک میدان ہے) اور آپ کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی اس وقت لوٹ جاتے ایک دن ایسا ہوا بڑی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے جب اپنے گھر پہنچ گئے اسوقت ایک یہودی[۵۱] اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کو چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا سفید سفید چلے آرہے ہیں (یا تیزی سے جلدی جلدی آرہے ہیں) جتنا آپ نزدیک ہو رہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکنا کم ہوتا جاتا تھا[۵۲] یہودی سے یہ دیکھ کر رہا نہ گیا بے اختیار زور سے چلا اٹھا عرب کے لوگو یہ تمہارا سردار (بخت بیدار) جس کا تم انتظار کر رہے تھے آن پہنچا یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتھیار سنبھالے اور حرّہ میں جا کر آپ سے ملے آپ ان کو ساتھ لیے ہوئے داہنے طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جا اترے یہ دن پیر کا دن اور ربیع الاوّل کا مہینہ تھا[۵۳] ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے کئی ایک انصاری آدمیوں نے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تھا ابوبکرؓ کو (آنحضرتؐ سمجھ کر ان کو) سلام کرنا شروع کر دیا[۵۴] یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکرؓ آئے اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اس وقت سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا خیر آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں رہے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو تقوے (پرہیزگاری) پر بنائی گئی (یعنے مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھا کیے پھر (جمعہ کے دن) اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور چلے لوگ آپ کے ساتھ پیدل

---

[۵۱] جس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [۵۲] یہ یزول بہم السراب کا ترجمہ ہے سراب وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے حافظ نے کہا بعضوں نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آنکھوں میں ان کے آنے کی حرکت معلوم ہو رہی تھی یعنی نزدیک آن پہنچے تھے چونکہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی ۱۲ منہ [۵۳] غرہ ربیع الاول یا دوسری یا بارہویں یا تیرھویں تاریخ ۱۲ منہ [۵۴] صاحب تیسیر القاری نے یہ لکھا ہے کہ ابوبکرؓ بوڑھے اور سفید ریش تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھی سیاہ تھی اس لیے لوگ ابوبکرؓ کو پیغمبرؐ سمجھے۔ مترجم کہتا ہے شاید ابوبکرؓ کو جلدی سفیدی آگئی ہو ورنہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو اڑھائی برس چھوٹے تھے ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ
يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ
يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ
وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ
بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ
لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُمَا
هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهٗ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ
بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ

چل رہے تھے چلتے چلتے آپ کی اونٹنی وہاں جاکر بیٹھ گئی جہاں اب مدینہ میں مسجد نبوی ہے ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل اور سہل دو یتیم لڑکوں کے کھجور سکھانے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے جب آپ کی اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو یہی (ہمارے) رہنے کی جگہ ہوگی پھر آپ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا اور ان سے اس زمین کی قیمت پوچھی فرمایا ہم اس زمین کو مسجد بنائیں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو مفت دیئے دیتے ہیں آپ نے مفت لینے سے انکار کیا آخر ان سے خرید لی پھر وہاں مسجد بنانا شروع کی اور خود آنحضرتؐ بھی مسجد بنتے وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے اور یہ فرماتے جاتے خیبر کی بوجھ نہیں کچھ کام کا ہے فائدہ اس سے عمدہ اور بہتر ہے یہ بوجھ اے خدا[1] ؛ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ؛ بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا ؛ تو آنحضرتؐ نے ایک مسلمان کی شعر پڑھی[2] زہری نے کہا اس مسلمان کا نام مجھ سے بیان نہیں کیا گیا اور ہم کو جتنی حدیثیں پہنچیں ان میں کسی میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے شعر کی کوئی پوری بیت پڑھی ہو صرف اسی حدیث میں ہے[3]۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَفَاطِمَةَ
عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِّلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَا الْمَدِيْنَةَ
فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا اَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُهٗ اِلَّا نِطَاقِيْ
قَالَ فَشُقِّيْهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيْتُ ذَاتَ
النِّطَاقَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْمَآءُ ذَاتُ النِّطَاقِ

مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے لیے جب وہ مدینہ کو جانے لگے توشہ تیار کیا پھر ابوبکرؓ سے کہا باندھنے کے لیے کچھ نہیں ہے میرے کمربند باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے کہا اسی کے دو ٹکڑے کر ڈال اسماءؓ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا اور ابن عباسؓ نے اسماء کو ذات النطاق کہا[4]۔

---

[1] خیبر سے لوگ کھجور انگور وغیرہ لاد کر لایا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ خیبر کا بوجھ یعنے بار اس بار کے مقابل کچھ نہیں ہے وہ دنیا میں کھا پی ڈالتے ہیں اور یہ بوجھ تو ایسا ہے جس کا ثواب قائم رہے گا ۱۲ منہ [2] یہ مسلمان عبداللہ بن رواحہ تھے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے زہری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ رجز ہے شعر نہیں ہے ۱۲ منہ [4] یعنے بہ صیغہ مفرد نہ تثنیہ اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ برأت میں وصل کیا ۱۲ منہ

١٠٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سُنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غار سے نکل کر) مدینہ کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کی اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا کر کے (اس بلا سے چھڑا دیجئے) میں آپ کو نہیں ستانے کا آپ نے دعا کی (اس کا گھوڑا چھوٹ گیا) پھر رستے میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا ملا ابو بکرؓ کہتے ہیں میں نے ایک پیالہ لیا اس میں تھوڑا سا دودھ دوہ کر آپؐ کے پاس لایا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا

١٠٩٠ - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے انہوں نے کہا میں (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اس وقت نکلی جب پورے دنوں کا پیٹ تھا خیر میں (مدینہ پہنچ کر) قبا میں جا کر اتری وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے میں انکو لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا اور ایک کھجور منگوائی اس کو چبا کر اپنا تھوک ان کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہنچی وہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک اس کے بعد کھجور چبا کر آپ نے انکے منہ میں ڈالی پھر ان کے لئے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام کے زمانہ میں یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماءؓ سے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں

١٠٩١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۵ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

عائشة رضی اللہ عنہا قالت اول مولود ولد فی الاسلام عبد اللہ بن الزبیر اتوا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ فلاکہا ثم ادخلہا فی فیہ فاول ما دخل بطنہ

انہوں نے کہا اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبد اللہ تھا زبیر کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کو لیکر آئے آپ نے ایک کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو پہلے پہل جو اس کے منہ میں گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا[1]

۱۰۹۲۔ حدثنی محمد حدثنا عبد الصمد حدثنا ابی حدثنا عبد العزیز بن صہیب حدثنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال اقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ وھو مردف ابا بکر وابو بکر شیخ یعرف ونبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاب لا یعرف قال فیلقی الرجل ابا بکر فیقول یا ابا بکر من ھذا الرجل الذی بین یدیک فیقول ھذا الرجل یھدینی السبیل قال فیحسب الحاسب انہ انما یعنی الطریق وانما یعنی سبیل الخیر فالتفت ابو بکر فاذا ھو بفارس قد لحقھم فقال یا رسول اللہ ھذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللھم اصرعہ فصرعہ الفرس ثم قامت تحمحم فقال یا رسول اللہ مرنی بم شئت قال فقف مکانک لا تترکن احدا یلحق بنا قال فکان اول النھار جاھدا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اٰخر النھار مسلحۃ لہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانب الحرۃ ثم بعث الی الانصار فجاءوا

مجھ سے محمد بن سلام (یا ابن مثنیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبد الوارث) نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ابو بکر کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابو بکر بوڑھے (سفید ہو گئے تھے[2]) ابو بکر کو لوگ پہچانتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے[3] اور آپ کو رستے میں کوئی پہچانتا نہ تھا[4] رستے میں کوئی شخص ابو بکر سے ملتا تو پوچھتا ابو بکر یہ تمہارے آگے کون شخص بیٹھا ہے وہ کیا عمدہ جواب دیتے ایک شخص ہے جو مجھے رستہ بتلاتا ہے پوچھنے والا یہ سمجھتا کہ مدینہ کا یا شام کا) رستہ بتلانے والا ہے اور ابو بکر کا مطلب اس کلام سے یہ تھا کہ دین اور ایمان کا رستہ آپ بتلاتے ہیں[5] خیر ابو بکر نے جو پیچھے) نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار[6] ان کے پاس آ ہی پہنچا انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ اس سوار نے تو ہم کو پا لیا۔ آپ نے جو اس کی طرف دیکھا تو دعا فرمائی یا اللہ اس کو گرا دے اسی وقت گھوڑی نے اس کو گرا دیا پھر کھڑے ہو کر ہنہنانے لگی تب وہ سوار کہنے لگا اللہ کے نبی تم جو چاہتے ہو وہ مجھ کو حکم دو (میں بجا لاؤں گا) آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرا رہ اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے (عجب بات ہے صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپکا ہتھیار بن گیا دشمن کو آپ پر سے روکنے لگا خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینے پہنچ کر حرہ کے ایک طرف اترے پھر انصار کو بلا بھیجا وہ آنحضرت اور ابو بکر کے پاس آئے عرض

[1] سبحان اللہ عبد اللہ بن زبیر کیسے خوش نصیب تھے کہتے ہیں یہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے ۱۲ منہ [2] ان کے بال جلدی ہی سفید ہو گئے تھے حالانکہ عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ سوداگری کیلئے آیا جایا کرتے ۱۲ منہ [4] آپ کی داڑھی مبارک میں سفیدی نہ تھی حالانکہ آپ عمر میں ابو بکر سے بڑے تھے ۱۲ منہ [5] عربی میں اسی کو توریہ کہتے ہیں ۱۲ منہ [6] یہ سوار سراقہ بن مالک تھا جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ۔

النبي صلى الله عليه وسلم فسلموا عليهما وقالوا
اركبا آمنين مطاعين فركب نبي الله صلى الله
عليه وسلم وابو بكر وحفوا دونهما بالسلاح
فقيل في المدينة جاء نبي الله جاء نبي الله
صلى الله عليه وسلم فاشرفوا ينظرون ويقولون
جاء نبي الله جاء نبي الله فاقبل يسير حتى
نزل جانب دار ابي ايوب فانه ليحدث اهله
اذ سمع به عبد الله بن سلام وهو في نخل لاهله
يخترف لهم فعجل ان يضع الذي يخترف لهم
فيها فجاء وهي معه فسمع من نبي الله صلى
الله عليه وسلم ثم رجع الى اهله فقال
نبي الله صلى الله عليه وسلم اي بيوت اهلنا
اقرب فقال ابو ايوب انا يا نبي الله هذه
داري وهذا بابي قال فانطلق فهيئ لنا مقيلا
قال قوما على بركة الله فلما جاء نبي الله صلى
الله عليه وسلم جاء عبد الله بن سلام فقال
اشهد انك رسول الله وانك جئت بحق
وقد علمت يهود اني سيدهم وابن سيدهم
واعلمهم وابن اعلمهم فادعهم فاسألهم عني
قبل ان يعلموا اني قد اسلمت فانهم ان يعلموا
اني قد اسلمت قالوا فيّ ما ليس فيّ فارسل
نبي الله صلى الله عليه وسلم فاقبلوا فدخلوا
عليه فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم

لگے بے فکری سے سوار ہوں جیسے سب لوگ آپ کے حکم میں ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر (اونٹنی پر) سوار ہوئے اور انصار گرداگرد
ہتھیار باندھے ہوئے اور مدینہ میں مشہور ہو گیا اللہ کے پیغمبر آتے ہیں
اللہ کے پیغمبر آتے ہیں لوگوں نے بلند مقاموں سے آپ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع
کیا اللہ کے پیغمبر آئے اللہ کے پیغمبر آئے اور سواری مبارک رواں رہی
یہاں تک کہ آپ ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس اترے آپ اپنے لوگوں
سے بیان کیا کرتے تھے جب عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے بڑے عالم) نے
آپ کا آنا سنا اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں چن رہے
تھے انہوں نے جلدی کے مارے ان کھجوروں کو باغ میں ایک جگہ رکھا
بھی نہیں بلکہ ہاتھ ہی میں لئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ گئے
اور آپ کا ارشاد سنا[1] پھر اپنے گھر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا ہمارے عزیزوں میں[2] کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے
ابو ایوب نے کہا یا رسول اللہ میرا گھر یہ میرا گھر ہے یہ میرا دروازہ
ہے آپ نے فرمایا اچھا تو جا (دوپہر کو آرام لینے کی جگہ) اپنے گھر میں درست
کر ہم دوپہر کو وہیں آرام لیں گے ابو ایوب نے عرض کیا چلیے اللہ مبارک
کرے جب آپ ابو ایوب کے گھر میں آ گئے تو عبداللہ بن سلام دوبارہ آپ
کے پاس آئے اور تین سوال کیے ان کا جواب ٹھیک پا کر کہنے لگے میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام یا دین آپ لائے ہیں وہ
برحق ہے اور یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ان کے سردار کا بیٹا
ان کا بڑا عالم بڑے عالم کا بیٹا ہوں آپ ان کو بلا کر پوچھیے مگر ان کو یہ
خبر نہ ہو کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اگر یہ معلوم ہو گا تو میری نسبت جھوٹی تہمتیں
کریں گے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلا بھیجا وہ آئے اور آنحضرت
کے پاس پہنچے (آپ نے عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا) اور یہودیوں سے فرمایا

---

[1] یعنی کچھ کلام آپ کا سنا کہتے ہیں عبداللہ نے جو پہلا کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سنا وہ یہ تھا لوگو سلام علیکم فاش کرو اور غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ناطے رشتے ملاؤ اور رات کو اس وقت نماز پڑھا کرو جب لوگ سوتے ہوں ۱۲ منہ [2] یعنی بنی نجار میں آپ کے دادا کی ماں انہیں میں سے تھیں ۱۲ منہ

يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا قَالُوا مَا نَعْلَمُهُ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلٰثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ

یہودیو تمہاری خرابی ہو اللہ سے ڈرو قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں تم خوب جانتے ہو میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور جو دین یا کلام لیکر آیا ہوں وہ سچ ہے دیکھو مسلمان ہو جاؤ انہوں نے جواب دیا ہم کو تو نہیں معلوم کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے تین بار ان سے یہی فرمایا پر انہوں نے ہر بار یہی کہا ہم کو معلوم نہیں آخر آپ نے ان سے پوچھا بھلا یہ تو بتلاؤ عبداللہ بن سلام تم لوگوں میں کیسے شخص ہیں انہوں نے کہا ہمارے پیشوا پیشوا کے بیٹے ہم سب میں بڑے عالم بڑے عالم کے بیٹے آپ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کیوں مسلمان ہونے لگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے آپ نے پھر یہی فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ کبھی مسلمان نہیں ہونے کے اس وقت یہ فرمایا (عبداللہ) سلام کے بیٹے ان کے سامنے آجاؤ عبداللہ نکلے اور کہنے لگا رے یہودیو خدا سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرت اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو دین یا کلام لیکر آئے ہیں وہ برحق ہے اس وقت یہودی مردود کہنے لگے تو جھوٹا ہے آخر آنحضرت صلعم نے انکو نکال باہر کیا۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے مہاجرین اولین[2] کے لیے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار چار قسطوں میں مقرر کیے تھے اور عبداللہ بن عمر کے لئے ساڑھے تین ہزار (چار قسطوں میں) ان سے پوچھا گیا تم نے عبداللہ کی ماہوار کیوں کم کی وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں انہوں نے کہا عبداللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ذیل میں ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے

[1] تب تو تم بھی اسلام قبول کر لو گے ۱۲ منہ [2] مہاجرین اولین وہ صحابہ جنہوں نے دو تو قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ بدر میں شریک تھے ۱۲ منہ

كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ وَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهٗ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰى هَلْ يَسُرُّكَ اِسْلَامُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهٗ وَجِهَادُنَا مَعَهٗ وَعَمَلُنَا كُلُّهٗ مَعَهٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ

ہجرت کی[1]

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ دوسری سند ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا (شقیق بن سلمہ سے) کہا ہم سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے رہا (وہ اپنے فضل سے عنایت کریگا) تو ہم میں سے کچھ لوگ تو گزر گئے انہوں نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ نہیں کھایا[2] انہی لوگوں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو احد کے دن شہید ہوئے ان کے کفن کے لیے ایک کمل کے سوا اور کچھ ہم کو نہیں ملا جب ہم اس کمل سے اس کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے (اتنا چھوٹا تھا) اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ان کا سر کمل سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) جما دو بعضے لوگ ہم میں ایسے ہوئے جن کا میوہ خوب پکا[3] وہ اس کو چن رہے ہیں۔

ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا۔ کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے عوف نے انہوں نے معاویہ بن قرۃ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا جو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم جانتے ہو میرے باپ (عمر رضی اللہ عنہ) نے تمہارے باپ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سے کیا کہا میں نے کہا مجھ کو نہیں معلوم انہوں نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے یہ کہا تھا ابو موسیٰ تم کو یہ اچھا لگتا ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کیے جیسے اسلام اور ہجرت اور جہاد اور دوسرے عمل ان کا ثواب تو ہم کو مل جائے اور آپ

[1] اللہ اکبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انصاف ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر کیے تو صحابہ نے پوچھا بھلا خیر آپ نے عبداللہ کو مہاجرین اولین سے کم رکھا پر اسامہ سے کیوں کم رکھا اسامہ تو عبداللہ سے بڑھ کر کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں یہ صحیح ہے مگر اسامہ رضی اللہ عنہ کے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو میری محبت پر کچھ ترجیح ہونا چاہیے ۱۲ منہ [2] لوٹ وغیرہ ان کو نہیں ملی ۱۲ منہ [3] ان کو ہجرت کا ثمرہ دنیا میں بھی ملا ۱۲ منہ

عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ فَقَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي

۱۰۹۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ

کے بعد جو عمل ہم نے کیے ہیں (گو وہ بھی نیک ہیں) مگر ان کے بدلے ہم بچ جائیں سرا سر چھوٹ جائیں[1] تو تیرے باپ ابوموسیٰؓ نے یہ جواب دیا نہیں قسم خدا کی ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیے نماز پڑھی روزے رکھے اور بہت سے نیک عمل کیے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سی مخلوق مسلمان ہوئی اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ اللہ جل جلالہ ان کا ثواب بھی ہم کو دے گا اس وقت میرے والد حضرت عمرؓ نے کہا خیر (تم یہی سمجھو) میں تو اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال ہم نے کیے ان کا ثواب تو ضرور ہم کو ملے اور آپ کے بعد جو (نیک) اعمال ہم نے کیے ہیں ان سے ہم برابر سرا سر چھوٹ جائیں[2] ابوبردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا خدا کی قسم تمہارے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے[3]۔

مجھ سے محمد بن صباح نے خود یا کسی اور نے ان سے نقل کر کے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے خود سنا جب عبداللہ بن عمرؓ سے کوئی یوں کہتا تم نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو وہ غصے ہو جاتے[4] عبداللہ نے کہا (ہوا یہ) میں اور میرے والد حضرت عمرؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے[5] ہم نے دیکھا آپ آرام میں ہیں تو اپنے گھر لوٹ آئے والد نے مجھ کو (ٹھہر کر)

[1] نہ ان کا ثواب ملے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہو یہ حضرت عمرؓ کی بے انتہا خدا ترسی اور احتیاط تھی ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو اعمال خیر ہم نے کیے ہیں ان پر ہم کو پورا بھروسہ نہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئے یا نہیں ہماری نیت ان میں خالص تھی یا نہیں تو ہم اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کیے ہیں ان کا ثواب ہم کو مل جائے نجات کے لیے وہی اعمال کافی ہیں اور آپ کے بعد کے جو اعمال ہیں ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو ثواب نہ سہی یہ بھی غنیمت ہے کہ عذاب نہ ہو ۱۲ منہ [2] ہم اس پر راضی نہیں ہیں ۱۲ منہ [3] کیونکہ خوف کا مقام رجا کے مقام سے اعلیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اس باب میں بھی ابوموسیٰؓ سے افضل تھے ورنہ حضرت عمرؓ کی فضیلت مطلقہ ابوموسیٰؓ پر تو بالاتفاق مسلم ہے حافظ نے کہا کبھی مفضول کو بھی ایک خاص مقدمہ میں فاضل پر افضلیت ہوتی ہے اور اس سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی اور حضرت عمرؓ کا یہ فرمانا کسر نفس اور تواضع اور خوف الٰہی سے تھا ورنہ ان کا ایک ایک عمل اور ایک ایک عدل اور انصاف ہمارے تمام عمر کے نیک اعمال سے کہیں زیادہ ہے حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی منصف آدمی گو وہ کسی مذہب کا ہو حضرت عمرؓ کی سوانحعمری پر نظر ڈالے تو اس کو بلاشبہ معلوم ہو جائے گا کہ مادر گیتی نے ایسا فرزند بہت ہی کم جنا ہے اور مسلمانوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آج تک کوئی ایسا مدبر منتظم عادل حق پرست خدا ترس رعیت پرور حاکم پیدا ہی نہیں ہوا معلوم نہیں رافضیوں کی عقل کہاں تشریف لے گئی ہے کہ وہ ایسے جوہر نفیس کو جس کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہے ملعون کرتے ہیں خدا سمجھے اس کا خمیازہ مرتے ہی ان کو معلوم ہو جائے گا ۱۲ منہ [4] کیونکہ والد پر ان کی فضیلت نکلتی ۱۲ منہ [5] حدیبیہ میں جہاں بیعۃ الرضوان ہوئی ۱۲ منہ

فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر بھیجا دیکھو آنحضرتؐ جاگے ہیں میں گیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر کی کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں اور میں اور والد دونوں دوڑتے چلے والد آنحضرتؐ کے پاس گئے اور آپ سے بیعت کی میں نے بھی (دوبارہ) آپ سے بیعت کر لی[1]۔

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے والد یوسف بن اسحاق سے انہوں نے ابو اسحٰق سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوبکر صدیقؓ نے ان کے والد عازبؓ سے ایک پالان خریدی میں وہ پالان اٹھا کر ابوبکرؓ کے ساتھ چلا والد نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا حال پوچھا انہوں نے کہا ہم پر تو مشرکوں کی تاک ہو رہی تھی ہم رات کو (غار سے باہر) نکلے اور رات بھر دوسرے دن بھی تیز چلتے رہے[2] جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو ایک ٹیلہ ہم کو دکھائی دیا اس کی آڑ میں کچھ سایہ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں ایک چمڑا بچھا دیا جو میرے ساتھ تھا آپ اس پر لیٹ رہے اور میں لگا اس کے گرد (کچرا کوڑا صاف کرنے) گرد جھاڑنے اتنے میں ایک چرواہا دکھلائی دیا جو اپنی تھوڑی سی بکریاں لیے چلا آرہا تھا وہ بھی ٹیلہ کا سایہ لینے کی غرض سے آ رہا تھا جیسے ہماری غرض تھی میں نے اس سے پوچھا ارے تو کس کا غلام ہے اس نے بتلایا فلاں صاحب کا میں نے پوچھا کیوں بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا تو دوہ سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا اچھا تو ذرا اس کا تھن جھٹک ڈال (اس کا گرد و غبار صاف کر لے) خیر اس نے تھوڑا سا دودھ (ایک پیالہ بھر) دوہا میرے ساتھ پانی کی چھاگل تھی اس پر کپڑے کا ایک ٹکڑا باندھا ہوا تھا جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طیار کیا تھا اس میں سے (ٹھنڈا) پانی میں نے اس دودھ پر اتنا ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا

۱؎ گویا عبداللہ بن عمرؓ نے لوگوں کی اس غلط گوئی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی اس پر سے بعضوں نے یہ سمجھا کہ میں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی یہ بالکل غلط ہے ۱۲ منہ

۲؎ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں فاحتثنا ہو جیسا کہ اکثر نسخوں میں ہے بعضوں میں فاحیینا ہے یعنی رات بھر دن بھر جاگتے رہے ۱۲ منہ ... کہیں ملیں تو فوراً پکڑ لیں ۱۲ منہ

فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي أَثَرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

(آپ بیدار ہو چکے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پیجئے آپ نے ایسا پیا کہ میں خوش ہو گیا (خوب چھک کر پیا) پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کے ڈھونڈنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے براء کہتے ہیں میں ابوبکرؓ کے ساتھ انکے گھر میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ انکی صاحبزادی بخار سے پڑی ہوئی ہیں دیکھا انکے والد (یعنی ابوبکر صدیقؓ) نے انکا گال چوما اور پوچھا بیٹی کیسی ہے[1]

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا

ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیر نے کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے ان سے عقبہ بن وساج نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے انہوں نے کہا آنحضرتؐ (مدینہ میں) تشریف لائے آپکے صحابہؓ میں ابوبکرؓ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے (سب جوان تھے) ابوبکرؓ نے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا[2] اور دحیمؒ نے کہا[3] ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے کہا مجھ سے ابوعبید نے انہوں نے عقبہ بن وساج سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے آپکے اصحاب میں سب سے زیادہ ابوبکرؓ کی عمر تھی انہوں نے مہندی وسمہ کا خضاب کیا تھا کہ بالوں کا رنگ خوب سرخ ہو گیا تھا مائل بسیاہی۔

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انکے والد ابوبکر صدیقؓ نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جسکو ام بکر کہا کرتے تھے جب ابوبکرؓ نے (مدینہ کو) ہجرت کی تو اسکو طلاق دے دی پھر اسکے چچیرے بھائی (ابوبکر شداد بن اسود) نے ان سے نکاح کر لیا یہ قصیدہ جو قریش کے کافروں کا مرثیہ ہے اسی شداد کی تصنیف ہے جو شاعر تھا (اس کی چند شعریں یہ ہیں)۔

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے
پڑے ہیں[5] اونٹ کے کوہان کے عمدہ پیالے

[1] اس وقت تک شاید حجاب کا حکم نہ اترا ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے ۱۲ منہ [2] حدیث میں کتم کا لفظ ہے کتم میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا وسمہ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا وہ آس کی طرح ایک پتہ ہوتا ہے اس کا درخت سخت پتھروں میں اُگتا ہے اسکی شاخیں باریک تاگوں کی طرح لٹکی ہوتی ہیں ۱۲ منہ [3] عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یعنی وہ لوگ اس کنوئیں میں مرے پڑے ہیں جو لوگوں کے سامنے اونٹ کے کوہان کا گوشت جو عربوں کے نزدیک نہایت لذیذ ہوتا ہے پیالوں میں بھر بھر کر رکھا کرتے تھے ۱۲ منہ [6] حدیث میں شیزی کا لفظ ہے جس کی لکڑی کے پیالے بناتے ہیں یہاں مراد وہ لوگ ہیں جو ان پیالوں کا استعمال کرتے تھے شیزی ایک درخت ہے۔

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّيْ بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَى
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

گڈھے میں بدر کے کیا ہے ارے او سننے والے
شرابی ہیں[1] وہاں گانا بجانا سننے والے
سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکری[2]
کہاں ہے اب سلامت جب مرے سب قوم والے
یہ پیغمبر ہمیں کہتا ہے تم مرکر جیو گے
کہیں اُلو بھی پھر انسان بنے[3] ہوئے آواز والے

۱۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ سے انہوں نے کہا میں (ثور کے پہاڑ پر) غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے سر جو اٹھایا تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نگاہ نیچے کی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابوبکرؓ خاموش رہ ہم دو آدمی ایسے ہیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے[4]۔

۱۰۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلِبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم دمشقی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے دوسری سند اور محمد بن یوسف نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطا بن یزید لیثی نے کہا مجھ سے ابوسعید خدریؓ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے نہ ہو سکے گی)[5] تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہیں فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا ان کو دودھ پینے کے لیے مانگے پر دیتا ہے اس نے کہا جی دیتا ہوں فرمایا جب وہ پانی پینے کو لائے جاتے ہیں اس وقت ان کا دودھ غریبوں کو پلاتا ہے اس نے

[1] یعنے بڑے بڑے امیر عزت دار لوگ جو رات دن شراب خواری اور ناچ رنگ گانے بجانے والیوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے ۱۲ منہ [2] ام بکر دہی اس کی جورو جو پہلے ابوبکر صدیقؓ کے نکاح میں تھی ۱۲ منہ [3] جاہلیت میں عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کھوپری میں سے مردے کی روح نکل کر اُلو کے قالب میں جنم لیا کرتی ہے اور راتوں کو آواز دیتی پھرتی ہے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا کہنا معاذاللہ غلط ہے حشر نشر حساب کتاب پھر جینا کچھ نہیں ہے الو بن کر پھر آدمی کے قالب میں کیونکر آسکتی ہے ۱۲ منہ [4] جب اللہ کسی کے ساتھ ہو تو پھر اس کو کیا غم ہے ساری دنیا اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ [5] اس کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ میں ہجرت کرے ۱۲ منہ

مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

کہا پلاتا ہوں فرمایا تو سب بستیوں کے پرے رہ کر (نیک) کام کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا

بَابٌ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا مدینہ میں تشریف لانا

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابواسحٰق نے خبر دی۔ انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا پہلے جو (مہاجرین میں سے) مدینہ میں آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسرؓ اور بلالؓ آئے

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا انہوں نے کہا سب سے پہلے ہمارے پاس (یعنی مدینہ میں) مصعب بن عمیر آئے انکے بعد عمرو بن ام مکتوم (جو اندھے تھے) وہ دونوں لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے پھر بلالؓ اور سعد بن ابی وقاص اور عمار بن یاسر آئے پھر حضرت عمرؓ بیس صحابہ کو ساتھ لیے ہوئے آئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لیکر) تشریف لائے میں نے مدینہ والوں کو کسی بات سے اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے وہ خوش ہوئے لونڈیاں تک کہنے لگیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے براءؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ ابھی مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور مفصل کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب

۱؎ پھر کیا پرواہ ہے ۱۲ منہ ۲؎ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۳؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن غرہ ربیع الاول یا آٹھویں ربیع الاول کو مدینہ میں تشریف لائے اور صحابہ اکثر آپ سے پہلے مدینہ میں آ گئے تھے ۱۲ منہ ۴؎ حاکم کی روایت میں انسؓ سے یوں ہے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں وہ کہہ رہی تھیں نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار دوسری روایت میں یوں ہے کہ انصار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں وہ یوں کہہ رہی تھیں طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلموا ان اللہ یحبکن۔ یعنی تم یہ جان لو کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اس حدیث سے بھی ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو گانا مع المزامیر درست جانتے ہیں اور اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو (آب وہوا کے بدلنے سے) بخار آگیا میں ان دونوں کے پاس گئی ابوبکر سے کہا باوا تم کیسے ہو بلالؓ سے پوچھا تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابوبکرؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

خیریت سے اپنے گھر میں صبح کرتا ہے بشر
موت اس کے جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر[1]

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ يَقُوْلُ

اور بلالؓ کا یہ حال تھا جب انکا بخار اتر جاتا تو رو کر بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ
وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف مری اگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات
کاش پھر دیکھوں میں شامہ کاش پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب برات

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ان دونوں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا یا اللہ ہمکو مدینہ کی ایسی محبت دے جیسے مکہ کی محبت ہے اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور وہاں کا بخار دوسرے مقام یعنی جحفہ میں بھیجدے[2]۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ اَخْبَرَهٗ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمٰنَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انکو عبید اللہ بن عدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا دوسری سند اور بشر بن شعیب نے کہا[3] مجھ سے میرے والد شعیب نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان ان کو عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہوں نے کہا میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا[4] انہوں نے کلمہ شہادت

۱؎ یعنی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کو اپنے گھر میں اچھا ہوتا ہے لوگ اس کو یوں دعا دیتے ہیں صبحکم اللہ بالخیر اور شام کو وہ مر جاتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ جحفہ اب مصر والوں کا میقات ہے اس وقت یہودی لوگ وہاں رہا کرتے تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے لیے ہلاکت اور تباہی اور قحط اور بیماری کی بد دعا کرنا درست ہے اسی حدیث میں آپ کا ایک معجزہ ہے اب تک جو کوئی جحفہ کا پانی پیئے اس کو بخار آتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الحج فضائل مدینہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ ان کے اخیافی بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی شکایت کرنے کو یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

نَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاٰمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَابَعَهٗ اِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ مِثْلَهٗ۔

پڑھا پھر کہنے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور رسول کا ارشاد مانا اور حضرت محمد جو دین یا کلام لائے تھے اس کو سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبش کو دوسری مدینہ کو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی نہ آپ سے خیانت (دغا بازی) کی شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحٰق بن یحییٰ الکلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا[1]۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِيْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمْهِلَ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِيْ رَاْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَاَقُوْمَنَّ فِيْ اَوَّلِ مَقَامٍ اَقُوْمُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے امام مالک نے دوسری سند اور عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلی نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں[2] نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے اس وقت وہ منا میں اترے ہوئے تھے جب حضرت عمر رضہ نے (اپنی خلافت میں) اخیر حج کیا ہے انہوں نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے میں نے حضرت عمر رضہ سے کہا یا امیر المومنین حج کے موسم میں (ذالے کمینے) سب طرح کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں اور غل شور بہت ہوتا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں تم مدینہ پہنچنے تک توقف[3] کرو وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں تم ایسے لوگوں سے ملو گے جو سمجھ دار شریف عقل والے ہیں حضرت عمر رضہ نے کہا اچھا میں مدینہ میں پہلی ہی بار (خطبہ کے لیے) ضرور کھڑا ہوں گا (لوگوں کو خوب نصیحت کروں گا)

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنٰى حِيْنَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہمکو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے (انکی والدہ ام العلاء نے جو انصار کی ایک عورت تھیں اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ان سے بیان کیا کہ عثمان بن مظعون (جو مہاجرین میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو

[1] اسحاق کی روایت کو ابو بکر بن شاذان نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یعنے یونس اور امام مالک دونوں نے ابن شہاب سے روایت کی ۱۲ منہ [3] ابھی اس شخص کو تنبیہ نہ کرو ہوا یہ تھا کہ کسی نے منا میں یعنی موسم حج میں یہ کہا کہ اگر عمر مر جائیں تو میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا اللہ ابو بکر رضہ سے لوگوں نے بن سوچے سمجھے دفعتہً بیعت کر لی تھی اتفاق سے وہ چل گئی یہ خبر حضرت عمر رضہ کو پہنچ گئی انہوں نے اس شخص کو تنبیہ کرنا چاہی ان کو غصہ آ گیا عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ صلاح دی کہ ذرا توقف کیجئے حج کر کے مدینہ پہنچ کر جو آپ کا جی چاہے وہ کیجئے ۱۲ منہ

اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ الْيَقِينُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللَّهِ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ

اپنے اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا تھا خیر عثمان ہمارے ہی گھر میں بیمار ہوئے میں مرنے تک ان کی خدمت کرتی رہی جب وہ مر گئے اور ہم ان کو کفن پہنا چکے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری زبان سے بھی بے ساختہ یہ نکلا ابو السائبؓ اللہ تم پر رحم کرے میں اسکی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمکو عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انکو عزت دی میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر عثمان کو عزت نہ ہوگی تو پھر اللہ کس کو عزت دیگا آپنے فرمایا۔ عثمان کو تو موت آچکی اور خدا کی قسم میں اس کے لیے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن (یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہونا ہے[2] ام علاء نے کہا خدا کی قسم عثمان کے بعد اب میں کسی کو اچھا نہیں کہہ سکتی[3] ام علاء کہتی ہیں کہ عثمان کے باب میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مجھ کو رنج پہنچا[1] میں سو گئی کیا دیکھتی ہوں عثمانؓ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہ رہا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ سے یہ خواب بیان کیا آپنے فرمایا چشمہ اسکا نیک عمل ہے[4]

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بعاث کا دن (جس دن انصار کے دونوں قبیلے اوس اور خزرج آپس میں لڑے تھے) اللہ نے اپنے پیغمبر کے مدینہ میں آنے سے پیشتر کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا انکی جماعت میں پھوٹ

---

[1] یہ عثمان بن مظعون کی کیفیت تھی ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں یوں ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ عثمان کا حال کیا ہونا ہے اس روایت پر تو کوئی اشکال نہیں لیکن محفوظ یہی روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہونا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وان ادری ما یفعل بی ولا بکم کہتے ہیں یہ آیت اور حدیث اس زمانہ کی ہے جب تک یہ آیت نہیں اتری تھی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور آپ کو قطعاً یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ سب اگلے پچھلے لوگوں سے افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ توجیہ عمدہ نہیں اصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ عجب مستغنی بارگاہ ہے آدمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگر اس کے استغناء اور کبریائی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا وہ ایک شہنشاہ ہے جو چاہے کر ڈالے رتی برابر اس کو کسی کا اندیشہ نہیں حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے اگر چاہے تو سب پیغمبروں اور نیک بندوں کو دم بھر میں مقہور بنا دے اور سارے بدکار اور کفار کو بہشت میں لے جائے کوئی دم نہیں مار سکتا سبحان اللہ الغنی المغنی ۱۲ منہ [3] یعنی خدا کے پاس اس کے اچھے ہونے کی گواہی نہیں دے سکتے ۱۲ منہ [4] جو آخرت میں چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک عمل خوبصورت آدمی کی شکل میں اور برا عمل بدصورت قبیح شکل میں مرنے کے بعد ظاہر ہوگا اور آخرت کے امور کا کشف بغیر مرے نہیں ہو سکتا جتنا اللہ اور اس کے رسول نے بتلایا ہے اس پر ایمان لانا چاہیے باقی انکی اصلی حقیقت آخرت ہی میں منکشف ہوگی ۱۲ منہ

انْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

پڑی ہوئی تھی ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ انصار (اسلام) قبول کر لیں[1]۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ۔

مجھ سے محمد بن مثنٰے نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا ابو بکر عید الفطر عید اضحٰی کے دن ان کے پاس آئے اس وقت ان کے پاس دو چھوکریاں بعاث ہیں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) ابو بکر رضؓ نے دو بار یوں کہا یہ شیطانی گانا بجانا (آنحضرتؐ کے گھر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ابو بکر رضؓ سے فرمایا ان کو جانے دے۔ (گانے دے) بات یہ ہے کہ ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے[2]۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے دوسری سند اور ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے اپنے والد عبد الوارث سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو التیاح یزید بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس رضؓ بن مالک نے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب (قبا) میں اترے۔ ایک محلہ ہیں جس کو بنی عمرو بن عوف کا محلہ کہتے تھے چودہ رات وہیں رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس رضؓ کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اونٹنی پر سوار ابو بکر صدیق رضؓ آپ کی خواصی میں بنی نجار کے لوگ گرداگرد (مسلح) پیدل چل رہے ہیں خیر آپ اسی طرح

---

[1] کیونکہ عزیب عزیب لوگ رہ گئے تھے سردار اور امیر مارے جا چکے تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید غرور کی وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسروں کو بھی مسلمان ہونے سے روکتے ۱۲ منہ [2] یعنی جو اشعار فخریہ ہر ایک فریق نے اس جنگ کے وقت پڑھتے تھے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے اس میں ہجرت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید امام بخاری نے اسکو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں بعاث کا ذکر ہے ۱۲ منہ

قَالَ فَکَانَ یُصَلِّیْ حَیْثُ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ وَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآءُوْا۔ فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ حَائِطَکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ قَالَ فَکَانَ فِیْہِ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ کَانَتْ فِیْہِ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَتْ فِیْہِ خِرَبٌ وَکَانَ فِیْہِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّیَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَۃَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوْا عِضَادَتَیْہِ حِجَارَۃً قَالَ قَالَ جَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ ذَاکَ الصَّخْرَ وَھُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ۔

روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابوایوب انصاری کے جلوخانہ میں اُتر پڑے[51] آپ کا قاعدہ یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ لیتے[52] پھر مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو انہوں نے یہ عرض کیا یہ کبھی نہ ہوگا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے انسؓ کہتے ہیں اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں کچھ تو مشرکوں کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر۔ کچھ کھجور کے درخت۔ آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور کھنڈر برابر کیے گئے اور درخت کاٹ ڈالے گئے انسؓ نے کہا ان درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف ایک قطار باندھ کر رکھ دی گئی اور دروازہ میں[53] پتھر رکھ دیئے انسؓ نے کہا صحابہ مسجد کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے (بنفس نفیس پتھر ڈھوتے اور شعر پڑھتے جاتے) صحابہ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ۔ فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ۔: کر مدد انصار اور پردیسیوں کی اے خدا[54]

بَابُ اِقَامَۃِ الْمُھَاجِرِ بِمَکَّۃَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِہٖ۔

باب جس نے مکہ سے ہجرت کی اُس کو حج یا عمرہ کر کے پھر مکہ میں ٹھہرنا کیسا ہے

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدٍ الزُّھْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِیْ سُکْنٰی مَکَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے کہا میں نے سنا عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمر کندی سے پوچھا۔ تم نے مہاجر کو مکہ میں ٹھہرنے کے باب میں کیا سنا ہے[55]

[51] وہاں اونٹنی جا کر بیٹھ گئی ۱۲ منہ [52] چونکہ اس وقت تک کوئی مسجد نہ بنی تھی ۱۲ منہ [53] لکڑی کی چوکھٹ کے بدل ۱۲ منہ [54] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [55] حافظ نے کہا باب کا مطلب یہ ہے کہ جس نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی اس کو مکہ میں پھر رہنا حرام تھا مگر حج یا عمرے کے لیے وہاں ٹھہر سکتا تھا اس کے بعد تین دن سے زیادہ ٹھہرنا درست نہ تھا اب جو لوگ دوسرے کسی مقام سے بہ سبب فتنے وغیرہ کے ہجرت کریں تو اللہ کے واسطے انہوں نے کسی ملک کو چھوڑا ہو اور اس فتنہ کا ڈر نہ ہو تو پھر وہاں لوٹنا اور رہنا درست ہے انتہی مختصراً ۱۲ منہ

بْنَ الْحَضْرَمِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لِّلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سُنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر کو منیٰ سے لوٹنے کے بعد (جب حج ختم ہوجاتا ہے) تین دن تک (مکہ میں) رہنا درست ہے لہ۔

بابٌ التَّارِيْخِ

باب تاریخ کب سے شروع ہوئی؟

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَّبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَّفَاتِهٖ مَا عَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَّقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار سے) انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا صحابہ نے تاریخ کا شروع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نہیں رکھا نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کے مدینہ میں تشریف لانے سے ؎۔

۱۱۱۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا (مکہ میں) ہر نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی تو (ظہر اور عصر اور عشاء میں) چار چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر میں وہی دو دو رکعتیں رہیں یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا ع۔

بابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهٖ لِمَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت قائم رکھ۔ اور آپ کا رنج کرنا اس مہاجر کیلئے جو مکہ میں مرگیا۔

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عامر بن سعد بن مالک سے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں (جو سنہ ۱۰ ہجری میں

لہ بعضوں نے کہا یہ حکم فتح مکہ سے پہلے تھا بعد فتح کے پھر مہاجر وہاں رہ سکتا ہے ۱۲ منہ ؎ ابن جوزی نے کہا جب دنیا میں آبادی زیادہ ہوگئی تو حضرت آدم ع کے وقت سے تاریخ کا شمار ہونے لگا اب آدم ع سے لے کر طوفان نوح تک ایک تاریخ ہے اور طوفان سے حضرت ابراہیم ع کے آگ میں ڈالے جانے تک دوسری اور اسوقت سے حضرت یوسف ع تک تیسری وہاں سے حضرت موسیٰ ع کے مصر سے روانہ ہونے تک چوتھی وہاں سے حضرت داؤد ع تک پانچویں وہاں سے حضرت سلیمان ع تک چھٹی وہاں سے حضرت عیسیٰ ع تک ساتویں ہے اور مسلمانوں کی تاریخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے شروع ہوئی گو ہجرت ربیع الاول میں ہوئی تھی مگر سال کا آغاز محرم سے رکھا یہودی بیت المقدس کی ویرانی سے اور نصاریٰ حضرت مسیح ع کے اٹھ جانے سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں ۱۲ منہ ع کیونکہ اس میں اختلاف تھا ۱۲ منہ ؎ کس لیے کہ وہ رنج وہ تھی ۱۲ منہ ؎ اسیوقت سے اسلام کی ترقی شروع ہوئی ۱۲ منہ ع اسکو اسمعیلی

الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اٰجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَمُوْسٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ۔

ہوا) میں (مکہ میں) ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگیا (آنحضرتؐ میرے پوچھنے کو تشریف لائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپ دیکھتے ہیں[1] میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا[2] اور کوئی میرا وارث نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال ہی آپ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا سعد تہائی مال خیرات کرنا کافی ہے تہائی بہت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو مفلس چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں احمد بن یونس نے ابراہیم[3] بن سعد سے یہ روایت کی کہ تو اپنی ذریت کو چھوڑ جائے[4] اور (سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضامندی (اور اس کا حکم بجا لانے) کے لیے خرچ کرے گا تجھ کو اس پر ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے[5] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں[6] گا آپ نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہے[7] گا اور تو جو کوئی نیک کام اللہ کی رضامندی کے ساتھ کریگا اس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہوتا جائیگا اور شاید تو ابھی بہت دنوں تک زندہ رہے تیرے سبب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو فائدہ ہو اور کچھ لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچے[8] یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور انکو ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر[ع] البتہ[9] افسوس آتا ہے سعد بن خولہ بیچارہ نقصان میں پڑ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے رنج کرتے تھے کیونکہ وہ ہجرت کے بعد) پھر مکہ ہی میں آنکر مر گیا اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا[10]

[1] اب زندگی کی توقع نہیں ۱۲ منہ [2] جس کا نام عائشہ تھا ۱۲ منہ [3] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [4] اس روایت کو خود امام بخاری نے حجۃ الوداع میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [5] اگر نیت خدا کا حکم بجا لانے کی ہو ۱۲ منہ [6] یعنے اس بیماری سے مر جاؤں گا ۱۲ منہ [7] بلکہ اللہ تجھ کو تندرست کر دے گا ایسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے چنگے ہو گئے اور مدت تک جئے ان کے بہت سے لڑکے پیدا ہوئے بعضے نسخوں میں انک ان تخلف ہے اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا سعد نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں یعنے دوسرے مہاجرین کے بعد تک دنیا میں زندہ رہونگا آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا اور تو نے کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کیا اخیر تک ۱۲ منہ [8] یہ آپ کی پیشینگوئی سچ نکلی سعد اسکے بعد چالیس پر کئی سال تک زندہ رہے انہوں نے عراق کا ملک فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل اور قید کیا اور بہت لوگ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ۱۲ منہ [9] قسطلانی نے کہا یہ عبارت مرفوع نہیں ہے مدرج ہے زہری کا کلام ہے ابو داؤد طیالسی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [10] احمد کی روایت کو امام بخاری نے حجۃ الوداع میں اور موسیٰ کی روایت کو دعوات میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [ع] انکی ہجرت باطل نہ کر یا اسلام پر قائم رکھ ۱۲ منہ

باب ۴۶۱ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دینا

اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جب ہم مدینہ میں آئے سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا[۵۱] اور ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ صحابی) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو بھائی بھائی بنا دیا[۵۲]۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف (مدینہ میں) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا (سعد بہت مالدار تھے) انہوں نے کہا عبدالرحمٰن سے کہا ایسا کرو میری بی بی اور مال میں سے آدھا حصہ تم لے لو عبدالرحمٰن نے کہا اللہ تمہاری بی بیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو ذرا بازار بتلا دو انہوں نے بتلا دیا عبدالرحمٰن (وہاں) گئے (خرید و فروخت کر کے) کچھ کھویا اور کچھ گھی نفع میں کما لائے کئی دن کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کو دیکھا زردی (خوشبو) کا اُن پر نشان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا مہر کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی[۵۳]

باب ۴۶۲

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب

مجھ سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے بشر بن مفضل سے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انسؓ نے عبداللہ بن سلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں آنے کی خبر پہنچی وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے چند باتیں پوچھنے کے لیے انہوں نے کہا میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھتا ہوں جنکو پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے اور بہشتی لوگ بہشت

---

[۵۱] اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں وصل کیا ۱۲ منہ [۵۳] کہتے ہیں یہ بھائی بھائی بنا دینا دو بار ہوا تھا ایک بار مکہ میں مہاجرین میں اس میں ابوبکرؓ کو عمرؓ کو اور حمزہ زید بن حارثہ کو اور عثمان عبدالرحمٰن بن عوف کو اور زبیر ابن مسعود کو اور ابو عبیدہ بلال کو اور مصعب بن عمیر سعد بن ابی وقاص کو اور ابو عبیدہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ کو اور سعید بن زید طلحہ کو آپ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا حضرت علیؓ شکایت کرتے آئے تو آپ نے ان کو اپنا بھائی بنایا دوسری بار مدینہ میں ہوا مہاجرین اور انصار میں ۱۲

وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

میں جاکر) پہلے کیا کھانا کھائیں گے اور بچہ کس سبب سے کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے آنحضرتؐ نے فرمایا جبرئیلؑ نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھ کو بتادیں عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (یعنی جبرئیل) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرتؐ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی[1] اور بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجہ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے) اب بچے کا حال یہ ہے کہ جب مرد کی منی عورت کی منی میں بڑھ جاتی ہے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوجاتا ہے اور جب عورت کی منی پر بڑھ جاتی ہے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سن کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے (سچے) پیغمبر ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں آپ ان سے میرا حال پوچھئے مگر ان کو میرے مسلمان ہونے کی خبر نہ ہو خیر یہودی لوگ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے انہوں نے کہا ہم سب میں اچھا اور اچھے کا بیٹا اور ہم سب میں افضل اور افضل کا بیٹا آپؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے انہوں نے کہا خدا نہ کرے اللہ ان کو اسلام سے بچائے رکھے آپؐ نے پھر یہی پوچھا انہوں نے پھر یہی کہا اس وقت عبداللہ بن سلام (جو چھپ گئے تھے) باہر نکلے کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہودی یہ سن کر کہنے لگے عبداللہ بن سلام تو ہم سب میں خراب آدمی خراب آدمی کا بیٹا ہے اور ان کو برا کہنے لگے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس بات کا ڈر تھا[2]۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

[1] اکثر علماء نے تو اس کو ظاہری آگ پر محمول کیا ہے یعنے بقدرت الٰہی قیامت کے قریب زمین سے ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگ کر مغرب کی طرف جائیں گے وہ آگ بھی ان کے پیچھے روانہ ہوگی جب لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی ہمارا ابھی یہی قول ہے لیکن اگر غور کرو تو آگ سے ریل گاڑی مراد ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک ریل ہو جائیگی یعنے ایشیا سے یورپ تک ریل چلے گی مشرق اقصیٰ چین ہے اور مغرب اقصیٰ یوروپ حال ہی میں چین تک ریل متصل ہو گئی ہے بعضوں نے کہا آگ سے کفر اور نیچریت کی آگ مراد ہے یعنے بے دینی اور نیچریت مشرق والوں میں ایسی پھیلے گی کہ ان لوگوں کو مغرب کی طرف یعنے اہل یورپ کے خیالات کی طرف مائل کر دیگی واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] کہ یہودی جب میرے اسلام کا حال سنیں گے تو پہلے ہی سے برا کہیں گے اب تو آپ نے سن لیا ان کی بے ایمانی معلوم ہو گئی پہلے تو تعریف کی جب اپنے مطلب کے خلاف ہوا تو لگے برائی کرنے بے ایمانوں کا یہی شیوہ ہے جو شخص ان کی مشرب کے خلاف ہو وہ کتنا بھی عالم فاضل صاحب ہنر اچھا شخص ہو لیکن اس کی برائی کرتے ہیں خاص کر حیدرآباد میں تو یہ آفت پھیل گئی ہے کہ اگر کوئی عالم فاضل شخص ان بے ایمانوں کا ایک مسئلہ میں بھی خلاف کرے تو بس اس کے سارے فضائل اور کمالات

عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ۔

انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے سنا انہوں نے کہا میرے ایک ساجھی نے بازار میں کچھ روپیہ (روپیوں یا اشرفیوں کے بدل) ادھار بیچے[۱] میں نے کہا سبحان اللہ بھلا یہ درست ہے وہ بولا سبحان اللہ میں نے سر بازار یہ معاملہ کیا کسی نے اعتراض نہ کیا عبدالرحمٰن کہتے ہیں آخر میں نے یہ مسئلہ براء بن عازب (صحابیؓ) سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اس میں جو نقدا نقد ہو وہ تو درست ہے اور جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ درست نہیں[۲] اور بہتر یہ ہے کہ تم زید بن ارقم (صحابیؓ) سے ملو ان سے پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے سوداگر تھے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا جیسے براءؓ نے کہا تھا) سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ادھار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے[۳]۔

بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ مدینہ میں آئے یہودیوں کا آنا

هَادُوا صَارُوا يَهُودَ وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

(سورۂ البقرہ وغیرہ میں) جو ہادوا کا لفظ ہے اس کے معنے یہودی ہوئے اور (سورۂ اعراف میں) جو ھدنا کا لفظ ہے اس کا معنے ہم نے توبہ کی اسی سے ہے ہائد یعنی توبہ کرنے والا۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے[۴]۔

---

[۱] جو جائز نہیں ہے کیونکہ بیع صرف میں تقابض اسی مجلس میں ضرور ہے جیسے کتاب البیوع میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [۲] اگر درست نہ ہوتا تو لوگ اختلاف کرتے ۱۲ منہ [۳] راوی کو شک ہے موسم کا لفظ کہا یا حج کا باب کی مطابقت اس سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ۱۲ منہ [۴] مطلب یہ ہے کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے بعد اگر دس یہودی بھی مسلمان ہو جاتے تو دوسرے تمام یہودی بھی ان کے دیکھا دیکھی مسلمان ہو جاتے ہوا یہ کہ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو صرف عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے باقی دوسرے سردار یہود کے جیسے ابو یاسر اور حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق بنی نضیر میں سے اور عبداللہ بن حنیف اور فنحاص اور رفاعہ بنی قینقاع میں سے اور زبیر اور کعب اور شمویل بنی قریظہ میں سے یہ سب مخالف رہے کہتے ہیں ابو یاسر آپ کے پاس آیا اور اپنی قوم کے پاس جا کر ان کو سمجھایا یہ پیغمبر وہی پیغمبر ہیں جو [illegible] انتظار کرتے

۱۱۲۰۔ حدثني أحمد أو محمد بن عبيد الله الغداني حدثنا حماد بن أسامة أخبرنا أبو عميس عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي موسى رضي الله عنه قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وإذا أناس من اليهود يعظمون عاشوراء ويصومونه فقال النبي صلى الله عليه وسلم نحن أحق بصومه فأمر بصومه

ہم سے احمد یا محمد بن ابی عبید اللہ غدانی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے کہا ہم کو ابو عمیس نے خبر دی انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے دیکھا تو یہود کے لوگ عاشورے کا دن بڑا جانتے ہیں اس دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہم کو یہ روزہ رکھنے کا (یہود سے) زیادہ حق ہے پھر آپ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔[1]

۱۱۲۱۔ حدثنا زياد بن أيوب حدثنا هشيم حدثنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وجد اليهود يصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا اليوم الذي أظفر الله فيه موسى وبني إسرائيل على فرعون ونحن نصومه تعظيما له فقال

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بشر (جعفر) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے[2] تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا ان سے پوچھا تو کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (فرعون کو ڈبو دیا) اور ہم اس دن کو بڑا سمجھ کر اس میں روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہم کو تم سے زیادہ موسیٰؑ سے لگاؤ ہے پھر آپ نے (مسلمانوں کو) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲۔ حدثنا عبدان حدثنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤوسهم وكان أهل الكتاب يسدلون رؤوسهم وكان النبي صلى الله عليه وسلم يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق النبي صلى الله عليه وسلم رأسه

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا (پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نصاریٰ کی طرح) بالوں کو (پیشانی پر) لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس بات میں اللہ کا کوئی حکم نہ آتا تو (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی پھر ایسا ہوا کہ آپ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے[3]

۱۱۲۳۔ حدثني زياد بن أيوب حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس

مجھ سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

---

[1] بعضوں نے اس حدیث سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی مگر یہ استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ عاشورے کا روزہ بہ حکم نبوی قرار پایا نہ صرف اس وجہ سے کہ اس دن بنی اسرائیل کو نجات ملی تھی یا یہ دن کوئی بڑا دن تھا ۱۲ منہ [2] یعنی جب مدینہ میں شروع میں تشریف لائے تھے اسی سے باب کی مناسبت نکلتی ہے ۱۲ منہ [3] شاید آپ کو اس کا حکم آگیا ہوگا پیشانی پر بال لٹکانا آپ نے چھوڑ دیا اب یہ نصاریٰ کا طریق رہ گیا ہے مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کی سنت پر چلنا چاہیئے نہ نصاریٰ کے طریق پر ۱۲ منہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّؤُوْهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوْا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهِ۔

انہوں نے کہا اہل کتاب ہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔[۱] کچھ باتوں پر ایمان لائے[۲] اور کچھ باتوں کا انکار کیا۔[۳]

بَابُ إِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب سلمان فارسیؓ کے اسلام کا بیان

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ۔

ہم سے حسن بن عمر بن شقیق نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (سلیمان بن طرخان) نے کہا دوسری سند[۴] اور ہم سے ابوعثمان نہدی نے بیان کیا انہوں نے سلمان فارسیؓ سے وہ کہتے تھے مجھ کو کچھ اوپر دس آدمیوں نے ایک مالک کے بعد دوسرے مالک نے خرید(انگلی بار بیچا گیا)

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا وہ کہتے تھے میرا وطن رام ہرمز ہے۔[۵]

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ۔

ہم سے مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی۔ انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا حضرت محمدؐ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بیچ میں فترۃ[۶] کا زمانہ (یعنے جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ برس[۷] کا گزرا ہے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ عَشَرَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ عَشَرَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

[۱] جس کا بیان سورۂ حجر میں ہے الذین جعلوا القرآن عضین ۱۲ منہ [۲] جیسے حضرت موسیٰؑ پر ۱۲ منہ [۳] جیسے حضرت محمدؐ کی نبوت کا۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے عینی نے کہا اگلی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے اس مناسبت سے ابن عباسؓ کا اثر یہاں بیان کر دیا ۱۲ منہ [۴] پہلے یہ مجوسی تھے دین حق کی طلب میں اپنے باپ کے پاس سے بھاگے اور پادریوں کی صحبت میں رہا کیے اخیر جس پادری کی صحبت میں رہے اس نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کی بشارت دی ان کی نشانیاں بتلائیں وہ عرب کے ملک کو چلے رستے میں چند عربوں نے ان سے دغا کی اور غلام بنا کر ان بیچ ڈالا بکتے بکتے بنی قریظہ کے ایک یہودی نے ان کو خرید اور مدینہ لایا جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو وہ سب نشانیاں دیکھ کر مسلمان ہو گئے آپ نے سلمان سے فرمایا تم اپنے تئیں مکاتب کر لو ان کے صاحب نے کہا تین سو درخت کھجور کے لگا دو اور چالیس اوقیے سونا دو آنحضرتؐ نے یہ سب درخت اپنے دست مبارک سے لگا دیئے اور مسلمانوں سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو انہوں نے مدد کی سلمان نے سارا بدل کتابت ادا کر دیا کہتے ہیں ان کی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی بعضوں نے کہا تین سو پچاس برس کی انہوں نے حضرت عیسےٰ کے وصی کو پایا تھا مدینہ میں ۳۶ ہجری میں مرے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۵] یہ سلیمان کا قول ہے اور کہ لفظ کا یہ مطلب ہے کہ سلیمان نے یہ حدیث ابوعثمان کے سوا اوروں سے بھی سنی ہے صاحب تیسیر القاری کو یہاں دھوکا ہوا ہے ۱۲ منہ [۶] جو ایک شہر تھا ایران میں ان کے باپ کنبی دہقان تھے ۱۲ منہ [۷] حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی کتاب لایا ہو ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسےٰؑ کی شریعت کی طرف بلاتا ہو (جیسے نصاریٰ یوحنا پولوس پطرس وغیرہ کو بھی پیغمبر کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور خالد بن سنان عبسی بھی ان کے بیٹے آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اس کا باپ نبی تھا اس کو طبرانی نے نکالا مگر صحیح حدیث اس کے خلاف ہے کہ میں عیسےٰؑ سے سب (لوگوں) سے زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں میرے ان کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں گزرا احتمال ہے کہ مراد ایسا پیغمبر ہو یعنے صاحب شریعت اور کتاب واللہ اعلم ۱۲ منہ

مطبوعہ حسین خو شنویس کسو کی سر دگر محلہ بہاول پورہ ع ربی ۱۵ فیض آباد